



جہانگیر

# المصنف

عبد السزاق

4

الأمير عبد السزاق بن هملر بصنعاني



ترجمہ  
ابوالعلاء محمد حسین بن محمد  
اَدَامَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَعَالِیْہِ وَبَارَکَ اَیَّامُہُ وَلِیَّالِیْہِ





جہانگیر

4

# المِصْنَف

عَبْدُ الرَّزَّاقِ

الْأَمَلُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمْدَانَ الصَّنْعَانِيُّ

ترجمہ۔۔۔

ابو العلاء محمد الدین جہانگیر

أدام الله تعالى معاليه وبارك أيامه ولياليه

نئیہ سنہ ۱۴۰۳ھ بازار لاہور

شیر برادرز®

فون: 042-37246006



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المصنف  
عبد الشکور

تصنيف \_\_\_\_\_ تصنیف  
مترجم \_\_\_\_\_ مترجم  
کمپوزنگ \_\_\_\_\_ کمپوزنگ  
باہتمام \_\_\_\_\_ باہتمام  
سن اشاعت \_\_\_\_\_ سن اشاعت  
سرورق \_\_\_\_\_ سرورق  
طباعت \_\_\_\_\_ طباعت  
ہدیہ \_\_\_\_\_ ہدیہ  
روپے \_\_\_\_\_ روپے

شعبہ منشیہ، اردو بازار لاہور  
042-37246006 فون  
shabbirborthor786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

هو القادر



جميع حقوق الطبع محفوظة للناس

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

شعبہ منشیہ  
برادرز  
اردو بازار لاہور



## عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۸	باب: طواف کے دوران کچھ پینا اور حج کے ایام میں کوئی بات کہنا	۱۵	(کِتَابُ الْمَعَارِی)
۱۰۹	باب: طاق تعداد میں طواف کرنا	۱۵	باب: اُن تین لوگوں کا واقعہ جن (کے معاملہ) کو پیچھے کر دیا گیا
۱۱۱	باب: طواف کے بارے میں شک لاحق ہونا	۱۵	باب: غزوہ تبوک کے موقع پر کون نبی اکرم ﷺ کے ساتھ
۱۱۳	باب: سات چکروں میں نماز کو منقطع کر دینا	۲۲	شریک نہیں ہوا تھا؟
	(کِتَابُ أَهْلِ الْکِتَابِ)	۲۳	باب: اوس و خزرج کا واقعہ
۱۱۴	کتاب: اہل کتاب کے بارے میں روایات	۲۷	باب: واقعہ فک کا بیان
۱۱۴	باب: نبی اکرم ﷺ کا بیعت لینا	۳۹	باب: اصحاب کھف کا واقعہ
۱۱۷	باب: خواتین سے بیعت لینا	۴۱	باب: بیت المقدس کی تعمیر
۱۱۹	باب: جو شخص اسلام کرتا ہے اُس پر کیا چیز لازم ہوتی ہے؟	۴۱	باب: نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا آغاز (جس میں آپ ﷺ
۱۲۰	باب: اہل کتاب کو سلام کا جواب دینا	۴۴	کا وصال ہوا)
۱۲۱	باب: اہل کتاب کو سلام کرنا	۵۳	باب: ثقیفہ بنو ساعدہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہونا
۱۲۲	باب: مشرکین کی طرف خط لکھنا	۶۰	باب: شوریٰ کے اراکین کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول
۱۲۳	باب: مشرکین کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگنا	۶۲	باب: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا
	باب: دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے	۶۲	اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر رحم کرے!
۱۲۴	وارث نہیں بنتے ہیں	۶۳	باب: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت
	باب: جو شخص کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے وہ اُس کا		غزوہ ذات السلاسل، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
۱۲۸	مولیٰ ہوتا ہے	۶۵	کا واقعہ
۱۲۹	باب: جزیہ کا تذکرہ	۸۰	باب: حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کا واقعہ
	باب: کیا مسلمانوں کے آزاد کردہ لوگوں سے جزیہ وصول کیا	۸۳	باب: حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جھگڑے کا بیان
۱۳۱	جائے گا؟	۸۹	باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل ابولؤلؤہ کا واقعہ
۱۳۱	باب: شراب میں سے جزیہ وصول کرنا	۹۵	باب: مجلس شوریٰ کا تذکرہ
	باب: جب کوئی مسلمان انتقال کر جائے اور اُس کا کوئی عیسائی	۹۶	باب: جنگ قادسیہ اور دیگر (جنگوں کا تذکرہ)
۱۳۲	بیٹا ہو	۹۹	باب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۴	ناقوس جاسکتے ہیں؟	۱۳۵	باب: دو عیسائی (میاں بیوی) کا اسلام قبول کرنا جبکہ اُن کی کمسن اولاد بھی ہو
۱۶۶	باب: ذمّوں پر حد جاری کرنا	۱۳۷	باب: مجوسی کی وراثت کا حکم
۱۶۸	باب: جو شخص اُن پر (زنا کا) الزام عائد کرے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی	۱۳۹	باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کر لے
۱۶۹	باب: کیا اُن کے جادو گروں کو قتل کر دیا جائے گا؟	۱۴۰	باب: مسلمان کا کسی کافر کو کوئی چیز عطیہ کرنا یا کافر کے لیے کسی چیز کی وصیت کرنا
۱۷۱	باب: (فرمان نبوی ﷺ ہے:)"میں اُن کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں گا	۱۴۱	باب: مسلمان کا کافر شخص کی عیادت کرنا
۱۷۱	جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے"	۱۴۳	باب: مسلمان شخص کا کافر کے جنازہ کے ساتھ جانا
۱۷۲	باب: مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنا	۱۴۶	باب: کافر کو غسل دینا اور اُسے کفن دینا
۱۷۸	باب: شراب کو فروخت کرنا	۱۴۸	باب: (غیر مسلم کی) میت کو اٹھانا اور اُس کی قبر پر کھڑے ہونا
۱۸۰	باب: جب کوئی مجوسی کسی محرم عورت کے ساتھ شادی کیے ہوئے ہو	۱۴۸	باب: مسلمان کا کافر کی میت کے ساتھ جانا
۱۸۰	اور پھر وہ لوگ مسلمان ہو جائیں	۱۴۹	باب: مسلمان کا ذمی سے تعزیت کرنا
۱۸۱	باب: اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا	۱۴۹	باب: کافر شخص کا مسلمان کی قبر پر کھڑا ہونا
۱۸۱	باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی چار عورتوں کے ساتھ شادی کر لینا	۱۵۰	باب: کافر شخص کا مسلمان کی میت کو کندھا دینا
۱۸۲	باب: مجوسی شخص کا عیسائی عورت سے نکاح کر لینا	۱۵۰	باب: کیا مسلمان کو غلام بنایا جاسکتا ہے؟
۱۸۳	باب: جب کوئی عیسائی عورت کسی عیسائی مرد کی بیوی ہو	۱۵۴	باب: عیسائی شخص کا مسلمان کو آزاد کرنا
۱۸۴	اور اُس مرد کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے	۱۵۵	باب: اگر کوئی مشرک ایک دین سے دوسرے دین کی طرف چلا جائے
۱۸۴	باب: دو مشرک (میاں بیوی) جب علیحدہ ہو جائیں	۱۵۵	باب: کسی پیدا ہونے والے بچہ کو یہودی یا عیسائی نہیں بنایا جائے گا
۱۸۶	باب: دو مرتد (میاں بیوی) کا حکم	۱۵۷	باب: کوئی مشرک مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا
۱۸۶	باب: دو عیسائی (میاں بیوی کا حکم) جن میں سے عورت مرد سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے	۱۵۸	باب: کوئی مشرک حرم میں داخل نہیں ہو سکتا
۱۸۸	باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کسی بھی عورت کے ساتھ صرف ذمی ہونے کی صورت میں نکاح کیا جاسکتا ہے	۱۵۹	باب: مدینہ منورہ سے یہودیوں کو جلا وطن کرنا
۱۸۸	باب: جزیہ کا حکم	۱۶۳	باب: نبی اکرم ﷺ کا قبضوں (یعنی اہل مصر) کے بارے میں تلقین کرنا
۱۸۸			باب: اُن کے عبادت خانوں کو منہدم کر دینا اور کیا وہ لوگ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۳۴	باب: نکاح اور طلاق میں کھیل کود (یعنی ہنسی مذاق) کس حد تک جائز ہے؟	۱۹۴	باب: اہل ذمہ کے اموال میں سے کیا چیز (وصول کرنا یا لینا) جائز ہے؟
۲۳۴	باب: کسی ثبوت کے بغیر نکاح کرنا یا طلاق دینا یا (طلاق دینے کے بعد) رجوع کرنا	۱۹۷	باب: اہل کتاب کا صدقہ (یعنی جزیہ)
۲۳۹	باب: حکم (ثالثی کی شرط پر) پر نکاح کرنا	۲۰۱	باب: جس زمین کو لڑکر حاصل کیا گیا ہو
۲۴۱	باب: خواتین کی شادی کے بارے میں اُن سے مشورہ لینا	۲۰۵	باب: مرتد کی میراث
۲۴۵	باب: لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کرنا	۲۰۵	باب: قبری کا وصیت کرنا
۲۴۶	باب: جب کسی کو نکاح پر مجبور کیا جائے اور یہ درست نہ ہو	۲۰۵	باب: بیویوں کے برتن
۲۵۳	باب: کفو کے احکام	۲۰۵	باب: مجبوری سے خدمت لینا یا اُن کا کھانا کھانا
۲۵۷	باب: لڑکی کا سامنے آنا اور نکاح کے وقت اُسے دیکھنا	۲۰۹	باب: اہل کتاب سے کچھ دریافت کرنا
۲۵۷	باب: لڑکیوں کو سامنے لانا	۲۱۳	باب: عہد کو توڑنا اور مصلوب کرنا
۲۵۹	باب: کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا یا انجھ عورت کے ساتھ شادی کرنا	۲۱۶	باب: اہل کتاب کے ساتھ مصافحہ کرنا
۲۶۲	باب: با انجھ مرد کا بیان	۲۱۷	باب: اُن کے ذبیحہ کا حکم
۲۶۲	باب: نابالغ بچوں کا نکاح کرنا	۲۱۷	باب: مجبوری کے ذبیحہ کا حکم
۲۶۵	باب: یتیم کی شادی کرنا	۲۲۱	باب: مسلمان کا مشرک شخص کو کنیت سے مخاطب کرنا
۲۶۷	باب: جب کوئی آدمی اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کروادے تو مہر کی ادائیگی کس پر لازم ہوگی؟	۲۲۲	باب: مسلمان کا کافر (غلام) کو آزاد کر دینا
۲۶۷	باب: نکاح کا لازم ہونا اور اُس کی فضیلت	۲۲۳	باب: مجبوری کے کتے کے شکار کا حکم
۲۷۴	باب: مہر کا زیادہ ہونا	۲۲۴	باب: صابی افراد کا بیان
۲۷۴	باب: جب آدمی نے عورت کو کوئی ادائیگی نہ کی ہو تو اُس کے لیے عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟	۲۲۴	باب: کیا اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے گا؟
۲۸۲	باب: شغرا کا حکم	۲۲۵	باب: مجبوری کی دیت کا حکم
۲۸۳	باب: آدمی کا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنا جبکہ اُس کی یہ نیت نہ ہو	۲۲۷	باب: یہودی اور عیسائی کی دیت
۲۸۷	کہ وہ اُس عورت کو مہر ادا کرے گا	۲۲۸	باب: اہل کتاب کا ایک دوسرے کے خلاف گواہی دینا
۲۸۸	باب: جو شخص پوشیدہ طور پر شادی کرے اور مہر کا اعلان کرے	۲۲۹	باب: اہل کتاب سے حلف کیسے لیا جائے گا؟
		۲۳۰	باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی حاملہ عورت کا حکم
		۲۳۱	باب: خواتین اور بچوں کو قتل کر دینا
			(کِتَابُ النِّكَاحِ)
		۲۳۲	کتاب: نکاح کے بارے میں روایات



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۸	باب: مسجد میں نکاح کرنا	۲۸۹	باب: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی شرط پر شادی کرتا ہے
۳۲۸	باب: نکاح کے وقت کیا پڑھا جائے؟	۲۸۹	یا کسی فاسد مہر کی شرط پر شادی کرتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)
۳۲۸	باب: (دعا دیتے ہوئے) ”پھولو پھلو“ کہنا	۲۹۲	باب: نکاح میں شرط عائد کرنا
۳۳۰	باب: شوال میں نکاح کرنا	۲۹۲	باب: دو آدمیوں کا ایک ہی عورت کا نکاح کروادینا
۳۳۷	باب: جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو وہ آغاز میں کیا کرے؟	۲۹۳	باب: عیسائی شخص کا اپنی مسلمان بیٹی کا نکاح کروادینا
۳۳۷	باب: صحبت کے وقت کیا پڑھا جائے اور کیسے کیا جائے؟ نیز	۲۹۳	باب: جب ایک عورت کے ساتھ دوسرا نکاح کر لیں
۳۴۰	صحبت کی فضیلت	۲۹۶	اور یہ پتانہ چل سکے کہ ان میں سے پہلے کس نے نکاح کیا تھا؟
۳۴۱	باب: ولی کے بغیر نکاح کرنا	۲۹۸	باب: کنواری لڑکی کا نکاح
۳۴۱	باب: عورت کا مرد کی طرف سے مہر ادا کرنا	۳۰۶	باب: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرے کہ تمہیں ایک دن ملے گا
۳۴۲	باب: نکاح کے مخصوص طریقہ کی بجائے کسی اور طریقہ سے نکاح کرنا	۳۰۷	اور فلاں کو (یعنی دوسری بیوی کو) دو دن ملیں گے
۳۴۲	باب: رضاعی بہن یا اس کے علاوہ کے ساتھ نکاح کرنا	۳۰۹	باب: نبی اکرم ﷺ کس طرح طلاق دیتے تھے؟
۳۴۶	باب: عورت کے ساتھ اس کی عدت کے دوران نکاح کرنا	۳۱۲	باب: جو شخص اپنی بیماری کے دوران شادی کرے
۳۴۸	باب: جب کوئی عورت اپنی عدت کے دوران نکاح کر لے اور وہ دوسرے شوہر سے حاملہ بھی ہو	۳۱۸	باب: آدمی جب بیمار ہو اس وقت اپنے بیٹے کی شادی کر دے
۳۴۸	باب: جو شخص عورت کو طلاق دیتا ہے وہ اسے طلاقیتہ نہیں دیتا اور پھر اس عورت کی عدت کے دوران اس کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے	۳۱۹	باب: کون سے (یعنی کون سی صورت میں) نکاح کو مسترد کر دیا جائے گا؟
۳۵۱	باب: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے	۳۶۱	باب: جب کوئی شخص کسی دوسری عورت کی کروادی جائے
۳۶۱	باب: جب کوئی شخص فاسد نکاح کرے اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے	۳۶۲	باب: جنسی شخص کا نکاح کرنا
۳۶۲	باب: مرد کی عدت کا حکم جب وہ طلاقیتہ دیدے	۳۶۳	باب: عینین شخص کو دی جانے والی مہلت
۳۶۳	باب: کیا پھر وہ اس عورت کی بہن کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟	۳۶۳	باب: جب کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ نکاح کر لے اور اسے یہ پتا ہو کہ یہ مرد عینین ہے
۳۶۵	باب: باپ کا اپنی بیٹی کے مہر کو حاصل کر لینا	۳۶۵	باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کر لے اور پھر اس کے بعد وہ اس کے قابل نہ رہے
۳۶۵	باب: غیر موجود شخص کے حوالے سے شادی کا پیغام دینا اور اس کی شادی کر دینا	۳۶۶	باب: (شادی کے وقت) مرد پر کسی عطیہ کی ادائیگی کی شرط
۳۶۶	باب: یا غیر موجود لڑکی کی شادی کر دینا	۳۶۶	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۷	باب: جب ایک مرد اور عورت کے درمیان مہر کے بارے میں اختلاف ہو جائے..... ۳۷۰	۳۶۷	عائد کیے جانا.....
۳۷۰	اختلاف ہو جائے..... (کِتَابُ الطَّلَاقِ)	۳۷۰	باب: جلوه (یعنی کسی بھی قسم کی ادائیگی کے وعدہ) کا حکم..... ۳۷۰
۳۷۱	باب: کتاب: طلاق کے بارے میں روایات..... ۳۷۱	۳۷۰	باب: کون سی خواتین کو نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے؟..... ۳۷۰
۳۷۱	باب: مہارات کا حکم..... ۳۷۵	۳۷۵	باب: کیا کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے..... ۳۷۵
۳۷۶	باب: طلاق کا طریقہ اور یہ طلاق عدت اور طلاق سنت ہے.. ۳۷۶	۳۷۵	جس کی ماں کے ساتھ مرد کا باپ صحبت کر چکا ہو؟..... ۳۷۵
۳۸۱	باب: حاملہ عورت کو طلاق دینا..... ۳۸۱	۳۷۶	باب: حلالہ کرنا..... ۳۷۶
۳۸۱	باب: جب مرد عورت کو ہر حیض کے بعد طلاق دیتا ہے تو عورت عدت کیسے گزارے گی؟..... ۳۸۳	۳۸۱	باب: کنیز کو حلال کروانا..... ۳۸۱
۳۸۳	باب: جب کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دیدے..... ۳۸۵	۳۸۳	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”جن کے ساتھ تمہارے آباؤ اجداد نے نکاح کیا ہو“..... ۳۸۳
۳۸۸	اور پھر وہ اُس کی عدت کے دوران اُس عورت سے رجوع کر لے پھر وہ اُس عورت کو طلاق دیدے تو وہ عورت کون سے دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟..... ۳۹۲	۳۸۵	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور تمہاری بیویوں کی مائیں“..... ۳۸۵
۳۹۲	باب: حیض والی یا نفاس والی عورت کو طلاق دینا..... ۳۹۳	۳۸۸	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں“..... ۳۸۸
۳۹۳	باب: جو شخص اپنی بیوی کو اُس کے حیض یا نفاس کے دوران تین طلاقیں دے دیتا ہے..... ۳۹۵	۳۸۸	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں“..... ۳۹۲
۳۹۵	تو کیا وہ عورت اُس حیض کو (عدت کا حصہ) شمار کرے گی؟..... ۳۹۵	۳۹۲	باب: کون سی چیز کنیز کو اور آزاد عورت کو حرام کر دے گی؟..... ۳۹۳
۳۹۵	باب: کیا مرد باکرہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے سکتا ہے؟..... ۴۰۴	۳۹۳	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”جس کے اختیار میں نکاح کا معاہدہ کرنا ہے“..... ۳۹۵
۴۰۴	باب: جب کسی عورت سے رجوع کر لیا جائے اور اُس عورت کو اس بات کا پتا نہ ہو..... ۴۰۸	۳۹۵	باب: مہر کا واجب ہونا..... ۳۹۵
۴۰۸	یہاں تک کہ وہ دوسرا نکاح کر لے..... ۴۰۹	۳۹۵	باب: جو شخص شادی کرتا ہے اور وہ رخصتی بھی نہیں کرواتا اور مہر کا تعین بھی نہیں کرتا..... ۴۰۴
۴۰۹	باب: قروء اور عدت کا بیان..... ۴۰۹	۴۰۴	اور پھر اُس کا انتقال ہو جاتا ہے..... ۴۰۴
۴۰۹	باب: ایسی عورت کی عدت کا بیان جسے طلاق بتہ دے دی جاتی ہے..... ۴۰۹	۴۰۴	باب: مہر کب حلال ہو جاتا ہے؟ اور اُس شخص کا حکم جس کی بیوی مہر کا انکار کر دیتی ہے..... ۴۰۸
۴۰۹	باب: ایسی عورت کی عدت کا بیان جسے طلاق بتہ دے دی جاتی ہے..... ۴۰۹	۴۰۸	باب: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کی رخصتی نہیں کرواتا..... ۴۰۹
۴۰۹	باب: ایسی عورت کی عدت کا بیان جسے طلاق بتہ دے دی جاتی ہے..... ۴۰۹	۴۰۹	اور یہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے تمہارا ہد یہ تمہیں مکمل دے دیا ہے..... ۴۰۹



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۶۱	(ہے).....	۴۳۵	اور وہ کہاں عدت گزارے گی اور کیا مرد اُس عورت سے طلاق کو چھپائے گا یا نہیں؟
۴۶۱	باب: مستحاضہ عورت کی عدت.....	۴۳۷	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"ماسوائے اس صورت کے" کہ وہ بُرائی کا ارتکاب کریں"
۴۶۲	باب: کیا چیز عورت کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کرتی ہے؟.....	۴۳۹	باب: مرد کا عورت کے پاس جانے سے پہلے اجازت لینا جبکہ مرد نے اُسے طلاق بیتہ نہ دی ہو
۴۶۸	باب: کیا عورت کا غلام اُس عورت کو اُس کے شوہر کے لیے حلال کر دیتا ہے؟.....	۴۴۰	باب: مرد کے لیے عورت سے رجوع کرنے سے پہلے.....
۴۶۸	باب: جو لڑکا ابھی بالغ نہ ہوا ہو کیا وہ عورت کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے گا؟.....	۴۴۰	اُس کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟.....
۴۶۹	باب: نکاح کا نئے سرے سے ہونا اور طلاق کا نئے سرے سے ہونا.....	۴۴۲	باب: جب مرد اپنی بیوی سے اُس سے رجوع کو چھپالے.....
۴۷۰	باب: بیتہ اور خلیہ (کے الفاظ استعمال کرنے کا حکم).....	۴۴۲	باب: جو شخص عورت کو طلاق دیدے اور عورت کسی دوسرے علاقہ میں موجود ہو.....
۴۷۵	باب: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: تم آزاد ہو!.....	۴۴۳	تو وہ کون سے دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟.....
۴۸۲	باب: آدمی کا یہ کہنا: تم گنتی کرو! (یا عدت شمار کرو).....	۴۴۷	باب: کنواری (یعنی رخصتی سے پہلے) عورت کو طلاق دینا.....
۴۸۳	باب: حرج والی طلاق (کے الفاظ استعمال کرنا).....	۴۴۷	باب: جب لڑکی کو مرد طلاق دیدے اور پھر اُس سے رجوع کر لے.....
۴۸۵	باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا کہ) تم جاؤ اور نکاح کر لو.....	۴۵۳	اور وہ عورت یہ سمجھ رہی ہو کہ مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے.....
۴۸۶	باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا: تم میری بیوی نہیں ہو.....	۴۵۳	باب: طلاق دوم مرتبہ دی جاتی ہے (جس میں رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے).....
۴۸۸	باب: جب کسی آدمی سے دریافت کیا جائے: تم نے شادی کر لی ہے؟ اور وہ جواب دے: جی نہیں!.....	۴۵۴	باب: جب کسی عورت کے بارے میں لوگ یہ سمجھیں کہ اُس کا حیض ختم ہو چکا ہے.....
۴۸۸	باب: جب کسی آدمی سے طلاق کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اس کا اقرار کر لے.....	۴۵۵	باب: عورت اپنے حیض کو شمار کرے گی خواہ وہ جتنا بھی ہو.....
۴۸۹	باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا: تمہاری رسی تمہارے کندھے پر ہے.....	۴۶۰	باب: ایسی (کسن) عورت کو طلاق دینا جسے حیض نہ آیا ہو.....
۴۹۰	باب: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: میں نے تمہیں تمہارے گھر والوں کو ہبہ کیا!.....	۴۶۰	باب: جس عورت کو حیض آ جاتا ہے اور اُس کا حیض مختلف ہوتا ہے (یعنی اُس کا متعین وقت نہیں ہوتا، کمی بیشی ہوتی رہتی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱۰	نہیں کرے گا.....	۴۹۲	تم اپنے گھروالوں کے پاس چلی جاؤ.....
۵۱۰	باب: (طلاق دیتے ہوئے) لفظ ”حین“ یا ”زمان“ استعمال کرنا.....	۴۹۲	باب: جو شخص اپنی بیویوں سے یہ کہے: تم لوگ طلاق کو تقسیم کر لو!.....
۵۱۱	باب: لفظ ”انشاء اللہ“ کے ساتھ طلاق دینا.....	۴۹۳	باب: (مرد کا یہ کہنا:) تمہیں گھر کو بھرنے جتنی طلاق ہے!.....
۵۱۲	باب: تین طلاقیں دینے والے شخص (کا حکم).....	۴۹۴	باب: آدمی کا دوا آدمیوں کے پاس طلاق دینا.....
۵۱۸	باب: جو شخص تین طلاقیں متفرق طور پر دیتا ہے.....	۴۹۴	باب: جو شخص متفرق لوگوں کے سامنے طلاق کا اقرار کرے.....
۵۱۹	باب: (آدمی کا عورت سے یہ کہنا:) تمہیں تین طلاقیں ہیں.....	۴۹۵	باب: (مرد کا عورت سے یہ کہنا:) تمہیں ایک طلاق ہے جو.....
۵۱۹	باب: (آدمی کا یہ کہنا: تم مجھ پر حرام ہو!).....	۴۹۵	ایک ہزار کی مانند ہو!.....
۵۲۵	باب: طلاق میں بھول کا شکار ہو جانا.....	۴۹۶	باب: دوا آدمی جب کسی نیت کے بغیر طلاق دے دیں اور غلام آزاد کر دیں.....
۵۲۷	باب: زبردستی کی طلاق.....	۴۹۷	باب: جو عورت یہ حلف اٹھالیتی ہے کہ اگر اُس نے شادی نہ کی تو اُس کا غلام آزاد ہوگا.....
۵۳۲	باب: آدمی کا خواب میں طلاق دینا یا آدمی کو کسی دوسرے شخص کی ماں کے ساتھ احتلام ہو جانا (یعنی وہ خواب میں ایسا دیکھے).....	۴۹۸	باب: جو شخص کسی ایسے فعل کے بارے میں طلاق کی قسم اٹھالیتا ہے اور طلاق پہلے دے دیتا ہے.....
۵۳۳	باب: جو شخص دل میں طلاق دیدے.....	۴۹۹	باب: طلاق کا حلف اٹھانا.....
۵۳۳	باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر بھیج دے.....	۵۰۳	باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق ہونے کا حلف اٹھالے اور اُس شخص کی چار بیویاں ہوں.....
۵۳۶	باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا انکار کرتا ہے تو کیا اُس سے حلف لیا جائے گا؟.....	۵۰۳	اور یہ بتانہ چلے کہ اُس نے ان میں سے کس کے بارے میں حلف اٹھایا تھا؟.....
۵۳۷	باب: نکاح سے پہلے طلاق دے دینا.....	۵۰۳	باب: جب کوئی شخص کسی چیز پر حلف اٹھائے اور اُس کی زبان سے اُس کے علاوہ نکل جائے.....
۵۳۸	باب: ظہار کیسے ہوگا؟.....	۵۰۳	جو اُس کا ارادہ تھا.....
۵۴۲	باب: کسی محرم رشتہ دار عورت کے ساتھ (بیوی کو تشبیہ دے کر) ظہار کرنا.....	۵۰۶	باب: طلاق میں استثناء پیدا کرنا.....
۵۴۵	باب: کھانے یا پینے (کی چیز کے ساتھ تشبیہ دے کر) ظہار کرنا.....	۵۰۷	باب: کسی متعین مدت تک کے لیے طلاق دے دینا.....
۵۴۶	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اُس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھو لیں“.....	۵۰۷	باب: جو شخص یہ حلف اٹھائے کہ وہ اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا
۵۴۷	باب: ظہار کرنے والا شخص اپنی بیوی کے جسم کو کس حد تک دیکھ سکتا ہے؟.....		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۶۹	باب: ایلاء (کے احکام).....	۵۴۷	باب: صحبت کرنے سے پہلے کفارہ ادا کیا جائے گا.....
۵۷۲	باب: جو چیز آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان رکاوٹ بن جائے وہ ایلاء شمار ہوگی.....	۵۴۷	باب: ظہار کرنے والا شخص (کفارہ کے طور پر) روزہ رکھ رہا ہو.....
۵۷۲	باب: جو شخص قسم اٹھاتا ہے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائیگا.....	۵۴۸	باب: جو شخص ظہار کے (کفارہ میں) ایک ماہ کے روزے رکھ لے اور پھر وہ غلام آزاد کرنے کے قابل ہو جائے.....
۵۷۵	باب: جبکہ عورت اُس وقت (بچہ کو) دودھ پلاتی ہو.....	۵۵۰	باب: جو شخص ظہار کے (کفارہ میں) ایک ماہ کے روزے رکھ لے اور پھر وہ بیمار ہو جائے.....
۵۷۷	باب: جو شخص تین طلاقیں کی قسم اٹھا لے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا.....	۵۵۲	باب: کفارہ ادا کرنے والے شخص کا بیوی کے ساتھ صحبت کر لینا.....
۵۷۷	باب: جو شخص تین طلاقیں کی قسم اٹھا لے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا.....	۵۵۲	باب: جب آدمی نے ظہار کیا ہو اور میاں بیوی میں سے کوئی ایک کفارہ کی ادائیگی سے پہلے انتقال کر جائے.....
۵۷۸	باب: چارہ ماہ کا گزر جانا.....	۵۵۳	باب: ظہار کرنے والا شخص اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے (عورت کو) طلاق دیدے.....
۵۸۳	باب: جو شخص ایلاء سے ناواقف ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے یا صحبت نہ کرے.....	۵۵۵	باب: ظہار کرنے والا شخص اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے (عورت کو) طلاق دیدے.....
۵۸۵	باب: جو شخص ایلاء کر لے اور صحبت نہ کرے.....	۵۵۵	باب: جو شخص یہ قسم اٹھاتا ہے کہ اگر اُس نے یہ کام کیا تو اُس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوں!.....
۵۸۶	باب: فنی سے مراد صحبت کرنا ہے.....	۵۵۷	باب: نکاح سے پہلے ظہار کر لینا.....
۵۸۷	باب: جو شخص عورت کے ساتھ ایلاء کر لے اور وہ عورت حاملہ ہو.....	۵۵۸	باب: کئی مرتبہ ظہار کرنے والے شخص کا حکم.....
۵۸۸	باب: مرد کا طلاق دینا اور پھر رجوع کرنا.....	۵۶۰	باب: ایک ہی جملہ کے ذریعہ تمام بیویوں سے ظہار کرنے والے شخص کا حکم.....
۵۸۹	باب: جو شخص ایلاء کرے اور پھر طلاق دیدے.....	۵۶۱	باب: جب ظہار کرنے والے شخص کو چارہ ماہ گزر جائیں.....
۵۹۱	باب: جو شخص نکاح کرنے سے پہلے یا رخصتی کروانے سے پہلے ایلاء کر لے.....	۵۶۳	باب: جب ظہار کرنے والا شخص قسم پوری کرے گا تو کیا وہ کفارہ دے گا؟.....
۵۹۳	باب: جو شخص اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ (یا بعض کے ساتھ) ایلاء کر لیتا ہے.....	۵۶۵	باب: کثیر سے ظہار کرنے والے شخص کا حکم.....
۵۹۳	باب: جو شخص بیمار ہونے کے عالم میں ایلاء کرے پھر وہ تندرست ہو جائے اور صحبت نہ کرے.....	۵۶۷	باب: عورت کا ظہار کرنا.....
۵۹۳	باب: جو شخص ایلاء کر لے اور پھر یہ دعویٰ کرے کہ اُس نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے.....	۵۶۸	باب: عورت کا نکاح کرنے سے پہلے ظہار کرنا.....
۵۹۳	باب: جو شخص ایلاء کر لے اور پھر یہ دعویٰ کرے کہ اُس نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے.....	۵۶۹	باب: آدمی ظہار کرے اور پھر کفارہ ادا کرنے سے انکار کر دے.....
۵۹۳	باب: جب کوئی شخص صحبت کر لے تو کفارہ لازم نہیں ہوتا.....	۵۶۹	باب: ایک متعین وقت کے لیے ظہار کرنا.....



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۴۳	عورت کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟	باب: جس طلاق یافتہ عورت کا شوہر انتقال کر جائے اور وہ	۵۹۵
۶۴۳	باب: جب کوئی عورت اپنے معاملہ کی مالک بنائی جائے	باب: جو شخص شادی کر لے اور مہر مقرر نہ کرے یہاں تک کہ اُس	۶۰۳
۶۴۴	اور پھر وہ اُسے مسترد کر دے تو کیا اُس سے حلف لیا جائے گا؟	باب: جب مرد عورت کو (طلاق کا) مالک بنائے اور عورت یہ	۶۰۷
۶۵۲	باب: جب مرد عورت کو (طلاق کا) مالک بنائے اور عورت یہ	باب: فدیہ (کا حکم)	۶۱۴
۶۵۲	کہے: میں نے قبول کیا!	باب: (مرد کا) فدیہ (کی وصولی) کے بعد طلاق دینا	۶۱۷
۶۵۳	باب: اختیار اور تملیک اُس وقت تک رہیں گے جب تک وہ	باب: بخل حاصل کرنے والی عورت یا جس کے ساتھ ایلاء کیا گیا	۶۱۷
۶۵۳	دونوں (میاں بیوی) ایک ہی نشست میں موجود ہیں	ہو	۶۱۷
۶۵۳	باب: جو شخص اپنی بیوی (کو طلاق دینے) کا مالک بیوی کی	ایسی عورت کے ساتھ عدت کے دوران آدمی کا شادی کر لینا	۶۲۰
۶۵۶	بجائے کسی اور کو بنائے	باب: مرد کا عورت کی عدت کے دوران اُس سے رجوع کر لینا	۶۲۱
۶۵۶	باب: جس عورت کو کسی متعین مدت کے لیے (خود کو طلاق دینے	باب: بشرط فدیہ کا حکم	۶۲۳
۶۵۸	کا) مالک بنایا گیا ہو	باب: حاکم وقت کے علاوہ کسی کا خلع کروانا	۶۲۴
۶۵۸	باب: اگر وہ شخص (عورت کو طلاق دینے) کا اختیار مختلف لوگوں	باب: فدیہ میں کون سی چیز دینا جائز ہے؟	۶۲۷
۶۵۸	کو دے دیتا ہے	باب: جب کوئی عورت اپنا کچھ مہر (معاف کر دے) اور پھر	۶۲۷
۶۶۰	باب: جب عورت کو طلاق کا مالک بنایا گیا ہو	وہ شادی کر لے	۶۳۰
۶۶۰	باب: جب مرد اپنی بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے	باب: جو شخص عورت کو تنگ کرتا ہے تا کہ عورت اُس سے خلع	۶۳۱
۶۶۱	باب: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم نے یہ یا وہ کام کیا	حاصل کر لے	۶۳۵
۶۶۱	تو تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا	باب: اپنے مہر سے زیادہ فدیہ ادا کرنے والی عورت کا حکم	۶۳۶
۶۶۲	باب: مالک بنانا اور اختیار دینا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں	باب: بخل حاصل کرنے والی عورت کی عدت کا حکم	۶۳۹
۶۶۳	باب: اختیار دینا	باب: بخل حاصل کرنے والی حاملہ عورت کے خرچ کا حکم	۶۴۰
۶۶۸	باب: جب آدمی عورت کو تین طلاقیں کا اختیار دیدے	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"تم اُن سے لائق اختیار	۶۴۷
۶۷۰	باب: (مرد کا یہ کہنا: اگر تم چاہو تو اختیار کر لو!	کرو"	۶۳۹
۶۷۱	باب: (مرد کا یہ کہنا: تم کو طلاق ہے اگر تم چاہو!	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"تم اُن کی پٹائی کرو"	۶۴۰
۶۷۱	باب: جب آدمی بیمار ہو اور اس دوران عورت کو (علیحدگی کا)	باب: (دونوں طرف کے) دو ثالثوں کا حکم	۶۴۲
۶۷۲	اختیار دیدے	باب: بخل حاصل کرنے والی عورت یا طلاق کا مطالبہ کرنے والی	
۶۷۲	باب: جب طلاق یافتہ عورت کے پیٹ میں جڑواں		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۲۰	باب: بیمار شخص کا طلاق دینا	۶۷۳	بچے موجود ہوں
۷۲۱	باب: جو عورت شوہر کی بیماری کے دوران اُس سے خلع لے لیتی ہے یا عورت یہ کہتی ہے کہ اُس کو مہر نہیں ملا (یعنی اپنے شوہر کے انتقال کے بعد ایسا کہتی ہے)	۶۷۴	باب: جب عورت کو حمل کے بارے میں شک ہوا
۷۲۵	باب: عورت کی عدت اور اُس کے خراج کا حکم	۶۷۴	باب: حاملہ عورت کی عدت اور اُس کے خراج کا حکم
۷۲۵	باب: عورت کے خراج میں کفیل ہونا	۶۸۱	باب: عورت کے خراج میں کفیل ہونا
۷۲۵	خلع حاصل کرنے والی عورت عدت کہاں گزارے گی؟	۶۸۵	خلع حاصل کرنے والی عورت عدت کہاں گزارے گی؟
۷۲۵	نیز کیا مردہ بچے کی پیدائش پر عدت پوری ہو جائے گی	۶۸۵	نیز کیا مردہ بچے کی پیدائش پر عدت پوری ہو جائے گی
۷۲۶	باب: بیوہ عورت کی عدت کا بیان	۶۸۵	باب: بیوہ عورت کی عدت کا بیان
۷۲۷	باب: بیوہ عورت کہاں عدت گزارے گی؟	۶۸۶	باب: بیوہ عورت کہاں عدت گزارے گی؟
۷۲۹	باب: بیوہ عورت کے خراج کا حکم	۶۹۴	باب: بیوہ عورت کے خراج کا حکم
۷۳۲	باب: بیوہ عورت کی رہائش کا حکم	۶۹۷	باب: بیوہ عورت کی رہائش کا حکم
۷۳۳	باب: طلاق یافتہ اور بیوہ عورت (سوگ کرنے کے حوالے سے) برابر کی حیثیت رکھتی ہیں	۶۹۹	باب: طلاق یافتہ اور بیوہ عورت (سوگ کرنے کے حوالے سے) برابر کی حیثیت رکھتی ہیں
۷۳۵	باب: کیا زانی عورت یا کنیز کو (طلاق ملنے پر) ساز و سامان دیا جائے گا؟	۷۰۰	باب: بیوہ عورت کن چیزوں سے بچ کر رہے گی؟
۷۳۵	باب: بیوہ عورت کے خراج کا حکم	۷۰۰	باب: بیوہ عورت کے خراج کا حکم
۷۳۹	باب: رشتہ دینے والے کا عدت کے دوران اشارے کنایہ میں (نکاح کا پیغام دینا)	۷۱۰	باب: رشتہ دینے والے کا عدت کے دوران اشارے کنایہ میں (نکاح کا پیغام دینا)
۷۴۰	باب: جنون کا شکار شخص یا وسوسہ کا شکار شخص کا حکم	۷۱۰	باب: جنون کا شکار شخص یا وسوسہ کا شکار شخص کا حکم
۷۴۲	باب: سفیہ کا طلاق دینا	۷۱۲	باب: سفیہ کا طلاق دینا
۷۴۲	باب: برسام کے شکار شخص کا طلاق دینا	۷۱۲	باب: برسام کے شکار شخص کا طلاق دینا
۷۴۳	باب: گونگے شخص کا طلاق دینا	۷۱۵	باب: گونگے شخص کا طلاق دینا
۷۴۳	باب: مدہوش شخص کا طلاق دینا	۷۱۵	باب: مدہوش شخص کا طلاق دینا
۷۴۶	باب: بچے کا طلاق دینا	۷۱۵	باب: بچے کا طلاق دینا
۷۴۷	باب: ایسی عورت کا حکم جسے اُس کے شوہر کے انتقال کے بارے میں پتا نہ ہو	۷۱۶	باب: ایسی عورت کا حکم جسے اُس کے شوہر کے انتقال کے بارے میں پتا نہ ہو
۷۴۷	باب: جب پہلا شوہر آئے اور عورت کا انتقال ہو چکا ہو	۷۱۶	باب: جب پہلا شوہر آئے اور عورت کا انتقال ہو چکا ہو
۷۵۵	باب: جب پہلا شوہر آئے اور دوسرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہو	۷۱۷	باب: جب پہلا شوہر آئے اور دوسرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۵۷	باب: جس عورت کا شوہر مفرد ہو اور وہ ایک غلام ہو.....	۷۵۷	باب: جب مرد عورت پر الزام لگائے اور وہ عورت کو لگی اور بہری ہو.....
۷۵۷	باب: جو شخص اپنی عورت کو چھوڑ کر چل جاتا ہے اور اُسے خرچ فراہم نہیں کرتا.....	۷۵۷	باب: جب مرد عورت پر الزام لگائے اور پھر مرد کا انتقال ہو جائے.....
۷۵۹	باب: جو شخص عورت کو خرچ فراہم کرنے کی گنجائش نہیں پاتا..	۷۶۱	باب: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے.....
۷۶۱	باب: جو شخص عورت پر زنا کا الزام لگائے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے کا بھی اعتراف کرے.....	۷۶۱	باب: جو شخص عورت کے انتقال کے بعد اُس پر زنا کا الزام لگائے.....
۷۶۳	باب: جو شخص اپنے بچہ کی نفی کر دے (اُس کا حکم کیا ہے؟).....	۷۶۳	باب: جب مرد عورت کے پہلے اُس کے حمل کا انکار کر دے.....
۷۶۳	باب: جب مرد عورت کے بچہ کو پیدا کرنے سے پہلے اُس کے حمل کا انکار کر دے.....	۷۶۳	باب: جب عورت بچہ کے اُس کے باپ کی طرف نسبت کی نفی کر دے.....
۷۶۴	باب: جب مرد زنا کا الزام لگا کر (اپنی بیوی کو) طلاق دیدے.....	۷۶۴	باب: اگر مرد عورت کی رخصتی ہونے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دے.....
۷۶۴	باب: جب مرد اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے اور مرد اُس وقت دور کی سرزمین پر موجود ہو.....	۷۶۴	باب: مرد کا (اپنی بیوی سے) یہ کہنا: میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا ہے!.....
۷۶۴	باب: جس شخص کے ہاں دو بچے ہوں اور وہ اُن میں سے ایک کی نفی کر دے.....	۷۶۴	باب: جو مرد عورت پر الزام عائد کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے عورت کو زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا.....
۷۶۴	باب: جب مرد عورت پر الزام لگا دے اور وہ دونوں اپنا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش نہ کریں.....	۷۶۴	باب: جس شخص کو اُس (باپ) کی نسبت سے بلایا جائے جس (باپ نے) اُس کی نفی کر دی تھی.....
۷۶۴	باب: جس کا باپ اُس کے انتقال کے بعد اُس کے بارے میں	۷۶۴	باب: لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروادینا اور مہر کی رقم کسے ملے گی؟.....
۷۶۴	باب: لعان کیسے ہوگا؟.....	۷۶۴	باب: لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروادینا اور مہر کی رقم کسے ملے گی؟.....
۷۶۴	باب: لعان، سنگسار کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے.....	۷۶۴	باب: جو شخص لعان کرنے والی عورت پر زنا کا الزام لگائے.....
۷۶۴	باب: جو شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے پر الزام لگائے.....	۷۶۴	باب: جو شخص اپنی رضاعی بہن کے ساتھ شادی کر لے (اُس کا حکم کیا ہے؟).....
۷۶۴	باب: جس شخص کو اُس (باپ) کی نسبت سے بلایا جائے جس (باپ نے) اُس کی نفی کر دی تھی.....	۷۶۴	باب: جس کا باپ اُس کے انتقال کے بعد اُس کے بارے میں



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۹۱	باب: مرد لوگوں (کا حکم کیا ہوگا؟)..... ۷۹۱	۷۹۱	باب: جو شخص بیماری کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ لعان کر لے..... ۷۹۱
۷۹۱	باب: جس شخص کے اور اُس کی بیوی کے درمیان اسلام علیحدگی کروادے (اُس کا حکم کیا ہوگا؟)..... ۷۹۱	۷۹۱	باب: عورت کا بچہ کے بارے میں دعویٰ کرنا..... ۷۹۱
۷۹۱	باب: جب اسلام نکاح یا طلاق میں سے کسی معاملہ تک پہنچ جائے..... ۷۹۱	۷۹۱	باب: لعان کرنے والی عورت کی وراثت کا حکم..... ۷۹۱
۷۹۵	باب: اہل حرب سے تعلق رکھنے والے دونوں میاں بیوی میں سے کوئی ایک اگر اسلام قبول کر لے..... ۷۹۶	۷۹۵	باب: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کا حکم..... ۷۹۵
۷۹۶	باب: دو عیسائی میاں بیوی میں سے اگر عورت مرد سے پہلے اسلام قبول کر لے..... ۷۹۹	۷۹۶	باب: جو شخص اپنی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے..... ۷۹۶
۷۹۹	باب: کوئی مسلمان کسی یہودی یا عیسائی کی شادی نہیں کروا سکتا..... ۷۹۹	۷۹۹	باب: جو شخص کسی مسلمان کی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگائے (اُس کا حکم کیا ہوگا؟)..... ۷۹۹
۸۰۱	باب: اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا..... ۸۰۱	۸۰۱	باب: جو شخص کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے..... ۸۰۱
۸۰۱	باب: جس مجوسی شخص کی دو بیویاں محرم رشتہ دار ہوں..... ۸۰۱	۸۰۱	باب: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے اور پھر اُس کے حمل کی نفی کر دے..... ۸۰۱
۸۰۱	باب: اور پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں (تو اُن کا حکم کیا ہوگا؟)..... ۸۰۱	۸۰۱	باب: آدمی کا کسی ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو..... ۸۰۱
۸۰۱	باب: زمانہ شرک میں طلاق دینا..... ۸۰۱	۸۰۱	باب: کنیز کے ساتھ عزل کرنا..... ۸۰۱
۸۰۱	باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی چار خواتین کے ساتھ (بیک وقت) شادی کرنا..... ۸۱۳	۸۰۱	باب: عزل کے بارے میں آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی..... ۸۱۳
۸۱۳	باب: مجوسی شخص کا عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرنا..... ۸۱۳	۸۱۳	باب: البتہ کنیز سے اجازت نہیں لی جائے گی..... ۸۱۳
۸۱۳	باب: جب کوئی عیسائی عورت کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو اور پھر مرد کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے..... ۸۱۳	۸۱۳	باب: عزل کا بیان..... ۸۱۳
۸۱۳	باب: جب دو مشرک (میاں بیوی) ایک دوسرے الگ ہو جائیں اور پھر عدت کے دوران اُن دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے جبکہ دوسرا اسلام قبول کر چکا ہو..... ۸۱۸	۸۱۳	باب: عورت کا شوہر پر کیا حق ہے اور وہ کتنے عرصہ میں مشاق ہوگی؟..... ۸۱۸
۸۱۸	باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے: ) ”اور تم انہیں اس کی مانند دو“..... ۸۲۳	۸۱۸	باب: جو شخص اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: اے بہن!..... ۸۲۳
۸۲۳	باب: جو انہوں نے خرچ کیا“..... ۸۳۰	۸۲۳	باب: ماں باپ میں سے بچہ کا حقدار کون ہوگا؟..... ۸۲۳
۸۳۰	باب: غلام اور مکاتب کے بچے (کا حکم کیا ہے؟)..... ۸۳۰	۸۳۰	باب: غلام اور مکاتب کے بچے (کا حکم کیا ہے؟)..... ۸۳۰
۸۳۰	باب: جب کسی مسلمان کا بچہ کسی عیسائی عورت سے ہو..... ۸۳۰	۸۳۰	باب: جب کسی مسلمان کا بچہ کسی عیسائی عورت سے ہو..... ۸۳۰

## حَدِيثُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا

باب: اُن تین لوگوں کا واقعہ جن (کے معاملہ) کو پیچھے کر دیا گیا

**9744 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا، وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْغَيْرَ فَعَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُقَوِّنِينَ لِعَيْرِهِمْ، فَالْتَفَقُوا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ، وَلَعُمْرِي إِنْ أَشْرَفَ مَشَاهِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٍ وَمَا أَحَبُّ إِلَيَّ كُنْتُ شَهِدْتُ مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ، وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَآذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ وَارَادَ أَنْ يَتَأَهَّبُوا أُهْبَةً غَزْوَةٍ وَذَلِكَ حِينَ طَابَ الظَّلَالُ، وَطَابَتِ الثَّمَارُ، وَكَانَ قَلَّ مَا ارَادَ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا وَكَانَ يَقُولُ: الْحَرْبُ خِدْعَةٌ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنْ يَتَأَهَّبَ النَّاسُ أُهْبَةً، وَأَنَا أَيْسَرُ مَا كُنْتُ وَقَدْ جَمَعْتُ رَاحِلَتِي وَأَنَا أَقْدَرُ شَيْءٍ فِي نَفْسِي عَلَى الْجِهَادِ وَخِيفَةِ الْحَاذِ، وَأَنَا فِي ذَلِكَ أَصْغَرُ إِلَى الظَّلَالِ، وَطِيبَ الثَّمَارِ، فَلَمْ أَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدِيًّا بِغَدَاةٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، فَاصْبَحَ غَدِيًّا فَقُلْتُ أَنْطَلِقُ غَدًا إِلَى السُّوقِ فَاشْتَرِيَ جِهَازِي، ثُمَّ الْخُفُومُ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى السُّوقِ مِنَ الْغَدِ فَعَسُرَ عَلَيَّ بَعْضُ شَأْنِي أَيْضًا فَقُلْتُ: أَرْجِعْ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ أَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى التَّبَسَّ بِي الذَّنْبُ، وَتَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ، وَأَطُوفُ بِالْمَدِينَةِ فَيُحْزِنُنِي إِلَيَّ لَا أَرَى أَحَدًا إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، وَكَانَ لَيْسَ أَحَدٌ تَخَلَّفَ، إِلَّا رَأَى أَنَّ ذَلِكَ سَيُخْفِي لَهُ وَكَانَ النَّاسُ كَثِيرًا

حدیث: 9744: صحيح البخارى - كتاب المغازی - باب حديث كعب بن مالك - حديث: 4165، صحيح مسلم - كتاب التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه - حديث: 5080، مستخرج ابى عوانة - مبتدا كتاب الوصايا، مبتدا ابواب في النذور - باب الخبر الذى احتج به بعض اهل العلم في الاباحة لمن حديث: 4748، السنن الكبرى للنسائي - كتاب المساجد الرخصة في الجلوس فيه - حديث: 795، السنن للنسائي - كتاب المساجد الرخصة في الجلوس فيه والخروج منه بغير صلاة - حديث: 727، مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عنه الله عليه السلام مما كان حديث: 525، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة - جماع ابواب سجود السهو وسجود الشكر - باب سجود الشكر حديث: 3666، مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين بقية حديث كعب بن مالك الانصارى - حديث: 15491، المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء، ما اسند كعب بن مالك - ابن كعب بن مالك حديث: 15848

لَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ وَكَانَ جَمِيعُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، وَلَمْ يَذْكُرْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَلَمَّا بَلَغَ تَبُوكَ قَالَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي: خَلَفَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفِيهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِنَسِّ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا نَعْلَمُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذَا هُمْ بِرَجُلٍ يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ يَا أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ: فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَقَفَلَ وَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ جَعَلْتُ أَنْظُرُ بِمَاذَا أَخْرَجَ مِنْ سَخِطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَعِينَ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي حَتَّى إِذَا قِيلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُصَبِّحُكُمْ غَدًا بِالْغَدَاةِ رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ أَنَّ جَاءَ أَنْجُوَ إِلَّا بِالْصِّدْقِ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَى، فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ رَكَعَتَيْنِ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ مِنْ سَفَرٍ فَعَلَّ ذَلِكَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فَجَعَلَ يَأْتِيهِ مَنْ تَخَلَّفَ فِيَحْلِفُونَ لَهُ، وَيَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ وَيَقْبَلُ عَلَيْهِمْ، وَيَكُلُّ سَرَايِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَأَيْتُ تَبَسُّمَ تَبَسُّمِ الْمُغْضَبِ، فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ. قَالَ: فَمَا خَلَفَكَ؟ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَوْ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَدٌ غَيْرُكَ مِنَ النَّاسِ جَلَسْتُ لَخَرَجْتُ مِنْ سَخِطِهِ عَلَى بَعْدٍ، لَقَدْ أُوتِيتُ جَدًّا، وَلَقَدْ عَلِمْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنِّي إِنْ أَخْبَرْتُكَ الْيَوْمَ بِقَوْلٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، وَهُوَ حَقٌّ فَإِنِّي أَرْجُو عَفْوَ اللَّهِ، وَإِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثًا تَرْضَى عَنِّي فِيهِ وَهُوَ كَذَبٌ أَوْ شَكَّ أَنْ يُطْلِعَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَيْسَرَ وَلَا أَخَفَّ حَادًّا مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَكُمُ الْحَدِيثُ، فَمَا حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ فَتَارَ عَلَى أَثَرِي أَنَاسٌ مِنْ قَوْمِي يُؤْتِبُونِي فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَطُّ قَبْلَ هَذَا فَهَلَّا اغْتَدَرْتَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ رَضَى عَنْكَ فِيهِ، وَكَانَ اسْتَغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئَاتِي مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ، وَلَمْ تَقِفْ مَوْفِقًا لَا تَدْرِي مَا يَقْضِي لَكَ فِيهِ، فَلَمْ يَزَالُوا يُؤْتِبُونِي حَتَّى هَمَمْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْذِبُ نَفْسِي فَقُلْتُ: هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدٌ غَيْرِي؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَهُ هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَمُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَذَكَرُوا رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا لِي فِيهِمَا أُسُوءَ فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِي هَذَا أَبَدًا، وَلَا أَكْذِبُ نَفْسِي قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ فَلَا يَكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَتَنَكَّرَ لَنَا النَّاسُ حَتَّى مَا هُمْ بِالَّذِينَ نَعْرِفُ، وَتَنَكَّرَتْ لَنَا الْحَيْطَانُ حَتَّى مَا هِيَ بِالْحَيْطَانِ الَّتِي نَعْرِفُ لَنَا، وَتَنَكَّرَتْ لَنَا الْأَرْضُ حَتَّى مَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي نَعْرِفُ وَكُنْتُ أَقْوَى النَّاسِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فِي السُّوقِ، وَأَتَى الْمَسْجِدَ فَادْخُلْ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمَ عَلَيْهِ فَأَقُولُ: هَلْ حَرَّكَ شَفْتَيْهِ بِالسَّلَامِ؟ فَإِذَا قُمْتُ أَصَلَّى إِلَى سَارِيَةٍ، فَأَقْبَلْتُ قَبْلَ صَلَاتِي نَظَرَ إِلَى بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ، وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ أَعْرَضَ عَنِّي قَالَ: وَاسْتَكَانَ صَاحِبَايَ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يُطْلِعَانِ رُءُوسَهُمَا فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ



[illegible]

ابْتَلَانِی، مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ وَرَأَيْتُ لَا رُجُوَ أَنَّ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے (یہ بات مجھے بیان کی: وہ (یعنی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی، میں ایسے کسی بھی غزوہ سے پیچھے نہیں رہا، صرف غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک آ گیا، نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے والے کسی بھی فرد پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا، کیونکہ آپ تو (قریش کے) قافلہ کی تلاش میں نکلے تھے اور قریش اپنے قافلہ کی مدد کرنے کے لیے نکلے تھے، تو کسی باقاعدہ منصوبہ کے بغیر ان دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہو گیا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ لوگوں کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے تمام غزوات میں سب سے زیادہ شرف غزوہ بدر کو حاصل ہے، حالانکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ شب عقبہ میں اپنی بیعت کی جگہ میں اُس غزوہ میں شریک ہوا ہوتا، جب ہم نے (بیعت عقبہ میں) اسلام پر ثابت قدم رہنے کا پختہ عہد کیا تھا۔ اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی اُس میں، میں پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا اور یہ وہ آخری غزوہ ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ نے شرکت کی تھی، نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا اور آپ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ لوگ غزوہ میں شرکت کی تیاری کر لیں، یہ ایک ایسا وقت تھا، جب سائے عمدہ ہو گئے تھے (یعنی موسم خوشگوار تھا) اور پھل پک کر تیار ہو چکا تھا، عام طور پر نبی اکرم ﷺ جب کسی غزوہ میں شرکت کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو آپ اصل صورت حال واضح نہیں کرتے تھے، آپ یہ فرماتے تھے: جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ لوگ غزوہ تبوک میں شرکت کی تیاری کریں، تو اُس وقت میں سب سے زیادہ آسانی کی حالت میں تھا، میرے پاس سواری بھی تھی اور میں جہاد کے لیے مکمل طور پر تیار تھا، مجھ پر کوئی ذمہ داری بھی نہیں تھی۔ میں اس دوران باغ میں اور پھلوں کی طرف آتا جاتا رہا (یعنی اُن کی دیکھ بھال کرتا رہا) میرا یہی معمول رہا، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن روانگی کے لیے تیار ہو گئے، یہ جمعرات کے دن کی بات ہے اور نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ (سفر پر) جمعرات کے دن روانہ ہوا کریں۔

جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہو گئے تو میں نے سوچا کہ میں کل بازار جاؤں گا اور اپنے لیے ضروری ساز و سامان خرید لوں گا اور پھر اُن لوگوں کے ساتھ جاؤں گا، اگلے دن میں بازار گیا تو میں اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں وہاں مصروف رہا تو میں نے سوچا کہ کل اگر اللہ نے چاہا، تو میں ضرور چلا جاؤں گا، پھر اسی طرح ہوتا رہا، یہاں تک کہ یہ گناہ میرے لیے التباس کا باعث بن گیا اور میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا، میں بازاروں میں گھومتا پھرتا تھا، مدینہ منورہ میں ادھر ادھر آتا جاتا تھا، تو یہ چیز مجھے غمگین کرتی تھی کہ مجھے صرف کوئی ایسا ہی شخص نظر آتا تھا، جس کے منافق ہونے کے بارے میں غالب گمان ہوتا تھا اور صورت حال یہ تھی کہ جو بھی شخص پیچھے رہ گیا ہوتا تو وہ یہی سمجھتا کہ اُس کا معاملہ نبی اکرم ﷺ سے پوشیدہ رہے گا، کیونکہ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی

اور اُن کے نام کسی رجسٹر میں نوٹ نہیں ہوئے تھے، نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہونے والے تمام افراد اسی کے لگ بھگ تھے، نبی اکرم ﷺ نے میرا ذکر نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ تبوک پہنچ گئے، جب آپ تبوک پہنچ گئے تو آپ نے دریافت کیا: کعب بن مالک کا کیا بنا؟ (یعنی وہ نظر نہیں آیا) تو میری قوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اُس کی دو چادروں نے اور اُس کے دو پسندیدہ چیزوں کی طرف دیکھ بھال نہ اُسے پیچھے رہنے دیا۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: تم نے بہت بُری بات کہی ہے (پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی! ہمیں اُس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے۔ راوی کہتے ہیں: ابھی وہ لوگ وہاں اسی حالت میں موجود تھے کہ دور سے ایک شخص آتا ہوا محسوس ہوا، جو لگ رہا تھا کہ سراب نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہوا، تو وہ حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ ہی تھے، جب نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک مکمل کر لیا اور آپ واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے اس بات کا جائزہ لینا شروع کیا کہ میں کس طرح سے نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی سے بچ سکتا ہوں؟ میں نے اپنے اہل خانہ میں سے ہر سمجھدار شخص سے اس حوالے سے مدد حاصل کرنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ جب یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کل صبح مدینہ منورہ آ جائیں گے، تو باطل مجھ سے دور ہو گیا اور مجھے پتا چل گیا کہ مجھے صرف سچ بول کر ہی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت شہر میں داخل ہوئے، آپ نے مسجد میں دو رکعت ادا کیں، آپ جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے، تو ایسا ہی کرتے تھے، پہلے مسجد تشریف لے جاتے تھے اور اُس میں دو رکعت ادا کرتے تھے اور پھر تشریف فرما ہو جاتے تھے، جو لوگ آپ کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا شروع ہوئے، آپ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے، آپ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے، نبی اکرم ﷺ نے اُن کے لیے دعائے مغفرت کی، انہوں نے جو چیز ظاہر کی تھی، اُسے قبول کیا اور اُن کے پوشیدہ معاملات کو اللہ کے سپرد کر دیا، جب میں مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے دیکھا، تو آپ مسکرائے، جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے، میں آیا اور میں آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا، آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے سواری کا جانور خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر تم پیچھے کیوں رہ گئے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! اگر میرے سامنے آپ کی بجائے کوئی اور شخص ہوتا اور میں اُس کے سامنے بیٹھتا، تو میں کوئی ایسا عذر پیش کرتا، جس کی وجہ سے اُس کی مجھ سے ناراضگی ختم ہو جاتی، کیونکہ مجھے بات چیت کرنے کا ملکہ عطا کیا گیا ہے، لیکن اے اللہ کے نبی! مجھے اس بات کا علم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی ایسی بات کروں گا، جس کی وجہ سے آپ مجھ سے ناراض ہوں گے اور وہ بات سچ ہوگی، تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی کی اُمید ہے اور اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی ایسی بات کرتا ہوں جس کی وجہ سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں، لیکن وہ بات جھوٹ ہو، تو غفر رب اللہ تعالیٰ آپ کو، اس سے مطلع کر دے گا، اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! میں اس سے پہلے کبھی بھی اتنا آسان اور فارغ البال نہیں تھا، جتنا اُس وقت تھا، جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے، تو اس نے تم لوگوں کے ساتھ سچ بیانی کی ہے (پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اٹھو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہیں کر دیتا۔ تو

میں اٹھا، میری قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے پیچھے آئے اور وہ مجھے تنبیہ کرتے ہوئے یہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق تم نے اس سے پہلے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا، تم نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی عذر پیش کیوں نہیں کیا؟ تاکہ اُس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ تم سے راضی ہو جاتے اور اُس کے بعد تمہارے لیے دعائے مغفرت کر دیتے، تو تمہاری یہ صورت حال نہ ہوتی کہ تمہیں یہی پتا نہیں ہے کہ تمہارے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا، وہ لوگ مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں واپس جا کر اپنی پہلی بات کو غلط قرار دے دیتا ہوں، پھر میں نے دریافت کیا: کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی اس طرح (سچ بیانی) کی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔ اُن لوگوں نے دو ایسے افراد کا ذکر کیا، جو دونوں نیک آدمی تھے اور اُن دونوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی، تو میرے لیے اُن لوگوں کا طریقہ کار بہترین نمونہ تھا، میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس کبھی نہیں جاؤں گا اور اپنی بات کو غلط قرار نہیں دوں گا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تمام لوگوں کو ہم تین افراد کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں بازار کی طرف جاتا تھا، تو کوئی مجھ سے بات چیت نہیں کرتا تھا، لوگ ہم سے یوں لاتعلق ہو گئے، جیسے ہماری اُن کے ساتھ کوئی جان پہچان ہی نہیں ہے، باغات ہمارے لیے اجنبی ہو گئے، یوں لگتا تھا جیسے وہ پہلے والے باغات ہی نہیں ہیں، زمین ہمارے لیے اجنبی ہو گئی، یہاں تک کہ یہ وہ زمین نہیں رہی جس سے ہم واقف تھے، میں باقی دو حضرات کی نسبت زیادہ طاقتور تھا، اس لیے میں بازار بھی آ جاتا تھا، مسجد بھی آ جاتا تھا، میں مسجد کے اندر آ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا اور پھر اس بات کا جائزہ لیتا کہ کیا آپ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ہونٹوں کو حرکت دی ہے، جب میں ستون کے پاس کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہوتا، تو میں یہ دیکھتا کہ نبی اکرم ﷺ ترچھی نگاہ کر کے میری نماز کا جائزہ لے رہے ہوتے تھے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تھا، تو آپ مجھ سے منہ موڑ لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے دونوں ساتھی اپنے گھر میں ہی مقیم رہتے تھے، وہ رات دن روتے رہتے تھے، وہ باہر نہیں نکلتے تھے۔ ایک مرتبہ میں بازار میں گھوم رہا تھا، اسی دوران ایک عیسائی شخص جو اپنا ناج فروخت کرنے کے لیے آیا تھا، وہ یہ دریافت کرتا پھر رہا تھا: کعب بن مالک کون میری راہنمائی کرے گا؟ تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، وہ میرے پاس آیا، وہ میرے پاس غسان کے حکمران کا ایک خط لے کر آیا جس میں یہ تحریر تھا: اما بعد! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اور تمہیں دور کر دیا ہے، حالانکہ تم ایسے شخص نہیں ہو، جسے ذلت یا رسوائی کی جگہ پر رہنا پڑے، تم ہم سے آملو، ہم تمہاری قدر دانی کریں گے۔ میں نے سوچا کہ یہ ایک اور بڑی مصیبت اور خرابی ہے، میں نے اُس مکتوب کو تندور میں ڈال کر اُسے جلا دیا۔ جب چالیس دن گزر گئے تو نبی اکرم ﷺ کا پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: تم اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرو۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اُسے طلاق دے دوں؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن تم نے اُس سے قربت اختیار نہیں کرنی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ آئیں اور اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت ہلال بن



امیہ ایک بوڑھے عمر رسیدہ کمزور آدمی ہیں تو کیا آپ مجھے یہ اجازت دیں کہ میں اُن کی خدمت کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے (یعنی تمہارے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا نہ کرے)۔ اُس خاتون نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! وہ تو ایسا کچھ بھی نہیں کرتے، وہ تو مسلسل رات دن روتے رہتے ہیں جب سے اُن کی یہ صورت حال ہوئی ہے۔

حضرت کعب بنی النضر بیان کرتے ہیں: جب میری آزمائش طویل ہو گئی تو میں حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں اُن سے ملنے کے لیے گیا، وہ میرے چچا زاد تھے میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا، میں نے کہا: اے ابوققادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو وہ خاموش رہے پھر میں نے کہا: اے ابوققادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو وہ خاموش رہے پھر میں نے کہا: اے ابوققادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! راوی کہتے ہیں: یہ سن کر مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہا اور میں رونے لگا اور اُس باغ سے باہر آ گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لوگوں کو ہم سے بات چیت سے منع کرنے کو جب پچاس دن گزر گئے تو (ایک صبح) میں نے اپنے گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی پھر میں بیٹھ گیا اور میزبانی وہ صورت حال تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود اُن کے لیے تنگ ہو گئی اور اُن کے اپنے وجود اُن کے لیے تنگ ہو گئے۔“

میں نے اسی دوران ”سُلع“ پہاڑ کی چوٹی سے ایک شخص کی یہ پکار سنی: اے کعب بن مالک! تم خوشخبری قبول کرو! تو میں سجدے میں گر گیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خوشی کا حکم بھیج دیا ہے پھر ایک شخص اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا مجھے خوشخبری دینے کے لیے آیا، لیکن (دوسرے کی) آواز گھوڑے سے پہلے پہنچ چکی تھی میں نے اپنے کپڑے خوشخبری سننے والے کو دیئے اور دوسرے دو کپڑے پہنے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر ہماری توبہ کا حکم ایک تہائی رات گزرنے کے بعد نازل ہوا تھا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ہم کعب بن مالک کو یہ خوشخبری ابھی نہ سنا دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تمہارے ہاں لوگوں کا ہجوم ہو جائے گا اور وہ تمہیں ساری رات سونے نہیں دیں گے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میرے معاملہ میں بڑی بھلائی کی تھی اور وہ میرے حوالے سے بڑی پریشان بھی تھیں۔

(بہر حال یہ خوشخبری سننے کے بعد) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ ہوا آپ اُس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے آپ کے ارد گرد مسلمان موجود تھے اور آپ کا چہرہ چاند کی طرح دمک رہا تھا جب آپ کسی بات پر خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ اسی طرح دمکتا تھا جب میں آیا تو میں آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن مالک! تم ایسے

سب سے بہتر دن کی خوشخبری قبول کرو جو تمہاری پیدائش کے بعد تم پر آیا ہے! میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا آپ کی طرف سے ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر آپ ﷺ نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے نبی پر مہاجرین پر اور انصار پر توجہ کی۔“ آپ نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ”وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی:

”تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ اب میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور میں اپنا سارا مال اللہ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا کچھ مال (یعنی زمین) اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر میں اپنے اُس حصہ کو اپنے پاس رکھتا ہوں جو خیبر میں موجود ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی کوئی نعمت عطا نہیں کی جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ عظیم ہو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سچ بیانی کی تھی میں نے بھی اور میرے دوسرے دو ساتھیوں نے بھی ورنہ اگر ہم آپ ﷺ کے ساتھ غلط بیانی کرتے تو ہم ہلاکت کا شکار ہو جاتے جس طرح دوسرے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ سچ بولنے کی وجہ سے اور کسی کو بھی ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کرے گا جس طرح کی آزمائش میں اُس نے مجھے مبتلا کیا تھا اُس کے بعد میں نے کبھی بھی جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا اور مجھے یہ امید ہے کہ باقی کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے بارے میں یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ

باب: غزوہ تبوک کے موقع پر کون نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک نہیں ہوا تھا؟

9745 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَلَيْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا إِلَّا وَأَنَا مَعَكَ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: كَانَ أَبُو لُبَابَةَ مِمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَرَبَطَ

نَفْسُهُ بِسَارِيَةٍ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحِلُّ نَفْسِي مِنْهَا، وَلَا أَذُوقُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ يَتُوبَ اللَّهُ عَلَيَّ، فَمَكَتْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ لَا يَذُوقُ فِيهَا طَعَامًا وَلَا شَرَابًا، حَتَّى كَانَ يَحْزُرُ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ تَيْبَ عَلَيْكَ يَا أَبَا لُبَابَةَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحِلُّ نَفْسِي حَتَّى يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِيئِي بِيَدِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ: يُجْزِيكَ الثُّلُثُ يَا أَبَا لُبَابَةَ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی: جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جانے لگے تو آپ نے مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو قرار دیا، انہوں نے مرض کی یارسول اللہ! مجھے یہ بات پسند ہے کہ آپ جب بھی کہیں جنگ میں حصہ لینے کے لیے تشریف لے جائیں تو میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اُن افراد میں شامل تھے جو غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے، انہوں نے خود کو ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا اور یہ کہا تھا: اللہ کی قسم! میں اپنے آپ کو اُس وقت تک یہاں سے نہیں کھولوں گا اور کوئی بھی چیز اُس وقت تک نہیں کھاؤں گا اور نہیں پیوں گا جب تک میں مر نہیں جاتا، یا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہیں کر لیتا، تو سات دن گزر گئے، اس دوران انہوں نے کچھ نہیں کھایا اور کچھ نہیں پیا، یہاں تک کہ وہ گرنے لگے اور اُن پر مدھوشی طاری ہونے لگی، تو پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کر لی، اُن سے کہا گیا: اے ابولبابہ! تمہاری توبہ قبول ہو گئی ہے! تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے آپ کو اُس وقت تک آزاد نہیں کروں گا جب تک نبی اکرم ﷺ خود اپنے دست مبارک کے ذریعہ مجھے آزاد نہیں کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعہ انہیں کھولا تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنی قوم کے اُس علاقہ سے لاطعلق ہو جاؤں جہاں میں نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور میں اپنے سارے مال سے لاطعلق ہو کر اُسے اللہ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ کے طور پر پیش کر دوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابولبابہ! ایک تہائی (حصہ کو صدقہ کر دینا) تمہارے لیے کفایت کر جائے گا۔

9746 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَوَّلُ أَمْرِ عُتْبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَيْبِ عَذْقٍ، فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي لُبَابَةَ فَبَكَى التَّيْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَهُ لَهُ فَأَبَى قَالَ: فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَلَكَ مِثْلُهُ فِي الْجَنَّةِ، فَأَبَى فَانْطَلَقَ ابْنُ الدَّحْدَاحَةِ فَقَالَ لِأَبِي لُبَابَةَ: بِعْنِي هَذَا الْعَذْقَ بِحَدِيقَتَيْنِ

قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُ هَذَا السَّيِّمَ هَذَا الْعِدْقَ إِلَى مِثْلِهِ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَمْ مِنْ عِدْقٍ مُذِلِّكَ لِابْنِ الدَّحْدَاحَةِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ حِينَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ الدَّبْعَ وَتَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: وہ پہلا معاملہ جس میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ پر عتاب ہوا، وہ یوں تھا کہ اُن کے اور ایک یتیم کے درمیان کھجور کے ایک پھل دار درخت کا معاملہ تھا، وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا، وہ یتیم رونے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابولبابہ! اسے اس یتیم کے لیے رہنے دو۔ تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ اسے دے دو، تمہیں اس کی مثل جنت میں مل جائے گا۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی مانی، تو حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ گئے اور انہوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ یہ کھجور کا پھل دار درخت مجھے دو باغات کے عوض میں فروخت کر دیں! انہوں نے کہا: ٹھیک ہے! پھر حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں یہ یہ کھجور کا پھل دار درخت اس یتیم کو دے دیتا ہوں تو کیا مجھے اس کی مثل جنت میں مل جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تو انہوں نے وہ اُس یتیم کو دے دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے تھے: ابن دحداح کے کتنے ہی یہ کھجور کے پھل دار درخت، جنت میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا تھا، تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہی انہیں اشارہ کیا تھا، انہوں نے اپنے حلق کی طرف ذبح کرنے کا اشارہ کیا تھا اور ایک اُن کا معاملہ یہ تھا کہ وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک نہیں ہوئے، اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کر لی تھی۔

## حَدِيثُ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ

### باب: اوس و خزرج کا واقعہ

9747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: "إِنَّ مِمَّا صَنَعَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ أَنْ هَذَيْنِ الْحَيَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ - الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ - كَانَا يَتَصَاوَلَانِ فِي الْإِسْلَامِ، كَتَصَاوُلِ الْفُحْلَيْنِ لَا يَصْنَعُ الْأَوْسُ شَيْئًا إِلَّا قَالَتِ الْخَزْرَجُ: وَاللَّهِ لَا تَذْهَبُونَ بِهِ أَبَدًا فَضَّلَا عَلَيْنَا فِي الْإِسْلَامِ، فَإِذَا صَنَعَتِ الْخَزْرَجُ شَيْئًا، قَالَتِ الْأَوْسُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَصَابَتِ الْأَوْسُ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ قَالَتِ الْخَزْرَجُ: وَاللَّهِ لَا نَنْتَهِي حَتَّى نُنْجِزَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَجْزَأَ وَاعْنَهُ فَتَدَاكَرُوا أَوْزَنَ رَجُلٍ



مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَاذَنُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِهِ، وَهُوَ سَلَامٌ بَنُ أَبِي الْحَقِيقِ الْأَعْوَرُ أَبُو رَافِعٍ بِخَيْرٍ  
فَإِذِنْ لَهُمْ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ: لَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَلَا امْرَأَةً فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَهْطٌ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَمِيرُ  
الْقَوْمِ أَحَدُ بَنِي سَلَمَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَيْسٍ، وَمَسْعُودُ بْنُ سَنَانَ، وَأَبُو قَتَادَةَ، وَخَزَاعِيُّ بْنُ أَسْوَدَ، رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ  
حَلِيفٌ لَهُمْ، وَرَجُلٌ آخَرُ يُقَالُ لَهُ فَلَانُ بْنُ سَلَمَةَ فَخَرَجُوا حَتَّى جَاءُوا خَيْبَرَ، فَلَمَّا دَخَلُوا الْبَلَدَ عَمَدُوا إِلَى  
كُلِّ بَيْتٍ مِنْهَا، فَعَلَقُوهُ مِنْ خَارِجِهِ عَلَى أَهْلِهِ، ثُمَّ اسْتَدُوا إِلَيْهِ فِي مَشْرِئَةٍ لَهُ فِي عَجَلَةٍ مِنْ نَخْلِ، فَاسْتَدُوا فِيهَا  
حَتَّى ضَرَبُوا عَلَيْهِ بَابَهُ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِمْ امْرَأَتُهُ فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتُمْ؟ فَقَالُوا: نَفَرٌ مِنَ الْعَرَبِ أَرَدْنَا الْيَمِيرَةَ قَالَتْ:  
هَذَا الرَّجُلُ فَادْخُلُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمَا الْبَابَ، ثُمَّ ابْتَدَرُوهُ بِأَسْيَافِهِمْ، قَالَ قَائِلُهُمْ: وَاللَّهِ مَا  
دَلَسِي عَلَيْهِ إِلَّا بَيَاضُهُ عَلَى الْفِرَاشِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ كَأَنَّهُ قُبْطِيَّةٌ مُلْقَاةٌ قَالَ: وَصَاحَتْ بِنَا امْرَأَتُهُ قَالَ: فَيَرْفَعِ  
الرَّجُلُ مِنَ السَّيْفِ لِيَضْرِبَهَا بِهِ، ثُمَّ يَذْكُرُ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَوْلَا ذَلِكَ فَرَعْنَا مِنْهَا بَلِيلَ  
قَالَ: وَتَحَامَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَيْسٍ بِسَيْفِهِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى انْفَذَهُ، وَكَانَ سَيِّءُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ مِنْ فَوْقِ الْعَجَلَةِ فَوُثِّتَ  
رِجْلُهُ وَثِيًّا مُنْكَرًا قَالَ: فَتَزَلْنَا فَاحْتَمَلْنَاهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ مَعَنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى مَنْهَرٍ عَيْنٍ مِنْ تِلْكَ الْعُيُونِ فَمَكَّثْنَا فِيهِ  
قَالَ: وَأَوْقَدُوا الْبِيرَانَ، وَأَشْعَلُوهَا فِي السَّعْفِ، وَجَعَلُوا يَلْتَمِسُونَ وَيَسْتَدُونَ، وَأَخْفَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَكَانَنَا قَالَ:  
ثُمَّ رَجِعُوا قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: انْذَهَبْ فَلَا تَذِرِي أَمَاتَ عَدُوَّ اللَّهِ أَمْ لَا؟ قَالَ: فَخَرَجَ رَجُلٌ مَنَا حَتَّى  
حُشِرَ فِي النَّاسِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ مُكَبَّةً وَفِي يَدَيْهَا الْمِصْبَاحُ وَحَوْلَهُ رِجَالُ يَهُودٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَمَا  
وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ ابْنِ عَتِيكٍ ثُمَّ أَكْذَبْتُ نَفْسِي فَقُلْتُ: وَإِنِّي ابْنُ عَتِيكٍ بِهِذِهِ الْبِلَادِ فَقَالَتْ شَيْئًا ثُمَّ  
رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَتْ: فَاطَ وَالْهَ يَهُودَ - تَقُولُ مَاتَ - قَالَ: فَمَا سَمِعْتُ كَلِمَةً كَانَتْ أَلَدَّ مِنْهَا إِلَى نَفْسِي قَالَ: ثُمَّ  
خَرَجْتُ فَأَخْبَرْتُ أَصْحَابِي أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَاحْتَمَلْنَا صَاحِبِنَا فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرْنَاهُ بِذَلِكَ قَالَ: وَجَاءَ وَهُوَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَلَمَّا  
رَأَاهُمْ قَالَ: أَفْلَحَتِ الْوُجُوهُ

\*\* \* عبد الرحمن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے جو صورت حال پیدا کی تھی اُس  
میں یہ بات بھی شامل تھی کہ انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج اسلام لانے کے بعد ایک دوسرے کی یوں مقابلہ بازی کیا کرتے  
تھے جس طرح دونوں مقابلہ بازی کرتے ہیں اوس قبیلہ کے لوگ جو کچھ کرتے تھے تو خزرج قبیلہ والے کہتے تھے: اللہ کی قسم! تم  
اسلام لانے کے بعد کسی بھی طرح ہم پر فضیلت حاصل نہیں کر پاؤ گے اور جب خزرج قبیلہ کے لوگ کچھ کرتے تھے تو اوس قبیلہ  
کے لوگ اسی طرح بیان کیا کرتے تھے جب اوس قبیلہ کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا تو خزرج قبیلہ کے لوگوں نے کہا:  
اللہ کی قسم! ہم اُس وقت تک باز نہیں آئیں گے جب تک نبی اکرم ﷺ کی اُسی طرح خدمت نہیں کرتے جس طرح ان لوگوں  
نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی ہے۔ تو انہوں نے آپس میں بات چیت کی کہ یہودیوں میں سے کون سا شخص نمایاں حیثیت

رکھتا ہے؟ اور پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اُس شخص کو قتل کرنے کی اجازت مانگی وہ شخص سلام بن الوحیق ”کانا“ تھا جس کی کنیت ابورافع تھی وہ خیبر میں ہوتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُسے قتل کرنے کی انہیں اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کسی لڑکے کو یا کسی عورت کو قتل نہیں کرنا۔

تو کچھ لوگ اُن لوگوں کی طرف روانہ ہوئے اُن لوگوں میں عبد اللہ بن عتیک شامل تھے جو اُن لوگوں کے امیر تھے جن کا تعلق بنو سلمہ سے تھا اس کے علاوہ عبد اللہ بن انیس، مسعود بن سنان، ابو قتادہ خزاعی بن اسود شامل تھے جن کا تعلق اسلم قبیلہ سے تھا جو اُن کے حلیف تھے اور ایک اور صاحب تھے جن کا نام فلاں بن سلمہ تھا وہ لوگ وہاں سے نکلے اور خیبر آ گئے جب یہ لوگ خیبر میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہر گھر کا دروازہ باہر سے بند کرنا شروع کر دیا پھر وہ کھجور کے ایک باغ میں موجود اُس شخص کے بالا خانے تک آئے اور اُس پر وزن ڈال کر دروازہ توڑ دیا ایک عورت نکل کر اُن کے سامنے آئی اور بولی: تم کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم عرب ہیں اور ہم نان و نفقہ (مالی امداد) چاہتے ہیں! اُس عورت نے کہا: وہ صاحب اندر ہیں! جب وہ اندر داخل ہوئے تو انہوں نے دروازہ بند کر دیا اور اپنی تلواریں نکالیں اُن میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اُس کا پتا یوں لگا کہ فرش پر سیاہی میں ایک سفیدی دکھائی دے رہی تھی اور وہ سفید مصری کپڑے کی مانند تھا۔ راوی کہتے ہیں: اُس عورت نے چیخ مارنے کی کوشش کی تو ہم میں سے ایک شخص نے تلوار لہرائی تاکہ اُسے قتل کر دے پھر اُسے یہ بات یاد آ گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم رات کی وجہ سے اُس سے گھبرا جاتے۔ راوی کہتے ہیں: عبد اللہ بن انیس نے اپنی تلوار اُس شخص کے پیٹ پر رکھی اور اُسے پار کر دیا اُن کی بینائی کمزور تھی وہ تلوار اُن کی عجلہ کے کچھ اوپر لگی اور اُن کی ٹانگ زخمی ہو گئی ہم لوگ اُس بالا خانے سے اترے ہم نے انہوں ہٹایا انہیں اپنے ساتھ لے کر گئے یہاں تک کہ ہم شہر کے اندر آنے والے چشمے کے ایک نالے تک پہنچ گئے لوگوں نے آگ جلائی مشعلیں روشن کر لیں اور ہم دھونڈنے لگیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن سے ہماری جگہ کو پوشیدہ رکھا پھر وہ لوگ واپس گئے اور ہمارے ایک ساتھی نے کہا: کیا ہم ایسے ہی چلے جائیں گے جبکہ ہمیں یہ پتا ہی نہیں ہے کہ کیا اللہ کا دشمن مر بھی گیا ہے یا نہیں گیا؟ راوی کہتے ہیں: تو ہم میں سے ایک شخص نکلا اور لوگوں کے ساتھ جا کر شامل ہو گیا وہ اُن کے ساتھ وہاں گیا تو اُس نے اُس کی بیوی کو اُس پر جھکا ہوا پایا اُس عورت کے ہاتھ میں چراغ تھا اور اُس کے ارد گرد یہودیوں کے لوگ موجود تھے اُن میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے ابن عتیک کی آواز سنائی دی تھی لیکن پھر میں نے خود کو غلط قرار دیا اور میں نے سوچا کہ اس جگہ ابن عتیک کہاں سے ہو سکتا ہے۔ پھر اُس عورت نے کچھ کہا اُس نے اپنا سرا اٹھایا اور بولی: یہودیوں کے معبود کی قسم ہے! اس کا انتقال ہو گیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس سے زیادہ لذت والا کوئی کلمہ کبھی نہیں سنا۔ پھر میں وہاں سے باہر نکلا میں نے اپنے ساتھیوں کو اس بارے میں بتایا کہ اُس کا انتقال ہو گیا ہے ہم اپنے ساتھی کو اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور آپ کو اس بارے میں بتایا۔ راوی کہتے ہیں: یہ لوگ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ اُس وقت منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ کامیاب لوگ ہیں!

## حَدِيثُ الْإِفْكِ

## باب: واقعة افک کا بیان

**9748 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا قَالَ: فَبَرَّأَهَا اللَّهُ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي بِطَائِفَةٍ مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ، وَاتَّبَعْتُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يَصْدُقُ بَعْضًا، ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا الْحِجَابَ، وَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَأَنْزَلَ فِيهِ فِيسِرُنَا حَتَّى إِذَا فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوِهِ قَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي، أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي، فَإِذَا عَقْدٌ لِي مِنْ جَزَعِ ظَفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي، فَحَبَسَنِي اتِّغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ بِي فَحَمَلُوا الْهُودَجَ فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ إِنِّي فِيهِ قَالَتْ: وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِيفًا فَلَمْ يَهْتَلَنَ، وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ ثِقَلُ الْهُودَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا بِهِ، وَوَجَدْتُ عِقْدِي بِهِمَا بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْارَ لَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فِيرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ حَتَّى أَصْبَحْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ

حدیث: 9748: صحیح البخاری - کتاب الشهادات - باب تعدیل النساء بعضهن بعضا - حدیث: 2539: صحیح مسلم - کتاب التوبة - باب فی حدیث الافک وقبول توبة القاذف - حدیث: 5081: صحیح ابن حبان - کتاب الحج - باب القسم - ذکر ما یجب علی البرء من الاقراء بین النسوة اذا کن - حدیث: 4272: السنن الکبری للنسائی - کتاب عشرة النساء - قرعة الرجل بین نسائه اذا اراد السفر - حدیث: 8660: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار - الملحق المستدرک من مسند الانصار - حدیث السیده عائشة رضی اللہ عنہا - حدیث: 25081: مسند اسحاق بن راہویہ - ما یروی عن سعید بن السیب عن عائشة رضی اللہ عنہا - حدیث: 978: مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عائشة - حدیث: 4800: المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین - باب البیم من اسبہ - محدث - حدیث: 6504: المعجم الکبیر للطبرانی - باب الباء - ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منهن - قصة الافک - حدیث: 19048

فَاتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَيْتِي وَقَدْ كَانَ رَأَيْتِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَى الْحِجَابِ، فَمَا اسْتَيْقَظْتُ إِلَّا بِاسْتِرْجَاعِهِ، حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطَّءَ عَلَى يَدَيْهَا فَرَكَبْتُهَا، فَاَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سُلُولٍ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَتَشَكَّيْتُ حِينَ قَدِمْتُهَا شَهْرًا، وَالنَّاسُ يَخُوضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيئُنِي فِي وَجْعِي، أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلِمُ وَيَقُولُ: كَيْفَ تَيْكُمُ؟، فَذَلِكَ الَّذِي يَرِيئُنِي، وَلَا أَشْعُرُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَفَهْتُ، وَخَرَجْتُ مَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرِّزْنَا، وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى اللَّيْلِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُفُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، فَاَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُحْمٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا أُمُّ صَخْرٍ بِنَ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أَثَالَةَ بْنِ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَابْنَةُ أَبِي رُحْمٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ قَرَعْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطَها، فَقَالَتْ: تَعَسَ مِسْطَحُ، فَقُلْتُ لَهَا: بَيْسَ مَا قُلْتَ اتَّسِبِينَ رَجُلًا شَهِدَ بَذْرًا؟ قَالَتْ: أَيْ هَتَاهُ أَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ: قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟ قَالَتْ: فَأَخْبَرْتَنِي يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْكِ فَارْذُدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَيْكُمُ؟، قُلْتُ: أَتَأْذُنِي لِي أَنْ أَتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقِّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِيلِهِمَا، فَإِذَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمُّهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: أَيْ بَيْتَةُ هَوْنِي عَلَيْكَ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةً قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ قَدْ يُحَدِّثُ النَّاسُ بِهِذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ لَا يَرْقَا لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بَنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي، وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ، فَقَالَ: لَمْ يَضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرَةٌ وَإِنْ تَسْأَلَ الْجَارِيَةَ تَصَدِّقُكَ قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيكُ مِنْ أَمْرِ عَائِشَةَ؟، فَقَالَتْ لَهَا بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتِ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمَضُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَُا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ابْنِ سُلُولٍ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللَّهِ مَا

عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِ بَنِي الْأَخِيرَاءِ، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عِنْدْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: أَعْدِرْكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرْبَنَا عَنْقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَكِنَّهُ حَمَلَتْهُ الْجَاهِلِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلْنَهُ وَلَا تَقْدِرْ عَلَى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ قَالَتْ: فَتَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هُمَا أَنْ يَقْتُلُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: وَمَكُنْتُ يَوْمَ ذَلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَجِلُ بَنُومٌ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كِبِدِي قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي، اسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ، فَأَذِنَتْ لَهَا، فَجَلَسْتُ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْذُ مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحِي إِلَيَّ قَالَتْ: فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ بَرِيئَةً فَسَيِّبَرْنِيكَ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتَ أَلَمَّتْ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَفْرَأُ مِنَ الْفُرْقَانِ كَثِيرًا، إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَمَّا قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهِ يَعْلَمُ بَرَأْنِي لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَمَّا اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِذَنْبٍ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونِي، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحْدَلِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ: فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَأَنَا وَاللَّهِ حِينِيذٍ أَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ مَبْرِئِي بِرَأْيِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ يُنْزِلِي، وَلَشَأْنِي كَانَ أَحَقَّ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بَأْمِرٍ يُنْزِلِي، وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ رُؤْيَا يَبْرِئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى أَنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثَقَلِ الْوَحْيِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سَرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَى عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ، وَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ أَبْرَأَكَ اللَّهُ.



فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قَوْمِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَأَتِي قَالَتْ: فَانْزِلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ) عَشْرَ آيَاتٍ، فَانْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَاتِ فِي بَرَأَتِي قَالَتْ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: - وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَاتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ - وَاللَّهِ لَا أَنْفَقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ، فَانْزَلَ اللَّهُ: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) إِلَى قَوْلِهِ: (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ) (النور: 22)، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتَ أَوْ مَا رَأَيْتَ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصْرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالزُّورِ، وَطَفِئَتْ أُخْتُهَا حُمْنَةُ ابْنَةُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهَذَا مَا أَنْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَذَا الرَّهْطِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق واقعہ افک کے بارے میں روایت بیان کی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بری قرار دیا تھا، ان تمام حضرات نے اپنی اپنی روایات بیان کی تھیں، ان میں سے بعض حضرات نے اپنی روایت کو زیادہ بہتر طور پر یاد رکھا اور اُس نے واقعہ زیادہ مناسب طور پر بیان کیا، میں نے ان تمام حضرات کی روایت کو نوٹ کر لیا، جو انہوں نے مجھے بیان کی تھیں اور ان میں سے ایک کی روایت دوسرے کی تصدیق کرتی تھی، ان تمام حضرات نے یہ بات ذکر کی: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے، اُن میں سے جس کے نام کا قرعہ نکل آتا تھا نبی اکرم ﷺ اُس زوجہ محترمہ کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک غزوہ کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو میرا نام نکل آیا، میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئی، یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے، مجھے میرے ہودج میں بٹھایا جاتا تھا، اسی میں میں پڑاؤ کرتی تھی اور ہم روانہ ہوتے تھے جب نبی اکرم ﷺ اُس غزوہ سے فارغ ہوئے اور واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ایک مرتبہ رات کے وقت رواگی کا حکم دیا، جب آپ نے رواگی کا حکم دیا اُس وقت میں اٹھی اور چلتی ہوئی لشکر سے کچھ دور آ گئی، میں نے اپنی حاجت کو پورا کیا، پھر میں اپنے پالان کی طرف واپس آئی، تو مجھے پتا چلا کہ میرا ہارٹوٹ کر گر گیا ہے، میں اپنا ہار تلاش کرنے لگی، اسی کی تلاش نے مجھے روک دیا، وہ لوگ جو میرے ہودج کو اٹھایا کرتے تھے وہ آئے انہوں نے میرے ہودج کو اٹھایا اور اُسے میرے اونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سواری کرتی تھی، وہ یہ سمجھے کہ شاید میں ہودج کے اندر موجود ہوں، خواتین اُن دنوں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، وہ موٹی تازی نہیں ہوتی تھیں اور اُن کے جسم پر زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا، کیونکہ وہ معمولی کھانا کھایا کرتی تھیں، اس لیے جب وہ لوگ روانہ ہوئے اور انہوں نے اُسے اٹھایا، تو اُن

لوگوں کو ہودج کے وزن کے بارے میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُن دنوں لڑکی تھی، میری عمر بھی زیادہ نہیں تھی، اُن لوگوں نے میرے اونٹ کو کھڑا کیا اور اُسے لے کر چلنے لگے، لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے اپنا ہار مل گیا، جب میں پڑاؤ کی جگہ پر آئی، تو وہاں نہ کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا تھا، تو میں اپنی اُسی جگہ پر آ کر ٹھہر گئی، جہاں میں پہلے موجود تھی، میں نے اندازہ لگایا کہ جب لوگ مجھے غیر موجود پائیں گے، تو میرے پاس آ جائیں گے، میں اپنی قیام کی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی، تو اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی، یہاں تک کہ صبح ہوئی، تو صفوان بن معطل سلمیٰ ذکوانی جنہوں نے لشکر کے پیچھے رات بسر کی تھی، وہ رات کے آخری حصہ میں روانہ ہوئے تھے اور صبح کے وقت میرے پاس پہنچ گئے، اُنہوں نے ایک سوئے ہوئے شخص کا ہیولی دیکھا تو میرے پاس آ گئے، جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو مجھے پہچان لیا کیونکہ وہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے، اُن کے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنے پر میں بیدار ہوئی، جو اُنہوں نے مجھے پہچان کر پڑھا تھا، میں نے اپنی چادر کے ذریعہ اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، اللہ کی قسم! اُنہوں نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے علاوہ میرے ساتھ اور کوئی بات نہیں کی، اُنہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور میں اُس پر سوار ہو گئی، تو وہ میری سواری کو ساتھ لے کر چلنے لگے یہاں تک کہ ہم اُس لشکر تک پہنچ گئے، جو دن چڑھنے کے بعد پڑاؤ کیے ہوئے تھے، اُس کے بعد میرے معاملہ کے بارے میں، جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا، وہ ہلاکت کا شکار ہوا اور اس میں جس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔

میں مدینہ منورہ آ گئی، مدینہ منورہ آنے کے بعد میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگ جھوٹا الزام لگانے والوں کے قول کے بارے میں بات چیت کرتے رہے، مجھے ان میں سے کسی بھی چیز کا پتا نہیں تھا، اپنی بیماری کے دوران جو چیز مجھے شک میں مبتلا کرتی تھی، وہ یہ تھی کہ اس بیماری کے دوران مجھے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اُس لطف و مہربانی کا احساس نہیں ہوا، جو پہلے میں اپنی بیماری کے دوران دیکھا کرتی تھی، نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لاتے تھے، سلام کرتے تھے اور دریافت کرتے تھے: تمہارا کیا حال ہے؟ یہ چیز مجھے شک میں مبتلا کرتی تھی، لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا۔

یہاں تک کہ بیماری کے بعد میں ایک مرتبہ (قضائے حاجت کے لیے) نکلی، میرے ساتھ اُم مسطح بھی نکلیں، ہم مناصح کی طرف گئے، جو ہمارے قضائے حاجت کرنے کی جگہ تھی، ہم خواتین صرف رات کے وقت ہی اس کے لیے جایا کرتی تھیں اور یہ گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانے سے پہلے کی بات ہے۔ میں اور اُم مسطح جاری تھیں، وہ ابورہم، بن عبد المطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں، اُن کی والدہ اُم صحر بن عامر تھیں، جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، اُس خاتون کے صاحبزادے مسطح بن اُتاش بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف تھے میں اور ابورہم کی صاحبزادی (یعنی اُم مسطح) اپنے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد گھر کی طرف آ رہی تھیں، اسی دوران اُم مسطح کا پاؤں اُن کی چادر میں الجھا تو اُن کے منہ سے نکلا: مسطح برباد ہو جائے! میں نے اُس سے کہا: تم نے بہت بُری بات کہی ہے، تم نے ایک ایسے شخص کو بُرا کہا ہے، جو غزوہ بدر میں شرکت کر چکا ہے۔ تو اُس نے کہا: اے بھولی خاتون! کیا تم نے وہ بات نہیں سنی ہے؟ جو اُس نے کہی ہے؟ میں نے دریافت کیا: اُس نے کیا کہا ہے؟ سیدہ عائشہ

ﷺ بیان کرتی ہیں: تو اُس عورت نے جھوٹا الزام لگانے والوں کے بیان کے بارے میں بتایا تو اس وجہ سے میری بیماری میں مزید اضافہ ہو گیا، جب میں اپنے گھر واپس آئی اور نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر آئے آپ نے سلام کیا اور دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو میں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤں؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُس وقت یہ چاہتی تھی کہ میں اُن دونوں کی طرف سے یقینی اطلاع حاصل کروں! نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کی اجازت دے دی میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی والدہ سے کہا: اے امی جان! لوگ کیا بات چیت کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے میری بیٹی! تم پرسکون رہو! اللہ کی قسم! جو بھی عورت اپنے شوہر کے نزدیک پسندیدہ ہو اور وہ اُس سے محبت بھی کرتا ہو اور اُس عورت کی سونکس بھی ہوں تو وہ اس سے زیادہ زیادتیاں کیا کرتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا لوگ اس طرح کی بات چیت کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں وہ پوری رات روتی رہی میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور مجھے نیند بھی نہیں آئی، روتے روتے صبح ہو گئی، نبی اکرم ﷺ نے اس دوران حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا، یہ اُس وقت کی بات ہے جب اس بارے میں وحی نازل نہیں ہوئی تھی، نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات سے اپنی اہلیہ سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں مشورہ لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرف اشارہ دیا کہ جو وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ اس بات سے بری ہیں اور جو وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے دل میں اُن کے لیے کتنی محبت ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ آپ کی اہلیہ ہیں اور ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے۔ جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنگی کا شکار نہیں کیا ہے، اُن کے علاوہ اور بھی بہت سی خواتین ہیں، لیکن اگر آپ گھر کی کام کاج والی کینر سے دریافت کریں تو وہ آپ سے سچ بیانی کرے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بریرہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اے بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جو تمہیں عائشہ کے حوالے سے شک کا شکار کرے؟ تو بریرہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے اُن کے حوالے سے صرف ایک چیز دیکھی ہے جس پر مجھے اُن کی طرف سے الجھن ہوتی ہے، وہ یہ کہ وہ کس لڑکی ہیں، اُن کی عمر کم ہے، وہ آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں، بکری آتی ہے اور اُسے کھا جاتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! کون شخص مجھے ایسے شخص کے حوالے سے معذور قرار دے گا جس کی دی ہوئی اذیت میرے اہل خانہ تک پہنچ چکی ہے اللہ کی قسم! مجھے اپنے اہل خانہ کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور اُن لوگوں نے ایک ایسے شخص پر الزام عائد کیا ہے جس کے بارے میں مجھے صرف بھلائی کا علم ہے، وہ میرے گھر میں صرف میرے ساتھ ہی گیا ہے (اس کے علاوہ کبھی نہیں گیا)۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اُس کی طرف سے آپ کے سامنے یہ بات پیش کرتا ہوں کہ اگر اُس کا تعلق اوس قبیلہ سے ہوگا تو ہم اُس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر اُس کا تعلق ہمارے بھائی خزرج قبیلہ کے لوگوں

سے ہوگا، تو آپ ہمیں جو حکم دیں گے ہم اُس پر عمل کریں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے، وہ ایک نیک آدمی تھے لیکن اُس وقت زمانہ جاہلیت کی حمیت اُن کے اندر غالب آ گئی، اُنہوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تم نہ تو اسے قتل کر سکتے ہو اور نہ ہی اُسے قتل کرنے پر قادر ہو سکو گے۔ اس پر حضرت اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد تھے، اُنہوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط کہہ رہے ہو، ہم اُسے ضرور قتل کر دیں گے، تم ایک منافق ہو اور منافقوں کی طرفداری کر رہے ہو!

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس پر اوس اور خزرج قبیلہ کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا، یہاں تک کہ وہ لوگ لڑنے مارنے پر نکل گئے، نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے، آپ اُنہیں مسلسل خاموش کروا رہے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے، تو نبی اکرم ﷺ بھی خاموش ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ پورا دن اس طرح گزرا کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور مجھے لمحہ بھر کے لیے بھی نیند نہیں آئی، میرے ماں باپ کو یوں لگتا تھا، جیسے رونے کی وجہ سے میرا کلیجہ چر جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں اُس وقت رو رہی تھی کہ اسی دوران ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے اُسے اجازت دی، وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی، ابھی ہم یوں ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے یہ الزام عائد ہوا تھا اُس وقت سے آپ کبھی بھی میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ گزر گیا اس دوران آپ کی طرف وحی نازل نہیں ہوئی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے، تو آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر ارشاد فرمایا: اما بعد! اے عائشہ! تمہارے بارے میں مجھ تک اس طرح کی باتیں پہنچی ہیں، اگر تو تم اس سے بری الذمہ ہوگی، تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت کو ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا، تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لے اور پھر توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی بات ختم ہوئی تو میرے آنسو خشک ہو گئے یہاں تک کہ مجھے اُن میں سے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا، میں نے اپنے والد سے کہا: آپ میری طرف سے نبی اکرم ﷺ کی بات کا جواب دیجئے، اُنہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نبی اکرم ﷺ سے کیا کہوں؟ میں نے اپنی والدہ سے کہا: آپ میری طرف سے نبی اکرم ﷺ کو جواب دیجئے! تو اُنہوں نے بھی یہی جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے پتا نہیں چل رہا کہ میں نبی اکرم ﷺ سے کیا کہوں! (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو میں نے خود کہا: میں ایک لڑکی ہوں، جس کی عمر زیادہ نہیں ہے اور مجھے قرآن بھی بہت زیادہ نہیں آتا، لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ لوگوں نے یہ بات سنی اور یہ آپ کے من میں پختہ ہو گئی اور آپ نے اس کو سچ سمجھ لیا، اگر میں آپ لوگوں کے سامنے یہ کہوں کہ میں اس سے لاتعلق ہوں اور اللہ جانتا ہوں کہ میں اس سے لاتعلق ہوں، تو آپ اس بارے میں میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں آپ لوگوں کے سامنے گناہ

کا اعتراف کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے لا تعلق ہوں، تو پھر آپ لوگ مجھے سچا سمجھیں گے، اس لیے اللہ کی قسم! مجھے اپنے اور آپ کے معاملہ کے بارے میں مثال کے طور پر صرف وہ بات مل رہی ہے، جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے کہی تھی:

”اب صرف صبر ہی بہتر ہے اور تم لوگ جو کہہ رہے ہو اس پر صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں واپس آئی اور آ کر اپنے بستر پر لیٹ گئی، اللہ کی قسم! اُس وقت مجھے یہ پتا تھا کہ میں اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری برأت کا اظہار کر دے گا لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ میرے معاملہ کے بارے میں ایسی وحی نازل ہوگی، جس کی تلاوت کی جائیگی، میرا معاملہ میرے نزدیک اس سے کہیں کم تر تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی ایسا کلام نازل کرے جس کی تلاوت کی جائے، مجھے تو یہ امید تھی کہ نبی اکرم ﷺ خواب میں کوئی چیز دیکھ لیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے بری ظاہر کر دے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی نبی اکرم ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور گھروالوں میں سے کوئی بھی باہر نہیں گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی، آپ کی وہی کیفیت ہوئی، جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی تھی، یہاں تک کہ آپ کی پیشانی سے سردی کے موسم میں وحی کی شدت کی وجہ سے موتیوں کی مانند پسینے کے قطرے نپکتے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی، تو آپ مسکرا رہے تھے، آپ نے سب سے پہلی بات یہ ارشاد فرمائی: اے عائشہ! تمہیں مبارک ہو! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کا حکم نازل کر دیا ہے۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ کے پاس اٹھ کر جاؤ (اور آپ کا شکریہ ادا کرو) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اٹھ کر آپ کی طرف نہیں جاؤں گا اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گی، جس نے میری برأت کا حکم نازل کیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام عائد کیا۔“

اس کے بعد کی دس آیات ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیات میری برأت کے بارے میں نازل کیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہلے مسطح کے ساتھ اپنی رشتہ داری اور اُس کی غربت کی وجہ سے اُس کو خرچ فراہم کرتے تھے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اللہ کی قسم! اس نے عائشہ کے بارے میں جو کہا ہے، اب اس کے بعد میں اس پر کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”تم میں سے فضیلت رکھنے والے اور گنجائش رکھنے والے لوگ یہ قسم نہ اٹھائیں۔“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے۔“

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مسطح کو اسی طرح خرچ فراہم کرنا شروع کر دیا جس طرح وہ پہلے انہیں خرچ فراہم کرتے تھے اور انہوں نے یہ کہا کہ اللہ کی قسم! اب میں اسے کبھی بند نہیں کروں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی اہلیہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے معاملہ کے بارے میں



دریافت کیا تھا کہ تمہیں اس بارے میں کیا علم ہے؟ یا تمہاری کیا رائے ہے؟ تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی تھی: یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت اور بصارت کو محفوظ قرار دیتی ہوں اور اللہ کی قسم! مجھے صرف بھلائی کا علم ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ وہ خاتون تھیں جو نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے میری ہمسری کا دعویٰ کرتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کی وجہ انہیں اس حوالے سے محفوظ رکھا، اُن کی بہن حمنہ بنت جحش نے اُن کی طرفداری کرتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور وہ خاتون ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں شامل ہوئی تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: ان افراد کے بارے میں یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

**9749 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَهَا حَدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ قَالُوا فِيهَا مَا قَالُوا

\*\*\* عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی برأت کا حکم نازل کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن افراد پر حد جاری کی تھی جنہوں نے اس بارے میں الزام عائد کیا تھا۔

**9750 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّهُمْ

حَدِيثُ أَصْحَابِ الْأَخْذُودِ

\*\*\* زہری نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اُن افراد پر حد جاری کی تھی۔

**9751 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ، وَالْهَمْسُ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ يُحَرِّكَ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ فَقِيلَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ؟ فَقَالَ: "إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأَمْتِهِ، فَقَالَ: مَنْ يَقُومُ لَهُؤُلَاءِ؟ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ خَيْرُهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ، أَوْ أَسْلَطَ عَلَيْهِمْ عَذْوَهُمْ، فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا" قَالَ: وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْآخَرِ قَالَ: وَكَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ وَكَانَ لِذَلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَتَكَهَّنُ لَهُ

حدیث: 9751: صحیح مسلم - کتاب الزہد والرقائق: باب قصۃ اصحاب الاخدود والساحر والراهب والغلام -

حدیث: 5438: صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق: باب الادعیۃ - ذکر البیان بان المرء اذا دعا الله جل وعلا بنية صحیحة

حدیث: 873: السنن للترمذی - الذبائح: ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ومن سورة البروج: حدیث: 3345: مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الدعاء: ما دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ - حدیث: 28909: الاحاد والمثنائی لابن ابی عاصم - ومن ذکر صہیب بن سنان بن مالک بن عمرو بن عقیل: حدیث: 273: السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد: سورة البروج - قوله تعالى: قتل اصحاب الاخدود: حدیث: 11215: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار: حدیث صہیب - حدیث: 23320: البحر الزخار مسند البزار - عبد الرحمن بن ابی لیلی عن صہیب: حدیث: 1842: المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد: ما اسند صہیب - عبد الرحمن بن ابی لیلی: حدیث: 7151

فَقَالَ ذَلِكَ الْكَاهِنُ: انْظُرُوا إِلَى غُلَامًا فُطِنًا أَوْ قَالَ: لَقِنَا أَعْلَمُهُ عِلْمِي هَذَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقُطَعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ، وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ: فَنَظَرُوا لَهُ غُلَامًا عَلَى مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ، وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ قَالَ: وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَحْسَبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمِنَا مُسْلِمِينَ قَالَ: "فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَعْبُدُ اللَّهَ، وَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُطِئُهُ عَنِ الْكَاهِنِ قَالَ: فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ أَنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِي، فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: إِذَا قَالَ الْكَاهِنُ آيَنَ كُنْتُ؟ فَقُلْ: كُنْتُ عِنْدَ أَهْلِي، وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ؟ آيَنَ كُنْتُ؟ فَقُلْ: كُنْتُ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ: فَبَيَّنَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَبِيرَةٍ، قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ يَعْنِي الْأَسَدَ، وَآخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاسْأَلْكَ أَنْ أَقْتُلَ هَذِهِ الدَّابَّةَ، وَإِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الْكَاهِنُ حَقًّا فَاسْأَلْكَ أَنْ لَا أَقْتُلَهَا قَالَ: ثُمَّ رَمَاهَا فَقَتَلَ الدَّابَّةَ، فَقَالَ النَّاسُ: مَنْ قَتَلَهَا؟ فَقَالُوا: الْغُلَامُ فَقَرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَقَالُوا: قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمَهُ أَحَدٌ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَجَاءَهُ فَقَالَ لَهُ: إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ عَلَيَّ بَصْرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا، وَلَكِنْ إِنْ رُدَّ إِلَيْكَ بَصْرُكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِي رَدَّهِ عَلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصْرَهُ قَالَ: فَأَمَّنَ الْأَعْمَى، فَبَلَغَ ذَلِكَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ، فَأَتَى بِهِمْ فَقَالَ: لَا قُتِلَنَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلَهَا صَاحِبُهَا قَالَ: فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَبِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلَى مَفْرِقِ أَحَدِهِمَا فَقُتِلَ، وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا، فَالْقُوهُ مِنْ رَأْسِهِ، فَلَمَّا انْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا جَعَلُوا يَتَهَفَّتُونَ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ، وَيَتَرَدَّدُونَ مِنْهُ، حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا الْغُلَامُ فَارْجَعَ، فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ فَقَالَ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَالْقُوهُ فِيهِ، فَاتَّطَلَّقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ، فَفَرَّقَ اللَّهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ، وَأَنجَاهُ اللَّهُ فَقَالَ الْغُلَامُ: إِنَّكَ لَنْ تَقْتُلَنِي حَتَّى تَصْلُبَنِي وَتَرْمِيَنِي وَتَقُولَ: إِذَا رَمَيْتَنِي بِاسْمِ رَبِّ الْغُلَامِ، أَوْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ، فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ قَالَ: فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صَدْغِهِ ثُمَّ مَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ، فَإِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ: فَقِيلَ لِلْمَلِكِ: أَجَزِعْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةَ فَهَذَا الْعَالَمِ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ: فَخَدَّ الْأَخْدُودَ، ثُمَّ ألقى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ، ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ رَجَعَ إِلَى دِينِهِ تَرَكْنَاهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَقْبَيْنَاهُ فِي النَّارِ، فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأَخْدُودِ قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: (قُتِلَ أَصْحَابُ الْأَخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوُفُودِ) (البروج: 5) حَتَّى بَلَغَ (الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ) (البروج: 8) قَالَ: فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ " قَالَ: فَيَذْكُرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَاصْبَعَهُ عَلَى صَدْغِهِ كَمَا كَانَ وَضَعَهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالْأَخْدُودُ بَنَجْرَانِ

\*\*\* عبد الرحمن بن ابوالحلی نے حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب عصر کی نماز ادا کی تو

آپ نے ”ہمس“ کیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم سے مراد بعض حضرات کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے جیسے آپ کوئی بات کرتے ہیں (لیکن آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی) آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! جب آپ نے عصر کی نماز ادا کی تو آپ نے زیر لب کچھ کہا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: انبیاء میں سے ایک نبی کو اپنی امت پر بڑا ناز ہوا، انہوں نے کہا: ان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف یہ وحی نازل کی کہ تم اُن لوگوں کو اس بات میں اختیار دو کہ یا تو میں اُن سے انتقام لے لوں یا میں اُن پر اُن کے دشمن کو مسلط کر دوں۔ تو اُن لوگوں نے انتقام کو اختیار کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر موت کو مسلط کر دیا، یہاں تک کہ ایک ہی دن میں اُن کے ستر ہزار افراد انتقال کر گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے تو اُس کے ساتھ یہ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی:

ایک بادشاہ ہوا کرتا تھا، اُس بادشاہ کا ایک کاہن تھا، جو اُس کے لیے کہانت کرتا تھا، اُس کاہن نے یہ فرمائش کی کہ تم میرے لیے کوئی سمجھدار لڑکا تلاش کرو، تاکہ میں اُسے اپنا یہ علم سکھاؤں، کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میرا انتقال ہو گیا، تو تم لوگوں سے یہ علم منقطع ہو جائے گا اور تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں رہے گا جو اس کو جانتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے اُس کے لیے ایک نوجوان کو تلاش کیا، جو اُس کے معیار پر پورا اُترتا تھا، اُن لوگوں نے اُس نوجوان کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس کاہن کے پاس آتا جاتا رہا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس لڑکے کے راستے میں ایک عبادت خانے میں ایک راہب رہتا تھا، معمر نے یہاں یہ بات بیان کی ہے کہ میرا خیال ہے کہ اُن دنوں اُن عبادت خانوں کے رہنے والے لوگ مسلمان ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس لڑکے نے اُس راہب کے پاس سے جب بھی گزرنا تو اُس سے سوال کرنا اور اُس راہب نے اُسے جواب دینا۔ اُس راہب نے اُس لڑکے کو بتایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ پھر کچھ عرصہ بعد یوں ہوا کہ وہ لڑکا راہب کے پاس زیادہ دیر ٹھہرا رہتا تھا اور کاہن کے پاس آنے میں تاخیر کر دیتا تھا، کاہن لڑکے کے گھر والوں کو پیغام بھجواتا تھا کہ وہ میرے پاس نہیں آیا، اُس لڑکے نے اس بارے میں راہب سے دریافت کیا تو راہب نے اُس سے کہا کہ جب کاہن دریافت کرے کہ تم کہاں تھے؟ تو تم یہ کہہ دینا کہ میں گھر میں تھا، اور جب گھر والے تم سے دریافت کریں کہ تم کہاں تھے؟ تو تم جواب دے دینا کہ میں کاہن کے پاس تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لڑکا اسی طرح یہ علم سیکھتا رہا اسی دوران ایک مرتبہ اُس کا گزر کچھ لوگوں کے بڑے گروہ کے پاس سے ہوا جو ایک جانور کی وجہ سے کسی جگہ سے گزر نہیں پارے تھے، بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ جانور شیر تھا۔ اُس لڑکے نے ایک پتھر پکڑا اور بولا: اے اللہ! اگر وہ بات جو راہب کہتا ہے وہ حق ہے تو میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ میں اس جانور کو قتل کر دوں! اور اگر وہ بات درست ہے جو کاہن کہتا ہے تو پھر میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ میں اسے قتل نہ کر پاؤں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُس نے اُس جانور کو پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا۔ لوگوں نے دریافت کیا: اس جانور کو کس نے مارا ہے؟ تو دوسروں نے جواب دیا: اس لڑکے نے! لوگ پریشان ہو کر اُس کے پاس آئے اور بولے: اس لڑکے کو ایسا علم آتا ہے جو اور کسی کو بھی نہیں آتا۔

ایک نابینا شخص نے اس کے بارے میں سنا وہ اُس کے پاس آیا اور اُس لڑکے سے کہا: اگر تم میری بینائی واپس کرو اور دو تو تمہیں میں یہ یہ کچھ دوں گا، اُس لڑکے نے اُس سے کہا: میں تم سے یہ کچھ نہیں چاہتا لیکن اگر تمہاری بینائی واپس مل گئی تو کیا تم اُس ذات پر ایمان لے آؤ گے جس نے اسے تمہیں واپس کیا ہے؟ اُس شخص نے کہا: جی ہاں! تو اُس لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی بینائی واپس کر دی تو وہ نابینا شخص ایمان لے آیا۔ ان لوگوں کے بارے میں اطلاعات بادشاہ تک پہنچی، بادشاہ نے اُن لوگوں کو بلوایا، اُن لوگوں کو لایا گیا تو بادشاہ نے کہا: میں تم میں سے ہر ایک شخص کو ضرور قتل کروں گا اور ہر ایک کو منفرد طریقہ سے قتل کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس نے راہب اور اُس شخص کے بارے میں جو پہلے نابینا تھا، یہ حکم دیا کہ اُن میں سے ایک کی مانگ پر آرا رکھ کر اُسے قتل کر دیا گیا اور دوسرے شخص کو دوسرے طریقہ سے قتل کیا گیا، پھر اُس نے لڑکے کے بارے میں حکم دیا اور کہا کہ اسے لے کر فلاں پہاڑ پر چلے جاؤ اور اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا، جب وہ لوگ اُسے لے کر اُس جگہ گئے جہاں سے اُنہوں نے اُس لڑکے کو نیچے پھینکنا تھا تو وہ لوگ اُس پہاڑ سے نیچے گر گئے یہاں تک کہ اُس لڑکے کے علاوہ اور کوئی بھی زندہ نہیں بچا، وہ لڑکا واپس آیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سمندر میں لے جا کر سمندر میں پھینک دو، لوگ اُسے لے کر سمندر میں گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُس لڑکے کے ساتھ موجود تمام افراد کو ڈبو دیا اور اُس لڑکے کو نجات دے دی، اُس لڑکے نے کہا: تم مجھے اُس وقت تک قتل نہیں کر سکو گے جب تک تم مجھے مصلوب کر کے مجھے تیر نہیں مارتے اور تیر مارتے ہوئے تم یہ نہیں کہتے کہ اس لڑکے کے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں یہ کام کر رہا ہوں)۔

(راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔ بادشاہ کے حکم کے تحت اُسے مصلوب کیا گیا اور پھر اُسے تیر مارا جانے لگا تو اُس تیر مارنے والے نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔ پھر اُس لڑکے نے اپنی کینٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور اُس کا انتقال ہو گیا۔ تو لوگوں نے کہا: اس لڑکے کو ایسا علم حاصل ہوا تھا جو علم کسی کو بھی حاصل نہیں ہوا تھا، تو ہم اس کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: بادشاہ سے کہا گیا کہ تم اس بات سے پریشان ہوئے تھے کہ تین آدمی تمہارے برخلاف ہو گئے ہیں، اب تو یہ سارے لوگ ہی تمہارے خلاف ہو چکے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُس نے خندقیں کھدوائیں، اُس میں لکڑیاں اور آگ ڈلوائی، پھر لوگوں کو جمع کیا اور بولا: جو شخص اپنے دین کو چھوڑ دے گا، ہم اُسے چھوڑ دیں گے اور جو شخص نہیں چھوڑے گا، ہم اُسے آگ میں ڈال دیں گے۔ تو اُس نے اُن لوگوں کو اُن خندقوں میں ڈالنا شروع کیا۔ راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”خندقوں والوں کو مار دیا گیا جو آگ والی خندقیں تھیں“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”غالب اور لائق حمد ہے“۔

راوی بیان کرتے ہیں: جہاں تک اُس لڑکے کا تعلق ہے تو اُسے دفن کیا گیا، راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اُس کی لاش زمین سے نکلی تھی، تو اُس کی انگلی کینٹی پر ہی تھی جس طرح اُس نے رکھی تھی۔ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اخدود (یعنی خندقوں والی وہ جگہ) نجران میں ہے۔

## حَدِيثُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ

## باب: اصحاب کہف کا واقعہ

**9752 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ شُرُوسٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنِيَةَ قَالَ: "جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَوَارِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى مَدِينَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ فَأَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا، فَقِيلَ إِنَّ عَلَى بَابِهَا صَنْمًا لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ لَهُ، فَكَّرَهُ أَنْ يَدْخُلَهُ فَاتَى حَمَامًا، فَكَانَ قَرِيبًا مِنْ تِلْكَ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ يَعْمَلُ فِيهِ يُوَاجِرُ نَفْسَهُ مِنْ صَاحِبِ الْحَمَامِ، وَرَأَى صَاحِبَ الْحَمَامِ فِي حَمَامِهِ الْبَرَكَةَ وَالرِّفْقَ، وَفَوَّضَ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ يَسْتَرْسِلُ إِلَيْهِ، وَغَلَقَهُ فِتْنَةً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَ يُخْبِرُهُمْ عَنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَخَبَرِ الْآخِرَةِ حَتَّى آمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَكَانُوا عَلَى مِثْلِ حَالِهِ فِي حُسْنِ الْهَيْئَةِ، وَكَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى صَاحِبِ الْحَمَامِ أَنَّ اللَّيْلَ لِي، وَلَا تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ الصَّلَاةِ إِذَا حَضَرْتُ، حَتَّى جَاءَ ابْنُ الْمَلِكِ بِامْرَأَةٍ يَدْخُلُ بِهَا الْحَمَامَ، فَغَيَّرَهُ الْحَوَارِيُّ فَقَالَ: أَنْتَ ابْنُ الْمَلِكِ، وَتَدْخُلُ مَعَكَ هَذِهِ الْكَذَا وَكَذَا، فَاسْتَحْيَى فَذَهَبَ فَرَجَعَ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَسَبَّهُ وَانْتَهَرَهُ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى دَخَلَ، وَدَخَلَتْ مَعَهُ الْمَرْأَةُ فَبَاتَا فِي الْحَمَامِ فَمَاتَا فِيهِ، فَاتَى الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ قَتَلَ صَاحِبَ الْحَمَامِ ابْنَكَ، فَالْتِمَسَ فَلَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ، وَهَرَبَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ يَصْحَبُهُ، فَسَمُّوا الْفِتْنَةَ فَخَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَمَرُّوا بِصَاحِبٍ لَهُمْ فِي زَرْعٍ لَهُ، وَهُوَ عَلَى مِثْلِ أَمْرِهِمْ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّهُمْ التَّمِسُّوا فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ وَمَعَهُ كَلْبٌ حَتَّى آوَاهُمُ اللَّيْلُ إِلَى كَهْفٍ، فَدَخَلُوا فِيهِ فَقَالُوا: نَبِيتَ هَاهُنَا اللَّيْلَةَ، ثُمَّ نَصَبُحَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ تَرَوْنَ رَأْيَكُمْ قَالَ: فَضْرَبَ عَلَى آذَانِهِمْ، فَخَرَجَ الْمَلِكُ بِأَصْحَابِهِ يَتَّبِعُونَهُمْ حَتَّى وَجَدُوهُمْ، فَدَخَلُوا الْكَهْفَ، فَكَلَّمَا أَرَادَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ أَنْ يَدْخُلَ أُرْعِبَ فَلَمْ يُطِقْ أَحَدٌ أَنْ يَدْخُلَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: أَلَسْتَ قُلْتَ: لَوْ كُنْتُ قَدَرْتُ عَلَيْهِمْ قَتَلْتُهُمْ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَأَبْنِ عَلَيْهِمْ بَابَ الْكَهْفِ، وَدَعُهُمْ فِيهِ يَمُوتُوا عَطَشًا وَجُوعًا، فَفَعَلَ، ثُمَّ غَبَرُوا زَمَانًا، ثُمَّ إِنْ رَأَى غَنَمٌ أَذْرَكَهُ الْمَطَرُ عِنْدَ الْكَهْفِ فَقَالَ: لَوْ فَتَحْتُ هَذَا الْكَهْفَ وَأَدْخَلْتُ غَنَمِي مِنَ الْمَطَرِ، فَلَمْ يَزَلْ يْعَالِجُهُ حَتَّى فَتَحَ لِعَظْمِهِ فَادْخَلَهَا فِيهِ وَرَدَّ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ مِنَ الْغَدِ، حِينَ أَصْبَحُوا، فَبَعَثُوا أَحَدَهُمْ بِوَرَقٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَى بَابَ مَدِينَتِهِمْ جَعَلَ لَا يَرَى أَحَدًا مِنْ وَرَقِهِ شَيْئًا إِلَّا اسْتَكْرَهَا حَتَّى جَاءَ رَجُلًا فَقَالَ: بِعْنِي بِهِذِهِ الدَّرَاهِمَ طَعَامًا قَالَ: وَمِنْ أَيْنَ هَذِهِ الدَّرَاهِمُ؟ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي إِلَى أَمْسٍ فَأَوَانَا اللَّيْلُ، ثُمَّ أَصْبَحْنَا فَأَرْسَلُونِي فَقَالَ: هَذِهِ الدَّرَاهِمُ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ مَلِكٍ فَلَانِ، فَأَتَى لَكَ هَذِهِ الدَّرَاهِمُ؟ فَزَعَمَ إِلَى الْمَلِكِ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذِهِ الْوُرُقُ؟ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي إِلَى أَمْسٍ حَتَّى أَذْرَكْنَا اللَّيْلَ فِي كَهْفٍ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ أَمَرُونِي أَصْحَابِي أَنْ أَشْتَرِيَ لَهُمْ طَعَامًا قَالَ: وَأَيْنَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: فِي الْكَهْفِ فَانْطَلَقَ مَعَهُ حَتَّى أَتَى بَابَ الْكَهْفِ فَقَالَ: دَعُونِي حَتَّى**



أَدْخَلَ عَلَى أَصْحَابِي قَبْلَكُمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ وَدَنَا مِنْهُمْ، ضَرَبَ عَلَى أُذُنِهِ وَآذَانِهِمْ فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، فَجَعَلَ كُلُّمَا دَخَلَ رَجُلٌ رِعْبًا، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، فَبَنَوْا كَيْسِيَّةً، وَبَنَوْا مَسْجِدًا يُصَلُّونَ فِيهِ "

\*\*\* وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے حواریوں میں سے ایک شخص اصحاب کہف کے شہر کے پاس آیا، وہ اُس شہر میں داخل ہونے لگا تو اُس سے کہا گیا کہ اس شہر کے دروازے پر ایک بت نصب ہے، جو بھی شخص اس شہر میں داخل ہوتا ہے وہ اُس بت کے سامنے سجدہ کرتا ہے، تو اُسے اُس شہر میں داخل ہونا اچھا نہیں لگا، وہ ایک حمام میں آیا جو اُس شہر کے قریب تھا اور وہ وہاں حمام کے مالک کے پاس مزدور کے طور پر کام کرنے لگا، جب حمام کے مالک نے دیکھا کہ اس شخص کے آنے کی وجہ سے اُس میں برکت آگئی ہے تو اُس نے وہ حمام اُس شخص کے سپرد کر دیا، وہ اس کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا، شہر سے کچھ نو جوان اُس حواری کے پاس آنے لگے، وہ حواری اُن نو جوانوں کو آسمان اور زمین کے بارے میں بتانے لگا اور آخرت کے بارے میں بتانے لگا یہاں تک کہ وہ نو جوان اُس پر ایمان لے آئے اور انہوں نے اُس کی تصدیق کی، وہ لوگ اسی طرح رہے، اُس حواری نے حمام کے مالک کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ رات کا حصہ میرے لیے ہوگا اور جب نماز کا وقت ہو جائے گا تو تم نماز کے وقت رکاوٹ نہیں بنو گے، ایک مرتبہ بادشاہ کا بیٹا ایک عورت کو ساتھ لے کر اُس حمام میں آیا تو اُس حواری نے اُسے عار دلائی اور کہا: تم بادشاہ کے بیٹے ہو کر اپنے ساتھ اس طرح کی عورتوں کو لے کر گھوم رہے ہو! بادشاہ کے بیٹے کو شرم آگئی، وہ واپس چلا گیا، پھر وہ دوسری مرتبہ آیا، حواری نے پھر اُسے اسی طرح کہا تو بادشاہ کے بیٹے نے اُسے برا بھلا کہا، اُسے ڈانٹا، اُس کی بات کی طرف توجہ نہیں کی اور حمام میں داخل ہو گیا، اُس کے ساتھ عورت بھی داخل ہو گئی، وہ دونوں رات بھر حمام میں رہے اور اُس حمام میں اُن دونوں کا انتقال ہو گیا۔

بادشاہ کے پاس اس بارے میں اطلاع پہنچی اور اُس سے یہ کہا گیا کہ حمام کے مالک نے تمہارے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ اُس نے تلاش شروع کی لیکن وہ اُس حواری کو پکڑ نہیں سکے کیونکہ وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا، بادشاہ نے دریافت کیا: اُس کے ساتھ کون ہوتا تھا؟ لوگوں نے اُن نو جوانوں کا نام بتایا، تو وہ نو جوان بھی شہر سے نکل کھڑے ہوئے، وہ اپنے ایک ساتھی کے پاس سے گزرے جس کا کھیت تھا اور وہ بھی اُن کے ساتھ ہوا کرتا تھا، اُن لوگوں نے اُس ساتھی کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اُن لوگوں کو تلاش کیا جا رہا ہے، تو اُن کا وہ ساتھی بھی اُن کے ساتھ چل کھڑا ہوا اور اُس کے ساتھ اُس کا ایک کتا بھی تھا، یہاں تک کہ رات کے وقت وہ لوگ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہو گئے، انہوں نے کہا: آج رات ہم یہاں بسر کرتے ہیں، کل صبح اگر اللہ نے چاہا تو پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے! تو اُن کے اوپر نیند طاری کر دی گئی۔ بادشاہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اُن کے پیچھے نکلا یہاں تک کہ انہوں نے یہ صورت حال پائی کہ وہ نو جوان تو غار میں داخل ہو چکے ہیں، تو بادشاہ کے ساتھیوں میں سے جب بھی کوئی شخص غار میں داخل ہونے لگتا تو اُس پر رعب طاری ہو جاتا اور اُن میں سے کوئی بھی شخص غار میں داخل نہیں ہو سکا، اس پر کسی شخص نے بادشاہ سے کہا: آپ نے تو یہ کہا تھا کہ اگر میں نے اُن پر قابو پالیا تو انہیں قتل کر دوں گا! بادشاہ نے کہا: جی ہاں! تو اُس شخص نے کہا: آپ غار کے دروازے پر عمارت تعمیر کر دیں اور انہیں غار کے اندر ہی چھوڑ دیں، یہ بھوک پیاس کے مارے خود ہی مر جائیں

گے۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ لوگ ایک طویل عرصہ تک اُس غار کے اندر رہے اُس کے بعد ایک مرتبہ اُس غار کے پاس سے ایک بکریوں کا چرواہا گزر رہا تھا اُسے بارش نے آلیا تو اُس نے کہا: اگر میں اس غار کے دروازے کو کھول دوں اور اپنی بکریوں کو بارش سے بچانے کے لیے اندر لے جاؤں تو یہ مناسب ہوگا۔ تو وہ کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ اُس نے غار کے دروازے کو اپنی بکریوں کے لیے کھول دیا اور وہ غار میں داخل ہو گیا۔

اگلے دن اللہ تعالیٰ نے اصحاب کھف کی ارواح اُن کے جسم میں لوٹا دیں یہ اُس وقت کی بات ہے جب صبح ہوئی تھی انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو چاندی کا سکہ دے کر بھیجا تا کہ وہ اُن کے لیے کھانا خرید کر لائے جب وہ شخص اپنے شہر کے دروازے پر آیا تو جو بھی شخص چاندی کے اُس سکہ کو دیکھتا تھا وہ اُسے غیر معروف قرار دیتا تھا یہاں تک کہ وہ ایک شخص کے پاس آیا اور بولا: ان دراہم کے عوض مجھے کچھ کھانے کے لیے دیدو تو اُس نے کہا: یہ دراہم کہاں سے آئے ہیں؟ اُس نے کہا: میں اور میرے ساتھی گزشتہ شام نکلے تھے ہم رات کے وقت ایک غار میں ٹھہر گئے صبح میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا (کہ میں اُن کے لیے کھانا لے کر آؤں) تو اُس شخص نے کہا: یہ دراہم تو فلاں بادشاہ کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے اب یہ دراہم کہاں سے آ گئے۔ پھر اُس نوجوان کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا بادشاہ ایک نیک آدمی تھا اُس نے دریافت کیا: یہ دراہم کہاں سے آئے ہیں؟ اُس نے کہا: میں اور میرے ساتھی گزشتہ شام نکلے تھے یہاں تک کہ ہم نے فلاں غار میں رات بسر کی پھر میرے ساتھیوں نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اُن کے لیے کھانا خرید کر لاؤں۔ بادشاہ نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کہاں ہیں؟ اُس نے کہا: غار میں ہیں!

پھر وہ بادشاہ اُس نوجوان کے ساتھ گیا یہاں تک کہ وہ غار کے دروازے تک پہنچ گیا تو اُس نوجوان نے کہا: تم مجھے موقع دو تا کہ میں تم لوگوں سے پہلے اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤں جب اُس نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا اور اُن کے قریب ہوا تو اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر دوبارہ موت طاری کر دی گئی جب دوسرے لوگوں نے اُن کے ہاں اندر آنے کا ارادہ کیا تو جو بھی شخص اندر داخل ہونے لگتا تھا تو اُس پر رعب طاری ہو جاتا تھا تو وہ لوگ اُس غار کے اندر داخل نہیں ہو سکے انہوں نے وہاں ایک عبادت گاہ تعمیر کی اور مسجد بنائی جس میں وہ لوگ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

## بُيَّانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

### باب: بیت المقدس کی تعمیر

9753 - اَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَالْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ)

قَالَ: كَانَ عَلَى كُرْسِيِّهِ شَيْطَانٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً حَتَّى رَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ مُلْكَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ يُسَلِّطْ عَلَى نِسَائِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: "إِنَّ سُلَيْمَانَ قَالَ لِلشَّيَاطِينِ: إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أُنْبِئَ مَسْجِدًا يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَا أَسْمَعُ فِيهِ صَوْتَ مِيقَاتٍ وَلَا مِنْشَارٍ، قَالَتِ الشَّيَاطِينُ: إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيْطَانًا فَلَعَلَّكَ إِنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ يُخْبِرُكَ بِذَلِكَ، وَكَانَ

ذَلِكَ الشَّيْطَانُ يَرُدُّ كُلَّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ عَيْنًا يَشْرَبُ مِنْهَا، فَعَمَدَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى تِلْكَ الْعَيْنِ فَنَزَحَتْهَا، ثُمَّ مَلَأَهَا خَمْرًا فَجَاءَ الشَّيْطَانُ قَالَ: إِنَّكَ لَطَبِيبُ الرِّيحِ، وَلَكِنَّكَ تُسَفِّهِينَ الْحَلِيمَ، وَتَزِيدِينَ السَّفِيَةَ سَفَهًا، ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يَشْرَبْ فَأَذْرَكَهُ الْعَطَشُ فَرَجَعَ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ كَرَعَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ، فَأَخَذُوهُ فَجَاءُوا بِهِ إِلَى سُلَيْمَانَ فَأَرَاهُ سُلَيْمَانُ خَاتَمَهُ، فَلَمَّا رَأَاهُ ذَلِكَ وَكَانَ مُلْكُ سُلَيْمَانَ فِي خَاتَمِهِ، فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ: إِنِّي قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَهْنِي مَسْجِدًا لَا أَسْمَعُ فِيهِ صَوْتَ مِقْفَارٍ وَلَا مِشْأَرٍ، فَأَمَرَ الشَّيْطَانُ بِزُجَاجَةٍ فَصُنِعَتْ، ثُمَّ وُضِعَتْ عَلَى بَيْضِ الْهُدْهِدِ فَجَاءَ الْهُدْهُدُ لِلرَّبِضِ عَلَى بَيْضِهِ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَذَهَبَ فَقَالَ الشَّيْطَانُ: انْظُرُوا مَا يَأْتِي بِهِ الْهُدْهُدُ فُخَذُوهُ، فَجَاءَ بِالْمَاسِ فَوَضَعَهُ عَلَى الزُّجَاجَةِ فَفَلَقَهَا فَأَخَذُوا الْمَاسَ، فَجَعَلُوا يَقْطَعُونَ بِهِ الْحِجَارَةَ قِطْعًا حَتَّى بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ: وَانْطَلَقَ سُلَيْمَانُ يَوْمًا إِلَى الْحَمَّامِ وَقَدْ كَانَ فَارِقَ بَعْضَ نِسَائِهِ فِي بَعْضِ الْمَائِمِ، فَدَخَلَ الْحَمَّامَ وَمَعَهُ ذَلِكَ الشَّيْطَانُ، فَلَمَّا دَخَلَ ذَلِكَ أَخَذَ الشَّيْطَانُ خَاتَمَهُ فَأَلْقَاهُ فِي الْبَحْرِ، وَالْقَى عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا - السَّرِيرِ - شَبَهُ سُلَيْمَانَ فَخَرَجَ سُلَيْمَانُ، وَقَدْ ذَهَبَ مُلْكُهُ، فَكَانَ الشَّيْطَانُ عَلَى سَرِيرِ سُلَيْمَانَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَاسْتَكْرَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: لَقَدْ فُتِنَ سُلَيْمَانُ مِنْ تَهَاوُنِهِ بِالصَّلَاةِ، وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْطَانُ يَتَهَاوَنُ بِالصَّلَاةِ، وَبِأَشْيَاءٍ مِنْ أَمْرِ الدِّينِ، وَكَانَ مَعَهُ مِنْ صَحَابَةِ سُلَيْمَانَ رَجُلٌ يُشَبَّهُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْجَلْدِ وَالْقُوَّةِ، فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ لَكُمْ فَجَاءَهُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي أَحَدِنَا يُصِيبُ مِنْ أَمْرَاتِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ، ثُمَّ يَنَامُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يُصَلِّي هَلْ تَرَى عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ بَأْسًا؟ قَالَ: لَا بَأْسَ عَلَيْهِ، فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: لَقَدْ افْتِنَ سُلَيْمَانُ قَالَ: فَبَيْنَا سُلَيْمَانُ ذَاهِبٌ فِي الْأَرْضِ إِذْ أَوَى إِلَى امْرَأَةٍ فَصَنَعَتْ لَهُ حُوتًا أَوْ قَالَ: فَجَاءَتْهُ بِحُوتٍ فَشَقَّتْ بَطْنَهُ، فَرَأَى سُلَيْمَانُ خَاتَمَهُ فِي بَطْنِ الْحُوتِ فَرَفَعَهُ فَأَخَذَهُ فَلَبَسَهُ، فَسَجَدَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ لَقِيَهُ مِنْ دَابَّةٍ، أَوْ طَيْرٍ، أَوْ شَيْءٍ وَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ مُلْكَهُ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: (رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) " قَالَ قَتَادَةُ: يَقُولُ لَا تَسْلُبْنَهُ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الْكَلْبِيُّ: فَحِينَئِذٍ سَخَّرَتْ لَهُ الشَّيَاطِينُ مَعَا وَالطَّيْرُ

\*\*\* قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ)

وہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر چالیس دن تک شیطان موجود رہا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی انہیں واپس کر دی۔

معرنے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ شیطان حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج پر مسلط نہیں ہو سکا تھا۔

معر نقل کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیاطین سے کہا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ایک مسجد تعمیر کروں، یعنی بیت المقدس تعمیر کروں لیکن مجھے اُس میں کسی پھاوڑے یا آرزے کی آواز سنائی نہ دے تو

شیاطین نے جواب دیا: سمندر میں ایک شیطان ہے اگر آپ اُس پر قابو پالیں تو وہ آپ کو اس بارے میں بتا دے گا! وہ شیطان سات دن کے بعد ایک چشمے سے پانی پینے کے لیے آیا کرتا تھا وہ دیگر شیاطین اُس چشمے کے پاس گئے، انہوں نے اُس کا پانی نکال دیا اور اُسے شراب کے ساتھ بھر دیا، وہ شیطان آیا (اور اُس نے دیکھا کہ چشمہ میں پانی کی جگہ شراب ہے) تو اُس نے کہا: تمہاری خوشبو تو بہت اچھی ہے لیکن تم سمجھدار شخص کو بے وقوف بنا دیتی ہو اور بے وقوف شخص کی بے وقوفی میں اضافہ کر دیتی ہو وہ شیطان واپس چلا گیا اور اُس نے کچھ بھی نہیں پیا، پھر اُسے پیاس لگی تو وہ واپس آیا، پھر اُس نے یہی بات کہی، تین مرتبہ ایسا ہوا، اُس کے بعد اُس نے کچھ پانی اُس میں سے پی لیا تو اُسے نشہ ہو گیا، دیگر شیاطین نے اُسے پکڑا اور اُسے پکڑ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس لے آئے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی انگٹھی اُسے دکھائی، جب اُس نے اُس انگٹھی کو دیکھا (تو اُن کا تابع فرمان بن گیا) کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی اُن کی انگٹھی میں تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ایک ایسی مسجد تعمیر کروں جس میں مجھے کسی پھاؤڑے یا کسی آرے کی آواز سنائی نہ دے! تو شیطان کی ہدایت کے تحت ایک شیشہ بنایا گیا، اُس شیشہ کو ہڈ کے انڈے کے اوپر رکھا گیا، ہڈ اپنے انڈے کے پاس گھونسلے میں آیا تو انڈے تک نہیں پہنچ سکا، وہ واپس چلا گیا، شیطان نے کہا: اب آپ لوگ اس بات کا جائزہ لیں کہ ہڈ کیا چیز لے کر آتا ہے! تو آپ اُس چیز کو حاصل کر لیجئے گا۔ پھر ہڈ ہیرا لے کر آیا، اُس نے شیشہ کے اوپر اُس چیز کو رکھا تو وہ شیشہ کٹ گیا تو لوگوں نے بھی ہیرے کو حاصل کر لیا اور وہ لوگ اُس کے ذریعہ پتھروں کو کاٹنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کر دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام حمام تشریف لے گئے، انہوں نے اس دوران اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کی ہوئی تھی، وہ حمام میں داخل ہوئے، اُن کے ساتھ وہ شیطان بھی تھا، جب وہ حمام کے اندر چلے گئے تو شیطان نے اُن کی انگٹھی پکڑی اور اُسے سمندر میں پھینک دیا اور خود اُن کے تحت پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی سی شکل و صورت اختیار کر کے بیٹھ گیا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام حمام سے باہر آئے تو اُن کی بادشاہت رخصت ہو چکی تھی، شیطان حضرت سلیمان علیہ السلام کے تحت پر چالیس دن تک براجمان رہا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھیوں کو اُس کا رویہ عجیب و غریب لگتا تھا، وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو آزمائش کا شکار کر دیا گیا ہے کہ وہ نماز ادا کرنے میں سستی کرنے لگے ہیں، حالانکہ وہ شیطان نماز ادا کرنے میں سستی کرتا تھا، اسی طرح دینی امور سے متعلق کچھ دیگر چیزوں کی بھی ادائیگی نہیں کرتا تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھیوں میں ایک صاحب تھے جو اپنی شدت اور قوت کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے، انہوں نے کہا کہ میں تم لوگوں کے لیے ان سے ایک سوال کرتا ہوں، وہ اُس شیطان کے پاس (حضرت سلیمان علیہ السلام سمجھ کر) آئے اور بولے: اے اللہ کے نبی! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے پاس ایک ٹھنڈی رات میں صحبت کرتا ہے اور پھر سو جاتا ہے یہاں تک کہ سورج نکلنے تک سویا رہتا ہے، وہ اس دوران غسل بھی نہیں کرتا اور نماز بھی نہیں پڑھتا، تو کیا آپ کے خیال میں اُس پر کوئی حرج ہوگا؟ اُس شیطان نے (جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی شکل

وصورت میں تھا) جواب دیا: اُس پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔ وہ صحابی اپنے ساتھیوں کے پاس گئے اور بولے: حضرت سلیمان علیہ السلام کو آزمائش کا شکار کر دیا گیا ہے (یعنی اُن کا ذہنی توازن خراب ہو گیا ہے)۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کہیں جا رہے تھے وہ ایک خاتون کے ہاں ٹھہرے جس نے اُن کے لیے مچھلی تیار کی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ خاتون اُس مچھلی کو لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی، اُس نے اُس مچھلی کو چیرا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں اپنی انگوٹھی مل گئی، انہوں نے اُس انگوٹھی کو اٹھایا اور پہن لیا، تو پھر اُن کے راستے میں جو بھی جانور یا پرندہ یا جو بھی چیز آتی تھی وہ اُن کے سامنے سجدہ کرتی تھی، یوں اللہ تعالیٰ نے اُن کی بادشاہی انہیں واپس کر دی۔

اُس موقع پر انہوں نے یہ دعا کی:

”اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا کر دے! جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے۔“

قائدہ بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تو دوبارہ اسے مجھ سے سلب نہ کرنا۔  
معمر بیان کرتے ہیں: بکلی نے یہ بات بیان کی ہے: اُس موقع پر تمام شیاطین اور پرندے اُن کے لیے (پھر سے) مسخر ہو گئے تھے۔

## بَدءُ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا آغاز (جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا)

**9754 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ حَتَّى أَغْمِيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَتَشَاوَرَ نِسَاؤُهُ فِي لَدَّهِ فَلَدَّوْهُ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: هَذَا فِعْلُ نِسَاءٍ جِئْنَ مِنْ هَؤُلَاءِ وَأَشَارَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَكَانَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فِيهِنَّ قَالُوا: كُنَّا نَتَّهَمُ بِكَ ذَاتَ الْجَنْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ لَدَاءٌ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَقْدِفُنِي بِهِ لَا يَبْقَيْنَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا التَّدَّى إِلَّا عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي عَبَّاسًا - قَالَ: فَلَقَدْ التَّدَّتْ مَيْمُونَةُ يَوْمَئِذٍ وَأَنَّهَا لَصَائِمَةٌ لِعَزِيمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: "أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَاذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ قَالَتْ: فَخَرَجَ وَيَدُّهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَيَدُّ أُخْرَى عَلَى يَدِ رَجُلٍ آخَرَ، وَهُوَ يَخْطُبُ بِرَجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ"، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَلَكِنَّ عَائِشَةَ



لَا تَطِيبُ لَهَا نَفْسًا بِخَيْرٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ غَيْرِهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ضُبُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تَحُلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لِعَلِّي أَسْتَرِيحَ فَأَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسَنَاهُ فِي مَخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نَحَاسٍ وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ، حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ أَبُوهُ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَّ عَلَيْهِمْ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَئِذٍ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ، وَاثْنَى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لِلشَّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ: إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ إِنَّكُمْ تَزِيدُونَ وَالْأَنْصَارُ لَا يَزِيدُونَ، الْأَنْصَارُ عَيْتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا فَافْكُرُوا كَرِيمَهُمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيْرُهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَقِطَنَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ يُرِيدُ نَفْسَهُ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ قَالَ: سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَحْسَنَ يَدًا عِنْدِي مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَ بِهِ جَعَلَ يُلْقِي خَمِصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُولُ: لَعَنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. قَالَ: تَقُولُ عَائِشَةُ: يُحَدِّثُ مِثْلَ الَّذِي فَعَلُوا

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ: مَرِ النَّاسَ فَلْيُصَلُّوا، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: صَلِّ بِالنَّاسِ فَصَلَّى عُمَرُ بِالنَّاسِ فَجَهَرَ بِصَوْتِهِ وَكَانَ جَهِيرَ الصَّوْتِ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَيْسَ هَذَا صَوْتُ عُمَرَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: يَا أَبَى اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمُؤْمِنُونَ، لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ: بِنَسْ مَا صَنَعْتَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَكَ أَنْ تَأْمُرَنِي قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا أَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَحَدًا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَفِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعُهُ، فَلَوْ أَمَرْتُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةٌ أَنْ يَتَشَانَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: فَرَأَجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، فَإِنَّكَ صَوَّاحِبُ يُونُسَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَآخَبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحَجَرَةِ فَرَأَى أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَ: فَظَنَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مُصْحَفٍ، وَهُوَ يَتَسَبَّحُ قَالَ: وَكَذُنَا أَنْ نَفْتَحَنَّ فِي صَلَاتِنَا فَرَحًا بِرُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ دَارَ يَنْكُصُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ كَمَا أَنْتَ، ثُمَّ أَرَحَى السِّتْرَ فَقُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: "إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنْ رَبَّهُ أَرْسَلَ إِلَيْهِ كَمَا أَرْسَلَ إِلَى مُوسَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً عَنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرُجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقَطَعَ أَيْدَى رِجَالٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَالْأَسْتَهْمُ يَزْعُمُونَ أَوْ قَالَ يَقُولُونَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ"

قَالَ مَعْمَرٌ: وَآخَبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: وَاللَّهِ لَا عَلِمَنْ مَا بَقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ شَيْئًا تَجْلِسُ عَلَيْهِ يَدْفَعُ عَنْكَ الْغَبَارَ وَيَرُدُّ عَنْكَ الْخَصِمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا دَعْنَهُمْ يَنَارِعُونِي رِدَائِي، وَيَطْنُونَ عَقْبِي، وَيَغْشَانِي غُبَارَهُمْ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ يُرِيحُنِي مِنْهُمْ. فَعَلِمْتُ أَنَّ بَقَاءَهُ فِينَا قَلِيلٌ قَالَ: فَلَمَّا تَوَقَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عُمَرُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنْ صَعِقَ كَمَا صَعِقَ مُوسَى، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرُجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقَطَعَ أَيْدَى رِجَالٍ وَالْأَسْتَهْمُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ يَقُولُونَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ عَهْدٌ أَوْ عَقْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى وَصَلَ الْجِبَالَ ثُمَّ حَارَبَ، وَوَأَصَلَ وَسَلَّمَ، وَنَكَحَ النِّسَاءَ وَطَلَّقَ، وَتَرَكَكُمْ عَنْ حُجَّةٍ بَيِّنَةٍ، وَطَرِيقٍ نَاهِجَةٍ، فَإِنْ يَكُ مَا يَقُولُ ابْنُ الْخَطَّابِ حَقًّا فَإِنَّهُ لَنْ يُعْجَزَ اللَّهُ أَنْ يَحْتُوَ عَنْهُ فَيُخْرِجَهُ إِلَيْنَا، وَإِلَّا فَخَلَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ صَاحِبِنَا فَإِنَّهُ يَأْسُنُ كَمَا يَأْسُنُ النَّاسُ"

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَآخَبَرَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَلَقِيَهُمَا رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا حَسَنِ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِتًا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنْتَ بَعْدَ ثَلَاثٍ لِعَبْدِ الْعَصَا ثُمَّ حَلَّ بِهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ، إِنِّي لَا عَرِفَ وَجْهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَإِنِّي خَائِفٌ أَلَّا يَقُومَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجْهِهِ هَذَا، فَأَذْهَبَ بِنَا إِلَيْهِ فَلَنَسَلْنَاهُ، فَإِنْ يَكُ هَذَا الْأَمْرُ إِلَيْنَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِلَّا يَكُ إِلَيْنَا أَمْرُنَا أَنْ يَسْتَوْصِيَ بِنَا خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَرَأَيْتَ إِذْ جِئْنَاكَ فَلَمْ يُعْطِنَاها، أَتَرَى النَّاسَ أَنْ يُعْطَوْها، وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُ إِلَّاهَا أَبَدًا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَدَّ مَرَضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَبِضَ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ فَتَادَةَ يَقُولُ: آخِرُ شَيْءٍ تَكَلَّمُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

\*\*\* سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا آغاز سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوا، آپ ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی یہاں تک کہ آپ پر مدہوشی طاری ہونے لگی، نبی اکرم ﷺ کی ازواج نے مشورہ کیا کہ آپ کے منہ میں دوائی پٹکائی جائے، انہوں نے آپ کے منہ میں دوائی پٹکائی، جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے دریافت کیا: یہ اُن خواتین کا طرز عمل ہے جو اس طرف سے آئی تھیں، آپ ﷺ نے حبشہ کی سرزمین کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی اُن خواتین میں شامل تھیں۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو ذات الحجب کی شکایت نہ ہو گئی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں اللہ تعالیٰ مجھے مبتلا نہیں کرے گا، گھر میں جو بھی شخص موجود ہے اُس کو دوائی پٹکائی جائے، صرف اللہ کے رسول کے چچا، یعنی حضرت عباس کو نہ پٹکائی جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس دن سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا، لیکن انہوں نے بھی دوائی پٹکائی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تاکید کی حکم دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن عبد اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا آغاز سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام کے دوران ہوا، آپ ﷺ نے اپنی ازواج سے اجازت طلب کی کہ آپ بیماری کے دن میرے گھر میں گزاریں! تو ازواج نے آپ کو اجازت پیش کر دی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نکلے آپ کا ایک ہاتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ پر تھا اور دوسرا ہاتھ آپ نے ایک دوسرے صاحب کے ہاتھ پر رکھا ہوا تھا اور آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔

عبید اللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ دوسرے صاحب کون تھے؟ جن کا نام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان نہیں کیا، وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے، لیکن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُن کا ذکر منظور نہیں تھا۔

زہری نے عروہ کے حوالے سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہوا، اُس بیماری کے دوران آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں سے پانی بہاؤ، جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں (یعنی جنہیں پہلے استعمال نہ کیا گیا ہو) تاکہ مجھے کچھ بہتری محسوس ہو، تو میں لوگوں کو ہدایات جاری کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو خضہ کے پیتل کے بنے ہوئے ٹب میں بٹھایا اور آپ پر پانی انڈیلنا یہاں تک کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم نے یہ کام کر لیا ہے، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے، اُن کے والد اُن تین افراد میں سے

ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اُن شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! تم لوگ زیادہ ہو جاؤ گے لیکن انصار زیادہ نہیں ہوں گے انصار میرے وہ قریبی لوگ ہیں میں جن کے پاس آیا تھا تو تم لوگ اُن کے معزز افراد کی عزت افزائی کرو اور اُن کے غلطی کرنے والے سے درگزر کرو۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمایا: ایک بندہ کو اُس کے پروردگار نے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا تو اُس بندہ نے اپنے پروردگار کے پاس جو موجود ہے اُسے اختیار کر لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سمجھ لی کہ نبی اکرم ﷺ کی مراد آپ کی اپنی ذات ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم سنبھل کر رہو! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد کے باہر کی طرف سے آنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو صرف ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے! کیونکہ میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس نے ابوبکر سے زیادہ اچھے طریقہ سے میرا ساتھ دیا ہو۔

زہری بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن عبد اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ عائشہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی: جب نبی اکرم ﷺ پر نزع کا عالم طاری ہوا تو آپ ﷺ اپنی چادر کو اپنے چہرے پر رکھتے تھے جب آپ کو اُس سے ٹھکن ہوتی تھی تو آپ اُسے اپنے چہرے سے ہٹا لیتے تھے اس دوران آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو اس طرح کا طریقہ عمل اختیار کرنے سے منع کرنا چاہ رہے تھے۔ معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں سے کہو کہ وہ نماز ادا کر لیں! حضرت عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ باہر گئے اُن کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے کہا: آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی انہوں نے بلند آواز میں تلاوت کی اُن کی آواز ویسے ہی بلند تھی جب نبی اکرم ﷺ نے یہ آواز سنی تو دریافت کیا: کیا یہ عمر کی آواز نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان اسے قبول نہیں کریں گے ابوبکر کو لوگوں کو نماز پڑھانی چاہیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بعد میں) حضرت عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے جو کیا وہ بہت بُرا کیا میں تو یہ سمجھا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے شاید تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم مجھ سے کہو (کہ میں لوگوں کو نماز پڑھا دوں)۔ تو حضرت عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ میں بطور خاص کسی شخص کو کہوں۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ قرآن کی تلاوت کریں گے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں پاسکیں گے اگر آپ حضرت ابوبکر کی بجائے کسی اور کو حکم دیں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! مجھے صرف یہ بات ناپسند تھی کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی جگہ پہلے کھڑے ہونے والے کسی شخص کو برا شگون نہ سمجھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دو یا تین مرتبہ اپنی درخواست دہرائی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادے، تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی خواتین کی طرح ہو۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی: پیر کے دن نبی اکرم ﷺ نے حجرہ کا پردہ ہٹایا، آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا جو قرآن کے ورق کی طرح تھا، آپ مسکرا رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم اپنی نماز کے بارے میں آزمائش کا شکار ہو جاتے (یعنی اپنی نماز توڑ دیتے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹلے قدموں پیچھے ہٹنے لگے، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم جس طرح ہوؤ ویسے ہی ہو، پھر آپ نے پردہ گرا دیا، پھر اسی دن نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کے رسول کا انتقال نہیں ہوا، بلکہ اُن کے پروردگار نے انہیں اُسی طرح بلوایا ہے جس طرح اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دن کے لیے بلوایا تھا، اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ نبی اکرم ﷺ اُس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک منافقین سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہاتھ اور اُن کی زبانیں نہیں کاٹ دیتے، جو یہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول کا انتقال ہو چکا ہے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے (اپنے ساتھیوں سے) فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اب کچھ ہی عرصہ ہمارے درمیان رہیں گے۔ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ کوئی ایسی چیز اختیار کر لیں جس پر آپ تشریف فرما ہوں اور اپنے سے غبار کو پرے رکھیں اور مقابلہ کرنے والے شخص کو لوٹا دیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں میں انہیں ایسی حالت میں چھوڑوں گا کہ یہ لوگ میری چادر کے بارے میں جھگڑا کریں گے اور میرے نقش قدم کو روندیں گے اور اُن کا غبار مجھے ڈھانپ لے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے حوالے سے راحت عطا کرے گا، اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ اب تھوڑا ہی عرصہ ہمارے درمیان موجود رہیں گے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول کا انتقال نہیں ہوا بلکہ آپ پر اُسی طرح بیہوشی طاری ہوئی ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بیہوشی طاری ہوئی تھی، اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ نبی اکرم ﷺ اُس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک منافقین سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہاتھ اور زبانیں نہیں کاٹ دیتے، جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول کی طرف سے کوئی عہد یا پیمانہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا:



اللہ کی قسم! جی نہیں! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول کا انتقال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک انہوں نے رسی کو ملا نہیں دیا، پھر انہوں نے جنگ میں حصہ لیا اور سلامت بھی رہے، انہوں نے خواتین کے ساتھ نکاح بھی کیا اور انہیں طلاق بھی دی اور وہ تمہارے پاس واضح حجت اور واضح راستہ چھوڑ کر گئے ہیں! ابن خطاب جو کہہ رہا ہے اگر یہ بات درست ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حوالے سے عاجز کر سکتا کہ وہ اُن سے (قبر کی) مٹی کو پرے کر دے اور انہیں ہماری طرف نکال دے، ورنہ ہمارے اور ہمارے ساتھی کے درمیان راستہ چھوڑ دو، کیونکہ وہ بھی اسی طرح متغیر (مرحوم) ہو گئے ہیں جس طرح لوگ متغیر (مرحوم) ہوتے ہیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے دوران حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اُٹھ کر آئے، اُن دونوں صاحبان سے ایک شخص کی ملاقات ہوئی، اُس شخص نے دریافت: اے ابوالحسن! نبی اکرم ﷺ کا کیا حال ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کی طبیعت بہتر ہے! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تین دن بعد تم لاٹھی کے غلام ہو گئے، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ لگتا ہے کہ میں نے اولاد عبد المطلب کے چہرے پر مرنے کے قریب کا مخصوص نشان پہچان لیا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی اس بیماری سے صحت یاب نہیں ہو سکیں گے، تم ہمارے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس چلو، ہم نبی اکرم ﷺ سے دریافت کریں اگر حکومت کا معاملہ ہمارے پاس ہوگا تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور اگر نبی اکرم ﷺ نے حکومت کا معاملہ ہمارے سپرد نہیں کیا تو ہم آپ سے یہ درخواست کریں گے کہ آپ ہمارے بارے میں بھلائی کی خاص ہدایت کر دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور نبی اکرم ﷺ نے یہ حکومت ہمیں نہ دی تو آپ کا کیا خیال ہے کہ لوگ یہ دیدیں گے؟ اللہ کی قسم! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کبھی سوال نہیں کروں گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں! پھر آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قادیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے آخری ہدایت یہ ارشاد فرمائی تھی: خواتین کے بارے میں اور اپنے زیرِ ملکیت (غلاموں اور کنیزوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

**9755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:**

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَمَضَى حَتَّى الْبَيْتِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ بُرْدَ حَبْرَةٍ كَانَ مُسَجَّى عَلَيْهِ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، لَقَدْ مَتَّ الْمَوْتَةُ الَّتِي لَا تَمُوتُ بَعْدَهَا أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ، فَكَلَّمَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ،

فَاقْبَلَ النَّاسُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَلَمَّا قَضَى أَبُو بَكْرٍ تَشَهُدَهُ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَمْ يَمُتْ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) "الْآيَةُ كُلُّهَا، فَلَمَّا تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَيَقِنَ النَّاسُ بِمَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَلَقَّوْهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى قَالَ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ أَنْزَلَتْ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَائِمٌ خَرَرْتُ إِلَى الْأَرْضِ، وَأَيَقِنْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے بات چیت کر رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گزر کر اُس گھر میں داخل ہو گئے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے یمنی چادر کو ہٹایا جس کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپا گیا تھا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا پھر وہ آپ پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور بولے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا! آپ نے ایسی موت کو دیکھ لیا ہے جس کے بعد آپ کو کبھی موت نہیں آئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکل کر مسجد میں گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عمر! تم بیٹھ جاؤ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو یا تین مرتبہ انہیں یہ بات کہی لیکن انہوں نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا تو لوگ اُن کی طرف متوجہ ہو گئے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اپنا کلمہ شہادت مکمل کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ”اما بعد! جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے اور تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے اُسے موت نہیں آئے گی“ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”محمد صرف رسول ہیں اُن سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔“

انہوں نے یہ آیت مکمل تلاوت کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! جب انہوں نے یہ آیت تلاوت کی تو لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا یقین ہو گیا اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سیکھی یہاں تک کہ کسی شخص نے یہ کہا لوگوں کو گویا یہ علم ہی نہیں تھا کہ یہ آیت بھی نازل ہو چکی ہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے تلاوت کیا (تو لوگوں کو اس کا پتا چلا)۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو تلاوت کیا، تو میں اُس وقت کھڑا ہوا تھا، میں اُسی وقت زمین پر گر گیا اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا ہے۔

**9756 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ رَحِمَهُ اللَّهُ الْأَجْرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى مَنبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُمَرُ، وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: "أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قُلْتُ مَقَالَةً، وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ كَمَا قُلْتُ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ الْمَقَالَةَ الَّتِي قُلْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا فِي عَهْدِ عَهْدِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَذْبُرَنَا - يُرِيدُ بِذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ آخِرَهُمْ - فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ فَاعْتَصِمُوا بِهِ تَهْتَدُونَ لِمَا هَدَى اللَّهُ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِي اثْنَيْنِ، وَإِنَّهُ أَوْلَى النَّاسِ بِأُمُورِكُمْ، فَقُومُوا فَبَايَعُوهُ" وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَةِ عَلَى الْمَنبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ عُمَرَ يُزْعِجُ أَبَا بَكْرٍ إِلَى الْمَنبَرِ إِذْ عَاجَا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ سنا، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! جب وہ نبی اکرم ﷺ کے منبر پر بیٹھے تھے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے وصال سے اگلے دن کی بات ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے انہوں نے کوئی کلام نہیں کیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اما بعد! میں نے ایک بات کہی تھی حالانکہ صورت حال وہ نہیں تھی، جو میں نے کہی تھی، اللہ کی قسم! میں نے جو بات کہی تھی، میں نے اس بارے میں اللہ کی کتاب میں کوئی بات نہیں پائی، اور نہ ہی اس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کوئی بات بیان کی، لیکن مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم ﷺ اُس وقت تک زندہ رہیں گے، جب تک ہم سب کا انتقال نہیں ہو جاتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ ہم سب میں سب سے آخر میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوگا۔ (پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) بہر حال اگر حضرت محمد ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان ایک نور نور رکھا ہے جس کے ذریعہ تم ہدایت حاصل کر سکتے ہو، یہ اللہ کی کتاب ہے، تم اسے مضبوطی سے تھام لو، تم لوگ ہدایت پالو گے، یہ وہ ہدایت ہے جو اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو دی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے! یہ اللہ کے رسول کے ساتھی ہیں اور (غار میں موجود) دو افراد میں سے ایک ہیں، تمہارے معاملات کے بارے میں سب سے معزز شخصیت ہیں، تم لوگ اٹھو اور ان کی بیعت کر لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں میں سے کچھ لوگ اس سے پہلے بنو ساعدہ کے سقیفہ میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکے تھے، لیکن اُن کی عام بیعت منبر پر ہوئی۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

کو بھیج کر منبر کی طرف لے جا رہے تھے۔

**9757 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اخْتَصَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي الْبَيْتِ رَجُلًا فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجُعُ، وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرَّبُوا يَكْتُبُ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَعَطِهِمْ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا آخری وقت قریب آیا تو گھر میں کچھ افراد موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھوادوں جس کے بعد تم گمراہی کا شکار نہیں ہو گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول پر تکلیف کا غلبہ ہے تم لوگوں کے پاس قرآن موجود ہے ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ تو گھر میں موجود لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا اور ان کے درمیان بحث شروع ہو گئی کچھ حضرات کا یہ کہنا تھا کہ تم لوگ کاغذ قلم لے کر آؤ تاکہ نبی اکرم ﷺ تمہارے لیے ایسی تحریر لکھوادیں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اور کچھ حضرات کا وہ کہنا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس لوگوں کی یہ بحث اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اٹھ جاؤ۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: یہ کیسی بد نصیبی ہے جو نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اس تحریر کو لکھوانے کے درمیان حائل ہو گئی تھی جو لوگوں کے اختلاف اور ان کی بحث کی وجہ سے ہوئی تھی۔

بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

باب: ثقیفہ بنو ساعدہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہونا

**9758 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ آخِرَ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ - وَنَحْنُ بِمِنَى - آتَانِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي مَنْزِلِي عَشِيًّا، فَقَالَ: لَوْ شَهِدْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي سَمِعْتُ فَلَانًا يَقُولُ: لَوْ قَدْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ بَايَعْتُ فَلَانًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَقَائِمٌ عَشِيَّةً فِي النَّاسِ فَتَحْدِثُهُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْتَصِبُوا الْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ " قَالَ: فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَغَوَاثَهُمْ، وَإِنَّهُمْ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ قُلْتُ فِيهِمْ الْيَوْمَ مَقَالَةً أَنْ يَطِيرُوا بِهَا كُلَّ مَطِيرٍ وَلَا يَعْوَهَا، وَلَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا، وَلَكِنْ أَمْهَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ السُّنَّةِ وَالْهَجْرَةِ، وَتَخْلُصُ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَتَقُولُ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعْمُوا مَقَالَاتِكَ وَيَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قَوْمَ مِنْ بِيٍّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقَوْمُهُ فِي الْمَدِينَةِ " قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَاءَ الْجُمُعَةُ هَجَرْتُ لَمَّا حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَوَحَدْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ سَقَيْنِي بِالتَّهْجِيرِ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ - تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ قَالَ: فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ وَهُوَ مُقْبِلٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَيَقُولَنَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ، قَالَ فَغَضِبَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ: وَآتَى مَقَالَةَ يَقُولُ لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ؟ قَالَ: فَلَمَّا ارْتَفَى عُمَرُ الْمِنْبَرِ أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي آدَانِهِ، فَلَمَّا فَرَعَ مِنْ آدَانِهِ قَامَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ مَقَالَةً قَدْ قَدَّرْتُ لِي أَنْ أَقُولَهَا، لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ مَعَهُ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولُ قَائِلٌ: وَاللَّهِ مَا الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ فَيُضِلُّ أَوْ يَتْرُكُ فَرِيضَةً أَنْزَلَهَا اللَّهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ وَكَانَ الْحَمْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ، ثُمَّ قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ: وَلَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفِّرَ بِكُمْ أَوْ فَإِنْ كُفِّرَ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ "، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَبَ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ "، ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ فَلَانًا مِنْكُمْ يَقُولُ: إِنَّهُ لَوْ قَدْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ بَايَعْتُ فَلَانًا، فَلَا يَعْرَنَ أَمْرًا أَنْ يَقُولَ: إِنَّ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً - وَقَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ - أَلَا أَنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا، وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ يَقْطَعُ إِلَيْهِ الْأَعْنَاقُ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، إِنَّهُ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَمَنْ مَعَهُ تَخَلَّفُوا عَنْهُ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ، وَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ الْأَنْصَارُ بِأَسْرِهِا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْنَا نُوْمُهُمْ، فَلَقِينَا رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فَقَالَا: أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟ قُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَا: فَارْجِعُوا فَاقْضُوا أَمْرَكُمْ بَيْنَكُمْ قَالَ: قُلْتُ: فَاقْضُوا وَلَنَايَنَّهُمْ، فَاتَيْنَاهُمْ فَإِذَا هُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ مَرْمَلٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُ؟ قَالُوا: هُوَ وَجِعٌ قَالَ: فَقَامَ خَطِيبُ الْأَنْصَارِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، فَخُذْ الْأَنْصَارُ، وَكِتَابَةَ الْإِسْلَامِ، وَأَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ رَهْطٌ مِنَّا، وَقَدْ دَقَّتِ إِلَيْنَا دَافَةُ مِنْكُمْ، فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَرِ لُونَا مِنْ أَصْلَانَا وَبَحْضُونَا مِنَ الْأَمْرِ، وَكُنْتُ قَدْ رَوَيْتُ



فِي نَفْسِي، وَكُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُومَ بِهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَبِي بَكْرٍ، وَكُنْتُ أَذَارُهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ بَعْضَ الْحَدِّ وَكَانَ هُوَ أَوْفَرُ مِنِّي وَاجَلَّ، فَلَمَّا أَرَدْتُ الْكَلَامَ قَالَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْصِيَهُ، فَحَمِدَ اللَّهُ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَتْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا تَرَكَ كَلِمَةً كُنْتُ رَوَيْتُهَا فِي نَفْسِي إِلَّا جَاءَ بِهَا أَوْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا فِي بَدِيهِتِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَا ذَكَّرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ فَانْتُمْ لَهُ أَهْلٌ وَلَنْ تَعْرِفَ الْعَرَبُ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ فَهُوَ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَنَسَبًا، وَإِنِّي قَدْ رَضِيتُ لَكُمْ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، فَبَايَعُوا أَبَهُمَا شَتْمًا قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا كَرِهْتُ مِمَّا قَالَ شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ، كُنْتُ لَأَنْ أَقْدَمَ فَيَضْرِبَ عُنُقِي لَا يَقْرُبُنِي ذَلِكَ إِلَى إِلِيمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُؤَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا قَضَى أَبُو بَكْرٍ مَقَالَتَهُ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا جَذِلُّهَا الْمُحَكِّكُ وَعَذِيقُهَا الْمَرْجَبُ، مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، وَإِلَّا أَجْلَبْنَا الْحَرْبَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ جَدْعًا، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَصْلُحُ سَيْفَانِ فِي غِمْدٍ وَاحِدٍ، وَلَكِنْ مِنَّا الْأَمْرَاءُ وَمِنْكُمْ الْوُزَرَاءُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ بِالسَّنَادِ: فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ بَيْنَنَا، وَكَثُرَ اللَّغَطُ حَتَّى أَشْفَقْتُ الْإِخْتِلَافَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ ابْسُطْ يَدَكَ أَبَايَعُكَ قَالَ: فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ، فَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَبَايَعَهُ الْأَنْصَارُ قَالَ: وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدٍ حِينَ قَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدًا قَالَ: قُلْتُ: قَتَلَ اللَّهُ سَعْدًا وَأَنَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَوْ قَوْمٍ كَانَ أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ، خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ أَنْ يُحْدِثُوا بَيْعَةً بَعْدَنَا، فَمَا أَنْ نَبَايَعَهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى، وَأَمَّا أَنْ نَخَالِفَهُمْ فَيَكُونُوا فَسَادًا، فَلَا يَعْرِفُونَ أَمْرًا أَنْ يَقُولَ إِنَّ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ فُلْتَةً، فَقَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ وَفَى شَرِّهَا، وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ يَقْطَعُ إِلَيْهِ الْأَعْنَاقُ مِثْلَ أَبِي بَكْرٍ، فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ لَا يَتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغَرُّةً أَنْ يَقْتُلَا

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الرَّجُلَيْنِ الَّذِينَ لَقِيَاهُم مِنَ الْأَنْصَارِ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ، وَالَّذِي قَالَ: أَنَا جَذِلُّهَا الْمُحَكِّكُ وَعَذِيقُهَا الْمَرْجَبُ الْحَبَابُ بْنُ الْمُنْدَرِ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا تھا جب اس حج کا موقع آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آخری حج کیا تھا ہم اس وقت منیٰ میں موجود تھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ شام کے وقت میری رہائش گاہ آئے اور بولے: کاش کہ تم اس وقت امیر المؤمنین کے پاس موجود ہوتے جب آج ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں نے فلاں شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں شخص کی بیعت کر لوں گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آج شام میں لوگوں کے درمیان کھڑا ہوں گا اور انہیں اس طرح کے لوگوں سے بچنے کی تلقین کروں گا جو مسلمانوں کے معاملہ کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں ان

میں عام لوگ بھی ہوتے ہیں وہ آپ کی محفل میں غالب آ جائیں گے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر آپ نے آج ایسے لوگوں کے بارے میں کوئی گفتگو کی تو وہ لوگ اس بات کو پھیلا دیں گے وہ اُسے محفوظ نہیں رکھیں گے اور اُسے غلط طور پر نقل کریں گے اے امیر المؤمنین! اگر آپ کچھ توقف کر لیں جب تک آپ مدینہ منورہ تشریف نہیں لے جاتے وہ سنت اور ہجرت کا گھر ہے وہاں صرف مہاجرین اور انصار ہوں گے وہاں آپ جو بھی گفتگو کرنا چاہیں گے آپ وہ گفتگو کیجئے گا وہ لوگ آپ کی بات کو محفوظ بھی رکھیں گے اور اُسے صحیح طور پر نقل کریں گے۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو میں مدینہ جانے کے بعد سب سے پہلی گفتگو اسی بارے میں کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ مدینہ منورہ آ گئے اور جمعہ کا دن آیا تو میں جلدی مسجد چلا گیا کیونکہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مجھے اس بارے میں بتا چکے تھے تو میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے وہاں پہنچ چکے تھے اور منبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں اُن کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا میرا گھٹنا اُن کے گھٹنے کے ساتھ مِس ہو رہا تھا جب سورج ڈھل گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اللہ اُن پر رحم کرے! جب میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! آج امیر المؤمنین منبر پر ایسی گفتگو کریں گے جو انہوں نے اس سے پہلے نہیں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور بولے: آج وہ ایسی کون سی گفتگو کریں گے جو انہوں نے اس سے پہلے نہیں کی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے تو مؤذن نے اذان دینا شروع کی جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا:

اما بعد! میں ایک ایسی گفتگو کرنے لگا ہوں جسے کرنے کا مجھے موقع مل رہا ہے مجھے نہیں معلوم! ہو سکتا ہے کہ یہ میری موت سے پہلے کی (آخری اہم گفتگو) ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ہمراہ مبعوث کیا اُس نے اُن کے ہمراہ کتاب کو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے اُن پر جو کچھ نازل کیا اُس میں سنگسار کرنے سے متعلق آیت بھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کیا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا تو کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اللہ کی قسم! سنگسار کرنے کا حکم تو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے اور اس طرح وہ شخص گمراہی کا شکار ہو جائے گا یا وہ ایک ایسے فرض کو ترک کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا خبردار! سنگسار کرنا حق ہے جو اُس شخص کو کیا جائے گا جو محسن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے اور پھر ثبوت کے ذریعہ یہ بات ثابت ہو جائے یا (عورت) حاملہ ہو جائے یا وہ شخص اعتراف کر لے ہم اس آیت کو بھی تلاوت کیا کرتے تھے کہ تم اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو کیونکہ یہ تمہارا کفر ہوگا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارے کفر کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد سے روگردانی کرو۔ پھر اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ تم مجھے اس طرح نہ بڑھا چڑھا دینا جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا چڑھا دیا تھا اللہ تعالیٰ کا درود اُن

پر نازل ہوا! میں اللہ کا بندہ ہوں، تو تم لوگ یہ کہنا کہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں!

(پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے فلاں شخص کا یہ کہنا ہے: اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا، تو میں فلاں کی بیعت کر لوں گا، تو کسی بھی شخص کو یہ چیز غلط نہیں کا شکار نہ کرے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہو گئی تھی، وہ اگرچہ اچانک ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس کی خرابی سے محفوظ رکھا اور تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کا عزت و احترام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مانند ہو، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا، اُس وقت وہ ہمارے سب سے بہترین فرد تھے، حضرت علی، حضرت زبیر اور اُن کے ساتھ کچھ دیگر لوگ اُن کی بیعت میں شریک نہیں ہوئے تھے، وہ لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہے تھے، انصار بھی اُن کی بیعت میں (ابتدائی طور پر) شامل نہیں تھے، وہ سقیفہ بنو ساعدہ کے اندر تھے، مہاجرین اکٹھے ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تھے، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! تو میں نے یہ کہا تھا کہ اے حضرت ابوبکر! آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں! تو ہم لوگ اُن لوگوں کی طرف چل پڑے، راستہ میں ہماری ملاقات انصار سے تعلق رکھنے والے دو نیک افراد سے ہوئی، جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا، اُن دونوں صاحبان نے یہ دریافت کیا: اے مہاجرین کے گروہ! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا: ہم اپنے ان انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں! تو اُن دونوں صاحبان نے کہا: آپ لوگ واپس چلے جائیں اور اپنے معاملہ کو اپنے درمیان طے کر لیں۔ تو میں نے کہا: ہم اُن کے پاس ضرور جائیں گے، ہم اُن کے پاس گئے تو وہ لوگ سقیفہ بنو ساعدہ میں اکٹھے تھے، اُن کے درمیان ایک شخص موجود تھا جس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ہیں، میں نے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ بیمار ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر انصار کا خطیب کھڑا ہوا، اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اُس کی شان کے مطابق بیان کی اور پھر یہ بات کہی: اما بعد! ہم انصار ہیں جو اسلام کا دستہ ہیں، اے قریش کے گروہ! تم عددی اعتبار سے ہم سے کم ہو، تم میں سے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے ہیں، جو یہ چاہتے ہیں کہ وہ حکومت کے مستحق بن جائیں اور حکومت کے معاملہ میں ہمیں لا تعلق کر دیں۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں اُس کا جواب اپنے ذہن میں تیار کر چکا تھا اور میں یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت ابوبکر کے سامنے اُن کے مد مقابل کھڑا ہو جاؤں اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے دفاع کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ معزز اور جلیل القدر تھے، جب میں نے کلام کرنے کا ارادہ کیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ٹھہر جاؤ! تو مجھے اُن کی نافرمانی اچھی نہیں لگی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اُس کی شان کے مطابق بیان کی، پھر انہوں نے گفتگو شروع کی، اللہ کی قسم! انہوں نے کوئی ایسا پہلو نہیں چھوڑا جس کے بارے میں میں اپنے ذہن میں مضمون تیار کر چکا تھا، انہوں نے ہر پہلو کو زیادہ اچھے اور زیادہ بہتر طور پر فی البدیہہ بیان کیا، پھر انہوں نے کہا: اما بعد! اے انصار کے گروہ! تم نے اپنے درمیان موجود جس بھلائی کا ذکر کیا ہے تو تم اُس کے اہل ہو! لیکن

حکومت کے معاملہ میں عرب صرف قریش کے قبیلے سے واقف ہیں؛ کیونکہ رہائش اور نسب دونوں کے اعتبار سے سب سے نمایاں حیثیت قریش کو حاصل ہے، میں تمہارے لیے ان دو آدمیوں کو پیش کرتا ہوں، تم ان میں سے جس کی چاہو بیعت کر لو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے جتنی بھی گفتگو کی تھی، اُس میں مجھے صرف یہی بات ناپسند ہوئی کیونکہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے آگے کر کے میری گردن اڑادی جائے، جو کسی بھی جرم کے ارتکاب کے بغیر ہو، یہ چیز مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مجھے کسی ایسی قوم کا امیر مقرر کیا جائے، جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی گفتگو ختم کی تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: میں وہ چھوٹی لکڑی ہوں، جس سے کھجایا جاتا ہے، اور کھجور کا وہ چھوٹا درخت ہوں جس سے ٹیک لگائی جاتی ہے، (یعنی ہر معاملے میں مجھ سے مشورہ لیا جاتا ہے) ہم میں سے ایک امیر ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہو جائے گا، اے قریش کے گروہ! ورنہ ہمارے اور تمہارے درمیان لڑائی ہو سکتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتی ہیں، حکمران ہم میں سے ہوگا اور وزیر تم میں سے ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ زہری نے اپنی سند کے ساتھ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہمارے درمیان آوازیں بلند ہوئیں اور بحث زیادہ ہو گئی، یہاں تک کہ مجھے اختلاف کا اندیشہ ہوا تو میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر! آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، تو میں نے اُن کی بیعت کر لی، پھر مہاجرین نے اُن کی بیعت کر لی، پھر انصار نے بھی اُن کی بیعت کر لی۔ ہم اُس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے، جب کسی شخص نے کہا: تم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے کہا: سعد کو اللہ تعالیٰ نے قتل کیا ہے!

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ہم لوگ اُس وقت جس طرح کی صورت حال سے دوچار تھے اُس وقت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے بہتر اور کوئی معاملہ نہیں تھا کیونکہ ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ اگر ہم اُن لوگوں کو چھوڑ کر گئے، تو وہ ہمارے بعد نئے سرے سے بیعت کر لیں گے، تو یا تو ہمیں اُس کی بیعت کرنی پڑے گی، جس سے ہم راضی نہیں ہوں گے، یا پھر ہمیں اُن کی مخالفت کرنی پڑے گی اور اس صورت میں فساد ہوگا، تو کسی بھی شخص کو یہ غلط فہمی ہرگز نہ ہو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہو گئی تھی، اگرچہ وہ اچانک تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس کی خرابی سے محفوظ رکھا، لیکن تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے، جس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح کا عزت و احترام حاصل ہو، تو جو شخص مسلمانوں کے باہمی مشورہ کے بغیر کسی شخص کی بیعت کرے گا، اُس کی پیروی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اُس شخص کی پیروی کی جائے گی، جس کی اُس نے بیعت کی ہے اور وہ اس لائق ہوگا کہ اُس کے ساتھ لڑائی کی جائے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے: عروہ نے یہ بات نقل کی ہے: وہ دو آدمی جن کا تعلق انصار سے تھا اور

جن سے حضرت عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی تھی وہ حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی رضی اللہ عنہما تھے اور وہ صاحب جنہوں نے یہ کہا تھا: اَنَا جَذَيْلُهَا الْمُحَكِّكُ وَعَذَيْقُهَا الْمَرْجَبُ وَهَـ حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ تھے۔

**9759 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ كَيْثٍ، عَنْ وَاصِلِ الْأَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى إِمَارَةٍ نَفْسِهِ، أَوْ غَيْرِهِ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَحِلُّ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَقْتُلُوهُ

\*\*\* معروف بن سوید نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص خود کو امیر بنانے کی طرف یا کسی دوسرے شخص کو امیر بنانے کی طرف دعوت دے اور وہ مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر ہو تو تمہارے لیے یہ بات ضروری ہے کہ تم اُسے قتل کر دو۔

**9760 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "اغْصِلْ عَيْنِي ثَلَاثًا: الْإِمَارَةُ شُورَى، وَفِي فِدَاءِ الْعَرَبِ مَكَانُ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَفِي ابْنِ الْأَمَةِ عَبْدَانِ، وَكُتْمَ ابْنِ طَاوُسٍ الثَّلَاثَةَ"

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے تین باتیں سیکھ لو: حکومت کا فیصلہ باہمی مشورہ سے ہوگا اور عربوں کے فدیہ میں ہر غلام کی جگہ غلام ہوگا اور کنیز کے بیٹے میں دو غلاموں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ طاؤس کے صاحبزادے نے تیسری بات کو چھپا لیا تھا (یعنی اُسے بیان نہیں کیا)۔

**9761 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِءُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَرَجُلًا، مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا جَالِسَيْنِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِءِ فَجَلَسَ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّا لَا نَحِبُّ أَنْ يُجَالِسَنَا مَنْ يَرْفَعُ حَدِيثَنَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَسْتُ أَجَالِسُ أَوْلِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ عُمَرُ: بَلَى، فَجَالَسَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ وَلَا تَرْفَعُ حَدِيثَنَا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ لِلْأَنْصَارِيِّ: مَنْ تَرَى النَّاسَ يَقُولُونَ يَكُونُ الْخَلِيفَةُ بَعْدِي؟ قَالَ: فَعَدَّدَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُسَمِّ عَلِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا لَهُمْ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ؟ فَوَاللَّهِ أَنَّهُ لَأَخْرَاهُمْ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُقِيمَهُمْ عَلَى طَرِيقَةٍ مِنَ الْحَقِّ قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِينَ وَلِيَ السِّتَّةَ الْأَمْرَ، فَلَمَّا جَاؤُوا أَتَبَعَهُمْ بَصْرَةَ ثُمَّ قَالَ: لَيْنَ وَلَوْهَا الْأَجْلِحَ لَيَرَكَبَنَّ بِهِمُ الطَّرِيقَ - يُرِيدُ عَلِيًّا -

\*\*\* محمد بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران عبدالرحمن بن عبدالقاری آ گئے اور ان دونوں صاحبان کے پاس بیٹھ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص آ کر بیٹھے جو ہماری بات آگے پھیلا دے تو عبدالرحمن نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اُن لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا ہوں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے! تم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھو اور ان



لوگوں کے ساتھ بیٹھو لیکن ہماری بات آگے نہ پہنچانا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصاری سے دریافت کیا: تم نے لوگوں کو کیا دیکھا ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں کہ میرے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ تو اس انصاری نے متعدد مہاجرین کا نام لیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ابوالحسن کے بارے میں لوگوں کی کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! وہ تو اس کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہیں، اگر وہ اس کے نگران بن جاتے ہیں، تو وہ لوگوں کو حق کے راستہ پر قائم رکھیں گے۔

معمرنے ایک اور سند کے ساتھ عمرو بن میمون اودی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے چھ آدمیوں کو اس کا نگران مقرر کیا، تو جب وہ حضرات تشریف لے گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے انہیں دیکھتے رہے اور پھر بولے: اگر یہ لوگ ارجح (جس کے بال تھوڑے ہو گئے ہوں) کو اپنا امیر بنالیں، تو وہ انہیں صحیح راستہ پر لے کر چلے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

## قَوْلُ عُمَرَ فِي أَهْلِ الشُّوَرَى

باب: شوری کے اراکین کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

**9762 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اجْتَمَعَ نَفَرٌ فِيهِمُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالُوا: مَنْ تَرَوْنَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مُسْتَخْلِفًا؟ فَقَالَ قَائِلٌ: عَلِيٌّ، وَقَالَ قَائِلٌ: عُثْمَانُ، وَقَالَ قَائِلٌ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَإِنَّ فِيهِ خَلْفًا، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: أَفَلَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذَاكَ؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَرْكَبُ كُلَّ سَبْتٍ إِلَى أَرْضٍ لَهُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ السَّبْتِ ذَكَرَ الْمُغِيرَةُ ابْنَهُ، فَوَقَفَ عَلَى الطَّرِيقِ فَمَرَّ بِهِ عَلَى آتَانٍ لَهُ تَحْتَهُ كِسَاءٌ قَدْ عَطَفَهُ عَلَيْهَا، فَسَلَّمَ عُمَرُ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْمُغِيرَةُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أَسِيرَ مَعَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا أَتَى عُمَرُ ضَيْعَتَهُ نَزَلَ عَنِ الْآتَانِ وَآخَذَ الْكِسَاءَ فَبَسَطَهُ وَاتَّكَأَ عَلَيْهِ، وَقَعَدَ الْمُغِيرَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَدَّثَهُ، ثُمَّ قَالَ الْمُغِيرَةُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا تَذَرِي مَا قَدَرُ أَجْلِكَ، فَمَا حَدَّثْتَ لِنَاسٍ حَدًّا، أَوْ عَلَّمْتَ لَهُمْ عِلْمًا يَهْتَوْنَ إِلَيْهِ قَالَ: فَاسْتَوَى عُمَرُ جَالِسًا، ثُمَّ قَالَ: "هِيَ اجْتَمَعْتُمْ فَقُلْتُمْ: مَنْ تَرَوْنَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مُسْتَخْلِفًا؟ فَقَالَ قَائِلٌ: عَلِيٌّ، وَقَالَ قَائِلٌ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَإِنَّ فِيهِ خَلْفًا قَالَ: فَلَا يَأْمَنُوا يُسْأَلُ عَنْهَا رَجُلَانِ مِنْ آلِ عُمَرَ " فَقُلْتُ: أَنَا لَا أَعْلَمُ لَكَ ذَلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ قَالَ: مَنْ؟ قُلْتُ: عُثْمَانُ قَالَ: أَخْشَى عَقْدَهُ وَآثَرَتَهُ قَالَ: قُلْتُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: مُؤْمِنٌ ضَعِيفٌ قَالَ: قُلْتُ: فَالزُّبَيْرُ قَالَ: ضَرِسٌ قَالَ: قُلْتُ: طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: رِضَاؤُهُ رِضَاءُ مُؤْمِنٍ وَعُضْبُهُ غَضَبُ كَافِرٍ أَمَا إِنِّي لَوْ وَلَّيْتُهَا إِيَّاهُ لَجَعَلَ خَاتَمَهُ فِي يَدِ امْرَأَتِهِ قَالَ: قُلْتُ: فَعَلَيْكَ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ أَحْرَاهُمْ إِنْ كَانَ أَنْ يَقِيمَهُمْ عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كُنَّا نَعِيبُ عَلَيْهِ مُزَاحَةً كَانَتْ فِيهِ**

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اکٹھے ہوئے جن میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اُن لوگوں نے دریافت

کیا: تمہارے خیال میں امیر المؤمنین کے اپنا نائب مقرر کریں گے؟ تو کسی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کر لیں، کسی نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کر لیں گے، کسی نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کر لیں گے کیونکہ وہ اُن کے صاحبزادے بھی ہیں۔ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں اس بارے میں تم سب سے زیادہ علم نہیں رکھتا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ کے دن اپنی زمین کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے ایک مرتبہ ہفتہ کے دن حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے صاحبزادے کا ذکر کیا، وہ راستہ میں ٹھہر گئے اور اُن کے پاس سے گزرے وہ اپنی گدھی پر سوار تھے اُن کے نیچے ایک چادر رکھی ہوئی تھی جسے انہوں نے لپیٹ کے رکھا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا، پھر انہوں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں آپ کے ساتھ کچھ دور چلوں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے!

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین پر آئے تو وہ اپنی گدھی سے نیچے اترے انہوں نے چادر کو لے کر اُسے پھیلایا اور اُس کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ بیٹھ گئے اور اُن کے ساتھ بات چیت کرنے لگے، پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! آپ یہ بات نہیں جانتے کہ اب آپ کی زندگی کتنی رہ گئی ہے؟ تو اگر آپ لوگوں کے لیے کوئی حد مقرر کر دیں اور اُن کے لیے کوئی نشان مقرر کر دیں کہ جس کی طرف وہ رجوع کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ اکٹھے ہوئے تھے اور تم نے یہ کہا تھا: امیر المؤمنین! کسے اپنا نائب بنائیں گے؟ تو کسی نے کہا: حضرت علی کو اور کسی نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر کو کیونکہ وہ اُن کا بیٹا ہے۔ انہوں نے کہا: وہ لوگ اس بات سے مامون نہیں تھے کہ آلِ عمر سے تعلق رکھنے والے دو آدمی اس کے بارے میں مطالبہ کر سکتے ہیں، میں نے کہا: مجھے اس بارے میں زیادہ علم نہیں ہے۔

پھر میں نے کہا: آپ کسی کو اپنا نائب مقرر کر دیجئے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کسے؟ میں نے کہا: حضرت عثمان کو! انہوں نے جواب دیا: مجھے اُن کے ریاستی اہلکاروں سے ترجیحی سلوک کا اندیشہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: حضرت عبدالرحمن بن عوف کو کر دیں! انہوں نے کہا: وہ ایک کمزور مؤمن ہے، میں نے دریافت کیا: حضرت زبیر کو کر دیں! انہوں نے کہا: ان کا مزاج ٹھیک نہیں ہے، میں نے دریافت کیا: حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو کر دیں! انہوں نے کہا: جب وہ راضی ہوں تو مؤمن کی طرح راضی ہوتے ہیں اور جب غصہ میں ہوں تو کافر کی طرح غصہ میں ہوتے ہیں، اگر میں نے انہیں حکومت کا نگران مقرر کر دیا تو اُس حکومت کی انگٹھی اُن کی بیوی کے ہاتھ میں ہوگی۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: حضرت علی کو کر دیں! تو انہوں نے کہا: وہ اس کے زیادہ لائق ہیں، اگر وہ لوگوں کو اُن کے نبی کے طریقہ پر قائم رکھیں، لیکن ہمیں اُن پر یہی اعتراض ہے کہ اُن کے مزاج میں کچھ مزاج پایا جاتا ہے۔

**9763 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَقَالَتْ: عَلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ: إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ: "فَحَلَفْتُ أَنْ أَكَلِمَهُ فِي ذَلِكَ، فَسَكْتُ حَتَّى غَدَوْتُ وَلَمْ أَكَلِمْهُ قَالَ: وَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَحْمِلُ بِيَمِينِي جَبَلًا حَتَّى رَجَعْتُ**

فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً فَالَيْتُ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ، زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ، وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي إِبِلٍ وَرَاعِي غَنَمٍ، ثُمَّ جَانَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ؟ فَرِغَايَةُ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ: فَوَافَقَهُ قَوْلِي، فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً، ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ " فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَحْفَظُ دِينَهُ، وَإِنِّي إِنْ لَا اسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ، وَإِنْ اسْتَخْلِفُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ: فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ "

\*\*\* سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے کہا: تمہیں پتا ہے کہ تمہارے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کر رہے! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ ایسا نہیں کر سکتے! سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے یہ حلف اٹھایا کہ میں اس بارے میں اُن کے ساتھ ضرورت بات کروں گا۔ پھر میں خاموش ہو گیا، میں اُن کے پاس گیا، لیکن میں نے اُن کے ساتھ بات چیت نہیں کی، مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے میرے دائیں ہاتھ میں کوئی پہاڑ رکھا ہوا ہے، یہاں تک کہ میں اُن کے پاس سے واپس آ گیا، پھر میں دوبارہ اُن کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے لوگوں کی صورت حال کے بارے میں دریافت کیا، تو میں نے انہیں بتایا، پھر میں نے اُن سے کہا: میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا، میرا خیال ہے کہ وہ میں آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں، لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ آپ کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کر رہے! اگر آپ کا اونٹوں کا ایک چرواہا ہو یا بکریوں کا ایک چرواہا ہو اور پھر وہ آپ کے پاس آ جائے اور اُن جانوروں کو چھوڑ آئے تو آپ یہ سمجھیں گے کہ اُس نے اُن جانوروں کو ضائع کر دیا ہے تو لوگوں کی دیکھ بھال کرنا تو زیادہ اہم کام ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری بات پر غور و فکر کیا، انہوں نے کچھ دیر تک اپنے سر کو نیچے رکھا، پھر انہوں نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور بولے: اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کرے گا، اگر میں کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کرتا، تو نبی اکرم ﷺ نے بھی کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا اور اگر میں کسی کو اپنا جانشین مقرر کر دیتا ہوں، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں کا ذکر کیا تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب وہ نبی اکرم ﷺ کے طریقہ سے روگردانی نہیں کریں گے اور وہ کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کریں گے۔

## اسْتَخْلَفَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رَحِمَهُمَا اللَّهُ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا

اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر رحم کرے!

قَالَتْ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ زَهُوَ شَاكٍ فَقَالَ: اسْتَخْلَفْتُ عُمَرَ؟ وَقَدْ كَانَ عَتَا عَلَيْنَا وَلَا سُلْطَانَ لَهُ، فَلَوْ قَدْ مَلَكَنا لَكَانَ أَعْتَى عَلَيْنَا وَأَعْتَى، فَكَيْفَ تَقُولُ لِلَّهِ إِذَا لَقَيْتَهُ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَجْلِسُونِي فَأَجْلِسُوهُ فَقَالَ: "هَلْ تُفَرِّقُنِي إِلَّا بِاللَّهِ؟ فَإِنِّي أَقُولُ إِذَا لَقَيْتَهُ: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ أَهْلِكَ" قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: مَا قَوْلُهُ: خَيْرَ أَهْلِكَ؟ قَالَ: خَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ

\*\*\* قاسم بن محمد نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: مہاجرین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! وہ اُس وقت بیمار تھے اُس شخص نے کہا: آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر رہے ہیں! جب اُن کے پاس کوئی حکومتی اختیار نہیں ہے تو وہ اُس وقت بھی ہم پر سختی کرتے ہیں! اگر وہ ہمارے حکمران بن گئے تو وہ ہم پر زیادہ سختی بلکہ اور زیادہ سختی کریں گے! تو جب آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بارے میں کیا کہیں گے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! لوگوں نے انہیں بٹھایا تو انہوں نے کہا: کیا تم مجھے صرف اللہ کے نام پر ڈرا رہے ہو! جب میں اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا تو میں یہ عرض کروں گا: میں نے اُن لوگوں کا خلیفہ تیرے اہل میں سے سب سے بہتر فرد کو بنایا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے کیا مراد ہے: ”تیرے اہل میں سے سب سے بہتر فرد؟“ انہوں نے جواب دیا: یعنی اہل مکہ میں سے سب سے بہتر فرد۔

بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت

9765 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا بُويعَ لِأَبِي بَكْرٍ تَخَلَّفَ عَلِيُّ فِي بَيْتِهِ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ: تَخَلَّفْتَ عَنْ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ؟ فَقَالَ: إِنِّي آلَيْتُ بِيَمِينٍ حِينَ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَّا أَرْتَدِيَ بِرَدَاءٍ إِلَّا إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ حَتَّى أَجْمَعَ الْقُرْآنَ فَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَتَفَلَّتَ الْقُرْآنُ ثُمَّ خَرَجَ فَبَايَعَهُ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس بیعت میں شریک نہیں ہوئے اور اپنے گھر میں رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اُن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے پیچھے رہ گئے ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا تو اُس وقت میں نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ میں صرف فرض نماز کی ادائیگی کے لیے باہر نکلوں گا جب تک میں قرآن جمع نہیں کر لیتا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ یہ قرآن ضائع ہو سکتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے باہر آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

9766 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَرَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ

عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ، فَقَالَ: "أَمَّا عَلِيٌّ فَهَذَا بَيْتُهُ - يَعْنِي: بَيْتُهُ قَرِيبٌ مِنْ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ - وَسَاحِدَتُكَ عَنْهُ - يَعْنِي عُثْمَانَ - وَأَمَّا عُثْمَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَإِنَّهُ أَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ ذَنْبًا عَظِيمًا فَغَفَرَ لَهُ، وَأَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَكُمْ ذَنْبًا صَغِيرًا فَقَتَلْتُمُوهُ"

\*\*\* علاء بن عرار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو اُن کا گھر یہ ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد یہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے قریب مسجد کے ساتھ ہے اور میں تمہیں اُن کے بارے میں، یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاتا ہوں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! جب انہوں نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کے حوالے سے کسی بڑے گناہ کا ارتکاب کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی مغفرت کر دی اور جب انہوں نے اپنے اور تمہارے درمیان معاملہ کے حوالے سے کسی چھوٹے گناہ کا ارتکاب کیا، تو تم لوگوں نے انہیں شہید کر دیا۔

**9767 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي جَرٍّ قَالَ: لَمَّا بُويعَ لَأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَبُو سُفْيَانَ إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: غَلَبَكُمْ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ أَذَلُّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي قُرَيْشٍ، أَمَّا وَاللَّهِ لَا مَلَائِكَةً خِيَلًا وَرِجَالًا قَالَ: فَقُلْتُ: مَا زِلْتُ عَدُوًّا لِلْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ فَمَا ضَرَّ ذَلِكَ الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ شَيْئًا، إِنَّا رَأَيْنَا أَبَا بَكْرٍ لَهَا أَهْلًا

\*\*\* ابن ابجر بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اس معاملہ (یعنی حکومت) کے حوالے سے قریش سے تعلق رکھنے والے نچلے طبقہ کے قبیلہ کا فرد تم پر غالب آ گیا ہے اللہ کی قسم! میں پورے شہر کو سواروں اور پیدل لوگوں کے ساتھ بھر دوں گا (جو تمہاری حمایت کریں گے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے کہا: تم شروع سے ہی اسلام اور اہل اسلام کے دشمن رہے ہو! لیکن تم کبھی بھی اسلام اور اہل اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اس کے (یعنی حکومت کے) اہل ہیں۔

**9768 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ: أَخْبَرْنِي عَنْ قُرَيْشٍ قَالَ: أَرَزْنَا أَحْلَامًا اخْوَتْنَا بَنُو أُمَيَّةَ، وَأَنْجَدْنَا عِنْدَ الْإِقَاءِ، وَأَسْخَانًا بِمَا مَلَكَتِ الْيَمِينُ بَنُو هَاشِمٍ، وَرَبْحَانَةُ قُرَيْشٍ الَّتِي نَشَمُ بَيْنَهَا بَنُو الْمُغِيرَةِ، إِلَيْكَ عَنِّي سَائِرُ الْيَوْمِ

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے قریش کے بارے میں بتائیے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم میں سے سب سے عقلمند ہمارے بھائی بنو امیہ ہیں اور دشمن کا سامنا کرنے کے وقت سب سے زیادہ بہادر اور اپنے زیر ملکیت لوگوں کے معاملہ میں سب سے زیادہ نجی بنو ہاشم ہیں اور قریش کے پھول جیسے ہم سوگھتے ہیں وہ بنو مغیرہ ہیں، تم یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔

**9769 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ: أَخْبَرْنِي عَنْ قُرَيْشٍ قَالَ:

أَمَّا نَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ فَانْجَادَ امْجَادًا، أَهْدَا أَجْوَادًا، وَأَمَّا إِخْوَانُنَا بَنُو أُمَيَّةٍ فَادْبَهَ ذَادَةً، وَرِيحَانَةُ قُرَيْشٍ الَّتِي نَشُمُّ بَيْنَهَا بَنُو الْمُغِيرَةِ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے قریش کے بارے میں بتائیے! تو انہوں نے جواب دیا: جہاں تک ہمارا، یعنی بنو ہاشم کا تعلق ہے تو وہ بہادر اور معزز ہیں، عقلمند اور سخی ہیں، جہاں تک ہمارے بھائیوں بنو امیہ کا تعلق ہے تو وہ مہمان نواز اور دفاع کرنے والے لوگ ہیں اور قریش کے پھول جنہیں ہم سونگھتے ہیں وہ بنو مغیرہ ہیں۔

### غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ وَخَبَرُ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ

غزوہ ذات السلاسل، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

9770 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا هَاجَرَ وَجَاءَ الَّذِينَ كَانُوا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، بَعَثَ بَعْثَيْنِ قَبْلَ الشَّامِ إِلَى كَلْبٍ، وَبَلْقَيْنِ، وَغَسَّانَ، وَكُفَّارِ الْعَرَبِ الَّذِينَ فِي مَشَارِفِ الشَّامِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدِ الْبَعْثَيْنِ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ - وَهُوَ أَحَدُ بَنِي فِهْرِ - وَأَمَرَ عَلَى الْبَعْثِ الْآخَرَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ، فَانْتَدَبَ فِي بَعْثِ أَبِي عُبَيْدَةَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ خُرُوجِ الْبَعْثَيْنِ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَعُمَرُ بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ لَهُمَا: لَا تَعَاصِيَا فَلَمَّا فَصَلَا عَنِ الْمَدِينَةِ جَاءَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَقَالَ لِعُمَرُ بْنُ الْعَاصِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَتَعَاصِيَا، فِيمَا أَنْ تُطِيعُنِي وَإِنَّمَا أَنْ أُطِيعَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ: بَلْ أَطِيعُنِي، فَطَاعَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ، فَكَانَ عُمَرُ وَامِيرَ الْبَعْثَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَدًا شَدِيدًا، فَكَلَّمَ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ: أَطِيعُ ابْنَ النَّابِغَةِ، وَتُؤَمِّرُهُ عَلَى نَفْسِكَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعَلَيْنَا؟ مَا هَذَا الرَّأْيُ؟ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ لِعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ابْنَ أُمِّ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ وَإِلَيْهِ أَنْ لَا نَتَعَاصِيَا، فَخَشِيتُ إِنْ لَمْ أُطِعهُ، أَنْ أَعْصِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَكَيْتُ إِلَيْهِ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنَا بِمُؤَثِّرٍ بِهَا عَلَيْكُمْ إِلَّا بَعْدَكُمْ - يُرِيدُ الْمُهَاجِرِينَ - وَكَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ تُسَمَّى ذَاتَ السَّلَاسِلِ، أُسِرَ فِيهَا نَاسٌ كَثِيرَةٌ مِنَ الْعَرَبِ وَسُبُوا، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ، فَانْتَدَبَ فِي بَعْثِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ أَنْ يَصِلَ ذَلِكَ الْبَعْثُ، فَأَنْفَذَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ حِينَ وَلِيَ الْأَمْرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ أَمْرَاءَ إِلَى الشَّامِ، وَأَمَرَ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ عَلَى جُنْدٍ، وَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ عَلَى جُنْدٍ، وَأَمَرَ شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ عَلَى جُنْدٍ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى جُنْدٍ قَبْلَ الْعِرَاقِ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ كَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى أَمَرَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ



وَجُنْدِهِ، وَذَلِكَ مِنْ مَوْجِدَةٍ وَجَدَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ حِينَ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَقِيَ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ فَقَالَ: أَغْلَبْتُمْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ عَلَى أَمْرِكُمْ؟ فَلَمْ يَحْمِلْهَا عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ وَحَمَلَهَا عَلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَإِنَّكَ لَتَتْرُكُ أَمْرَتَهُ عَلَى النَّعَالِ، فَلَمَّا اسْتَعْمَلَهُ أَبُو بَكْرٍ ذَكَرَ ذَلِكَ، فَكَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَاسْتَعْمَلَ مَكَانَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، فَأَدْرَكَهُ يَزِيدُ أَمِيرًا بَعْدَ أَنْ وَصَلَ الشَّامَ بِذِي الْمَرْوَةِ، وَكَتَبَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَمَرَهُ بِالْمَسِيرِ إِلَى الشَّامِ بِجُنْدِهِ، فَفَعَلَ، فَكَانَتِ الشَّامُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْوَاءَ حَتَّى تُوَفِّيَ أَبُو بَكْرٍ. فَلَمَّا اسْتَخْلَفَ عُمَرُ نَزَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَأَمَرَ مَكَانَهُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ الْجَابِيَةَ فَنَزَعَ شُرْحِيلَ بْنَ حَسَنَةَ، وَأَمَرَ جُنْدَهُ أَنْ يَتَفَرَّقُوا فِي الْأَمْوَاءِ الثَّلَاثَةِ فَقَالَ شُرْحِيلُ بْنُ حَسَنَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعَزَّتْ أَمْ خُنْتُ؟ قَالَ: لَمْ تَعْجَزْ وَلَمْ تَخُنْ قَالَ: فَفِيمَ عَزَلْتَنِي؟ قَالَ: تَحَرَّجْتُ أَنْ أُؤْمِرَكَ وَأَنَا أَجْدُ أَقْوَى مِنْكَ قَالَ: فَأَعْذِرْنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: سَأَفْعَلُ، وَلَوْ عَلِمْتُ غَيْرَ ذَلِكَ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ فَعَذَرَهُ، ثُمَّ أَمَرَ عُمَرُ وَبْنَ الْعَاصِ بِالْمَسِيرِ إِلَى مِصْرَ وَبَقِيَ الشَّامُ عَلَى أَمِيرَيْنِ: أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، ثُمَّ تُوَفِّيَ أَبُو عُبَيْدَةَ، فَاسْتَخْلَفَ خَالِدًا وَابْنَ عِمَّةَ عِيَّاضَ بْنَ غَنَمٍ فَأَقْرَهُ عُمَرُ، فَقِيلَ لِعُمَرَ: كَيْفَ تُفَرِّقُ عِيَّاضَ بْنَ غَنَمٍ وَهُوَ رَجُلٌ جَوَادٌ لَا يَمْنَعُ شَيْئًا يُسْأَلُهُ؟ وَقَدْ نَزَعْتَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي أَنْ كَانَ يُعْطَى ذُنُوكَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ هَذِهِ شِيْمَةُ عِيَّاضٍ فِي مَالِهِ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى مَالِهِ، وَإِنِّي مَعَ ذَلِكَ لَمْ أَكُنْ لِأُغَيِّرَ أَمْرًا فَضَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: ثُمَّ تُوَفِّيَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَأَمَرَ مَكَانَهُ مُعَاوِيَةَ فَنَعَاهُ عُمَرُ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ: احْتَسِبْ يَزِيدُ يَا أَبَا سُفْيَانَ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللَّهُ، فَمَنْ أَمَرْتَ مَكَانَهُ؟ قَالَ مُعَاوِيَةُ قَالَ: وَصَلْتُكَ رَحِمَ قَالَ: ثُمَّ تُوَفِّيَ عِيَّاضَ بْنَ غَنَمٍ، فَأَمَرَ مَكَانَهُ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَكَانَتِ الشَّامُ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعُمَيْرٍ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ، فَاسْتَخْلَفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَعَزَلَ عُمَيْرًا، وَتَرَكَ الشَّامَ لِمُعَاوِيَةَ، وَنَزَعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ الْكُوفَةِ وَأَمَرَ مَكَانَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَنَزَعَ عُمَرُ وَبْنَ الْعَاصِ عَنْ مِصْرَ وَأَمَرَ مَكَانَهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، وَنَزَعَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَأَمَرَ مَكَانَهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، ثُمَّ نَزَعَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِنَ الْكُوفَةِ، وَأَمَرَ الْوَلِيدَ بْنَ عَقْبَةَ، ثُمَّ شَهِدَ عَلَى الْوَلِيدِ فَجَلَدَهُ وَنَزَعَهُ، وَأَمَرَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ مَكَانَهُ، ثُمَّ قَالَ النَّاسُ وَنَشَبُوا فِي الْفِتْنَةِ، فَحَجَّ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، ثُمَّ قَفَلَ مِنْ حَجَّهِ فَلَقِيَهُ خَيْلُ الْعِرَاقِ، فَرَجَعُوهُ مِنَ الْعُدَيْبِ، وَآخَرَجَ أَهْلَ مِصْرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، وَأَقْرَأَ أَهْلَ الْبَصْرَةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ الْفِتْنَةِ، حَتَّى إِذَا قُتِلَ عُثْمَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ بَايَعَ النَّاسُ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ: إِنَّ شِئْنًا قَبَايَعَانِي، وَإِنْ شِئْتُمَا بَايَعْتُ أَحَدَكُمَا، قَالَا: بَلْ نُبَايِعُكَ، ثُمَّ هَرَبَا إِلَى مَكَّةَ، وَبِمَكَّةَ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَتَكَلَّمَانِ بِهِ، فَأَعَانَتْهُمَا عَلَى رَأْيِهِمَا، فَأَطَاعَهُمْ نَاسٌ كَثِيرٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَخَرَجُوا قِبَلَ الْبَصْرَةِ يَطْلُبُونَ بِدَمِ ابْنِ عَفَّانَ، وَخَرَجَ مَعَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَخَرَجَ مَعَهُمْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فِي أَنْاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَلَّمُوا أَهْلَ الْبَصْرَةِ وَحَدَّثُوهُمْ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا، وَأَنَّهُمْ جَاءُوا تَائِبِينَ مِمَّا كَانُوا غَلَّوْا بِهِ فِي أَمْرِ عُثْمَانَ، فَطَاعَهُمْ عَامَّةُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَاعْتَزَلَ الْأَخْنَفُ - مِنْ تَمِيمٍ - وَخَرَجَ عَبْدُ الْقَيْسِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِعَامَةٍ مِنْ أَطَاعِهِ، وَرَكِبَتْ عَائِشَةُ جَمَلًا لَهَا يُقَالُ لَهُ عَسْكَرٌ، وَهِيَ فِي هَوْدَجٍ قَدْ أَلْبَسَتْهُ الدُّفُوفُ - يَعْنِي جُلُودَ الْبَقَرِ - فَقَالَتْ: إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ يَحْجِزَ بَيْنَ النَّاسِ مَكَانِي قَالَتْ: وَلَمْ أَحْسِبْ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ، وَلَوْ عَلِمْتُ ذَلِكَ لَمْ أَقِفْ ذَلِكَ الْمَوْقِفَ أَبَدًا قَالَتْ: فَلَمْ يَسْمَعْ النَّاسُ كَلَامِي، وَلَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيَّ، وَكَانَ الْقِتَالُ، فَقُتِلَ يَوْمَئِذٍ سَبْعُونَ مِنْ قُرَيْشٍ كُلُّهُمْ يَأْخُذُ بِخَطَامِ جَمَلِ عَائِشَةَ حَتَّى لَا يُقْتَلَ، ثُمَّ حَمَلُوا الْهُودَجَ حَتَّى أَذْخَلُوهُ مَنْزِلًا مِنْ تِلْكَ الْمَنَازِلِ، وَجَرِحَ مَرْوَانُ جِرَاحًا شَدِيدَةً، وَقُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ، وَقُتِلَ الزُّبَيْرُ بَعْدَ ذَلِكَ بِوَادِي السِّبَاعِ، وَقَفَلَتْ عَائِشَةُ وَمَرْوَانُ بِمَنْ بَقِيَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ، وَأَنْطَلَقَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمَتْ مَكَّةَ، فَكَانَ مَرْوَانُ وَالْأَسْوَدُ بْنُ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ عَلَى الْمَدِينَةِ وَأَهْلِهَا يُغْلِبَانِ عَلَيْهَا، وَهَاجَبَتِ الْحَرْبُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ، فَكَانَتْ بُعُوثُهُمَا تَقْدُمُ مَكَّةَ لِلْحَجِّ، فَابْتَدَعَا سَبَقَ فَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ أَيَّامَ الْحَجِّ لِلنَّاسِ، ثُمَّ إِنَّهَا أَرْسَلَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا لِلْآخَرَى: تَعَالَى نَكْتُبُ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعَلَيَّْ أَنْ يُعْتَقَا مِنْ هَذِهِ الْبُعُوثِ الَّتِي تَرُوعُ النَّاسَ، حَتَّى تَجْتَمِعَ الْأُمَّةُ عَلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: كَفَيْتُكَ أَخِي مُعَاوِيَةَ، وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: كَفَيْتُكَ عَلِيًّا. فَكَتَبَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَى صَاحِبِهَا، وَبَعَثَتْ وَقَدْ آتَتْ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ، فَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَاطَّاعَ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَهُمْ أَنْ يُطِيعَ أُمَّ سَلَمَةَ، فَتَنَاهَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ ذَلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ بُعُوثُهُمَا وَعُمَاهُمَا يَخْتَلِفُونَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ حَتَّى قُتِلَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى مُعَاوِيَةَ - وَمَرْوَانُ وَابْنُ الْبَحْتَرِيِّ يُغْلِبَانِ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي تِلْكَ الْفِتْنَةِ، وَكَانَتْ مِصْرُ فِي سُلْطَانِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَمَرَ عَلَيْهَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ بِنُ عِبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ حَامِلَ رَايَةِ الْأَنْصَارِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ وَغَيْرِهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَكَانَ قَيْسُ بْنُ ذُو الرِّيِّ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ الْفِتْنَةِ، فَكَانَ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَاهِدِينَ عَلَى إِخْرَاجِهِ مِنْ مِصْرَ وَيُغْلِبَانِ عَلَى مِصْرَ، وَكَانَ قَدْ اِمْتَنَعَ مِنْهُمَا بِاللَّهَاءِ وَالْمَكِيدَةِ، فَلَمْ يَقْدِرَا عَلَى أَنْ يَفْتَحَا مِصْرَ حَتَّى كَادَ مُعَاوِيَةُ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ قَبْلِ عَلِيٍّ. قَالَ: فَكَانَ مُعَاوِيَةُ يُحَدِّثُ رَجُلًا مِنْ ذَوِي الرِّيِّ مِنْ قُرَيْشٍ فَيَقُولُ: مَا ابْتَدَعْتُ مِنْ مَكِيدَةٍ قَطُّ أَغْدَبَ عِنْدِي مِنْ مَكِيدَةٍ كَايَدْتُ بِهَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ قَبْلِ عَلِيٍّ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ حِينَ اِمْتَنَعَ مِنِّي قَيْسُ، فَقُلْتُ لِأَهْلِ الشَّامِ: لَا تَسُبُّوا قَيْسًا، وَلَا تَدْعُونِي إِلَى غَزْوِهِ، فَإِنْ قَيْسًا لَنَا شِيعَةٌ، تَائِبِينَ كُتُبُهُ وَنَصِيحَتُهُ، إِلَّا تَرَوْنَ مَا يَفْعَلُ بِأَخَوَانِكُمُ الَّذِينَ عِنْدَهُ مِنْ أَهْلِ خَرْبَتَا يُجْرِي عَلَيْهِمْ أُعْطِيَاتِهِمْ وَأَرْزَاقَهُمْ، وَيُؤْمِنُ سِرُّهُمْ، وَيُحْسِنُ إِلَى كُلِّ رَاغِبٍ قَدِمَ عَلَيْهِ، فَلَا نَسْتَكْرِهُ فِي نَصِيحَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَطَفِئْتُ أَكْتُبُ بِذَلِكَ إِلَى

شِيعَتِي مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ مِنْ جَوَاسِسَ عَلَى الَّذِينَ هَدَى مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا وَنَمَاهُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، اتَّهَمَ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَكَتَبَ إِلَيْهِ بِأَمْرِهِ بِقِتَالِ أَهْلِ خَرْبَتَا - وَأَهْلِ خَرْبَتَا يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ آلَافٍ، فَأَبَى قَيْسٌ أَنْ يُقَاتِلَهُمْ، وَكَتَبَ إِلَى عَلِيٍّ أَنَّهُمْ وَجُوهُ أَهْلِ مِصْرَ وَأَشْرَافُهُمْ وَذَوُو الْحِفَاطِ مِنْهُمْ، وَقَدْ رَضُوا مِنِّي بَأَنْ أُوْتَمِّنَ سِرْبَهُمْ، وَأُجْرِي عَلَيْهِمْ أُعْطِيَاتِهِمْ وَأَرْزَأَهُمْ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَوَاهُمْ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَسْتُ مُكَايِدُهُمْ بِأَمْرِ أَهْوَنَ عَلَيَّ وَعَلَيْكَ مِنْ أَنْ نَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ الْيَوْمَ، وَلَوْ دَعَوْتُهُمْ إِلَى قِتَالِي كَانُوا قَرَنَاهُمْ أَسْوَدَانَ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ بُسْرُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَمَسْلَمَةُ بْنُ مُخَلِّدٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ حُذَيْجِ الْخَوْلَانِيِّ، فَذَرْنِي وَرَأْيِي فِيهِمْ، وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَدَارِي مِنْهُمْ. فَأَبَى عَلَيْهِ عَلِيٌّ إِلَّا قِتَالَهُمْ، فَأَبَى قَيْسٌ أَنْ يُقَاتِلَهُمْ، وَكَتَبَ قَيْسٌ إِلَى عَلِيٍّ: إِنْ كُنْتُ تَتَّهَمُنِي فَأَعْتَزِّلْنِي عَنْ عَمَلِكَ، وَأَرْسِلْ إِلَيْهِ غَيْرِي، فَأَرْسَلَ الْأَشْتَرُ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْقَلْزَمَ شَرِبَ بِالْقَلْزَمِ شُرْبَةً مِنْ عَسَلٍ فَكَانَ فِيهَا حَتْفُهُ، فَلَبَّغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ وَعَمَرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ عَمَرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنَّ لِلَّهِ جُنُودًا مِنْ عَسَلٍ. فَلَمَّا بَلَغَتْ عَلِيًّا وَفَاةُ الْأَشْتَرِ بَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ، فَلَمَّا حُدِّثَ بِهِ قَيْسٌ بْنُ سَعْدٍ قَادِمًا أَمِيرًا عَلَيْهِ تَلْقَاهُ فَخَلَا بِهِ وَنَاجَاهُ وَقَالَ: إِنَّكَ قَدْ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ أَمْرٍ لَا رَأْيَ لَهُ فِي الْحَرْبِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ عَزْلُكُمْ إِيَّايَ بِمَانِعِي أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ، وَإِنِّي مِنْ أَمْرِكُمْ عَلَى بَصِيرَةٍ، وَإِنِّي أَدْلُكَ عَلَى الَّذِي كُنْتُ أَكَايِدُ بِهِ مُعَاوِيَةَ وَعَمَرُو بْنُ الْعَاصِ وَأَهْلَ خَرْبَتَا فَكَايِدُهُمْ بِهِ، فَإِنَّكَ إِنْ كَايَدْتَهُمْ بِغَيْرِهِ تَهْلِكُ. فَوَصَفَ لَهُ قَيْسٌ الْمُكَايِدَةَ الَّتِي كَايَدَهُمْ بِهَا، فَأَغْتَشَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَخَالَفَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَمْرُهُ بِهِ، فَلَمَّا قَدِمَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ مِصْرَ خَرَجَ قَيْسٌ قَبْلَ الْمَدِينَةِ فَآخَاَفَهُ مَرْوَانَ وَالْأَسْوَدُ بْنُ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، حَتَّى إِذَا خَافَ أَنْ يُؤْخَذَ وَيُقْتَلَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَظَهَرَ إِلَى عَلِيٍّ، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى مَرْوَانَ وَالْأَسْوَدُ بْنُ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ يَتَغَيَّطُ عَلَيْهِمَا وَيَقُولُ: أَمَدَدْتُمَا عَلِيًّا بِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَبِرَأْيِهِ وَمُكَايِدَتِهِ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ أَمَدَدْتُمَا بِثَمَانِيَةِ آلَافٍ مُقَاتِلٍ مَا كَانَ ذَلِكَ بَاغِظَ لِي مِنْ إِخْرَاجِكُمَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ إِلَى عَلِيٍّ، فَقَدِمَ قَيْسٌ بْنُ سَعْدٍ إِلَى عَلِيٍّ، فَلَمَّا بَانَهُ الْحَدِيثُ، وَجَآهُمُ قَتْلُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَرَفَ عَلِيٌّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يُدَارِي مِنْهُمْ أُمُورًا عَظِيمًا مِنَ الْمُكَايِدَةِ الَّتِي قَصَرَ عَنْهَا رَأْيُ عَلِيٍّ وَرَأَى مَنْ كَانَ يُؤَازِرُهُ عَلَى عَزْلِ قَيْسٍ، فَطَاعَ عَلِيٌّ قَيْسًا فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، وَجَعَلَهُ عَلَى مُقَدِّمَةِ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَمَنْ كَانَ بِأَذْرَبِجَانَ وَأَرْضِهَا، وَعَلَى شُرْطَةِ الْخُمْسِينَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لِلْمَوْتِ، وَبَايَعَ أَرْبَعُونَ أَلْفًا كَانُوا بَايَعُوا عَلِيًّا عَلَى الْمَوْتِ، فَلَمْ يَزَلْ قَيْسٌ بْنُ سَعْدٍ يَسُدُّ ..... ذَلِكَ الشَّعْرَ حَتَّى قُتِلَ عَلِيٌّ، وَاسْتَخْلَفَ أَهْلُ الْعِرَاقِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى الْإِحْلَافَةِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يُرِيدُ الْقِتَالَ، وَلَكِنَّهُ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ لِنَفْسِهِ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فِي الْجَمَاعَةِ وَيَبَايِعُ، فَقَرَعَ الْحَسَنُ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ لَا يُوَافِقُهُ عَلَى ذَلِكَ، فَزَعَرَهُ وَأَمَرَ مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الْعَبَّاسِ، فَلَمَّا عَرَفَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الَّذِي يُرِيدُ الْحَسَنُ أَنْ يَأْخُذَ لِنَفْسِهِ، كَتَبَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى مُعَاوِيَةَ يَسْأَلُهُ الْأَمَانَ، وَيَشْتَرِطُ لِنَفْسِهِ عَلَى

الْأَمْوَالِ الَّتِي أَصَابَ، فَشَرَطَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ لَهُ وَبَعَثَ إِلَيْهِ ابْنَ عَامِرٍ فِي خَيْلٍ عَظِيمَةٍ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عُبَيْدُ اللَّهِ لَيْلًا، حَتَّى لَحِقَ بِهِمْ، وَتَرَكَ جُنْدَهُ - الَّذِينَ هُوَ عَلَيْهِمْ - لَا أَمِيرَ لَهُمْ، وَمَعَهُمْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، فَأَمَرَتْ شُرَطَةُ الْخُمْسِينَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَتَعَاهَدُوا وَتَعَاقَدُوا عَلَى قِتَالِ مُعَاوِيَةَ وَعَمَرُو بْنِ الْعَاصِ حَتَّى يَشْتَرِطَ لِشَيْعَةٍ عَلَى وَلِمَنْ كَانَ اتَّبَعَهُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَدِمَائِهِمْ وَمَا أَصَابُوا مِنَ الْفِتْنَةِ، فَخَلَصَ مُعَاوِيَةُ حِينَ فَرَّغَ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ إِلَى مُكَايَدَةِ رَجُلٍ هُوَ أَهَمُّ النَّاسِ عِنْدَهُ مَكِيدَةٌ، وَعِنْدَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفًا، فَنَزَلَ بِهِمْ مُعَاوِيَةُ وَعَمَرُو وَاهْلُ الشَّامِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَيُرْسِلُ مُعَاوِيَةُ إِلَى قَيْسٍ وَيَذْكُرُهُ اللَّهُ وَيَقُولُ: عَلَى طَاعَةٍ مَنْ تَقَاتِلُنِي؟ وَيَقُولُ: قَدْ بَايَعَنِي الَّذِي تَقَاتِلُ عَلَى طَاعَتِهِ، فَأَبَى قَيْسٌ أَنْ يُقِرَّ لَهُ حَتَّى أَرْسَلَ مُعَاوِيَةُ بِسَجَلٍ قَدْ خَتَمَ لَهُ فِي أَسْفَلِهِ فَقَالَ: اكْتُبْ فِي هَذَا السَّجَلِ، فَمَا كُتِبَتْ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ عَمَرُو لِمُعَاوِيَةَ: لَا تُعْطِهِ هَذَا وَقَاتِلْهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ - وَكَانَ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ -: عَلَى رِسْلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، فَإِنَّا لَنْ نَخْلُصَ إِلَى قَتْلِ هَؤُلَاءِ حَتَّى يُقْتَلَ عَدُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَمَا خَيْرُ الْحَيَاةِ بَعْدَ ذَلِكَ؟ وَرَأَى وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلُهُ حَتَّى لَا أَجِدَ مِنْ ذَلِكَ بُدًّا، فَلَمَّا بَعَثَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ بِذَلِكَ السَّجَلِ اشْتَرَطَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ لِنَفْسِهِ وَلِشَيْعَةٍ عَلَى الْأَمَانِ عَلَى مَا أَصَابُوا مِنَ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ، وَلَمْ يَسْأَلْ مُعَاوِيَةُ فِي ذَلِكَ مَالًا، فَأَعْطَاهُ مُعَاوِيَةُ مَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ، وَدَخَلَ قَيْسٌ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْجَمَاعَةِ. وَكَانَ يُعَدُّ فِي الْعَرَبِ - حَتَّى ثَارَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى - خَمْسَةً يُقَالُ لَهُمْ: ذُوو رَأْيِ الْعَرَبِ وَمَكِيدَتُهُمْ، يُعَدُّ مِنْ قُرَيْشٍ مُعَاوِيَةُ وَعَمَرُو، وَيُعَدُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَيُعَدُّ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدِيلِ بْنِ وَرْقَاءِ الْخُزَاعِيُّ، وَيُعَدُّ مِنْ ثَقِيفِ الْمُغِيرَةِ بْنُ شُعْبَةَ، فَكَانَ مَعَ عَلَى مِنْهُمْ رَجُلَانِ: قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدِيلٍ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ مُعْتَرِلًا بِالطَّائِفِ وَأَرْضِهَا، فَلَمَّا حُكِمَ الْحَكَمَانِ فَاجْتَمَعَا بِأَدْرَحَ، وَافَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَأَرْسَلَ الْحَكَمَانِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَإِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَوَافَى رَجُلًا كَثِيرًا مِنْ قُرَيْشٍ وَوَافَى مُعَاوِيَةَ بِأَهْلِ الشَّامِ وَوَافَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَعَمَرُو بْنُ الْعَاصِ - وَهُمَا الْحَكَمَانِ - وَأَبَى عَلَى وَاهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ يُؤَاوُوا، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لِرَجَالٍ مِنْ ذَوِي رَأْيِ أَهْلِ قُرَيْشٍ: هَلْ تَرَوْنَ أَحَدًا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَسْتَطِيعَ أَنْ يَعْلَمَ: أَيَجْتَمِعُ هَذَانِ الْحَكَمَانِ أَمْ لَا؟ فَقَالُوا لَهُ: لَا نَرَى أَنْ أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ قَالَ: فَوَاللَّهِ إِنِّي لَا أَظُنُّ سَاعِلَمُهُ مِنْهُمَا حِينَ آخُلُو بِهِمَا فَأَرَجِعُهُمَا. فَدَخَلَ عَلَى عَمَرُو بْنِ الْعَاصِ فَبَدَأَ بِهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ: كَيْفَ تَرَانَا مَعْشَرَ الْمُعْتَرِلَةِ؟ فَإِنَّا قَدْ شَكَكْنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ فِي هَذَا الْقِتَالِ، وَرَأَيْنَا نَسْتَأْنِي وَتَثَبَّتْ حَتَّى تَجْتَمِعَ الْأُمَّةُ عَلَى رَجُلٍ فَتَدْخُلَ فِي صَالِحِ مَا دَخَلَتْ فِيهِ الْأُمَّةُ؟ فَقَالَ عَمَرُو: أَرَأَيْتُمْ مَعْشَرَ الْمُعْتَرِلَةِ خَلْفَ الْأَبْرَارِ وَمَعْشَرَ الْفُجَّارِ فَانْصَرَفَ الْمُغِيرَةُ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَخَلَا بِهِ فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِعَمَرُو، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَرَأَيْتُمْ أَثَبَّتَ النَّاسُ رَأْيًا، وَارَى فِيكُمْ بَقِيَّةَ الْمُسْلِمِينَ. فَانْصَرَفَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ غَيْرِ ذَلِكَ قَالَ: فَلَقِيَ أَصْحَابَهُ الَّذِينَ قَالَ لَهُمْ مَا قَالَ مِنْ ذَوِي رَأْيِ قُرَيْشٍ قَالَ: أَقْسِمُ

لَكُمْ لَا يَجْتَمِعُ هَذَا عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ، وَلَيَدْعُونَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى رَأْيِهِ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ الْحَكَمَانِ، وَتَكَلَّمَا خَالِيسَيْنِ فَقَالَ عُمَرُو: يَا أَبَا مُوسَى، أَرَأَيْتَ أَوَّلَ مَا نَقَضِي بِهِ فِي الْحَقِّ؟ عَلَيْنَا أَنْ نَقْضِيَ لِأَهْلِ الْوَفَاءِ بِالْوَفَاءِ، وَلَا هَلِ الْعَدْرُ بِالْعَدْرِ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ: أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَهْلَ الشَّامِ قَدْ وَافُوا لِلْمَوْعِدِ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ أَيَّاهُ؟ فَقَالَ: فَكُتِبَها، فَكُتِبَها أَبُو مُوسَى، فَقَالَ عُمَرُو: قَدْ أُخْلِصْتُ أَنَا وَأَنْتَ أَنْ نُسَمِّيَ رَجُلًا يَلِي أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَسَمِيَ يَا أَبَا مُوسَى، فَإِنِّي أَقْدِرُ عَلَى أَنْ أَبَايَعَكَ مِنْكَ عَلَى أَنْ تُبَايَعَنِي، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَسَمِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - وَكَانَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَنْ اعْتَزَلَ - فَقَالَ عُمَرُو: فَإِنَّا أَسَمِيَ لَكَ مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، فَلَمْ يَبْرَحَا مِنْ مَجْلِسِهِمَا ذَلِكَ حَتَّى اخْتَلَفَا وَاسْتَبَا، ثُمَّ خَرَجَا إِلَى النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ أَبُو مُوسَى: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مِثْلَ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ مِثْلَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (وَأَنزِلْ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخْ مِنْهَا) (الأعراف: 175) حَتَّى بَلَغَ (لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ) (الأعراف: 176) وَقَالَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَجَدْتُ مِثْلَ أَبِي مُوسَى مِثْلَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (مِثْلَ الَّذِينَ حَمَلُوا الثَّوْرَةَ) ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمِثْلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا) (الجمعة: 5) حَتَّى بَلَغَ (الظَّالِمِينَ) (الجمعة: 5)، ثُمَّ كَتَبَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْمِثْلِ الَّذِي ضَرَبَ لِصَاحِبِهِ إِلَى الْأَمْصَارِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَعْمَرُ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَقَامَ مُعَاوِيَةُ عَشِيَّةً فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مُتَكَلِّمًا فِي هَذَا الْأَمْرِ، فَلْيُطْلِعْ لِي قَرْنَهُ، فَوَاللَّهِ لَا يَطْلُعُ فِيهِ أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمَنْ أَبِيهِ - قَالَ: يَعْزِضُ بَعْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: "فَاطْلُقْتُ حَبَوْتِي فَارَدْتُ أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ فَأَقُولَ: يَتَكَلَّمُ فِيهِ رَجُلٌ قَاتِلُوكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ، وَتُسْفِكُ فِيهِ الدِّمَاءَ، وَأُحْمِلَ فِيهِ عَلَى غَيْرِ رَأْيٍ، فَكَانَ مَا وَعَدَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْجَنَانِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: فَلَمَّا انْطَلَقْتُ إِلَى مَنْزِلِي أَتَانِي حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: مَا الَّذِي مَنَعَكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ حِينَ سَمِعْتَ الرَّجُلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ أَرَدْتُ ذَلِكَ ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ، وَتُسْفِكُ فِيهَا الدِّمَاءَ، وَأُحْمِلَ فِيهَا عَلَى غَيْرِ رَأْيٍ، فَكَانَ مَا وَعَدَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْجَنَانِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ، فَقَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، فَإِنَّكَ عُصِمْتَ، وَحَفِظْتَ مِمَّا خِفْتَ عَرَّتَهُ"

\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کرنے کے بعد اور حبشہ کی سرزمین پر رہنے والے لوگوں کے آجانے کے بعد شام کی طرف دو لشکر روانہ کیے تھے ایک کلب، بلقین، غسان اور عربوں کے اُن کفار کی طرف تھا جو شامی سرحد کی طرف رہتے تھے، نبی اکرم ﷺ نے اُن میں سے ایک لشکر کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا جن کا تعلق بنو فہر سے تھا جبکہ دوسرے لشکر کا امیر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما



بھی تھے جب ان دونوں لشکروں کی روانگی کا وقت آیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو بلوایا اور ان دونوں سے فرمایا: تم دونوں ایک دوسرے کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا، جب یہ دونوں حضرات مدینہ منورہ سے آگے گئے تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ تاکید کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی حکم عدولی نہ کریں، تو یا تو آپ میری اطاعت کر لیں یا میں آپ کی اطاعت کر لیتا ہوں۔ تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ میری اطاعت کر لیں! تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اطاعت کر لی۔ اس طرح حضرت عمرو رضی اللہ عنہ ان دونوں لشکروں کے امیر بن گئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس سے بہت غصہ آیا، انہوں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی اور یہ کہا: کیا آپ نے نابغہ کے صاحبزادے کی اطاعت کر لی ہے، ورنہ اسے اپنے اوپر اور حضرت ابوبکر پر اور ہم پر امیر بنا دیا ہے؟ یہ کیا بات ہوئی؟ تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے جناب! نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی، اور انہیں بھی یہ ہدایت کی تھی کہ ہم ایک دوسرے کی حکم عدولی نہ کریں! تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں ان کی حکم عدولی کر کے نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی کا مرتکب نہ ہو جاؤں، اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس حوالے سے دوسروں پر تمہیں امیر نہیں بناؤں گا، نبی اکرم ﷺ کی مراد مہاجرین تھے۔

اس جنگ کو غزوہ ذات السلاسل کا نام دیا گیا جس میں بہت سے عرب قیدی بنا کر لائے گئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے بعد ایک مہم کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا جو ایک نوجوان شخص تھے اور اس مہم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، اس مہم کے روانہ ہونے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس مہم کو روانہ کیا، پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد تین امراء کو شام کی طرف بھیجا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا، انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا اور حضرت شریح بن حصہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا، انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے عراق کی طرف بھیج دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن سعید اور ان کے لشکر کا امیر حضرت یزید بن ابوسفیان کو مقرر کر دیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ پر پرانا غصہ تھا، جب وہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد یمن سے آئے تھے اور ان کی ملاقات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی تو خالد بن ولید نے کہا تھا: اے بنو عبد مناف! کیا تم اپنے معاملہ (یعنی حکومت) کے حوالے سے مغلوب ہو گئے ہو؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو انہیں کچھ نہیں کہا تھا، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیتے ہوئے یہ کہا تھا: کہ تم اس کی حکومت صرف لومڑیوں پر چھوڑ دو گے۔

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں امیر مقرر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات یاد دلائی اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے



ساتھ مسلسل بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن کی جگہ یزید بن ابوسفیان کو امیر مقرر کر دیا، یزید اُس لشکر کے امیر اُس وقت بنے تھے جب خالد بن ولید لشکر کے ساتھ شام میں ذی مروہ کے مقام پر پہنچ چکے تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے لشکر سمیت شام کی طرف چلے جائیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو شام میں چار امیر موجود تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور اُن کی جگہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ کے مقام پر آئے تو انہوں نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو بھی معزول کر دیا اور اُن کے لشکر کو یہ حکم دیا کہ وہ باقی تین لشکروں کے اندر متفرق ہو جائیں، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! کیا میں عاجز آ گیا ہوں یا میں خیانت کا مرتکب ہو گیا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نہ تو عاجز آئے ہو اور نہ ہی تم نے خیانت کی ہے، انہوں نے دریافت کیا: پھر آپ نے مجھے معزول کیوں کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اس بات میں حرج محسوس کیا کہ میں تمہیں ایسی صورت حال میں امیر بنا دوں جبکہ مجھے تم سے زیادہ قوی امیر مل رہا ہو۔ تو انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! پھر آپ مجھے بری الذمہ قرار دیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا عنقریب کر لوں گا! اگر مجھے اس کے علاوہ کا پتا ہوتا، تو میں ایسا نہ کرتا، راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے انہیں بری الذمہ قرار دیا۔

پھر انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مصر کی طرف پیش قدمی کریں، یوں شام میں دو امیر باقی رہ گئے، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ، پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو اور اپنے چچا زاد حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں برقرار رکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ عیاض بن غنم کو کیسے مقرر کر رہے ہیں؟ جبکہ وہ ایک سخی شخص ہیں، اُن سے جو بھی چیز مانگی جاتی ہے وہ دے دیتے ہیں حالانکہ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس سے کم عطیہ دینے پر معزول کر دیا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عیاض اپنے مال میں سے خرچ کرتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ میں کسی ایسے امیر کو تبدیل نہیں کروں گا جسے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی جگہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیتے ہوئے یہ کہا: اے ابوسفیان! تم یزید کے حوالے سے ثواب کی امید رکھو! حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! آپ نے اُس کی جگہ کس کو امیر مقرر کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: معاویہ کو! تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے صلہ رحمی سے کام لیا ہے!

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی جگہ عمیر بن سعد انصاری کو امیر مقرر کیا، یوں شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمیر رضی اللہ عنہ دو امیر ہو گئے یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر

دیا گیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا تو انہوں نے عمیر کو معزول کر دیا اور شام کے گورنر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن گئے۔  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو کوفہ سے معزول کیا اور ان کی جگہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر دیا، انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر سے معزول کیا اور ان کی جگہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابوسرح رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر دیا، انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو معزول کیا اور ان کی جگہ عبداللہ بن عامر کو امیر مقرر کیا، پھر انہوں نے سعد بن ابی وقاص کو کوفہ سے معزول کیا اور ان کی جگہ ولید بن عقبہ کو امیر مقرر کر دیا، پھر ولید کے خلاف ایک مقدمہ سامنے آیا تو انہوں نے ولید کو کوڑے لگوائے اور اسے معزول کر دیا اور اس کی جگہ سعید بن العاص کو امیر مقرر کیا، پھر لوگوں نے یہ کہا جو فتنہ کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں کہ سعید بن العاص حج کرنے کے لیے آئے جب وہ حج کر کے واپس جانے لگے تو عراق کے گھڑسواروں کی ان سے ملاقات ہوئی، انہوں نے عذیب کے مقام سے انہیں واپس کر دیا، اہل مصر نے عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کو مصر سے نکال دیا، اہل بصرہ نے عبداللہ بن عامر کو وہاں رہنے دیا، یہ فتنہ کا آغاز تھا۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، اللہ ان پر رحم کرے! تو لوگوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، انہوں نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ اگر آپ دونوں چاہیں تو آپ دونوں میری بیعت کر لیں اور اگر آپ دونوں چاہیں تو میں آپ دونوں میں سے کسی ایک کی بیعت کر لیتا ہوں، تو ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا کہ ہم آپ کی بیعت کر لیتے ہیں، پھر یہ دونوں حضرات مکہ چلے گئے، مکہ میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں، ان دونوں حضرات نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بات چیت کی اور اس بارے میں ان کی رائے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے کے مطابق ہو گئی، قریش سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں نے ان کی اطاعت کی، پھر یہ لوگ نکل کر بصرہ کی طرف چلے گئے، یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے کے طلبگار تھے، ان کے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر بھی گئے، ان کے ساتھ عبدالرحمن بن عتاب بن اُسید بھی گئے، عبداللہ بن حارث بن ہشام بھی گئے، عبداللہ بن زبیر بھی گئے، مروان بن حکم بھی گیا، اس کے علاوہ قریش کے دیگر بہت سے لوگ گئے، انہوں نے اہل بصرہ کے ساتھ بات چیت کی اور انہیں یہ بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر شہید کیا گیا ہے اور یہ لوگ اس بارے میں توبہ کرنے کے لیے آئے ہیں کہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں انہوں نے غلو کیا تھا، تو اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے زیادہ تر لوگوں نے ان کی بات مان لی، تمیم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص احنف ان سے الگ تھلگ ہو گئے، جبکہ عبدالقیس اپنے اطاعت گزار لوگوں کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف چلے گئے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر سوار ہوئیں جس کا نام عسکر تھا، وہ ہودج میں رہتی تھیں جس پر گائے کے چمڑے کے پردے ڈالے گئے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں صرف یہ چاہتی تھی میری وجہ سے لوگوں کے درمیان اختلافات ختم ہو جائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہو جائے گی، اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا تو میں کبھی بھی اس بات کی کوشش نہ کرتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے میری بات نہیں سنی اور میری طرف توجہ نہیں دی اور لڑائی شروع ہو گئی، اُس دن قریش سے تعلق رکھنے والے ستر افراد شہید ہوئے، ان سب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی

لگام پکڑی ہوئی تھی، یعنی وہ اُس اونٹ کی لگام کو پکڑ کر رکھتا تھا یہاں تک کہ شہید ہو جاتا تھا، پھر لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہودج کو لیا اور اُسے بصرہ کے ایک گھر میں لے گئے، اس میں مروان شدید زخمی ہوا، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اُس موقع پر شہید ہوئے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اُس کے بعد وادی سباع میں شہید ہوئے، پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مروان قریش سے تعلق رکھنے والے بقیہ افراد کے ساتھ واپس آ گئے، یہ لوگ مدینہ منورہ آئے، پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ تشریف لے گئیں جبکہ مروان اور اسود بن ابوشخری مدینہ منورہ میں رہے کیونکہ وہاں کے رہنے والوں پر انہیں غلبہ حاصل تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلافات کا آغاز ہوا، یہ دونوں اپنے اپنے وفد بھیجتے تھے، جس کا وفد مکہ میں حج کرنے کے لیے پہلے آ جاتا تھا، وہی امیر الحج بن جات تھا اور لوگوں کی رہنمائی کیا کرتا تھا، پھر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور یہ کہا: آئیے ہم معاویہ اور علی کو خط لکھتے ہیں، کہ وہ اس طرح کے نمائندے نہ بھیجا کریں، جو لوگوں کو ڈراتے ہیں، تاکہ اُمت کسی ایک پر متفق ہو جائے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اپنے بھائی معاویہ کا ذمہ لیتی ہوں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں علی کا ذمہ لیتی ہوں، ان میں سے ہر ایک نے اپنے متعلقہ فرد کی طرف خط لکھا اور قریش اور انصار سے تعلق رکھنے والا وفد بھی بھیجا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی اطاعت کر لی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اطاعت کرنے کا ارادہ کیا، لیکن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا، تو یہ دونوں حضرات اپنے افراد اور اپنے نگران بھیجتے رہے، جو مدینہ اور مکہ آتے جاتے رہے، یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے!

پھر لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اطاعت پر اکٹھے ہو گئے، اس زمانہ میں مروان اور ابن بختری اہل مدینہ پر غلبہ رکھتے تھے، مصر کا علاقہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے زیر نگیں تھا، انہوں نے قیس بن سعد بن عبادہ کو اُس کا امیر مقرر کیا تھا، حضرت سعد بن عبادہ انصار بنی النضر وہ شخص ہیں، جنہوں نے غزوہ بدر اور دیگر غزوات کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی اور وہ انصار کا مخصوص جھنڈا اٹھایا کرتے تھے، قیس بن سعد بڑے سمجھدار آدمی تھے، البتہ اس آزمائش کے حوالے سے وہ بھی مغلوب ہو گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بھرپور کوشش تھی کہ انہیں مصر سے نکال دیں اور مصر پر غلبہ حاصل کر لیں، قیس بن سعد نے ان حضرات کی کوششوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور یہ دونوں حضرات مصر فتح نہیں کر سکے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ قیس بن سعد کا تعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ سے ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جو قریش سے تعلق رکھتا تھا اور بڑا سمجھدار تھا، اُس کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے یہ کہا: میں نے قیس بن سعد پر قابو پانے کی جتنی کوششیں کی ہیں اتنی کوششیں اور کسی بھی کام کے سلسلہ میں نہیں کیں، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرفداری کرتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس وقت عراق میں تھے جب قیس کے ساتھ میری کوشش چل رہی تھی، میں نے اہل شام سے کہا: تم قیس کو بُرا نہ کہو اور مجھے کسی جنگ کی طرف نہ بلاؤ، کیونکہ قیس کا تعلق ہمارے گروہ سے ہے، اُس کے مکتوبات اور اُس کی نصیحتیں ہمارے پاس آتی ہیں، کیا تم لوگوں نے اس بات کا جائزہ نہیں لیا کہ اُس نے تمہارے اُن بھائیوں کے ساتھ کیا کیا ہے جو اُس کے قریب ہوتے ہیں، جو

”حربتا“ کے رہنے والے ہیں، اُس نے اُن کے عطیات اور اُن لوگوں کی تنخواہیں ادا کی ہیں اور اُن کے لوگوں کو امان دی ہے، اُس نے اپنے پاس آنے والے ہر شخص کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے، اس لیے ہم اُس کی خیر خواہی کا انکار نہیں کرتے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں عراق سے تعلق رکھنے والے اپنے ساتھیوں کو خط لکھنا شروع کیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جاسوسوں کو اس بارے میں اطلاع مل گئی جو اہل عراق سے تعلق رکھتے تھے، جب اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن ابوبکر صدیق نے بھی اُن کے سامنے قیس بن سعد کی چغلی کی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قیس بن سعد پر الزام عائد کیا اور اُنہیں خط لکھا جس میں اُنہیں اہل ”حربتا“ کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا، اُس وقت اہل حربتا کی تعداد دس ہزار تھی۔ قیس نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کرنے سے انکار کر دیا اور اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ اُن کا شمار اہل مصر کے نمایاں اور معززین افراد میں ہوتا ہے، وہ وہاں کے صاحبِ حیثیت لوگ ہیں، وہ مجھ سے اس بات سے راضی ہیں کہ میں نے اُنہیں راستہ میں امان دی ہوئی ہے اور اُن کے عطیات اور تنخواہیں جاری کی ہوئی ہیں، مجھے یہ بات پتا ہے کہ اُن کی ہمدردیاں معاویہ کے ساتھ ہیں، لیکن اس لیے میرے خیال میں میرے لیے اور آپ کے لیے آج کل کی صورتِ حال میں اُن کے ساتھ کوئی جھگڑا کرنا مناسب نہیں ہے، اگر میں اُنہیں اپنے ساتھ جنگ کرنے کی دعوت دیتا ہوں، جن میں بسر بن اوطاة، مسلمہ بن مخلد، معاویہ بن خدیج، خولانی شامل ہیں، تو آپ اُن لوگوں کے بارے میں میرے طریقہ کار کو ایسے ہی رہنے دیں، مجھے اس بارے میں زیادہ بہتر پتا ہے کہ میں اُن پر کس طرح قابو رکھ سکتا ہوں۔

لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ لڑائی کرنے پر اصرار کیا جبکہ قیس نے اُن کے ساتھ لڑائی کرنے سے انکار کر دیا، قیس نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اگر آپ اس حوالے سے مجھے غلط سمجھتے ہیں تو مجھے میرے عہدہ سے معزول کر دیں اور میری بجائے کسی اور کو اس کے لیے مقرر کر دیں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشر کو مصر کا امیر بنا کر بھیجا، جب وہ قلمزم کے مقام پر پہنچے تو اُنہوں نے قلمزم کے مقام پر شہد سے بنا ہوا ایک مشروب پیا جس میں زہر تھا، اس بات کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ملی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: شہد میں بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ لشکر ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اشر کی وفات کی اطلاع ملی، تو اُنہوں نے محمد بن ابوبکر کو مصر کا امیر بنا کر بھیجا، جب قیس بن سعد کو یہ بات بتائی گئی کہ وہ امیر بن کر آ رہے ہیں، تو قیس بن سعد نے اُن سے ملاقات کی، وہ اُنہیں لے کر الگ ہو گئے، اُن کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کرنے لگے اور بولے: تم ایک ایسے صاحب کے پاس سے آ رہے ہو، جن کو جنگ کے طریقہ کار کے بارے میں زیادہ پتا نہیں ہے، تمہارا مجھے معزول کر دینا میرے لیے اس بات سے رکاوٹ نہیں بن سکتا کہ میں تمہاری خیر خواہی کروں، تمہارا جو عہدہ ہے اُس کے حوالے سے مجھے اچھی خاصی بصیرت حاصل ہے، میں تمہاری رہنمائی اُس صورتِ حال کی طرف کرتا ہوں جس کے ذریعہ میں معاویہ اور عمرو بن العاص اور اہل حربتا کے ساتھ نمٹ رہا ہوں، تم بھی اُن کے ساتھ اسی طرح نمٹنا، کیونکہ تم نے اگر اس کے علاوہ کسی اور طریقہ کے ساتھ اُن کے ساتھ نمٹنے کی کوشش کی تو تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے۔

پھر قیس نے اُنہیں پوری طرح سمجھایا کہ اُن لوگوں کے ساتھ نمٹنے کا طریقہ کار کیا ہوگا لیکن محمد بن ابوبکر نے یہ سمجھا کہ شاید وہ

فریب دے رہے ہیں، انہوں نے ہر معاملہ میں اُن کی ہدایت کے برخلاف کیا، جب محمد بن ابوبکر مصر آ گئے تو قیس وہاں سے مدینہ منورہ چلے گئے، وہاں مروان اور اسود بن ابوشخری نے انہیں خوف زدہ کیا، وہ اس اندیشہ کا شکار ہو گئے کہ کہیں انہیں پکڑ کر قتل نہ کر دیا جائے، تو وہ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان اور اسود بن ابوشخری کو خط لکھا اور اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا اور یہ کہا کہ تم نے قیس بن سعد کے ذریعہ اُس کی رائے اور سمجھداری کے ذریعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی ہے، اللہ کی قسم! اگر تم نے آٹھ ہزار جنگجو افراد کے ذریعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی ہوتی تو مجھے اس بات پر اتنا غصہ نہ آتا، جتنا اس بات پر غصہ آیا ہے کہ تم نے قیس بن سعد کو نکل کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف جانے پر مجبور کر دیا ہے۔

قیس بن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب ساری صورت حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے واضح ہوئی اور انہیں محمد بن ابوبکر کے قتل ہو جانے کی اطلاع ملی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چل گیا کہ قیس بن سعد نے وہاں کے بہت سے معاملات کو نہایت عمدہ طریقہ سے سنبھالا ہوا تھا جس کا پوری طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اندازہ نہیں ہو سکا، اُس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قیس کو معزول کرنے کے حوالے سے افسوس کا اظہار کیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر معاملہ میں قیس کی بات مانا کرتے تھے، انہوں نے قیس کو اہل عراق کے ہر اول دستہ کا امیر مقرر کیا، اس کے علاوہ آذربائیجان اور وہاں کی آس پاس کی زمین کا بھی امیر مقرر کیا، انہوں نے قیس کو اُن پچاس سپاہیوں کا نگران مقرر کیا جنہوں نے موت کے لیے طے کیا تھا، انہوں نے چالیس ہزار افراد سے بیعت لی، جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی تھی، اُس کے بعد قیس بن سعد مسلسل یہ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

اہل عراق نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو خلیفہ مقرر کر دیا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ جنگ نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن وہ یہ چاہتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اپنے لیے سہولیات حاصل کر لیں اور پھر وہ جماعت میں شامل ہو کر اُن سے بیعت کر لیں، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ تھا کہ قیس بن سعد اس حوالے سے اُن کا ساتھ نہیں دیں گے، اس لیے انہوں نے قیس کو معزول کر دیا اور اُن کی جگہ عبید اللہ بن عباس کو امیر مقرر کیا، جب عبید اللہ بن عباس کو امام حسن رضی اللہ عنہ کے ارادوں کا علم ہوا تو وہ اپنے لیے سہولتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عبید اللہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اُن سے امان کی درخواست کی اور اپنے لیے کچھ اموال حاصل کرنے کی شرط رکھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی اس شرط کو قبول کیا اور اُن کی طرف بہت سے گھڑ سواروں کے ساتھ ابن عامر کو بھیجا، عبید اللہ رات کے وقت نکل کر اُن کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ اُن لوگوں کے ساتھ جا ملے، وہ جس لشکر کے امیر تھے انہوں نے اُسے چھوڑ دیا جس کی یہ حالت تھی کہ اب اُن کا کوئی امیر نہیں تھا، اُن کے ساتھ قیس بن سعد تھے، اُن سپاہیوں کا امیر قیس بن سعد کو بنا دیا گیا، اُن لوگوں نے آپس میں پختہ طور پر یہ طے کیا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کریں گے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں اور اُن کے پیروکار لوگوں کے اموال اور جانوں کے حوالے سے شرط رکھی جو کچھ آزمائش کے دوران انہیں نقصان ہوا تھا اُس کے حوالے سے شرط رکھی۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، عبید اللہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فارغ ہوئے تو وہ اس شخص کو قابو کرنے کے لیے مکمل طور پر متوجہ ہوئے جو اُن

کے نزدیک سب سے اہم ترین کام تھا، کیونکہ قیس بن سعد کے ساتھ چالیس ہزار افراد تھے، حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص چالیس دن تک اہل شام کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے رہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قیس کو پیغام دیتے رہے، انہیں اللہ کے واسطے دیتے رہے اور یہ کہتے رہے کہ تم کس کی اطاعت کرتے ہوئے میرے ساتھ جنگ کرنا چاہتے ہو؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ تم جس کی اطاعت کرتے ہوئے جنگ میں حصہ لینا چاہتے ہو اُس نے تو میری بیعت کر لی ہے، لیکن قیس نے اس کو برقرار رکھنے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب بھیجا جس کے نیچے والے حصے پر مہر لگادی گئی تھی اور یہ کہا کہ تم اس کے اندر جو چاہو تحریر کر لو، تم جو بھی لکھو گے تمہیں وہ کچھ ملے گا، تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اُسے یہ پیشکش نہ کریں، آپ اُس کے ساتھ لڑائی کریں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جو دونوں میں سے بہترین فرد تھے، انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! تم خود پر قابو رکھو! ہم ان افراد پر اُس وقت تک قابو نہیں پاسکیں گے، جب تک اتنی ہی تعداد میں اہل شام نہیں مارے جاتے اور اگر اتنے اہل شام مارے گئے تو بعد میں ہماری زندگی کا کیا فائدہ ہوگا! اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی نہیں کروں گا جب تک لڑائی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ رہے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ اُن کی طرف بھجوایا تو قیس بن سعد نے اپنی ذات، اپنے ساتھیوں کے لیے امان کی شرط رکھی کہ انہوں نے جو قتل و غارت گری کی ہے (اُس کے حوالے سے اُن سے مواخذہ نہیں ہوگا) انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی بھی قسم کے مال کا مطالبہ نہیں کیا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی شرط کو قبول کیا، پھر قیس اور اُن کے ساتھی بھی مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ داخل ہو گئے، اُن کا شمار عربوں میں ہوتا تھا، عربوں میں پانچ افراد نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، جنہوں نے اس سارے اختلافات کو ختم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا، اُن کے لیے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عربوں میں سب سے زیادہ سمجھدار اور عقلمند افراد ہیں، قریش میں سے حضرت معاویہ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہما کو شمار کیا جاتا ہے، انصار میں سے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو شمار کیا جاتا ہے، مہاجرین میں سے حضرت عبداللہ بن بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کو شمار کیا جاتا ہے، ثقیف قبیلہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو شمار کیا جاتا ہے۔

ان میں سے دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے: حضرت قیس بن سعد اور حضرت عبداللہ بن بدیل رضی اللہ عنہما، جبکہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس دوران طائف میں الگ تھلگ رہے، وہ اپنی سرزمین پر (کا شتکاری وغیرہ کرتے رہے) جب دونوں طرف سے حکم مقرر کیے گئے اور وہ دونوں ”اذرح“ کے مقام پر اکٹھے ہوئے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی موافقت کی، ان دونوں ثالثوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بھی پیغام بھیجا، قریش سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد نے بھی ان کی موافقت کی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام کے ساتھ ان کی موافقت کی، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی اس کے لیے تیار ہو گئے، یہ دونوں حضرات ثالث تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل عراق نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے قریش سے تعلق رکھنے والے صاحب حیثیت لوگوں سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ وہ یہ جان سکے کہ کیا یہ دونوں ثالث کسی نکتہ پر اکٹھے ہو سکیں گے یا نہیں



ہوسکیں گے؟ تو اُن لوگوں نے انہیں جواب دیا: ہمارے علم کے مطابق تو کوئی شخص یہ بات نہیں جان سکتا۔ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اپنے بارے میں مجھے یہ علم ہے کہ ان دونوں کے حوالے سے میں یہ بات جان لوں گا، جب میں ان دونوں میں خلوت میں مل کر واپس آؤں گا۔

پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پہلے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے اُن سے آغاز کیا اور بولے: اے ابوعبداللہ! آپ مجھے اُس چیز کے بارے میں بتائیے گا، جس کے بارے میں میں آپ سے دریافت کرنے لگا ہوں، ہم لوگ جو ان اختلافات سے الگ تھلگ ہیں، ہمارے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ ہم اُس معاملہ کے بارے میں شک کا شکار ہو گئے ہیں جو آپ کے لیے واضح ہے کہ آپ جنگ کر سکتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس لیے پیچھے ہٹے ہیں، تاکہ اُمت کسی ایک شخص پر اکٹھی ہو جائے اور ہم بھی اُس شخص کی پیروی کریں، جس پر اُمت کا اتفاق ہوا ہے، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے الگ تھلگ ہونے والے افراد کے گروہ! آپ لوگوں کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ آپ نیک لوگوں کے پیچھے ہیں، لیکن گناہگاروں کا گروہ ہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس چلے گئے، انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ اور کچھ دریافت نہیں کیا، پھر وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے خلوت میں وہی بات چیت کی جو انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کی تھی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ لوگوں کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ آپ کی رائے سب سے زیادہ بہتر ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ مسلمانوں کے اندر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس چلے گئے، انہوں نے اُن سے اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کیا، پھر اُن کی ملاقات اپنے اُن ساتھیوں سے ہوئی، جو قریش کے سمجھدار لوگ تھے اور جنہیں وہ پہلے بات کہہ کے چلے تھے، تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: میں تمہیں قسم دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ یہ دونوں افراد کسی ایک شخص پر اکٹھے نہیں ہوسکیں گے، ان میں سے ہر شخص اپنی رائے کی طرف دعوت دے گا۔

جب وہ دونوں ثالث اکٹھے اور اُن دونوں نے تنہائی میں بات چیت کی، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہم نے جو فیصلہ کرنا ہے اُس میں سب سے پہلے ہم پر یہ بات لازم ہے کہ جس کا حق ہے اُس کی ادائیگی کا فیصلہ دیں اور جس نے غداری کی ہے اُس کی غداری کا فیصلہ دیں۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کا کیا مطلب ہوا؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام نے اُن تمام وعدوں کو پورا کیا ہے جو ہم نے اُن کے ساتھ کیا تھا، پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اس کو نوٹ کر لیں! تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُسے نوٹ کر لیا، پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں اور آپ رہ گئے ہیں، اس لیے ہم اُس شخص کا نام لیں جو اس اُمت کے معاملہ کا نگران بنے (یعنی خلیفہ بنے) تو اے ابوموسیٰ! آپ اُس کا نام لیں، کیونکہ میں اس بات کی قدرت رکھتا ہوں کہ میں آپ کی بیعت کر لوں، بجائے اس کے کہ آپ میری بیعت کریں۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عبداللہ بن عمر بن خطاب کا نام تجویز کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُن افراد میں سے ایک تھے جو اس معاملہ سے الگ تھلگ

رہے تھے۔ تو حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا: میں اس معاملہ میں آپ کے سامنے حضرت معاویہؓ کا نام ذکر کرتا ہوں۔ پھر اُس محفل کے دوران ان دونوں صاحبان کے درمیان اختلاف شروع ہو گیا اور یہ ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنے لگے، پھر یہ دونوں اُٹھ کر لوگوں کے پاس گئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کہا: اے لوگو! میں عمرو بن العاصؓ کی صورتِ حال کے لیے صرف وہ مثال پاتا ہوں جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

”تم اُن لوگوں کے سامنے اُس شخص کی خبر تلاوت کرو جسے ہم نے اپنی آیات دیں۔“

حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا: اے لوگو! ابوموسیٰ اشعریؓ کے بارے میں دینے کے لیے مجھے وہ مثال ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کی ہے:

”وہ لوگ جنہیں تورات دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا، ان کی مثال یوں ہے: جیسے گدھے پر بوجھ لا دیا جائے۔“

پھر ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنی بیان کی ہوئی مثال کو تحریر کیا اور مختلف علاقوں میں اپنے ساتھیوں کی طرف بھجوا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہؓ شام کے وقت کھڑے ہوئے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر یہ بات بیان کی: ابا بعد! جو شخص اس معاملہ کے بارے میں کوئی بات چیت کرنا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو میرے سامنے پیش کر دے! اللہ کی قسم! جو شخص بھی اس کے بارے میں خود کو پیش کرے گا، میں اس معاملہ کے بارے میں اُس شخص اور اُس کے باپ سے زیادہ حق رکھتا ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اشارہ کنایہ کے طور پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ذکر کیا تھا، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں: میں نے اپنی چادر کو کھولا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اُٹھ کر اُن کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اس کے بارے میں وہ لوگ بات چیت کریں گے، جنہوں نے اسلام کی حفاظت کے لیے تمہارے ساتھ اور تمہارے باپ کے ساتھ لڑائی کی تھی، لیکن پھر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں کوئی ایسی بات کہہ دوں گا جس کی وجہ سے اتفاق کے اندر انتشار آ جائے گا اور خون بہنے لگے گا اور میری بات کا دوسرا مطلب لیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہوا ہے، تو وہ میرے لیے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں: جب میں اپنے گھر واپس آیا تو حبیب بن مسلمہ میرے پاس آئے اور بولے: جب آپ نے اُس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا، تو اُس وقت آپ کلام کرنے لگے تھے تو آپ نے کلام کیوں نہیں کیا؟ میں نے اُسے جواب دیا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا لیکن پھر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں کوئی ایسی بات نہ کہہ دوں جس کی وجہ سے اتفاق کے اندر انتشار آ جائے اور لوگوں کے درمیان خون بہنے لگے اور اس بارے میں میری بات کا غلط مطلب لیا جائے، تو اللہ تعالیٰ نے جنت کا جو وعدہ کیا ہے وہ میرے نزدیک اس سب کچھ سے زیادہ محبوب ہے۔ اس پر حبیب بن مسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ کو بچا لیا گیا، آپ کی حفاظت کی گئی، اُس چیز سے جس کا آپ کو اندیشہ تھا۔

## حَدِيثُ الْحَجَّاجِ بْنِ عَلَاطٍ

باب: حضرت حجج بن علاط رضی اللہ عنہ کا واقعہ

**9771 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيرَ قَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ عَلَاطٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي بِمَكَّةَ مَالًا، وَإِنَّ لِي بِهَا أَهْلًا، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ آتِيَهُمْ، فَأَنَا فِي حُلٍّ إِنْ أَنَا نِلْتُ مِنْكَ أَوْ قُلْتُ شَيْئًا؟ "فَإِذَنْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ يَقُولَ مَا شَاءَ، فَأَتَى امْرَأَتَهُ حِينَ قَدِمَ فَقَالَ: أَجْمَعِي لِي مَا كَانَ عِنْدَكَ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ مِنْ غَنَائِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ اسْتَبِيحُوا وَأَصِيبَتْ أَمْوَالُهُمْ وَفَسَا ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَأَنْقَمَعَ الْمُسْلِمُونَ، وَأَظْهَرَ الْمُشْرِكُونَ فَرَحًا وَسُرورًا قَالَ: وَبَلَغَ الْخَبْرَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَعَدَ وَجَعَلَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُومَ "قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزْرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: فَأَخَذَ ابْنًا لَهُ يُشْبِهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَالُ لَهُ: قُتْمٌ، فَاسْتَلْقَى فَوَضَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ: حَبِيبِي قُتْمٌ، شَبِيهُ ذِي الْأَنْفِ الْأَشْمِ، نَبِيِّ رَبِّ ذِي النِّعَمِ، بِرَغِمِ أَنْفٍ مِنْ رَغِمٍ قَالَ ثَابِتٌ: قَالَ أَنَسٌ: ثُمَّ أَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ إِلَى الْحَجَّاجِ: مَاذَا جِئْتَ بِهِ؟ وَمَاذَا تَقُومُ؟ فَمَا وَعَدَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتَ بِهِ قَالَ: فَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ عَلَاطٍ: "اقْرَأْ عَلَى أَبِي الْفَضْلِ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: فَلْيَخْلُ فِي بَعْضِ بُيُوتِهِ لِأَتِيَةِ، فَإِنَّ الْخَبَرَ عَلَى مَا يَسُرُّهُ "قَالَ: فَجَاءَهُ غُلَامُهُ، فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ الدَّارِ قَالَ: أَبَشِّرْ يَا أَبَا الْفَضْلِ قَالَ: فَوُتِبَ الْعَبَّاسُ فَرَحًا حَتَّى قَبَلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ الْحَجَّاجُ فَأَعْتَقَهُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَهُ الْحَجَّاجُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ افْتَتَحَ خَبِيرَ، وَغَنِمَ أَمْوَالَهُمْ، وَجَرَتْ سِهَامُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَمْوَالِهِمْ، وَأَصْطَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ ابْنَةِ حُبَيْبٍ فَأَخَذَهَا لِنَفْسِهِ، وَخَيْرَهَا بَيْنَ أَنْ يُعْتِقَهَا وَتَكُونَ زَوْجَةً، أَوْ تَلْحَقَ بِأَهْلِهَا، فَأَخْتَارَتْ أَنْ يُعْتِقَهَا وَتَكُونَ زَوْجَةً، وَلِكِنِّي جِئْتُ لِمَالٍ كَانَ لِي هَاهُنَا أَرَدْتُ أَنْ أَجْمَعَهُ فَأَذْهَبَ بِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ مَا شِئْتُ وَأَخْفِ عَنِّي - ثَلَاثًا - ثُمَّ أَذْكُرُ مَا بَدَأَ لَكَ قَالَ: فَجَمَعَتِ امْرَأَتُهُ مَا كَانَ عِنْدَهَا مِنْ حُلِيِّ وَمَتَاعٍ، فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ثُمَّ انْشَمَرَ بِهِ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ثَلَاثٍ أَتَى الْعَبَّاسُ امْرَأَةَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: مَا فَعَلَ زَوْجُكِ؟ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ قَدْ ذَهَبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَتْ: لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْفَضْلِ، لَقَدْ شَقَّ عَلَيْنَا الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ: أَجَلُ فَلَا يُخْزِيَنِي اللَّهُ، وَلَمْ يَكُنْ بِحَمْدِ اللَّهِ إِلَّا مَا أَحْبَبْنَا، فَتَحَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَبِيرَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ مَا شِئْتُ وَأَخْفِ عَنِّي - ثَلَاثًا - ثُمَّ أَذْكُرُ مَا بَدَأَ لَكَ قَالَ: فَجَمَعَتِ امْرَأَتُهُ مَا كَانَ عِنْدَهَا مِنْ حُلِيِّ وَمَتَاعٍ، فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ثُمَّ انْشَمَرَ بِهِ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ثَلَاثٍ أَتَى الْعَبَّاسُ امْرَأَةَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: مَا فَعَلَ زَوْجُكِ؟ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ قَدْ ذَهَبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَتْ: لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْفَضْلِ، لَقَدْ شَقَّ عَلَيْنَا الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ: أَجَلُ فَلَا يُخْزِيَنِي اللَّهُ، وَلَمْ

يَكُنْ بِحَمْدِ اللَّهِ إِلَّا مَا أَحْبَبْنَا، فَتَحَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَيْرَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَرَتْ سِهَامُ  
اللَّهُ تَعَالَى فِي أَمْوَالِهِمْ، وَاصْطَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ لِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فِي  
رَوْحِكَ فَالْحَقِّي بِهِ قَالَتْ: أَظْنُكَ وَاللَّهِ صَادِقًا قَالَ: فَإِنِّي وَاللَّهِ صَادِقٌ، وَالْأَمْرُ عَلَى مَا أَخْبَرْتُكَ قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ  
حَتَّى أَتَى مَجَالِسَ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَقُولُونَ إِذَا مَرَّ بِهِمْ: لَا يُصِيبُكَ إِلَّا خَيْرٌ يَا أَبَا الْفَضْلِ قَالَ: لَمْ يُصِبنِي إِلَّا خَيْرٌ  
بِحَمْدِ اللَّهِ، قَدْ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عِلَاطٍ أَنَّ: خَيْرَ فَتَحَهَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
وَجَرَتْ فِيهَا سِهَامُ اللَّهِ، وَاصْطَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ لِنَفْسِهِ، وَقَدْ سَأَلَنِي أَنْ أَخْفِيَ عَنْهُ  
ثَلَاثًا، وَإِنَّمَا جَاءَ لِيَاخُذَ مَالَهُ، وَمَا لَهُ مِنْ شَيْءٍ هَاهُنَا، ثُمَّ يَذْهَبُ قَالَ: فَرَدَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْكَاتِبَةَ الَّتِي كَانَتْ  
بِالْمُسْلِمِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، وَخَرَجَ الْمُسْلِمُونَ مِمَّنْ كَانَ دَخَلَ بَيْتَهُ مُكْتَبًا حَتَّى اتَّوَا الْعَبَّاسَ فَأَخْبَرَهُمْ  
الْخَبَرَ، وَسَرَّ الْمُسْلِمُونَ، وَرَدَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا كَانَ مِنْ كَاتِبَةٍ أَوْ غِيْظٍ أَوْ حُزْنٍ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو حضرت حجاج بن علاط  
رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! مکہ میں میری کچھ زمین ہے اور وہاں میرے کچھ اہل خانہ بھی ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اُن کے  
پاس چلا جاؤں آپ مجھے اجازت دیجئے کہ اگر مجھے آپ کے خلاف بھی کچھ کہنا پڑے تو میں کہہ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں  
اجازت دے دی کہ وہ جو چاہے کہہ سکتا ہے جب وہ (مکہ) آیا تو وہ پہلے اپنی بیوی کے پاس آیا اور بولا: تمہارے پاس جو کچھ بھی  
ہے وہ سب جمع کر کے مجھے دیدو کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ساتھیوں کا سامان خرید لوں کیونکہ وہ  
مباح ہوگا اور اُس کے اموال کو نقصان پہنچا ہے۔ یہ خبر مکہ میں پھیل گئی جس سے مسلمان پریشان ہو گئے اور مشرکین میں خوشی کی لہر  
دوڑ گئی اس بات کی اطلاع حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ملی وہ بیٹھے رہے کیونکہ وہ اُنھ کے خود کو نمایاں نہیں کر سکتے تھے۔

یہاں مقسم نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک صاحبزادے کو پکڑا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ مشابہت رکھتے تھے اُن صاحبزادے کا نام قسم تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ لیٹ گئے انہوں نے اُس صاحبزادے کو اپنے سینے پر  
رکھا اور یہ کہنے لگے: یہ میرا محبوب قسم ہے جو سب سے زیادہ سو گھنے والی ناک والی شخصیت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جو نعمتیں عطا  
کرنے والے پروردگار کے نبی ہیں خواہ کسی بھی شخص کی ناک خاک آلود ہو۔

ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو حجاج کے  
پاس بھیجا کہ تم کیا اطلاع لے کر آئے ہو اور تم کیا بیان کرتے پھر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا وعدہ کیا ہے وہ اس سے زیادہ  
بہتر ہے جو اطلاع تم لے کر آئے ہو۔ تو حجاج بن علاط نے (غلام سے) کہا: تم جناب ابوالفضل کو میری طرف سے سلام کہنا اور اُن  
سے یہ کہنا کہ وہ اپنے گھر میں تمہا ہوں میں اُن کے پاس آؤں گا اصل خبر وہ ہے جس سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ حضرت  
عباس رضی اللہ عنہ کا غلام اُن کے پاس آیا جب وہ گھر کے دروازے کے پاس پہنچا تو اُس نے کہا اے ابوالفضل! آپ کے لیے  
خوشخبری ہے! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی کے عالم میں اُٹھے اور انہوں نے اُس غلام کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اُس

غلام نے انہیں حجاج کے بیان کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اُسے آزاد کر دیا۔

پھر حجاج اُن کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کر لیا ہے وہاں کے اموال کو غنیمت کے طور پر حاصل کر لیا ہے اور وہاں کے اموال میں اللہ تعالیٰ کا حصہ جاری ہوا ہے نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حی بن یثمد کو منتخب کیا انہیں اپنی ذات کے لیے اختیار کرنا چاہا اور انہیں اس بات کا اختیار دیا کہ نبی اکرم ﷺ انہیں آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لیتے ہیں یا پھر وہ اپنے اہل خانہ کے پاس واپس چلی جائیں تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو اختیار کیا کہ نبی اکرم ﷺ انہیں آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لیں۔ (حجاج نے بتایا:) میں یہاں اپنے مال کے سلسلہ میں آیا ہوں جو یہاں موجود ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اُسے اکٹھا کر کے یہاں سے لے جاؤں میں نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی تھی تو آپ نے اجازت دی تھی کہ میں جو چاہوں کہہ دوں حجاج نے کہا کہ آپ میری بات کو تین دن تک پوشیدہ رکھئے گا پھر آپ کو جیسے مناسب لگے گا ذکر کر دیجئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حجاج کی اہلیہ نے جو کچھ بھی زیورات اور ساز و سامان تھا اُسے اکٹھا کیا اور وہ اُن کے سپرد کیا اور وہ اُسے لے کر چلے گئے۔

تین دن گزرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حجاج کی اہلیہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: تمہارے شوہر کا کیا حال ہے؟ اُس خاتون نے انہیں بتایا کہ وہ تو فلاں دن چلے گئے تھے اُس خاتون نے کہا: اے ابوالفضل! اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرے گا! آپ تک جو روایت پہنچی تھی اُس نے ہمیں بھی بہت پریشان کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! لیکن اللہ تعالیٰ مجھے رسوا نہیں کرے گا اور اللہ کے فضل سے وہی کچھ ہوگا جو ہم چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر کو اپنے رسول کے لیے فتح کر دیا ہے حجاج نے مجھے یہ اجازت دی تھی کہ میں تین دن تک اُس کی بات کو چھپا کر رکھوں پھر میں جیسے چاہوں بیان کر دوں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے خیبر کو فتح کر دیا اور وہاں کے اموال میں اللہ تعالیٰ کا حصہ جاری ہوا اور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے مخصوص کر لیا۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُس عورت سے کہا:) اگر تمہیں ضرورت ہو تو تم اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ! اُس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں سچ کہہ رہا ہوں اور صورت حال یہی ہے جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے اُٹھے اور قریش کی محافل میں آئے جب وہ اُن کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ یہ کہنے لگے: اے ابوالفضل! آپ تک بھلائی نہیں پہنچی ہے! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے فضل سے مجھ تک صرف بھلائی ہی پہنچی ہے حجاج بن عطاء نے مجھے یہ بتایا ہے: اللہ تعالیٰ نے خیبر کو اپنے رسول کے لیے فتح کر لیا ہے اور اُس میں اللہ تعالیٰ کا حصہ جاری ہوا ہے اور اللہ کے رسول نے صفیہ کو اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے حجاج نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں تین دن تک اُس کی بات کو پوشیدہ رکھوں وہ یہاں اس لیے آیا تھا تاکہ اپنا مال حاصل کر لے اب اُس کے مال میں سے یہاں کوئی بھی چیز نہیں پھر وہ چلا گیا۔

راوی کہتے ہیں: مسلمانوں کو مشرکین کے مقابلہ میں جو دباؤ محسوس ہو رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے ختم کر دیا جو مسلمان گھر میں

چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے وہ نکلے وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں اصل صورت حال کے بارے میں بتایا تو مسلمان خوش ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس پریشانی غصہ اور غم کو ختم کر دیا جو مشرکین کے خلاف تھا۔

## خُصُومَةُ عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ

باب: حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے جھگڑے کا بیان

9772 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِينَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ، وَأَنَا قَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرُضْحٍ فَأَقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مُرْ بِذَلِكَ غَيْرِي قَالَ: أَقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ جَاءَهُ مَوْلَاهُ فَقَالَ: هَذَا عُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ - قَالَ: وَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا؟ - يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ قَالَ: انْذَنْ لَهُمْ قَالَ: ثُمَّ مَكَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ قَالَ: انْذَنْ لَهُمَا قَالَ: ثُمَّ مَكَّتْ سَاعَةً قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْبِضْ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا - وَهُمَا يَوْمَئِذٍ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ - فَقَالَ الْقَوْمُ: أَقْبِضْ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَارْحُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: انْشُدْكُمْ اللَّهَ الَّذِي يَأْذِنُ تَقُومُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ، اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورُثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً؟ قَالَ: قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَا: نَعَمْ قَالَ لَهُمْ: فَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هَذَا الْفِيءِ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ بِشَيْءٍ، لَمْ يُعْطِهِ غَيْرُهُ فَقَالَ: "مَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَكَانَتْ هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ، وَلَا اسْتَأْثَرَهَا

حدیث: 9772: صحيح البخاری - كتاب فرض الخمس' حديث: 2944' صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير' باب حكم الفیء - حدیث: 3389' مستخرج ابی عوانة - مبتدا كتاب الجهاد' باب الاخبار الدالة على الاباحة ان يعبل في اموال من لم - حدیث: 5347' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان قوله صلى الله عليه وسلم - حدیث: 6712' سنن ابی داود - كتاب الخراج والامارة والفيء' باب في صفایا رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاموال - حدیث: 2589' السنن للترمذی - الذبايح' ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في تركة رسول الله صلى الله عليه وسلم' حدیث: 1577' السنن الكبرى للنسائي - كتاب قسم الخمس' تفريق الخمس - حدیث: 4318' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' ذكر موارث الانبياء - حدیث: 6130' شرح معاني الآثار للطحاوی - كتاب الزكاة' باب الصدقة على بنی هاشم - حدیث: 1903' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب قسم الفیء والغنيمة' باب مصرف اربعة اخماس الفیء في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم - حدیث: 11907' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند ابی بكر الصديق رضي الله عنه' حدیث: 79



عَلَيْكُمْ، لَقَدْ قَسَمَ وَاللَّهِ بَيْنَكُمْ، وَبَيْتَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً - قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ: وَيَحْبِسُ قُوَّتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً - ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلٌ مَالِ اللَّهِ، فَلَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ، أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ فَقَالَ: وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنَّهُ فِيهَا ظَالِمٌ فَاجِرٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ وَلِيْتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ سَتَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي، فَعَمِلْتُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ إِنِّي فِيهَا ظَالِمٌ فَاجِرٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَائِنِي هَذَا - يَعْنِي الْعَبَّاسَ - يَسْأَلُنِي مِيرَاثَهُ مِنْ ابْنِ أَخِيهِ، وَجَائِنِي هَذَا - يَعْنِي عَلِيًّا - يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَوْرَتْ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا، فَأَخَذْتُ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَأَنَا مَا وَلِيْتُهَا، فَقُلْتُمَا: أَدْفَعْهَا إِلَيْنَا عَلَى ذَلِكَ، أَتُرِيدَانِ مِنَّا قَضَاءَ غَيْرِ هَذَا؟ وَالَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِقَضَاءٍ غَيْرِ هَذَا، إِنْ كُنْتُمَا عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَأَدْفَعَاهَا إِلَيَّ. قَالَ: فَعَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا، فَكَانَتْ بِيَدِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حَسَنِ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنٍ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، ثُمَّ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنِ قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ، ثُمَّ أَخَذَهَا هُوَ لِأَخِي - يَعْنِي بَنِي الْعَبَّاسِ

\*\*\* مالک بن اوس بن حدثان نصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام دے کر بلوایا اور کہا: تمہاری قوم کے کچھ گھرانوں کے افراد مدینہ منورہ آئے ہوئے ہیں، ہم نے اُن کو کچھ عطیات دینے کی ہدایت کی ہے، تم وہ اُن کے درمیان تقسیم کر دینا۔ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ اس بارے میں میری بجائے کسی اور کو حکم دے دیجئے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آدمی! تم اُن چیزوں کو اپنے قبضہ میں لو۔ راوی کہتے ہیں: ابھی میں وہاں موجود تھا کہ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام آیا اور بولا: حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت زبیر بن عوام آئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُس نے حضرت طلحہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ اُس نے کہا کہ یہ حضرات اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُنہیں اندر آنے دو!

راوی کہتے ہیں: کچھ دیر کے بعد وہ غلام پھر آیا اور بولا: حضرت عباس اور حضرت علی اندر آنے کے لیے اجازت مانگ رہے ہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُنہیں اندر آنے دو! پھر کچھ دیر گزری تو حضرت عباس اندر آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! آپ میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کر دیجئے! راوی کہتے ہیں: ان دونوں حضرات کے درمیان اُس وقت اُس چیز کے بارے میں اختلاف چل رہا تھا جو اللہ تعالیٰ نے بنو نضیر کی زمینیں اپنے رسول کو مال فتنے کے طور پر عطا کی تھیں حاضرین نے کہا: امیر المؤمنین! آپ ان دونوں صاحبان کے متعلق فیصلہ کر دیجئے اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے سے آرام پہنچائیے، کیونکہ ان کا جھگڑا طویل ہو چکا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اُس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا

ہوں، جس کے اذن کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔“

انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں صاحبان سے یہی بات دریافت کیا، تو اُن دونوں صاحبان نے بھی جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے فرمایا: میں آپ کو اس مالِ فتنے کے بارے میں بتاتا ہوں! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس میں سے اپنے نبی کو کچھ حصہ کے لیے مخصوص کیا، وہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے علاوہ اور کسی کو نہیں دیا اور ارشاد فرمایا: اُن میں سے جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا کی ہیں، جن کے لیے تم نے گھوڑے یا سوار یوں کو نہیں بھگایا، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے اُسے غلبہ عطا کر دیتا ہے، تو یہ اموال نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص تھے، اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے انہیں آپ لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لیے سنبھال کر نہیں رکھا اور نہ ہی اس حوالے سے آپ لوگوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا، اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے اسے آپ لوگوں کے درمیان تقسیم کیا، آپ کے دسیان پھیلایا، یہاں تک کہ اس میں سے یہ زمین باقی رہ گئی، نبی اکرم ﷺ اس میں سے اپنے اہل خانہ کے سال بھر کا خرچ فراہم کرتے تھے (بعض اوقات راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اپنے اہل خانہ کی سال بھر کی خوراک کو سنبھال کر رکھتے تھے، پھر جو مال باقی بچتا تھا، اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔

جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے بعد میں آپ کا جانشین ہوں، میں اس میں وہی طریقہ کار اختیار کروں گا، جو نبی اکرم ﷺ اس میں استعمال کرتے رہے، پھر حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اس کے بارے میں ظلم کرنے والے اور غلطی کرنے والے تھے، حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس کے بارے میں سچے تھے اور نیک تھے اور حق کے پیروکار تھے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اپنے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں، میں ان کا نگران رہا اور میں نے بھی اس کے بارے میں وہی طریقہ کار اختیار کیا، جو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر نے اختیار کیا تھا اور آپ اس بارے میں یہ سمجھتے تھے کہ میں اس بارے میں ظلم کرنے والا ہوں اور گناہ کرنے والا ہوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس بارے میں سچا تھا، نیک تھا اور حق کا پیروکار تھا، پھر آپ دونوں صاحبان میرے پاس آئے، یہ صاحب، یعنی حضرت عباس آئے، یہ اپنے بھتیجے کی میراث کا مجھ سے مطالبہ کر رہے تھے اور یہ صاحب، یعنی حضرت علی آئے اور یہ اپنی اہلیہ کے اُن کے والد کی طرف سے وراثت کے حصے کا مطالبہ مجھ سے کر رہے تھے، تو میں نے آپ دونوں صاحبان سے یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔“

پھر مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اس زمین کو آپ دونوں کے سپرد کر دوں، تو میں نے آپ دونوں سے اللہ کے نام کا عہد اور میثاق لیا، کہ آپ اس کو اُسی طریقہ کار کے مطابق استعمال کریں گے، جو طریقہ کار اس میں نبی اکرم ﷺ نے اور حضرت ابوبکر

نے اور میں نے اختیار کیا تھا تو آپ دونوں نے یہ کہا کہ اس شرط پر آپ یہ زمین ہمارے سپرد کر دیں اب آپ دونوں ہماری طرف سے اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں اُس ذات کی قسم! جس کے اذن کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں! میں آپ دونوں کے درمیان اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں دوں گا اگر آپ دونوں اسے نہیں سنبھال سکتے تو اسے میرے سپرد کر دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں وہ زمین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں مکمل طور پر آ گئی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر حسن بن حسن کے پاس رہی پھر زید بن حسن کے پاس رہی۔

معمر نے یہ بات نقل کی: پھر عبداللہ بن حسن کے پاس رہی پھر ان لوگوں نے اسے حاصل کر لیا یعنی بنو عباس نے اسے حاصل کر لیا۔

**9773 - آثار صحابہ: عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن عروة، وعمره، قالا: إن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم أرسلن إلى أبي بكر يسألن ميراثهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأرسلت إليهن عائشة: ألا تتقين الله؟ ألم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا نورث، ما تركنا صدقة؟ قال: فريضين بقولها، وتركن ذلك**

\*\*\* زہری نے عروہ (نامی صاحب) اور عمرہ نامی خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والی اپنی وراثت کا مطالبہ کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن ازواج کی طرف پیغام بھیجا کہ کیا آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں ہیں؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔“

تو وہ خواتین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے راضی ہو گئیں اور انہوں نے یہ مطالبہ ترک کر دیا۔

**9774 - آثار صحابہ: عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، أن فاطمة، والعباس، أتيا أبا بكر يلتزمان ميراثهما من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وهما حينئذ يطلبان أرضه من فذك، وسهمه من خيبر - فقال لهما أبو بكر: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا نورث، ما تركنا صدقة، إنما يأكل آل محمد صلى الله عليه وسلم من هذا المال وإني والله لا أدع أمراً رأيته رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه، إلا صنعتُه قال: فهجرته فاطمة، فلم تكلمه في ذلك حتى ماتت، فدفنها عليّ ليلاً، ولم يؤذن بها أبا بكر قالت عائشة: وكان لعلي من الناس حياة فاطمة حظوة، فلما توفيت فاطمة انصرفت وجوه الناس عنه، فمكثت فاطمة ستة أشهر بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم توفيت، قال معمر: فقال رجل للزهري: فلم يبايعه عليّ ستة أشهر؟ قال: لا، ولا أحد من بني هاشم حتى بايعه عليّ، فلما رأى عليّ انصراف وجوه الناس عنه، أسرع إلى مصالحة أبي بكر فأرسل إلى أبي بكر: إن أئتنا ولا تأتنا**

مَعَكَ بِأَحَدٍ - وَكَرِهَ أَنْ يَأْتِيَهُ عُمَرُ لِمَا يَعْلَمُ مِنْ شِدَّتِهِ - فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَأْتِيهِمْ وَحَدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَا تَأْتِيهِمْ وَخِدِي، وَمَا عَسَى أَنْ يَصْنَعُوا بِي؟ قَالَ: فَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَقَدْ جَمَعَ بَيْنِي هَاشِمٌ عِنْدَهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّيَّ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنَا أَنْ نُبَايَعَكَ انْكَارُ لِفَضِيلَتِكَ، وَلَا نَفَاسَةُ عَلَيْكَ بِخَيْرِ سَاقَةِ اللَّهِ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّا نَرَى أَنَّ لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ حَقًّا، فَاسْتَبَدَدْتُمْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ قَرَابَتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ، فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ ذَلِكَ حَتَّى بَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا صَمَتَ عَلِيٌّ تَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّيَّ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَوَاللَّهِ لَقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَرَى إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَاللَّهِ مَا أَلَوْتُ فِي هَذِهِ الْأَمْوَالِ إِلَيَّ كَأَنِّي بَنِي وَبَيْنَكُمْ عَنِ الْخَيْرِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نَوْرُثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَذْكُرُ أَمْرًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، إِلَّا صَنَعْتُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ أَقْبَلَ عَلَى السَّاسِ ثُمَّ عَذَرَ عَلِيًّا بِعُضِّ مَا اعْتَذَرَ بِهِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفَضِيلَتِهِ، وَسَابِقِيَّتِهِ، ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا: أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ. فَقَالَتْ: فَكُنَّا قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ وَالْمَعْرُوفَ"

\*\*\* زہری نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والے وراثت کے حصہ کے طلبگار تھے یہ دونوں فدک میں موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کا مطالبہ کر رہے تھے اور سیر میں آپ کے حصہ کا مطالبہ کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، محمد کے گھر والے اس مال میں سے کھاتے رہیں گے“ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:) اللہ کی قسم! میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے میں اُسے ترک نہیں کروں گا اور میں بھی صرف وہی کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لاطعلق اختیار کی اور انہوں نے انتقال تک اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دوبارہ کوئی بات نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت ہی دفن کر دیا، انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع بھی نہیں دی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں، اُس وقت تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کی کچھ توجہ تھی، لیکن جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا، تو لوگوں کی توجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہٹ گئی، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ ماہ زندہ رہی تھیں، پھر ان کا انتقال ہو گیا۔

معمربیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زہری سے دریافت کیا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان چھ ماہ کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بنو ہاشم میں سے بھی کسی نے ان کی بیعت نہیں کی تھی جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت نہیں کر لی، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا کہ لوگوں نے ان کی طرف سے توجہ موڑ لی ہے تو وہ مصالحت کی طرف تیزی سے آئے، انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں آئیں اور آپ کے ساتھ کوئی ہمارے ہاں نہ آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئیں کیونکہ انہیں ان کے مزاج کی شدت کا پتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ان کے پاس اکیلے نہیں جائیں گے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے پاس اکیلا ضرور جاؤں گا، وہ میرے ساتھ کیا کر لیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے بنو ہاشم کو ان کے ہاں اکٹھا کیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اُس کی شان کے مطابق بیان کی اور پھر یہ بات بیان کی:

”اما بعد! اے حضرت ابوبکر! ہم نے آپ کی بیعت نہیں کی، اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہم آپ کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں یا ہم اُس بھلائی کا انکار کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے، لیکن ہم یہ سمجھتے تھے کہ حکومت کے معاملہ میں ہمارا حق بنتا ہے اور آپ نے اس کے حوالے سے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔“

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت اور اپنے حق کا ذکر کیا، وہ اسی بات کا ذکر کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اُس کی شان کے مطابق بیان کی اور پھر یہ کہا:

”اما بعد! نبی اکرم ﷺ کے رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھنا، میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھوں، اللہ کی قسم! میں نے ان اموال کے بارے میں بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی جن کے بارے میں میرے اور آپ کے درمیان اختلاف ہے، لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ کے جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، محمد کے گھر والے اس مال میں سے کھاتے رہیں گے۔“

اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا! تو میں نے اس بارے میں وہی کام کرنا ہے، جو نبی اکرم ﷺ اس کے بارے میں کرتے رہے ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ آپ کے ساتھ یہ بات طے ہے کہ ہم شام کو آپ کی بیعت کے لیے آئیں گے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی، تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر انہوں نے لوگوں کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ عذر کا ذکر کیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق اور ان کی فضیلت اور ان کی ساقیت کا اعتراف کیا، پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور ان کی بیعت کر لی، تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ نے ٹھیک کیا ہے اور اچھا کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اس معاملہ کے قریب ہو گئے تو لوگ بھی ان کے قریب آ گئے۔

## حَدِيثُ أَبِي لَوْلُؤَةَ قَاتِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل ابولؤلؤہ کا واقعہ

9775 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَتْرُكُ أَحَدًا مِنَ

الْعَجَمِ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ، فَكَتَبَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ إِلَى عُمَرَ: أَنَّ عِنْدِي غُلَامًا نَجَارًا نَقَّاشًا حَدَّادًا، فِيهِ مَنَافِعُ لَأَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْذَنَ لِي أَنْ أُرْسِلَ بِهِ فَعَلْتُ. فَأَذِنَ لَهُ، وَكَانَ قَدْ جَعَلَ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ دِرْهَمَيْنِ، وَكَانَ يُدْعَى أَبَا لَوْلُؤَةَ، وَكَانَ مَجُوسِيًّا فِي أَصْلِهِ، فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى عُمَرَ يَشْكُو إِلَيْهِ كَثْرَةَ خَرَاஜِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: "مَا تَحْسِنُ مِنَ الْأَعْمَالِ؟ قَالَ: نَجَارٌ نَقَّاشٌ حَدَّادٌ" فَقَالَ عُمَرُ: مَا خَرَّاجُكَ بِكَبِيرٍ فِي كُنْهِ مَا تَحْسِنُ مِنَ الْأَعْمَالِ قَالَ: فَمَضَى وَهُوَ يَتَذَمَّرُ، ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: أَلَمْ أُحَدِّثْ أَنَّكَ تَقُولُ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَصْنَعَ رَحَى تَطْحَنَ بِالرَّيْحِ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ أَبُو لَوْلُؤَةَ: لَا صُنْعَ رَحَى يَتَحَدَّثُ بِهَا النَّاسُ قَالَ: وَمَضَى أَبُو لَوْلُؤَةَ فَقَالَ عُمَرُ: أَمَّا الْعَيْدُ فَقَدْ أَوْعَدَنِي أَنِّمَا فَلَمَّا أَرْمَعُ بِالَّذِي أَرْمَعُ بِهِ، أَخَذَ خِنْجَرًا فَاشْتَمَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَ لِعُمَرَ فِي زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْمَسْجِدِ، وَكَانَ عُمَرُ يَخْرُجُ بِالسَّحَرِ فَيُوقِظُ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ، فَمَرَّ بِهِ فَتَنَزَّلَ إِلَيْهِ فَطَعَنَهُ ثَلَاثَ طَعَنَاتٍ: أَحَدَاهُنَّ تَحْتَ سُرَّتِهِ، وَهِيَ الَّتِي قَتَلَتْهُ، وَطَعَنَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ، فَمَاتَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، وَبَقِيَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، ثُمَّ نَحَرَ نَفْسَهُ بِخِنْجَرِهِ فَمَاتَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُولُ: أَلْقَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ عَلَيْهِ بُرْنَسًا، فَلَمَّا أَنْ اغْتَمَّ فِيهِ نَحَرَ نَفْسَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمَّا خَشِيَ عُمَرُ النَّزْفَ قَالَ: لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: فَاحْتَمَلْنَا عُمَرَ أَنَا وَتَفَرُّوا مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى أَذْخَلْنَاهُ مَنْزِلَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي عَشِيَّةٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى أَسْفَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّكُمْ لَنْ تُفَرِّغُوهُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِالصَّلَاةِ قَالَ: فَقُلْنَا: الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَمَّا إِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِأَحَدٍ تَرَكَ الصَّلَاةَ قَالَ: - وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: أَضَاعَ الصَّلَاةَ - ثُمَّ صَلَّى وَجَرَحَهُ يَتَعَبُ دَمًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ قَالَ لِي عُمَرُ: أَخْرُجْ فَاسْأَلِ النَّاسَ مَنْ طَعَنَنِي؟ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ فَقُلْتُ: مَنْ طَعَنَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالُوا: طَعَنَهُ أَبُو لَوْلُؤَةَ عَدُوُّ اللَّهِ غُلَامُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، فَارْجَعْتُ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ يَسْتَأْنِي أَنْ آتِيَهُ بِالْخَبَرِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ طَعَنَكَ عَدُوُّ اللَّهِ أَبُو لَوْلُؤَةَ فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ قَاتِلِي يُخَاصِمُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي سَجْدَةٍ سَجَدَهَا لِلَّهِ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ الْعَرَبَ لَنْ يَقْتُلَنِي ثُمَّ آتَاهُ طَيْبٌ فَسَقَاهُ نَبِيذًا فَخَرَجَ مِنْهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَذِهِ حُمْرَةُ الدَّمِ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ، فَسَقَاهُ لَبَنًا فَخَرَجَ اللَّبَنُ يَصْلِدُ فَقَالَ لَهُ الَّذِي سَقَاهُ اللَّبَنَ: اعْهَدْ عَهْدَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقَنِي أَخُو بَنِي مُعَاوِيَةَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ثُمَّ دَعَا النَّفَرَ السِّتَةَ: عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرَ



- وَلَا أَدْرَى أَذْكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا - فَقَالَ: إِنِّي نَظَرْتُ فِي النَّاسِ فَلَمْ أَرْ فِيهِمْ شَقَاقًا، فَإِنْ يَكُنْ شِقَاقٌ فَهُوَ فِيكُمْ، فُومُوا فَتَشَاوَرُوا، ثُمَّ أَمَرُوا أَحَدَكُمْ

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: أَتَانِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَيْلَةَ السَّالِفَةِ مِنْ أَيَّامِ الشُّوَرَى، بَعْدَ مَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَوَجَدَنِي نَائِمًا فَقَالَ: أَيْقِظُوهُ، فَأَيْقِظُونِي فَقَالَ: أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا، وَاللَّهِ مَا أَكْتَحَلْتُ بِكَثِيرٍ نَوْمٍ مُنْذُ هَذِهِ الثَّلَاثِ، أَذْهَبَ فَادْعُ لِي فَلَانًا وَقَلَانًا - نَاسًا مِنْ أَهْلِ السَّابِقَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ - فَدَعَوْتُهُمْ فَخَلَا بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ قَالَ: أَذْهَبَ فَادْعُ لِي الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمْ، فَجَاءَهُمْ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامُوا مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَلِيًّا، فَدَعَوْتُهُ فَجَاءَهُ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عُثْمَانَ، فَدَعَوْتُهُ فَجَعَلَ يَنَاجِيهِ، فَمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَذَانُ الصُّبْحِ، ثُمَّ صَلَّى صُحُوبًا بِالنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي نَظَرْتُ فِي النَّاسِ، فَلَمْ أَرَهُمْ يَغْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلَا تَجْعَلْ يَا عَلِيُّ عَلَى نَفْسِكَ سَبِيلًا، ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكَ يَا عُثْمَانُ "عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ وَذِمَّتُهُ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْمَلَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا عَمِلَ بِهِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ: نَعَمْ، فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَبَايَعَهُ، ثُمَّ بَايَعَهُ النَّاسُ، ثُمَّ بَايَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ خَرَجَ، فَلَقِيَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: خُدِيعَتُ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَوْ خِدِيعَةٌ هِيَ؟ قَالَ: فَعَمِلَ بِعَمَلِ صَاحِبِيهِ سِتًّا لَا يَخْرُمُ شَيْئًا إِلَى سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ إِنَّ الشَّيْخَ رَقٍّ وَضَعَفَ فَعُلِبَ عَلَى أَمْرِهِ "

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ - وَلَمْ نَجْرِبْ عَلَيْهِ كَذِبَةً قَطُّ - قَالَ: حِينَ قُتِلَ عُمَرُ انْتَهَيْتُ إِلَى الْهَرْمُزَانَ وَجُفِينَةَ وَأَبَى لَوْلُؤَةَ وَهُمْ نَجِيُّ، فَبَغْتُهُمْ فَتَارُوا وَسَقَطَ مِنْ بَيْنِهِمْ خِنْجَرٌ لَهُ رَأْسَانُ، نِصَابُهُ فِي وَسْطِهِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَانْظُرُوا بِمَا قُتِلَ عُمَرُ؟ فَظَنُّوا فَوَجَدُوهُ خِنْجَرًا عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: فَخَرَجَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مُشْتَمِلًا عَلَى السَّيْفِ حَتَّى أَتَى الْهَرْمُزَانَ فَقَالَ: اصْحَبْنِي حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى فَرَسٍ لِي - وَكَانَ الْهَرْمُزَانُ بَصِيرًا بِالْخَيْلِ - فَخَرَجَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَلَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بِالسَّيْفِ فَلَمَّا وَجَدَ حَرَّ السَّيْفِ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى جُفِينَةَ - وَكَانَ نَصْرَانِيًّا - فَدَعَاهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ لَهُ

عَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَصَلَبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ أَتَى ابْنَةُ أَبِي لَوْلُؤَةَ جَارِيَّةٌ صَغِيرَةٌ تَدْعَى الْإِسْلَامَ - فَقَتَلَهَا، فَأَظْلَمَتْ الْمَدِينَةَ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَهْلِهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ بِالسَّيْفِ صَلَاتًا فِي يَدِهِ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَتْرُكُ فِي الْمَدِينَةِ سَبِيًّا إِلَّا قَتَلْتُهُ وَغَيْرَهُمْ - وَكَانَهُ يُعْرِضُ بِنَاسٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ - فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَهُ: أَلَيْسَ السَّيْفُ، وَيَأْتِي وَيَهَابُونَهُ أَنْ يَقْرَبُوا مِنْهُ، حَتَّى أَتَاهُ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ: أَعْطِنِي السَّيْفَ يَا ابْنَ أَخِي، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ تَارَ إِلَيْهِ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِرَأْسِهِ فَتَنَاصَبَا حَتَّى حَجَزَ النَّاسُ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأَى عُثْمَانُ قَالَ: أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي فَتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مَا

فَتَقَّ - يَعْنِي عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ - فَأَشَارَ عَلَيْهِ الْمُهَاجِرُونَ أَنْ يَقْتُلَهُ، وَقَالَ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ: اقْتُلْ عُمَرَ أَمَسَ وَتُرِيدُونَ أَنْ تُتَبِعُوهُ ابْنَهُ الْيَوْمَ؟ أَبَعَدَ اللَّهُ الْهُرْمُزَانَ وَجُفَيْنَةَ قَالَ: فَقَامَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ

أَعْفَاكَ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْأَمْرُ وَلَكَ عَلَى النَّاسِ مِنْ سُلْطَانٍ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْأَمْرُ وَلَا سُلْطَانَ لَكَ، فَاصْفَحْ عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَلَى حُطْبَةِ عُمَرُو، وَوَدَّى عُثْمَانُ الرَّجُلَيْنِ وَالْجَارِيَةَ " قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَآخِرُنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ حَفْصَةَ إِنْ كَانَتْ لِمَنْ شَجَعَ عُبَيْدَ اللَّهِ عَلَى قَتْلِ الْهُرْمُزَانَ وَجُفَيْنَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَآخِرُنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ - أَوْ قَالَ: ابْنُ خَلِيفَةَ الْحَزَاعِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ الْهُرْمُزَانَ رَفَعَ يَدَهُ يُصَلِّي خَلْفَ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ: فَقَالَ عُثْمَانُ: أَنَا وَلِيُّ الْهُرْمُزَانَ وَجُفَيْنَةَ وَالْجَارِيَةَ، وَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُمْ دِيَةً

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں کسی بھی عجمی کو نہیں رہنے دیتے تھے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میرے پاس ایک نوجوان ہے جو بڑھی کا کام بھی کر سکتا ہے، نقش نگاری بھی کر سکتا ہے اور لوہا بھی ہے، اُس میں اہل مدینہ کے لیے بہت سے فائدے ہیں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اجازت دیں! میں اسے بھجوا دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دیدی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس غلام پر روزانہ دودھ، ہم کی ادائیگی لازم قرار دی تھی، اُس غلام کا نام ابولولہ تھا، وہ اصل کے اعتبار سے مجوسی تھا، جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا اتنا عرصہ (وہ مدینہ منورہ میں) رہا، پھر ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اپنے خراج کے زیادہ ہونے کی شکایت اُن کے سامنے پیش کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم کون سے کام اچھے طریقے سے کر سکتے ہو؟ اُس نے کہا: بڑھی کا، نقش نگاری کا اور لوہا کا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو تمہارے کام کی اچھائی کے حوالے سے تمہارا خراج زیادہ نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔

پھر ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ اگر میں چاہوں تو میں ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا کے ساتھ آٹا پیس دے گی؟ تو ابولولہ نے کہا: میں ایسی چکی بناؤں گا کہ جس کے بارے میں لوگ یاد رکھیں گے۔ پھر ابولولہ چلا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ غلام ابھی مجھے دھمکی دے کر گیا ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) جب اُس نے اپنے ارادہ پر عمل کرنے کا ارادہ کیا، تو اُس نے خنجر لے کر اُس کے اوپر چادر ڈال دی اور پھر مسجد کے ایک گوشہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کے لیے بیٹھ گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندھیرے میں ہی تشریف لے آیا کرتے تھے، وہ لوگوں کو نماز کے لیے بلاتے تھے، جب وہ اُس شخص کے پاس سے گزرے تو اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا، اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تین زخم لگائے جن میں سے ایک زخم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ناف کے نیچے لگا اور یہی اُن کی شہادت کا سبب بنا، اُس شخص نے اہل مسجد میں سے بارہ اور آدمیوں کو بھی زخم کیا، جن میں سے چھ حضرات کا انتقال ہو گیا اور چھ حضرات بچ گئے، اُس کے بعد اُس نے اپنے خنجر کے ذریعہ خودکشی کی اور مر گیا۔

معمربیان کرتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ لوگوں کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اہل عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُس پر کبل ڈال دیا، جب وہ اُس کے اندر چھپ گیا تو اُس نے خودکشی کر لی۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے کہا: عبدالرحمن بن عوف لوگوں کو نماز پڑھائیں!

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہم لوگ، میں اور انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اُن کے گھر کے اندر لے آئے، اُن پر مسلسل غشی طاری تھی یہاں تک کہ صبح صادق ہونے لگی تو ایک شخص نے کہا: تم انہیں صرف نماز کے حوالے سے پریشان کر سکتے ہو! تو ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنکھیں کھولیں اور دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، جو نماز ترک کر دیتا ہے۔ یہاں معمربنامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو نماز کو ضائع کر دیتا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی جبکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تم باہر جاؤ اور لوگوں سے دریافت کرو کہ مجھے زخمی کس نے کیا ہے؟ میں باہر گیا، لوگ اکٹھے تھے، میں نے دریافت کیا: امیر المؤمنین کو زخمی کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: اللہ کے دشمن ابولولہ نے انہیں زخمی کیا ہے، جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا، وہ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ میں اُن کے پاس کیا اطلاع لے کر آتا ہوں، میں نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کے دشمن ابولولہ نے آپ کو زخمی کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے کسی ایسے شخص کو میرا قاتل نہیں بنایا، جو قیامت کے دن میرے ساتھ اُس سجدہ کی وجہ سے جھگڑا کرتا، جو اُس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا ہوتا، میرا یہ گمان تھا کہ عربوں میں سے کوئی مجھے قتل نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب آیا، اُس نے انہیں نیند پلائی، وہ اُن کے پیٹ سے باہر آ گئی، لوگوں نے کہا: شاید یہ خون کی سرخی ہوگی، پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا تو اُس نے انہیں دودھ پلایا تو دودھ بھی باہر آ گیا، جس شخص نے انہیں دودھ پلایا تھا اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب آپ کا آخری وقت قریب آ گیا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بنو معاویہ کے بھائی نے میرے ساتھ سچ بیانی کی ہے۔

زہری نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ آدمیوں کو بلایا: حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت سعد، حضرت عبدالرحمن اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تھا، یا نہیں کیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے لوگوں کا جائزہ لیا تو مجھے اُن میں کوئی بھی موزوں نہیں ملا، اگر کوئی موزوں ہے تو وہ تمہارے درمیان ہے، تم لوگ اٹھو اور باہمی طور پر مشورہ کرو اور اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنا لو۔

معمربیان کرتے ہیں: زہری نے حمید بن عبدالرحمن کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجلس

مشاورت کی تیسری رات حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ میرے ہاں آئے یہ رات کا کچھ حصہ رخصت ہو جانے کے بعد کی بات ہے انہوں نے مجھے سوئے ہوئے پایا تو بولے: اُسے جگا دو! گھر والوں نے مجھے جگا دیا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں سویا ہوا دیکھ رہا ہوں حالانکہ اللہ کی قسم! میں پچھلے تین دنوں سے تھوڑی ہی دیر کے لیے سویا ہوں، تم جاؤ اور میرے پاس فلاں اور فلاں کو بلا کر لے کر آؤ۔ انہوں نے انصار سے تعلق رکھنے والے سبقت رکھنے والے کچھ افراد کا نام ذکر کیا، میں اُن حضرات کو بلا کر لایا تو وہ خلوت میں اُن کے ساتھ مسجد میں خاصی دیر تک گفتگو کرتے رہے، پھر وہ حضرات اُٹھ کر چلے گئے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت سعد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا تو وہ اُن کے ساتھ خاصی دیر تک سرگوشی میں بات چیت کرتے رہے، پھر یہ حضرات بھی اُن کے پاس سے اُٹھ کر چلے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا تو وہ اُن کے ساتھ خاصی دیر تک سرگوشی میں گفتگو کرتے رہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن کے پاس سے اُٹھ گئے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: تم حضرت عثمان کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا تو وہ اُن کے ساتھ بھی خاصی دیر تک سرگوشی میں بات چیت کرتے رہے اور ان دونوں کی بات چیت اُس وقت ختم ہوئی جب صبح کی اذان ہو گئی، پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب وہ فارغ ہوئے تو لوگ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد کہا:

ابا بعد! میں نے لوگوں کے معاملہ کا جائزہ لیا، تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ کسی کو بھی حضرت عثمان کے ہم پلہ نہیں سمجھتے، اس لیے اے علی! آپ اپنے لیے کوئی راستہ نہ بنائیے گا، پھر انہوں نے یہ کہا: اے عثمان! آپ پر اللہ تعالیٰ کے عبد اُس کے میثاق اُس کے ذمہ اُس کے رسول کے ذمہ کے مطابق یہ بات لازم ہے کہ آپ اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت پر عمل کریں اور نبی کے بعد جو دو خلفاء نے طریقہ کار اختیار کیا تھا، اُس کے مطابق عمل کریں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کو پونچھا اور اُن کی بیعت کی، پھر لوگوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کی بیعت کی اور تشریف لے گئے راستہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اُن کی ملاقات ہوئی، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے ساتھ دھوکا ہوا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ چیز دھوکہ ہوتی ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی چھ سالوں میں اپنے دو پیش رو حضرات کے طریقہ کے مطابق عمل کیا، پھر اُن کی عمر زیادہ ہو گئی، دل نرم ہو گیا اور وہ کمزور ہو گئے تو اپنے معاملہ کے حوالے سے مغلوب ہو گئے۔

سعید بن مسیب نے عبدالرحمن بن ابوبکر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، (اس سے کچھ دن پہلے ایک دن) میں ہرمزان، حنفیہ اور ابولؤلؤ کے پاس سے گزرا، وہ سرگوشی میں گفتگو کر رہے تھے، میں نے انہیں ڈانٹا، وہ اٹھنے لگے، تو اُن کے درمیان سے ایک خنجر نیچے گرا، جس کے دو سرے تھے اور اُس کا نصاب درمیان میں تھا، عبدالرحمن بن ابوبکر کہتے ہیں: بعد میں (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہو گیا) تو میں نے کہا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کس چیز کے ذریعہ شہید کیا گیا ہے؟ جب لوگوں نے اس بات کا جائزہ لیا، تو انہیں وہ خنجر اسی شکل میں مل گیا، جو عبدالرحمن بن ابوبکر نے بیان کی

تھی پھر عبید اللہ بن عمر اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے نکلے وہ ہرمزان کے پاس آئے اور بولے: تم میرے ساتھ چلو! تاکہ ہم ایک گھوڑے کا جائزہ لیں جو میں نے خریدنا ہے ہرمزان گھوڑوں کے معاملہ میں بڑی مہارت رکھتا تھا وہ اُن کے آگے چلتے ہوئے گئے پھر عبید اللہ نے اُس پر تلوار سے وار کیا جب اُسے تلوار کی آہٹ محسوس ہوئی تو اُس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا لیکن اُس کے باوجود عبید اللہ بن عمر نے اُسے قتل کر دیا پھر وہ جھینہ کے پاس آئے وہ ایک عیسائی شخص تھے انہوں نے اُسے پکارا جب وہ اُن کے سامنے آیا تو انہوں نے اُس پر تلوار کا وار کیا اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان حملہ کیا پھر وہ ابولؤلؤہ کی بیٹی کے پاس آئے جو ایک کسن لڑکی تھی اور خود کو مسلمان ظاہر کرتی تھی انہوں نے اُسے بھی قتل کر دیا اُس دن مدینہ منورہ اہل مدینہ کے لیے تاریک ہو گیا پھر وہ اپنی تلوار ہاتھ میں لے کر اسی طرح لہراتے ہوئے آئے وہ یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! اب میں مدینہ منورہ میں موجود ہر قیدی کو (یعنی غیر مسلم کو) قتل کر دوں گا۔ انہوں نے اشارہ کے طور پر کچھ مہاجرین کا ذکر کیا (کہ اُن کے قیدیوں کو قتل کر دوں گا)۔ لوگ اُن سے یہ کہتے رہے کہ تم تلوار رکھ دو! لیکن وہ یہ بات نہیں مانے لوگ اُن کے قریب جاتے ہوئے بھی ڈر رہے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھتیجے! تم تلوار مجھے دو! انہوں نے تلوار انہیں دیدی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُن کے پاس گئے انہوں نے اُن کا سر پکڑا اور وہ دونوں ساتھ لگ کر لوگوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے چلے گئے۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے کہا: اس شخص کے بارے میں مجھے مشورہ دو جس نے اسلام میں اُس چیز کو چیرا جو بھی چیرا ہے یعنی عبید اللہ بن عمر کے بارے میں مشورہ دو۔ تو مہاجرین نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ اُسے قتل کر دیں! لیکن کچھ لوگوں نے یہ کہا ابھی کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور آج آپ اُن کے پیچھے اُن کے صاحبزادے کو بھی بھیج دیں گے اللہ تعالیٰ نے ہرمزان اور جھینہ کو دفع کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس حوالے سے بچا لیا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوا تو آپ لوگوں کے حکمران نہیں تھے جس وقت یہ واقعہ ہوا تھا اُس وقت آپ کے پاس حکومتی غلبہ نہیں تھا اس لیے امیر المؤمنین! آپ اس سے درگزر کیجئے! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ سن کر لوگ متفرق ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں افراد اور اُس لڑکی کی دیت ادا کی۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے یہ بات بیان کی: اللہ تعالیٰ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر رحم کرے! انہوں نے عبید اللہ بن عمر کو اس بات کی ترغیب دی ہے کہ وہ ہرمزان اور جھینہ کو قتل کر دے۔

عبد اللہ بن ثعلبہ یا شاید ابن خلیفہ خزاعی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ہرمزان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

معمر یہ بات نقل کرتے ہیں: زہری کے علاوہ راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہرمزان جھینہ اور اُس لڑکی کا ولی ہوں اور میں اُن کی دیت ادا کروں گا۔

## حَدِيثُ الشُّورَى

### باب: مجلس شوری کا تذکرہ

9776 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَعَا عُمَرُ حِينَ طُعِنَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ - قَالَ: وَاحْسِبُهُ قَالَ: وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ -، فَقَالَ: إِنِّي نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرْ عِنْدَهُمْ شِقَاقًا، فَإِنْ يَكُ شِقَاقٌ فَهُوَ فِيكُمْ، ثُمَّ إِنَّ قَوْمَكُمْ إِنَّمَا يُؤْتَمِرُونَ أَحَدَكُمْ أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، فَإِنْ كُنْتُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ يَا عَلِيُّ فَاتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَحْمِلْ بَيْنِي هَاشِمٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ: لَا تَحْمِلْ بَيْنِي أَبِي رُكَانَةَ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَإِنْ كُنْتُ يَا عُثْمَانُ عَلَى شَيْءٍ فَاتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَحْمِلْ بَيْنِي أَبِي مَعِيطٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ، وَإِنْ كُنْتُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَاتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَحْمِلْ أَقَارِبَكَ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ، فَتَشَاوَرُوا، ثُمَّ امْرُؤُوا أَحَدَكُمْ قَالَ: فَقَامُوا لِيَتَشَاوَرُوا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، فَدَعَانِي عُثْمَانُ فَتَشَاوَرْنِي وَلَمْ يَدْخُلْنِي عُمَرُ فِي الشُّورَى، فَلَمَّا أَكْثَرَ أَنْ يَدْعُونِي قُلْتُ: أَلَا تَتَّقُونَ اللَّهَ؟ اتُّوْمَرُونَ وَآمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى يَبْعُدَ؟ قَالَ: فَكَأَنَّمَا أَيْقَظْتُ عُمَرَ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: امْهَلُوا، لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ صُهَيْبٌ، ثُمَّ تَشَاوَرُوا، ثُمَّ أَجْمَعُوا أَمْرَكُمْ فِي الثَّلَاثِ، وَاجْمَعُوا أُمَرَاءَ الْأَجْنَادِ، فَمَنْ تَأَمَّرَ مِنْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتُلُوهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ كُنْتُ مَعَهُمْ، لِأَنِّي قُلُّ مَا رَأَيْتُ عُمَرَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِلَّا كَانَ بَعْضُ الَّذِي يَقُولُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ اجْتَمَعُوا، فَقَالَ لَهُمُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنْ شِئْتُمْ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ، فَوَلَّوْهُ ذَلِكَ، قَالَ الْمُسَوِّرُ: فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاللَّهِ مَا تَرَكَ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَلَا ذَوِي غَيْرِهِمْ مِنْ ذَوِي الرَّأْيِ إِلَّا اسْتَشَارَهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

\*\*\* سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا، تو انہوں نے حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر کو بلایا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ لفظ بھی استعمال کیا تھا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کو بلایا اور فرمایا: میں نے لوگوں کے معاملہ کا جائزہ لیا ہے تو میں نے اُن کے نزدیک کوئی موزوں فرد نہیں دیکھا اگر کوئی موزوں ہوا تو وہ آپ میں سے ہو سکتا ہے اس لیے اے تین افراد! آپ کی قوم آپ میں سے کسی ایک کو امیر بنا دیں گے اے علی! اگر آپ کو لوگوں کی حکومت ملتی ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور بنو ہاشم کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کریں۔

معر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: زہری کے علاوہ یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں: آپ ابو رکانہ کی اولاد کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ



زہری نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اے عثمان! اگر آپ کو حکومت ملتی ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور ابو معید کی اولاد کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کریں! اے عبدالرحمن! اگر آپ کو لوگوں کے معاملہ کا نگران بنایا جاتا ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کریں! آپ لوگ باہمی طور پر مشورہ کر لیں اور اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنا لیں۔ راوی کہتے ہیں: وہ حضرات مشورہ کرنے کے لیے اٹھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا تاکہ مجھے بھی مشورہ میں شامل کریں، حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مجلس شوریٰ میں شامل نہیں کیا تھا، جب انہوں نے مجھے زیادہ بار بلایا تو میں نے کہا: آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں؟ کیا آپ لوگ ابھی سے حکم دینا شروع ہو گئے ہیں؟ حالانکہ امیر المؤمنین ابھی زندہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: تو گویا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیدار کر دیا، انہوں نے اُن حضرات کو بلوایا اور بولے: ابھی آپ ٹھہر جائیں، صہیب لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر آپ لوگ باہمی طور پر مشورہ کریں اور پھر تین آدمیوں میں اپنے معاملہ کو جمع کر لیں، آپ تمام لشکروں کے امیروں کو اکٹھا کریں، آپ میں سے جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر امیر بننا چاہے آپ اُسے قتل کر دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ میں اُن کے ساتھ ہوتا، کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کم ہی ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا، سوائے ان ہدایات کے جو انہوں نے جاری کی تھیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا، تو وہ حضرات اکٹھے ہوئے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اگر آپ لوگ چاہیں تو میں آپ لوگوں کے لیے کسی کو اختیار کر لیتا ہوں۔ اُن تمام حضرات نے اپنا معاملہ اُن کے سپرد کر دیا۔

مسور بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا، انہوں نے مہاجرین اور انصار میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کیا اور کسی بھی صاحبِ رائے سمجھدار شخص کو ترک نہیں کیا، جن کا تعلق مہاجرین اور انصار سے نہیں تھا، مگر یہ کہ اُس رات اُن سب لوگوں سے مشورہ کیا۔

## غَزْوَةُ الْقَادِيسِيَّةِ وَغَيْرُهَا

### باب: جنگِ قادسیہ اور دیگر (جنگوں کا تذکرہ)

977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عَلَى جَيْشٍ فِيهِمْ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالزُّبَيْرُ، فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ ذَلِكَ الْجَيْشُ، فَقَالَ أَسَامَةُ لِأَبِي بَكْرٍ حِينَ بُويعَ لَهُ - وَلَمْ يَبْرَحْ أَسَامَةُ حَتَّى بُويعَ لِأَبِي بَكْرٍ فَقَامَ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَنِي لِمَا وَجَّهَنِي لَهُ، وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَرْتَدَّ الْعَرَبُ، فَإِنْ شِئْتَ كُنْتُ قَرِيبًا مِنْكَ حَتَّى

تَنْظُرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كُنْتُ لَأَرُدَّ أَمْرًا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لِعُمَرَ فَاَفْعَلْ فَإِنَّ لَهٗ، فَاَنْطَلَقَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى أَتَى الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاخَذَتْهُمْ الصَّبَابَةُ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ صَاحِبَهُ قَالَ: فَوَجَدُوا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْبِلَادِ قَالَ: فَاخْذُوهُ يَذْلُهُمُ الطَّرِيقَ حَيْثُ أَرَادُوا، وَأَعَارُوا عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُمِرُوا قَالَ: فَسَمِعَ بِذَلِكَ النَّاسُ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ لِبَعْضٍ: تَرَعُمُونَ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ اخْتَلَفَتْ، وَخِيلَهُمْ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَرَدَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِذَلِكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، فَكَانَ يُدْعَى بِالْإِمَارَةِ حَتَّى مَاتَ، يَقُولُونَ: بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِعْهُ حَتَّى مَاتَ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا، اُس لشکر میں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے پھر اُس لشکر کے روانہ ہونے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو گئی تھی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اُسی وقت کھڑے ہو گئے تھے اور انہوں نے یہ کہا تھا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک خاص سمت میں بھیجنے کی ہدایت کی تھی تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ عرب مرتد ہو جائیں گے اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ کے قریب رہتا ہوں تاکہ آپ صورت حال کا جائزہ لے لیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے جو حکم صادر کیا ہے میں اُسے ختم نہیں کروں گا لیکن اگر آپ چاہیں تو عمر کو اجازت دے دیں (کہ وہ لشکر کے ساتھ نہ جائے)۔ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا انہوں نے انہیں اجازت دیدی پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ چلے گئے یہاں تک کہ وہ اُس جگہ گئے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا تو وہاں گھمسان کا رن پڑا یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک شخص اپنے ساتھی تک نہیں دیکھ سکتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہیں اُن علاقوں کا رہنے والا ایک شخص ملا اُن لوگوں نے اُسے پکڑ لیا، وہ راستہ کی طرف اُن کی راہنمائی کرتا رہا جہاں وہ جانا چاہتے تھے اور انہوں نے اُس جگہ پر حملہ کیا جس کے بارے میں انہیں حکم دیا گیا تھا پھر لوگوں نے اس بارے میں سنا تو وہ ایک دوسرے سے یہ کہنے لگے کہ تم لوگ یہ کہتے تھے کہ عربوں میں اختلاف ہو گیا ہے حالانکہ اُن کے گھڑ سوار فلاں فلاں جگہ پر موجود ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ناگوار صورت حال کو ختم کر دیا اور پھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے انتقال تک انہیں امیر کے طور پر بلایا جاتا رہا لوگ یہ کہا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھیجا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں معزول نہیں کیا تھا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔

9778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ نَزَعَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ،

فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِعَهْدِهِ وَهُوَ بِالشَّامِ يَوْمَ الْيَوْمِ، فَمَكَتِ الْعَهْدُ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ شَهْرَيْنِ لَا يُعْرِفُهُ إِلَى خَالِدٍ حَيَاءً مِنْهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: أَخْرِجْ أَيُّهَا الرَّجُلُ عَهْدَكَ نَسْمَعُ لَكَ وَنَطِيعٌ، فَلَعَمْرِي لَقَدْ مَاتَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْنَا وَوَلِيَّ ابْغَضُ النَّاسِ إِلَيْنَا. فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَى الْخَلِيلِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا، تو انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

معزول کر دیا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا جنگ یرموک کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایات بھیجی تھیں وہ اُس وقت شام میں موجود تھے تو حضرت عمر کا حکم نامہ دو ماہ تک حضرت ابو عبیدہ کے پاس ہی رہا انہوں نے شرم کی وجہ سے حضرت خالد کو وہ نہیں دکھایا حضرت خالد نے کہا: اے صاحب آپ اپنے پاس موجود حکم نامہ دکھائیں ہم آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے میری زندگی کی قسم جو شخصیت میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی اس کا انتقال ہو گیا اور اب میری نا پسندیدہ ترین شخصیت حکمران بن گئی ہے حضرت ابو عبیدہ اس وقت گھر سواروں کے امیر تھے۔

**9779 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَ نَوَسَاتُهَا تَنْطَفُ، فَقُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، وَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ " قَالَتْ: فَالْحَقُّ بِهِمْ، فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، وَالَّذِي أَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي أَحْبَابِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدْعُهُ حَتَّى يَذْهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ الْحَكَمَانِ خَطَبَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ مُتَكَلِّمًا فَلْيُطْلِعْ قُرْنَهُ "**

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اُس وقت اُن کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے کہا: لوگوں کی جو صورت حال ہے وہ آپ دیکھ رہی ہیں اور میرا اس معاملہ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم اُن کے ساتھ جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر تم اُن کے پاس نہ گئے تو اُن کے درمیان انتشار نمودار ہوگا۔ پھر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اصرار کر کے انہیں جانے پر مجبور کیا جب دونوں ثالث ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: جو شخص اس بارے میں کوئی بات چیت کرنا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو پیش کرے!

**9780 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ قَالَ: " لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ كَانَ عَلَى الْخَيْلِ قَيْسُ بْنُ مَكْشُوحٍ الْعَبْسِيُّ، وَعَلَى الرَّجَالِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الثَّقَفِيُّ، وَعَلَى النَّاسِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ، فَقَالَ قَيْسٌ: قَدْ شَهِدْتُ يَوْمَ الْيَوْمِ، وَيَوْمَ أَجْنَادِينَ، وَيَوْمَ عَبَسَ، وَيَوْمَ فَحَلٍ، فَلَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ عَدِيدًا، وَلَا حَدِيدًا، وَلَا صُنْعَةَ لِقَتَالٍ، وَاللَّهِ مَا يَرَى طَرَفَاهُمْ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: إِنَّ هَذَا زَبَدٌ مِنْ زَبَدِ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّا لَوْ قَدْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَلَا الْفَيْتَنَ إِذَا حَمَلَتْ عَلَيْهِمْ بَرَجَاتِي أَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ فِي أَقْمَتِهِمْ، وَلَكِنْ تَكُفُّ عَنَّا خَيْلَكَ وَاحْمِلْ عَلَى مَنْ يَلِيكَ " قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، إِنِّي لَا أَرَى الْأَرْضَ مِنْ وَرَائِهِمْ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: اجْلِسْ فَإِنَّ الْقِيَامَ وَالْكَلامَ عِنْدَ الْقِتَالِ فَشَلٌّ، وَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ، فَلْيُصَلِّ فِي مَرَكَزِ رُوحِهِ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي هَارَ دَابَّتِي ثَلَاثًا، فَإِذَا هَزَزْتُهَا الْمَرَّةَ الْأُولَى فَتَهَيَّئُوا، ثُمَّ إِذَا هَزَزْتُهَا الثَّالِثَةَ فَتَهَيَّئُوا لِلْحِمْلَةِ أَوْ قَالَ: احْمِلُوا فَإِنِّي حَامِلٌ قَالَ: فَهَرَّهَا الثَّالِثَةَ، ثُمَّ حَمَلَ وَإِنَّ عَلَيْهِ لِدَرْعَيْنِ قَالَ: فَمَا وَدَّأْنَا لِنَفْسِهِ حَتَّى صَافِيَهُمْ بِطَعْنَتَيْنِ وَفَلَّتْ بَيْنَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ قَالَ: فَجَعَلَ**

اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى يَكُونُوا رُكَّامًا، فَمَا نَشَاءُ أَنْ نَأْخُذَ رَجُلَيْنِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَنَقْتُلُهُ إِلَّا فَعَلْتُ

\*\*\* حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: جنگ قادسیہ کے موقع پر گھڑسواروں کے امیر قیس بن مکشوح عیسیٰ تھے پیادہ افراد کے امیر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تھے لوگوں کے امیر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے قیس نے یہ کہا کہ میں جنگ یرموک میں جنگ اجنادین میں جنگ عیس میں جنگ فہل میں شریک ہوا ہوں لیکن میں نے آج کے دن کی طرح لوگوں کی تعداد اور اسلحہ اور جنگ کی تیاری نہیں دیکھی اللہ کی قسم! اُن لوگوں کے کنارے دکھائی نہیں دے رہے اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: یہ شیطان کا بنایا ہوا جھاگ ہے جب ہم ان پر حملہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے خلاف کر دے گا اور میں تمہیں ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب میں ان پر اپنے پیادہ افراد کے ساتھ حملہ کروں تو تم اُسی وقت اُن پر اپنے گھڑسواروں کے ساتھ اُن کے پیچھے حملہ کرو بلکہ تم اپنے گھڑسواروں کو ہم سے دور رکھنا اور اُن لوگوں پر حملہ کرنا جو تم لوگوں کے قریب ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: اللہ اکبر! مجھے اُن لوگوں کے پیچھے زمین نظر آ گئی تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بیٹھ جاؤ! کیونکہ جنگ کے وقت قیام کرنا یا کلام کرنا ہوتا ہے۔

## تَرْوِیجُ فَاطِمَةَ رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهَا

### باب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

9781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَابْنِ يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ أَوْ أَحَدِهِمَا - شَكَ أَبُو بَكْرٍ - أَنَّ أَسْمَاءَ ابْنَةَ عُمَيْسٍ قَالَتْ: لَمَّا أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ إِلَى عَلِيٍّ لَمْ تَجِدْ فِي بَيْتِهِ إِلَّا رَمْلًا مَبْسُوطًا، وَوَسَادَةً حَشَوْهَا لَيْفٌ، وَجَرَّةً وَكَوْزًا، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ: لَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا أَوْ قَالَ: لَا تَقْرَبَنَّ أَهْلَكَ حَتَّى آتِيكَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَمَّ أَحْيَى؟ فَقَالَتْ أُمُ آيَمَنَ وَهِيَ أُمُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَتْ حَبَشِيَّةً، وَكَانَتْ امْرَأَةً صَالِحَةً - يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُوَ أَخُوكَ وَزَوْجَتُهُ ابْنَتُكَ؟ - وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَأَخَى بَيْنَ عَلِيٍّ وَنَفْسِهِ - فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ يَكُونُ يَا أُمُ آيَمَنَ قَالَ: فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَى صَدْرِ عَلِيٍّ وَوَجْهِهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَقَامَتْ إِلَيْهِ تَعَثُّرُ فِي مِرْطَها مِنَ الْحَيَاءِ، فَنَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، وَقَالَ لَهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: "أَمَا إِنِّي لَمْ أَلِكْ، أَنْكُحْتُكَ أَحَبَّ أَهْلِي إِلَيَّ، ثُمَّ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَادًا مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَوْ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ قَالَ: أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ يَا رَسُولَ

حدیث: 9781: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم ذکر مناقب فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 4699 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الخصائص ذکر ما خص به علی دون الاولین والآخرین من فاطمة بنت - حدیث: 8240 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الالف ما اسندت اسماء بنت عیسی - ابو یزید المَدِیْنِی حدیث: 20231

اللہ قال: اجنبت کرامۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابنیہ؟ قالت: نعم، ان الفناء لیلۃ یبنی بها لا بد لها من امرۃ تكون قریباً منها، ان عرصت حاجۃ اقصت بذلک الیہا قالت: قد عالی دُعَاءُ اِنَّه لا وثق عملی عندی، ثم قال لعلی: ذونک اهلك ثم خرج فوالی قالت: فما زال یَدْعُو لهما حتی توارى فی حُجْرِهِ

\*\*\* سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصی ہوئی تو ہمیں اُن کے گھر میں صرف ایک کچھی ہوئی چٹائی ملی اور ایک تکیہ ملا جس میں کھجور کے پتے بھرے گئے تھے اور ایک گھڑا تھا اور ایک پیالہ تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ تم اُس وقت تک اپنی اہلیہ کے قریب نہ جانا جب تک میں تمہارے ہاں نہیں آتا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا یہاں بھائی ہے؟ تو سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا جو حضرت اسماء بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اور وہ ایک حبشی خاتون ہیں اور وہ بڑی نیک خاتون تھیں انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ آپ کے بھائی بھی ہیں اور آپ کی صاحبزادی کے شوہر بھی ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دراصل اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی قرار دیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُم ایمن! ایسا ہو سکتا ہے! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا اور جو اللہ کو منظور تھا اُس پر وہ پڑھا اور پھر اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینہ اور چہرے پر چھڑکا، پھر آپ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا، تو وہ شرم کی وجہ سے اپنی چادر کو اچھی طرح لپیٹ کر آپ کے سامنے آ کر کھڑی ہوئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اُن پر بھی چھڑکا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ پڑھ کر اُن پر دم کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے تمہارے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے، میں نے تمہاری شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے جو مجھے اپنے خاندان میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے یا پردے کے پیچھے کسی کا ہیولی دیکھا تو دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُس ہیولی نے جواب دیا: اسماء! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسماء بنت عمیس؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اللہ کے رسول کی صاحبزادی کے ساتھ آئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! جب لڑکی کی شادی کی پہلی رات آتی ہے تو اُس کے ہاں گھر میں کوئی قریبی عورت بھی ہونی چاہیے تاکہ اگر اُس لڑکی کو کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ اُس عورت کو بتا سکے۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا کی کہ جو میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قابل وثوق عمل ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اب تم اپنی بیوی کے ساتھ رہو! پھر آپ تشریف لے گئے۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس حجرہ سے باہر نکلنے تک مسلسل ان دونوں کے لیے دعا کرتے رہے۔

9782 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ تُذَكِّرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا يَذْكُرُهَا أَحَدٌ إِلَّا صَدَّ عَنْهُ حَتَّى يَتَسَوَّاهَا، فَلَقِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ عَلِيًّا فَقَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُهَا إِلَّا عَلَيْكَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لِمَ تَرَى ذَلِكَ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا آتَا

بِوَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلَيْنِ: مَا أَنَا بِصَاحِبِ دُنْيَا يَلْتَمِسُ مَا عِنْدِي، وَقَدْ عَلِمَ مَالِي صَفَرًا وَلَا بَيْضًا، وَلَا أَنَا بِالْكَافِرِ  
الَّذِي يَتَرَفَّقُ بِهَا عَنْ دِينِهِ - يَعْنِي يَتَأَلَّفُهَا بِهَا - إِنِّي لَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ فَقَالَ سَعْدٌ: فَإِنِّي أَغْرَمُ عَلَيْكَ لُفْرَ جَنَّتِهَا عَنِّي،  
فَإِنِّي فِي ذَلِكَ فَرَجًا قَالَ: فَأَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: تَقُولُ جُنْتُ خَاطِبًا إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَهِ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَانْطَلِقْ عَلَيَّ فَعَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
يُصَلِّي بِتَفْلِ حِصْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ لَكَ حَاجَةٌ يَا عَلِيٌّ؟ قَالَ: أَجَلُ، جُنْتُ خَاطِبًا إِلَى اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَحَبًا - كَلِمَةً ضَعِيفَةً  
- ثُمَّ سَمِعَ عَلِيٌّ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: فَعَلْتُ الَّذِي أَمَرْتَنِي بِهِ، فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ أَنْ رَحِبَ بِي  
كَلِمَةً ضَعِيفَةً، فَقَالَ سَعْدٌ: أَنْكَحَكَ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، إِنَّهُ لَا خُلْفَ الْآنَ وَلَا كَذَبَ عِنْدَهُ، عَزَمْتُ عَلَيْكَ  
لَتَأْتِيَنَّكَ عِدَا فَتَقُولَنَّ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مَتَى تَبْنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ: هَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى، أَوْ لَا أَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
حَاجَتِي؟ قَالَ: قُلْ كَمَا أَمَرْتُكَ، فَانْطَلِقْ عَلَيَّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَبْنِي؟ قَالَ: الْثَالِثَةُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ دَعَا  
بِلَالًا، فَقَالَ: يَا بِلَالُ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي ابْنَ عَمِّي، وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ سُنَّةِ أُمِّي، إِطْعَامُ الطَّعَامِ عِنْدَ  
النِّكَاحِ، فَأَتِ الْغَنَمَ فَخُذْ شَاةً وَارْبَعَةَ أَمْدَادٍ أَوْ خَمْسَةَ، فَاجْعَلْ لِي قِصْعَةً لَعَلِّي أَجْمَعُ عَلَيْهَا الْمُهَاجِرِينَ  
وَالْأَنْصَارَ، فَإِذَا فَرَعْتَ مِنْهَا فَأَذِنِّي بِهَا، فَانْطَلِقْ فَفَعَلَ مَا أَمَرَهُ، ثُمَّ أَتَاهُ بِقِصْعَةٍ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَطَعَنَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهَا، ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ عَلَيَّ النَّاسَ زَفَّةً زَفَّةً، وَلَا تُغَادِرَنَّ زَفَّةً إِلَى غَيْرِهَا - يَعْنِي  
إِذَا فَرَعْتَ زَفَّةً لَمْ تَعُدْ ثَانِيَةً - فَجَعَلَ النَّاسُ يَرُدُّونَ، كُلَّمَا فَرَعْتَ زَفَّةً وَرَدَّتْ أُخْرَى، حَتَّى فَرَعَ النَّاسُ، ثُمَّ  
عَمَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا فَضَلَ مِنْهَا، فَتَفَلَّ فِيهِ وَبَارَكَ وَقَالَ: "يَا بِلَالُ احْمِلْهَا إِلَى أُمِّهَا تَيْكُ،  
وَقُلْ لَهَا: كُلْنِ وَأَطْعِمْنِ مِنْ غَشِيكُنَّ" ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ:  
إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ ابْنَتِي ابْنَ عَمِّي، وَقَدْ عَلِمْتُنَّ مِنْ لَتْنِهَا مِنِّي، وَإِنِّي دَافِعُهَا إِلَيْهِ الْآنَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَدُونَكُنَّ ابْتَنَكُنَّ  
فَقَامَ النِّسَاءُ فَعَلَّقْنَهَا مِنْ طَبِيحِهَا وَحُلِيِّهَا، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ، فَلَمَّا رَأَتْ النِّسَاءُ ذَهَبَنَ  
وَبَيَّنَّهْنَ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَهُ، وَتَخَلَّفَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ مَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الَّذِي حَرَسَ ابْنَتَكَ، فَإِنَّ الْفَتَاةَ لَيْلَةٌ يَبْنِي بِهَا لَا بُدَّ لَهَا مِنْ أَمْرٍ  
تَكُونُ قَرِيبًا مِنْهَا، إِنْ عَرَضَتْ لَهَا حَاجَةٌ، وَإِنْ أَرَادَتْ شَيْئًا أَفْضَتْ بِذَلِكَ إِلَيْهَا قَالَ: فَإِنِّي أَسْأَلُ إِلَهِي أَنْ  
يَحْرُسَكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ، وَمَنْ خَلْفِكَ، وَعَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ صَرَخَ بِفَاطِمَةَ  
فَاقْبَلْتُ، فَلَمَّا رَأَتْ عَلِيًّا جَالِسًا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِرَتْ وَبَكَتْ، فَاشْفَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ بُكَاءُهَا لِأَنَّ عَلِيًّا لَا مَالَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَمَا الْوَلْتُكِ فِي  
نَفْسِي، وَقَدْ طَلَبْتُ لَكَ خَيْرَ أَهْلِي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَعِيدًا فِي الدُّنْيَا، وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمَنْ



الصَّالِحِينَ فَلَا زَمَها فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِالْمُخَضَّبِ فَأَمْلِيهِ مَاءً فَاتَتْ أَسْمَاءُ بِالْمُخَضَّبِ، فَمَلَأَتْهُ مَاءً، ثُمَّ مَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَغَسَلَ فِيهِ قَدَمَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَآخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهِ عَلَى رَأْسِهَا، وَكَفًّا بَيْنَ تَذْيِيقِهَا، ثُمَّ رَشَّ جِلْدَهُ وَجِلْدَهَا، ثُمَّ التَزَمَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّهَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهَا، اللَّهُمَّ كَمَا أَذْهَبَتْ عَنِّي الرَّجَسَ وَطَهَّرْتَنِي فَطَهِّرْهَا، ثُمَّ دَعَا بِمُخَضَّبٍ آخَرَ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَصَنَعَ بِهِ كَمَا صَنَعَ بِهَا، وَدَعَا لَهُ كَمَا دَعَا لَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَنْ قُومَا إِلَى بَيْتِكُمَا، جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَكُمَا، وَبَارَكَ فِي سِرِّكُمَا وَأَصْلَحَ بِأَلْكُمَا، ثُمَّ قَامَ فَاعْلَقَ عَلَيْهِمَا بَابَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخْبَرْتَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ أَنَّهَا رَمَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا فَضَّلَ مِنْهَا، فَتَقَلَّ فِيهِ وَبَارَكَ وَقَالَ: "يَا بَلَالُ احْمِلْهَا إِلَى أُمِّهِاتِكَ، وَقُلْ لَهُنَّ: كُلْنَ وَأَطِعْنِ مَنْ غَشِيَكُنَّ" ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ ابْنَتِي ابْنَ عَمِّي، وَقَدْ عَلِمْتُنَّ مِنْزِلَتَهَا مِنِّي، وَإِنِّي دَافِعُهَا إِلَيْهِ الْآنَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَدُونَكُنَّ ابْنَتُكُنَّ فَقَامَ النِّسَاءُ فَعَلَّقْنَهَا مِنْ طَبِيحِنَّ وَحُلِيِّنَّ، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ، فَلَمَّا رَأَتْهُ النِّسَاءُ ذَهَبْنَ وَبَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتْرَةٌ، وَتَخَلَّفَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ مَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الَّذِي حَرَسَ ابْنَتَكَ، فَإِنَّ الْفَتَاةَ لَيْلَةٌ يَبْنِي بِهَا لَا بَدَّ لَهَا مِنْ امْرَأَةٍ تَكُونُ قَرِيبًا مِنْهَا، إِنْ عَرَضَتْ لَهَا حَاجَةٌ، وَإِنْ أَرَادَتْ شَيْئًا أَفْضَلَ بِذَلِكَ إِلَيْهَا قَالَ: فَإِنِّي أَسْأَلُ إِلَهِي أَنْ يَحْرُسَكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ، وَمِنْ خَلْفِكَ، وَعَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ صَرَخَ بِفَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ، فَلَمَّا رَأَتْ عَلِيًّا جَالِسًا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِرَتْ وَبَكَتْ، فَاشْفَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ بُكَاءُهَا لِأَنَّ عَلِيًّا لَا مَالَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَمَا الْوُتُكُ فِي نَفْسِي، وَقَدْ طَلَبْتُ لَكَ خَيْرَ أَهْلِي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ زَوَّجْتُكَ سَعِيدًا فِي الدُّنْيَا، وَأَنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لِمَنْ الصَّالِحِينَ فَلَا زَمَها فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِالْمُخَضَّبِ فَأَمْلِيهِ مَاءً فَاتَتْ أَسْمَاءُ بِالْمُخَضَّبِ، فَمَلَأَتْهُ مَاءً، ثُمَّ مَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَغَسَلَ فِيهِ قَدَمَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَآخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهِ عَلَى رَأْسِهَا، وَكَفًّا بَيْنَ تَذْيِيقِهَا، ثُمَّ رَشَّ جِلْدَهُ وَجِلْدَهَا، ثُمَّ التَزَمَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّهَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهَا، اللَّهُمَّ كَمَا أَذْهَبَتْ عَنِّي الرَّجَسَ وَطَهَّرْتَنِي فَطَهِّرْهَا، ثُمَّ دَعَا بِمُخَضَّبٍ آخَرَ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَصَنَعَ بِهِ كَمَا صَنَعَ بِهَا، وَدَعَا لَهُ كَمَا دَعَا لَهَا، ثُمَّ قَالَ: الْآنَ قُومَا إِلَى بَيْتِكُمَا، جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَكُمَا، وَبَارَكَ فِي سِرِّكُمَا وَأَصْلَحَ بِأَلْكُمَا، ثُمَّ قَامَ فَاعْلَقَ عَلَيْهِمَا بَابَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخْبَرْتَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ أَنَّهَا رَمَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو لَهُمَا خَاصَّةً لَا يُشْرِ كُهُمَا فِي دُعَائِهِ أَحَدًا حَتَّى تَوَارَى فِي حَجَرِهِ

\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (شادی کی پیشکش کے حوالے سے) جب بھی نبی اکرم ﷺ کے

سامنے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا جاتا تھا تو جو بھی شخص آپ کے سامنے اس کا ذکر کرتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اُسے منع کر دیتے تھے

یہاں تک کہ لوگ اس حوالے سے مایوس ہو گئے، ایک مرتبہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے اُس خاتون کو صرف تمہارے لیے روک کے رکھا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں دو میں سے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا، میں نہ تو کوئی صاحب دنیا آدمی ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی طلب ہو جو میرے پاس ہے حالانکہ آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نہ میرے پاس سونا ہے نہ چاندی ہے اور میں کوئی کافر بھی نہیں ہوں کہ جس کے ذریعہ آپ اُس کے دین کے حوالے سے تالیفِ قلب کرنا چاہیں، میں تو اسلام قبول کرنے والا پہلا فرد ہوں۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے ضرور کوشش کریں، کیونکہ اس میں کشادگی ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کیا کہوں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ یہ کہیں کہ میں اللہ اور اُس کے رسول کی خدمت میں فاطمہ بنت محمد کے لیے شادی کا پیغام لے کے آیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھ رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے علی! شاید تمہیں کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! میں اللہ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں فاطمہ بنت محمد کے لیے نکاح کا پیغام لے کے آیا ہوں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خوش آمدید کہا، یہ ایک روایتی لفظ تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ نے کیا کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے وہی کیا جو آپ نے مجھے ہدایت کی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف روایتی جملہ ”خوش آمدید“ کہا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس ذات کی قسم جس نے انہیں حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا نکاح کر دیا ہے کیونکہ آپ وعدہ خلافی بھی نہیں کریں گے اور آپ غلط بیانی بھی نہیں کرتے ہیں میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم کل دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانا اور کہنا: اے اللہ کے نبی! آپ رخصتی کب کروائیں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو پہلے والے جملے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے، کیا میں یہ نہ کہوں کہ یا رسول اللہ! میرے کام کا کیا بنا؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! آپ نے ویسے ہی کہنا ہے جس طرح میں نے آپ کو ہدایت کی ہے۔ اگلے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میری رخصتی کب کروائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو تیسرے دن۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے بلال! میں اپنی بیٹی کی شادی اپنے چچا زاد کے ساتھ کر رہا ہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ میری اُمت کے معمول میں یہ بات شامل ہو جائے کہ نکاح کے وقت کھانا کھلایا جائے، اس لیے تم بکریوں کے پاس جاؤ اور بکری حاصل کر لو اور پھر ایک پیالے میں میرے لیے کھانا تیار کرو، تاکہ میں مہاجرین اور انصار کو کھانا کھلاؤں، جب تم اس کام سے فارغ ہو جاؤ، تو مجھے اس کی اطلاع دے دینا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق کام کیا، پھر وہ پیالہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے وہ پیالہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے سرے پر انگلی ماری، پھر

آپ نے فرمایا: میرے پاس تھوڑے تھوڑے لوگوں کو اندر لاؤ اور جب ایک گروہ فارغ ہو جائے تو وہ دوبارہ نہ آئے۔ تو لوگ آنے لگے جب بھی ایک گروہ فارغ ہوتا تو دوسرا آ جاتا یہاں تک کہ سب لوگ (کھانا کھا کر) فارغ ہوئے پھر جو کچھ اُس میں سے بچا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس میں لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی اور فرمایا: اے بلال! اسے اٹھا کر اپنی ماؤں کے پاس لے جاؤ اور اُن سے کہنا کہ آپ بھی اسے کھائیں اور جو آپ کے ہاں آئے اُسے بھی کھلائیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں نے اپنی صاحبزادی کی شادی اپنے چچا زاد کے ساتھ کر دی ہے آپ یہ جانتی ہیں کہ اُس کا میرے نزدیک کیا مرتبہ و مقام ہے اب اگر اللہ نے چاہا تو میں اُس کی رخصتی کر دوں گا اب آپ نے اپنی بیٹی کا خیال رکھنا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج انھیں اور انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خوشبو لگائی اور زیور پہنایا پھر نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لائے جب خواتین نے انہیں دیکھا تو وہ جانے لگیں نبی اکرم ﷺ اور اُن خواتین کے درمیان ایک پردہ تھا۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا گئیں نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: تم ٹھہرو! تم کون ہو؟ (یعنی تم کیوں نہیں گئی؟) تو انہوں نے عرض کی: میں وہ ہوں جو آپ کی صاحبزادی کا خیال رکھنے کے لیے آئی ہوں کیونکہ جب بھی لڑکی کی رخصتی ہوتی ہے تو اُس کے ساتھ ایک عورت کو اُس کے قریب رہنا چاہیے کیونکہ اگر لڑکی کو کوئی ضرورت پیش آئے یا اُسے کوئی چیز چاہیے ہو تو وہ عورت اُسے وہ چیز دیدے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

”میں اپنے معبود سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے آگے سے تمہارے پیچھے سے تمہارے دائیں سے تمہارے بائیں سے مرد و شیطان سے تمہاری حفاظت کرے۔“

پھر آپ ﷺ نے بلند آواز میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا وہ آئیں جب انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پریشان ہوئیں اور رونے لگیں نبی اکرم ﷺ پریشان ہو گئے کہ شاید سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہیں ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے تمہارے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی میں نے تمہارے لیے اپنے خاندان کے سب سے بہتر فرد کو منتخب کیا ہے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں نے تمہاری شادی اُس شخص سے کی ہے جو دنیا میں سعادت مند ہے اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک ٹب لے کر آؤ اُس میں پانی بھرو۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا ٹب لے کر آئیں انہوں نے اُس میں پانی بھر دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس میں ٹھکی کی آپ نے اُس میں اپنے دونوں پاؤں اور چہرے کو دھویا پھر آپ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اُسے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر پر اور سینہ پر چھڑکا پھر آپ نے اُن کی جلد پر چھڑکا پھر آپ نے انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیا اور دعا کی:

”اے اللہ! یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اے اللہ! جس طرح تُو نے مجھ سے ناپاکی کو دور کر دیا اور مجھے پاک کر دیا ہے اسی طرح اسے بھی پاک کر دے“

پھر نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک ٹب منگوایا، پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور اُن کے ساتھ بھی اسی طرح کیا جس طرح آپ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا تھا اور اُن کے لیے بھی وہی دعا کی جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے کی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: اب تم دونوں اُٹھ کر اپنے گھر جاؤ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو جمع رکھے تمہارے باطنی معاملات میں برکت رکھے اور تمہارے معاملات کو ٹھیک رکھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ اُٹھے آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعہ اُن کا دروازہ بند کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا گہری نظر سے جائزہ لیا، نبی اکرم ﷺ نے حجرے سے باہر تشریف لے جانے تک بطور خاص مسلسل اُن دونوں کے لیے دعا کی آپ نے اُن کی دعا میں کسی کو شریک نہیں کیا۔

**9783 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، أَنَّ عَلِيًّا، لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَوْجَتِيهِ أُعَيِّمَشْ، عَظِيمَ الْبَطْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ زَوْجْتُكَهْ وَأَنَّهُ لَأَوَّلُ أَصْحَابِي سَلَمًا، وَآكْثَرُهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمُهُمْ حِلْمًا

\*\*\* ابواسحاق بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ نے میری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جس کی بینائی کچھ کمزور ہے اور جس کا پیٹ بڑا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری شادی اُس کے ساتھ کی ہے جو میرا سب سے پہلا صحابی ہے اور علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہے اور بردباری میں سب سے بڑھ کر ہے۔

**9784 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَى إِكَاْفٍ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَأَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُوذُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ - وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ - حَتَّى مَرَّ بِمَخْلَطٍ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّائِيَةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهَ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَقَفَ فَتَنَزَّلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا - إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا - فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجْلِسِنَا، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَانَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَيْنَا فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نَحِبُ ذَلِكَ. فَاسْتَبَ الْمُسْلِمُونَ، وَالْمُشْرِكُونَ، وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: أَيُّ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُ أَبُو حُبَابٍ؟ - يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي - قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ: اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْفَحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ أَنْ يُتَوَجَّوهُ - يَعْنِي يُمَلِّكُوهُ - فَيَعْبُدُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ

اللَّهُ بَارَكَ وَتَعَالَى ذَلِكَ بِالْحَقِّ، الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِّقَ بِذَلِكَ، فَلِذَلِكَ فَعَلَ بِكَ مَا رَأَيْتَ. فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَحْرُ كِتَابِ الْمَغَازِي، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ.

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانُوا يَطُوفُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ: هُوَ مُحَدَّثٌ

\*\*\* حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے گدھے پر سوار ہوئے آپ کے نیچے فدک کی بنی ہوئی چادر موجود تھی آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا آپ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے بنو حارث بن خزرج کے محلہ میں تشریف لے گئے یہ واقعہ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک محفل کے پاس سے ہوا جس میں مسلمان، مشرکین، بتوں کے عبادت گزار اور یہودی لوگ موجود تھے ان میں عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی موجود تھا اس محفل میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جب اس جانور کا غبار اس محفل تک پہنچا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی چادر کے ذریعہ اپنی ناک کو ڈھانپ لیا اور بولا: آپ ہم پر غبار نہ پھیلائیں! نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر آپ وہاں ٹھہر گئے آپ سواری سے نیچے اترے آپ نے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی آپ نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی تو عبد اللہ بن ابی نے آپ ﷺ سے کہا: اے صاحب! یہ ٹھیک نہیں ہے! آپ جو کہہ رہے ہیں اگر وہ بات واقعی درست ہے تو آپ ہماری محافل میں ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں آپ اپنی رہائشی جگہ پر واپس چلے جائیں ہم میں سچو آپ کے پاس آئے آپ اس کے سامنے یہ کچھ بیان کر دیں۔ تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ آپ ہماری محافل میں ہمارے پاس تشریف لائیں ہمیں یہ بات پسند ہے۔ اس پر مسلمان، مشرکین اور یہودیوں کے درمیان تکرار شروع ہو گئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے سے لڑ پڑتے نبی اکرم ﷺ انہیں خاموش کرواتے رہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے آپ نے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے سنا ابو خباب نے کیا کہا ہے؟ نبی اکرم ﷺ کی مراد عبد اللہ بن ابی تھا پھر آپ نے بتایا کہ اس نے یہ یہ کہا ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ اس سے درگزر کیجئے اور اسے معاف کر دیجئے! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ و مقام عطا کیا ہے اس سے پہلے اس علاقہ کے رہنے والے لوگوں نے یہ اتفاق کر لیا تھا کہ اسے تاج پہنادیں گے یعنی اسے اپنا بادشاہ قرار دے دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے حق کے ذریعہ اس کے اس مقصد کو ختم کر دیا اور یہ چیز آپ کو عطا کر دی تو وہ اس پر جل بھن گیا اسی لیے اس نے یہ طرز عمل اختیار کیا جو آپ نے ملاحظہ کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے درگزر کیا۔

یہ مغازی سے متعلق روایات کا آخری حصہ تھا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو ایک ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر درود نازل کرے!

9785 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا

نَعْرِضُ عَلَى مُجَاهِدِ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

\*\*\* ولید بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ہم مجاہد کے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہے تھے حالانکہ وہ اُس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوتے تھے۔

**9786 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ سَمِعَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الطَّوَافِ، فَقَالَ:

أَخَذَهُ النَّاسُ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح سے طواف کے دوران تلاوت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے۔

**9787 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ

يُكْرَهُ الْقِرَاءَةَ فِي الطَّوَافِ يَقُولُ: هِيَ مُحَدَّثٌ

\*\*\* یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا کہ انہوں نے طواف کے دوران تلاوت کرنے کو مکروہ قرار دیا، انہوں نے کہا: یہ بعد کی ایجاد کی ہوئی چیز ہے۔

**9788 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ

رَجُلٍ، قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الطَّوَافُ صَلَاةٌ، فَإِذَا طُفْتُمْ فَأَقِلُّوا الْكَلَامَ

\*\*\* طاؤس نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: طواف نماز ہے تو جب تم طواف کرو تو کلام تھوڑا کرو (یعنی کلام کرنے سے بچو)۔

**9789 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الطَّوَافُ

صَلَاةٌ، فَإِذَا طُفْتُمْ فَأَقِلُّوا الْكَلَامَ

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طواف نماز ہے تو جب تم طواف کرو تو تھوڑا کلام کرو۔

**9790 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِذَا طُفْتُ فَأَقِلَّ الْكَلَامَ، فَإِنَّمَا هِيَ صَلَاةٌ

\*\*\* طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم طواف کرو تو تھوڑا کلام کرو کیونکہ یہ

نماز ہے۔

**9791 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ طَاوُسٍ، أَوْ عِكْرِمَةَ أَوْ

كِلَاهُمَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: الطَّوَافُ صَلَاةٌ، وَلَكِنْ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ فِي الْكَلَامِ، فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقُ إِلَّا بِخَيْرٍ

\*\*\* طاؤس یا عکرمہ یا شاید ان دونوں نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طواف نماز



ہے لیکن تمہیں اس میں کلام کرنے کی اجازت دی گئی ہے تو جو شخص کوئی بات کرے تو وہ صرف بھلائی کی بات کرے۔

**9792 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَادٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِي الطَّوَافِ فَقَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ كَيْفَ تَجِدُ؟ كَيْفَ مَعَكَ؟

\*\*\* عبد العزیز بن ابورواد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو طواف کے دوران پایا تو آپ نے (طواف کے دوران) دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ تم نے کتنا پایا؟ تمہارے ساتھ کتنا تھا؟ (یعنی نبی اکرم ﷺ نے طواف کے دوران کلام کیا تھا)۔

**9793 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ إِذْ سَمِعَ رَجُلَيْنِ خَلْفَهُ يَرْطَنَانِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لَهُمَا: ابْتَغِيَا إِلَى الْعَرَبِيَّةِ سَبِيلًا

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے انہوں نے اپنے پیچھے دو آدمیوں کے غجی میں گفتگو کرنے کی آواز سنی تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: تم دونوں عربی کی طرف راستہ تلاش کرو۔

**9794 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ طَاوُسٍ فَقَالَ: اسْتَلِمُوا بَنَاهَذَا، لَنَا خُمُسَةٌ قَالَ: فَطَلَنْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَسْتَلِمَ فِي الْوُتْرِ

\*\*\* ابن ابوشیح بیان کرتے ہیں: میں طاووس کے ساتھ طواف کر رہا تھا انہوں نے کہا: تم ہمارے ساتھ اس کا استلام کرو کیونکہ ہمارے پانچ چکر ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ وہ یہ مستحب سمجھتے تھے کہ طاق تعداد کے طواف میں استلام کریں۔

## بَابُ الشَّرَابِ فِي الطَّوَافِ وَالْقَوْلِ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ

باب: طواف کے دوران کچھ پینا اور حج کے ایام میں کوئی بات کہنا

**9795 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ وَذَكَرَهُ عَنْهُ الثَّوْرِيُّ

\*\*\* عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کرنے کے دوران کچھ پی لے۔ یہ بات سفیان ثوری نے ان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**9796 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ آلِ وَدَاعَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ

\*\*\* عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: آل وداعہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ

نے بیت اللہ کے طواف کے دوران کچھ پیا تھا۔

**9797 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قِيلَ لِمُحَمَّدِ بْنِ

عَلِيٍّ: مَا أَفْضَلُ مَا تَقُولُ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الْحَيِّجِ أَوْ أَيَّامٍ.. فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ: هِيَ هِيَ  
\*\* عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: امام محمد بن علی (یعنی امام باقر علیہ السلام) سے دریافت کیا گیا: حج کے ایام کے بارے میں  
آپ کیا کہتے ہیں؟ (کہ ان میں کیا پڑھنا چاہیے؟) انہوں نے جواب دیا: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر! انہوں نے کہا: بس یہی پڑھنا  
چاہیے۔

**9798 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنِي شَيْخٌ، مُؤَدِّنٌ لَأَهْلِ مَكَّةَ، عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ قَالَ:

سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ: هِيَ هِيَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مَا هِيَ هِيَ؟ قَالَ:  
"وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلُهَا" (الفتح: 26)

\*\* علی ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر! تو  
انہوں نے کہا: یہی یہی! میں نے دریافت کیا: اے ابو عبدالرحمن! یہی یہی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (ارشاد باری  
تعالیٰ ہے:)

"اور اُس نے اُن پر تقویٰ کی بات کو لازم کر دیا اور وہ اس کے زیادہ حقدار بھی تھے اور اہل بھی تھے۔"

## بَابُ وَتْرِ الطَّوَّافِ

باب: طاق تعداد میں طواف کرنا

**9799 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسْتَحَبُّ أَنْ

يَطُوفَ بِاللَّيْلِ أَسْبَعًا، وَبِالنَّهَارِ خَمْسَةً

\*\* عبداللہ بن عمر نامی راوی نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مستحب قرار دیتے

تھے کہ رات کے وقت سات مرتبہ طواف کیا جائے اور دن میں پانچ مرتبہ کیا جائے۔

**9800 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسْتَحَبُّ

أَنْ يَنْصَرِفَ عَلَى طَوَافِهِ عَلَى وَتْرِ وَيَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ وَتَرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وہ طواف کو طاق تعداد میں

کریں وہ یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے۔

**9801 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ وَتَرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ،

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق تعداد کو پسند کرتا ہے۔

**9802 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قَالَ أَيُّوبُ: فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَسْتَحِبُّ الْوُتْرَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى لَيَاكُلَ وَتْرًا \*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ہر چیز میں طاق تعداد کو مستحب قرار دیتے تھے یہاں تک کہ وہ طاق تعداد میں کوئی چیز کھایا کرتے تھے۔

**9803 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: ثَلَاثَةُ أَسَابِعَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَرْبَعَةٍ قَالَ: ثُمَّ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوُتْرَ فَقَدْ أَبُو هُرَيْرَةَ: السَّمَاوَاتُ وَتَرَفِي وَتَرٍ كَثِيرٍ قَالَ: مَنِ اسْتَنْ فَلْيَسْتَنْ وَتَرًا، وَمَنِ اسْتَجَمَرَ فَلْيَسْتَجْمِرْ وَتَرًا، وَإِذَا تَمَضَّمْ فَلْيَمَضِّمْ وَتَرًا فِي قَوْلٍ مِنْ ذَلِكَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ) (الفجر: ۳) قَالَ: اللَّهُ الْوُتْرُ، وَالشَّفْعُ كُلُّ زَوْجٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ تین مرتبہ سات چکر لگانا میرے نزدیک چار مرتبہ سات چکر لگانے سے زیادہ محبوب ہے پھر انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق تعداد کو پسند کرتا ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کتنی کی: کہ آسمان طاق ہیں اور بھی بہت سی چیزیں طاق ہیں انہوں نے یہ کہا: جو شخص مسواک کرے وہ طاق تعداد میں مسواک کرے جو شخص ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق تعداد میں کرے جو شخص گلی کرے وہ طاق تعداد میں کرے یہ ان کے قول میں شامل تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے یہ بات بیان کی ہے: مجاہد نے اللہ تعالیٰ نے اس فرمان کے بارے میں یہ بات کہی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور جفت اور طاق کی قسم ہے۔“

تو مجاہد کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور جفت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کا جوڑا ہو۔

**9804 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَجَمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں کرے۔

**9805 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُسْأَلُ: ثَلَاثَةُ أَحَبِّ إِلَيْكَ

أَمْ أَرْبَعَةٌ؟ فَيَقُولُ: ثَلَاثَةٌ فَإِذَا قِيلَ لَهُ: فَيَسْتَعِذُّ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ أَكْثَرْتُ، أَمَّا ثَلَاثَةٌ فَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَرْبَعَةٍ

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کوسنا، اُن سے دریافت کیا گیا کہ تین مرتبہ سات چکر لگانا آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا چار مرتبہ؟ تو انہوں نے جواب دیا: تین مرتبہ! اُن سے دریافت کیا گیا: چھ مرتبہ؟ انہوں نے کہا: اگر تم چاہو تو زیادہ کر لو لیکن بہر حال چار کے مقابلہ میں تین مرتبہ سات چکر لگانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

**9806 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ: قَالَتْ

عَائِشَةُ: سَبْعَانِ خَيْرٌ مِنْ سَبْعِ

\*\*\* عبد اللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دو مرتبہ سات چکر لگانا ایک مرتبہ سات چکر

ول سے زیادہ بہتر ہے۔

**9807 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ قَالَ: اِثْنَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ثَلَاثَةِ قَالَ

مَعْمَرٌ: وَآخِرُنِي مَنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْصَرِفَ عَلَى وَتْرِ الطَّوَافِ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: دو مرتبہ سات چکر لگانا میرے نزدیک تین مرتبہ سے زیادہ محبوب ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے مجاہد کوسنا کہ وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ طواف کو طاق تعداد میں کرنے کے بعد ختم کیا جائے۔

**9808 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُلُّ

سَبْعٍ وَتَرٍّ، وَأَرْبَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ثَلَاثَةِ

\*\*\* سعید بن جبیر فرماتے ہیں: ہر سات چکر طاق ہو جاتے ہیں تو چار مرتبہ سات چکر لگانا میرے نزدیک تین مرتبہ

سے زیادہ محبوب ہوگا۔

**9809 -** آثَارُ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ شَرِيكِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ سُبُوعًا كَانَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

\*\*\* عبد اللہ بن سعید بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص

پچاس مرتبہ بیت اللہ کے سات چکر لگائے تو وہ اُس طرح ہو جاتا ہے جیسے اُس دن تھا جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔

## بَابُ الشُّكِّ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف کے بارے میں شک لاحق ہونا

**9810 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَكَّكْتُ فِي الطَّوَافِ: اِثْنَانِ أَوْ

ثَلَاثَةً قَالَ: فَأَوْفِ عَلَىٰ أَحْرَزُ ذَلِكَ قُلْتُ: فَطُفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ، وَاخْتَلَفْنَا قَالَ: وَذَيْنَهُ وَتَيْنَهُ قُلْتُ: أَبِي قَالَ: فَفَعَلَ أَحْرَزُ ذَلِكَ فِي أَنْفُسِكُمَا قُلْتُ: فَطُفْتُ وَقُلْتُ: الَّذِي مَعِيَ كُلُّهُ قَالَ: فَاسْتَقْبِلْ سَبْعًا جَدِيدًا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجھے طواف کے بارے میں شک لاحق ہو جاتا ہے کہ میں نے دو چکر لگائے ہیں یا تین؟ تو انہوں نے کہا: تم اُس کے مطابق تعداد پوری کرو جو زیادہ قابلِ اعتماد ہو۔ میں نے کہا: اگر میں طواف کر رہا ہوتا ہوں اور ایک اور شخص بھی طواف کر رہا ہوتا ہے اور پھر ہمارے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یا یہ ہوگا یا وہ ہوگا میں نے کہا: اگر وہ نہیں مانتا؟ انہوں نے کہا: اس صورت میں تم دونوں اُس میں سے سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تعداد کو شمار کرو۔ میں نے کہا: اگر میں طواف کرتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں: جو میرے ساتھ ہے وہ سارا تو انہوں نے کہا: تم نئے سرے سے سات چکر لگاؤ۔

**9811 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طُفْتُ سَبْعًا، ثُمَّ جَأْنِي الْبَيْتَ اِتْنِي طُفْتُ ثَمَانِيَةَ أَطْوَافٍ قَالَ: فَطُفْتُ سَبْعًا أُخَرَ فَاجْعَلْهَا سِتَّةَ أَطْوَافٍ**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں سات مرتبہ طواف کرتا ہوں پھر میں گھر آ جاتا ہوں کہ میں نے آٹھ طواف کیے ہیں۔ انہوں نے کہا: تم سات مرتبہ دوبارہ طواف کرو اور انہیں چھ طواف بنا لو۔

**9812 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طُفْتُ سَبْعًا وَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَأْنِي الْبَيْتَ اِتْنِي طُفْتُ سِتَّةَ أَطْوَافٍ قَالَ: فَطُفْتُ سَبْعًا أُخَرَ، وَاجْعَلْهَا ثَمَانِيَةَ أَطْوَافٍ، قَالَ عَطَاءٌ: إِنَّ طُفْتُ سِتَّةَ أَطْوَافٍ فَطُفْتُ وَاحِدًا وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ عُمَرُو**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں سات مرتبہ طواف کرتا ہوں پھر میں نماز ادا کرتا ہوں پھر مجھے یہ خیال آتا ہے کہ شاید میں نے چھ مرتبہ طواف کیا۔ تو انہوں نے کہا: تم سات مرتبہ دوبارہ طواف کرو اور اُسے آٹھ مرتبہ کر لو۔

عطاء کہتے ہیں: اگر تم نے چھ مرتبہ طواف کیا تھا تو پھر تم ایک مرتبہ طواف کر کے دو رکعت ادا کر لو یہ بات عمرو نے بیان کی ہے۔

**9813 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ أَبُو خَلْفٍ: كُنْتُ فِي حَرَسِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَطَافَ ثَمَانِيَةَ أَطْوَافٍ حَتَّى بَلَغَ فِي النَّاسِ عِنْدَ وَاسِطِ الْحَجَرِ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَاتَمَّ بِسَبْعَةِ أَطْوَافٍ وَقَالَ: إِنَّمَا الطَّوْافُ وَتُرَّ**

\*\*\* ابو خلف بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حفاظت کر رہا تھا انہوں نے آٹھ مرتبہ طواف کیا یہاں تک کہ وہ حطیم کے درمیان لوگوں میں پہنچ گئے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی تو انہوں نے سات طواف مکمل کیے اور بولے: طواف طاق تعداد میں ہوتا ہے۔

**9814 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ قَالَ: يَطُوفُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ

\*\*\* امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے یہ نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا تین مرتبہ طواف کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: وہ چودہ مرتبہ طواف کرے گا۔

**9815 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بِمِائَةِ أَطْوَافٍ قَالَ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ

\*\*\* ابو بکر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو سنا، اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو صفا و مروہ کے درمیان ایک سو چکر لگاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

### بَابُ قَطْعِ الصَّلَاةِ فِي سَبْعٍ

باب: سات چکروں میں نماز کو منقطع کر دینا

**9816 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، طَافَ فِي إِمَارَةِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَلَى مَكَّةَ، فَخَرَجَ عَمْرُو إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَنْظِرْنِي حَتَّى أَنْصَرِفَ عَلَى وَتَرٍ، فَأَنْصَرَفَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يُعِدْ ذَلِكَ السَّبْعَ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن ابوبکر نے عمرو بن سعید کے عہد حکومت میں مکہ میں طواف کیا، پھر عمرو نماز کے لیے نکلے تو عبدالرحمن نے اُن سے کہا: تم مجھے موقع دو، تاکہ میں طاق تعداد پوری کر لوں۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ چکر کر کے طواف ختم کیا، انہوں نے وہ سات دوبارہ نہیں کیے۔





## کِتَابُ أَهْلِ الْكِتَابِ

کتاب: اہل کتاب کے بارے میں روایات

بَيَعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا بیعت لینا

**9817 -** حدیث نبوی: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هِشَامٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النَّجَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِينَا: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ كَانَا رَجُلَيْنِ سَوِيٍّ قَدْ قَطَعَا الطَّرِيقَ وَقَتْلًا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّعَا وَصَلَّيَا، ثُمَّ بَايَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ أَرَدْنَا أَنْ نَأْتِيكَ فَقَدْ قَصَرَ اللَّهُ خُطُونَا قَالَ: مَا اسْمُكُمَا؟ قَالَا: الْمُهَانَانِ قَالَ: بَلْ أَنْتُمَا الْمُكْرَمَانِ

\*\*\* عباس بن عبد الرحمن بن میناء بیان کرتے ہیں: مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے دو آدمی بہت بُرے تھے وہ ڈاکہ زنی کیا کرتے تھے اور لوگوں کو قتل کر دیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ کا گزر اُن کے پاس سے ہوا اُن دونوں نے وضو کر کے نماز ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی اُن دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف آنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے نقش قدم کو مختصر کر دیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں کا نام کیا ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: قابل تو ہیں لوگ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم قابلِ عزت ہو!

**9818 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا، وَأَنَا فِيهِمْ، فَتَلَا عَلَيْهِمْ آيَةَ النَّسَاءِ (أَلَا يُشْرِكُنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا) الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: وَمَنْ وَفَى فَأَجْرُهُ إِلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ لَهُ طَهُورٌ وَكَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

\*\*\* حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ افراد سے بیعت لی اُن میں میں بھی شامل تھا نبی اکرم ﷺ نے اُن کے سامنے خواتین کے حکم سے متعلق آیت تلاوت کی:

”اور یہ کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیں گی۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا، اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جو ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہو اور اُسے دنیا میں اس کی سزا دیدی جائے تو یہ اُس کے لیے طہارت اور کفارے کا باعث ہوگی اور جو شخص ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی کر لے تو اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر وہ چاہے گا تو اُس کی مغفرت کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا۔

**9819 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَاسْتَرَطَ عَلَيَّ النَّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، فَإِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ

\*\*\* حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تو آپ نے مجھ پر یہ شرط عائد کی کہ میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا تو میں تم لوگوں کے لیے خیر خواہ ہوں۔

**9820 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ خَلْفٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ الْأَسْوَدَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ النَّاسَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ: جَلَسَ عِنْدَ قَرْنٍ مُسْقَلَةٍ، وَقَرْنٌ مُسْقَلَةٌ الَّتِي تَهْرِيقُ إِلَيْهِ بَيُوتُ ابْنِ أَبِي أُمَامَةَ، وَهِيَ دَارُ ابْنِ سَمُرَةَ وَمَا حَوْلَهَا، وَالَّذِي يَهْرِيقُ مَا أَذْبَرَ مِنْهُ عَلَى دَارِ ابْنِ عَامِرٍ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْهُ عَلَى دَارِ ابْنِ سَمُرَةَ، وَمَا حَوْلَهَا، قَالَ الْأَسْوَدُ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ إِلَيْهِ فَجَاءَهُ النَّاسُ: الصَّغَارُ، وَالْكِبَارُ، وَالنِّسَاءُ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَالشَّهَادَةِ، قُلْتُ: وَمَا الشَّهَادَةُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ بَايَعَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

\*\*\* محمد بن اسود بن خلف بیان کرتے ہیں: اُن کے والد حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو لوگوں سے بیعت لیتے ہوئے دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قرن مسقلہ کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ قرن مسقلہ وہ جگہ ہے جہاں ابن ابوامامہ کے گھر پہنچتے ہیں یہ ابن سمرہ کے گھر اور اُس کے ارد گرد کا علاقہ ہے اور اس کے پیچھے کا حصہ ابن عامر کے گھر تک جاتا ہے اور آگے کا حصہ ابن سمرہ کے گھر اور اس کے ارد گرد تک جاتا ہے اسود بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ تشریف فرما تھے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے چھوٹے تھے بڑے تھے خواتین تھے اور آپ اسلام اور گواہی پر اُن کی بیعت لیتے رہے۔

میں نے دریافت کیا: گواہی سے کیا مراد ہے؟ تو محمد بن اسود نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ اُن سے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کی اور اس بات کی گواہی دینے کی بیعت لیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

**9821 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ جَرِيرٍ: أَنَّهُ حِينَ

بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَيُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَيَنْصَحَ الْمُسْلِمَ، وَيُفَارِقَ الْمُشْرِكَ

\*\*\* حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے بیعت لی تو آپ نے اُن سے یہ بیعت لی کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیں گے وہ نماز قائم کریں گے وہ زکوٰۃ ادا کریں گے وہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہوں گے اور مشرک سے الگ رہیں گے۔

**9822** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايَعُنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، ثُمَّ يَلْقِنُنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

\*\*\* عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت لی تھی اور پھر ہمیں یہ تلقین کی تھی کہ جہاں تک تمہاری استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرو گے)۔

**9823** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، كَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَقْرُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدَ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ، وَسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنِّي قَدْ أَقْرَوُا بِمِثْلِ ذَلِكَ، وَالسَّلَامُ

\*\*\* عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: جب لوگوں نے عبد الملک بن مروان کی بیعت کر لی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے خط میں لکھا: اما بعد! میں اللہ کے بندے عبد الملک کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کا اقرار کرتا ہوں! جو مسلمانوں کے امیر ہیں اور اللہ کی مقرر کردہ سنت اور اُس کے رسول کی مقرر کردہ سنت کے مطابق (فرمانبرداری کرنے کا اعتراف کرتا ہوں) اُس حد تک جو میری استطاعت میں ہو اور میرے بچے بھی اس کی مانند اقرار کرتے ہیں۔ والسلام!

**9824** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ عَلَى مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ فَيَقُولُ: تَقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَأَنْتَ لَا تَرَى نَارَ مُشْرِكٍ إِلَّا وَأَنْتَ لَهُ حَرْبٌ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اسلام میں داخل ہونے والے شخص سے بیعت لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ تم نماز قائم کرو گے، تم زکوٰۃ دو گے، تم بیت اللہ کا حج کرو گے، تم رمضان کے روزے رکھو گے اور تم کسی مشرک کی آگ کو نہیں دیکھو گے (یعنی اُن کے علاقے میں نہیں رہو گے) ماسوائے اس صورت کے کہ تم اُس کے ساتھ جنگ کرنے والے ہو۔

## بَيْعَةُ النِّسَاءِ

## باب: خواتین سے بیعت لینا

**9825 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ النَّاسَ بِالْكَلامِ بِهَذِهِ الْآيَةِ (أَنْ لَا يُبْشَرَكَنَ بِاللَّهِ شَيْئًا) (المتحنة: 12)، وَمَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، إِلَّا يَدَ امْرَأَةٍ يَمْلِكُهَا"

\*\*\* زہری نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ اس آیت کے حکم کے تحت لوگوں سے کلام کے ذریعہ بیعت لیتے تھے: (وہ آیت یہ ہے:)  
"اور یہ کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔"

نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک نے کبھی بھی کسی خاتون کے ہاتھ کو نہیں چھوا، ماسوائے اُس خاتون کے جو آپ کی ملکیت ہو۔

**9826 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ، عَنْ أُمِّمَةَ ابْنَةِ رَقِيقَةَ قَالَتْ: جِئْتُ فِي نِسَاءٍ أَبَايَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَرَطَ عَلَيْنَا أَلَّا نَزْنِي، وَلَا نَسْرِقَ، وَهَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ: فَبَايَعَنَاهُ، فَاشْتَرَطَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قَالَتْ: فَقُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا قَالَتْ: فَقُلْنَا: أَلَا نَصَافِحُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ، إِنَّمَا قَوْلِي لَامْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِمَائَةِ امْرَأَةٍ

\*\*\* سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں کچھ خواتین کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی، تو آپ ﷺ نے ہم پر یہ شرط عائد کی کہ ہم زنا نہیں کریں گی اور ہم چوری نہیں کریں گی اور اس آیت (میں مذکور احکام پر عمل کریں گی) وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کر لی آپ نے ہم پر شرط عائد کی اور فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو اور جہاں تک تم طاقت رکھو (اُس کے مطابق تم ان احکام پر عمل کرو گی)۔ تو ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول ہمارے لیے ہماری اپنی جان سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے ساتھ مصافحہ نہ کریں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا! میں ایک خاتون کے ساتھ اسی طرح بات کرتا ہوں جس طرح ایک سو خواتین کے ساتھ کرتا ہوں۔

**9827 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ عُبَيْدِ بْنِ رَبِيعَةَ تُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ عَلَيْهَا أَلَّا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، الْآيَةُ قَالَتْ: فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا حَيَاءً، فَأَعَجَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى مِنْهَا" قَالَتْ

عَائِشَةُ: أَقَرَىٰ أَيْتَهَا الْمَرْأَةُ، فَوَاللَّهِ مَا بَايَعَنَا إِلَّا عَلَىٰ هَذَا قَالَتْ: فَنَعَمْ إِذَا، فَبَايَعَهَا عَلَىٰ الْآيَةِ "

\*\*\* زہری کے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: عتبہ بن ربیعہ کی صاحبزادی فاطمہ نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی تو آپ نے اُس سے عہد لیا کہ تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دو گے (اُس کے بعد آیت میں مذکور دیگر احکام کے متعلق بھی عہد لیا)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس خاتون نے شرم کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا، نبی اکرم ﷺ کو اُس کے اس طرز عمل پر حیرت ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے خاتون! تم اس کا اقرار کر لو! اللہ کی قسم! ہم اس بات پر بیعت لیتی ہیں! تو اُس خاتون نے کہا: پھر ٹھیک ہے! پھر اُس نے اُس آیت کے احکام پر بیعت کر لی۔

**9828 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْلِفُهُنَّ مَا خَرَجْنَ إِلَّا رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، وَحُبًّا لِلَّهِ، وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن خواتین سے یہ حلف لیتے تھے کہ وہ خواتین صرف اسلام میں رغبت رکھتے ہوئے اور اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میں نکلیں گی۔

**9829 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ إِلَّا يُنَحْنَنَّ، فَقُلْنَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدَنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَفَنَسْعِدُهُنَّ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ \*\*\* ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ جب خواتین سے بیعت لیتے تھے تو آپ اُن سے یہ بیعت لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ خواتین نے عرض کی: یا رسول اللہ! کچھ خواتین نے زمانہ جاہلیت میں نوحہ کرنے میں ہمارا ساتھ دیا تھا تو کیا ہم اسلام لانے کے بعد اُن کا ساتھ دے سکتی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اس طرح کا کوئی ساتھ دینا نہیں ہوتا۔

**9830 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يُنَحْنَنَّ، وَلَا يَخْتَلِينَ بِحَدِيثِ الرَّجَالِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب خواتین سے بیعت لی تو اُن سے یہ عہد بھی لیا کہ وہ

حدیث: 9829: السنن للنسائی - کتاب الجنائز، النياحة على الميت - حدیث: 1838: السنن الكبرى للنسائی - کتاب الجنائز، النياحة على الميت - حدیث: 1958: السنن الكبرى للبيهقي - کتاب الجنائز، جاء ابواب البكاء على الميت - باب النهي عن النياحة على الميت. حدیث: 6705: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم، مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه - حدیث: 12803: مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك، حدیث: 1257: صحيح ابن حبان - کتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرًا، فصل في النياحة ونحوها - ذكر الخبر المصرح بحظر هذا الفعل على الاطلاق، حدیث: 3203

نوحہ نہیں کریں گی اور وہ کسی (اجنبی) مرد کے ساتھ اکیلی نہیں ہوں گی۔

**9831 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ عَلَيْهِنَ، وَيَقُولُ: لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خواتین سے عہد لیتے تھے اور یہ فرماتے: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا۔

**9832 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَافِحُ النِّسَاءَ، وَعَلَى يَدِهِ تَوْبٌ

\*\*\* ابراہیم غفری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خواتین کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے تو آپ کے ہاتھ پر کپڑا موجود ہوتا تھا۔

## مَا يَجِبُ عَلَى الَّذِي يُسْلِمُ

باب: جو شخص اسلام کرتا ہے اُس پر کیا چیز لازم ہوتی ہے؟

**9833 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حَصِينٍ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أُرِيدُ الْإِسْلَامَ، فَاسْلَمْتُ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، فَأَغْتَسَلْتُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

\*\*\* حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں اسلام کرنا چاہتا تھا، میں نے اسلام قبول کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل کروں تو میں نے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل کیا۔

**9834 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَا عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ ثُمَامَةَ الْحَفِيفِي أَسْرَ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَيْهِ، فَيَقُولُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَيَقُولُ: إِنْ تَقَتَّلْتُ تَقَتَّلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تَمَنَّيْتُ تَمَنَّ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ تَرَدَّدَ الْمَالُ نَغَطَّ مِنْهُ مَا شِئْتَ، وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّونَ الْفِدَاءَ، وَيَقُولُونَ: مَا نَصْنَعُ بِقَتْلِ هَذَا؟ فَمَرَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَاسْلَمَ فَحَلَّهَ، وَبَعَثَ بِهِ إِلَى حَائِطِ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ فَأَغْتَسَلَ، وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَسَنَ إِسْلَامُ أَحِبِّكُمْ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثمامہ حنفی کو قیدی بنا لیا گیا، نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے دریافت کیا: ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: اگر آپ قتل کر دیتے ہیں تو ایک خون والے شخص کو قتل کریں



گے اور اگر آپ احسان کرتے ہیں تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر مال چاہتے ہیں تو ہم آپ کو وہ دے دیں گے جو آپ چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب فدیہ لینے کو پسند کر رہے تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس کو قتل کر کے کیا کرنا ہے؟ پھر ایک دن نبی اکرم ﷺ کا گزر اُس کے پاس سے ہوا تو اُس نے اسلام قبول کر لیا، نبی اکرم ﷺ نے اُسے کھلوادیا اور اُسے حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی طرف بھجوایا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کرے تو اُس نے غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائی کا اسلام عمدہ ہو گیا ہے۔

**9835 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ، عَنْ عَثِيمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ أَسْلَمْتُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ، وَاخْتِنِ يَقُولُ: أَحْلِقُ

وَأَخْبَرَنِي آخَرُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِآخَرَ: أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتِنِ \* \* \* عثیم بن کلب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے! گو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم کفر کے بال اتار دو اور ختنہ کر لو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سر مونڈ لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور صاحب نے اُن کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک اور شخص سے بھی یہ فرمایا تھا: تم زمانہ کفر کے بال اپنے جسم سے اتار دو اور ختنہ کر لو۔

**9836 -** اِتْوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الَّذِي يُسْلِمُ: يُؤْمَرُ فَيَغْتَسِلُ

\* \* \* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں اسلام قبول کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسے شخص کو حکم دیا جائے گا، تو وہ غسل کرے گا۔

## رَدُّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کو سلام کا جواب دینا

**9837 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالتَّوْرِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ فِي طَرِيقٍ فَلَا تَبْدَأُوا بِهِمُ بِالسَّلَامِ، وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضَافَتِهَا

\* \* \* سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم راستے میں مشرکین سے ملو تو انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو۔

کِتَابِ أَهْلِ الْكِتَابِ

**9838** - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ حُمَيْدِ الْأَزْرَقِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: "أُمِرْنَا أَنْ لَا نَزِيدَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلَى: وَعَلَيْكُمْ"

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا دیا گیا ہے کہ ہم اہل کتاب کو (سلام کا جواب دیتے ہوئے) صرف "وعلیکم" کہیں۔

**9839** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهَّمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلَا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كَحِلِّهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَقَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ"

\*\*\* عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ کچھ یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: السام علیکم! (آپ کو موت آئے!) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیکم! (تمہیں بھی آئے)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُن کا مفہوم سمجھ گئی، میں نے کہا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ٹھہر جاؤ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں ہے کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو میں نے بھی کہہ دیا ہے: علیکم! (تمہیں بھی آئے)۔

**9840** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ قَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ"، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْ وَعَلَيْكَ

\*\*\* عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب یہودی تمہیں سلام کرتے ہیں تو وہ السام علیکم! (تمہیں موت آئے) کہتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: وعلیک! (تمہیں بھی آئے)۔

## السَّلامُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

### باب: اہل کتاب کو سلام کرنا

**9841** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا

دَخَلْتُمْ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ: السَّلامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى"

\*\* \* عمر نے قادیان کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم اہل کتاب کے ہاں اُن کے گھر میں داخل ہو تو اُسے سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے: (یہ کہا جائے): ”جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اُس پر سلام ہو!“

**9842 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: إِذَا مَرَرْتَ بِمَجْلِسٍ فِيهِ مُسْلِمُونَ وَكُفَّارٌ سَلِّمْ عَلَيْهِمْ

\*\* \* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب تم کسی ایسی محفل سے گزرؤ جس میں مسلمان اور کفار موجود ہوں تو تمہیں انہیں سلام کرو!

**9843 -** آثَارِ صَاحِبِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ، فَصَحِبَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا فَارَقُوهُ قَالَ: آيِنَ تَذْهَبُونَ؟ قَالُوا: هَاهُنَا، فَاتَّبَعَهُمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

\*\* \* ابراہیم نخعی نے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے اُن لوگوں کے ساتھ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی تھے جب وہ اُن سے الگ ہونے لگے تو انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جاؤ گے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اس طرف! تو وہ اُن کے پیچھے گئے اور انہیں سلام کیا۔

**9844 -** حَدِيثُ نَبِيِّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَالْيَهُودِ، وَالْمُشْرِكِينَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

\*\* \* زہری نے عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، یہودی اور مشرکین موجود تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔

## الْكِتَابُ إِلَى الْمُشْرِكِينَ

### باب: مشرکین کی طرف خط لکھنا

**9845 -** حَدِيثُ نَبِيِّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَتَبَ فِي أَسْفَلِ الْكِتَابِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

\*\* \* ابو بردہ بیان کرتے ہیں: مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اور اپنے خط کے نیچے اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام لکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی کہ اُسے جواب میں سلام لکھا جائے۔

**9846 -** حَدِيثُ نَبِيِّ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى هِرْقُلَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى

هَرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى

\*\*\* عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ہرقل کو خط لکھا (جس میں یہ تحریر تھا):

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ مکتوب اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی طرف سے روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے، اُس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرتے۔“

**9847 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُجَاهِدًا**

قَالَ: كَيْفَ أَكْتُبُ إِلَى الدِّهْقَانِ؟ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: " أَكْتُبُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ "، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَكْتُبِ السَّلَامَ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى

\*\*\* منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور مجاہد سے دریافت کیا: اگر میں کسی دہقان (یعنی غیر مسلم) کو خط لکھوں تو کیسے لکھوں؟ تو ابراہیم نے جواب دیا: تم یہ لکھو: السلام علیکم! جبکہ مجاہد نے یہ کہا: تم یہ لکھو: اُس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔

**9848 - آثَارِ صَحَابِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ**

كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الدِّهْقَانِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: كَذَبْتَ فِي ذَلِكَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ \*\*\* حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک دہقان کو خط لکھا اور اُس میں اُسے سلام بھیجا اس پر ایک شخص نے راوی سے کہا: تم نے اس بارے میں غلط بیانی کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سلام ہے۔

### الاستيذان على المشركين

باب: مشرکین کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگنا

**9849 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ**

يَزِيدَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْتَأْذَنَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ: إِنْ دَرَأَيْمُ؟ يَقُولُ: أَدْخُلُ؟ \*\*\* عبد الرحمن بن یزید کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ مشرکین سے اندر آنے کی اجازت مانگتے تھے تو یہ کہتے تھے: میں اندر آ جاؤں! اُن کے یہ کہنے کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ کیا میں داخل ہو جاؤں؟

**9850 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا**

يَدْخُلُ عَلَى الْمُشْرِكِ كُونَ إِلَّا بِإِذْنٍ \*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: مشرکین کے ہاں اجازت لے کر ہی اندر جایا جائے گا۔

## لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ

باب: دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے ہیں

**9851** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدَا؟ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ بَنُ أَبِي طَالِبٍ مَنَزِلًا؟ ثُمَّ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَارِلُونَ غَدَاً بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ، يَعْنِي: الْأَنْطَحَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: "وَالْخَيْفُ: الْوَادِي قَالَ: وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا حَالَفُوا ابْنَيْ بَكْرٍ، عَلَى ابْنَيْ هَاشِمٍ أَنْ لَا يُجَالِسُوهُمْ، وَلَا يُكَايَهُوهُمْ، وَلَا يُؤَاوِيَهُمْ"

\*\*\* زہری نے امام زین العابدین کے حوالے سے عمرو بن عثمان کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کل آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ نبی اکرم ﷺ کے حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا عقیل بن ابوطالب نے ہمارے لیے کوئی رہائش گاہ چھوڑی ہے؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل ہم "خیف بنو کنانہ" میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کا حلف اٹھایا تھا اس سے مراد "انطح" ہے۔

زہری کہتے ہیں: خیف وادی کو کہتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ قریش نے

**9852** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

\*\*\* امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عثمان کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔"

**9853** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ أَبَا طَالِبٍ وَرَثَةً عَقِيلٍ وَطَالِبٍ، وَلَمْ يَرِثْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ: مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ تَرَكْنَا نَصِيْبَنَا مِنَ الشَّعْبِ

\*\*\* امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جناب ابوطالب کے وارث جناب عقیل اور جناب طالب بنے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے وارث نہیں بنے تھے۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی وجہ سے ہم نے "شعب ابی طالب" میں اپنا حصہ چھوڑ دیا۔

**9854 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ أَبَا طَالِبٍ وَرِثَهُ عَقِيلٌ، وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيُّ، وَجَعَفَرٌ؛ لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمِينَ، وَقَالَ عُمَرُو

\*\*\* امام شعی نے امام زین العابدین ؑ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جناب ابوطالب کے وارث جناب عقیل اور جناب طالب بنے تھے حضرت علی اور حضرت جعفر ؑ ان کے وارث نہیں بنے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے۔ عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**9855 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ كَافِرًا، وَلَا كَافِرٌ مُسْلِمًا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔

**9856 -** آثَارُ صَحَابَةٍ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: أَهْلُ الشِّرْكِ لَا يَرِثُهُمْ، وَلَا يَرِثُونَا

\*\*\* ابراہیم خنی نے حضرت عمر ؓ کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل شرک کے ہم وارث نہیں بنیں گے اور وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

**9857 -** حَدِيثُ نَبِيِّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

قَالَ: وَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُونَ وَالنَّصَارَى، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔“  
راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے: مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔  
حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی ؓ نے بھی یہی فیصلہ دیا ہے۔

**9858 -** آثَارُ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنَسَةَ يُقَالُ لَهُ الْعُرْسُ، شَيْخٌ كَبِيرٌ، كَانَ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْجَزِيرَةِ، أَخْبَرَنِي أَنَّهُ أَخْبَرَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: أَنَّهُ

مَاتَتْ لَهُ عَمَّةٌ يَهُودِيَّةٌ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي مِيرَاثِهَا يَطْلُبُهَا، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يُوَرِّثَهَا إِيَّاهَا، وَوَرِّثَهَا الْيَهُودُ \*\*\* حضرت اشعث بیان کرتے ہیں: اُن کی ایک یہودی چھوپھی کا انتقال ہو گیا وہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس اُس خاتون کی وراثت کا مطالبہ کرنے کے لیے آئے تو حضرت عمر ؓ نے انہیں اُس خاتون کا وارث قرار دینے سے انکار کر دیا اُن کے یہودی رشتہ دار اُس خاتون کے وارث بنے تھے۔



**9859 - آثار صحابه: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يَذْكُرُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّةَ لَهُ يَهُودِيَّةً تُوقِفُ بِالْيَمَنِ، وَأَنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ، ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا يَرْفُهَا إِلَّا أَهْلُ دِينِهَا.**

\*\*\* سلیمان بن یسار نے یہ بات بیان کی ہے: محمد بن اشعث نے انہیں بتایا کہ اُن کی ایک یہودی پھوپھی کا یمن میں انتقال ہو گیا، اور اشعث بن قیس نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس عورت کے وارث صرف اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد بنیں گے۔

**9860 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ**  
**\*\*\* قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔**

**9861 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَمِعَ الْحَسَنِ يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ، وَلَا النَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ، وَكَانَ غَيْرُهُ يَقُولُ: الْإِسْلَامُ مِلَّةٌ، وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ

**\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں:** یہودی عیسائی کا وارث نہیں بنے گا اور عیسائی یہودی کا وارث نہیں بنے گا۔ جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اسلام ایک دین ہے اور شرک ایک دین ہے۔

**9862 - آثار صحابه: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، أَنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ أُخْتِي كَانَتْ تَحْتَ مِقْوَلٍ مِنَ الْمَقَاوِلِ فَهَوِّدْهَا، وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَمَنْ يَرِثُهَا؟ قَالَ عُمَرُ: أَهْلُ دِينِهَا**

\*\*\* ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: اشعث بن قیس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میری بہن ایک حمیری حکمران کی بیوی ہے، اُس نے اُسے یہودی بنا دیا تھا، اب اُس خاتون کا انتقال ہو گیا ہے، تو اُس کی وارث کون بنے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد۔

**9863 -** اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

**9864 -** آثَارُ صَاحِبِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ الْمِلَّةِ، وَلَا يَرْتُونَا

\*\*\* ابو قلابہ اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے، اور وہ ہمارے وارث بھی نہیں بنیں گے۔

**9865** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْيَهُودِيَّ، وَلَا النَّصْرَانِيَّ، وَلَا يَرِثُهُمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَ رَجُلٍ أَوْ أَمَتَهُ

\*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: مسلمان کسی یہودی یا عیسائی کا وارث نہیں بنے گا وہ اُن کا وارث صرف اس صورت میں بن سکتا ہے کہ وہ (یہودی یا عیسائی شخص) کسی آدمی کا غلام ہو یا آدمی کی کنیز ہو (تو اُس مرحوم غلام یا کنیز کے آقا کے طور پر وارث بن سکتا ہے)۔

**9866** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اعْتَقَ غُلَامًا لَهُ نَصْرَانِيًّا، فَمَاتَ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْعَلَ مِيرَاثَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ. \*\*\* اسماعیل بن ابوحکیم نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک عیسائی غلام کو آزاد کر دیا، اُس کے انتقال ہو گیا، تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اُس کی وراثت بیت المال میں جمع کروادوں۔

**9867** - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ \*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

**9868** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَقَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا، فَمَاتَ الْعَبْدُ وَتَرَكَ مَالًا، فَقَالَ: مِيرَاثُهُ لِأَهْلِ دِينِهِ \*\*\* معمر نے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے، اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے عیسائی غلام کو آزاد کر دیا ہے، پھر اُس غلام کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ غلام مال چھوڑ کر مرتا ہے، تو عکرمہ نے جواب دیا: اُس کی میراث اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کو ملے گی۔

**9869** - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: إِنْ مَاتَ عَبْدٌ لَكَ نَصْرَانِيٍّ فَوَجَدْتَ لَهُ ذَهَبًا عَيْنًا ثَمَنَ الْخُمْرِ فَخُذْهُ، وَإِنْ وَجَدْتَ خُمْرًا وَخِنْزِيرًا فَلَا قَالَ: وَغَيْرُهُ قَالَ ذَلِكَ

\*\*\* مکحول فرماتے ہیں: اگر تمہارا عیسائی غلام مر جائے اور تم پھر اُس کا سونا پاؤ، جو کسی شراب کی قیمت ہو، تو تم اُس سونے کو حاصل کر لو، لیکن اگر تم شراب اور خنزیر پاؤ، تو پھر تم اسے حاصل نہیں کر سکتے۔  
روای بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**9870** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، مَا كَانَ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ مِنْ أَهْلِ دِينِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ وَارِثٌ وَرِثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالْإِسْلَامِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي النَّصْرَانِيِّ يَعْتِقُ عَبْدَهُ مُسْلِمًا: إِنْ مِيرَاثُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ \*\*\* عمرو بن شعیب مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

”کوئی بھی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا؛ اُس کافر کے دین سے تعلق رکھنے والے اُس کے قریبی رشتہ دار اُس کے وارث نہیں گئے، اگر اُس کا کوئی قریبی رشتہ دار وارث نہ ہو تو مسلمانوں میں سے اسلام کی بنیاد پر لوگ اُس کے وارث بنیں گے۔“

سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے مسلمان غلام کو آزاد کر دیتا ہے کہ اُس مسلمان غلام کی میراث بیت المال میں جمع ہوگی۔

**9871 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ مُخْتَلِفَتَيْنِ \*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے ہیں۔“

مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدِ رَجُلٍ فَهُوَ مَوْلَاهُ

باب: جو شخص کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے وہ اُس کا مولیٰ ہوتا ہے

**9872 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدِ رَجُلٍ فَهُوَ مَوْلَاهُ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَيَرِثُهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاَرِثٌ، فَذَكَرْتُهُ لِلثَّوْرِيِّ، فَقَالَ: يَرِثُهُ هُوَ أَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ \*\*\* حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے وہ اُس کا مولیٰ ہوتا ہے۔“

ابن مبارک کہتے ہیں: جب اُس شخص کا کوئی وارث نہ ہو تو وہ اُس کا وارث بنے گا؛ میں نے اس بات کا تذکرہ سفیان ثوری سے کیا تو انہوں نے کہا: وہ اُس کا وارث بنے گا؛ کیونکہ وہ کسی دوسرے کے مقابلہ میں اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

**9873 -** احوال تابعین: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ، فَيُسَلِّمُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ: يَعْقِلُ عَنْهُ، وَيَرِثُهُ،

\*\*\* منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرتا ہے اور اُس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اُس کی طرف سے دیت بھی ادا کرے گا اور وہ اُس کا وارث بھی بنے گا۔

**9874 -** احوال تابعین: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ وَزَادَ: وَلَهُ أَنْ يَحُولَ وَلَآئُهُ حَيْثُمَا شَاءَ مَا لَمْ يَعْقِلْ عَنْهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُس شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اُس کی ولاء کو جہاں چاہے پھیر دے جبکہ وہ اُس کی طرف سے دیت ادا نہیں کرے گا۔

**9875 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطْرِفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ

الْحَسَنِ، قَالَا: مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

\*\*\* امام شعبی اور حسن بصری فرماتے ہیں: اُس کی وراثت مسلمانوں کے لیے ہوگی۔

**9876 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي

الْمُخَارِقِ فِي رَجُلٍ جَاءَ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ فَأَسْلَمَ، وَوَالِيَ رَجُلًا قَالَ: لَهُ وَلَاؤُهُ وَمِيرَاثُهُ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَهُ

\*\*\* عبدالکریم بن ابومخارق ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مشرک تھا اور پھر اُس نے اسلام قبول کر لیا اور کسی

شخص کے ساتھ نسبت ولاء قائم کر لی تو عبدالکریم فرماتے ہیں: اُس کی ولاء اور اُس کی وراثت اُسے ملے گی اور اُسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ کسی دوسرے کی طرف نسبت ولاء کر دے۔

## ذِكْرُ الْجَزِيَّةِ

### باب: جزئیہ کا تذکرہ

**9877 - اقوال تابعین:** قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّهُ كَانَ

يَسْتَحِبُّ أَنْ تَبْعَتْ الْأَنْبَاطُ فِي الْجَزِيَّةِ

\*\*\* سعید بن مسیب اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ بٹویوں کو جزئیہ میں بھیج دیا جائے۔

**9878 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَأَنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيَكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ)

(البقرة: 28) قَالَ: آغْنَاهُمُ اللَّهُ بِالْجَزِيَّةِ الْجَارِيَةِ شَهْرًا فَشَهْرًا وَعَامًا فَعَامًا

\*\*\* قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور اگر تمہیں تنگدستی کا اندیشہ ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت تمہیں غنی کر دے گا۔“

قتادہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اُس جزئیہ کے ذریعہ خوشحال کر دیا جو مہینہ کے بعد مہینہ اور سال کے بعد سال

(یعنی ہر سال اور ہر مہینہ) وصول ہوتا تھا۔

**9879 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ: (لَهُمْ فِي الدُّنْيَا حِزْوَى) (البقرة: 114) قَالَ: (يُعْطُوا الْجَزِيَّةَ)

(البقرة: 29) عَنْ يَدِهِ وَهُمْ صَاغِرُونَ

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے۔“

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مجبور ہو کر جزیہ دیتے ہیں، جبکہ وہ کتر ہوتے ہیں۔

**9880 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، (وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لِيُبَيِّنَنَّ عَلَيْنَهُمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ) (الأعراف: 167) قَالَ: يَبْعَثُ عَلَيْهِمُ الْحَيَّ مِنَ الْعَرَبِ، فَهُمْ فِي عَذَابٍ مِنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا کہ وہ اُن پر ایسے لوگوں کو بھیجے گا جو قیامت کے دن تک انہیں بُرے عذاب چکھاتے رہیں گے۔“

قتادہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اُن پر عربوں کے ایک قبیلہ کو بھیجا تو وہ اُن کی طرف سے قیامت تک عذاب کا سامنا کرتے رہیں گے۔

**9881 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يُكْرَهُ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ عَلَى الْإِسْلَامِ، إِذَا أَعْطُوا الْجِزْيَةَ

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: کسی بھی یہودی یا عیسائی شخص کو اسلام قبول کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جائے گا جب تک وہ جزیہ ادا کرتے رہیں۔

**9882 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ: (وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا) (الإسراء: 8)، فَعَادُوا، فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَهُمْ (يُعْطُوا الْجِزْيَةَ) (التوبة: 29) عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ"

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اگر تم نے دوبارہ کیا، تو ہم بھی دوبارہ کریں گے۔“

تو اُن لوگوں نے دوبارہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر حضرت محمد ﷺ کو مبعوث کیا، تو اب وہ لوگ جزیہ دیتے ہیں زیر دست ہو کر جبکہ وہ کتر ہوتے ہیں۔

**9883 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، (فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ) (المائدة: 13) قَالَ: "نَسَخْتَهَا (فَاتْلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ) (التوبة: 29)"

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم اُن کو معاف کر دو اور اُن سے درگزر کرو۔“

قتادہ فرماتے ہیں: اس آیت نے اسے منسوخ کر دیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس چیز کو اللہ اور اُس کے

رسول نے حرام قرار دیا ہے اُسے حرام قرار نہیں دیتے اور وہ دین حق کی پیروی نہیں کرتے، جن کا تعلق اُن لوگوں سے ہے، جنہیں کتاب دی گئی (اور جنگ اُس وقت تک کرو) جب تک وہ زبردست ہو کر جزیہ ادا نہیں کرتے، جبکہ وہ کمتر ہوں۔“

## هَلْ تُوْخَذُ الْجِزْيَةُ مِنْ عِتْقَاءِ الْمُسْلِمِينَ

باب: کیا مسلمانوں کے آزاد کردہ لوگوں سے جزیہ وصول کیا جائے گا؟

**9884 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ عِتْقَاءِ

الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

\*\*\* سفیان ثوری فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مسلمانوں کے آزاد کیے ہوئے یہودیوں اور عیسائیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

**9885 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

لَا جِزْيَةَ عَلَيْهِمْ، ذِمَّتُهُمْ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ

\*\*\* اسماعیل بن ابوالخالد نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ان لوگوں پر جزیہ عائد نہیں ہوگا کیونکہ ان کا ذمہ مسلمانوں کا ذمہ ہے۔

## أَخَذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْخَمْرِ

باب: شراب میں سے جزیہ وصول کرنا

**9886 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ

قَالَ: بَلَغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَالَهُ، يَأْخُذُونَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْخَمْرِ، فَتَأْشَدُّهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالَ بِلَالٌ: إِنَّهُمْ كَيْفَعَلُونَ ذَلِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، وَلَكِنْ وَلَوْهُمْ بَيْعُهَا، فَإِنَّ الْيَهُودَ حَرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا، وَآكَلُوا أَثْمَانَهَا

\*\*\* سويد بن غفلة بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ اُن کے اہلکار شراب میں سے جزیہ وصول کرتے ہیں تو انہوں نے تین مرتبہ انہیں اللہ کا واسطہ دیا (کہ کیا یہ اطلاع درست ہے؟) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لوگ ایسا کرتے ہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ ایسا نہ کرو بلکہ اُن لوگوں کو اس کی خرید و فروخت کرنے دو یہودیوں کے لیے جب چربی کو حرام قرار دیا گیا، تو وہ اُسے فروخت کر کے اُس کی قیمت کو کھانے لگے تھے۔

**9887 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَهْلُ الدِّمَةِ

بِالْخَمْرِ أَخَذَ مِنْهَا الْعَاشِرَ الْعَشَرَ، يَقْوَمُهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنْ قِيمَتِهَا الْعُشْرَ

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی ذمی شخص شراب لے کر گزرے تو عشر وصول کرنے والا اُس سے عشر وصول



کرے گا وہ اُس کی قیمت قائم کرے گا اور پھر اُس کی قیمت کے مطابق اُس کا عشر وصول کرے گا۔

## المُسْلِمُ يَمُوتُ وَلَهُ وَلَكَدْ نَصْرَانِيٌّ

باب: جب کوئی مسلمان انتقال کر جائے اور اُس کا کوئی عیسائی بیٹا ہو

**9888 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: إِنْ مَاتَ مُسْلِمٌ وَلَهُ وَلَكَدْ

نَصْرَانِيٌّ، فَلَمْ يُقَسِّمْ مِيرَاثَهُ حَتَّى اسْلَمَ وَلَكَدُ النَّصْرَانِيِّ، فَلَا حَقَّ لَهُ، وَقَعَ الْمِيرَاثُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ، مِثْلُ ذَلِكَ فِي الْعَبْدِ مَاتَ أَبُوهُ حُرًّا فَلَا يُقَسِّمُ مِيرَاثَهُ حَتَّى يُعْتَقَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اُس کا کوئی عیسائی بیٹا ہو تو اُس مسلمان کی وراثت اُس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی جب تک اُس کا عیسائی بیٹا مسلمان نہیں ہو جاتا اور اگر اُس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے وراثت تقسیم ہو جاتی ہے تو اُس بیٹے کو کوئی حق نہیں ملے گا اُس کی مثال ایسے غلام کی مانند ہوگی جس کا باپ فوت ہو جاتا ہے اور اُس کا باپ ایک آزاد شخص ہوتا ہے تو اُس کے باپ کی وراثت اُس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی جب تک وہ غلام آزاد نہیں ہو جاتا (اور اگر تقسیم ہوگئی تو اُس غلام کو کوئی حصہ نہیں ملے گا)۔

**9889 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: قَالَ: أَخْبَرَنَا الشُّوْرَيْ، عَنْ مَغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ اسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ وَلَمْ

يُسْلِمَ فَلَا حَقَّ لَهُ؛ لِأَنَّ الْمَوَارِيثَ وَقَعَتْ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ، وَالْعَبْدُ يَتْلِكَ الْمَنْزِلَةَ

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص وراثت کی تقسیم کے بعد مسلمان ہوتا ہے اُس سے پہلے مسلمان نہیں ہوا تھا تو اُس کو کوئی حق نہیں ملے گا کیونکہ وراثت اُس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے تقسیم ہو چکی ہے غلام کا بھی یہی حکم ہے۔

**9890 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا وَقَعَ

الْمَوَارِيثُ فَمَنْ اسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ فَلَا شَيْءَ لَهُ

\*\*\* زہری فرماتے ہیں: جب وراثت تقسیم ہو جائے تو جس شخص نے وراثت کی تقسیم سے پہلے اسلام قبول نہیں کیا تھا اُسے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

**9891 -** اَقْوَالُ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي لَيْلَى فِي مِثْلِ ذَلِكَ قَوْلُ عَطَاءٍ قَالَ: وَكَذَلِكَ يَقُولُ قَالَ: وَقَالَ لِي مُحَمَّدٌ أَيْضًا فِي أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ يَهُودَ مَاتَ

أَبُوهُمْ وَلَمْ يُقَسِّمْ مِيرَاثَهُ حَتَّى اسْلَمُوا: لَيْسَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ، وَقَعَتْ الْمَوَارِيثُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا

\*\*\* محمد بن عبد الرحمن بن ابویلیٰ اس بارے میں وہی کہتے ہیں جو عطاء کا قول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: محمد بن عبد الرحمن بن ابویلیٰ نے مجھے یہ بات بھی بیان کی ہے: جب کسی گھرانے کے کچھ لوگ یہودی ہوں اور اُن کا باپ مر جائے اور اُس کی وراثت تقسیم نہ ہوئی ہو یہاں تک کہ وہ سب لوگ مسلمان ہو جائیں تو پھر اسلام قبول کر لینے کے بعد اُن کے باپ کی وراثت تقسیم نہیں ہو

سکے کی وراثت اُن کے اسلام قبول کرنے سے پہلے واقع ہوگی۔

**9892 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُنْذِرِ يَقُولُ: إِنْ مَاتَ مُسْلِمٌ، وَلَهُ وَلَدٌ مُسْلِمٌ وَكَافِرٌ فَلَمْ يَقْسَمْ مِيرَاثُهُ حَتَّى أَسْلَمَ الْكَافِرُ، وَرِثَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ، وَرِثَا جَمِيعًا، فَلَمْ يُعْجِنِي مَا قَالَ، وَقَالَ لِي قَائِلٌ: ذَلِكَ مِيرَاثُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، مَا أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ، وَلَمْ يَقْسَمْ كَانَ عَلَى قِسْمِ الْإِسْلَامِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَقُولُ أَنَا: كَلَّا، وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ فِي الْإِسْلَامِ، وَغَيْرِهَا قَالَ ذَلِكَ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابو منذر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کا ایک بچہ مسلمان ہو اور ایک کافر ہو تو اُس کی وراثت اُس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی جب تک کافر مسلمان نہیں ہو جاتا اور اہل ایمان کے ساتھ وارث نہیں بنتا، پھر وہ دونوں اُس کے وارث بنیں گے۔ راوی کہتے ہیں: مجھے اُن کا یہ قول پسند نہیں آیا ایک شخص نے مجھ سے کہا: یہ تو زمانہ جاہلیت کی وراثت کا طریقہ ہوگا کہ جو اسلام کو پالیتا ہے اور ابھی وہ وراثت تقسیم نہیں ہوئی تھی تو اب اُس کی تقسیم اسلام کے حکم کے مطابق ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں بھی یہی کہتا ہوں کہ وراثت اسلام کے حکم کے مطابق تقسیم ہوگی اور میرے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی یہی بات کہی ہے۔

**9893 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ عَلَى قِسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ لَمْ يَقْسَمْ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ \*\*\* عطاء بن ابی رباح اور جابر بن زید فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق جو کچھ تقسیم ہو گیا وہ زمانہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہوگا اور جو اسلام کے زمانے کو پالے اور ابھی تقسیم نہ ہوا ہو تو اُس کی تقسیم اسلامی احکام کے مطابق ہوگی۔

**9894 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ أَنْ أَسْأَلَ يَزِيدَ بْنَ قَنَادَةَ عَمَّا أَمَرْتَنِي، وَإِنِّي سَأَلْتُهُ، فَقَالَ: تَوَقَّيْتُ أُمِّي نَضْرَانِيَّةَ، وَأَنَا مُسْلِمٌ، وَأَنَّهَا تَرَكَتْ ثَلَاثِينَ عَبْدًا وَوَلِيدَةً، وَمِثْنِي نَخْلَةَ، فَرَكَبْنَا فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَضَى عُمَرُ: أَنَّ مِيرَاثَهَا لِرُؤُوسِهَا وَلِأَبْنِ أَخِيهَا، وَهَمَّا نَضْرَانِيَّةَ، وَلَمْ يُوَرِّثْنِي شَيْئًا، قَالَ يَزِيدُ بْنُ قَنَادَةَ: ثُمَّ تَوَقَّيْتُ جَدِّي، وَهُوَ مُسْلِمٌ، كَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ مَعَهُ حُنَيْنًا، وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، فَرَكَبْنَا فِي ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ أَنَا وَابْنُ أَخِيهِ، وَابْنَتُهُ نَضْرَانِيَّةَ، فَوَرِّثْنِي عُثْمَانُ مَالَهُ كُلَّهُ، وَلَمْ يُوَرِّثْ ابْنَتَهُ شَيْئًا، فَحَزَنَتُهُ عَمَّا أَوْ أَتَيْنِ ثُمَّ أَسْلَمَتِ ابْنَتُهُ، فَرَكَبْنَا إِلَى عُثْمَانَ فَسَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْأَرْقَمِ، فَقَالَ لَهُ: كَانَ عُمَرُ

يَقْضِي مَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ فَإِنَّ لَهُ مِيرَاثَهُ وَاجِبًا بِإِسْلَامِهِ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ كُلَّ ذَلِكَ، وَأَنَا شَاهِدٌ" \* \* ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اُن کی طرف خط میں لکھا:

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! اما بعد! آپ نے مجھے خط میں لکھا ہے کہ میں یزید بن قنادہ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کروں جس کے بارے میں آپ نے مجھے ہدایت کی ہے میں نے اُن سے یہ سوال کیا تو انہوں نے کہا: میری والدہ کا انتقال ہو گیا جو عیسائی تھیں، میں اُس وقت مسلمان تھا، میری والدہ نے تیس غلام اور کنیریں چھوڑے تھے اور کھجوروں کے دو سو درخت تھے، ہم اس بارے میں سوار ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ اُس عورت کی وراثت اُس کے شوہر کو اور اُس کے بھتیجے کو ملے گی کیونکہ وہ دونوں عیسائی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی بھی چیز کا وارث قرار نہیں دیا۔ یزید بن قنادہ بیان کرتے ہیں: پھر میرے دادا کا انتقال ہو گیا وہ مسلمان تھے، انہیں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک بھی ہوئے تھے، انہوں نے پسماندگان میں ایک صاحبزادی کو چھوڑا، ہم اس بارے میں سوار ہو کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں تھا اور اُن کا ایک بھتیجا تھا اور اُن کی ایک عیسائی بیٹی تھی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے اُن کے سارے مال کا وارث قرار دیا، انہوں نے اُن کی بیٹی کو کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا، پھر وہ مال ایک سال یا دو سال میرے پاس رہا، پھر اُن کی صاحبزادی نے بھی اسلام قبول کر لیا، ہم اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عبد اللہ بن ارقم سے اس بارے میں دریافت کیا تو عبد اللہ بن ارقم نے انہیں بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو شخص میراث کے تقسیم ہونے سے پہلے اسلام قبول کر لے تو اُس کی وراثت میں اسلام کے حکم کے مطابق لازمی حصہ ملے گا، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو اُس سارے مال کا وارث قرار دیا حالانکہ میں اُس وقت موجود تھا۔"

9895 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ: إِذَا

مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَهُ عَبْدًا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَأُعْتِقَ، فَإِنْ لَمْ يُقَسَّمِ الْمِيرَاثُ فَهُوَ لَهُ يَقُولُ: يَرِثُ

\* \* ابو شعثاء بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مر جائے اور پسماندگان میں ایک بیٹے کو چھوڑے جو غلام ہو یا عیسائی ہو اور پھر اُسے آزاد کر دیا جائے تو اگر وراثت تقسیم نہیں ہوئی تھی تو وراثت اُسے ملے گی وہ یہ کہتے ہیں: ایسی صورت میں وہ بیٹا اُس کا وارث بنے گا۔

9896 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

قَالَ: إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَهُ عَبْدًا فَأُعْتِقَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمِ الْمِيرَاثُ، فَلَا شَيْءَ لَهُ

\* \* سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کوئی شخص مر جائے اور اپنے پسماندگان میں ایک بیٹے کو چھوڑے جو غلام ہو اور

پھر وراثت تقسیم ہونے سے پہلے اُسے آزاد کر دیا جائے تو اُس بیٹے کو کچھ نہیں ملے گا۔

**9897 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: إِذَا أَسْلَمَ طَالِبُ

الْمِيرَاثِ بَعْدَ وَفَاةٍ صَاحِبِ الْمِيرَاثِ فَلَا شَيْءَ لَهُ مِنْهُ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب وراثت کا طلبگار شخص صاحب میراث کے انتقال کے بعد اسلام قبول کرے تو

اُسے اُس وراثت میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

النَّصْرَانِيَّانِ يُسْلِمَانِ لَهُمَا أَوْلَادٌ صِغَارٌ

باب: دو عیسائی (میاں بیوی) کا اسلام قبول کرنا جبکہ اُن کی کمسن اولاد بھی ہو

**9898 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِنْ

كَانَ نَصْرَانِيَّانِ فَاسْلَمَ أَبُوهُمَا، وَلَهُمَا أَوْلَادٌ صِغَارٌ، فَمَاتَ أَوْلَاؤُهُمْ وَلَهُمْ مَالٌ، فَلَا يَرِثُهُمْ آبَاؤُهُمُ الْمُسْلِمُ، وَلَكِنْ تَرِثُهُمْ أُمُّهُمُ، وَمَا بَقِيَ فَلِأَهْلِ دِينِهِمْ، قُلْتُ: إِنَّهُمْ صِغَارٌ لَا دِينَ لَهُمْ قَالَ: وَلَكِنْ وَلِدُوا فِي النَّصْرَانِيَّةِ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ، وَلَقَدْ كَانَ قَالَ لِي مَرَّةً: يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُ مِيرَاثَهُ مِنْ آبَائِهِمْ "، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ كَانَ يَقُولُ: يَرِثُهُمَا وَلَكُهُمَا الصَّغِيرُ، وَيَرِثَانِهِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا دِينَ أَوْ يَفْرُقَ، فَذَاكَرْتُهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قُلْتُ: أَبَوَاهُ نَصْرَانِيَّانِ قَالَ: كُنْتُ مُعْطِيًا مَا لَهُمَا وَلَكُهُمَا، قُلْتُ لِعَمْرُو: وَكَيْفَ وَالْوَلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ؟ قَالَ: فَلِمَ تُسَبِّى إِذَا أَوْلَادُ أَهْلِ الشِّرْكِ؟ وَهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَهُمْ مُسْلِمُونَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا میں نے اُن سے سوال کیا تھا تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر دو

عیسائی (میاں بیوی) ہوں اور اُن میں سے بچوں کا باپ (یعنی عورت کا شوہر) اسلام قبول کر لے اور اُن دونوں میاں بیوی کی نابالغ اولاد ہو اور پھر اُن کی اولاد کا انتقال ہو جائے اور اُس اولاد کا مال بھی موجود ہو تو اُس اولاد کا مسلمان باپ اُن کا وارث نہیں بنے گا بلکہ اُن کی (عیسائی) ماں اُن کی وارث بنے گی اور جو مال باقی بچے گا وہ اُن کے دین کے افراد کے لیے ہوگا۔ میں نے کہا: وہ تو کس بچے ہیں اُن کا کوئی دین نہیں ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: لیکن وہ عیسائی گھرانے میں عیسائی مذہب پر پیدا ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا کہ مسلمان شخص اُن کا وارث بنے گا جو اُن کے باپ کی طرف سے میراث ہوگی اور میراث یہ خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: اُن دونوں کے نابالغ بچے اُن کے وارث بنیں گے اور وہ دونوں اُس نابالغ بچے کے بھی وارث بنیں گے جب تک دین اُن دونوں کو جمع نہیں کر دیتا یا الگ نہیں کر دیتا۔

میں نے اس بات کا تذکرہ عمرو بن دینار سے کیا میں نے کہا: اُن کے ماں باپ تو عیسائی ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: میں اُن دونوں کا مال اُن کی اولاد کو بھی دوں گا۔ میں نے عمرو سے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ نابالغ بچہ تو فطرت پر ہوتا ہے؟ تو اُنہوں نے دریافت کیا: پھر تم مشرکین کی اولاد کو قیدی کیسے بنا لیتے ہو جبکہ وہ فطرت پر ہوتے ہیں اور وہ مسلمان ہوتے ہیں؟

**9899 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي نَصْرَانِيَيْنِ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ صَغِيرٌ فَأَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَالَ: أَوْلَاهُمَا بِهِ الْمُسْلِمُ بِرِثَانِهِ وَيَرِثُهُمَا \*\*\* ابراہیم نخعی ایسے دو عیسائی (میاں بیوی) کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جن کی نابالغ اولاد ہو اور اُن میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو ابراہیم نخعی نے کہا: اُن دونوں میاں بیوی میں سے جو مسلمان ہے وہ اُس کا وارث بننے کا زیادہ حقدار ہوگا اور وہ بچہ اُن دونوں کا وارث بنے گا۔

**9900 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: بِرِثَانِهِ جَمِيعًا وَيَرِثُهُمَا \*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ دونوں اُس کے وارث بنیں گے اور وہ اُن دونوں کا وارث بنے گا۔

**9901 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى، يُخْبِرُ عَطَاءً قَالَ: "الْأَمْرُ فِي مَا مَضَى فِي أَوَّلِنَا، الَّذِي يُعْمَلُ بِهِ، وَلَا يُشْكُ فِيهِ، وَنَحْنُ عَلَيْهِ الْآنَ أَنَّ النَّصْرَانِيَيْنِ بَيْنَهُمَا وَلَدُهُمَا صَغِيرٌ بِرِثَانِهِ وَيَرِثُهُمَا، حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَهُمَا دِينَ أَوْ يَجْمَعَ، فَإِنْ أَسْلَمَتْ أُمُّهُ وَرِثَتْهُ، كِتَابَ اللَّهِ، وَمَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ، وَإِنْ كَانَ أَبُوهُ نَصْرَانِيًّا، وَهُوَ صَغِيرٌ، وَلَهُ أَخٌ مِنْ أُمِّهِ مُسْلِمٌ أَوْ أُخْتُ مُسْلِمَةٌ وَرِثَتْهُ أُخُوهُ، أَوْ أُخْتُهِ كِتَابَ اللَّهِ، ثُمَّ كَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ قَالَ: وَلَا يُصَلِّي عَلَى أَبْنَاءِ النَّصْرَانِي، وَلَا نَعَزِيهِ فِيهِمْ، وَلَا يَتَّبِعُوهُمْ إِلَى قُبُورِهِمْ، وَيَذْفُوهُمْ فِي مَقْبَرَتِهِمْ قَالَ: وَإِنْ قَتَلَ مُسْلِمٌ مِنْ أَبْنَائِهِمْ عَمْدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهِ، وَكَانَ دِينُهُ دِينَهُ نَصْرَانِي، " قُلْتُ: لِسُلَيْمَانَ: فَوَلَدٌ صَغِيرٌ بَيْنَ مُشْرِكَيْنِ، فَأَسْلَمَ أَحَدُهُمَا، وَلَدُهُمَا صَغِيرٌ، فَمَاتَ أَبُوهُمَا قَالَ: يَرِثُ وَلَدُهُمَا الْمُسْلِمُ مِنْ أَبِيهِ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ مِنْهُمَا، الْوَرِاثَةُ حِينَئِذٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَبَيْنَ الْوَلَدِ، وَلَا يَرِثُ الْوَلَدُ حِينَئِذٍ الْكَافِرُ مِنْ أَبِيهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم سے پہلے جو شخص گزر چکے ہیں اُن میں رواج یہی رہا ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے اور جس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور اب ہم بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ جب دو عیسائی میاں بیوی کی اولاد نابالغ ہو تو وہ دونوں اُس کے وارث بنیں گے اور وہ بچہ اُن دونوں کا وارث بنے گا یہاں تک کہ دین اُن دونوں کو الگ کر دے یا اکٹھا کر دے اگر اُس کی ماں مسلمان ہو جاتی ہے تو وہ اُس کی اللہ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق وارث بنے گی اور جو باقی بچے گا وہ مسلمانوں کو ملے گا خواہ وہ بچہ عیسائی ہو اور وہ بچہ نابالغ ہو اگر اُس بچہ کی ماں کی طرف سے کوئی مسلمان بھائی ہو یا مسلمان بہن ہو تو اُس کا بھائی یا اُس کی بہن بھی اللہ کی کتاب (کے فیصلہ کے مطابق) اُس کے وارث بنیں گے پھر جو باقی بچے گا وہ مسلمانوں کو ملے گا۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا: عیسائی شخص کے بچوں کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی، ہم اُن کے حوالے سے عیسائی شخص کے ساتھ تعزیت نہیں کریں گے، ہم اُن کے ساتھ قبرستان میں دفن کرنے کے لیے نہیں جائیں گے اور انہیں عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: اگر کوئی مسلمان اپنے بچوں میں سے کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے تو اس کے بدلہ میں اُسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اُس بچہ کی دیت عیسائی کی دیت کی مانند ہوگی۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے سلیمان بن موسیٰ سے دریافت کیا: مشرک میاں بیوی کے کمن بچے کا کیا حکم ہوگا اگر اُن (میاں بیوی) میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لیتا ہے اور اُس کا بچہ نابالغ ہو اور اُن بچوں کا باپ انتقال کر جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُن کا مسلمان بچہ اپنے ماں باپ کا وارث بنے گا لیکن کافر اُن کا وارث نہیں بنے گا، اس صورت میں وراثت مسلمان اور اولاد کے درمیان ہوگی ایسی صورت حال میں بچہ کافر ماں باپ کا وارث نہیں بنے گا۔

**9902 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي نَصْرِ الْيَمِينِ، بَيْنَهُمَا وَلَدٌ صَغِيرٌ، فَاسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَالَ: أَوْلَاهُمَا بِهِ الْمُسْلِمُ.

\*\*\* حسن بصری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: دو عیسائی میاں بیوی جن کی نابالغ اولاد ہو اور اُن میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے اُس کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: (اُس کے ماں باپ میں سے) جو مسلمان ہو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

**9903 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

## مِيرَاتُ الْمَجُوسِي

### باب: مجوسی کی وراثت کا حکم

**9904 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي لَيْلَى: إِنْ تَزَوَّجَ مَجُوسِي ابْنَتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ ابْنَتَيْنِ، فَمَاتَتْ، ثُمَّ أَسْلَمْنَا فَمَاتَتْ إِحْدَى ابْنَتَيْهِ، فَلَاخِئْتَهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا الشَّطْرُ، وَلَأُمِّهَا الشَّدْسُ، حَجَبَتْهَا نَفْسُهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا أُخْتُ ابْنَتِهَا، وَحَجَبَتْهَا ابْنَتُهَا الْبَاقِيَةُ أُخْتُ ابْنَتِهَا، ثُمَّ لِلْأُمِّ أَيْضًا مَا لِلأَخِ مِنَ الْآبِ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ مِثْلَ قَوْلِهِمَا: لَاخِئْتَهَا مِنْ أَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفُ، وَلِلأَخِ مِنَ الْآبِ الشَّدْسُ تَكْمِلَةً لِثَلَاثَيْنِ أَيْضًا، وَلَهَا أَيْضًا الشَّدْسُ؛ لِأَنَّهَا أُمُّ حَجَبَتْ نَفْسُهَا، وَلِأَنَّهَا أُخْتُ فَصَارَ لَهَا الثُّلُثُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَهَذَا قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ: يَرِثُونَ مِنْ مَكَانَيْنِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اور محمد بن عبد الرحمن نے کہا: اگر کوئی مجوسی شخص اپنی بیٹی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور پھر اُس کے ہاں دو بیٹیاں ہو جاتی ہیں اور پھر اُس مجوسی کا انتقال ہو جاتا ہے پھر وہ دو عورتیں اسلام قبول کر لیتی ہیں اُس کی دو بیٹیوں میں سے ایک کا انتقال ہو جاتا ہے تو جو اُس کی سگی بہن ہے اُسے نصف حصہ ملے گا اور اُس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اُس کا وجود اُسے محبوب کر دے گا کیونکہ وہ اپنی بیٹی کی بہن بھی ہے اور اُس کی بیٹی بھی اُسے محبوب کر دے گی کیونکہ وہ اُس کی بیٹی کی



بہن ہے پھر اُس کی ماں کو بھی اتنا ہی حصہ ملے گا جو باپ کی طرف سے شریک بہن کو ملتا ہے۔

سفیان ثوری نے بھی ان دونوں کے مطابق فتویٰ دیا ہے: باپ اور ماں کی طرف سے شریک بہن کو نصف حصہ ملے گا؛ باپ کی طرف سے شریک بہن کو چھٹا حصہ ملے گا؛ تاکہ دو تہائی حصے مکمل ہو جائیں اور اُسے مزید چھٹا حصہ ملے گا کیونکہ ماں نے اپنے آپ کو محبوب کر لیا ہے اور اس وجہ سے کہ وہ بہن بھی ہے تو اس لحاظ سے اُسے ایک تہائی حصہ ملے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ابراہیم نخعی کا یہ قول ہے کہ وہ دونوں صورتوں میں وارث بنیں گے۔

**9905 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي نَصْرَانِي مَاتَ وَامْرَأَتُهُ حُبْلَى، ثُمَّ أَسْلَمَتْ قَبْلَ أَنْ تِلِدَ، ثُمَّ وَلَدَتْ فَمَاتَتْ قَالَ: يَرِثُهُمَا وَلَكُهُمَا جَمِيعًا، لِأَنَّهُ وَقَعَ لَهُ مِيرَاثُ أَبِيهِ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ، ثُمَّ مَاتَتْ أُمُّهُ فَاتَّبَعَهَا عَلَى دِينِهَا فَوَرِثَهَا

\*\*\* سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے اور اُس کی بیوی حاملہ ہوتی ہے پھر بچے کو جنم دینے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لیتی ہے پھر اُس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے اور پھر اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُن کا بچہ اُن دونوں کا وارث بنے گا کیونکہ جب اُس بچہ کے باپ کا انتقال ہوا تو اُس کے باپ کی وراثت اُس کے حق میں ثابت ہوگی اور پھر اُس کی ماں کا انتقال ہوا تو وہ اپنی ماں کے دین کا تابع ہوگا اور اُس کی ماں کا بھی وارث بن جائے گا۔

**9906 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَا فِي الْمَجُوسِيِّ: يَرِثُ مِنْ مَكَانَيْنِ

\*\*\* امام شعی فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما مجوسی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ دو جگہ سے وارث بنے گا۔

**9907 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَرِثُ مِنْ مَكَانَيْنِ

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ دو جگہ سے وارث بنے گا۔

**9908 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ فِي الْمَجُوسِيِّ: نُورِثُهُمْ بِاقْرَبِ الْأَرْحَامِ إِلَيْهِ

\*\*\* زہری مجوسی شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ہم اس کا وارث اس کفے سب سے قریبی عزیز کو قرار دیں گے۔

**9909 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مَجُوسِي تَزَوَّجَ أُخْتُهُ فَوَلَدَتْ لَهُ بِنْتًا، ثُمَّ أَسْلَمُوا ثُمَّ مَاتَ قَالَ: بِنْتُهُ تَرِثُ التِّصْفَ، وَالتِّصْفُ لِأَخِيهِ؛ لِأَنَّهَا عَصَبَةٌ، وَقَالَ فِي مَجُوسِي تَزَوَّجَ أُمُّهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ بِنْتَيْنِ، ثُمَّ أَسْلَمُوا فَمَاتَ الرَّجُلُ: فَلَابِنْتَيْهِ الثَّلَاثَانِ، وَلَأُمِّهِ السُّدُسُ، ثُمَّ مَاتَتْ أَحَدَى الْبَنَتَيْنِ، تَرِثُ أُخْتَهَا

النِّصْفَ، وَالْأُمُّ صَارَتْ أُمًّا وَجَدَّةً، فَحَجَبَتْهَا نَفْسُهَا فَوَرَّثَتْهَا مِيرَاثَ الْأُمِّ، وَلَمْ نُعْطِهَا مِيرَاثَ الْجَدَّةِ، وَيَقُولُ: إِنَّ الْأُمَّ حِينَ أَسْلَمُوا انْفَسَخَ لَهُ النِّكَاحُ، فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُقِيمَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ عَلَى امِّهِ، وَلَا أُخْتِهِ، وَرَّثْنَاهُ بِالْقَرَابَةِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے مجوسی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر اُس کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوتی ہے پھر وہ سب لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں پھر اُس مجوسی شخص کا (جو اب مسلمان ہو چکا ہے) انتقال ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس کی بیٹی اُس کے نصف ترکہ کے وارث بنے گی اور نصف حصہ اُس کی بہن کو مل جائے گا کیونکہ وہ بہن عصبہ بھی ہے۔

سفیان ثوری نے ایسے مجوسی شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی ماں کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور پھر اُس کے ہاں دو بیٹیاں ہو جاتی ہیں پھر وہ سب اسلام قبول کر لیتے ہیں پھر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا اور اُس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا پھر دو بیٹیوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتی ہے تو اُس کی بہن اُس کے نصف حصہ کی وارث بنے گی اور اُس کی ماں اور نانی بن جائے گی تو وہ اپنے آپ کو محبوب کر لے گی، لیکن ہم اُسے ماں کی وارث کا حقدار دیں گے، ہم اُسے نانی کی وارث نہیں دیں گے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ جب وہ اسلام قبول کر لیں گے تو اُن کی ماں کا نکاح منسوخ ہو جائے گا اُس لیے اُس کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ یا بہن کے ساتھ (شوہر کے طور پر) رہے، ہم اُسے قربت کی وجہ سے حصہ دار قرار دیں گے۔

**9910 -** آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، أَوْ غَيْرِهِ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوَرِّثُ الْمُجُوسِيَّ مِنْ مَكَائِنٍ. يَعْنِي: إِذَا تَزَوَّجَ أُخْتَهُ أَوْ أُمَّهُ

\*\*\* ابوصادق اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ مجوسی کو دونوں حوالوں سے وارث قرار دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی جب اُس نے اپنی بہن یا ماں کے ساتھ شادی کی ہوئی ہو۔

### مَنْ سَرَقَ الْخَمْرَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کر لے

**9911 -** اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا الرَّزَّاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ

\*\*\* عطاء فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کر لے تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

**9912 -** اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَيْسَ عَلَى مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قُطْعٌ، وَلَكِنْ يُغْرَمُ ثَمَنُهَا

\*\*\* عطاء فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کر لے اُس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص شراب چوری کرتا ہے اُس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لازم نہیں ہو گی البتہ وہ شراب کی قیمت کو جرمانہ کے طور پر ادا کرے گا۔

## عَطِيَّةُ الْمُسْلِمِ الْكَافِرِ، وَوَصِيَّتُهُ لَهُ

باب: مسلمان کا کسی کافر کو کوئی چیز عطیہ کرنا یا کافر کے لیے کسی چیز کی وصیت کرنا

**9913 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: بَاعَتْ صَفِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا لَهَا مِنْ مُعَاوِيَةَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَتْ لِذِي قَرَابَةِ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ: وَقَالَتْ لَهُ: أَسْلِمَ، فَإِنَّكَ إِنْ أَسْلَمْتَ وَرِثْتَنِي، فَأَبَى فَأَوْصَتْ لَهُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: بِثَلَاثِينَ أَلْفًا

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا گھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک لاکھ کے عوض میں فروخت کر دیا تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک یہودی رشتہ دار سے کہا: تم اسلام قبول کر لو! کیونکہ اگر تم اسلام قبول کر لیتے ہو تو تم میرے وارث بن جاؤ گے۔ تو اُس رشتہ دار نے یہ بات نہیں مانی تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے لیے وصیت کی۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس کو تیس ہزار (درہم یا دینار) دینے کی وصیت کی تھی۔

**9914 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ حُبَيْبٍ أَوْصَتْ لِابْنِ أَخٍ لَهَا يَهُودِيٍّ

\*\*\* نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک یہودی بھتیجے کے لیے وصیت کی تھی۔

**9915 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَجَوَّزَ وَصِيَّةُ الْمُسْلِمِ لِلنَّصْرَانِيِّ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَا تَجَوَّزُ وَصِيَّتُهُ لِأَهْلِ الْحَرْبِ

\*\*\* امام شعبی فرماتے ہیں: مسلمان کی وصیت عیسائی کے لیے درست ہوگی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: مسلمان کی وصیت اہل حرب کے لیے درست نہیں ہوگی۔

**9916 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُهُ (إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا) (الاحزاب: ۵) قَالَ: الْعَطَاءُ، قُلْتُ لَهُ: أَعْطَاءُ الْمُؤْمِنِ لِلْكَافِرِ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَطَاؤُهُ إِيَّاهُ حَيًّا وَوَصِيَّتُهُ لَهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے:

”ما سوائے اس کے“ کہ تم اپنے اولیاء کے لیے مناسب طور پر کچھ کرو۔

انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد ادائیگی ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اس سے مراد ایسی ادائیگی ہے جو مومن کسی کافر کو کرتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی رشتہ داری ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس سے مراد زندگی کی صورت میں ادائیگی ہوگی اور اُس کے لیے وصیت ہوگی۔

**9917 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُوصِي الْمُسْلِمُ لِلْكَافِرِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ

\*\*\* ابن جریر نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان کافر کے لیے وصیت کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**9918 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَيَّ أُولِيَانِيكُمْ مَعْرُوفًا) (الأحزاب: ۶)، قَالَ: إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَكَ ذُو قَرَابَةٍ لَيْسَ عَلَى دِينِكَ، فَنُوصِي لَهُ بِالشَّيْءِ، هُوَ وَلَيْكَ فِي النَّسَبِ، وَلَيْسَ وَلَيْكَ فِي الدِّينِ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ مِثْلَهُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”ماسوائے اس کے کہ تم اپنے رشتہ داروں کے لیے مناسب طور پر کچھ کرو۔“

قتادہ فرماتے ہیں: یہ اُس صورت میں ہے کہ جب کوئی رشتہ دار تمہارے دین پر نہ ہو اور تم اُس کے لیے کسی چیز کی وصیت کر دو کیونکہ نسب کے اعتبار سے وہ تم سے تعلق رکھتا ہے البتہ دین کے اعتبار سے وہ تمہارا دوست نہیں ہے۔  
راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی اس کی مانند بیان کیا ہے۔

## بَابُ عِيَادَةِ الْمُسْلِمِ الْكَافِرَ

باب: مسلمان کا کافر شخص کی عیادت کرنا

**9919 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ جَارٌ يَهُودِيٌّ لَا بَأْسَ بِخُلُقِهِ، فَمَرِضَ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ، فَسَكَتَ أَبُوهُ، وَسَكَتَ الْفَتَى، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ أَبُوهُ فِي الثَّالِثَةِ: قُلْ مَا قَالَ لَكَ، فَفَعَلَ، فَمَاتَ، فَأَرَادَتِ الْيَهُودُ أَنْ تَلِيَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَوْلَى بِهِ مِنْكُمْ، فَعَسَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّنَهُ، وَحَنَطَهُ، وَصَلَّى عَلَيْهِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو

\*\*\* ابن ابی حصین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک یہودی پڑوسی تھا جس کے اخلاق میں کوئی حرج نہیں تھا وہ بیمار ہوا تو نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ اُس کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لے گئے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اُس لڑکے نے اپنی والد کی طرف دیکھا، اُس کا والد خاموش رہا تو نو جوان بھی خاموش رہا، پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ یہی بات ارشاد فرمائی، تیسری مرتبہ میں اُس کے والد نے کہا: تم وہ کہہ دو جو یہ کہتے ہیں۔ تو اُس نے ایسا ہی کیا (یعنی کلمہ شہادت پڑھ لیا) پھر اُس کا انتقال ہو گیا۔ یہودیوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اُسے اپنے قبضہ میں لیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے مقابلہ میں ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُسے غسل دیا، اُسے کفن دلویا، اُسے خوشبو لگائی اور اُس کی نماز جنازہ ادا کی۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ نامی راوی سے سنی ہے۔

**9920 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَعُودُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، يَقُولُ:

كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ وَكَيْفَ أَمْسَيْتَ؟ فَإِذَا خَرَجَ قَالَ: اللَّهُمَّ أَهْلِكَ، وَارْحِ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُ، وَانْفِهِمْ مُنْتَهُ \* \* \* عکرمہ جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: مسلمان شخص کافر کی عیادت کرے گا اور دریافت کرے گا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ تم کیسے ہو؟ لیکن جب وہ وہاں سے نکلے گا تو یہ کہے گا: اے اللہ! تو اسے ہلاکت کا شکار کر دے اور مسلمانوں کو اس سے راحت عطا کر دے اور اُن کی موت کی جگہ اور اس کی ضرورت کی جگہ مسلمانوں کے لیے کفایت کر لے۔

**9921 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ كَانَتْ قَرَابَةٌ قَرِيبَةً بَيْنَ

مُسْلِمٍ وَكَافِرٍ، فَلْيَعُدِّ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ رَأَيْتُ

\* \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر کسی مسلمان اور کافر شخص کے درمیان قریبی رشتہ داری ہو تو مسلمان شخص کافر کی عیادت کرے گا۔

عمرو بن دینار نے یہ بات اپنی رائے سے بیان کی ہے۔

**9922 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، (أَلَا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً) (آل

عمران: 28) قَالَ: أَلَا أَنْ تَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ، فَيَصِلَهُ لَذَلِكَ

\* \* \* قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

أَلَا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً (آل عمران: 28)

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تمہارے اور اُس کے درمیان کوئی رشتہ داری ہو تو آدمی اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرے گا۔

**9923 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ: نَعُودُ بَنِي

النَّصَارَى، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ

\* \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، ہم عیسائیوں کے بچوں کی

عیادت کرتے ہیں، اگرچہ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں بہتی۔

**9924 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَضَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ \*\*\* سعيد بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جناب ابوطالب بیمار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

## اتَّبَعَ الْمُسْلِمُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ

باب: مسلمان شخص کا کافر کے جنازہ کے ساتھ جانا

**9925 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: إِنْ كَانَتْ قَرَابَةٌ قَرِيبَةً بَيْنَ مُسْلِمٍ وَكَافِرٍ فَلْيَتَّبِعْ جَنَازَتَهُ، وَقَالَ عُمَرُو رَأْيَا \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر کسی مسلمان اور کافر شخص کے درمیان رشتہ داری ہو تو مسلمان کافر کے جنازہ کے ساتھ جائے گا۔

عمر و نے یہ بات اپنی رائے سے بیان کی ہے۔

**9926 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَاتَتْ أُمُّ الْحَارِثِ بِنْتُ أَبِي رَبِيعَةَ، وَكَانَتْ نَصْرَانِيَّةً، فَشِيعَهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ: إِنَّهُ كَانَ يُؤْمَرُ أَنْ يَمْشِيَ أَمَامَهَا \*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: حارث بن ابوربیعہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا، وہ ایک عیسائی خاتون تھی تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ان کے جنازہ کے ساتھ گئے تھے۔

سفیان ثوری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ جنازہ کے آگے چلیں۔

**9927 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ كَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّي تَوَقَّيْتُ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ، أَفَأَشْهَدُ دَفْنَهَا؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اَمْشِ أَمَامَهَا فَإِنَّكَ لَسْتَ مَعَهَا

\*\*\* عبداللہ بن شریک بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے وہ ایک عیسائی خاتون تھیں تو کیا میں ان کے دفن میں شریک ہوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان سے فرمایا: تم میت کے آگے چلو تو تم اس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔

**9928 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَتَّبِعُ الْمُسْلِمُ جَنَازَةَ أَبِيهِ الْكَافِرِ،



وَيَمْشِي مُعَارِضًا لَهَا، وَلَا يَقْرُبُهَا

\*\*\* قنادہ فرماتے ہیں: مسلمان شخص اپنے کافر باپ کے جنازہ کے ساتھ جائے گا اور وہ اُس جنازہ سے الگ ہو کر چلے گا اُس کے قریب نہیں رہے گا۔

**9929 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: تَوَقَّيْتُ أُمَّ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُسَيْرِيِّ، وَكَانَتْ نَصْرَانِيَّةً، فَدَعَا أَسَاقِفَةَ النَّصَارَى بِدِمَشْقَ، فَقَالَ: اضْغَعُوا بِهَا مَا تَصْنَعُونَ بَنَاتِ مُلُوكِكُمْ، فَإِنَّهَا مِنْ بَنَاتِ الْمُلُوكِ قَالَ: وَأَمَرَ نِسَائَهُ، فَكُنَّ هُمُ الَّذِينَ يَلُونَهَا، وَهُمْ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ نَهْنَهَا قَالَ: فَلَمَّا فَرَّغُوا، وَخِمَلْتُ، وَرَكِبَ مَعَهُ وَجُوهُ النَّاسِ، فَسَارَ فِي أَعْرَاضِهَا، فَلَمَّا انْتَهَى بِهَا إِلَى الْقَبْرِ، صَرَخَتْ وَجْهَ دَائِيهِ، وَقَالَ: هَذَا آخِرُ يَرْنَا بِأَمِّ جَرِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَصْنَعْ بِهَا إِلَّا مَا صَنَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا بِأُمِّهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا، مِنْ عِبَادِ أَهْلِ الشَّامِ، وَفَقَّهَانِهِمْ، وَعَلَيْتِهِمْ كَانَ مَكْحُولٌ يَأْخُذُ عَنْهُ

\*\*\* محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: خالد بن عبد اللہ قسری کی والدہ کا انتقال ہو گیا، وہ ایک عیسائی خاتون تھیں، انہوں نے دمشق کے عیسائی پادریوں کو بلوایا اور کہا: تم اُن کے ساتھ وہی طریقہ اختیار کرو جو تم اپنے بادشاہوں کی صاحبزادیوں کے ساتھ اختیار کرتے ہو کیونکہ یہ بھی بادشاہوں کی صاحبزادیوں میں سے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے اپنی خواتین کو ہدایت کی کہ وہ عیسائی پادری جس طرح انہیں بتائیں گے اُس طریقہ کے مطابق اُن کی والدہ کی میت کے ساتھ کیا جائے جب وہ لوگ اس سے فارغ ہو گئے اور اُن کی والدہ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو خالد بن عبد اللہ سوار ہوئے اُن کے ساتھ بہت سے لوگ بھی سوار ہوئے لیکن وہ جنازہ سے ذرا ہٹ کر چلتے رہے جب میت قبرستان پہنچ گئی تو انہوں نے اپنے جانور کا رخ دوسری طرف کیا اور پھر کہا: یہ ہماری وہ آخری بھلائی ہے جو ہم جریر کی ماں کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے اس میت کے ساتھ وہی کچھ کیا ہے جو عبد اللہ بن ابوزکریا نے اپنی والدہ کے ساتھ کیا تھا۔

محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن ابوزکریا شام کے اکابر عبادت گزار لوگوں اور فقہاء میں سے ایک تھے اور امام مکحول نے اُن سے استفادہ کیا ہے۔

**9930 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: تَبَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِنَازَةَ أَبِي طَالِبٍ يَمْشِي بِعُرَاضِهَا، وَلَمْ يَصْلِ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: وَصَلَّتْكَ رَحْمٌ، وَجُزِئْتَ خَيْرًا قَالَ: وَلَمْ يَقِفْ عَلَى قَبْرِهِ

\*\*\* محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جناب ابوطالب کے جنازہ کے ساتھ گئے تھے آپ اُس کے ساتھ ایک کنارے پر چلتے رہتے تھے لیکن آپ نے اُن کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی آپ نے یہ فرمایا تھا: آپ کے ساتھ صلہ رحمی کا تعلق ہے اور آپ کو بہترین بدلہ بھی دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: لیکن نبی

اکرم ﷺ اُن کی قبر پر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔

**9931 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ: لَا تَتَّبِعْ جَنَائِزَهُمْ، وَإِنْ كَانَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم اُن (غیر مسلموں) کے جنازوں کے ساتھ نہ جاؤ، اگرچہ تمہارے اور اُن کے درمیان رشتہ داری ہو۔

**9932 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ أُمِّي، وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَدَنُهُمْ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ

\*\*\* سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس زمانہ میں قریش کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا معاہدہ چل رہا تھا، اُس زمانہ میں میری والدہ جو مشرک تھیں وہ اپنے والد کے ساتھ آئیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ آئی ہیں اور وہ رغبت بھی رکھتی ہیں (کہ میں اُن کے ساتھ اچھا سلوک کروں) تو کیا میں اُن کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

**9933 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ لَمْ يَتَّبِعْ جَنَازَةَ أُمِّهِ، وَكَانَتْ أُمُّ الْحَارِثِ كَافِرَةً

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حارث بن ابوربیعہ اپنی والدہ کے جنازہ کے ساتھ نہیں گئے تھے کیونکہ حارث کی والدہ کافر تھیں۔

حدیث: 9932: صحيح البخارى - كتاب الجزية، باب اثم من عاهد ثم غدر - حديث: 3027، صحيح مسلم - كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوجة والاولاد - حديث: 1732، صحيح ابن حبان - كتاب البر والاحسان، باب صلة الرحم وقطعها - ذكر الاباحة للبراة وصل رحبها من الشركين اذا طمع في اسلامها، حديث: 453، سنن ابى داود - كتاب الزكاة، باب الصدقة على اهل الذمة - حديث: 1433، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير، جلاء ابواب السير - باب بيع السبي من اهل الشرك، حديث: 17046، معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الزكاة، باب فرض الابل السائبة - صدقة النافلة على البشر، حديث: 2562، مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، مسند النساء - حديث اسماء بنت ابى بكر الصديق رضى الله عنهما، حديث: 26343، مسند الطيالسي - احاديث النساء، ما روت اسماء بنت ابى بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 1735، المعجم الكبير للطبراني - باب الف، ما اسندت اسماء بنت ابى بكر - ما روى عروة بن الزبير، حديث: 20078

## غُسْلُ الْكَافِرِ وَتَكْفِينُهُ

## باب: کافر کو غسل دینا اور اُسے کفن دینا

**9934 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَلَا يُغَسِّلُهُ وَلَا يُكْفِنُهُ،

يَعْنِي الْكَافِرَ، وَإِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ قَرِيبَةً

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: وہ (مسلمان) اُسے غسل نہیں دے گا اور اُسے کفن نہیں دے گا

یعنی کافر کو (نہ غسل دے گا نہ کفن دے گا) اگرچہ اُن دونوں کے درمیان قریبی رشتہ داری ہو۔

**9935 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ قَالَ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الشَّيْخَ الضَّالَّ لِأَبِي طَالِبٍ قَدْ مَاتَ

قَالَ: فَأَغْسِلْهُ ثُمَّ اغْتَسِلْ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ اجْنِئْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ قَالَ: فَأَمُرُ غَيْرَكَ

\*\*\* ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: وہ گمراہ بوڑھا انتقال کر گیا

ہے! انہوں نے جناب ابوطالب کے بارے میں یہ بات کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں غسل دو اور پھر یوں غسل کرنا

جس طرح غسل جنابت کرتے ہو پھر انہیں دفن کر دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ایسا نہیں کروں گا! تو نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: تم اپنی بجائے کسی اور کو اس کی ہدایت کر دو۔

**9936 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ نَاجِيَةَ بِنِ كَعْبِ الْأَسَدِيِّ: أَنَّ أَبَا

طَالِبٍ لَمَّا مَاتَ، انْطَلَقَ عَلِيُّ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ

قَدْ مَاتَ فَمَنْ يُؤَارِيهِ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ، فَإِذَا فَرَعْتَ فَلَا تُحَدِّثْ حَدَّثًا

حَتَّى تَأْتِيَنِي قَالَ: فَاتَيْتُهُ فَأَمَرَنِي فَأَغْتَسَلْتُ، ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ

\*\*\* ناجیہ بن کعب اسدی بیان کرتے ہیں: جناب ابوطالب کا جب انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے

پاس آئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا بوڑھا گمراہ چچا فوت ہو گیا ہے اب اُسے دفن کون کرے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنے والد کو دفن کرو اور جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ تک آنے سے پہلے کوئی اور کام نہ کرنا۔ حضرت

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی تو میں نے غسل کیا، پھر

نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے کچھ دعائیں کیں مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اُن دعاؤں کے بدلے میں زمین پر موجود ہر چیز مجھے مل

جائے۔

**9937 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي سَنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُوَفِّيَ

أَبُو رَجُلٍ وَكَانَ يَهُودِيًّا فَلَمْ يَتَّبِعْهُ ابْنُهُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "وَمَا عَلَيْهِ لَوْ غَسَّلَهُ، وَاتَّبَعَهُ،

وَاسْتَغْفَرَ لَهُ مَا كَانَ حَيًّا يَقُولُ: دَعَا لَهُ مَا كَانَ الْآبُ حَيًّا قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَأَ مِنْهُ) (التوبة: 114) يَقُولُ: لَمَّا مَاتَ عَلَى كُفْرِهِ

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے والد کا انتقال ہو گیا، وہ والد یہودی تھا، اُس کا بیٹا جنازہ کے ساتھ نہیں گیا، اُس نے اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسے شخص پر کیا گناہ ہونا تھا اگر وہ اپنے باپ کو غسل دے دیتا یا اُس کے جنازہ میں جاتا یا اُس کی زندگی میں اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہتا، وہ اُس کے حق میں اُس وقت تک دعا کر سکتا ہے جب تک اُس کا باپ زندہ رہا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”جب اُس کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اُس نے اُس سے لافلتی اختیار کی۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے والد کا انتقال کفر پر ہوا تھا۔

**9938 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ بَعْدَ مَا أُذِجِلَ حُفْرَتُهُ، فَلَقِيَهُ فَأَمَرَهُ بِهِ، فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا مَاتَ الْعَجُمُ صِغَارًا عِنْدَ الْمُسْلِمِ صَلَّى عَلَيْهِمْ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ خَرَجَ بِهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ فَإِنَّهُ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ إِذَا وَقَعُوا فِي يَدَيْهِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا مَلَكَ الصَّغِيرُ فَهُوَ مُسْلِمٌ

\*\*\* حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، عبداللہ بن ابی بن سلول کی میت کے پاس تشریف لائے جبکہ اُسے قبر میں رکھ دیا گیا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت اُس کی میت کو باہر نکالا گیا، نبی اکرم ﷺ نے اُس کی میت کو اپنے گھٹنوں پر رکھا، آپ نے اپنی قمیص اُسے پہنائی اور اپنا لعاب دہن اُس پر ڈالا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی عجمی کسی میں مسلمان کے ہاں انتقال کر جائے تو مسلمان اُن کی نماز جنازہ ادا کریں گے، اگرچہ وہ لوگ اپنے علاقوں سے نہ نکلے ہوں، مسلمان اُن کا جنازہ اُس وقت ادا کریں گے جب اُن کا انتقال مسلمانوں کے ہاں ہو۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی مسلمان کسی کسن بچہ کا مالک بن جائے تو وہ کسن بچہ مسلمان شمار ہوگا۔

**9939 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عَبَّاسًا، قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا أَعْنَيْتَ عَنْ عَمِكَ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَدْ كَانَ يَحُوطُكَ، وَيَغْضَبُ لَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

\*\*\* عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن عبد المطلب بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ اپنے چچا جناب ابوطالب کے کیا کام آئیں گے؟ حالانکہ وہ آپ کی حفاظت بھی کرتے رہے اور آپ کے لیے لوگوں سے ناراض بھی ہوتے رہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم کے سب سے اوپر کے حصہ میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے والے حصے میں ہوتے۔

**9940 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ أَسْلَمَ مِنْ رَقِيقِ أَهْلِ الذِّمَّةِ: أَنْ يَتَّعُوا

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبد العزیز نے یہ خط میں لکھا تھا کہ اہل ذمہ کے غلاموں میں سے جو مسلمان ہو جائے، اُسے فروخت کر دیا جائے (یعنی اس کے ذمی مالک کو اسے فروخت کرنے پر مجبور کر دیا جائے)۔

حَمْلُ نَعْشِهِ، وَالْقِيَامُ عَلَى قَبْرِهِ

باب: (غیر مسلم کی) میت کو اٹھانا اور اُس کی قبر پر کھڑے ہونا

**9941 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَلَا يَحْمِلُ الْمُسْلِمُ نَعْشَ

الْكَافِرِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مسلمان کافر کی میت کو کندھا نہیں دے گا۔

**9942 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَلَا يَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ، وَإِنْ

كَانَتْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مسلمان اُس کی قبر پر کھڑا بھی نہیں ہوگا، اگرچہ اُن دونوں کے

درمیان رشتہ داری ہو۔

**9943 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: لَوْ كَانَ مَعِيَ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ فَمَاتَ،

وَلَيْسَ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ دِينِهِ أَحَدٌ إِذَا أَذْفَنُهُ، وَلَمْ أَتْرُكِ السَّبَاعَ تَأْكُلُهُ، وَلَا أُغْسِلُهُ، وَلَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: اگر میرے ساتھ کوئی یہودی یا عیسائی ہو اور وہ فوت ہو جائے اور اُس مرحوم کے ساتھ اُس

کے دین سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص نہ ہو تو میں اُسے دفن کر دوں گا، میں اُسے ایسی حالت میں نہیں چھوڑوں گا کہ درندے آکر اُسے کھالیں، البتہ میں اُسے غسل نہیں دوں گا اور اُس کی نماز جنازہ ادا نہیں کروں گا۔

اتَّبَاعُ الْمُسْلِمِ الْكَافِرِ

باب: مسلمان کا کافر کی میت کے ساتھ جانا

**9944 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَلَيْتَبِعِ الْكَافِرُ جَنَازَةَ

المُسلِم. وَعَمَرُو

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا ہے: کافر شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جاسکتا ہے۔ عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**9945 -** اَئْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ: كَانُوا

يَتَّبِعُونَ جَنَائِزَنَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ ہمارے جنازوں کے ساتھ

جاتے ہیں۔

**9946 -** اَئْوَالِ تَابِعِينَ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا بَأْسَ بِهِ

\*\*\* معمر کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## تَعْرِیَةُ الْمُسْلِمِ الذِّمِّيِّ

باب: مسلمان کا ذمی سے تعزیت کرنا

**9947 -** اَئْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيَّ، يَقُولَانِ: "يُعْزَى الْمُسْلِمُ الذِّمِّيُّ

يَقُولُ: لِلَّهِ السُّلْطَانُ وَالْعِظْمَةُ، عِشْ يَا ابْنَ آدَمَ مَا عِشْتَ، وَلَا بُدَّ مِنَ الْمَوْتِ"

\*\*\* امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج اور سفیان ثوری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مسلمان شخص ذمی

سے تعزیت کرتے ہوئے یہ کہے گا: اللہ تعالیٰ کے لیے غلبہ اور عظمت مخصوص ہے اے آدم کے بیٹے! تم نے جتنا بھی زندہ رہنا ہے زندہ رہو، لیکن موت ضرور آئے گی۔

## قِيَامُ الْكَافِرِ عَلَى قَبْرِ الْمُسْلِمِ

باب: کافر شخص کا مسلمان کی قبر پر کھڑا ہونا

**9948 -** اَئْوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَلْيَقُمْ الْكَافِرُ عَلَى

قَبْرِ الْمُسْلِمِ إِنْ شَاءَ. وَعَمَرُو

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کافر شخص اگر چاہے تو مسلمان کی قبر پر کھڑا ہو سکتا ہے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

**9949 -** اَئْوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَلْيَقُمْ الْكَافِرُ وَإِنْ لَمْ

يَكُنْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کافر شخص چاہے تو کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ ان دونوں کے درمیان



(کافر اور مسلمان کے درمیان) کوئی رشتہ داری نہ ہو۔

**9950 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا يُغَسِّلُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ.

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کافر شخص مسلمان کو غسل نہیں دے گا۔

**9951 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

\*\*\* امام عبد الرزاق نے ہشام کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

## حَمْلُ الْكَافِرِ نَعَشَ الْمُسْلِمِ

باب: کافر شخص کا مسلمان کی میت کو کندھا دینا

**9952 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا يَحْمِلُ الْكَافِرُ نَعَشَ

الْمُسْلِمِ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: يَحْمِلُ نَعَشَهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کافر شخص مسلمان کی میت کو کندھا نہیں دے گا۔

عمر بن دینار فرماتے ہیں: وہ مسلمان کی میت کو کندھا دے سکتا ہے۔

## هَلْ يَسْتَرْقُ الْمُسْلِمُ

باب: کیا مسلمان کو غلام بنایا جاسکتا ہے؟

**9953 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيُّبَاعُ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ مِنَ

الْكَافِرِ؟ قَالَ: لَا، رَأْيَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: لَا، رَأْيَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کسی مسلمان غلام کو کسی کافر سے خریدا جاسکتا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ انہوں نے اپنی رائے سے کہا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی مجھ سے یہی کہا: جی نہیں! اور یہ انہوں نے اپنی رائے سے کہا۔

**9954 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ: لَا

يَسْتَرْقُ الْكَافِرُ مُسْلِمًا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کافر شخص کسی مسلمان کو غلام نہیں بنا

سکتا۔

**9955 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: كَتَبَ عَمْرُو

بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي رَقِيقِ أَهْلِ الدِّمَةِ يَسْلُمُونَ بِأَمْرِ بَيْعِهِمْ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَذَلِكَ نَقُولُ يَتَاعُونَ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عمر بن عبد العزیز نے اہل ذمہ کے غلاموں کے بارے میں خط لکھا تھا اور انہیں

اُن غلاموں کو فروخت کرنے کی ہدایت کی تھی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ایسے (مسلمان) غلاموں کو فروخت کر دیا جائے گا۔

**9956 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ: إِذَا أَسْلَمَ عَبْدٌ نَصْرَانِيٌّ أُجِيرَ عَلَى بَيْعِهِ

\*\*\* ابراہیم خفی فرماتے ہیں: جب کسی عیسائی کا غلام اسلام قبول کر لے تو اُس عیسائی شخص کو اُسے فروخت کرنے پر مجبور

کیا جائے گا۔

**9957 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَكِيمُ بْنُ زُرَيْقٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ

عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى أَبِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدْ كَتَبْتُ إِلَى عُمَالِنَا أَنْ لَا يَتْرُكُوا عِنْدَ نَصْرَانِيٍّ مَمْلُوكًا مُسْلِمًا إِلَّا

أَخِذَ بَيْعٍ، وَلَا امْرَأَةً مُسْلِمَةً تَحْتَ نَصْرَانِيٍّ إِلَّا فَرَّقُوا بَيْنَهُمَا، فَأَنْفَذَ ذَلِكَ فِيمَا قَبْلَكَ

\*\*\* حکیم بن زریق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُن کے والد کو خط میں لکھا کہ اما بعد! میں نے

اپنے اہلکاروں کی طرف یہ خط لکھا ہے کہ جس بھی عیسائی کے ہاں کوئی مسلمان غلام ہو تو اُسے پکڑ کر اُسے فروخت کر دیا جائے اور

جو بھی کوئی مسلمان عورت کسی عیسائی کی بیوی ہو تو اُن کے درمیان علیحدگی کروادی جائے، تم اپنی طرف کے علاقہ میں اس حکم کو نافذ

کرو۔

**9958 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ نَصْرَانِيٍّ كَانَتْ

تَحْتَهُ أَمَةٌ لَهُ نَصْرَانِيَّةٌ فَوَلَدَتْ مِنْهُ، ثُمَّ أَسْلَمَتْ قَالَ: يُفَرِّقُ الْإِسْلَامُ بَيْنَهُمَا، وَتَعْتَقُ هِيَ وَوَلَدُهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:

"وَأَنَا أَقُولُ: لَا تَعْتَقُ حَتَّى يُسْتَدْعَى سَيِّدُهَا إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ عَتَقَتْ، وَإِنْ أَسْلَمَ كَانَتْ أَمَتَهُ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے ایسے (غیر مسلم) شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی کوئی

عیسائی کنیز ہوتی ہے وہ عیسائی عورت اُس کے بچے کو جنم دیتی ہے پھر وہ کنیز اسلام قبول کر لیتی ہے تو ابن شہاب نے کہا: اسلام اُن

دونوں کے درمیان علیحدگی کر دے گا وہ عورت اور اُس کا بچہ آزاد کر دیئے جائیں گے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اُسے اُس وقت تک آزاد نہیں کیا جائے گا جب تک اُس کے آقا کو اسلام کی دعوت

نہیں دی جاتی، اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو وہ کنیز آزاد ہو جائے گی اور اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ کنیز

اُس کی کنیز رہے گی۔

**9959 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي أُمِّ وَلَدٍ نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَتْ قَالَ: تُقَوِّمُ عَلَيْهَا

نَفْسُهَا فَتُسْتَسْعَى فِي قِيمَتِهَا، وَتُعْزَلُ مِنْهُ، فَإِنْ هُوَ مَاتَ عَتَقَتْ، وَإِنْ هُوَ أَسْلَمَ بَعْدَ سَعَايَتِهَا بَيْعَتْ، وَلَوْ تَرَجَّعَ

إِلَيْهِ، وَإِنْ مَاتَ وَهُوَ مُسْلِمٌ أَوْ نَصْرَانِيٌّ فَلَا سَعَايَةَ عَلَيْهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي مَدَبَرِ نَصْرَانِيٍّ مِثْلَ مَا قَالَ فِي أُمِّ وَلَدِهِ،

قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي ذِمَّتِي يُسْلِمُ عَنْهُ الْعَبْدُ فَيُعِيْبُهُ أَوْ يَكْتُمُهُ قَالَ: يُعْزَرُ وَيُبَاعُ

\*\*\* سفیان ثوری عیسائی شخص کی ام ولد کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اسلام قبول کر لیتی ہے وہ فرماتے ہیں: اُس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور اُس کی قیمت کے مطابق اُس سے کام کروایا جائے گا، وہ کنیز اُس شخص سے الگ ہو جائے گی، اگر وہ شخص مر جاتا ہے تو وہ کنیز آزاد شمار ہوگی، اگر وہ اُس کنیز کے کام کاج کرنے کے بعد اسلام قبول کرتا ہے تو اُس کنیز کو فروخت کر دیا جائے گا، وہ کنیز اُس شخص کی طرف واپس نہیں جائے گی، اگر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے خواہ وہ مسلمان ہونے کے عالم میں فوت ہو یا عیسائی ہونے کے عالم میں فوت ہو تو کنیز سے کام کروا کر (اُس کی رقم نہیں پوری کروائی جائے گی)۔

سفیان ثوری نے عیسائی کے مدبر غلام کے بارے میں وہی بات کہی ہے جو اُس کی ام ولد کے بارے میں کہی ہے۔  
سفیان ثوری ایسے ذمی کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا غلام اسلام قبول کر لیتا ہے اور وہ ذمی اُس غلام کو چھپا دیتا ہے یا اُس کے غلام کو چھپا لیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُسے سزا دی جائے گی اور اُس غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔

**9960 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ: لَا تَشْتَرُوا مِنْ عَقَارِ أَهْلِ الدِّمَةِ وَلَا مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا**

\*\*\* ہشام نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا کہ تم اہل ذمہ کی زمینوں کو نہ خریدو اور ان کے علاقوں میں سے کوئی چیز نہ خریدو۔

**9961 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ طَلِيْقٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُمَّ وَلَدِ نَصْرَانِيٍّ مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ اسْلَمَتْ، فَكَتَبَ فِيهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ: ابْعَثْ رَجُلًا فَلْيَقْوِ مَوْهَا قِيَمَةً، فَإِذَا انْتَهَتْ قِيَمَتُهَا فَادْفَعُوهَا إِلَيْهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، فَإِنَّهَا أَمْرَاءُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ**

\*\*\* حرمہ بن عمران بیان کرتے ہیں: علی بن طلیق نے انہیں بتایا: فلسطین کے رہنے والے ایک عیسائی کی ام ولد مسلمان ہوگئی، انہوں نے اُس کنیز کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ تم کچھ لوگوں کو بھیجو جو اُس کنیز کی قیمت کا تعین کریں اور جو اُس کی قیمت بنتی ہو وہ اُس کنیز کی طرف سے بیت المال میں سے ادا کر دو کیونکہ اب وہ ایک مسلمان عورت ہے۔

**9962 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ اسْلَمَ مِنْ رَقِيقِ أَهْلِ الدِّمَةِ: أَنْ يَبَاعُوا وَلَا تُخَلَّ بَيْنَ أَهْلِ الدِّمَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَسْتَرْقُوهُمْ، وَتَدْفَعَ أَثْمَانُهُمْ إِلَى أَرْبَابِهِمْ، فَمَنْ قَدَّرَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ تَقْدِيمِكَ إِلَيْهِ اسْتَرْقَ شَيْئًا مِنْ سَبْيِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ قَدْ اسْلَمَ، وَصَلَّى، فَأَعِيقَهُ**

\*\*\* عمرو بن میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کے ایسے غلام کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو اسلام قبول کر لیتا ہے کہ انہیں فروخت کر دیا جائے گا اور تم ذمیوں کو یہ موقع نہ دو کہ وہ کسی مسلمان کو غلام رکھیں

تم اُن کی قیمت اُن کے آقاؤں کو دیدو اور جب تمہارے اُن کے علاقہ پر قابو پانے کے بعد انہوں نے کسی مسلمان شخص کو قیدی بنایا ہو جو پہلے اسلام قبول کر چکا ہو اور نماز ادا کرتا ہو تو تم اُسے آزاد قرار دو۔

**9963 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَيْلَ عَنْ رَقِيقِ الْعَجَمِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْبَحْرِ وَغَيْرِهِ أَيْاعُونَ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى؟ فَقَالَ: إِذَا كَانُوا كِبَارًا عُرِضَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامُ، فَإِنْ أَسْلَمُوا وَالَّا يَبْعُوا مِنَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى إِنْ شَاءَ صَاحِبُهُمْ، وَالَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْيَهُودَ إِذَا مَلَكَهُمْ الْمُسْلِمُ يَبِيعَ أَوْ سَبَى فَإِنَّهُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَبَوْا إِلَّا التَّمَسُّكَ بِدِينِهِمْ، فَإِنَّ الْمُسْلِمَ إِنْ شَاءَ بَاعَهُمْ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ، وَلَا يَبِيعُهُمْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ، وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ دِينٍ مِثْلَ الْهِنْدِيِّ وَالزَّنَجِيِّ، فَإِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَبِيعُهُمْ مِنْ أَحَدٍ، مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ، وَلَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ، وَلَا يَبِيعُهُمْ إِلَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ؛ لَأَنَّهُمْ يُجِيبُونَ إِذَا دُعُوا وَلَيْسَ لَهُمْ دِينٌ يَتَمَسَّكُونَ بِهِ، وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَرَكَ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى أَنْ يَهُودُوا وَهُمْ وَلَا يَنْصَرُوا وَهُمْ، وَإِذَا كَانَ الْعَجَمُ صَغَارًا لَمْ يُبَاعُوا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى لَا يُبَاعُونَ إِلَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

\*\*\* سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُن سے عجمیوں کے ایسے غلاموں کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو سمندر سے یا کسی اور راستہ سے آتے ہیں تو کیا کسی یہودی یا عیسائی سے انہیں خریدا جاسکتا ہے؟ انہوں نے کہا: اگر وہ بڑے ہوں تو اُن کے سامنے اسلام کی پیشکش کی جائے، اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ انہیں یہودیوں اور عیسائیوں کو فروخت کر دیا جائے، اُن کا مالک جیسے چاہے کرے اس حوالے سے یہ بات مستحب ہے کہ جب کوئی مسلمان شخص خرید کر یا قیدی بنا کر کسی یہودی کا مالک بنے تو وہ اُسے اسلام کی دعوت دے، اگر وہ اپنے دین پر کاربند رہنے پر اصرار کرے تو مسلمان اگر چاہے تو انہیں کسی ذمی کو فروخت کر دے البتہ مسلمان انہیں کسی حربی شخص کو فروخت نہ کرے اور وہ اہل کتاب کی بجائے کسی اور دین کے پیروکار ہوں جیسے ہندی ہوں یا زنگی ہوں تو مسلمان اہل ذمہ میں سے یا اہل حرب میں سے کسی کو بھی انہیں فروخت نہ کرے مسلمان انہیں صرف کسی مسلمان کو فروخت کرے کیونکہ جب انہیں بلایا جائے گا تو وہ آجائیں گے اُن کا کوئی دین تو ہے نہیں جسے وہ مضبوطی سے تھام کے رکھیں یہ مناسب نہیں ہے کہ انہیں یہودیوں اور عیسائیوں کے حوالے کر دیا جائے اور وہ انہیں یہودی یا عیسائی بنالیں جب محکم ہوں تو انہیں کسی یہودی یا عیسائی کو فروخت نہیں کیا جائے گا، انہیں صرف کسی مسلمان کو فروخت کیا جائے گا۔

**9964 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا مَلَكَهُمْ الْمُسْلِمُ صَغَارًا هُوَ أَسْلَامُهُمْ

\*\*\* سفیان ثوری نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ محکم ہوں اور مسلمان اُن کا مالک بن جائے تو یہ چیز اُن کا اسلام شمار ہوگی۔

**9965 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَيْلَ عَنْ نَجَّارِ الْمُسْلِمِينَ يَدْخُلُونَ بِلَادَ

الْعَجَمِ فَيَسْتَرِيقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ

\*\*\* سفیان ثوری سے ایسے مسلمان تاجروں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو عجمی علاقوں میں جاتے ہیں وہ وہاں کے کچھ لوگوں کو غلام کے طور پر حاصل کر لیتے ہیں تو کیا ان کے لیے یہ درست ہوگا کہ وہ ایسے غلاموں کو خرید لیں جبکہ انہیں اس کا علم بھی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**9966 - احوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا تَشْتَرُوا رَفِيقَ أَهْلِ الدِّمَةِ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ خَرَّاجٍ، يُؤَدِّي بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ مِنْ تِلَادِهِمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "تِلَادُهُمْ: مَا وَلَدَ عِنْدَهُمْ"

\*\*\* ایوب نے بنو غفار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ذمیوں کے غلاموں کو نہ خریدو کیونکہ وہ خراج دینے والے لوگ ہیں وہ ایک دوسرے کی طرف سے ان بچوں کا خراج ادا کریں گے جو ان کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ "تلاذہم" سے مراد یہ ہے: جو بچے ان کے ہاں پیدا ہوئے۔

**9967 - احوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اشْتَرَى أُمَّةً مُسْلِمَةً سِرًّا فَوَلَدَتْ لَهُ قَالَ: يُعَاقَبُ وَتَنْتَرَعُ مِنْهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو پوشیدہ طور پر کسی مسلمان کنیز کو خرید لیتا ہے اور وہ کنیز اس کے ہاں بچہ کو جنم دیتی ہے تو ابن شہاب کہتے ہیں: اس شخص کو سزا دی جائے گی اور اس کنیز کو اس سے الگ کر دیا جائے گا۔

## إِعْتَاقُ النَّصْرَانِيِّ الْمُسْلِمِ

### باب: عیسائی شخص کا مسلمان کو آزاد کرنا

**9968 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ أَسْلَمَ مِنْ رَفِيقِ أَهْلِ الدِّمَةِ: أَنْ يُعَاوَا

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبد العزیز نے ذمیوں کے اسلام قبول کرنے والے غلاموں کے بارے میں یہ کہا ہے کہ انہیں فروخت کر دیا جائے۔

**9969 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِ الرِّصَا: أَنَّ نَصْرَانِيًّا اعْتَقَ مُسْلِمًا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَعْطُوهُ قِيمَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، وَلَاؤُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض پسندیدہ افراد نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی عیسائی کسی مسلمان کو آزاد کر

دے تو عمر بن عبد العزیز نے یہ کہا ہے: تم بیت المال میں سے اُس غلام کی قیمت ادا کرو اور اُس کی نسبتِ ولاء مسلمانوں کے لیے ہوگی۔

## إِنْ تَحَوَّلَ الْمُشْرِكُ مِنْ دِينٍ إِلَى دِينٍ

باب: اگر کوئی مشرک ایک دین سے دوسرے دین کی طرف چلا جائے

9970 - آثارِ صحابہ: قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ حَدِيثًا رَفَعَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي يَهُودِيٍّ أَوْ

نَصْرَانِيٍّ تَزَنَّدَقَ قَالَ: دَعَا يَتَحَوَّلُ مِنْ دِينٍ إِلَى دِينٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک یہودی یا عیسائی کا مقدمہ پیش کیا گیا، جو زندیق ہو گیا تھا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! یہ ایک دین سے دوسرے دین کی طرف منتقل ہو جائے۔

## لَا يَهُودٌ مَوْلُودٌ، وَلَا يَنْصَرُ

باب: کسی پیدا ہونے والے بچہ کو یہودی یا عیسائی نہیں بنایا جائے گا

9971 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَلَادٌ أَنَّ عُمَرَو بْنَ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَهُ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: كَانَ لَا يَدْعُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا يَنْصَرُ وَلَدُهُ وَلَا يَهُودُهُ فِي مَلِكِ الْعَرَبِ

\*\*\* عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کسی یہودی یا عیسائی شخص کو عرب کی سر زمین پر اپنے بچہ کو عیسائی یا یہودی نہیں بنانے دیتے تھے۔

9972 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ:

سَمِعْتُ بِجَالَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِحِزْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَمِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، فَاتَى كِتَابَ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: أَنْ أَقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ، وَأَنْهَهُمُ عَنِ الرِّمَزَةِ قَالَ: فَفَعَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ قَالَ: وَصَنَعَ جَزْءَ طَعَامًا كَثِيرًا فَدَعَا الْمَجُوسَ، فَالْقُوا أَخِلَّةً كَانُوا يَأْكُلُونَ بِهَا قَدْرَ وَفَرٍ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرَقٍ، وَأَكَلُوا بِغَيْرِ زَمَزَمَةٍ

قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرًا. أَخْبَرَنَا

\*\*\* بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا، جو اخنف بن قیس کے چچا تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال سے ایک سال پہلے اُن کا مکتوب آیا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کرو اور مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ہر محرم (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کرو اور انہیں زمزمہ سے روکو۔



راوی بیان کرتے ہیں: جزء بن معاویہ نے بہت سا کھانا تیار کیا، انہوں نے مجوسیوں کو بلوایا اور انہوں نے زمزمہ کے بغیر کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ اُس وقت تک وصول نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دیدی کہ نبی اکرم ﷺ نے ”ہجر“ سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

**9973 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَهَ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ أَبَا الشَّغْنَاءِ، وَعَمْرُو بْنُ أَوْسٍ عِنْدَ صُفَّةٍ زَمَزَمَ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ**

\* بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: مصعب بن زبیر کے عہد حکومت میں عمرو بن عوف زمزم کے چوتھے کے پاس موجود تھے اُس کے بعد راوی نے ابن جریج کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**9974 - آثَارُ صَحَابَةٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ: قَدِمَ عَلَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ تَغْلِبٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ لَكُمْ نَصِيبٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَلُّوْا نَصِيبَكُمْ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَصَالَحَهُ عَلَى أَنْ أضعَفَ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ، وَلَا يُنَصِّرُوا الْأَنْبَاءَ**

\* کردوس تغلیسی بیان کرتے ہیں: تغلب قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: زمانہ جاہلیت میں تمہارا جو حصہ ہوتا تھا تم اپنا وہ حصہ اسلام میں بھی وصول کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اُن کے ساتھ مصالحت کی کہ وہ دُگنا جزیہ ادا کریں گے اور اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

**9975 - حَدِيثُ نَبِيِّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ التَّمِيمِيَّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّاحِ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبٍ عَلَى أَنْ لَا يُنَصِّرُوا الْأَنْبَاءَ، فَإِنْ فَعَلُوا فَلَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ: وَقَالَ عَلِيُّ: لَوْ فَرَعْتُ لَقَاتَلْتُهُمْ**

\* حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے، اگر وہ ایسا کریں گے تو اُن کے ساتھ کوئی عہد نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں فارغ ہوا تو میں اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا۔

**9976 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، إِلَى عِدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ يَسْأَلُ الْحَسَنَ: لِمَ خَلَى بَيْنَ الْمَجُوسِ وَبَيْنَ نِكَاحِ الْأُمَمَاتِ وَالْأَخَوَاتِ؟ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: الشِّرْكُ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ، وَأَنَّمَا خَلَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ مِنْ أَجْلِ الْجِزْيَةِ**

\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے کئی راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے

عدی بن ارطاة کو خط لکھا کہ وہ حسن بصری سے یہ دریافت کریں: مجوسیوں کو اپنی ماؤں یا بہنوں کے ساتھ نکاح کرنے کی چھوٹ کیوں دی گئی؟ عدی نے حسن بصری سے یہ سوال کیا تو حسن بصری نے جواب دیا: اس کی وجہ وہ شرک ہے جس پر وہ ثابت قدم تھے وہ اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے انہیں ایسا کرنے کی چھوٹ اس لیے دی گئی کیونکہ وہ جزیہ ادا کرتے ہیں۔

## لَا يَدْخُلُ مُشْرِكُ الْمَدِينَةِ

باب: کوئی مشرک مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا

9977- آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ لَا يَدْعُ النَّصْرَانِيَّ وَالْيَهُودِيَّ وَالْمَجُوسِيَّ إِذَا دَخَلُوا الْمَدِينَةَ أَنْ يَقِيمُوا بِهَا إِلَّا ثَلَاثًا، قَدَرٌ مَا يَنْفَقُوا سِلْعَتَهُمْ، فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ أَمْرُكُمْ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ، وَلَوْ كَانَ الْمُصَابُ غَيْرِي لَكَانَ لَهُ فِيهِ أَمْرٌ قَالَ: "وَكَانَ يُقَالُ: لَا يَجْتَمِعُ بِهَا دِينَان"

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں آنے والے کسی بھی عیسائی یا یہودی یا مجوسی کو تین دن سے زیادہ نہیں رہنے دیتے تھے اتنے عرصہ میں وہ اپنا سامان فروخت کر سکتے تھے (اس کے بعد انہیں جانا ہوتا تھا) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ ہدایت کی تھی کہ ان میں سے کوئی ہمارے ہاں نہ آئے اگر میری بجائے کسی اور کو نقصان پہنچایا گیا ہوتا تو اس صورت میں معاملہ دوسرا ہوتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی تھی: عرب کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے۔

9978- آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أَرْسَلَ إِلَى النَّاسِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ عَلِيٌّ، فَقَالَ: أَعَنْ مَلَأَ مِنْكُمْ كَانَ هَذَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ عَنْ مَلَأَ مِنَّا، وَلَوْ اسْتَطَعْنَا أَنْ نَزِيدَ مِنْ أَعْمَارِنَا فِي عُمَرِكَ لَفَعَلْنَا قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ

\*\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے مہاجرین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو پیغام بھیج کر بلوایا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ آپ میں سے کسی کی طرف سے ہوا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ یہ ہم میں سے کسی کی طرف سے ہوا ہو اگر ہم سے ہو سکتا تو اپنی زندگی دے کر آپ کی زندگی میں اضافہ کرتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ لوگوں کو منع کیا تھا کہ ان (غیر مسلموں) میں سے کوئی ہمارے ہاں نہ آئے۔

9979- آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ مَنْ جَاءَ الْمَدِينَةَ مِنْهُمْ سَفَرًا لَا يَقْرُونَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، فَلَا أَدْرَى أَكَانَ يُفْعَلُ ذَلِكَ بِهِمْ قَبْلَ ذَلِكَ أَمْ لَا؟

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہودی عیسائی اور ان کے علاوہ دیگر کفار جب مدینہ منورہ آتے تھے تو وہ سفر کر کے آتے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں وہ تین دن سے زیادہ یہاں نہیں رہ سکتے تھے مجھے یہ نہیں معلوم کہ ان لوگوں کے ساتھ اس سے پہلے بھی ایسا ہی ہوتا تھا یا ایسا نہیں ہوتا تھا۔

## لَا يَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشْرِكٌ

باب: کوئی مشرک حرم میں داخل نہیں ہو سکتا

9980 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا يَدْخُلُ الْحَرَمَ كُفْلُهُ

مُشْرِكُهُ. وَتَلَا: (بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا) (التوبة: 28)

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: پورے حرم میں کوئی مشرک کہیں بھی داخل نہیں ہو سکتا، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس سال کے بعد“۔

9981 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَوْلُهُ: ”

(فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا) (التوبة: 28)، يُرِيدُ الْحَرَمَ كُلَّهُ“

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء اور عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اس سال کے بعد وہ لوگ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں“۔

ان حضرات نے بتایا: اس سے مراد پورا ”حرم“ ہے۔

9982 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ،

يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: (إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ) (التوبة: 28): إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدًا أَوْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْجَزْيَةِ

\*\*\* ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے بارے میں یہ بیان کرتے

ہوئے سنا:

”بے شک مشرک لوگ نجس ہیں وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں“۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: البتہ اگر وہ کوئی غلام ہو یا اہل جزیہ میں سے کوئی فرد ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا)۔

9983 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ وَمَا يُتْرَكُ

يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ يَدْخُلُونَ الْحَرَمَ، وَمَا يَطْنُونَهُ إِلَّا مُسَارَقَةً

\*\*\* ابن ابوشیح بیان کرتے ہیں: میں نے یہ صورت حال پائی ہے کہ کسی بھی یہودی یا عیسائی شخص کو حرم کی حدود میں

داخل نہیں ہونے دیا جاتا تھا وہ حرم کے اندر صرف مسارت کے طور پر آ سکتے تھے۔

## إِجْلَاءُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

باب: مدینہ منورہ سے یہودیوں کو جلا وطن کرنا

**9984 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَجْتَمِعُ بَارِضُ الْعَرَبِ، أَوْ قَالَ: بَارِضُ الْحِجَازِ دَيْنَانِ" قَالَ: فَفَقَّحَصَ عَنْ ذَلِكَ عُمَرُ حَتَّى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبَتَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلِذَلِكَ أَجْلَاهُمْ عُمَرُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ عُمَرُ لَا يَتْرُكُ أَهْلَ الدِّمَةِ أَنْ يُقِيمُوا بِالْمَدِينَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَبِيعُوا طَعَامًا، وَتُؤْمَرُ نِسَاءُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى أَنْ يَخْتَجِبْنَ وَيَتَحَلَّلْنَ"

\*\*\* زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”عرب کی سرزمین پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر دو دین باقی نہیں رہیں گے۔“

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اس بارے میں تحقیق کی جب یہ چیز اُن کے نزدیک ثابت ہوئی تو زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے اُن لوگوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی بھی ذمی کو مدینہ منورہ میں تین دن سے زیادہ مقیم نہیں رہنے دیتے تھے، یعنی جب وہ لوگ اپنے اثاث کو فروخت کرنے کے لیے آتے تھے یہودیوں اور عیسائیوں کی خواتین کو بھی یہ ہدایت کی جاتی تھی کہ وہ حجاب کریں اور زیور پہنیں۔

**9985 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَّعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا

\*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے ضرور باہر نکال دوں گا یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمان رہیں گے۔“

**9986 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ الْيَهُودَ مِنَ الْمَدِينَةِ. يُحَدِّثُهُ عَنْهُ مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

\*\*\* امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کو مدینہ منورہ سے نکالا تھا۔

مسلم بن ابومریم نے یہ روایت اُن کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**9987 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ: أَحْرُ مَا تَكَلَّمُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، لَا يَبْقَى أَوْ لَا يَجْتَمِعُ بَارِضِ الْعَرَبِ دِينَانِ

\*\*\* اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے جو آخری بات ارشاد فرمائی تھی وہ یہ تھی: آپ نے فرمایا:

”اَللّٰهُ تَعَالٰی، یہودیوں اور عیسائیوں کو برباد کر دے کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا، عرب کی سرزمین پر دو دین باقی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اکٹھے نہیں رہیں گے۔“

**9988 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ”أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ، وَفَرِيطَةَ، حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقْرَ فَرِيطَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ فَرِيطَةَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَائَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقْوِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنِقَاعٍ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ“

\*\*\* نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنونضیر اور قریظہ قبیلہ کے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کر دیا اور بنوقریظہ کو اُن کی جگہ رہنے دیا یہاں تک کہ جب اس کے بعد قریظہ قبیلہ کے لوگوں نے جنگ کی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے مردوں کو قتل کروا دیا اُن کی عورتوں اور بچوں اور اموال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کروا دیا البتہ اُن میں سے بعض لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ ملے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں امان دی انہوں نے اسلام قبول کر لیا، نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کروا دیا تھا اُن میں بنوقینقاع شامل تھے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھی اس کے علاوہ بنوحارثہ کے یہودی شامل تھے غرضیکہ مدینہ منورہ میں موجود ہر یہودی کو جلاوطن کروا دیا تھا۔

**9989 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ اخْرَاجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، فَسَأَلَتْ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوهُ عَمَلُهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ، وَارِيحَاءَ“

\*\*\* نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجاز کی سرزمین سے یہودیوں اور عیسائیوں کو جلاوطن کر دیا تھا، کیونکہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر غلبہ حاصل کیا اور آپ نے یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا، تو یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ وہ ان لوگوں کو وہاں رہنے دیں وہ لوگ وہاں کام کریں گے اور نصف پیداوار (مسلمانوں کو ادا کریں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک ہم چاہیں گے ہم تمہیں یہاں رہنے دیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو وہاں رہنے دیا، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیماء اور اریحاء کے مقام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

**9990 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ خَيْبَرَ إِلَى الْيَهُودِ عَلَى أَنْ يَغْسِلُوا فِيهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ ثَمَرِهَا، فَمَضَى عَلَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَصَدَرَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، ثُمَّ أَخْبَرَ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي مَاتَ مِنْهُ: "لَا يَجْتَمِعُ بَارِضُ الْعَرَبِ دِينَانَ، أَوْ قَالَ: بَارِضُ الْحِجَازِ دِينَانَ"، فَفَتَحَ عَنْ ذَلِكَ حَتَّى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتَ ثُمَّ دَعَاهُمْ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَأْتِ بِهِ، وَلَا يَأْتِي مُجْلِيكُمْ قَالَ: فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو یہودیوں کے حوالے اس شرط پر کیا تھا کہ وہ وہاں کام کاج کرتے رہیں گے اور انہیں وہاں کی پیداوار کا نصف حصہ ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے کچھ ابتدائی حصہ میں یہی صورت حال رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران وصال ہوا تھا اُس بیماری کے دوران آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ”عرب کی سرزمین پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں تحقیق کی، جب یہ بات ان کے نزدیک مستند طور پر ثابت ہو گئی تو انہوں نے ان یہودیوں کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی معاہدہ تھا وہ اُسے لے آئے ورنہ میں تمہیں جلاوطن کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا۔

**9991 - حدیث نبوی:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعَ عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاتِبِي بِكَ وَضَعْتَ كُورَكَ عَلَى بَعِيرِكَ ثُمَّ سَرْتَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَا تَمُشُونَ بِهَا، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَلِمَةً كَانَتْ أَشَدَّ عَلَى مَنْ قَالَهَا، وَلَا أَهْوَنَ عَلَى مَنْ قِيلَتْ لَهُ مِنْهَا

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے تم اپنے سامان کو اپنے اونٹ پر رکھتے ہو



اور پھر ایک رات سے دوسری رات تک سفر کرتے رہتے ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگ اسے نہیں لے کر جا سکو گے۔ تو اُس یہودی نے کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسا کلمہ نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ شدید ہو جو انہوں نے کہا تھا اور کوئی ایسا ہلکا کلمہ نہیں دیکھا جو اُس سے زیادہ ہلکا ہو جو اُن سے کہا گیا تھا۔

**9992 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: يَوْمَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ: انْتَوَيْتُ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضَلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا قَالَ: فَتَنَازَعُوا، وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ أَهْجَرُ؟ اسْتَفْهِمُوهُ، فَقَالَ: دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ قَالَ: وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ، فَقَالَ: آخِرُ جُورِ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَاجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ: فَمَاذَا أَنْ يَكُونَ سَعِيدٌ سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ عَمْدًا، وَمَا أَنْ يَكُونَ قَالَهَا فَتَسْتَيْتُهَا

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے فرمایا: جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن بھی کیا دن تھا۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ اُن کے آنسو چٹائی پر ٹپکنے لگے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابو عباس! جمعرات کا دن کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ دن تھا جس میں نبی اکرم ﷺ کی بیماری زیادہ ہو گئی آپ نے ارشاد فرمایا: تم میرے پاس کوئی چیز لے کر آؤ تاکہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھوا دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں کے درمیان اس بارے میں بحث ہو گئی حالانکہ کسی بھی نبی کی موجودگی میں بحث کرنا مناسب نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کا کیا معاملہ ہے؟ کیا آپ جدا ہو رہے ہیں؟ تم لوگ نبی اکرم ﷺ سے اس کا مفہوم دریافت کرو! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھے رہنے دو! میں جس صورت حال میں ہوں یہ اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وصال کے قریب تین باتوں کی ہدایت کی تھی آپ نے ارشاد فرمایا: جزیرہ عرب سے مشرکین کو باہر نکال دینا، وفود کی اسی طرح مہمان نوازی کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا۔

سلیمان احوال نامی راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے یا تو جان بوجھ کر تیسری بات بیان نہیں کی یا پھر انہوں نے بیان کی تھی اور میں اسے بھول گیا ہوں۔

**9993 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ: بِأَنْ لَا يُتْرَكَ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ بَارِضِ الْحِجَازِ، وَأَنْ يُمَضَى جَيْشُ أُسَامَةَ إِلَى الشَّامِ، وَأَوْصَى بِالْقَبْطِ خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ قَرَابَةً

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال کے وقت یہ تلقین کی تھی کہ حجاز کی سرزمین پر کسی بھی یہودی یا عیسائی کو نہ رہنے دیا جائے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر شام کی طرف بھجوا دیا جائے اور نبی

اکرم ﷺ نے قبطیوں (یعنی اہل مصر) کے ساتھ بھلائی کی تلقین کی تھی، کیونکہ اُن کے ساتھ رشتہ داری ہے۔

**9994 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمَّارَةَ، عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي طَبِيَّانٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ وَلِيَّتِ الْأَمْرِ بَعْدِي فَأَخْرِجْ أَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

\*\*\* ابو طبیان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم میرے بعد حکومت کے نگران بنے، تو تم جزیرہ عرب سے اہل نجران (یعنی وہاں کے عیسائیوں) کو نکال دینا۔

**9995 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا يُشَارِكُكُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فِي أَصْصَارِكُمْ إِلَّا أَنْ يُسْلِمُوا، فَمَنْ ارْتَدَّ مِنْهُمْ فَأَبَى فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ دُونَ دَمِهِ

\*\*\* طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہودی اور عیسائی تمہارے علاقوں میں تمہارے ساتھ مل کر نہ رہیں، ماسوائے اس صورت کے کہ وہ اسلام قبول کر لیں، اُن میں سے جو شخص مرتد ہو جائے اور پھر وہ انکار کر دے (یعنی دوبارہ اسلام قبول نہ کرے) تو صرف اُس کو قتل کیا جائے گا، اس کے علاوہ اُس کی کوئی اور بات قبول نہیں کی جائے گی۔

## وَصِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِبْطِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا قبطیوں (یعنی اہل مصر) کے بارے میں تلقین کرنا

**9996 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَلَكَتُمُ الْقِبْطَ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً، وَإِنَّ لَهُمْ رَحْمَةً. قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: يَعْنِي أَمَ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَلْ أُمَ إِسْمَاعِيلَ. أَخْبَرَنَا \*\*\* عبد الرحمن بن كعب بن مالک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم قبطیوں کے مالک بنو تو اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، کیونکہ ایک تو وہ ذمی ہوں گے اور دوسرا اُن کے ساتھ رشتہ داری کا بھی تعلق ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے جناب ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (قبطی تھیں؟) تو زہری نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (اہل مصر سے تعلق رکھتی تھیں)۔

**9997 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ،

أَخْبَرَنَا

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**9998 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ قَوْلُهُ: إِنَّ لَهُمْ رَحِمًا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِي أُمَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اُن کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق ہے۔“

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (بھی قطبی تھیں)۔

### هَدَمُ كَنَائِسِهِمْ، وَهَلْ يَضْرِبُوا بِنَاقُوسٍ؟

باب: اُن کے عبادت خانوں کو منہدم کر دینا اور کیا وہ لوگ ناقوس بجا سکتے ہیں؟

**9999 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنْ يَهْدِمَ الْكَنَائِسَ الَّتِي فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: فَشَهِدْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَكِبَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهَا، ثُمَّ دَعَانِي فَشَهِدْتُ عَلَى كِتَابِ عُمَرَ، وَهَدَمَ عُرْوَةُ إِيَّاهَا فَهَدَمَهَا \*\*\* وهب بن نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عروہ بن محمد کو خط میں لکھا کہ وہ مسلمانوں کے علاقوں میں موجود گر جا گھروں کو منہدم کر دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں عروہ بن محمد کے پاس موجود تھا وہ سوار ہو کر گر جا گھر کے پاس گئے پھر انہوں نے مجھے بلایا میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے خط کے بارے میں گواہی دی تو عروہ نے اُس گر جا گھر کو منہدم کر دیا۔

**10000** اقوال تابعین: - عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ مَرَّ مَعَ هِشَامٍ بِحِجْدَةَ وَقَدْ أُخْدِثَتْ فِيهَا كَنِيسَةٌ فَاسْتَشَارَ فِي هَدْمِهَا، فَهَدَمَهَا هِشَامٌ \*\*\*

اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ہشام کے ساتھ حدہ سے گزرے جہاں ایک نیا گر جا گھر بنا تھا انہوں نے اُسے منہدم کرنے کے بارے میں مشورہ لیا اور پھر ہشام نے اُسے منہدم کر دیا۔

**10001 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: مِنَ السَّنَةِ أَنْ تَهْدِمَ الْكَنَائِسَ الَّتِي بِالْأَمْصَارِ الْقَدِيمَةِ وَالْحَدِيثَةِ \*\*\*

حسن بصری فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ شہروں میں موجود پرانے یا نئے تمام گر جا گھروں کو منہدم کر دیا جائے۔

**10002 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ النُّعْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ حَنْشٌ أَبُو عَلِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَتَّخِذُوا الْكَنَائِسَ

فِي أَرْضِ الْعَرَبِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا مَا مَضَرَ الْمُسْلِمُونَ فَلَا تَرْفَعُ فِيهِ كَيْسَةَ، وَلَا بَيْعَةَ، وَلَا بَيْتُ نَارٍ، وَلَا صَلِيبَ، وَلَا يُنْفَخُ فِيهِ بَوُوقٌ، وَلَا يُضْرَبُ فِيهِ نَاقُوسٌ، وَلَا يُدْخَلُ فِيهِ حَمْرٌ، وَلَا خَنْزِيرٌ، وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضٍ صَوْلَحَتْ صَلَاحًا، فَعَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَقُوا لَهُمْ بِصُلَحِهِمْ، قَالَ: تَفْسِيرُ مَا مَضَرَ الْمُسْلِمُونَ: مَا كَانَتْ مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ، أَوْ أُخِذَتْ مِنْ أَرْضِ الْمُشْرِكِينَ غَنَوَةٌ

\*\*\* عکرمہ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا مشرکین کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ عرب کی سرزمین پر عبادت خانے بنائیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شہر مسلمانوں نے بسائے ہیں ان میں کوئی عبادت خانہ یا گر جا گھریا آگ کا عبادت خانہ یا صلیب نہیں بنائے جاسکتے وہاں بوق نہیں بجایا جاسکتا، وہاں ناقوس نہیں بجایا جاسکتا، ان میں شراب یا خنزیر کو نہیں لایا جاسکتا، جب کسی علاقہ کے لوگوں کے ساتھ مصالحت ہوگئی ہو (اور وہ لوگ غیر مسلم ہوں) تو مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے کہ انہوں نے ان کے ساتھ جو صلح کی ہے اسے پورا کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں: مسلمانوں نے جو علاقے آباد کیے ہیں اس کی وضاحت یہ ہے کہ جو علاقے عرب کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں یا مشرکین کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہوں اور انہیں مقابلہ کر کے حاصل کیا گیا ہو۔

**10003 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يُجَاوِرَتُكُمْ خَنْزِيرٌ، وَلَا يُرْفَعُ فِيكُمْ صَلِيبٌ، وَلَا تَأْكُلُوا عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَادَّبُوا الْخَيْلَ، وَامْشُوا بَيْنَ الْغُرَضَيْنِ**

\*\*\* حرام بن معاویہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا کہ تمہارے علاقہ میں کوئی خنزیر نہ آنے پائے اور نہ ہی تمہارے علاقہ میں صلیب کو بلند کیا جائے اور تم کسی ایسے دسترخوان پر کھانا نہ کھاؤ جس پر شراب پی جا رہی ہو تم گھوڑوں کی تربیت کرو اور دو غرضوں کے درمیان چلو۔

**10004 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ: يُمْنَعَ النَّصَارَى بِالشَّامِ أَنْ يُضْرَبُوا نَاقُوسًا قَالَ: وَيُنْهَوُ أَنْ يَقْرِقُوا رُءُوسَهُمْ، وَيَحْزَرُوا نَوَاصِيَهُمْ، وَيَشْدُوا مَنَاطِقَهُمْ، وَلَا يَرْكَبُوا عَلَى سُرُجٍ، وَلَا يَلْبَسُوا عُصَبًا، وَلَا يَرْفَعُوا صُلْبَهُمْ فَوْقَ كَنَائِسِهِمْ، فَإِنْ قَدَرُوا عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فَعَلْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا بَعْدَ التَّقَدُّمِ إِلَيْهِ فَإِنْ سَلَبَهُ لِمَنْ وَجَدَهُ قَالَ: وَكَتَبَ أَنْ يُمْنَعَ نِسَاؤُهُمْ أَنْ يَرْكَبْنَ الرَّحَائِلَ. قَالَ عَمْرِو بْنُ مَيْمُونٍ: وَاسْتَشَارَنِي عُمَرُ فِي هَذِهِ كَنَائِسِهِمْ، فَقُلْتُ: لَا تُهْدَمُ، هَذَا مَا صَوْلَحُوا عَلَيْهِ فَنَرَكَهَا عُمَرُ"**

\*\*\* عمرو بن میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ شام میں موجود عیسائیوں کو ناقوس بجانے سے منع کر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: انہیں اس بات سے بھی منع کر دیا گیا کہ وہ مانگ نکالیں یا پیشانی

کے بال کاٹیں یا اپنے مخصوص قسم کے چٹکے باندھیں وہ زین پر سوار نہیں ہو سکتے تھے، وہ پٹیاں نہیں پہن سکتے تھے، اُن کے عبادت خانوں کے اوپر صلیب کو بلند نہیں کیا جاسکتا تھا، اگر کوئی شخص ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہو، اور اس سے پہلے اُس کی طرف ہم آچکا ہو، تو جو شخص اُس پر حملہ کرے گا، اُس کا ساز و سامان حملہ کرنے والے شخص کو مل جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں یہ بھی لکھا تھا: اُن کی عورتوں کو اس بات سے منع کر دیا جائے کہ وہ پالکیوں پر سوار ہوں۔

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے عبادت خانے منہدم کرنے کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے کہا: انہیں منہدم نہ کریں کیونکہ اس پر اُن کے ساتھ صلح ہوئی تھی، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اسے ترک کر دیا۔

## حُدُودُ أَهْلِ الْعَهْدِ

باب: ذمیوں پر حد جاری کرنا

**10005 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ: عَنْ مُسْلِمٍ زَنَى بِنَصْرَانِيَّةٍ فَكُتِبَ إِلَيْهِ: أَنْ أَقِمَ لِلَّهِ الْحَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِ، وَادْفَعَ النَّصْرَانِيَّةَ إِلَى أَهْلِ دِينِهَا

\* \* قَابُوسُ بْنُ مَخْرَقٍ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن ابوبکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھ کر اُن سے دریافت کیا کہ اگر کوئی مسلمان کسی عیسائی عورت سے زنا کر لیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت مسلمان پر حد جاری کرو اور عیسائی عورت کو اُس کے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے سپرد کر دو (وہ اپنے مذہب کے مطابق اُسے سزا دیں گے)۔

**10006 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَلَى أَهْلِ الْعَهْدِ حُدُودٌ إِذَا كَانُوا فِينَا فَحَدَّهُمْ كَحَدِّ الْمُسْلِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عُثْبَةَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِي عَطَاءٌ: "وَنَحْنُ مُخَيَّرُونَ، إِنْ شِئْنَا حَكَمْنَا بَيْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ شِئْنَا أَعْرَضْنَا فَلَمْ نَحْكَمْ بَيْنَهُمْ، فَإِنْ حَكَمْنَا بَيْنَهُمْ حَكَمْنَا بِحُكْمِنَا بَيْنَهُمْ أَوْ تَرَكَنَاهُمْ وَحُكْمَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (فَأَحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42)" \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ذمیوں پر حد و دلائم لازم ہوں گی جب وہ ہمارے درمیان موجود ہوں گے تو اُن پر مسلمان کی طرح حد جاری کی جائے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہمیں اس بارے میں اختیار ہوگا، اگر ہم چاہیں تو اہل کتاب کے درمیان ہم فیصلہ دیں اور اگر ہم چاہیں تو ہم اُن سے اعراض کریں اور اُن کے درمیان فیصلہ نہ کریں، اگر ہم اُن کے درمیان فیصلہ کرتے

ہیں تو ہم اپنے حکم کے تحت اُن کے درمیان فیصلہ کریں گے اور اگر ہم اسے ترک کر دیتے ہیں تو وہ اپنے درمیان اپنے حکم کے تحت فیصلہ کر لیں گے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو یا پھر اُن سے اعراض کرو۔“

**10007 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: (فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ اعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42) قَالَ: "مَضَّتِ السَّنَةُ أَنْ يَرُدُّوا فِي حُقُوقِهِمْ وَمَوَارِيثِهِمْ إِلَى أَهْلِ دِينِهِمْ إِلَّا أَنْ يَأْتُوا رَاغِبِينَ فِي حَدِّ نَحْكُم بَيْنَهُمْ فِيهِ، فَنَحْكُم بَيْنَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَأَنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42) " \*

زہری بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو یا اُن سے اعراض کرو۔“

زہری بیان کرتے ہیں: طریقہ یہی چلا آ رہا ہے کہ اُن کے حقوق اور اُن کے وراثت کے احکام اُن کے اہل دین کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں البتہ اگر وہ کسی حد کے بارے میں رغبت رکھتے ہوئے ہماری طرف آئیں گے تو ہم اُن کے درمیان فیصلہ کر دیں گے اور اُس صورت میں ہم اُن کے درمیان اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت فیصلہ دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”اگر تم فیصلہ دیتے ہو تو اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ دو۔“

**10008 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُعِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَامِرٍ، قَالَا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا رَفَعُوا إِلَى قَضَاةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَا: إِنْ شَاءَ الْوَالِي قَضَى بَيْنَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ أَعْرَضَ عَنْهُمْ، فَإِنْ قَضَى بَيْنَهُمْ قَضَى بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

\*\*\* ابراہیم نخعی اور عامر اہل کتاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جب وہ اپنا مقدمہ مسلمان قاضیوں کے سامنے پیش کریں تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر قاضی چاہے گا تو اُن کے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اُن سے اعراض کرے گا اگر وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے تحت فیصلہ دے گا۔

**10009 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ إِلَى عَبْدِ بَنِ أَرْطَاةَ: إِذَا جَانِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ

\*\*\* عبد الکریم جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عدی بن ارقطہ کو خط میں لکھا تھا کہ جب اہل کتاب تمہارے پاس آئیں تو تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو۔

**10010 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: "نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ اعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42)، قَوْلُهُ (وَأَنْ أَحْكُم بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ) (المائدة: 49) " \*



\*\* \* عکرمہ بیان کرتے ہیں: اس آیت کو ”تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو یا اُن سے اعراض کرو“ اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم اُن کے درمیان اُس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے۔“

**10011 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "قَالُوا: إِنْ زَنَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

الْكِتَابِ بِمُسْلِمَةٍ أَوْ سَرَقَ لِمُسْلِمٍ شَيْئًا أَقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَلَمْ يُعْرِضِ الْإِمَامُ عَنْ ذَلِكَ يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ لَا يُعْرِضُ عَنْهُ الْإِمَامُ ..."

\*\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص کسی مسلمان عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے یا کسی مسلمان کی کوئی چیز چوری کر لیتا ہے تو اُس اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے شخص پر حد جاری ہوگی اس صورت میں حاکم وقت اُس سے اعراض نہیں کرے گا وہ یہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ معاملہ جو مسلمانوں اور اہل کتاب کے درمیان ہو حاکم وقت اُس سے اعراض نہیں کر سکتا۔

### لَا حَدَّ عَلَى مَنْ رَمَاهُمْ

**باب: جو شخص اُن پر (زنا کا) الزام عائد کرے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی**

**10012 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: لَا حَدَّ عَلَى مَنْ رَمَى

يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

\*\* \* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی یہودی یا عیسائی پر (زنا کا جھوٹا) الزام عائد کرتا ہے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

**10013 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ:

سَأَلْتُ أَبِي: هَلْ عَلَى مَنْ قَذَفَ أَهْلَ الذِّمَّةِ حَدٌّ؟ قَالَ: لَا أَرَى عَلَيْهِ حَدًّا، أَخْبَرَنَا

\*\* \* ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: جو شخص کسی ذمی پر زنا کا جھوٹا الزام لگاتا ہے تو کیا اُس پر حد جاری ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں ایسے شخص پر حد جاری ہونے کا قائل نہیں ہوں۔

**10014 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: لَا حَدَّ عَلَيْهِ

\*\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

**10015 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عُثْبَةَ،

قَالَا: زَعَمُوا أَنَّ لَا حَدَّ عَلَى مَنْ رَمَاهُمْ إِلَّا أَنْ يَنْكِلَ السُّلْطَانُ

\*\* \* ابن جریج نے اسماعیل بن محمد اور یعقوب بن عتبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگ یہ کہتے ہیں: جو شخص ان پر جھوٹا الزام

لگاتا ہے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی البتہ حاکم وقت اُسے سزا دے گا۔

**10016 -** اِتْوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، قَالَا: كُنَّا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ فَرُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مُسْلِمٌ وَنَصْرَانِيٌّ، قَذَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَضْرَبَ النَّصْرَانِيَّ لِلْمُسْلِمِ ثَمَانِينَ، وَقَالَ لِلنَّصْرَانِيِّ: لَمَّا فِيكَ أَغْظَمُ مِنْ قَذْفِ هَذَا، فَتَرَكَهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَدْ كَرَّ مَا صَنَعَ الشَّعْبِيُّ، فَكَتَبَ عُمَرُ يُحْسِنُ مَا صَنَعَ الشَّعْبِيُّ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: مَنْ قَذَفَ نَصْرَانِيًّا فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، وَقَالَ فِي نَصْرَانِيٍّ قَذَفَ نَصْرَانِيًّا: لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، وَإِنْ تَحَاكَمُوا إِلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ كَمَا لَا يُضْرَبُ مُسْلِمٌ لَهُمْ إِذَا قَذَفَهُمْ، كَذَلِكَ لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

\*\*\* طارِق بن عبد الرحمن اور مطرف بن طریف بیان کرتے ہیں: ہم لوگ امام شعبی کے پاس موجود تھے اُن کے سامنے دو آدمیوں نے ایک مقدمہ پیش کیا جن میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا عیسائی تھا اُن میں سے ہر ایک نے دوسرے پر زنا کا الزام عائد کیا تھا تو امام شعبی نے مسلمان پر الزام عائد کرنے کی وجہ سے عیسائی شخص کو اسی کوڑے لگوائے پھر انہوں نے عیسائی شخص سے فرمایا: تم جس صورت حال میں ہو (یعنی غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو) وہ اس الزام سے زیادہ بڑا جرم ہے۔ تو انہوں نے عیسائی شخص کو ترک کر دیا (یعنی اُس کی وجہ سے مسلمان کو سزا نہیں دی)۔ یہ مقدمہ عبد الحمید بن زید کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے عمر بن عبد العزیز کو اس بارے میں خط لکھا اور اس بارے میں امام شعبی کے طرز عمل کا ذکر کیا تو عمر بن عبد العزیز نے امام شعبی کے طرز عمل کو سراہا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی عیسائی پر زنا کا جھوٹا الزام عائد کرتا ہے اُس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ انہوں نے ایسے عیسائی شخص کو کسی دوسرے عیسائی شخص کے بارے میں زنا کا جھوٹا الزام لگاتا ہے اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: عیسائیوں کو ایک دوسرے کی وجہ سے نہیں مارا جائے گا اگرچہ وہ اہل اسلام کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کریں جس طرح کسی مسلمان کو اُس کی وجہ سے نہیں مارا جائے گا جب وہ اُن پر کوئی الزام عائد کرتا ہے تو اسی طرح انہیں بھی ایک دوسرے کی وجہ سے نہیں مارا جائے گا۔

هَلْ يُقْتَلُ سَاحِرُهُمْ؟

باب: کیا اُن کے جادو گروں کو قتل کر دیا جائے گا؟

**10017 -** اِتْوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، وَيَعْقُوبَ، وَغَيْرِهِمَا قَالُوا: لَا يُقْتَلُ سَاحِرُهُمْ، زَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ بِهِ بَعْضُ ذَلِكَ، فَلَمْ يُقْتَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَهُ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ

\*\*\* اسماعیل، یعقوب اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اُن کے جادوگر کو قتل نہیں کیا جائے گا، ان حضرات کا یہ کہنا ہے: نبی اکرم ﷺ پر بھی جادو ہوا تھا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے جادو کرنے والے شخص کو قتل نہیں کیا تھا کیونکہ وہ ذمی کی حیثیت سے تھا۔

**10018 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ يَهُودَ بَنِي زُرَيْقٍ سَحَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ قَتَلَ مِنْهُمْ أَحَدًا  
\*\*\* سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: بنو زریق سے تعلق رکھنے والے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا تو یہ بات ذکر نہیں کی گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن میں سے کسی کو قتل کیا ہو۔

**10019 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً مَصْلِيَّةً بَخِيرَ، فَقَالَ لَهَا: مَا هَذِهِ؟ قَالَتْ: هَدِيَّةً، وَتَحَدَّرْتُ أَنْ تَقُولَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَلَا يَا كُلَّهَا، فَأَكَلَهَا وَأَكَلَ أَصْحَابُهَا، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اامْسِكُوا، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: هَلْ سَمَّمْتَ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَتْ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: هَذَا الْعَظُمُ، لِسَاقِهَا وَهُوَ فِي يَدِهِ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: لِمَ؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ تَكُنْ كَاذِبًا يَسْتَرِيحُ النَّاسُ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتُ نَبِيًّا لَمْ يَصْرُرْكَ قَالَ: وَاحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْكَاهِلِ، وَأَمَرَ أَنْ يَحْتَجِمُوا، فَمَاتَ بَعْضُهُمْ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَسْلَمَتْ فَتَرَكَهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَمَّا النَّاسُ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُ قَتَلَهَا

\*\*\* عبد الرحمن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: خیبر میں ایک یہودی عورت نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھونی ہوئی بکری پیش کی، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُس عورت نے عرض کی: یہ تحفہ ہے! اُس عورت نے یہ کہنے سے گریز کیا کہ یہ صدقہ ہے ورنہ نبی اکرم ﷺ نے اُسے نہیں کھانا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس بکری کا گوشت کھایا، آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب نے بھی کھایا، پھر آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: رُک جاؤ! پھر آپ نے اُس عورت سے دریافت کیا: کیا تم نے اس میں زہر ملایا ہے؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! پھر اُس عورت نے دریافت کیا: آپ کو کس نے بتایا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ہڈی نے! نبی اکرم ﷺ نے جانور کے پائے کی طرف اشارہ کیا جو آپ کے دست مبارک میں تھا۔ اُس عورت نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیوں ایسا کیا؟ اُس عورت نے کہا: میں نے سوچا کہ اگر آپ جھوٹے ہوئے تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: (اس زہر کے علاج کے طور پر) نبی اکرم ﷺ نے کابل (نام کی مخصوص رگ) میں پھینچنے لگوائے تھے آپ نے اپنے ساتھیوں کو بھی پھینچنے لگوانے کی ہدایت کی تھی اُن میں سے ایک صاحب کا انتقال بھی ہو گیا تھا۔ زہری بیان کرتے ہیں: اُس عورت نے اسلام قبول کر لیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے چھوڑ دیا۔ معمر بیان کرتے ہیں: بعض لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کو قتل کروا دیا تھا۔

أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

د

باب: (فرمانِ نبوی ﷺ ہے:)"میں اُن کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں گا

جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے"

10020 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَحْرَزُوا دِمَانَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ"

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے علم یا گلیات کہ میں اُن

کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے جب وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور مال کو محفوظ کر لیں گے البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

10021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَانَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ"

حدیث: 10020: صحیح البخاری - کتاب الایمان' باب: فان تابوا واقاموا الصلاة وآتوا الزكاة فخلوا سبيلهم -

حدیث: 25: صحیح مسلم - کتاب الایمان' باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله - حدیث: 54: صحیح ابن

خزيمة - کتاب الزكاة' جماع ابواب التغليظ في منع الزكاة - باب الدليل على ان دم البرء وماله انما يحرم ان بعد

الشهادة' حدیث: 2086: صحیح ابن حبان - کتاب الایمان' باب فرض الایمان - ذکر البیان بان الایمان بكل ما جاء به

المصطفى صلى الله عليه' حدیث: 174: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الزكاة' حدیث: 1364: سنن ابی داود -

کتاب الزكاة' حدیث: 1344: سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في الایمان - حدیث: 70: السنن للترمذی - الذبائح' ابواب

الایمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله' حدیث: 2594:

السنن للنسائی - کتاب الزكاة' باب: مانع الزكاة - حدیث: 2412: سنن سعید بن منصور - کتاب الجهاد' باب جامع

الشهادة - حدیث: 2742: مصنف ابن ابی شعبة - کتاب الحدود' فيما يحقن به الدم ويرفع به عن الرجل القتل -

حدیث: 28345: الأحاد والبثاني لابن ابی عاصم - جابر بن عبد الله' حدیث: 1782: السنن الكبرى للنسائی - کتاب

الزكاة' قتال مانع الزكاة - حدیث: 2198: سنن الدارقطني - کتاب الصلاة' باب تحریم دمانهم واموالهم - حدیث: 767:

السنن الكبرى للبيهقي - کتاب الصلاة' جماع ابواب استقبال القبلة - باب فرض القبلة وفضل استقبالها' حدیث: 2038:

معرفة السنن والآثار للبيهقي - کتاب الاستسقاء' تارك الصلاة - حدیث: 2125: مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة

البشرین بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حدیث: 117: مسند الشافعي -

ومن کتاب الجزية' حدیث: 935: مسند الطيالسي - وحديث اوس بن حذيفة الثقفي' حدیث: 1191: البحر الزخار مسند

الجزار - ما روى انس بن مالك' حدیث: 30:

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے، جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

**10022 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: لَمَّا تَيَسَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِقِتَالِ أَهْلِ الرِّدَّةِ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ"، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: "وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاتِلًا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

\*\*\* عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والے لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے حضرت ابوبکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے، جب وہ اسے پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانیں اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔“

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ سرور لڑائی کروں گا جو ناز اور زکوٰۃ کے درمیان فرقے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسا بُری کا بیج دینے سے انکار کریں جسے وہ نبی اکرم ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی اُن سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے، مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہی موقف درست ہے۔

## أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ

باب: مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنا

**10023 -** اقبال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءَ: الْمَجُوسُ أَهْلُ كِتَابٍ؟

قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلَا سَبِيذُونَ؟ قَالَ: "وَجِدَ كِتَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ، زَعَمُوا بَعْدَ إِذْ أَرَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْهُمْ، فَلَمَّا وَجَدَهُ تَرَكَهُمْ قَالَ: قَدْ زَعَمُوا ذَلِكَ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مجوسی اہل کتاب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اسبزی لوگ (ان کا کیا حکم ہے؟) انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کا ان کی طرف ایک مکتوب پایا گیا ہے، لوگوں کا یہ کہنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا تھا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ مکتوب ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا، اُن کا یہ کہنا تھا کہ لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے۔

**10024 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ بَجَالَةَ التَّمِيمِي: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَرِدْ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ، حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَ**

\*\*\* عمرو بن دینار نے بجالہ تمیمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ اُس وقت تک نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دیدی کہ نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

**10025 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: مَا أَذْرَى مَا أَصْنَعُ فِي هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ لَيْسُوا مِنَ الْعَرَبِ، وَلَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ؟ يَغْنَى الْمَجُوسُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ**

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِأَهْلِ هَجَرَ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ لَا يُحْمَلَ عَلَى مُحْسِنٍ ذَنْبُ مُسِيءٍ، وَإِنِّي لَوْ جَاهَدْتُكُمْ حَقًّا لَا أَخْرَجْتُكُمْ مِنْ هَجَرَ

\*\*\* امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے جا رہے تھے اُن کا گزر نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا جن میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کیا کروں جو عرب بھی نہیں ہیں اور اہل کتاب بھی نہیں ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد مجوسی لوگ تھے۔ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ان کے ساتھ اہل کتاب کا سا طریقہ اختیار کرو۔“

ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں کی طرف یہ خط لکھا تھا: انہیں یہ سہولت حاصل ہے کہ کسی گناہگار کے گناہ کا وزن کسی نیکوکار پر نہیں ڈالا جائے گا، اگر میں نے تمہارے ساتھ حقیقی طور پر جہاد کرنا ہوتا تو میں تمہیں ہجر سے نکلوا دیتا۔



**10026 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اتَّوَخَذَ الْجَزْيَةُ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَعُمَرُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ، وَعُثْمَانُ مِنْ بَرَبَرٍ."

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا اُن لوگوں سے جزیہ وصول کیا جائے گا جو اہل کتاب نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے رہنے والوں سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کے رہنے والوں سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربروں سے اسے وصول کیا تھا۔

**10027 -** حَدِيثُ نُبَيٍّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِهِمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ الْجَزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ، وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ السَّوَادِ، وَأَنَّ عُثْمَانَ أَخَذَ مِنْ بَرَبَرٍ

\*\*\* ابن جریر نے یعقوب بن عتبہ، اسماعیل بن محمد اور دیگر راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے رہنے والے مجوسیوں سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کے رہنے والے مجوسیوں سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربروں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

**10028 -** حَدِيثُ نُبَيٍّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ: فَمَنْ أَسْلَمَ قَبْلَ مِنْهُ الْحَقُّ، وَمَنْ أَبَى كَتَبَ عَلَيْهِ الْجَزْيَةَ، وَلَا تَوَكَّلْ لَهُمْ ذَبِيحَةً، وَلَا تُنْكَحْ مِنْهُمْ امْرَأَةً

\*\*\* حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے رہنے والے مجوسیوں کو خط لکھ کر انہیں اسلام کی طرف آنے کی دعوت دی تھی، جس شخص نے اسلام قبول کر لیا تھا آپ اُس سے حق وصول کرتے تھے اور جس شخص نے اسلام قبول نہیں کیا تھا آپ نے اُس پر جزیہ کی ادائیگی کو مقرر کیا تھا، البتہ اُن لوگوں کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جاسکتا تھا اور اُن کی کسی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا تھا۔

**10029 -** آثَارُ صَحَابَةٍ: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَعْدٍ، عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ ذَلِكَ أَحْسَبُهُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ، أَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ بْنَ عُلْقَمَةَ، كَانَ فِي مَجْلِسٍ أَوْ قُرُوءَةٍ بَيْنَ نُوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْسَ عَلَى الْمَجُوسِ جَزْيَةٌ، فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: أَنْتَ تَقُولُ هَذَا، وَقَدْ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. وَاللَّهِ لَمَا أَخْفَيْتَ أَخْبْتُ مِمَّا أَظْهَرْتَ، فَذَهَبَ بِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ، وَهُوَ فِي قَصْرِ جَالِسٍ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، زَعَمَ هَذَا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمَجُوسِ جَزْيَةٌ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: الْبَدَا يَقُولُ: "اجْلِسَا، وَاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي، إِنَّ الْمَجُوسَ كَانُوا أَهْلَ كِتَابٍ يَعْرِفُونَهُ وَعِلْمٌ يَدْرُسُونَهُ، فَشَرِبَ أَمِيرٌ لَهُمُ الْخَمْرَ فَسَكِرَ،

فَوَقَعَ عَلَى أُخْتِهِ، فَرَأَاهُ نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ أُخْتُه: إِنَّكَ قَدْ صَنَعْتَ بِهَا كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ رَأَى نَفَرٌ لَا يَسْتُرُونَ عَلَيْكَ، فَدَعَا أَهْلَ الطَّمَعِ وَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: قَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ آدَمَ أَنْكَحَ بَيْنَهُ بَنَاتِهِ، فَجَاءَ أُولَئِكَ الَّذِينَ رَأَوْهُ فَقَالُوا: وَيْلًا لِلْأَبْعَدِ، إِنَّ فِي ظَهْرِكَ حَدًّا لِلَّهِ، فَقَتَلَهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا عِنْدَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ لَهُ: بَلْ قَدْ رَأَيْتَكَ، فَقَالَ لَهَا: وَيْحَا لِبَغْيِ بَنِي فُلَانٍ قَالَتْ: أَجَلُ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ بَغِيَّةً ثُمَّ تَابَتْ فَقَتَلَهَا، ثُمَّ أُسْرِى عَلَى مَا فِي قُلُوبِهِمْ، وَعَلَى كُتُبِهِمْ فَلَمْ يَصَحَّ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ"

\*\*\* ابن عیینہ نے ابوسعدا نامی ایک بزرگ کے حوالے سے ایک اور شخص کے حوالے جن کا نام شاید نصر بن عاصم ہے یہ بات نقل کی ہے: مستورد بن علقمہ یا شاید فروہ بن اشجعی ایک محفل میں موجود تھے ایک شخص نے کہا: مجوسیوں پر جزیہ لازم نہیں ہوتا، تو مستورد نے یہ کہا: تم یہ بات کہہ رہے ہو جبکہ نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا ہے اللہ کی قسم! تم نے جو کچھ ظاہر کیا ہے اُس کے مقابلہ میں جو تم نے چھپایا ہوا ہے وہ زیادہ خبیث ہوگا۔ تو مستورد اُس شخص کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ اُس وقت اپنے گھر میں ایک قتبہ میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ مجوسیوں پر جزیہ لازم نہیں ہوتا، جبکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یہ فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! اللہ کی قسم! اس وقت روئے زمین پر اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا اور کوئی شخص نہیں ہے، مجوسی اہل کتاب تھے، کتاب کی معرفت رکھتے تھے اور اس کا علم رکھتے تھے جس کا وہ ایک دوسرے کو درس دیا کرتے تھے ایک مرتبہ اُن کے حکمران نے شراب پی اُسے نشہ ہو گیا، اُس نے نشہ کے دوران اپنی بہن کے ساتھ زنا کر لیا، جب (اُس وقت کے) مسلمان لوگوں نے اُسے دیکھا اور اگلے دن اُس کی بہن نے کہا کہ تم نے میرے ساتھ یہ کام کیا ہے اور کچھ لوگوں نے تمہیں دیکھ بھی لیا ہے تمہارا معاملہ اُن سے پوشیدہ نہیں رہا۔ تو اُس حکمران نے لالچی لوگوں کو بلا کر انہیں عطیات دیئے اور پھر یہ کہا: تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کی شادیاں اپنی بیٹیوں کے ساتھ کی تھیں۔ پھر وہ لوگ آئے جنہوں نے اُسے ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا تو انہوں نے کہا: دور کے شخص کے لیے بربادی ہے! تم پر اللہ کے حکم کے مطابق حد جاری ہوگی! تو اُس حکمران نے اُن لوگوں کو قتل کروا دیا جو اُس کے ہاں موجود تھے پھر ایک عورت آئی اُس عورت نے بھی اُس سے کہا: میں نے بھی تمہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے! تو اُس حکمران نے اُس عورت سے کہا: بنو فلاں سے تعلق رکھنے والی فاحشہ عورت کے لیے بربادی ہے! اُس عورت نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! وہ عورت فاحشہ تھی، لیکن پھر اُس نے توبہ بھی کر لی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اُس حکمران نے اُسے قتل کروا دیا۔ پھر جو کچھ اُن کے دلوں میں تھا اور جو کچھ اُن کی تحریروں میں تھا اُسے رخصت کر دیا گیا اور اُن کے پاس کوئی بھی چیز صحیح نہیں رہی۔

10030 - اَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ: أَنَّهُ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ مَجُوسٍ

أَهْلُ الْبَحْرَيْنِ أَرْبَعَةً وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا فِي السَّنَةِ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ

\*\*\* قتادہ اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے چوبیس ہزار درہم سالانہ وصول کیے جاتے تھے اور اس کی ادائیگی ہر شخص پر لازم تھی۔

**10031 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ أَهْلُ السَّوَادِ لَيْسَ لَهُمْ عَهْدٌ، فَلَمَّا أُخِذَ مِنْهُمْ الْخَرَاجُ كَانَ لَهُمْ عَهْدُ نَصَارَى الْعَرَبِ**  
\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: سواد کے رہنے والوں کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں تھا جب اُن سے خراج وصول کیا جانے لگا تو اُن کے لیے عرب کے رہنے والے عیسائیوں کی طرح کا معاہدہ طے ہو گیا۔

**10032 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "نَصَارَى الْعَرَبِ؟ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمُونَ نِسَاءَهُمْ، وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ، وَكَانَ لَا يَرَى يَهُودَ إِلَّا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَطُّ، وَإِذَا سُئِلَ عَنِ النَّصَارَى فَكَذَلِكَ، وَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ صَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ، كَيْفَ تُؤْخَذُ؟ أَنْزَلَهُمْ مِنْزِلَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ"**  
\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عرب کے رہنے والے عیسائیوں کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مسلمان اُن کی عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کریں گے اُن کے ذبیحہ کو نہیں کھائیں گے۔

عطاء صرف بنی اسرائیل کو یہودی سمجھتے تھے جب اُن سے عیسائیوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا تو وہ اسی طرح جواب دیتے تھے اور جب اُن سے اُن کے اموال کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا کہ وہ کیسے وصول کی جائے گی؟ تو وہ اس صورت میں انہیں اہل کتاب کی مانند قرار دیتے تھے۔

**10033 - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: يَقُولُونَ عَنْ عَلِيٍّ: لَا تُنْكَحُ نِسَاءَ نَصَارَى الْعَرَبِ، وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ**  
\*\*\* عبد الکریم بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (وہ یہ فرماتے ہیں): عرب کے عیسائیوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا اور اُن کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا۔

**10034 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ: أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَكْرَهُ ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ، وَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَا يَتَمَسَّكُونَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ**  
\*\*\* عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو تغلب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کو مکروہ قرار دیتے تھے وہ یہ فرماتے ہیں: انہوں نے عیسائیت میں سے صرف شراب پینے کا حکم حاصل کیا ہے۔

**10035 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُ نَصَارَى الْعَرَبِ، فَإِنَّهُمْ لَا يَتَمَسَّكُونَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ.**  
\*\*\* عبیدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عرب کے عیسائیوں کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا کیونکہ انہوں نے عیسائیت میں سے صرف شراب پینے کے حکم کو حاصل کیا ہے۔

**10036 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**10037 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ:

"(وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ) (المائدة: 51)"

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"تم میں سے جو شخص انہیں دوست رکھے گا وہ اُن میں سے شمار ہوگا۔"

**10038 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذُبَائِحِهِمْ

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**10039 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "أَحَلَّ اللَّهُ

ذُبَائِحَهُمْ، (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (مریم: 64)"

\*\*\* امام شعبی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"تمہارا پروردگار بھولا نہیں ہے۔"

**10040 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ ذُبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ،

فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا، مَنِ انْتَحَلَ دِينًا فَهُوَ مِنْ أَهْلِهِ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام زہری سے عربوں کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو

انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جو شخص خود کو جس بھی دین کی طرف منسوب کرتا ہے وہ اُس دین کا فرد شمار ہوتا ہے۔

**10041 -** اقوال تابعین: قَالَ: وَتُنَكِّحُ نِسَاءَهُمْ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي

ابْنُ شِهَابٍ: مَنْ دَخَلَ مِنَ الْعَرَبِ فَهُوَ فِي دِينِهِمْ هُوَ مُعَوَّضٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھ سے کہا: عربوں میں جو شخص اُن کے دین میں شامل ہوا وہ گمراہ

شمار ہوگا۔

**10042 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ قَالَ: "لَا بَأْسَ

بِذُبَائِحِهِمْ، أَلَا تَسْمَعُ اللَّهُ يَقُولُ: (وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ) (البقرة: 78)"

\*\*\* عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

نہیں سنا:

"اور اُن میں سے کچھ لوگ اُمی ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے ہیں۔"

**10043 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ: أَنَّ قَبْلَنَا نَاسًا يُدْعَوْنَ السَّامِرَةَ يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ، وَيَسْتَبِشُونَ السَّبْتَ، وَلَا يُؤْمِنُونَ بِالْبُعْثِ، فَمَا يَرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي ذَبَائِحِهِمْ؟، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: إِنَّهُمْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، ذَبَائِحُهُمْ ذَبَائِحُ أَهْلِ الْكِتَابِ

\*\*\* غصیف بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک اہلکار نے انہیں خط میں لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو خود کو ”سامرائی“ کہلاتے ہیں وہ تورات پڑھتے ہیں ہفتہ کے دن کا احترام کرتے ہیں لیکن وہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تو ایسے لوگوں کے ذبیحہ کے بارے میں امیر المؤمنین کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں لکھا: وہ اہل کتاب کا ایک گروہ ہے اُن کا ذبیحہ اہل کتاب کے ذبیحہ کی مانند ہوگا۔

### بَيْعُ الْخَمْرِ

#### باب: شراب کو فروخت کرنا

**10044 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ عُمَّالَهُ يَأْخُذُونَ الْخَمْرَ فِي الْجِزْيَةِ فَشَدَّهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالَ بِلَالٌ: إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، وَلَكِنْ وَلِيَهُمْ بَيْعُهَا، فَإِنَّ الْيَهُودَ حَرَّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ، فَبَاعُوهَا، وَآكَلُوهَا ائْتَمَانَهَا

\*\*\* سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ اُن کے بعض اہلکار جزیہ میں شراب وصول کر لیتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کیا (کہ یہ خبر واقعی درست ہے؟) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ لوگ ایسا کرتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو بلکہ انہیں خود شراب فروخت کرنے دو کیونکہ یہودیوں کے لیے جب چربی کو حرام قرار دیا گیا تو وہ اُسے فروخت کر کے اُس کی قیمت کھانے لگے تھے (اس لیے ہمارے لیے شراب کی قیمت کھانا جائز نہیں ہے)۔

**10045 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، مِنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

\*\*\* مسروق بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ نازل کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے اس کی تلاوت کی اور آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

**10046 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتِلَ اللَّهُ سَمُرَةَ أَمَا عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا. جَمَلُوهَا: شَرَوْهَا

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے! کیا اُسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے! جب اُن کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اُسے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا۔“

لفظ ”جملوہا“ کا مطلب یہ ہے: انہوں نے اُسے پگھلایا۔

**10047 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يَقْلِبُ كَفِّهِ، وَيَقُولُ: قَاتَلَ اللَّهُ سُمْرَةَ عُوَيْمَلًا لَنَا بِالْعِرَاقِ خَلَطَ فِي قُرَى الْمُسْلِمِينَ ثَمَنًا لَنَا بِالْخَمْرِ وَالْخَنزِيرِ، فَهُمَا حَرَامٌ، وَثَمَنُهُمَا حَرَامٌ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی ہتھیلی کو الٹ پلٹ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے! جو عراق میں ہمارا ایک معمولی الکار ہے اُس نے مسلمانوں کے مالِ فتنے کے اندر شراب اور خنزیر کی قیمت کو بھی شمار کر دیا ہے حالانکہ یہ دونوں حرام ہیں اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔

**10048 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي نَصْرَانِيٍّ سَلَفَ نَصْرَانِيًّا فِي خَمْرٍ ثُمَّ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَأْسَ مَالِهِ، فَإِذَا أَقْرَضَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ خَمْرًا، وَأَسْلَمَ الْمُقْرِضُ لَمْ يَأْخُذْ شَيْئًا، وَإِنْ أَسْلَمَ الْمُسْتَقْرِضُ رَدَّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ثَمَنَ الْخَمْرِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو کسی دوسرے عیسائی شخص کے ساتھ شراب کے بارے میں بیع سلف کر لیتا ہے پھر اُن دونوں میں سے ایک اسلام قبول کر لیتا ہے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: وہ اپنے اصل مال کو اُس سے وصول کرے گا، اور جب اُن میں سے کسی ایک نے دوسرے کو شراب قرض کے طور پر دی ہو اور قرض کے طور پر دینے والا شخص مسلمان ہو جائے تو اب وہ کچھ بھی وصول نہیں کر سکتا، لیکن اگر قرض کے طور پر لینے والا شخص مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ عیسائی شخص کو شراب کی قیمت واپس کرے گا۔

**10049 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فَضِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اشْتَرَى خَمْرًا قَبْلَ أَنْ يُحَرَّمَ فَلَمَّا حُرِّمَتْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرِقْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَتَامَ قَالَ: أَهْرِقْهُ، فَأَهْرَقَهُ حَتَّى سَالَ فِي الْوَادِي

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان شخص نے شراب کو حرام قرار دیے جانے سے پہلے شراب خریدی جب اُسے حرام قرار دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بہادو! تو اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کچھ تیبوں کی ملکیت ہے؟ نبی



اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے بہادو! تو اُس نے اُسے بہادیا یہاں تک کہ وہ زمین پر بہتی ہوئی جاری تھی۔

**10050 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، وَابْنِ، كُلْثُمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي مَالًا لَيْتِيْمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا، فَتَأَذَّنَ لِي أَنْ أَبِيعَهَا فَأَرَدْتُ عَلَى الْيَتِيْمِ مَا لَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّرُوبُ فَبَاعُوهَا، وَآكَلُوا أَثْمَانَهَا، وَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: میرے پاس ایک یتیم کا مال موجود ہے میں نے اُس کے ذریعہ شراب خرید لی تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے فروخت کر کے یتیم کا مال اُسے واپس کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ جب اُن کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا، تو انہوں نے اُسے پگھلا لیا اور اُس کی قیمت کھانے لگے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو شراب فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

**10051 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ: وَجَدَ عُمَرُ فِي بَيْتِ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ خَمْرًا، وَقَدْ كَانَ جَلَدَهُ فِي الْخَمْرِ فَحَرَّقَ بَيْتَهُ، وَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: رُوَيْشِدٌ قَالَ: بَلْ أَنْتَ فُوَيْسِقٌ

\*\*\* صفیہ بنت عبید بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے گھر میں شراب پائی تو انہوں نے اُس شراب کی وجہ سے اُسے کوڑے لگوائے اور اُس کے گھر کو جلوا دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: رویشد! (یعنی چھوٹا ہدایت یافتہ) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم فویسق (چھوٹے گناہگار) ہو۔

الْمَجُوسِيُّ يَجْمَعُ بَيْنَ ذَوَاتِ الْأَرْحَامِ، ثُمَّ يُسَلِّمُونَ

باب: جب کوئی مجوسی کسی محرم عورت کے ساتھ شادی کیے ہوئے ہو

اور پھر وہ لوگ مسلمان ہو جائیں

**10052 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ

امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا، ثُمَّ اسْلَمَ قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَعْتَزِلَ لَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے مجوسی کے بارے میں دریافت کیا گیا، جس نے ایک عورت اور اُس کی بیٹی دونوں کے ساتھ شادی کی ہوئی ہو اور پھر وہ اسلام قبول کر لے تو عطاء فرماتے ہیں: تو میرے نزدیک زیادہ محبوب یہ ہے کہ وہ

اُن دونوں سے علیحدگی اختیار کر لے۔

**10053 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا، ثُمَّ اسْلَمُوا: يُفَارِقُهُمَا جَمِيعًا، وَالْأَيُّكُحَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا أَبَدًا

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے مجوسی شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو ایک عورت اور اُس کی بیٹی دونوں کے ساتھ شادی کیے ہوئے ہو اور پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن دونوں عورتوں سے علیحدگی اختیار کر لے گا اور پھر اُن دونوں میں سے کسی کے ساتھ کبھی بھی شادی نہیں کر سکے گا۔

**10054 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا كَانَ فِي الْحَلَالِ يُحَرِّمُ، فَهُوَ فِي الْحَرَامِ أَشَدُّ، قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ جَمَعَ بَيْنَ مَجُوسِيَّتَيْنِ أُخْتَيْنِ ثُمَّ اسْلَمُوا قَالَ: يُفَارِقُ فِي الْإِسْلَامِ الْأُخْتَيْنِ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: جس چیز کو حلال ہونے کے حوالے سے حرام قرار دیا گیا ہو تو وہ حرام ہونے میں زیادہ شدید ہوگی۔ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جس نے دو مجوسی بہنوں کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اسلام قبول کرنے کے بعد وہ دونوں بہنوں سے علیحدہ ہو جائے گا۔

**10055 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي الَّذِي يَنْكِحُ الْمَجُوسِيَّةَ عَمْدًا فِي عِدَّتِهَا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

\*\*\* ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو جان بوجھ کر کسی مجوسی عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران شادی کر لیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد لازم نہیں ہوگی۔

## نِكَاحُ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا

**10056 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَلَا تُنْكَحُ نِسَاءُ نَصَارَى الْعَرَبِ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ عرب کی عیسائیوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا۔

**10057 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ حُدَيْفَةَ نَكَحَ يَهُودِيَّةً فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: طَلَّقْهَا فَإِنَّهَا جَمْرَةٌ قَالَ: أَحْرَامُ هِيَ؟ قَالَ: لَا، فَلَمْ يُطَلِّقْهَا حُدَيْفَةُ لِقَوْلِهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ طَلَّقَهَا

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی عورت کے ساتھ شادی کر لی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے طلاق دیدو کیونکہ یہ ایک انگارہ ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے اس قول کی وجہ سے اُس عورت کو طلاق نہیں دی لیکن بعد میں انہوں نے اُس عورت کو طلاق دے دی تھی۔

**10058 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ:**

**كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْكِحُ النَّصْرَانِيَّةَ، وَالنَّصْرَانِي لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمَةَ**

\*\*\* زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: مسلمان عیسائی عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے لیکن عیسائی مرد مسلمان عورت کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔

**10059 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ**

**نِسْطَاسٍ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ نَكَحَ بِنْتَ عَظِيمِ الْيَهُودِ قَالَ: فَعَزَمَ عَلَيْهِ عُمَرُ إِلَّا مَا طَلَّقَهَا**

\*\*\* عامر بن عبد الرحمن بن نسطاس بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے ایک بڑے شخص کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تاکید کی کہ وہ اُس عورت کو طلاق دیدیں۔

**10060 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ:**

**أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ تَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً**

\*\*\* ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی عورت کے ساتھ شادی کی تھی۔

**10061 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "لَيْسَ**

**يَنْكَاحُهُنَّ بَأْسٌ**

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## الْجَمْعُ بَيْنَ أَرْبَعٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی چار عورتوں کے ساتھ شادی کر لینا

**10062 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِجَمْعِ أَرْبَعٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ**

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی چار عورتوں کے ساتھ شادی کرنے میں بھی کوئی حرج

نہیں ہے۔

**10063 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَنَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ**

أَهْلِ الْكِتَابِ عِدَّتُهَا وَطَلَّاقُهَا وَقِسْمَتُهَا كَهَيْئَةِ الْمُسْلِمِينَ  
 \*\* قنادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت اُس کی طلاق اور (باری کے حوالے سے) اُس کی تقسیم میں اُس کا حکم مسلمان (بیوی کی) کی مانند ہوگا۔

**10064 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْمَرْأَةُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ كَهَيْئَةِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ، عِدَّتُهَا وَطَلَّاقُهَا، وَالْقِسْمَةُ لَهَا إِذَا كَانَتْ مَعَ الْمُسْلِمَةِ قَالَ: وَتَنْكَحُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ، وَمَنْ نَكَحَهَا فَقَدْ أَحْصَنَ، سُمِّيَتْ مُحْصَنَاتٍ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت آزاد مسلمان عورت کی مانند ہوگی، یعنی عدت اور طلاق کے حوالے سے اُس کا یہی حکم ہوگا جہاں تک اُس کی باری کی تقسیم کا حکم ہے تو جب وہ مسلمان کے ساتھ ہوگی اور مسلمان عورت کے ساتھ آدمی نے پہلے سے نکاح کیا ہوا ہو (تو اُس عیسائی عورت کو بھی باری میں حصہ ملے گا) اور اگر مرد الہی عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے تو وہ مرد محسن شمار ہوگا، کیونکہ اُن عورتوں میں محسنات کا نام دیا گیا ہے۔

**10065 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: شَأْنُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ عِنْدَهُمْ بِالشَّامِ كَشَأْنِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْعِدَّةِ، وَالْقِسْمُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے مجھے یہ بات بتائی: شام میں مسلمانوں کے نزدیک یہودی اور عیسائی بیوی کا حکم وہی ہوتا ہے جو آزاد مسلمان بیوی کا ہوتا ہے یعنی طلاق اور عدت کے حوالے سے اور ایسی (اہل کتاب بیوی) اور آزاد مسلمان عورت کے درمیان وقت کی تقسیم بھی برابری کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

**10066 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ: (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ) (المائدة: ٥) قَالَ: إِذَا أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاعْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ \*\* امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”جن لوگوں کو کتاب دی گئی اُن میں سے محسنہ عورتیں۔“

امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور غسل جنابت کرے (تو وہ اس میں شمار ہوگی)۔

### نِكَاحُ الْمَجُوسِيِّ النَّصْرَانِيَّةِ

باب: مجوسی شخص کا عیسائی عورت سے نکاح کر لینا

**10067 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

لِلْمَجُوسِيِّ نِكَاحٌ أَوْ بَيْعٌ؟ قَالَ: مَا أَحَبُّ ذَلِكَ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت اگر کسی مجوسی کے ساتھ نکاح کر لیتی ہے یا (اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کوئی کنیز کسی مجوسی مرد کو) فروخت کر دی جاتی ہے (تو اس کا حکم کیا ہو گا؟) انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

10068 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تَكُونَ

النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَ الْمَجُوسِيِّ، وَكَرِهَ أَنْ تَبَاعَ نَصْرَانِيَّةٌ

\*\* لیسٹ نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ کوئی عیسائی عورت کسی مجوسی کے نکاح میں ہو انہوں نے اس بات کو بھی مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی عیسائی کنیز کو (کسی مجوسی کے ہاتھ) فروخت کیا جائے۔

10069 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، سَمِعَهُ يَقُولُ فِي

الرَّجُلِ لَهُ الْأَمَةُ الْمُسْلِمَةُ وَعَبْدٌ نَصْرَانِيٌّ، أَيْزُوجُ الْعَبْدِ الْأَمَةَ؟ قَالَ: لَا

\*\* ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا: جس کی ایک مسلمان کنیز تھی اور ایک عیسائی غلام تھا، کیا وہ اس غلام کی شادی اس کنیز کے ساتھ کر سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں!

نَصْرَانِيَّةٌ تَحْتَ نَصْرَانِيٍّ تُسَلِّمُ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا

باب: جب کوئی عیسائی عورت کسی عیسائی مرد کی بیوی ہو

اور اس مرد کے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے

10070 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ

النَّصْرَانِيِّ فَتُسَلِّمُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: تَفَارِقُهُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا. أَخْبَرَنَا

\*\* زہری ایسی عیسائی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی عیسائی مرد کی بیوی ہو اور پھر مرد کے اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے تو زہری فرماتے ہیں: وہ عورت اس سے علیحدگی اختیار کر لے گی اور اس عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گی۔

10071 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ:

وَقَالَ غَيْرُهُ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ؛ لِأَنَّهَا دَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس عورت کو نصف مہر ملے گی، کیونکہ اس عورت نے اس مرد کو اسلام کی طرف

آنے کی دعوت دی تھی۔

**10072 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَبَاحٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَفَارِقُهُ، وَلَهَا

نِصْفُ الصَّدَاقِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ عورت اُس مرد سے علیحدہ ہو جائے گی اور اُس عورت کو نصف مہر ملے گا۔

**10073 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ رَبَاحٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسَلِّمُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا صَدَاقَ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسی عیسائی کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو کسی عیسائی

مرد کی بیوی ہو اور مرد کے اُس کی رخصتی کروانے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور کوئی مہر نہیں ہوگا۔

### الْمُشْرِكُ كَانَ يَفْتَرِ قَانَ

باب: دو مشرک (میاں بیوی) جب علیحدہ ہو جائیں

**10074 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي مُشْرِكٍ طَلَّقَ مُشْرِكَةً، فَلَمْ تَعْتَدْ حَتَّى

أَسْلَمَتْ قَالَ: تَعْتَدُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَقَوْلٍ قَالَ: وَلَا مِيرَاثَ لَهَا، وَقَالَ: فِي مُشْرِكٍ مَاتَ عَنْ مُشْرِكَةٍ فَاسْلَمَتْ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا قَالَ: تَعْتَدُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَيُحْتَسَبُ بِمَا مَضَى مِنْ عِدَّتِهَا فِي الشِّرْكِ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے مشرک شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی مشرک بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ عورت

عدت نہیں گزار پاتی کہ اسلام قبول کر لیتی ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: وہ عورت تین حیض تک عدت گزارے گی وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اُس عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جو مشرک ہو وہ اپنی مشرک بیوی کو چھوڑ کر مر جائے اور پھر اُس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ عورت تین ماہ دس دن تک عدت گزارے گی انہوں نے اُس عورت کی زمانہ شرک کی گزری ہوئی عدت کو بھی شمار کیا ہے جو اُس نے اسلام قبول کرنے سے پہلے گزاری تھی۔

**10075 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَا مُحَارِبَيْنِ فَاسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَقَدْ

انْقَطَعَ النِّكَاحُ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر وہ دونوں اہل حرب سے تعلق رکھتے ہوں اور اُن میں سے کوئی ایک اسلام قبول

کر لے تو نکاح منقطع ہو جائے گا۔



## الْمُرْتَدَّانِ

## باب: دو مرتد (میاں بیوی) کا حکم

**10076 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُمَرُو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا ارْتَدَّ الْمُرْتَدُّ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَدْ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ سَوَاءٌ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی مرتد شخص اسلام کو چھوڑ دے تو اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان تعلق ختم ہو جائے گی۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس بارے میں مرد اور عورت کا حکم برابر ہے۔

**10077 -** اقوال تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا ارْتَدَّتِ الْمَرْأَةُ، وَلَهَا زَوْجٌ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا، وَقَدْ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا، وَإِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی عورت مرتد ہو جائے اور اُس کا شوہر موجود ہو اور اُس کے شوہر نے ابھی اُس کی رخصتی نہ کروائی ہو تو اُس عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گا اور اُن دونوں کے درمیان نکاح کا عدم ہو جائے گا، لیکن اگر مرد نے اُس عورت کی رخصتی کروائی ہوئی تھی تو اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔

**10078 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يُؤَسَّرُ فَيَتَنَصَّرُ قَالَ: إِذَا عَلِمَ ذَلِكَ بَرِئَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ، وَاعْتَدَتْ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

\*\*\* اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جسے قیدی بنا لیا جاتا ہے اور وہ عیسائیت اختیار کر لیتا ہے تو عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: جب اس بات کا علم ہوگا تو اُس کی بیوی اُس سے علیحدہ ہو جائے گی اور تین حیض تک عدت گزارے گی۔

**10079 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُرْتَدَّةِ: كَمْ تَعْتَدُ امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ، قُلْتُ: قَتِلَتْ؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

\*\*\* موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے مرتد شخص کے بارے میں دریافت کیا: اُس کی بیوی کتنی عدت گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا: تین حیض! میں نے دریافت کیا: اگر اُس مرتد کو قتل کر دیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پھر وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی۔

## النَّصْرَانِيَّانِ تَسْلِمُ الْمَرْأَةُ قَبْلَ الرَّجُلِ

## باب: دو عیسائی (میاں بیوی) کا حکم جن میں سے عورت مرد سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے

**10080 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسَلِّمُ الْمَرْأَةُ قَالَ: لَا يَغْلُو النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَةَ، يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا

\*\* عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو اور پھر وہ عورت اسلام قبول کر لے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کوئی عیسائی مرد کسی مسلمان عورت پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا، اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**10081 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: أَنْبَأَنِي ابْنُ الْمَرْوَةِ النَّبِيُّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا عَمْرٌ، حِينَ عَرِضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ، فَأَبَى فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا "

\*\* سلیمان شیبانی بیان کرتے ہیں: مجھے اُس عورت کے صاحبزادے نے یہ بات بتائی، جس عورت اور اُس کے شوہر کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علیحدگی کروادی تھی اُس عورت کے شوہر کے سامنے اسلام پیش کیا گیا تھا تو اُس نے اس سے انکار کر دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

**10082 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نِسَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ لَنَا حِلٌّ، وَنَسَاؤُنَا عَلَيْهِمْ حَرَامٌ

\*\* ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اہل کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں اور ہماری عورتیں اُن کے لیے حرام ہیں۔

**10083 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ قَالَ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَيْرَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ رَوْجَهَا، فَكَتَبَ فِيهَا عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَنْ خَيْرُهَا فَإِنْ شَاءَتْ فَارْقَنَهُ، وَإِنْ شَاءَتْ فَارْقَتْ عَنْدَهُ

\*\* عبداللہ بن یزید خطمی بیان کرتے ہیں: حیرہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے اسلام قبول کر لیا، اُس کے شوہر نے اسلام قبول نہیں کیا تھا تو اُس عورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم لوگ اُسے اختیار دو اگر وہ چاہے تو وہ اُس شوہر سے علیحدگی اختیار کر لے اور اگر چاہے تو اُس کے ہاں ٹھہری رہے۔

**10084 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ مِصْرٍهَا

\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا جبکہ وہ اُس عورت کو اُس کے شہر سے نکالتا نہیں ہے۔

**10085 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ دَارِ هَجْرَتِهَا

\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا جب تک وہ اُس عورت کو اُس کی ہجرت کے مقام سے نکالتا نہیں ہے۔

## لَا تُنْكَحُ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا فِي عَهْدٍ

باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کسی بھی عورت کے ساتھ صرف ذمی ہونے کی صورت میں

نکاح کیا جاسکتا ہے

10086 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

إِلَّا فِي عَهْدٍ

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: اہل کتاب میں سے صرف ذمی عورت کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے۔

10087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَلِيٍّ

فِي نِكَاحِ الْمُشْرِكَاتِ فِي غَيْرِ عَهْدٍ: أَنَّهُ كَرِهَ نِسَائَهُمْ، وَرَخَّصَ فِي ذَبَائِحِهِمْ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ.

\*\*\* ابو عیاض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو مشرک عورت ذمی نہ ہو، اس کے ساتھ نکاح

کرنے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل حرب کی سرزمین پر ان کے ذبیحہ کے بارے میں اجازت دی ہے۔

10088 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي

عِيَاضٍ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابو عیاض سے منقول ہے۔

10089 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ لَا تُنْكَحُ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ

الْكِتَابِ إِلَّا فِي عَهْدٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: اہل کتاب کی کسی بھی عورت کے ساتھ اس وقت نکاح کیا

جاسکتا ہے جب وہ ذمی ہو۔

## الْحَزِيَّةُ

باب: جزیرہ کا حکم

10090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ، مَوْلَى عُمَرَ: أَنَّ

عُمَرَ، كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ: أَنْ لَا يَضْرِبُوا الْحَزِيَّةَ عَلَى النِّسَاءِ، وَلَا عَلَى الصَّبِيَّانِ، وَأَنْ يَضْرِبُوا الْحَزِيَّةَ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى مِنَ الرِّجَالِ، وَأَنْ يُخْتَمُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، وَيَجْزُوا نَوَاصِيَهُمْ مَنِ اتَّخَذَ مِنْهُمْ شَعْرًا، وَيُلْزِمُوهُمْ الْمَنَاطِقَ، وَيَمْنَعُوهُمْ الرُّكُوبَ إِلَّا عَلَى الْأَكْفِ عَرَضًا قَالَ: يَقُولُ: رَجُلَاهُ مِنْ شِقِّ وَاحِدٍ، قَالَ عَبْدُ

اللہ: وَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ وَلِيَ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فِي حَدِيثِ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ: فَضَرَبَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ عَلَى مَنْ كَانَ بِالشَّامِ، مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ، وَمُدَّتَيْنِ مِنَ الطَّعَامِ، وَقُسْطَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ مِنْ زَبْتٍ، وَضَرَبَ عَلَى مَنْ كَانَ بِمِصْرَ أَرْبَعَ دَنَانِيرَ، وَارْدَتَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَشَيْنًا ذَكَرَهُ، وَضَرَبَ عَلَى مَنْ كَانَ بِالْعِرَاقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَفِيزًا، وَشَيْنًا لَا أَحْفَظُهُ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ مَعَ ذَلِكَ ضِيَاغَةً مِنْ مَرٍّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ ثِيَابًا، وَذَكَرَ شَيْنًا لَمْ يَحْفَظْهُ

\*\*\* نافع نے اسلم جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے سپہ سالاروں کو یہ خط لکھا تھا کہ خواتین اور بچوں پر جزیہ عائد نہ کیا جائے اور مردوں میں سے اُس شخص پر جزیہ عائد کیا جائے جس کے زیر ناف بال اُگ چکے ہوں اور یہ کہ اُن کی گردنوں پر مہر لگائی جائے اور اُن میں سے جو شخص بال رکھتا ہے اُس کی پیشانی کے بال کاٹ دیئے جائیں اور اُن پر پنکا پہننا (جو علامتی نشان ہو) لازمی قرار دیا جائے اور انہیں سواری کرنے سے منع کر دیا جائے البتہ عرض کے طور پر کر سکتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اُن کے دونوں پاؤں ایک ہی طرف ہوں۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تھے تو انہوں نے بھی ایسا ہی کروایا تھا۔

عبداللہ نامی راوی نے نافع کے حوالے سے اسلم کی نقل کردہ روایت میں یہ بات بھی نقل کی ہے: شام میں موجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا تھا کہ اُن میں سے ہر مرد پر چار دینار کی ادائیگی اور دو مہ اناج کی ادائیگی اور زیتون کے تیل کے دو یا تین قسط (مخصوص پیمانہ) لازم ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصر کے رہنے والے لوگوں پر چار دینار کی ادائیگی، اناج کے دو اردب اور ایک اور چیز لازم کی تھی جس کا راوی نے ذکر بھی کیا تھا انہوں نے عراق کے رہنے والوں پر چار درہم کی ادائیگی پندرہ قفیز (اناج) کی ادائیگی اور ایک اور چیز کی ادائیگی لازم قرار دی تھی جو مجھے یاد نہیں ہے اس کے ساتھ انہوں نے اُن لوگوں پر یہ چیز بھی لازم قرار دی تھی کہ جو مسلمان وہاں سے گزرے تھے اُس کی تین دن تک مہمان نوازی کریں گے اور اُن کو الگ سے باپردہ رہائش دیں گے انہوں نے ایک اور چیز بھی ذکر کی تھی جو راوی کو یاد نہیں رہی۔

10091 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ عَلَى الْجِزْيَةِ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنَ الْعَرَبِ، وَقَبِيلِ الْجِزْيَةِ مِنَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَكَانُوا مَجُوسًا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کی عبادت کرنے والے لوگوں کے ساتھ جزیہ کی ادائیگی کی شرط پر صلح کر لی تھی البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف تھا جو عربوں سے تعلق رکھتے تھے (اور بتوں کے عبادت گزار تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے رہنے والوں سے جزیہ وصول کیا تھا وہ لوگ مجوسی تھے۔

**10092 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى نَصْرَانِيٍّ بِمَكَّةَ، يُقَالُ لَهُ مُوَهَّبٌ، دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ جَزِيَّةً قَالَ: وَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ آيَلَةٍ ثَلَاثِمِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ ضِيَافَةً مَنْ مَرَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثًا، وَأَنْ لَا يَعْتَشُوا مُسْلِمًا، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَأَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرُوهَ أَنَّهُمْ كَانُوا ثَلَاثِمِائَةٍ

\*\*\* ابو حویرث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں موجود ایک عیسائی شخص جس کا نام موہب تھا اُس پر ہر سال ایک دینار کی ادائیگی جزیہ کے طور پر لازم قرار دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایلمہ کے رہنے والے لوگوں پر ہر سال تین سو دینار کی ادائیگی لازم قرار دی تھی اور اُن پر یہ بات بھی لازم قرار دی تھی کہ جو مسلمان اُن کے علاقے سے گزریں گے اُن کی تین دن تک مہمان نوازی کی جائے گی اور وہ مسلمانوں کے پاس جمع نہیں رہیں گے (یعنی اُسے علیحدگی میں آرام کرنے کا موقع دیں گے)۔

ابراہیم نخعی نے اسحاق بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُن لوگوں کی تعداد تین سو تھی۔

**10093 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءَ عَنِ الْجَزِيَّةِ، فَقَالَ: مَا عَلِمْنَا شَيْئًا مَعْلُومًا إِلَّا مَا صُورَ لِحُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ أَحْرَزُوا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ذَلِكَ \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے جزیہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی متعین تعداد نہیں ہے بلکہ جس شرط پر اُن لوگوں کے ساتھ صلح کی جائے گی (اُسی شرط کے مطابق اُن سے وصولی کی جائے گی) پھر وہ لوگ اپنے اموال میں سے ہر ایک چیز کو محصور کر لیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی مجھے یہی بات بتائی ہے۔

**10094 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ تَوْخَذَ مِنْهُمْ فِي الْجَزِيَّةِ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ، وَمِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ دِينَارًا؟ قَالَ: ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ الْيَسَارِ

\*\*\* ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ شام سے تعلق رکھنے والے اہل کتاب سے جزیہ میں چار دینار وصول کیے جاتے ہیں جبکہ اہل یمن سے ایک دینار وصول کیا جاتا ہے تو مجاہد نے جواب دیا: یہ خوشحالی کے حوالے سے (لازم ہوتا ہے)۔

**10095 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ ضَرَبَ الْجَزِيَّةَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ بَلَغَ الْحُلُمَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، أَوْ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ، جَعَلَ الْوَرَقَ عَلَى مَنْ كَانَ مِنْهُمْ بِالْعِرَاقِ؛ لِأَنَّهَا أَرْضُ وَرَقٍ، وَجَعَلَ الذَّهَبَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ، لِأَنَّهَا أَرْضُ

الذَّهَبِ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ مَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقَهُمْ وَكَسَوَتْهُمْ أَلْتِی كَانَ عُمَرُ یَكْسُوهَا النَّاسَ، وَضِیَافَةً مِّنْ نَّرَلِ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَ لِّیَالٍ وَآيَاتِهِنَّ

قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لَنَا مُوسَى: قَالَ نَافِعٌ: فَسَمِعْتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ أَهْلَ الْجَزِیَةِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوا: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ إِذَا نَزَلُوا بِنَا یُكَلِّفُونَا الْغَنَمَ وَالذَّجَاجَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَطْعِمُوهُمْ مِنْ طَعَامِكُمْ الَّذِی تَأْكُلُونَ، وَلَا تَزِيدُوهُمْ عَلَى ذَلِكَ

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہر بالغ شخص پر چالیس درہم یا چار دینار بطور جزیہ ادا کرنے کو لازم قرار دیا تھا، اُن میں سے جن لوگوں کا تعلق عراق کی سرزمین سے تھا اُن پر چاندی کی ادائیگی لازم قرار دی تھی کیونکہ اُن کے ہاں چاندی زیادہ تھی اور اہل شام پر سونے کی ادائیگی لازم قرار دی تھی کیونکہ اُن کے ہاں سونے کا رواج تھا، اس کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں پر کچھ دیگر ساز و سامان اور کپڑے وغیرہ کی ادائیگی بھی لازم قرار دی تھی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو پہننے کے لیے دیا کرتے تھے اور اُن پر یہ بات بھی لازم تھی کہ جو مسلمان اُن کے ہاں مہمان کے طور پر آئے اُس کی تین دن تک مہمان نوازی کرنی ہے۔

ابن جریج نے موسیٰ کے حوالے سے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: اہل شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ جن پر جزیہ کی ادائیگی لازم تھی، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: جب مسلمان ہمارے ہاں مہمان کے طور پر آتے ہیں تو ہمیں اس بات کا پابند کرتے ہیں کہ ہم انہیں بکری (کا گوشت) اور مرغی کھلائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُن لوگوں کو وہ چیز کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو، تمہارے لیے مزید کچھ کھانا لازم نہیں ہے۔

10096 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ، مَوْلَى عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجَزِیَةَ، وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ: أَنْ لَا يَضْرِبُوا الْجَزِیَةَ إِلَّا عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوْسَى، وَلَا يَضْرِبُوهَا عَلَى صَبِيٍّ، وَلَا عَلَى امْرَأَةٍ، فَضَرَبَ عَلَى أَهْلِ الْعِرَاقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا عَلَى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلَى أَهْلِ الْعِرَاقِ أَيْضًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، وَضَرَبَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ أَيْضًا مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، وَثَلَاثَةَ أَفْسَاطٍ مِنْ زَيْتٍ، وَكَذَا وَكَذَا شَيْئًا مِنَ الْعَسَلِ، وَالْوَدَكِ، لَمْ یَحْفَظْهُ أَيُّوبُ أَوْ نَافِعٌ، وَضَرَبَ عَلَى أَهْلِ مِصْرَ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلَى أَهْلِ مِصْرَ أَيْضًا ارْدَبًا مِنْ قَمْحٍ، وَشَيْئًا لَا یَحْفَظُهُ، وَكَسَوَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَرِیْبَةَ مَضْرُوبَةً، وَعَلَيْهِمْ ضِیَافَةُ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثًا، یُطْعَمُونَ مِنْ مَّا یَأْكُلُونَ مِمَّا یَحِلُّ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ طَعَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ شَكُّوا إِلَيْهِ أَنَّهُمْ یُكَلِّفُونَا الذَّجَاجَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُطْعِمُوهُمْ إِلَّا مِمَّا تَأْكُلُونَ مِمَّا یَحِلُّ لَهُمْ مِنْ طَعَامِكُمْ

\*\*\* نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ کی ادائیگی مقرر کرتے ہوئے



شکروں کے سپہ سالاروں کو اس بارے میں خط لکھا کہ وہ جزیہ کی ادائیگی اُس شخص پر لازم قرار دیں جس کے زیرِ ناف بال اُگ چکے ہوں، وہ کسی بچہ یا کسی عورت پر جزیہ کی ادائیگی کو لازم قرار نہ دیں، انہوں نے اہل عراق میں سے ہر شخص پر چالیس درہم (سالانہ) کی ادائیگی مقرر کی اور اہل عراق پر پندرہ صاع (اناج) کی ادائیگی بھی مقرر کی، انہوں نے اہل شام میں سے ہر فرد پر چار درہم کی ادائیگی مقرر کی اور اہل شام میں سے گندم کے دو منہ کی ادائیگی اور زیتون کے تیل کے تین قسط کی ادائیگی مقرر کی اور اسی طرح کچھ شہد کی اور جربہ کی ادائیگی بھی مقرر کی، جو ابوب یا نافع نامی راوی کو یاد نہیں رہا، انہوں نے اہل مصر پر ہر فرد پر چار دینار کی ادائیگی لازم مقرر کی، انہوں نے اہل مصر پر گندم کے ایک اردب (خصوص پیمانہ) کی ادائیگی لازم قرار دی اور ایک اور چیز بھی لازم قرار دی، جو راوی کو یاد نہیں رہی اور اس کے علاوہ امیر المؤمنین کو متعین تعداد میں کپڑا بھی ادا کرنا تھا اور اُن لوگوں پر تین دن تک مسلمانوں کی مہمان نوازی بھی لازم تھی، وہ لوگ جو کھاتے تھے اُس میں سے انہوں نے مسلمانوں کو کھلانا تھا، (بشرطیکہ) وہ چیز مسلمانوں کے لیے کھانا حلال ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے، تو اُن لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ شکایت کی کہ مسلمان ہمیں مرغی کھلانے کا پابند کرتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم انہیں صرف وہ چیز کھاؤ جسے تم خود کھاتے ہو اور وہ ایسی چیز ہونی چاہیے جو تمہاری خوراک ہو، اللہ تعالیٰ لیکن اُن لوگوں کے لیے حلال ہو۔

**10097 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: شَرَطَ عَلَيْهِمْ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ

ضِيَاةً

\*\*\* ابواسحاق بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں پر یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ وہ ایک دن اور ایک رات کی مہمان نوازی کریں

گے۔

**10098 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ وَحْشِيَّةٍ، عَنْ

مُجَاهِدٍ: أَنَّ عُمَرَ: فَرَضَ عَلَى مَنْ كَانَ بِالْيَمَنِ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ دِينَارًا عَلَى كُلِّ حَالِمٍ، وَعَلَى مَنْ كَانَ بِالشَّامِ مِنَ الرُّومِ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ، وَعَلَى أَهْلِ السَّوَادِ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یمن میں موجود زمینوں پر ہر بالغ شخص پر ایک دینار کی ادائیگی لازم قرار

دی تھی اور شام میں موجود اہل روم پر چار دینار کی ادائیگی مقرر کی تھی جبکہ سواد کے رہنے والوں پر اڑتالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی۔

**10099 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقِ

بْنِ الْأَجْدَعِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ: أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ، وَحَالِمَةٍ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ دِينَارًا أَوْ قِيمَتَهُ مُعَافِرِيًّا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانَ مَعْمَرٌ يَقُولُ: هَذَا غَلَطٌ قَوْلُهُ حَالِمَةٍ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ شَيْءٌ، مَعْمَرُ الْقَائِلُ "قَالَ الثَّوْرِيُّ فِيمَنْ أَحْتَاجَ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَلَمْ يَجِدْ مَا يُؤَدِّي فِي جَزِيَّتِهِ قَالَ: يُسْتَأْنَى بِهِ حَتَّى يَجِدَ فَيُؤَدَّى، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذَلِكَ، فَإِنْ أَيْسَرَ أَحَدٌ لِمَا مَضَى، فَإِنْ عَجَزَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ

الصُّلْحِ الَّذِي صَالَحَ عَلَيْهِ وَضِعَ عَنْهُ إِذَا عُرِفَ عَجْزُهُ وَيَضَعُهُ عَنْهُ الْإِمَامُ

\*\*\* مسروق بن اجدع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اہل ذمہ میں سے ہر بالغ مرد اور بالغ عورت سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر معاف وصول کریں۔ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات کہی ہے: روایت کا یہ لفظ ”بالغ عورت“ غلط ہے کیونکہ خواتین پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ذمیوں میں سے جو شخص محتاج ہو اور جزیہ ادا نہ کر سکتا ہو تو اسے مہلت دی جائے گی جب اس کے پاس ادائیگی کی گنجائش ہوگی تو وہ اسے ادا کر دے گا اس پر اس کے علاوہ اور کچھ لازم نہیں ہے اور اگر وہ خوشحال ہو تو اس سے مخصوص ادائیگی وصول کر لی جائے گی اور اگر وہ صلح کے حوالے سے کسی چیز سے عاجز ہو جائے جس پر اس نے مصالحت کی ہو تو جب اس کا عاجز ہونا پتا چل جائے تو اس سے اتنا حصہ معاف کر دیا جائے گا (مسلمانوں کا) حکمران اس کو وہ ادائیگی معاف کر دے گا۔

10100 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ: وَمَنْ كَرِهَ الْإِسْلَامَ مِنْ يَهُودِيٍّ وَنَصْرَانِيٍّ، فَإِنَّهُ لَا يُحَوَّلُ عَنْ دِينِهِ، وَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، ذَكَرٍ وَأُنْثَى، حُرٌّ وَعَبْدٌ دِينَارٌ أَوْ مِنْ قِيَمَةِ الْمُعَافَرِ أَوْ عَرَضِهِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: ذَكَرَ عَنْ عُمَرَ صَرَائِبَ مُخْتَلِفَةً عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ الَّذِينَ أُخِذُوا عَنْوَةً. قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَذَلِكَ إِلَى الْوَالِي يَزِيدُ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ يَسْرَتِهِمْ، وَيَضَعُ عَنْهُمْ بِقَدْرِ حَاجَتِهِمْ، وَلَيْسَ لِذَلِكَ وَقْتُ يَنْظُرُ فِيهِ الْوَالِي عَلَى قَدْرِ مَا يُطِيقُونَ، فَأَمَّا مَا لَمْ يُؤْخَذْ عَنْوَةً حَتَّى صُولِحُوا صَلَاحًا، فَلَا يَزَادُ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ عَلَى مَا صُولِحُوا عَلَيْهِ، وَالْجِزْيَةُ عَلَى مَا صُولِحُوا عَلَيْهِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ فِي أَرْضِهِمْ وَأَعْنَاقِهِمْ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَيْهِمْ زَكَاةٌ فِي أَمْوَالِهِمْ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو جو خط لکھا تھا اس میں یہ بات تحریر تھی کہ جو یہودی یا عیسائی شخص اسلام قبول کرنے کو پسند نہیں کرتا تو اسے اس کے دین سے (زبردستی) پھیرا نہیں جائے گا ہر بالغ شخص پر جزیہ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام ہو یہ ایک دینار ہو گا یا اس کی قیمت کے برابر معاف یا کوئی اور سامان ہو گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذمیوں پر مختلف قسم کے جزیہ کا ذکر کیا گیا ہے جو ان سے وصول کیا جاتا تھا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: یہ حاکم وقت کی صوابدید پر ہوگا وہ اہل ذمہ کی خوشحالی کے مطابق اس میں اضافہ کر سکتا ہے اور ان کی محتاجی کے حساب سے اس میں کمی بھی کر سکتا ہے اس حوالے سے کوئی متعین حد نہیں ہے بلکہ حاکم وقت ان لوگوں کی استطاعت کے مطابق اس کا جائزہ لے گا البتہ جن لوگوں کو جنگ کر کے فتح نہیں کیا گیا یہاں تک کہ انہوں نے صلح کر لی تو ان

کے ساتھ جو مصالحت کی گئی ہے اُس سے زیادہ اُن سے کوئی ادائیگی نہیں لی جائے گی اور اُن کا جزیہ اُس مصالحت کے مطابق ہوگا جو اُن کے ساتھ طے کیا گیا تھا خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو جو اُن کی سر زمین میں ہوگا اور اُن کے وجود کے حساب سے ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کے اموال میں اُن پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

**10101 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ

قَالَ: إِذَا تَدَارَكَ عَلَى الرَّجَالِ جَزَيْتَانِ أُخِذَتِ الْأُولَى

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان احول نے طائوس کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مردوں پر دو قسم کا جزیہ لازم ہو جائے تو اُن سے پہلے والا وصول کیا جائے گا۔

## مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: اہل ذمہ کے اموال میں سے کیا چیز (وصول کرنا یا لینا) جائز ہے؟

**10102 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ

ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا نَمْرُ بِأَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَذْبَحُونَ لَنَا الدَّجَاجَةَ وَالشَّاةَ قَالَ: وَتَقُولُونَ قَالَ: مَاذَا؟ قَالَ يَقُولُ: (لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأَمْتِينَ سَبِيلٌ) (آل عمران: 75) قَالَ: أَنَّهُمْ إِذَا آدَوْا الْجِزْيَةَ لَمْ يَحِلَّ لَكُمْ أَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِطَبِيبٍ أَنفُسِهِمْ

\*\*\* صعاء بن معاویہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور کہا: ہم ذمیوں کے پاس سے گزرتے ہیں وہ ہمارے لیے مرغی یا بکری ذبح کر دیتے ہیں انہوں نے کہا: تم لوگ کہتے ہو انہوں نے دریافت کیا وہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ یہ کہتے ہیں ”ہمارا اُمی لوگوں پر کوئی قابو نہیں ہے“ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب وہ لوگ جزیہ ادا کر دیں تو اب تمہارے لیے اُن کے اموال صرف اُن کی رضامندی سے لینا جائز ہوگا۔

**10103 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ: "أَنَّ جَيْشًا مَرُّوا بِزَرْعٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ

الذِّمَّةِ، فَأَرْسَلُوا فِيهِ دَوَّائَهُمْ، وَحَبَسَ رَجُلٌ مِنْهُمْ دَابَّتَهُ، وَجَعَلَ يَتَّبِعُ بِهَا الْمَرْعَى، وَيَمْنَعُهَا مِنَ الزَّرْعِ، فَجَاءَ الذِّمِّيُّ صَاحِبُ الزَّرْعِ إِلَى الَّذِي حَبَسَ دَابَّتَهُ، فَقَالَ: كَفَّانِيكَ اللَّهُ، أَوْ قَالَ: كَفَّانِي اللَّهُ بِكَ، فَلَوْلَا أَنْتَ كُفَيْتَ هَؤُلَاءِ، وَلَكِنْ إِنَّمَا يَدْفَعُ عَنْ هَؤُلَاءِ بِكَ"

\*\*\* ابن ابی رواد بیان کرتے ہیں: ایک لشکر کا گزرا ایک ذمی شخص کے کھیت کے پاس سے گزرا اُن لوگوں نے اپنے جانور اُس کھیت کی طرف بھیجے تو ایک شخص نے اپنے جانور کو نہیں بھیجا وہ اپنے جانور کو لے کر چراگاہ میں گیا، لیکن اُسے کھیت میں نہیں جانے دیا وہ ذمی شخص جو اُس کھیت کا مالک تھا وہ اُس شخص کے پاس آیا جس نے اپنے جانور کو اُس کے کھیت سے روک رکھا تھا تو اُس نے کہا: تمہارے حوالے سے اللہ تعالیٰ میرے لیے کفایت کر جائے گا (راوی کو شک ہے شاید الفاظ کچھ مختلف ہیں)

لیکن مفہوم وہی ہے) اگر تم نہ ہوتے تو میں ان لوگوں کی جگہ کفایت کر جاتا اور ان لوگوں سے تمہاری وجہ سے (عذاب یا ناراضگی) کو پرے کیا گیا ہے۔

**10104 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَوِّاءِ فَرَأَانَا نَتَّقِي أَنْ نُصِيبَ مِنْ فَائِكَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَ: إِنَّ مِمَّا صَلَحَهُمْ عَلَيْهِ عُمَرُ يَوْمٌ وَكَيْلَةٌ لِلْمَسَافِرِ، يَعْنِي: التَّرْوَلَ

\*\*\* سعید بن وہب بیان کرتے ہیں: ہم ایک امیر کے ساتھ تھے انہوں نے ہمیں دیکھا کہ ہم اہل ذمہ کے پھلوں کو حاصل کرنے سے بچ رہے ہیں تو انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی تھی کہ مسافر کو ایک دن اور ایک رات کی خوراک ملے گی۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی جب وہ پڑاؤ کرے گا تو اسے یہ بھولت ملے گی)

**10105 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ جُهَيْنَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَلَّكُمْ إِنْ تَقَاتَلُوا قَوْمًا فَتَنْظَهُرُوا عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُوكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، فَيَصَالِحُوكُمْ، فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ غَيْرَ ذَلِكَ

\*\*\* ہلال بن یساف نے جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی قوم کے ساتھ لڑائی کرو گے اور پھر ان پر غالب آ جاؤ گے تو وہ اپنی جانوں اور بال بچوں کی بجائے اپنے اموال کے بدلے میں تم سے بچنا چاہیں گے اور وہ تمہارے ساتھ صلح کر لیں گے تو تم ان سے اس کے علاوہ (جو طے شدہ جزیہ ہو) اور کچھ حاصل نہ کرنا۔

**10106 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَمْرٌ بِالثَّمَارِ، أَكُلُ مِنْهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا بِأَذْنِ أَهْلِهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: لَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ أَنْ يُعْطَى الْجِزْيَةُ يَقْرَأَ الصَّغَارِ وَالذَّلِ قَالَ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ، يَقُولُ ذَلِكَ

\*\*\* ابراہیم بن عبد الاعلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: اگر میں پھلوں کے پاس سے گزرتا ہوں تو کیا انہیں کھالوں؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر تم نہیں کھا سکتے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلمان کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کمتر ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے جزیہ ادا کرے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

**10107 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَآتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَخِذْ الْأَرْضَ، فَاتَّقَبَّلْهَا أَرْضَ جِزْيَةٍ فَأَعْمُرْهَا، وَأَوْدِي خَرَجَهَا؟ فَتَهَا، ثُمَّ جَانَهُ آخِرَ فَتَهَا،

ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَتَنَاهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا تَعْمَدِ إِلَى مَا وَلَّى اللَّهُ هَذَا الْكَافِرَ فَتَخْلَعُهُ مِنْ عُنُقِهِ وَتَجْعَلَهُ فِي عُنُقِكَ، ثُمَّ تَلَا (قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ) (التوبة: 29)، حَتَّى (صَاغِرُونَ) (التوبة: 29) "

\*\*\* حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں کوئی زمین لیتا ہوں تو میں جزیہ کی زمین لے لیتا ہوں اور اُسے آباد کر دیتا ہوں تو کیا میں اُس کا خراج ادا کروں گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسے اس سے منع کر دیا، پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا، انہوں نے اُسے بھی منع کر دیا، پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا تو انہوں نے اُسے بھی منع کر دیا، پھر انہوں نے فرمایا: تم اُس چیز کا قصد نہ کرو جس کا اللہ تعالیٰ نے کافر شخص کو نگران مقرر کیا ہے کہ وہ چیز اُس کی گردن سے اتار کر اپنی گردن میں ڈال لو، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"تم اُن لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں"

یہ آیت یہاں تک ہے: "صاغرون"۔

10108 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ كَلْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَرَى فِي شِرَاءِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: حَسَنٌ قَالَ: يَأْخُذُونَ مِنِّي مِنْ كُلِّ جَرِيْبٍ قَفِيْزًا وَدِرْهَمًا قَالَ: لَا تَجْعَلْ فِي عُنُقِكَ صَغَارًا \*\*\* کلب بن وائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، میں نے کہا: زمین کو خریدنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: یہ اچھا کام ہے تو کلب نے کہا: وہ لوگ ہر ایک جریب (یعنی اناج کے ڈھیر) کے عوض میں مجھ سے ایک قفیر یا ایک درہم وصول کر لیتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی گردن میں کتری نہ ڈالو۔

10109 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَا أَحَبُّ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِيْ جَزِيَّةً بِخُمْسَةِ دَرَاهِمٍ، أَفْرُ عَلَى نَفْسِي بِالصَّغَارِ \*\*\* ميمون بن مهران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمام روئے زمین پانچ درہم کے عوض میں جزیہ کے طور پر مجھے مل جائے جبکہ مجھے اپنی ذات کے حوالے سے کمتر ہونے کا اقرار کرنا پڑے

10110 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

10111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ أَسْلَمَ فَأَرَادُوا أَنْ يَأْخُذُوا يَعْنِي مِنْهُ جَزِيَّةً، أَوْ كَمَا قَالَ، فَأَبَى، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّمَا أَنْتَ مُتَعَوِّذٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنْ فِي الْإِسْلَامِ لَمَعَادًا إِنْ فَعَلْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَاللَّهِ إِنْ فِي الْإِسْلَامِ لَمَعَادًا

\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: نجران سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مسلمان ہو گیا لوگوں نے اُس سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا تو اُس نے جزیہ دینے سے انکار کر دیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم پناہ حاصل کرنے والے شخص ہو! (یعنی تم نے پناہ لینے کے لیے اسلام قبول کیا ہے) تو اُس شخص نے کہا: اگر میں نے ایسا کیا بھی ہے، تو اسلام پناہ گاہ ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے اللہ کی قسم! اسلام پناہ گاہ ہے۔

## صَدَقَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

### باب: اہل کتاب کا صدقہ (یعنی جزیہ)

**10112 - آثار صحابہ:** قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَلَى الْإِيلَةِ، فَقُلْتُ: اسْتَعْمَلْتَنِي عَلَى الْمَكْسِ مِنْ عَمَلِكَ، فَقَالَ: خُذْ مَا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْخُذُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، إِذَا بَلَغَ مِائَتِي دِرْهَمٍ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَمِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ مِنْ كُلِّ عَشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَمِمَّنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ دِرْهَمٍ دِرْهَمًا

\*\* انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے ایلہ کا گورنر مقرر کیا تو میں نے کہا: آپ مجھے اپنے سرکاری کاموں میں سے ٹیکس وصول کرنے کا ابکار مقرر کر رہے ہیں! تو انہوں نے فرمایا: تم اُس چیز کو وصول کرو جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہل اسلام سے وصول کیا کرتے تھے کہ جب کسی شخص کے پاس موجود درہم دوسو ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور اہل ذمہ میں سے ہر بیس میں سے ایک ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو شخص ذمی نہیں ہے اُس میں سے ہر دس درہم میں سے ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**10113 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَعَثَهُ عَلَى الْإِيلَةِ قَالَ: فَقُلْتُ: بَعَثْتَنِي عَلَى شَرِّ عَمَلِكَ قَالَ: ثُمَّ أَخْرَجَ إِلَيَّ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

\*\* انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں ایلہ بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا کہ آپ مجھے اپنے کاموں میں سے سب سے بُرے کام کے لیے بھیج رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے میرے سامنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب نکال کر دکھایا

پھر معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت یہاں نقل ہوئی ہے۔

**10114 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي أَمْوَالِ أَهْلِ الدِّمَةِ، إِذَا مَرُّوا بِهَا عَلَى أَصْحَابِ الصَّدَقَةِ نِصْفَ الْعُشُورِ، وَفِي أَمْوَالِ تِجَارِ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ



✽ ✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کے اموال کے بارے میں فیصلہ دیا تھا کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ اُن کے پاس سے گزریں گے تو اُن سے نصف عشر وصول کریں گے اور تجارت کے طور پر آنے والے مشرکین کے اموال میں سے، جن کا تعلق ذمیوں سے ہو نصف عشر کی ادائیگی وصول کی جائے گی۔

**10115 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ عَاشِرٍ عَشَرَ فِي الْإِسْلَامِ لَنَا، وَمَا كُنَّا نَعِشِرُ مُسْلِمًا، وَلَا مُعَاهِدًا قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ كُنْتُمْ تَعِشِرُونَ؟ قَالَ: نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: "فَحَدَّثَنِي إِنْسَانٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَكَمْ كُنْتُمْ تَعِشِرُونَ؟ قَالَ: نِصْفَ الْعُشْرِ؟"

✽ ✽ زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں: اسلام میں سب سے پہلا ٹیکس وصول کرنے والا شخص میں ہوں ہم کسی مسلمان یا ذمی پر ٹیکس عائد نہیں کرتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر آپ لوگ کس پر ٹیکس عائد کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بنو تغلب کے عیسائیوں پر۔

ابراہیم بن مہاجر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زیاد کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ لوگ کتنا ٹیکس عائد کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نصف عشر!

**10116 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زُرَيْقٍ صَاحِبِ مَكُوسٍ مِصْرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ: مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَعَهُ مَالٌ يَتَجَرَّبُ بِهِ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا، فَمَا نَقَصَ مِنْهُ إِلَى عِشْرِينَ فَبِحَسَابِ ذَلِكَ إِلَى عِشْرَةِ دَنَانِيرَ، فَإِنْ نَقَصَ ثَلَاثُ دِنَارٍ فَلَا تَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّنْ يَتَجَرَّبُ فَخُذْ مِنْهُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا، فَمَا نَقَصَ فَبِحَسَابِ ذَلِكَ إِلَى عِشْرَةِ دَنَانِيرَ، فَإِنْ نَقَصَ ثَلَاثُ دِنَارٍ فَلَا تَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

✽ ✽ یحییٰ بن سعید نے زریق کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو مصر میں ٹیکس کی وصولی کے نگران تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ جو مسلمان تمہارے پاس سے گزرے اور اُس کے پاس مال موجود ہو جس کے ذریعہ وہ تجارت کرنا چاہتا ہو تو تم اُس سے اُس کی زکوٰۃ وصول کرو جو ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہوگی۔ تو جو اس سے کم ہو کر بیس تک آجائے تو اُس کا حساب دس دینار کے حساب سے ہوگا، لیکن اگر ایک تہائی دینار سے کم ٹیکس ہو تو پھر تم اُس سے کوئی چیز وصول نہ کرو اور اہل کتاب یا اہل ذمہ میں سے جو شخص تمہارے پاس سے گزرے جو تجارت کی غرض سے جا رہا ہو تو تم اُس سے ہر بیس میں سے ایک دینار وصول کرو اس میں جو کمی ہوگی وہ اسی حساب سے دس دینار تک ہوگی لیکن جب ٹیکس کی رقم ایک تہائی دینار سے کم ہو جائے تو تم اُس سے کچھ بھی وصول نہ کرو۔

**10117 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَيْضًا: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ نِصْفَ الْعُشْرِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اتَّجَرُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ يَأْخُذُ مِنْ تَجَارِ الْأَنْبَاطِ، أَهْلِ

الشَّامَ إِذَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ

\*\*\* یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: ذمیوں سے نصف عشر وصول کرنے والے سب سے پہلے فرد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں جو ان کی تجارت پر نصف عشر وصول کرتے تھے وہ اہل شام کے تاجروں سے اُس وقت ٹیکس وصول کرتے تھے جب وہ اناج فروخت کرنے کے لیے مدینہ منورہ آتے تھے۔

**10118 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ: وَكَتَبَ أَهْلُ مَنبِجٍ وَمَنْ وَرَاءَ بَحْرٍ عَدَنَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَغْرَضُونَ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلُوا بِتِجَارَتِهِمْ أَرْضَ الْعَرَبِ، وَلَهُمُ الْعُشُورُ مِنْهَا، فَشَاوَرَ عُمَرُ فِي ذَلِكَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاجْتَمَعُوا عَلَى ذَلِكَ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنْهُمْ الْعُشُورَ

\*\*\* عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: منہج اور عدن کے سمندر کے پار رہنے والے لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور انہیں یہ پیشکش کی کہ وہ تجارت کے سلسلہ میں عرب کی سرزمین پر آنا چاہتے ہیں تو مسلمانوں کو ان سے دسواں حصہ مل جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مشاورت کی تو تمام حضرات نے اس پر اتفاق کیا تو ان لوگوں سے عشر وصول کرنے والے پہلے فرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

**10119 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الصَّغْفُ مِمَّا يُؤْخَذُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، مِنْ أَهْلِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

\*\*\* یحییٰ بن ابو کثیر بیان کرتے ہیں: مسلمانوں سے جو وصول کی جاتی ہے اُس کا دُگنا اہل کتاب سے وصول کیا جائے گا جو سونے اور چاندی (یعنی دینار اور درہم کی شکل میں) وصول کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

**10120 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ فِي أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَمْرُؤًا بِالْعَاشِرِ فَيَأْخُذُ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرِينَ دِينَارًا

\*\*\* معمر نے طاووس کے صاحبزادے کے حوالے سے طاووس کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اہل ذمہ کے اموال میں کوئی صدقہ لازم نہیں ہوتا البتہ اگر وہ عشر وصول کرنے والے شخص کے پاس سے گزریں گے تو وہ (عشر وصول کرنے والے شخص) ان سے ہر بیس دینار میں سے ایک دینار وصول کرے گا۔

**10121 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ الْمُسْلِمِينَ: كَيْفَ يَصْنَعُ بِكُمْ الْحَبْشَةُ إِذَا دَخَلْتُمْ أَرْضَهُمْ؟ فَقَالُوا: يَأْخُذُونَ عَشْرًا مَاعِنًا قَالَ: فَخُذُوا مِنْهُمْ مِثْلَ مَا يَأْخُذُونَ مِنْكُمْ

\*\*\* ابن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے دریافت کیا: جب تم حبشہ کی سرزمین پر داخل ہوتے ہو تو اہل حبشہ تمہارے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس جو کچھ ہوتا ہے اُس کا دسواں حصہ وہ وصول کر لیتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بھی اُن سے اِس کی مانند وصول کرو جو وہ تم سے وصول کرتے ہیں۔

**10122 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ عَامِلًا بَعْدَ، فَقَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا فِي أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ؟ قَالَ: الْعَفْوُ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَأْمُرُونَنَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: فَلَا تَعْمَلْ لَهُمْ قَالَ: فَمَا فِي الْعَنْبَرِ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ فَالْخُمْسُ**

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ابراہیم بن سعد نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: ابراہیم اُن دنوں عدن کے گورنر تھے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اہل ذمہ کے اموال میں کیا چیز لازم ہوگی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: معافی (یعنی اُن پر کوئی ٹیکس عائد نہیں ہوگا)۔ تو ابراہیم بن سعد نے کہا کہ لوگ (یعنی خلیفہ وقت یا حکمران) تو ہمیں اتنی اتنی وصولی کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُن کے لیے کام نہ کرو! ابراہیم بن سعد نے دریافت کیا: غنیمت میں کیا چیز لازم ہوگی؟ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اس میں کوئی چیز لازم ہو سکتی ہے تو وہ خمس ہے۔

**10123 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَذَ مِنْ تِجَارِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا**

\*\*\* یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمان تاجروں سے ہر چالیس دیناروں میں سے ایک دینار وصول کیا تھا۔

**10124 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَقَّلٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: كُنَّا نَعِشِرُ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَلَا نَعِشِرُ مُعَاهِدًا وَلَا مُسْلِمًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَمَنْ كُنْتُمْ تَعِشِرُونَ؟ قَالَ: تِجَارَ أَهْلِ الْحَرْبِ كَمَا يَعِشِرُونَ إِذَا آتَيْنَاهُمْ قَالَ: وَكَانَ زِيَادُ بْنُ حُدَيْرٍ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ**

\*\*\* زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ٹیکس وصول کیا کرتے تھے ہم کسی بھی ذمی یا کسی بھی مسلمان پر ٹیکس عائد نہیں کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر آپ کس سے ٹیکس وصول کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اہل حرب کے تاجروں سے ٹیکس وصول کرتے تھے جس طرح ہم اُن کے علاقہ میں جاتے تھے تو وہ ہم سے ٹیکس وصول کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: زیاد بن حدیر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے (ٹیکس کی وصولی کے) اہلکار تھے۔

**10125 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ قَالَ:**

سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، وَكَانَ، زِيَادٌ يَوْمَئِذٍ حَيًّا: اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا، فَأَمَرَهُ اَنْ يَأْخُذَ مِنْ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ الْعُشْرَ، وَمِنْ نَصَارَى الْعَرَبِ نِصْفَ الْعُشْرِ.

\*\*\* حکم بن عتیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو زیاد بن حدیر کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہوئے سنا یہ اُس وقت کی بات ہے جب زیاد بن حدیر زندہ تھے (وہ یہ بیان کرتے ہیں): حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے (یا نکس وصول کرنے کے لیے) بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ بنو تغلب کے عیسائیوں سے عشر وصول کریں اور عرب کے رہنے والے عیسائیوں سے نصف عشر وصول کریں۔

**10126 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبْطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ الْعُشْرَ، يُرِيدُ بِذَلِكَ اَنْ يُكْثِرَ الْحِمْلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَيَأْخُذَ مِنَ الْقَطِيبَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ، يَعْنِي: الْحِمَصَ وَالْعَدَسَ، وَمَا اشْبَهَهُ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے عشر میں گندم اور زیتون کا تیل وصول کر لیتے تھے وہ یہ چاہتے تھے کہ اس طرح مدینہ منورہ میں ساز و سامان زیادہ آجائے وہ سبزی فروخت کرنے والوں سے نصف عشر وصول کرتے تھے جیسے چنا، پیاز اور اس جیسی دیگر سبزیاں ہیں۔

**10127 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، سُئِلَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ إِذَا اتَّجَرُوا فِي أَرْضِ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَأْخُذُونَ مِنْكُمْ إِلَّا مِنَ الزَّيْتِ وَالْحِنْطَةِ، فَخُذُوا مِنْهُمْ نِصْفَ الْعُشْرِ، يُرِيدُ اَنْ يَحْمِلُوا ذَلِكَ إِلَيْهِمْ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے مشرکین کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جب وہ مسلمانوں کے علاقہ میں تجارت کے لیے آتے ہیں تو اُن سے کیا وصول کیا جائے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ تم سے صرف زیتون کا تیل اور گندم حاصل کرتے ہیں تو تم اُن سے نصف عشر وصول کرو۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ یہ چیزیں لے کر ان کی طرف آئیں۔

## مَا أُخِذَ مِنَ الْأَرْضِ عَنَوَةً

باب: جس زمین کو لڑکر حاصل کیا گیا ہو

**10128 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَعَثَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، إِلَى الْكُوفَةِ، فَجَعَلَ عَمَّارٌ عَلَى الصَّلَاةِ وَالْقِتَالِ، وَجَعَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَلَى الْقَضَاءِ، وَعَلَى بَيْتِ الْمَالِ، وَجَعَلَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى مِسَاحَةِ الْأَرْضِ، وَجَعَلَ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً، نِصْفُهَا وَسَوَاقِطُهَا لِعَمَّارٍ، وَرُبُعُهَا لِابْنِ مَسْعُودٍ، وَرُبُعُهَا لِعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ،

ثُمَّ قَالَ: مَا أَرَىٰ قَرْيَةً يُّؤْخَذُ مِنْهَا كُلَّ يَوْمٍ شَاةٌ إِلَّا سَيُسْرِعُ ذَلِكَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: "إِنِّي أَنْزَلْتُكُمْ وَنَفْسِي مِنْ هَذَا الْمَالِ كَوَالِي الْيَتِيمِ (مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6)، قَالَ فَقَسَمَ عُثْمَانُ عَلَىٰ كُلِّ رَأْسٍ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا كُلَّ عَامٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ عَلَىٰ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، وَمَسَحَ سَوَادَ الْكُوفَةِ مِنْ أَرْضِ أَهْلِ الدِّمَةِ، فَجَعَلَ عَلَىٰ الْجَرِيبِ مِنَ النَّخْلِ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَىٰ الْجَرِيبِ مِنَ الْعِنَبِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَىٰ الْجَرِيبِ مِنَ الْقَصَبِ سِتَّةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَىٰ الْجَرِيبِ مِنَ الْبَرِّ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَىٰ الْجَرِيبِ مِنَ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ، وَأَخَذَ مِنْ تَجَارِ أَهْلِ الدِّمَةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَىٰ عُمَرَ فَرَضِيَ بِهِ

\*\*\* ابوجلز بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو نماز اور لڑائی کا ذمہ دار قرار دیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضاء اور بیت المال کا نگران مقرر کیا جبکہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو زمین کی پیداوار کا نگران مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کے لیے روزانہ ایک بکری کی ادائیگی مقرر کی جس کا نصف حصہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ملے، ایک چوتھائی حصہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملے اور ایک چوتھائی حصہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو ملے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس بستی سے روزانہ ایک بکری وصول کی جاتی ہو، عنقریب اُس میں اضافہ ہوگا۔ پھر انہوں نے ان حضرات سے فرمایا: میں تمہیں یہاں بھجوا رہا ہوں جبکہ اس مال کے بارے میں میری حیثیت یتیم کے نگران کی طرح ہے (جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”وَجُشِخْضَ خَوْشَالٍ هُوَ تَوَدُّهُ (اس کو استعمال کرنے سے بچ جائے اور جو غریب ہو وہ مناسب طور پر کھالے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہر ذمی شخص پر سالانہ چوبیس درہم کی ادائیگی لازم قرار دی تھی انہوں نے خواتین اور بچوں پر کوئی ادائیگی لازم قرار نہیں دی تھی، ذمیوں کی کوفہ میں موجود زمین کا انہوں نے حساب لگایا تھا اور کھجور کے ایک جریب پر دس درہم کی ادائیگی، انگور کے ایک جریب پر آٹھ درہم کی ادائیگی، کانے (زکل) کے ایک جریب پر چھ درہم کی ادائیگی اور گندم کے ایک جریب پر چار درہم کی ادائیگی اور جو کے ایک جریب پر دو درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی، وہ ذمیوں میں سے تجارت کرنے والوں سے ہر بیس درہم میں سے ایک درہم وصول کرتے تھے جب یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے اس پر رضامندی ظاہر کی۔

10129 - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ: أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ عَلَىٰ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: ضَعِ الْجَزِيَّةَ عَنْ أَرْضِي، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ أَرْضَكَ أُخِذَتْ عَنْوَةً

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَهْلَ أَرْضٍ كَذَّاءٌ وَكَذَا يُطِيقُونَ مِنَ الْخَرَاجِ أَكْثَرَ مِمَّا عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: لَيْسَ إِلَيْهِمْ سَبِيلٌ، إِنَّمَا صَوْلَحُوا صَلَاحًا

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ایک شخص نے اسلام قبول کیا اور بولا: آپ میری زمین سے جزیہ معاف کر دیجئے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری زمین کو لے کر حاصل کیا گیا تھا۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: فلاں علاقے کے رہنے والے لوگ اتنا اور اتنا خراج دینے کی طاقت رکھتے ہیں یہ تعداد اس مقدار سے زیادہ تھی جو ان پر لازم قرار دی گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نہیں ہو سکتا! کیونکہ ان کے ساتھ صلح ہوئی ہے کہ وہ اتنی ہی ادائیگی کریں گے۔

**10130 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّوْحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ قَالَ: كَانَتْ لِي أَرْضٌ بِجَزِيرَتِهَا فَكَتَبْتُ فِيهَا عَامِلِي إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَكَتَبَ عُمَرُ: أَنْ أَقْبِضَ الْجَزِيرَةَ، وَالْعُشُورَ، ثُمَّ خُذْ مِنْهُ الْفَضْلَ قَالَ: يَعْنِي: أَيُّهُمَا كَانَ أَكْثَرَ

\*\*\* ابراہیم بن ابوعبیلہ بیان کرتے ہیں: میری ایک زمین تھی جس میں جزیہ کی ادائیگی لازم ہوتی تھی تو میرے اہلکار نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ تم جزیہ اور عشر کا حساب لگاؤ اور پھر اس میں سے اضافی حاصل کرلو۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اس میں سے جو زیادہ ہو وہ وصول کرلو۔

**10131 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي دِهْقَانِيَةِ مِنْ أَهْلِ نَهْرِ الْمَلِكِ أَسْلَمَتْ، وَلَهَا أَرْضٌ كَثِيرَةٌ، فَكَتَبَ فِيهَا إِلَى عُمَرَ، فَكَتَبَ: أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْهَا أَرْضَهَا، وَتُوْدَى عَنْهَا الْخَرَاجُ

\*\*\* طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہر الملک سے تعلق رکھنے والی ایک کسان عورت کو خط لکھا جس نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اس کی بہت سی زمین تھی اس نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ تم اس کی زمین اس کے حوالے کر دو اور تم اس کی طرف سے خراج ادا کرو۔

**10133 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ الرَّفِيعَ دِهْقَانَ نَهْرَى كَرِبَلَا أَسْلَمَ فَمَرَّضَ لَهُ عُمَرُ عَلَى الْفَيْنِ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ أَرْضَهُ يُودَى عَنْهَا الْخَرَاجُ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: رفیع نامی ایک دہقان جو کربلا کی نہر کے آس پاس کارہنہ والا تھا اس نے اسلام قبول کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دو ہزار کا حصہ مقرر کیا اور اس کی زمین اس کے سپرد کر دی جس کا وہ خراج ادا کرتا تھا۔

**10134 - آثار صحابہ:** قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَيَّارُ أَبُو الْحَكِيمِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ لِدِهْقَانٍ: إِنَّ أَسْلَمْتَ وَضَعْتُ الدِّينَارَ عَنْ رَأْسِكَ، وَأَخَذْنَاهُ مِنْ مَالِكَ

\*\*\* زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک دہقان سے کہا: اگر تم اسلام قبول کر لیتے ہو



تو ہم تمہاری ذات سے ایک دینار کی ادائیگی کو معاف کر دیں گے اور تمہارے مال میں سے اسے (زکوٰۃ کے طور پر) وصول کریں گے۔

**10135 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ قَبْلَ قَتْلِهِ بِأَرْبَعٍ، وَهُوَ وَقِفٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَى حَدِيثَةِ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: انْظُرَا مَا قَبْلَكُمْمَا أَلَّا تَكُونَا حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، فَقَالَ حَدِيثَةُ: حَمَلْنَا الْأَرْضَ أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَقَدْ تَرَكْتُ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِي أَحَدْتُ مِنْهُمْ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: حَمَلْتُ الْأَرْضَ أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَقَدْ تَرَكْتُ لَهُمْ فَضْلًا يَسِيرًا، فَقَالَ: انْظُرَا مَا قَبْلَكُمْمَا أَلَّا تَكُونَا حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، فَإِنَّ اللَّهَ سَلَّمَنِي لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ، وَهُنَّ لَا يَخْتَجْنَ إِلَى أَحَدٍ بَعْدِي

\*\*\* عمرو بن ميمون اودوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے انتقال سے پہلے چار باتیں بیان کرتے ہوئے سنا، وہ اُس وقت اپنی سواری پر موجود تھے اور حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: تم دونوں اپنی طرف کے علاقوں کا جائزہ لینا کہ تم زمین پر ایسا بوجھ عائد نہ کرنا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم زمین کے حوالے سے ایسی چیز عائد کرتے ہیں جس کی وہ طاقت رکھتی ہے، میں نے ان لوگوں کے لیے اتنا ہی چھوڑا ہے جتنا ان سے وصول کیا ہے۔ عثمان بن حنیف نے کہا: میں نے زمین پر اتنا ہی بوجھ ڈالا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے، میں نے ان لوگوں کے لیے بہت سا اضافی مال چھوڑا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دونوں اپنے کام میں اس بات کا جائزہ لیتے رہنا کہ تم زمین پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی دی تو میں اہل عراق کی بیواؤں کا ایسا بندوبست کروں گا کہ وہ میرے بعد کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔

**10136 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَيُّمَا مَدِينَةٍ فَتَحَتْ غَنَوَةً، فَهُمْ أَرْقَاءُ، وَأَمْوَالُهُمْ لِلْمَسَاكِينِ، فَإِنْ أَسْلَمُوا قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمُوا فَهُمْ أَحْرَارُ، وَأَمْوَالُهُمْ لِلْمَسَاكِينِ

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: جو بھی شہر لڑائی کے ساتھ فتح ہو تو وہاں کے رہنے والے لوگ غلام بنائے جائیں گے اور ان کا مال غریبوں میں تقسیم ہو جائے گا اگر وہ اپنی تقسیم سے پہلے اسلام قبول کر لیتے ہیں تو وہ آزاد شمار ہوں گے لیکن ان کے اموال غریبوں کو ملیں گے۔

**10137 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا قَرْيَةٍ آتَيْتُمُوهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا، أَوْ كَلِمَةٌ تُشَبِّهُهَا، وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَرْضُهَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ

\*\*\* ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے: تم جس بھی بستی میں جاؤ گے اُس میں تمہارا حصہ ہوگا (راوی کو شک ہے شاید اس کی مانند آپ نے کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا) اور جو بھی بستی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے تو اُس کی زمین اللہ اور اُس کے رسول کی ملکیت ہوگی اور پھر وہ تمہاری ملکیت ہوگی۔

## مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ

### باب: مرتد کی میراث

**10138 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ بِشَيْخٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ، ثُمَّ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لَعَلَّكَ إِنَّمَا ارْتَدَدْتَ لِأَن تَصِيبَ مِيرَاثًا ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ: لَا قَالَ: فَلَعَلَّكَ خَطَبْتَ امْرَأَةً فَأَبْوَأَ أَنَّ يُنْكِحُوكَهَا فَأَرَدْتَ أَنْ تَزَوَّجَهَا ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ: لَا قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ: أَمَا حَتَّى أَلْقَى الْمَسِيحَ فَلَا، فَأَمَرَ بِهِ عَلِيٌّ فَضَرَبَتْ عُنُقَهُ، وَدُفِعَ مِيرَاثُهُ إِلَى وَلَدِهِ الْمُسْلِمِينَ

\*\*\* ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھے کو لایا گیا جو پہلے عیسائی تھا پھر اُس نے اسلام قبول کیا اور پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: شاید تم اس لیے مرتد ہوئے ہو کہ تم میراث حاصل کر لو، پھر تم دوبارہ مسلمان ہو جاؤ گے۔ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر یہ ہو سکتا ہے کہ تم نے کسی عورت کو شادی کا پیغام دیا ہو اور اُس عورت کے سر پرستوں نے اُس عورت کے ساتھ تمہاری شادی کرنے سے انکار کر دیا ہو، تو تم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ تم اُس عورت کے ساتھ شادی کر لو گے اور پھر دوبارہ مسلمان ہو جاؤ گے، اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دوبارہ مسلمان ہو جاؤ! اُس نے کہا: میں یہ بات نہیں مانوں گا یہاں تک کہ میں حضرت مسیح سے جا ملوں! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُس کی گردن اُڑادی گئی اور اُس کی میراث اُس کے مسلمان بچوں کے سپرد کر دی گئی۔

**10139 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: أَنَّ الْمُسْتَوْدِعَ الْعَجَلِيَّ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَاسْتَبَاةَ عَلِيٌّ، فَأَبَى أَنْ يَتُوبَ، فَقَتَلَهُ، وَقَسَمَ مَالَهُ مِنْ وَرَثَتِهِ، وَأَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ تَعْتَدَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

\*\*\* حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: مستورد عجلی اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے توبہ کروائی تو اُس نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے قتل کروادیا اور اُس کا مال اُس کے ورثاء میں تقسیم کر دیا، آپ نے اُس کی بیوی کو یہ ہدایت کی کہ وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے۔

**10140 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ

قَضَى فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ بِمِثْلِ قَوْلِ عَلِيٍّ، وَقَالَ مِثْلَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ  
 \*\* حکم بن عتیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مرتد کی وراثت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

ابن جریج نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**10141 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ،  
 كَتَبَ فِي رَجُلٍ أُسِرَ فَتَنَصَّرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: إِذَا عَلِمَهُ ذَلِكَ بَرِئَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ، وَاعْتَدَّتْ مِنْهُ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ، وَدَفَعَ  
 مَالَهُ إِلَى وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِينَ

\*\* اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کے بارے میں خط لکھا جسے قیدی کیا گیا تھا اور  
 پھر وہ عیسائی ہو گیا پہلے وہ مسلمان تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ لکھا کہ جب اُس کی اس بات کا پتا چلے گا تو اُس کی بیوی  
 اُس سے لائق ہو جائے گی اور وہ اُس کے حوالے سے تین حیض تک عدت گزارے گی اور اُس شخص کا مال اُس کے مسلمان ورثاء  
 کے حوالے کر دیا جائے گا۔

**10142 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: فِي الْمُرْتَدِّ إِذَا قُتِلَ فَمَالُهُ لَوَرَثَتِهِ، وَإِذَا لَحِقَ  
 بِأَرْضِ الْحَرْبِ فَمَالُهُ لِلْمُسْلِمِينَ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ وَارِثٌ عَلَى دِينِهِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ، فَهُوَ  
 أَحَقُّ بِهِ

\*\* سفیان ثوری، مرتد شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جب اُسے قتل کر دیا جائے تو اُس کا مال اُس کے مسلمان  
 ورثاء کو مل جائے گا اور جب وہ اہل حرب کی سرزمین پر چلا جائے تو اُس کا مال مسلمانوں کو ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے  
 مطابق انہوں نے یہ بھی کہا تھا: اگر اُس کے دین سے تعلق رکھنے والا اُس کا وارث اہل حرب کی سرزمین پر موجود ہو تو وہ وارث  
 اُس مال کا زیادہ حقدار ہوگا۔

**10143 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ:  
 مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لَوَلَدِهِ

\*\* حکم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرتد شخص کی وراثت اُس کی اولاد کو ملے گی۔

**10144 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي رَافٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ  
 الْمُسَيَّبِ: عَنِ الْمُرْتَدِّ، كَمْ تَعْتَدُ امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُ قُتِلَ قَالَ: فَارْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ:  
 قُلْتُ: أَبُو صُلٍّ مِيرَاثُهُ؟ قَالَ: مَا يُوصَلُ مِيرَاثُهُ قَالَ: أَبَرُّهُ بَنُوهُ قَالَ: نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُونَا

\*\* موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے مرتد شخص سے دریافت کیا: اُس کی بیوی کتنی عدت  
 گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا: تین حیض! میں نے دریافت کیا: اگر اُسے قتل کر دیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: چار ماہ

دس دن! میں نے دریافت کیا: کیا میں نے دریافت کیا: کیا اُس کی میراث پہنچادی جائے گی؟ انہوں نے پوچھا: اُس کی میراث پہنچائی جانے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے کہا: کیا اُس کے بچے اُس کے وارث بنیں گے؟ تو سعید بن مسیب نے جواب دیا: ہم اُن کے وارث بن جائیں گے، لیکن وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

**10145 -** آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا الشُّورِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: أَهْلُ الشِّرْكِ نَرْتُهُمْ وَلَا يَرْتُونَا

\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مشرکین کے وارث بن جائیں گے وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

**10146 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِلْمُسْلِمِينَ، وَقَدْ كَانُوا يُطَبِّوْنَهُ لَوَرَثَتِهِ

\*\*\* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: مرتد شخص کی میراث مسلمانوں کو ملے گی اور وہ اُس میراث کو اُس شخص کے ورثاء کو اپنی خوشی سے دے دیں گے۔

**10147 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مِيرَاثُهُ لِأَهْلِ دِينِهِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسے شخص کی میراث اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کو ملے گی۔

**10148 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا تَابَ الْمُرْتَدُّ فَإِنَّهُمْ يَسْتَحِبُّونَ لَهُ أَنْ يَسْتَأْنَفَ بِحَجٍّ، إِنْ كَانَ حَجَّ قَبْلَ ارْتِدَائِهِ

\*\*\* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرتد توبہ کر لے تو علماء نے اُس کے لیے یہ بات مستحب قرار دی ہے کہ وہ نئے سرے سے حج کرے اگرچہ وہ مرتد ہونے سے پہلے حج کر چکا ہو۔

**10149 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: "النَّاسُ فَرِيقَانِ: مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِلْمُسْلِمِينَ؛ لِأَنَّهُ سَاعَةً يَكْفُرُ يُوقَفُ عَنْهُ فَلَا يَقْدِرُ مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى يَنْظُرَ أَيْسَلِمَ أَوْ يَكْفُرَ، مِنْهُمْ النَّحَعِيُّ، وَالشَّعْبِيُّ، وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَفَرِيقٌ يَقُولُ: لِأَهْلِ دِينِهِ"

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: اس بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہیں، بعض حضرات یہ کہتے ہیں: مرتد کی میراث مسلمانوں کو ملے گی، کیونکہ جس گھڑی میں اُس نے کفر اختیار دیا تھا اُس گھڑی میں اُسے وہیں ٹھہرایا گیا، تو اب وہ اُس میں سے کسی بھی چیز پر قادر نہیں ہو سکے گا، جب تک اس بات کا جائزہ نہیں لیا جاتا کہ کیا وہ مسلمان ہو جاتا ہے یا کافر رہتا ہے، ان حضرات میں امام ابراہیم نخعی، امام شافعی اور حکم بن عتیہ شامل ہیں۔

جبکہ ایک گروہ نے یہ کہا ہے: اُس کی میراث اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کو ملے گی۔

## وَصِيَّةُ الْأَسِيرِ

## باب: قیدی کا وصیت کرنا

**10150 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ أَنَّ: أَجَزُ وَصِيَّةِ الْأَسِيرِ

\*\*\* اسحاق بن راشد اور دیگر اہل جزیرہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا کہ

قیدی کی وصیت کو نافذ کرواؤ۔

## آيَةُ الْمَجُوسِ

## باب: مجوسیوں کے برتن

**10151 -** حَدِيثُ نَبِيِّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسْنِيِّ

قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنْ أَرْضَنَا أَرْضُ أَهْلِ كِتَابٍ، وَانْتَهَمُ يَأْكُلُونَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِأَيَّتِهِمْ

وَقُدُورِهِمْ؟ قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْضَوْهَا. يَعْنِي: اغْسِلُوهَا

\*\*\* ابو قلابہ نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہماری زمین اہل

کتاب کی سرزمین ہے، وہ لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں تو ہم اُن کے برتنوں اور ہنڈیاؤں کا کیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اگر تمہیں اُن کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا تو تم انہیں دھولو (اور پھر استعمال کرلو)۔

## خِدْمَةُ الْمَجُوسِ وَآكُلُ طَعَامِهِمْ

## باب: مجوسی سے خدمت لینا یا اُن کا کھانا کھانا

**10152 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعَثَاءِ: أَنَّ

إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيُّ: كَانَ مَعَهُمْ فِي الْخَيْلِ، فَكَانَتْ مَعَهُ امْرَأَةٌ مَجُوسِيَّةٌ تَخْدُمُهُ، وَتَصْنَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

\*\*\* اشعث بن ابوشعث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ابراہیم نخعی اُن لوگوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے اُن کے ساتھ ایک

مجوسی خاتون تھی جو اُن کی خدمت کرتی تھی وہ اُن کے لیے کھانے اور پینے کا بندوبست کرتی تھی۔

**10153 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ، سَمِعَ شُعْبَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ

حدیث: 10151: السنن للترمذی - الذبائح - ابواب الاطعمة - باب ما جاء في الاكل في آية الكفار - حدیث: 1766

الاحاد والمثنائي لابن ابی عاصم - ابو ثعلبة الخشنی واسمہ جرثوم - حدیث: 2314 - مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين

حدیث ابی ثعلبة الخشنی - حدیث: 17415

الْأَعْرَجُ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ عِنْدَهُمْ سَيْنِينَ بِأَصْبَهَانَ، فَكَانَ غَلَامٌ لَهُ مَجُوسِيٌّ يَخْدُمُهُ، وَيَصْنَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

\*\*\* قاسم اعرج بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اُن کے ہاں کچھ سال اصہبان میں رہے اُن کا ایک مجوسی غلام تھا جو اُن کی خدمت کیا کرتا تھا وہ اُن کے کھانے اور پینے کا سامان تیار کیا کرتا تھا۔

**10154 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ، سَمِعَ شُعْبَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ الْأَعْرَجُ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ عِنْدَهُمْ سَيْنِينَ بِأَصْبَهَانَ فَكَانَ غَلَامٌ لَهُ مَجُوسِيٌّ يَخْدُمُهُ، وَيُنَاوِلُهُ الْمُصْحَفَ فِي غُلَافِهِ

\*\*\* قاسم اعرج بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اُن کے ہاں اصہبان کچھ سال تک مقیم رہے اُن کا ایک مجوسی غلام تھا جو اُن کی خدمت کیا کرتا تھا اور وہ غلاف میں رکھے ہوئے قرآن مجید کو بھی اُنہیں پکڑا دیتا تھا۔

**10155 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِ طَعَامِ الْمَجُوسِ مَا خَلَا ذَبِيحَتَهُ، يَعْنِي: الْجُبْنَ وَأَشْبَاهَهُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجوسیوں کا کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اُن کا ذبیحہ نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اُن کا بنایا ہوا پیڑ یا اس طرح کی چیزیں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

**10156 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ رُوْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِ جُبْنِ الْمَجُوسِيِّ

\*\*\* حجاج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجوسی کے بنائے ہوئے پیڑ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## مَسْأَلَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

### باب: اہل کتاب سے کچھ دریافت کرنا

**10157 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَلْغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ كَذِبَةً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے تبلیغ کرو خواہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے بھی روایت نقل کر دو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا، اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانہ تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

**10158 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ:



بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ، وَقَدْ أَضَلُّوا أَنْفُسَهُمْ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَنَحَدِّثُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: حَدِّثُوا وَلَا حَرَجَ

\*\*\* زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو کیونکہ وہ تمہاری راہنمائی نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہ تو خود گمراہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کر دیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم روایات نقل کر دو ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**10159 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، وَكِتَابُ اللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ مُحْضٌ، وَلَمْ يُشَبَّ؟ فَهُوَ أَحَدُتُ الْأَخْبَارِ بِاللَّهِ، وَقَدْ أَخْبَرَكُمْ اللَّهُ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَنَّهُمْ كَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ كُتُبًا، ثُمَّ قَالُوا: هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، فَبَدَّلُوهَا، وَحَرَفُوهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا، أَفَمَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ عَنْ مَسَائِلِهِمْ؟ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا أَحَدًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمْ"

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے بارے میں کیسے دریافت کر سکتے ہو؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب جو اُس نے نازل کی ہے وہ تمہارے درمیان موجود ہے اُس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی سب سے بعد والی اطلاع ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اہل کتاب کے بارے میں یہ بتادیا ہے کہ انہوں نے اُس کتاب کے کچھ حصہ کو خود تحریر کیا اور پھر یہ کہہ دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے تاکہ وہ اس کی وجہ سے تھوڑا سا فائدہ حاصل کر سکیں اور انہوں نے اُس کتاب کو تبدیل کر دیا اور اُس کے مضامین کو اُن کی جگہ سے ہٹا دیا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے کیا وہ تمہیں اُن لوگوں سے دریافت کرنے سے منع نہیں کرتا اللہ کی قسم! ہم نے تو اُن میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ تم سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کرتے ہوں جو تم پر نازل ہوئی ہے۔

**10160 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ أَبَا نَمْلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هَذِهِ الْجِنَازَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: إِنَّهَا تَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكْذِبُوهُمْ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللَّهِ وَكُتِبَ، فَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ، وَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكْذِبُوهُ"

\*\*\* حضرت ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت ابونملہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک ذمی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! کیا یہ جنازہ بھی کلام کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے! تو ایک یہودی نے کہا: وہ کلام کرتا ہے۔ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل کتاب تمہیں جو بات بتائیں، تم ان کی تصدیق نہ کرو اور ان کی بات کو جھوٹا بھی قرار نہ دو، تم لوگ یہ کہو: ہم اللہ اور اس کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، کیونکہ اگر وہ بات جھوٹی ہوگی، تو تم اس کی تصدیق نہیں کرو گے اور اگر وہ سچی ہوگی، تو تم نے اسے جھٹلایا نہیں ہوگا۔

**10161 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ يُحَدِّثُونَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسِيخُونَ كَانَهُمْ يَتَعَجَّبُونَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُصَدِّقُوهُمْ، وَلَا تُكْذِبُوهُمْ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا، وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ، وَالْهَذَا وَالْهَؤُلَاءِ وَاحِدٌ، وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ"

\*\*\* عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: یہودی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے وہ اصحاب ان کی باتیں غور سے سنا کرتے تھے یعنی حیرانگی کا اظہار کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی تصدیق بھی نہ کرو اور انہیں جھوٹا بھی قرار نہ دو، تم یہ کہو کہ ہم اس چیز پر ایمان رکھتے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اس کے لیے مسلمان ہیں۔

**10162 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهِيرٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوَكُمْ، وَقَدْ صَلُّوا، فَتُكْذِبُوا بِحَقٍّ، وَتُصَدِّقُوا الْبَاطِلَ، وَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا فِي قَلْبِهِ تَالِيَةٌ تَدْعُوهُ إِلَى اللَّهِ وَكِتَابِهِ كِتَابِيَّةُ الْمَالِ وَالنَّالِيَةِ: الْبَقِيَّةُ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَزَادَ مَعْنً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: إِنْ كُنْتُمْ سَائِلِيهِمْ لَا مَحَالَةَ فَانْظُرُوا مَا وَاطَى كِتَابَ اللَّهِ فَخُذُوهُ، وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَدَعُوهُ

\*\*\* حرث بن زہیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو کیونکہ وہ تمہاری رہنمائی نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ خود گمراہ ہیں، تو تم حق بات کو جھٹلا دو گے یا جھوٹی بات کی تصدیق کر دو گے، اہل کتاب میں سے ہر ایک شخص کے دل میں مال کے تالیہ کی طرح کا تالیہ ہے، جو اسے اللہ اور اس کی کتاب کی طرف دعوت دیتا ہے

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: تالیہ سے مراد "بقیہ" ہے۔)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: اگر تم نے ان سے ضرور کسی چیز کے بارے میں دریافت کرنا ہو تو اس چیز کا جائزہ لو جو اللہ کی کتاب کے مطابق ہو اسے تم حاصل کر لو جو چیز اللہ کی کتاب کے برخلاف ہو اسے چھوڑ دو۔

**10163 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِرَجُلٍ يَقْرَأُ كِتَابًا سَمِعَهُ سَاعَةً، فَاسْتَحْسَنَهُ فَقَالَ لِلرَّجُلِ: اتَّكُتُبْ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ،

فَاشْتَرَىٰ اَدِيْمًا لِنَفْسِهِ، ثُمَّ جَاءَ بِهِ اِلَيْهِ فَنَسَخَهُ فِي بَطْنِهِ وَظَهَرَهُ، ثُمَّ اَتَىٰ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَفْرَأُهُ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَوْنَ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيَدِهِ الْكِتَابَ، وَقَالَ: ثِكْلَنَكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، أَلَا تَرَىٰ إِلَىٰ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ الْيَوْمِ وَأَنْتَ تَقْرَأُ هَذَا الْكِتَابَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا وَخَاتِمًا، وَأُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَقَوَائِحَهُ، وَاخْتَصِرَ لِيَ الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا، فَلَا يُهْلِكُنَّكُمْ الْمُتَهَوُّونَ

\*\*\* ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو ایک کتاب پڑھ رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھڑی بھر کے لیے اُس کی بات کو سنا اور اُسے اچھا قرار دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے دریافت کیا: کیا تم اس تحریر میں سے نوٹ کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایک چیز خریدا، اُسے لے کر اُس شخص کے پاس آئے، اُس چیز کے دونوں طرف انہوں نے اُس کے کلمات کو نوٹ کیا اور پھر اُسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُسے پڑھ کر سنانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا، انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُس تحریر پر ہاتھ مارا اور بولا: اے خطاب کے صاحبزادے! تمہاری ماں تمہیں روئے! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھ رہے؟ کہ تمہارے اس تحریر کو پڑھنے کے دوران (آپ کے چہرہ مبارک کی رنگت تبدیل ہو گئی ہے) اُس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

”مجھے کھولنے والا اور مہر لگانے والا (یا سلسلہ کو ختم کرنے والا) بنا کر بھیجا گیا ہے، مجھے جامع اور کھولنے والے کلمات عطا کیے گئے ہیں، میرے لیے بات کو مختصر کر دیا گیا ہے، تو حیرانگی کا شکار لوگ تمہیں ہلاکت کا شکار ہرگز نہ کریں۔“

10164 - حَدِيثُ نُبُوِي عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخٍ لِي مِنْ قُرَيْظَةَ، وَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَةِ، أَفَلَا أَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ: مَسَخَ اللَّهُ عَقْلَكَ، أَلَا تَرَىٰ مَا بَوَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا قَالَ: فَسَرَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسَىٰ ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ، أَنْتُمْ حَظِي مِنَ الْأُمَمِ، وَأَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

\*\*\* امام شعبی، عبد اللہ بن ثابت کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں قریظہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزرا تو اُس نے

حدیث: 10164 : مسند احمد بن حنبل - مسند المکینین، حدیث عبد اللہ بن ثابت - حدیث: 15585، مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین، حدیث عبد اللہ بن ثابت - حدیث: 18001، معجم الصحابة لابن قانم - عبد اللہ بن ثابت الانصاری، حدیث: 843، شعب الایمان للبیہقی - فصل، حدیث: 4965

تورات میں سے کچھ جامع کلمات مجھے تحریر کر کے دے دیئے تو کیا وہ میں آپ کے سامنے پڑھ کر نہ سناؤں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا، حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عقل کو مسخ کر دیا ہے کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھا۔ تو حضرت عمر بن الخطاب نے عرض کی: میں اللہ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں) تو نبی اکرم ﷺ کی کیفیت ٹھیک ہوئی، پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

”اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! اگر تمہارے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہوتے اور تم اُن کی پیروی کر لیتے اور مجھے چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہوتے، امتوں میں سے میرا حصہ تم لوگ ہو اور انبیاء میں سے تمہارا حصہ میں ہوں (یعنی تم نے صرف میری باتوں پر ایمان رکھنا ہے)۔“

**10165 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ مِنْ قِصَصِ يُوسُفَ فِي كَتِفٍ فَجَعَلَتْ تَقْرَأُ عَلَيْهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَوْنَ وَجْهَهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَا كُمْ يُوسُفَ وَأَنَا فِيكُمْ فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات کے متعلق (کسی جانور) کے کندھے پر لکھی ہوئی تحریر لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھنے لگیں، نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا، آپ نے ارشاد فرمایا:

”اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر حضرت یوسف علیہ السلام تمہارے پاس آ جائیں اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور تم اُن کی پیروی کرو، تو تم گمراہ ہو گے۔“

**10166 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: كَانَ يَقُولُ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ يَطْلُبُ كُتُبَ دَانِيَالُ، وَذَلِكَ الصُّرْبُ، فَجَاءَ فِيهِ كِتَابٌ مِنْ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ يُرْفَعُ إِلَيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا أَدْرِي فِيمَا رُفِعْتُ؟ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عَمْرِو غَلَاهُ بِالذِّكْرِ، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِ (الرَّيْلُ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ) (يوسف: 1)، حَتَّى بَلَغَ (الْغَافِلِينَ) (يوسف: 3)، قَالَ: فَعَرَفْتُ مَا يُرِيدُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي، فَوَاللَّهِ مَا أَدْعُ عِنْدِي شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْكُتُبِ إِلَّا حَرَقْتُهُ قَالَ: ثُمَّ تَرَكَهُ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کوفہ میں حضرت دانیال علیہ السلام کی تحریریں اور اس طرح کی اور تحریریں تلاش کرتا پھر رہا تھا اُس کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ اُسے اُن کے سامنے پیش کیا جائے، اُس شخص

حدیث: 10165: مسند اسحاق بن راہویہ - مسند ام المؤمنین حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہا  
حدیث: 1795: جامع معمر بن راشد - باب حدیث اہل الکتاب، حدیث: 667: شعب الایمان للبیہقی - فصل  
حدیث: 4969

نے کہا: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مجھے کیوں پیش کیا جا رہا ہے؟ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ڈرہ بلند کیا اور اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”الر! یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔“

انہوں نے اسے ”الغفلین“ تک تلاوت کیا۔ وہ شخص کہتا ہے: مجھے اُن کی مراد کا اندازہ ہو گیا تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے چھوڑ دیجئے! اللہ کی قسم! میرے پاس اس طرح کی جتنی بھی تحریریں ہیں، میں انہیں جلا دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو چھوڑ دیا۔

## نَقْضُ الْعَهْدِ وَالصَّلْبُ

باب: عہد کو توڑنا اور مصلوب کرنا

10167 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشُّرَيْحِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ: أَنَّ رَجُلًا يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا نَحَسَ بِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ، ثُمَّ حَنَّا عَلَيْهَا التُّرَابَ، يُرِيدُ عَلَيْهَا عَلَى نَفْسِهَا، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ لَهُنَّ لَآءٍ عَهْدًا مَا وَقُوا لَكُمْ بِعَهْدِهِمْ، فَإِذَا لَمْ يَوْفُوا لَكُمْ بِعَهْدِكُمْ فَلَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ: فَصَلَبَهُ عُمَرُ

\* \* حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک یہودی یا عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت پر حملہ کر دیا، پھر اُس نے اُس پر مٹی ڈال دی وہ اُس عورت کے ساتھ جنسی زیادتی کرنا چاہتا تھا اس بات کا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ معاہدہ اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک وہ تمہارے ساتھ کیے ہوئے معاہدہ کو برقرار رکھیں جب وہ تمہارے ساتھ کیے ہوئے معاہدہ کو برقرار نہیں رکھیں گے تو پھر ان کے لیے بھی معاہدہ باقی نہیں رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو مصلوب کر دیا۔

10168 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً مُسْلِمَةً اسْتَأْجَرَتْ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَانْطَلَقَ مَعَهَا، فَلَمَّا آتَا اَكْمَةً تَوَارَى بِهَا ثُمَّ غَشِيَهَا، قَالَ أَبُو صَالِحٍ: وَقَدْ كُنْتُ رَمَقْتُهَا حِينَ غَشِيَهَا فَضَرَبْتُهُ، فَلَمْ أَتْرُكْهُ حَتَّى رَأَيْتُهُ أَنْ قَدْ قَتَلْتُهُ قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَأَخْبَرَهُ، فَدَعَانِي، فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْمَرْأَةِ، فَوَافَقْتَنِي عَلَى الْخَبَرِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا عَلَى هَذَا أَعْطَيْنَاكُمْ الْعَهْدَ فَأَمَرَبَهُ فَقُتِلَ

\* \* سہیل بن ابوصالح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان خاتون نے ایک یہودی یا عیسائی شخص کو مزدور کے طور پر رکھا وہ مزدور کے طور پر اُس عورت کے ساتھ گیا جب وہ دونوں ایک ٹیلہ کے پاس آئے اور اُس کی اوٹ میں ہوئے تو اُس مرد نے اُس عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا۔ ابوصالح بیان کرتے ہیں: جب وہ اُس عورت کو لے کر اوجھل ہوا تھا تو میں اُس کو

دیکھ رہا تھا جب اُس نے اُس عورت پر حملہ کیا تو میں آیا اور اُس کی پٹائی شروع کی اور اُسے اُس وقت تک مارتا رہا یہاں تک کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا، راوی کہتے ہیں: پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا، انہوں نے مجھے بلایا، میں نے انہیں پوری صورت حال کے بارے میں بتایا، انہوں نے اُس عورت کو پیغام بھیجا، اُس عورت نے میرے بیان کی موافقت کی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے تمہیں یہ کچھ کرنے کے لیے امان نہیں دی تھی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُسے قتل کر دیا گیا۔

**10169 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَصْدَقُ: أَنَّ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا نَخَسَ بِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ فَسَقَطَتْ، فَضْرَبَ عُمَرُ رَقَبَتَهُ، وَقَالَ: مَا عَلَى هَذَا صَالِحُنَاكُمْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ ایک یہودی یا ایک عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت کو کوئی چیز ماری، وہ عورت گر گئی (یا اس کا حمل ضائع ہو گیا)، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی گردن اڑا دی، انہوں نے یہ فرمایا: ہم نے اس لیے تمہارے ساتھ صلح نہیں کی تھی۔

**10170 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ قَتَلَ كَذَلِكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَرَادَ امْرَأَةً عَلَى نَفْسِهَا. أَبُو هُرَيْرَةَ أَيضًا، وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَرَادَ ابْتِرَازَ مُسْلِمَةٍ نَفْسِهَا، وَرَجُلٌ يَنْظُرُ، فَسَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الرَّجُلَ حَيْثُ لَا تَسْمَعُ الْمَرْأَةُ، وَسَالَ الْمَرْأَةَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ الرَّجُلُ، وَلَمَّا اتَّفَقَا أَمَرَ بِقَتْلِهِ، "وَلَقَدْ قِيلَ لِي: إِنَّ الرَّجُلَ أَبُو صَالِحِ الزَّيَّاتِ قَالَ: وَقَضَى عَبْدُ الْمَلِكِ فِي جَارِيَةٍ مِنَ الْأَعْرَابِ افْتَضَّهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقَتَلَهُ، وَأَعْطَى الْجَارِيَةَ مَالَهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَسَى أَنْ السَّنَةَ فِي هَذَا سُنَّةَ الْمُسْلِمِ، إِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجْمَ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ حَدًّا، وَكَذَلِكَ الْمَرْأَةُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح کی صورت حال میں اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کروا دیا تھا جس نے ایک عورت کی عزت پر حملہ کیا تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا، اُس کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک مسلمان عورت کی عزت پر حملہ کیا، ایک مرد یہ صورت حال دیکھ رہا تھا، بعد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس مرد پر ایسی جگہ پر سوالات کیے جہاں پر عورت نہیں سن سکتی تھی اور عورت سے ایسی جگہ پر سوالات کیے جہاں سے مرد نہیں سن سکتا تھا، جب اُن دونوں کا بیان ایک جیسا سامنے آیا تو انہوں نے مجرم کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ دیکھنے والا وہ شخص ابو صالح زیاد تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے ایک دیہاتی کنیز کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا، جسے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے پامال کیا تھا، تو عبدالملک نے اُس شخص کو قتل کروا دیا تھا اور اُس کا مال اُس کنیز کو دے دیا تھا۔ لوگ اس معمول پر گامزن ہیں کہ اس طرح کی صورت حال میں اُس کے ساتھ مسلمان کا سطریقہ اختیار کیا جائے گا کہ اگر وہ جھن ہوگا تو اُسے



سنگسار کر دیا جائے گا اور اگر وہ محسن نہیں ہوگا تو اُس پر حد جاری کی جائے گی عورت کا حکم بھی اسی طرح ہوگا۔

**10171 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ

رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّ لَهَا، ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلْبِ، وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخِذَ  
فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فُرْجَمَ حَتَّى مَاتَ

\*\*\* ابو قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کے زیور کو حاصل کرنے کے لیے اُس لڑکی کو قتل کر دیا اور پھر اُسے ایک گڑھے میں ڈال دیا اُس نے اُس لڑکی کا سر پتھر کے ذریعہ پکڑا تھا پھر اُس کو پکڑ لیا گیا اُسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اُسے اُس وقت تک پتھر مارے جائیں جب تک وہ مر نہیں جاتا تو اُسے اتنے پتھر مارے گئے کہ وہ مر گیا۔

**10172 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ، وَالْكَلْبِيِّ فِي "قَوْلِهِ: (أَنَّمَا

جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33)، فِي اللَّصِّ الَّذِي يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فَهُوَ مُحَارِبٌ، فَإِنْ قَتَلَ وَآخَذَ  
الْمَالَ صُلِبَ"

\*\*\* عطاء خراسانی اور کلبی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"بے شک اُن لوگوں کا بدلہ جو اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔"

یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ چور ہے جو راستہ کاٹ دیتا ہے (یعنی ڈاکو مراد ہے) تو وہ محارب شمار ہوگا اگر وہ قتل کر دیتا ہے اور مال کو بھی حاصل کر لیتا ہے تو اُسے مصلوب کیا جائے گا۔

## مُصَافِحَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے ساتھ مصافحہ کرنا

**10173 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

الْعَسْقَلَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ: يُصَافِحُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا بِدِمَشْقَ

\*\*\* ابو عبد اللہ معاویہ عسقلانی بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جس نے عبد اللہ بن محیریز کو دمشق میں ایک عیسائی شخص کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**10174 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمَّارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا

يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، وَأَنْ يُصَافِحُوهُمْ

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علماء نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ لوگ یہودیوں یا عیسائیوں کے ساتھ کھائیں یا اُن

کے ساتھ مصافحہ کریں۔

10175 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، وَعِمْرَانَ: لَا يَرِيَانِ بِمُصَافَحَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بَأْسًا.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا بَأْسَ بِهِ

\*\*\* امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری اور عمران کو سنا، یہ دونوں حضرات یہودی یا عیسائی شخص کے ساتھ مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ویسے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

### فِي ذُبَائِحِهِمْ

#### باب: اُن کے ذبیحہ کا حکم

10176 - آثَارُ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، أَنَّ ابْنَ

مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ أَرْضًا لَا يَقْصَبُ بِهَا الْمُسْلِمُونَ، إِنَّمَا هُمْ النَّبْطُ، وَفَارِسُ، فَإِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا فَسَلُّوا، فَإِنْ كَانَ ذَبِيحَةَ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ فَكُلُوهُ، فَإِنَّ طَعَامَهُمْ لَكُمْ حَلَلٌ

\*\*\* قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسی جگہ پر پڑاؤ کرو جہاں

مسلمان قصاب نہ ہوں، وہ لوگ نبطی ہوں یا اہل فارس ہوں تو جب گوشت خریدو تو اُس کے بارے میں دریافت کر لو اگر تو وہ کسی یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ ہو تو تم اُس کو کھاؤ کیونکہ اُن کا کھانا تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے۔

10177 - آثَارُ صَحَابَةٍ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَكَمَ بْنَ عَتِيْبَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُمَا: إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَذْكُرُونَ عَلَى ذُبَائِحِهِمْ غَيْرَ اللَّهِ، فَقَالَا: إِنَّ اللَّهَ حِينَ أَحَلَّ ذُبَائِحَهُمْ عَلِمَ مَا يَقُولُونَ عَلَى ذُبَائِحِهِمْ. ذَكَرَهُ مُقَاتِلٌ

\*\*\* حکم بن عتیہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن ابولیلی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں جبکہ مجاہد نے حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان دونوں حضرات سے دریافت کیا گیا: اگر اہل کتاب اپنے ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کا نام ذکر کر دیتے ہیں (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے جب

اُن کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا تھا تو اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا کہ وہ اپنے ذبیحہ پر کیا پڑھتے ہیں؟

مقاتل نامی راوی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

10178 - آثَارُ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَكَّلْ

ذُبَائِحُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ ذُبِحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَوْ قَالَ: وَإِنْ أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ

\*\*\* طاووس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہل کتاب کے ذبیحہ کو کھالیا جائے گا، اگرچہ اُسے

غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے، تاہم اُس کا مفہوم یہی ہے)

**10179 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَصَيْدِ كِلَابِهِمْ. ذَكَرَهُ مُقَاتِلٌ

\*\*\* محمد بن زید نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل حرب میں سے اہل کتاب کے ذبیحہ اور ان کے کتوں کے شکار میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بات مقاتل نے بھی نقل کی ہے۔

**10180 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَوْ أَخْبَرَهُ مَنْ، سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ: (وَمَا أَهْلُ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ) (البقرة: 173) قَالَ: "يَقُولُ: بِاسْمِ الْمَسِيحِ"، وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِهِمْ

\*\*\* عطاء اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور وہ چیز جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو تو جو شخص مجبور ہو جائے“۔

عطاء فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہے: مسیح کے نام پر (میں اسے ذبح کرتا ہوں)۔ عطاء فرماتے ہیں: ان لوگوں کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**10181 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا ذَبَحَ الْيَهُودِيُّ ذَبِيحَتَهُ فَفَسَدَتْ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ فَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَأْكُلَهَا

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: جب کوئی یہودی اپنے ذبیحہ کو ذبح کرے اور اس کے دین کے حساب سے وہ ذبیحہ اس کے لیے فاسد ہو جائے تو مسلمان کے لیے بھی اُسے کھانا جائز نہیں ہوگا۔

**10182 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ: (وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَلٌ لَكُمْ) (المائدة: 5) قَالَ: ذَبَائِحُهُمْ

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی تمہارے لیے حلال ہے“۔

ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ان کا ذبیحہ ہے۔

**10183 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: إِذَا ذَبَحَ النَّصْرَانِيُّ فَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُهْلُ لِغَيْرِ اللَّهِ حِينَ ذَبَحَ فَلْيُنِ أَكْرَهَهُ، وَكَانَ بَعْضُهُمْ يُرَخِّصُ فِي ذَلِكَ، وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يَأْكُلَهُ

\*\*\* امام عبد الرزاق فرماتے ہیں: جب کوئی عیسائی شخص ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر تم اُسے سنو کہ وہ ذبح کے وقت اللہ کے بجائے کسی اور کا نام بلند کر رہا تھا تو میں اُسے مکروہ قرار دوں گا، بعض علماء نے اس کی رخصت دی ہے تاہم میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ آدمی اُسے نہ کھائے۔

**10184 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءَ يَقُولُ: وَمَا أَهْلُ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَحَلَّهُ

اللَّهُ؛ لِأَنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهُمْ سَيَقُولُونَ هَذَا الْقَوْلَ

\*\*\* عطاء فرماتے ہیں: جس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اُسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے کیونکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ عنقریب لوگ یہ کلمات کہیں گے۔

**10185 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَهُ يُهْلُ كَرَةً أَنْ يَأْكُلَهُ، إِلَّا أَنْ يَتَوَارَى عَنْهُ حَتَّى لَا يَسْمَعَهُ قَالَ: "وَاهْلَلَهُ أَنْ يَقُولَ: بِاسْمِ الْمَسِيحِ"

\*\*\* ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ کسی شخص کو (غیر اللہ کے نام پر) جانور ذبح کرتے ہوئے سنتے تھے تو اُس ذبیحہ کو کھانے کو کمرہ قرار دیتے تھے البتہ اگر وہ اُن سے اتنی دور ہوتا کہ اُس کی آواز اُن تک نہ آتی تو معاملہ مختلف تھا۔ راوی کہتے ہیں: اُس کے آواز بلند کرنے سے مراد اُس کا یہ کہنا تھا کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نام پر اسے ذبح کرتا ہوں۔

**10186 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: كَانَ قَوْمٌ مِنَ النَّصَارَى يَذْبَحُونَ بِالشَّامِ، ثُمَّ يَبْعُونَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَوَكَّلَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَحْضُرُهُمْ إِذَا ذَبَحُوا أَنْ يُسَمُّوا اللَّهَ، وَيَمْنَعَهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا عَلَى ذَبَائِحِهِمْ

\*\*\* عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: شام میں کچھ عیسائی ذبح کرتے تھے اور پھر اُس کا گوشت مسلمانوں کو فروخت کر دیتے تھے، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک مسلمان شخص کو اُن کے لیے مقرر کیا تھا جو اُن کے ذبح کے وقت اُن کے پاس موجود ہوتا تھا اور انہیں اس بات پر مجبور کرتا تھا کہ وہ اللہ کا نام لیں، وہ انہیں اس بات سے منع کرتا تھا کہ وہ اپنے ذبیحہ پر کسیدہ دوسرے کا نام لیں۔

**10187 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ ذَبِيحَةِ الْيَهُودِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ: فَنَلَا عَلَيْهِ: (أَحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ) (المائدة: 5)، وَنَلَا عَلَيْهِ: (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)، وَنَلَا عَلَيْهِ: (وَمَا أَهْلٌ لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ) (المائدة: 3)، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَكْرِرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى وَكَفَرَةَ الْأَعْرَابِ، فَإِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَسْأَلُونِي، فَإِذَا لَمْ يَوْفَقْهُمْ اتَّوَا يُخَاصِمُونِي

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہودی یا عیسائی کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اُس شخص کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال قرار دی گئی ہے اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی اُن کا کھانا تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے۔“

انہوں نے اُس شخص کے سامنے یہ آیت بھی تلاوت کی:

”تم اُس چیز میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو“۔

انہوں نے اُس کے سامنے یہ آیت بھی تلاوت کی:

”اور جس چیز پر اللہ کی بجائے کسی اور کا نام بلند کیا گیا ہو“۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص اپنا سوال اُن کے سامنے دہراتا رہا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں، عیسائیوں، دیہات کے رہنے والے کافروں پر لعنت کرے! یہ اور اس کے ساتھی مجھ سے دریافت کر رہے ہیں، جب بات ان کی موافقت میں نہیں ہوتی تو یہ میرے پاس جھگڑا کرنے کے لیے آ جاتے ہیں۔

**10188 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَدَّمَ إِلَيْكَ الْيَهُودِيُّ

طَعَامًا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ، فَإِنْ أَكَلَ فَكُلْ، وَإِنْ أَبَى فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی یہودی تمہارے سامنے کھانا پیش کرے تو تم اُسے یہ ہدایت کرو کہ وہ

بھی اُس میں سے کھائے، اگر وہ اُس میں سے کھا لیتا ہے تو تم بھی اُس میں سے کھاؤ، اگر وہ اُس میں سے نہیں کھاتا تو تم بھی اُس میں سے نہ کھاؤ۔

**10189 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي نَصْرَانِي دَبَّحَ شَاةً لَصَبْغَةً فَأَخْطَا

فِيهَا إِرَادَةً حَتَّى حَرَّمَ عَلَيْهِ أَكْلُهَا قَالَ: فَلَا يَأْكُلُهَا الْمُسْلِمُ أَيْضًا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسے عیسائی شخص کے بارے میں ہے جو کسی بکری کو ذبح کرنے لگتا ہے اور

اُس میں ایسی غلطی کرتا ہے کہ اُس بکری کو کھانا اُس کے لیے حرام ہو جاتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: مسلمان شخص بھی اُسے نہیں کھائے گا۔

**10190 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرَمَةَ، يَقُولُ فِي

الدَّبِيحَةِ تَكُونُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ، وَالْيَهُودِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ قَالَ: لَا يَدْبَحُ لَكَ، وَادْبَحَ أَنْتَ، لَأَنَّ دِينَنَا يَغْلِبُ دِينَهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ: "لَا بَأْسَ بِهِ، أَيُّهُمَا شَاءَ فَيَذْبَحُهَا، سَمِعْتُهُ يُهْلُ لَغَيْرِ اللَّهِ، فَلَا تَأْكُلُهُ، إِهْلَالُهُ أَنْ يَقُولَ: بِاسْمِ الْمَسِيحِ"

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ نے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو ایسے

ذبیحہ کے بارے میں ہے جو کسی مسلمان، یہودی یا عیسائی کے بارے میں ہو تو وہ فرماتے ہیں: وہ تمہارے لیے ذبح نہیں کرے، تم اُس کو ذبح کرو کیونکہ ہمارا دین اُن کے دین پر غالب ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے

اُن میں سے جو چاہے وہ ذبح کر لے اگر تم انہیں سنتے ہو کہ وہ بلند آواز میں غیر اللہ کا نام لیتے ہیں تو تم اُسے نہ کھاؤ۔ لفظ ”اہلال“ (آواز بلند کرنے) سے مراد اُن کا یہ کہنا ہے کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نام پر ذبح کرتا ہوں۔

## ذَبِيحَةُ الْمَجُوسِيَّ

## باب: مجوسی کے ذبیحہ کا حکم

**10191 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَامْرَأَةَ بَنٍ شُرَاحِيلَ، عَنِ الْمَجُوسِيِّ يَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ إِذَا ذَبَحَ قَالَ: لَا تَأْكُلْهُ  
 \*\* موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر اور مرہ بن شراحیل سے مجوسی شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لیتا ہے تو انہوں نے کہا: تم اُسے نہ کھاؤ۔

**10192 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةُ الْمَجُوسِيِّ، وَإِنْ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا  
 \*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجوسی کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا، اگرچہ اُس نے اُس ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا ہو۔

**10193 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةُ الْمَجُوسِيِّ، وَإِنْ ذَكَرَ اللَّهُ  
 \*\* عمرو بن دینار نے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مجوسی کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا، اگرچہ اُس نے اللہ کا نام ذکر کیا ہو۔

**10194 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةُ الْمَجُوسِيِّ  
 \*\* حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجوسی کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا۔

## الْمُسْلِمُ يُكْنَى الْمُشْرِكُ

## باب: مسلمان کا مشرک شخص کو کنیت سے مخاطب کرنا

**10195 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَتَبَ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ جَاءَهُ عَلَى فَرَسٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْزَلْ أَبَا وَهَبٍ

\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن اُمیہ کا نام کنیت سے لیا تھا حالانکہ وہ اُن دنوں مشرک تھا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! تم نیچے اتر آؤ۔

**10196 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ كَلْبٍ يُقَالُ



لَهُ: مَعْرُوفُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنِ الْفَرَاغِصَةِ الْحَنْفِي، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ الْفَرَاغِصَةَ الْحَنْفِي، وَهُوَ نَصْرَانِي، فَقَالَ لَهُ: أَبَا حَسَّانَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُكْنَى لَأَنْ لَا يَفْخَرَ بِالْكُنْيَةِ

\*\*\* فرافصہ حنفی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرافصہ حنفی کو کنیت سے مخاطب کیا تھا حالانکہ وہ عیسائی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا تھا: اے ابوحسان! معمر بیان کرتے ہیں: میں ایسی صورت حال میں غیر مسلم کو کنیت سے مخاطب کرنے کو مکروہ قرار دیتا ہوں تاکہ وہ کنیت کی وجہ سے فخر کا اظہار نہ کرے۔

**10197 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: هَلْ يُقَالُ لَهُ مَرْحَبًا؟ قَالَ: إِنْ

كَانَ لَهُ عِنْدَكَ يَدٌ لَمْ تَجْزِهِ بِهَا فَلَا بَأْسَ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا غیر مسلم شخص کو خوش آمدید کہا جاسکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگر تو اُس نے تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کی تھی جس کا تم بدلہ نہیں دے سکے تھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**10198 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَنَّبَانِي قَتَادَةُ: أَنَّ نَصْرَانِيًّا

قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبَا الْحَارِثِ، فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ: قَدْ أَسْلَمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْثَّالِثَةَ: أَبَا الْحَارِثِ، فَقَالَ: قَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَكَ، فَقَالَ: "كَذَبْتَ، حَالُ بَيْنِكَ وَبَيْنَ الْإِسْلَامِ ثَلَاثٌ خِلَالٍ: شَرِيكَ الْخَمْرِ، وَلَمْ يَقُلْ شُرْبُكَ، وَاسْتَكْلَكَ الْخِنْزِيرَ، وَدَعَاكَ لِلَّهِ وَلَكَدَا"

\*\*\* نبی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قتادہ نے مجھے یہ بتایا کہ ایک عیسائی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ابوالحارث! اُس عیسائی شخص نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: ابوالحارث! اُس نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو! تمہارے اور اسلام کے درمیان تین عادات حائل ہیں: شراب کا شریک ہونا، (یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: تمہارا شراب کو پینا) خنزیر کو تمہارا کھانا اور تمہارا اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ہونے کا قائل ہونا۔

**10199 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا،

يَقُولُ لِغُلَامٍ لَهُ نَصْرَانِي: يَا جَرِيرُ أَسْلِمِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ يُقَالُ لَهُمْ

\*\*\* ابن ابوشیح بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو سنا کہ انہوں نے اپنے عیسائی غلام سے کہا: اے جریر! تم اسلام قبول کر لو! پھر انہوں نے کہا: ان لوگوں سے اسی طرح کہا جائے گا۔

## إِعْتَاقُ الْمُسْلِمِ الْكَافِرِ

باب: مسلمان کا کافر (غلام) کو آزاد کر دینا

**10200 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قُلْتُ لَهُ: الْمُسْلِمُ يَعْتِقُ النَّصْرَانِيَّ

وَالْيَهُودِيَّ، اَفِيْهِ اَجْرٌ؟ قَالَ: لَا، وَكَرِهَ اِعْتَاَقَهُمْ

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَرِهَ عِتْقَ النَّصْرَانِيَّ  
 \* \* \* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: مسلمان شخص اگر کسی عیسائی یا  
 یہودی غلام کو آزاد کر دیتا ہے تو کیا اُسے اُس کا اجر ملے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! زہری نے انہیں آزاد کرنے کو مکروہ  
 قرار دیا۔

لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ عیسائی غلام کو آزاد کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

10201 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَالِكٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي حَكِيْمٍ: اَنَّ عُمَرَ  
 بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ نَصْرَانِيًّا

\* \* \* اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک عیسائی غلام کو آزاد کر دیا تھا۔

10202 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي الرِّثَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ: اَنَّ اَبَاهُ  
 اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ مَجُوسِيًّا، وَاعْتَقَ وَلَدَ زَنْيَةٍ

\* \* \* خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے اپنے مجوسی غلام کو آزاد کر دیا تھا، انہوں نے زنا کے نتیجہ میں پیدا  
 ہونے والے بچہ کو بھی آزاد کر دیا تھا۔

## صَيْدُ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ

باب: مجوسی کے کتے کے شکار کا حکم

10203 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اِبْنِ الْمُسَيَّبِ، وَسَيْلَ عَنِ الْمُسْلِمِ  
 يَسْتَعِيرُ كَلْبَ الْمَجُوسِيِّ قَالَ: " كَلْبُهُ كَشَفَرْتَهُ يَقُولُ: لَا بَأْسَ بِهِ "

\* \* \* معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسے مسلمان شخص  
 کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی مجوسی کے کتے کو عارضی استعمال کے لیے لیتا ہے تو سعید بن مسیب نے فرمایا: اُن کا کتا اُن  
 کی چھری کی مانند ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10204 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ اِذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ  
 الَّذِي يَصْطَادُ بِهِ

\* \* \* زہری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اُس کتے کے ذریعہ شکار کرنے والا شخص مسلمان ہو۔

10205 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ كَلْبِ

الْمَجُوسِيِّ

\*\*\* حسن بصری مجوسی کے کتے کے ذریعہ شکار کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

## الصَّابِنُونَ

### باب: صابی افراد کا بیان

10206 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الصَّابِنُونَ قَوْمٌ يَبْعُدُونَ الْمَلَائِكَةَ،

وَيُصَلُّونَ إِلَى الْقِبْلَةِ، وَيَقْرَأُونَ الزُّبُورَ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: صابی وہ لوگ ہوتے ہیں جو فرشتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ قبلہ کی طرف رخ

کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور زبور پڑھتے ہیں۔

10207 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ كَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الصَّابِنُونَ بَيْنَ

الْمَجُوسِ، وَالْيَهُودِ لَيْسَ لَهُمْ دِينٌ

\*\*\* مجاہد فرماتے ہیں: صابی وہ لوگ ہیں جو مجوسیوں اور یہودیوں کے درمیان ہوتے ہیں، اُن کا کوئی دین نہیں ہوتا۔

10208 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سِئِلَ ابْنُ

عَبَّاسٍ عَنِ الصَّابِنِينَ، فَقَالَ: هُمْ قَوْمٌ بَيْنَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، لَا تَحِلُّ ذُبَابُهُمْ، وَلَا مُنَاكَحَتُهُمْ

\*\*\* مجاہد فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صابی لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے

جواب دیا: یہ ایک ایسی قوم ہے جو یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان کی حیثیت رکھتی ہے، اُن کا ذبیحہ یا اُن کے ساتھ نکاح کرنا

جائز نہیں ہے۔

## هَلْ يُسَالُ أَهْلُ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ؟

باب: کیا اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے گا؟

10209 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي قَوْلِهِ: (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا

تَعْلَمُونَ) (النحل: 43) قَالَ: أَهْلُ التَّوَارَةِ فَاسْأَلُوهُمْ، هَلْ جَانَهُمْ إِلَّا رِجَالٌ يُوْحَى إِلَيْهِمْ؟

\*\*\* معمر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اگر تم علم نہیں رکھتے تو اہل علم سے دریافت کرو۔“

معمر فرماتے ہیں: اس سے مراد اہل تورات ہیں کہ تم سے اُن دریافت کرو کہ کیا پہلے ایسے افراد آئے ہیں کہ جن کی طرف

وحی کی جاتی تھی۔

10210 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

مِنْ رُسُلِنَا) (الزخرف: 45) يَقُولُ: سَلْ أَهْلَ الْكِتَابِ، أَكَانَتْ الرُّسُلُ تَأْتِيهِمْ بِالتَّوْحِيدِ؟ أَكَانَتْ تَأْتِيهِمْ بِالْإِخْلَاصِ؟

\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

(وَأَسْأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا) (الزخرف: 45)

قتادہ فرماتے ہیں: یعنی تم اہل کتاب سے دریافت کرو کہ کیا رسول اُن کے پاس توحید کا پیغام لے کر آتے رہے ہیں؟ کیا وہ اُن کے پاس اخلاص کا پیغام لے کر آتے رہے ہیں؟

10211 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا

إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَفْقَهُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ) قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا أَشْكُ، وَلَا أَسْأَلُ

\*\* قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اگر تم اُس چیز کے بارے میں شک رکھتے ہو جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تو تم اُن لوگوں سے دریافت کرو جو تم سے پہلے کتاب کی تلاوت کرتے تھے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نہ تو شک کا شکار ہوں اور نہ ہی میں دریافت کروں گا۔

10212 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (مَنْ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ)

(محمد: 25)، أَنَّهُمْ يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ”

\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اس کے بعد کہ اُن کے لیے ہدایت واضح ہو گئی۔“

قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اس چیز کو اپنے پاس لکھا ہوا پایا تھا۔

## دِيَّةُ الْمَجُوسِيِّ

### باب: مجوسی کی دیت کا حکم

10213 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دِيَّةُ الْمَجُوسِيِّ؟ قَالَ: ثَمَانِ

مِائَةِ دِرْهَمٍ

\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجوسی کی دیت کتنی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: آٹھ

سودرہم!

10214 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: إِنَّ عُمَرَ قَضَىٰ فِي

دِيَّةِ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، إِنَّمَا هُوَ عَبْدٌ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسی کی دیت میں آٹھ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا وہ یہ فرماتے تھے: یہ اہل کتاب میں سے نہیں ہیں یہ غلام کی مانند ہیں۔

**10215 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى، كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ يَقْعُونَ عَلَى الْمَجُوسِ فَيَقْتُلُونَهُمْ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: فَإِنَّمَا هُمْ عِبِيدٌ فَأَقِمَّهُمْ فِيمَةً فِيكُمْ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَوَضَعَهَا عُمَرُ لِلْمَجُوسِ \*\*\* عمرو بن شعيب بیان کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کچھ مسلمانوں نے مجوسیوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ وہ غلاموں کی مانند ہیں تم اپنے درمیان ان کی قیمت کا اندازہ لگاؤ۔ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ ان کی قیمت آٹھ سو درہم بنتی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں کے لیے (دیت کے طور پر) اس رقم کو متعین کیا۔

**10216 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: دِيَّةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ. أَخْبَرَنَا \*\*\* قتادہ سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کرتے ہیں: مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

**10217 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُمَرَ، وَعَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ \*\*\* معمر نے عمر کے حوالے سے اور حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**10218 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ وَغَيْرِهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جَعَلَ دِيَّةَ الْمَجُوسِيِّ نِصْفَ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ

\*\*\* معمر نے سہاک اور دیگر حضرات کے حوالے سے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے مجوسی کی دیت کو مسلمان کی دیت کا نصف قرار دیا تھا۔

**10219 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَ دِيَّةَ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ \*\*\* سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسی کی دیت کو آٹھ سو درہم قرار دیا تھا۔

**10220 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَّةِ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ \*\*\* اسحاق بن محمد نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجوسی کی دیت میں آٹھ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ

## دِیۃُ الْیَہُودِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ

### باب: یہودی اور عیسائی کی دیت

**10221 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُقْدَامِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: جَعَلَ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دِیۃَ الْیَہُودِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ دِرْہِمٍ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم مقرر کی

تھی۔

**10222 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءُ: دِیۃُ الْمَرْأَةِ مِنْ أَهْلِ

الْكِتَابِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِرْہِمٍ قَالَ: قُلْتُ: فَتَصَارَى الْعَرَبُ قَالَ: مِثْلُهُمْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کی دیت چار ہزار درہم ہو

گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: عرب کے عیسائیوں کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ بھی ان کی مانند شمار ہوں گے۔

**10223 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ عُمَرُو، عَنِ

الْحَسَنِ، قَالَا: دِیۃُ الْیَہُودِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِرْہِمٍ

\*\*\* سعید بن مسیب اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: یہودی اور عیسائی شخص کی دیت چار ہزار درہم ہوگی۔

**10224 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا

مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ عَمْدًا، فَرَفَعَ إِلَى عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ، وَغَلَطَ عَلَيْهِ الدِّیۃُ مِثْلُ دِیۃِ الْمُسْلِمِ

\*\*\* سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مسلمان شخص نے ایک ذمی کو جان

بوجھ کر قتل کر دیا، اُن کا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس مسلمان کو قتل نہیں کروایا لیکن اُس پر شہید دیت عائد کر دی جو مسلمان کی دیت کی مانند تھی۔

**10225 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: دِیۃُ

الْیَہُودِیِّ، وَالنَّصْرَانِیِّ، وَالْمَجُوسِیِّ مِثْلُ دِیۃِ الْمُسْلِمِ

\*\*\* منصور نے ابراہیم خنی کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودی، عیسائی اور مجوسی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی۔

**10226 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: دِیۃُ

الدِّمَیِّ دِیۃُ الْمُسْلِمِ

\*\*\* منصور نے ابراہیم خنی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی۔



**10227 -** اقوال تابعین: عبد الرزاق قال: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ دِيَّةُ الْمُسْلِمِ  
 \*\* قیس بن مسلم نے امام شعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی۔

### شَهَادَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

باب: اہل کتاب کا ایک دوسرے کے خلاف گواہی دینا

**10228 -** اقوال تابعین: عبد الرزاق قال: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ، وَلَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ، وَتَجُوزُ شَهَادَةُ النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ، وَالْيَهُودِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ

\*\* قتادہ اور ربیعہ بن ابوعبدالرحمن بیان کرتے ہیں: یہودی کی گواہی عیسائی کے خلاف درست نہیں ہوگی اور عیسائی کی گواہی یہودی کے خلاف درست نہیں ہوگی، عیسائی کی گواہی عیسائی کے خلاف درست ہوگی اور یہودی کی گواہی یہودی کے خلاف درست ہوگی۔

**10229 -** اقوال تابعین: عبد الرزاق قال: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ مِلَّةٍ عَلَى أَهْلِ مِلَّةٍ إِلَّا الْمُسْلِمِينَ

\*\* امام شعی فرماتے ہیں: کسی بھی ایک دین سے تعلق رکھنے والے افراد کی گواہی کسی دوسرے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف درست نہیں ہوگی، صرف مسلمانوں کا معاملہ مختلف ہے (کہ وہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں)۔

**10230 -** اقوال تابعین: عبد الرزاق قال: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَابٍ، عَنْ شُرَيْحٍ: أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ  
 \*\* یحییٰ بن وثاب نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اہل کتاب کی گواہی ایک دوسرے کے خلاف درست قرار دیتے تھے۔

**10231 -** اقوال تابعین: عبد الرزاق قال: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ شَهَادَةَ مَجُوسِيٍّ عَلَى نَصْرَانِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ عَلَى مَجُوسِيٍّ

\*\* عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک عیسائی کے خلاف ایک مجوسی کی گواہی کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک مجوسی کے خلاف ایک عیسائی کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

**10232 -** اقوال تابعین: عبد الرزاق قال: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ

النَّصْرَانِيَّ عَلَى الْيَهُودِيِّ، وَالْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيَّ، وَرَوَى خِلَافَهُ أَبُو حَاصِبٍ

\*\*\* عیسیٰ نامی راوی نے امام شعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہودی کے خلاف عیسائی کی گواہی کو اور عیسائی کے خلاف یہودی کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے جبکہ حصین نامی راوی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

**10233 - اقوال تابعین:** قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَجَاءَ نَصْرَانِيٌّ، فَقَالَ: هُوَ أَبِي، مَاتَ

نَصْرَانِيًّا، وَجَاءَ مُسْلِمٌ، فَقَالَ: هُوَ أَبِي، مَاتَ مُسْلِمًا، فَقَالَ: إِنَّمَا يَدْعِيَانِ الْمَالَ، فَأَلْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے اور کچھ مال چھوڑ کر جاتا ہے پھر ایک

عیسائی شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا باپ ہے جو عیسائیت پر مرا ہے پھر ایک مسلمان آتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا باپ ہے جو مسلمان ہونے کے عالم میں مرا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ دونوں لوگ دراصل مال کے دعویدار ہیں تو تم اُس مال کو ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دو۔

**10234 - اقوال تابعین:** قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي نَصْرَانِيٍّ مَاتَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَاهِدَيْنِ مِنَ النَّصْرَانِيَّ

بِأَنَّ لَهُ عَلَيْهِ أَلْفٌ دِرْهَمٍ، وَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّ بِشُهُودٍ مِنَ النَّصْرَانِيَّ بِأَنَّ لَهُ عَلَيْهِ أَلْفٌ دِرْهَمٍ قَالَ: هُوَ لِلْمُسْلِمِ؛ لِأَنَّ شَهَادَةَ النَّصْرَانِيَّ تَضُرُّ بِحَقِّ الْمُسْلِمِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: الْكُفْرُ مِلَّةٌ، وَالْإِسْلَامُ مِلَّةٌ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے اور پھر ایک مسلمان شخص

عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے دو گواہ لے کر آ جاتا ہے کہ اُس نے اُس مرحوم سے ایک ہزار درہم لینے تھے پھر ایک عیسائی شخص عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے گواہ لے کر آ جاتا ہے کہ اُس نے اُس مرحوم شخص سے ایک ہزار درہم لینے تھے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ ایک ہزار درہم مسلمان کو ملیں گے کیونکہ عیسائی شخص کی گواہی مسلمان کے حق کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: کفر ایک ملت ہے اور اسلام ایک ملت ہے۔

## كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ أَهْلُ الْكِتَابِ؟

باب: اہل کتاب سے حلف کیسے لیا جائے گا؟

**10235 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

قَالَ: كَانَ كَعْبُ بْنُ سُوْرٍ يُحْلِفُ أَهْلَ الْكِتَابِ يَضَعُ عَلَى رَأْسِهِ الْإِنْجِيلَ، ثُمَّ يَأْتِي بِهِ إِلَى الْمَذْبَحِ فَيَحْلِفُ بِاللَّهِ

\*\*\* محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: کعب (نامی صاحب) اہل کتاب سے حلف لیتے ہوئے ان کے سر پر انجیل رکھتے

تھے پھر وہ انہیں ذبح خانہ میں لاتے تھے اور ان سے اللہ کے نام کا حلف لیتے تھے۔

**10236 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ أَبَا

مُوسَى حَلَفَ يَهُودِيًّا بِاللَّهِ، فَقَالَ عَامِرٌ: لَوْ أَدْخَلْتَهُ الْكَنِيسَةَ

\*\*\* سماک بن حرب نے امام شعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے اللہ کے نام کا حلف لیا تھا، امام عامر شعی فرماتے ہیں: اگر آپ اسے اس کے عبادت خانے میں لے جاتے (تو یہ زیادہ مناسب ہوتا)۔

**10237 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كَانَ يُحْلِفُهُمُ بِاللَّهِ، وَكَانَ يَقُولُ: "أَنْزَلَ اللَّهُ (وَأَنْ أَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ) (المائدة: 49)

\*\*\* امام شعی نے مسروق کے بارے میں نقل کیا ہے: وہ اُن لوگوں سے اللہ کے نام پر حلف لیا کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے:

"تم اُن کے درمیان اُس چیز کے مطابق فیصلہ دو جو اللہ نے نازل کی ہے۔"

## الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى مِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی حاملہ عورت کا حکم

**10238 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا حَمَلَتِ النَّصْرَانِيَّةُ مِنَ الْمُسْلِمِ فَمَاتَتْ حَامِلًا دُفِنَتْ مَعَ أَهْلِ دِينِهَا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سے حاملہ ہو جائے اور پھر حمل کے دوران انتقال کر جائے تو اُسے اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہمراہ دفن کیا جائے گا۔

**10239 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَلِيهَا أَهْلُ دِينِهَا، وَتُدْفَنُ مَعَهُمْ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد اُس کے گران بنیں گے اور اُسے اُن کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

**10240 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَنَّ شَيْخًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ دَفَنَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ حُبْلَى مِنْ مُسْلِمٍ فِي مَقْبَرَةِ الْمُسْلِمِينَ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے انہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بتایا: انہوں نے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک حاملہ عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کروایا تھا، جو ایک مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی۔

**10241 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى: أَنَّ وَائِلَةَ بِنَ الْأَسْفَعِ دَفَنَ امْرَأَةً مِنَ النَّصَارَى مَاتَتْ وَهِيَ حُبْلَى مِنْ مُسْلِمٍ فِي مَقْبَرَةٍ، لَيْسَتْ بِمَقْبَرَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا مَقْبَرَةِ

النَّصَارَى، بَيْنَ ذَلِكَ. قَالَ سُلَيْمَانُ: وَلَيْلِيهَا أَهْلُ دِينِهَا

\*\*\* سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے عیسائیوں سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کو جس کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ ایک مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی اُسے ایک ایسے قبرستان میں دفن کروایا تھا جو نہ تو مسلمانوں کا قبرستان تھا اور نہ ہی عیسائیوں کا قبرستان تھا بلکہ وہ اُن دونوں کے درمیان تھا۔

سلیمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے افراد نے اُس کی آخری رسومات ادا کی تھیں۔

## قَتْلُ النِّسَاءِ وَالْوُلْدَانِ

### باب: خواتین اور بچوں کو قتل کر دینا

**10242 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرْقَعِ بْنِ صَيْفِيٍّ، شَهِدَ عَلَى جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ الْحَنْظَلِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَكَانَ عَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَمَرَّ رَبَاحٌ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ فِتِيلٍ مِمَّا أَصَابَ الْمُقَدِّمَةُ، فَوْقُوا عَلَيْهَا يَنْظُرُونَ، يَتَعَجَّبُونَ مِنْ خَلْقِهَا، حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ، فَفَرَّجُوا عَنِ الْمَرْأَةِ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا كَانَتْ هَذِهِ لِنِقَاتِلٍ، ثُمَّ نَظَرَ فِي وَجْهِ الْقَوْمِ، فَقَالَ لِأَحَدِهِمْ: "الْحَقُّ خَالِدًا، فَقُلْ: لَا تَقْتُلْ ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا"

\*\*\* حضرت رباح بن ربیع حنظلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کے لیے گئے، ہراول دستہ کے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، حضرت رباح رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کا گزر ایک مقتول عورت کے پاس سے ہوا جسے ہراول دستہ کے لوگوں نے قتل کر دیا تھا، یہ لوگ ٹھہر کر اُسے دیکھنے لگے اور اُس کی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر تشریف لائے، لوگ عورت کے سامنے سے ٹھہر گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر کر اُسے دیکھنے لگے، آپ نے فرمایا: یہ تو جنگ میں حصہ نہیں لیتی تھی! پھر آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور اُن میں سے ایک شخص سے فرمایا: خالد کے پاس جا کر اُس سے کہو! وہ بال بچوں کو اور مزدوروں کو قتل نہ کرے!



## کِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب: نکاح کے بارے میں روایات

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّعِبِ فِي النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ

باب: نکاح اور طلاق میں کھیل کود (یعنی ہنسی مذاق) کس حد تک جائز ہے؟

10243 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ بْنُ بِشْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ

إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ نَكَحَ لَاعِبًا أَوْ طَلَّقَ فَقَدْ جَارَ، وَقَالَ: لَا لَعِبَ فِي الطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ

\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر نکاح کرتا ہے یا طلاق دیتا ہے تو وہ جائز ہوتے ہیں (یعنی واقع ہو جاتے ہیں)۔ وہ یہ فرماتے ہیں: طلاق اور نکاح میں ہنسی مذاق نہیں ہوتی۔

10244 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ

طَلَّقَ لَاعِبًا أَوْ نَكَحَ لَاعِبًا فَقَدْ جَارَ

\*\* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر طلاق دیدے یا ہنسی مذاق کے طور پر نکاح

کر لے تو یہ ہو جائے گا۔

10245 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: "ثَلَاثُ

الَّلَّاعِبُ فِيهِنَّ كَالْجَادِ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعَتَاقَةُ."

\*\* حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ہنسی مذاق بھی سنجیدگی کی مانند ہے: نکاح کرنا،

طلاق دینا اور غلام آزاد کرنا۔

10246 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مِثْلَهُ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

10247 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: "ثَلَاثُ

لَا لَعِبَ فِيهِنَّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعَتَاقَةُ، وَالصَّدَقَةُ" قَالَ: "وَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ إِحْدَى الْإِحْصَالِ الثَّلَاثِ:

النِّكَاحُ، أَوْ الطَّلَاقُ، أَوْ الْعَتَاقَةُ لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ هِيَ"

\*\*\* حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ہنسی مذاق شمار نہیں ہوتے: نکاح کرنا، طلاق دینا اور صدقہ کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اصل روایت میں ان تین میں سے کوئی ایک چیز نہیں ہے، لیکن مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ کون سی چیز ہے (وہ تین چیزیں یہ ہیں): نکاح یا طلاق یا غلام آزاد کرنا۔

**10248 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ جَعْدَةَ بِنِ هُبَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: "ثَلَاثُ الْأَعْبِ فِيهِنَّ وَالْجَادُّ سَوَاءٌ: الطَّلَاقُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْعَتَاقَةُ." قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَقَالَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ: وَالْهَدْيُ وَالنَّذْرُ

\*\*\* جعدہ بن ہبیرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ہنسی مذاق اور سنجیدگی برابر شمار ہوتے ہیں: طلاق دینا، صدقہ کرنا اور غلام آزاد کرنا۔

عبد الکریم نامی راوی بیان کرتے ہیں: طلق بن حبيب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: قربانی کا جانور بھیجنا اور نذر ماننا بھی اس میں شمار ہوں گے۔

**10249 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ طَلَّقَ، وَهُوَ لَا عِبَ فُطْلَاقُهُ جَائِزٌ، وَمَنْ أَعْتَقَ وَهُوَ لَا عِبَ فَعَتَاقُهُ جَائِزٌ، وَمَنْ أَنْكَحَ وَهُوَ لَا عِبَ فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ

\*\*\* صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر طلاق دے دیتا ہے تو اُس کی طلاق واقع شمار ہوگی اور جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر غلام آزاد کر دیتا ہے تو اُس کا آزاد کرنا واقع شمار ہوگا اور جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر نکاح کر لیتا ہے تو اُس کا نکاح واقع شمار ہوگا۔

**10250 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ، أَوْ نَكَحَ لَا عِبًا فَقَدْ أَجَازَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: آپ ﷺ: ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہنسی مذاق کے طور پر طلاق دیتا یا نکاح کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے جائز قرار دیا (یعنی واقع قرار دیا)۔

**10251 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَذْكُرُ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ: أَمْرٌ لَا مَرْجُوعَ فِيهِ إِلَّا بِالنِّكَاحِ، وَالطَّلَاقِ، وَالْعَتَاقَةِ، وَالنَّذْرِ.

\*\*\* سعید بن مسیب نے مروان کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے: معاملات ایسے ہیں جن میں رجوع نہیں کیا جاسکتا وہ نکاح کرنا، طلاق دینا، غلام آزاد کرنا اور نذر ماننا ہیں۔

**10252 - آثار صحابہ:** قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَبَلَّغَنِي أَنَّ مَرْوَانَ أَخَذَهُنَّ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ



\*\*\* ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: مروان نے یہ بات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے حاصل کی ہے۔

**10253** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "ثَلَاثٌ لَا لَعَبَ فِيهِنَّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعَتَاقَةُ" \*\*\* یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ہنسی مذاق نہیں ہوتا: نکاح کرنا، طلاق دینا اور غلام آزاد کرنا۔

## بَابُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالْاِرْتِجَاعِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

باب: کسی ثبوت کے بغیر نکاح کرنا یا طلاق دینا یا (طلاق دینے کے بعد) رجوع کرنا

**10254** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ، وَلَا طَّلَاقٌ، وَلَا اِرْتِجَاعٌ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ، فَإِنْ اِرْتَجَعَ وَجَهْلٌ أَنْ يُشْهَدَ وَهُوَ يَدْخُلُ وَيُصِيهَهَا، فَإِذَا عَلِمَ فَلْيُعْذِرْ إِلَى السَّنَةِ إِلَى أَنْ يُشْهَدَ شَاهِدَيَّ عَدْلٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: دو گواہوں کے بغیر نکاح کرنا یا طلاق دینا یا رجوع کرنا درست نہیں ہوتا، اگر کوئی شخص رجوع کر لیتا ہے اور وہ اس بات سے ناواقف ہوتا ہے کہ اُسے کسی کو گواہ بنانا چاہیے تھا اور وہ اُس عورت کے پاس جا کر اُس سے صحبت کر لیتا ہے تو جب اُسے علم ہو تو وہ سنت کی طرف رجوع کرے اور دو آدمیوں کو گواہ بنا لے۔

**10255** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ وَلَمْ يُشْهَدْ وَرَاجَعَ وَلَمْ يُشْهَدْ قَالَ: طَلَّقَ فِي غَيْرِ عِدَّةٍ، وَارْتَجَعَ فِي غَيْرِ سَنَةٍ فَلْيُشْهَدْ عَلَى طَلَاقِهِ وَعَلَى مُرَاجَعَتِهِ، وَلْيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو طلاق دیتا ہے اور اس پر گواہ نہیں بناتا اور پھر رجوع کر لیتا ہے اور اس پر بھی گواہ نہیں بناتا، تو انہوں نے جواب دیا: اُس نے طلاق ایسے دی ہے جو عدت کے علاوہ ہے اور رجوع اس طرح کیا ہے جو سنت کے علاوہ ہے تو اُسے اپنی طلاق پر بھی گواہ بنانا چاہیے اور اپنے رجوع کرنے پر بھی گواہ بنانا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔

**10256** - آثار صحابہ: قَالَ: مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، بِمِثْلِ

ذَلِكَ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**10257** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، فَقَالَ: رَجُلٌ طَلَّقَ وَلَمْ يُشْهَدْ، وَرَاجَعَ وَلَمْ يُشْهَدْ قَالَ: بِنَسِّ مَا صَنَعَ، طَلَّقَ فِي بِدْعَةٍ، وَارْتَجَعَ فِي غَيْرِ سُنَّةٍ، لِيُشْهَدْ عَلَى مَا فَعَلَ

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، اُس نے کہا: ایک شخص طلاق دیتا ہے اور گواہ نہیں بناتا رجوع کرتا ہے اور گواہ نہیں بناتا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُس نے بہت بُرا کیا ہے اُس نے بدعت طریقہ کے مطابق طلاق دی ہے اور اُس نے سنت کے علاوہ طریقہ کے مطابق رجوع کیا ہے اُسے اپنے اس عمل پر گواہ بنانا چاہیے۔

**10258 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: طَلَّقْتُ وَلَمْ أُشْهَدْ، وَرَاجَعْتُ وَلَمْ أُشْهَدْ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ فِي غَيْرِ عِدَّةٍ، وَارْتَجَعْتَ فِي غَيْرِ سُنَّةٍ

\*\*\* ابن سیرین نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے ایک شخص نے اُن سے سوال کیا، اُس نے کہا: میں نے طلاق دی اور گواہ نہیں بنایا، پھر میں نے رجوع بھی کر لیا اور گواہ نہیں بنایا، تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم نے ایسی طلاق دی ہے جو شمار کے بغیر ہے اور تم نے ایسا رجوع کیا ہے جو سنت کے علاوہ ہے۔

**10259 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا جَامَعَ فَدْخُولُهُ رَجْعَةً، وَلَكِنْ لِيُشْهَدْ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص (اپنی بیوی کو ایک طلاق دینے کے بعد اُس کے ساتھ) صحبت کر لے تو اُس کا یہ عمل ہی رجوع کرنا شمار ہوگا، البتہ اُسے گواہ بنالینا چاہیے۔

**10260 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَأَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَقُولُ: دُخُولُهُ رَجْعَةً

\*\*\* حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: اُس کا صحبت کرنا رجوع شمار ہوگا۔

**10261 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا جَامَعَ فَدْخُولُهُ رَجْعَةً.

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص (اپنی بیوی کو) ایک طلاق دینے کے بعد اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اُس کا صحبت کرنا ہی رجوع شمار ہوگا۔

**10262 - اقوال تابعین:** قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي جَابِرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی کے حوالے سے منقول ہے۔

**10263 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دُخُولُهُ رَجْعَةً، وَلَكِنْ لِيُشْهَدْ إِذَا

عَلِمَ لِيَرْجِعَ إِلَى السُّنَّةِ

\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد کا صحبت کر لینا رجوع شمار ہوگا، البتہ جب اُسے علم ہو تو اُسے کسی کو گواہ بنالینا چاہیے تاکہ وہ سنت طریقہ کے مطابق رجوع کرے۔

**10264 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: دُخُولُهُ رَجْعَةً، وَلَكِنْ لِيُشْهِدَ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا قَبَّلَ فَهُوَ رَجْعَةٌ  
\*\* سلیمان تمیمی نے طاووس کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد کا صحبت کرنا رجوع شمار ہوگا، لیکن اُسے گواہ بنالینا چاہیے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب مرد (بیوی کا) بوسہ لے تو یہ چیز بھی رجوع شمار ہوگی۔

**10265 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ، يَسْأَلُ مَطَرًا الرَّزَّاقِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ دَخَلَتْ دَارَ فُلَانٍ، فَدَخَلَتْ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، وَجَعَلَ يَعْشَاهَا وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، قَالَ مَطَرٌ: كَانَ الْحَسَنُ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ، يَقُولَانِ: غَشْيَانُهُ إِيَّاهَا رَجْعَةٌ، وَلَكِنْ لِيُشْهِدَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ  
\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو مطر وراق سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا، جس نے یہ کہا: اگر اُس کی بیوی فلاں گھر میں داخل ہوئی تو اُس کی بیوی کو طلاق ہے اور پھر وہ عورت داخل ہو جاتی ہے جبکہ اُس مرد کو اس کا علم نہیں ہوتا اور وہ مرد اسی لا علمی میں عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو مطر وراق نے جواب دیا: حسن بصری اور ابن مسیب بیان کرتے ہیں: مرد کا اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لینا اُس کا رجوع شمار ہوگا، لیکن اُسے گواہ بنالینا چاہیے۔ معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**10266 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا لَمْ يُشْهِدْ عَلَى الرَّجْعَةِ حَتَّى تَنْقُضِيَ الْعِدَّةَ ثُمَّ ادَّعَى الرَّجْعَةَ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَلَا يُصَدِّقُ، وَإِنْ جَاءَ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا بِشُهُودٍ فَلَا يُصَدِّقُ  
\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب وہ شخص رجوع کرنے پر گواہ نہیں بناتا یہاں تک کہ عدت پوری ہو جاتی ہے اور پھر وہ عدت کے مکمل ہو جانے کے بعد رجوع کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو مرد کے قول کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اگر وہ اس حوالے سے گواہ بھی پیش کر دیتا ہے تو بھی اُس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

**10267 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَادَّعَى الرَّجْعَةَ قَالَ: يُسْأَلُ الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ قَدْ رَجَعَ، وَبِهِ يَأْخُذُ الثَّوْرِيُّ  
\*\* مغیرہ بیان کرتے ہیں: جب مرد ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر رجوع کا دعویٰ کرے تو مغیرہ فرماتے ہیں: اُس سے ثبوت مانگا جائے گا کہ اُس نے رجوع کر لیا ہے۔ سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**10268 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ الْعِدَّةُ قَالَ: قَدْ رَاجَعْتُهَا فِي عِدَّتِهَا، وَانْكَرَتْ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ قَالَ: تُسْتَحْلَفُ الْمَرْأَةُ، وَلَا يُصَدِّقُ عَلَيْهَا، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا، فَإِنْ اتَّفَقَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ

\*\*\* معمر نے زہری کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے تو مرد یہ کہتا ہے: میں نے اس کی عدت کے دوران اس عورت کے ساتھ رجوع کر لیا تھا جبکہ عورت اس کا انکار کر دیتی ہے تو زہری فرماتے ہیں: عورت سے حلف لیا جائے گا اور اُس عورت کے خلاف (مرد کے بیان کی) تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے لیکن اگر میاں بیوی دونوں اس بات پر متفق ہوں (کہ مرد نے رجوع کر لیا تھا) تو وہ اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

**10269 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ثُمَّ مَكَثَتْ ثَلَاثَةَ سِنِينَ، ثُمَّ وَضَعَتْ، فَقَالَ: قَدْ ارْتَجَعْتُكَ، وَقَالَتْ هِيَ: لَمْ تُرَاجِعْنِي رَجْعَةً، لِأَنَّ الْوَلَدَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا مِنْ جَمَاعٍ بَعْدَ الطَّلَاقِ، وَالْجَمَاعُ رَجْعَةٌ قَالَ: فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ سَنَتَيْنِ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ سُبُلُ الْبَيِّنَةِ عَلَى الرَّجْعَةِ، وَإِلَّا الزِّمَ الْوَلَدَ وَبَانَتْ مِنْهُ، لِأَنَّ الْوَلَدَ يَكُونُ لِسَنَتَيْنِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دیتا ہے پھر تین سال گزر جاتے ہیں پھر وہ عورت بچہ کو جنم دیتی ہے اور مرد یہ کہتا ہے: میں نے تم سے رجوع کر لیا تھا اور عورت یہ کہتی ہے: تم نے مجھ سے رجوع نہیں کیا تھا لیکن یہ بچہ طلاق کے بعد ہونے والی محبت کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے تو یہ محبت کرنا رجوع کرنا شمار ہوگا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ بچہ دو سال یا اس سے پہلے پیدا ہو جاتا ہے تو اس بارے میں رجوع کا ثبوت مانگا جائے گا ورنہ بچہ کو ملحق کر دیا جائے گا اور عورت اُس سے باندھ ہو جائے گی کیونکہ بچہ دو سال تک پیدا ہو سکتا ہے (یعنی حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہوتی ہے)۔

**10270 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: "قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِي الشَّهَادَةِ بِأَرْبَعَةٍ عَلَى الزَّانَا، فَمَا شَهِدَ دُونَ أَرْبَعَةٍ عَلَى الزَّانَا جُلِدُوا، فَإِنْ شَهِدَ أَرْبَعَةً عَلَى مُحْصَنِينَ رُجِمَا، وَإِنْ شَهِدُوا عَلَى بَكْرَيْنِ جُلِدَا، كَمَا قَالَ اللَّهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ: (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ) (النور: 2)، وَغَرَبَا سَنَةً غَيْرَ الْأَرْضِ الَّتِي كَانَا بِهَا، وَتَغْرِبُهُمَا شَتًى، وَإِنْ شَهِدُوا عَلَى بَكْرٍ وَمُحْصَنٍ، جُلِدَ الْبَكْرُ، وَرُجِمَ الْمُحْصَنُ، فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ ثَلَاثَةٍ، وَلَا اثْنَيْنِ، وَلَا وَاحِدٍ، وَيُجْلَدُونَ ثَمَانِينَ ثَمَانِينَ، وَلَا تُقْبَلُ لَهُمْ شَهَادَةٌ حَتَّى يَتَّبِعَ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ تَوْبَةٌ نَصُوحٌ، وَاصْلَاحٌ، وَعَلَى الطَّلَاقِ شَهِدَانِ، وَعَلَى النِّكَاحِ شَهِدَانِ، وَعَلَى الْخَمْرِ شَهِدَانِ، ثُمَّ يُجْلَدُ صَاحِبُهَا، وَيُخَوَّفُ، وَيُؤْذَى حَتَّى يَتَّبِعَ مِنْهُ تَوْبَةٌ، وَلَا تَجُوزُ شَهَادَةُ شَهِيدٍ وَاحِدٍ عَلَى طَّلَاقٍ، وَلَا نِكَاحٍ، فَمَنْ طَلَّقَ، وَشَهِدَ عَلَيْهِ شَهِيدٌ وَاحِدٌ وَانْكُرَ فَإِنَّهُ يُسْتَحْلَفُ بِاللَّهِ مَا طَلَّقَ، فَإِنْ حَلَفَ فِيهِ امْرَأَتُهُ، وَإِنْ نَكَلَ فَقَدْ طَلَّقَتْ بِمَا شَهِدَ بِهِ الشَّهِيدُ، وَكَانَ هُوَ الشَّهِيدُ الْآخِرُ إِذَا نَكَلَ، وَلَا يَجُوزُ عَلَى الْحَقِّ إِلَّا شَهِيدَانِ، ثُمَّ يَنْفَذُ لَهُ حَقُّهُ، فَإِنْ شَهِدَ وَاحِدٌ عَدْلٌ أُحْلِفَ صَاحِبُ الْحَقِّ مَعَ شَهِيدٍ إِذَا كَانَ عَدْلًا، وَإِنْ كَانَتْ دَعْوَى لَا شَاهِدَ فِيهَا، فَالْمَطْلُوبُ أَحَقُّ بِالْيَمِينِ وَيَقُولُ الطَّالِبُ، فَإِنْ نَكَلَ اسْتَحَقَّ صَاحِبُ الْحَقِّ عَيْنَهُ، وَلَا

تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا خَصْمٍ، يَكُونُ لَامْرَأَةٍ عُمْرُ فِي نَفْسِ صَاحِبِهِ، وَأَمَرَ اللَّهُ بِذَوَى عَدْلٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ، وَقَالَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: ۷۷) الْآيَةُ، فَلْيَنْظُرِ امْرُؤٌ عَلَى مَا شَهِدَ

\*\*\* ابن جریج نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ اور اُس کے رسول نے یہ فیصلہ دیا ہے: زنا کے بارے میں چار گواہوں کی موجودگی ضروری ہے اگر زنا کے بارے میں چار سے کم لوگ گواہی دیتے ہیں تو انہیں کوڑے لگائے جائیں گے اگر چار لوگ محسن (مرد و عورت) کے بارے میں گواہی دیتے ہیں تو ان دونوں (مرد اور عورت) کو سنگسار کر دیا جائے گا اگر وہ کنواروں کے بارے میں گواہی دیتے ہیں تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ انہیں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اللہ کے دین کے معاملہ میں تم ان کے ساتھ کوئی نرمی نہ کرو۔“

اور وہ لوگ جس علاقہ میں رہتے ہیں انہیں وہاں سے جلا وطن کر کے کہیں اور بھیج دیا جائے گا، ان دونوں کو الگ الگ مقام پر جلا وطن کیا جائے گا، اگر گواہ ایک کنوارے اور ایک محسن کے بارے میں گواہی دیتے ہیں تو کنوارے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور محسن کو سنگسار کر دیا جائے گا (زنا کے بارے میں) تین آدمیوں، دو آدمیوں یا ایک آدمی کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور ایسے لوگوں کو اتنی اتنی کوڑے لگائے جائیں اور آئندہ ان کی گواہی اُس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک مسلمانوں کے سامنے یہ واضح نہیں ہو جاتا کہ ان لوگوں نے خالص توبہ کر لی ہے اور بہتری پیدا کر لی ہے طلاق کے لیے دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے نکاح کے لیے دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے شراب نوشی کے لیے دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے پھر شراب نوشی کرنے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اُسے ڈرایا جائے گا اور اُسے اذیت پہنچائی جائے گی جب تک اُس کی طرف سے توبہ واضح نہیں ہو جاتی، طلاق یا نکاح میں ایک گواہ کی گواہی جائز نہیں ہوگی جو شخص طلاق دیتا ہے اور اس پر ایک شخص کو گواہ بنا لیتا ہے اور پھر اس کا انکار کر دیتا ہے تو اُس سے اللہ کے نام کا حلف لیا جائے گا کہ میں نے طلاق نہیں دی اگر وہ حلف اٹھا لیتا ہے تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی اور اگر وہ انکار کر دیتا ہے تو عورت کو گواہ کی گواہی کے مطابق طلاق یافتہ قرار دیا جائے گا اور وہ مرد انکار کرنے کی صورت میں دوسرا گواہ شمار ہوگا۔

کسی بھی حق کا حکم اُس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک دو گواہ موجود نہ ہوں، پھر اُس آدمی کا حق نافذ ہو جائے گا، اگر ایک عادل گواہ گواہی دیتا ہے تو اُس گواہ کے ساتھ حق والے شخص سے حلف لیا جائے گا جبکہ وہ عادل ہو اور اگر کوئی ایسا دعویٰ ہو جس میں کوئی گواہ نہ ہو تو اس بارے میں مطلوب طالب کے قول اور قسم اٹھانے کا زیادہ حقدار ہوگا، اگر وہ انکار کر دیتا ہے تو حقدار شخص اپنے سامان کا مستحق ہو جائے گا، کسی خیانت کرنے والے مرد یا خیانت کرنے والی عورت یا مقابل فریق کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے بھی گواہوں میں سے عادل گواہوں کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اُس کے نام کی قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔“  
تو آدمی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کس بارے میں گواہی دے رہا ہے۔

## بَابُ النِّكَاحِ عَلَى الْحُكْمِ

باب: حکم (ثالثی کی شرط پر) پر نکاح کرنا

10271 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: خَرَجَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ يُشَيِّعُ رَجُلًا أَحْسَبُهُ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَأَى امْرَأَتَهُ أَوْ امْرَأَةً مَعَهُ فَأَعْجَبَتْهُ، فَقَضَى لِلرَّجُلِ أَنْ مَاتَ فِي سَفَرِهِ، فَرَجَعَ أَهْلُهُ إِلَى الْكُوفَةِ، فَخَطَبَ الْأَشْعَثُ تِلْكَ الْمَرْأَةَ، فَقَالَتْ أَتَزَوَّجُكَ عَلَى حُكْمِي، فَتَزَوَّجَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ بِهَا، وَمَكَتْ مَا مَكَتْ طَلَّقَهَا، ثُمَّ قَالَ: احْتَكِمِي مَا شِئْتَ، فَقَالَتْ: احْتَكِمِي فَلَانًا وَفَلَانًا عَبِيدًا لِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلَاءِ فَلَا، وَلَكِنْ احْتَكِمِي مِنْ مَالِي، فَخَاصَمَهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي عَشِيقْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةَ، فَقَالَ: ذَلِكَ مَا لَمْ تَمْلِكْ قَالَ: ثُمَّ تَزَوَّجْتُهَا عَلَى حُكْمِهَا، ثُمَّ طَلَّقْتُهَا قَبْلَ أَنْ أُرْضِيَهَا، فَرَدَّ ذَلِكَ عُمَرُ، وَقَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهَا مَا لَامَرَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا حُكْمًا، وَجَعَلَ لَهَا صَدَاقَ الْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهَا.

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اشعث بن قیس ایک شخص کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے جا رہے تھے میرا خیال ہے کہ اُس دوسرے شخص کا تعلق قریش سے تھا انہوں نے اُس شخص کی بیوی کو دیکھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے ساتھ ایک عورت کو دیکھا، انہیں وہ عورت اچھی لگی وہ آدمی ایک سفر پر گیا اور وہاں اُس کا انتقال ہو گیا، اُس کے اہل خانہ کو فوہا پس آ گئے، اشعث نے اُس عورت کو شادی کا پیغام بھیجا تو اُس عورت نے کہا: میں اپنے حکم پر آپ کے ساتھ شادی کروں گی، تو اشعث نے اُس کے ساتھ شادی کر لی۔ پھر انہوں نے اُس عورت کی رخصتی کروالی اور کچھ عرصہ اُس کے ساتھ رہے اور اُسے طلاق دیدی اور پھر کہا: تم جو چاہو فیصلہ کر لو! تو اُس عورت نے کہا: میں فلاں فلاں شخص کو ثالث مقرر کرتی ہوں، اُس نے اپنے باپ کے غلام کا نام لیا تو اشعث نے کہا: ان لوگوں کو تو ثالث نہیں بناؤں گا لیکن تم میرے مال میں سے جو چاہو فیصلہ لے لو۔ پھر اشعث نے اپنا اور اُس عورت کا مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے اس عورت سے محبت ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی تم ملکیت نہیں رکھتے! انہوں نے عرض کی: پھر میں نے اس عورت کے حکم کی شرط پر اس کے ساتھ شادی کر لی، پھر میں نے اسے راضی کرنے سے پہلے طلاق دیدی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو واپس کروا دیا اور کہا: یہ ایک مسلمان عورت ہے اور اسے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو ایک مسلمان عورت کو حاصل ہوتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے لیے ثالث کا حق تسلیم نہیں کیا اور انہوں نے اُس عورت کے لیے اُس کی ہم پلہ عورتوں کا سامہر مقرر کیا۔



**10272 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ**

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**10273 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ، أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي الرَّجُلِ**

يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى حُكْمِهَا قَالَ: النِّكَاحُ جَائِزٌ، وَلَهَا صَدَاقٌ مِثْلُهَا، لَا وَكُسَ، وَلَا شَطَطٌ.

\*\*\* حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: جو عورت کے ساتھ اُس کے

حکم (ثالث) کی شرط پر شادی کر لیتا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نکاح جائز ہوگا اور عورت کو مہر مثل ملے گا جس میں کوئی کمی اور کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

**10274 - اقوال تابعین: قَالَ الْحَسَنُ: وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ شُرَيْحٍ، وَابِرَاهِيمَ مِثْلَهُ**

\*\*\* یہی روایت قاضی شریح اور ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے۔

**10275 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَفَوَّضَ**

إِلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَخَذَ بَصَدَقِهَا، فَقِيلَ لَهُ: أَفَرَضَ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ مِثْلُهَا قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ لَهُمْ،

إِنَّمَا هُوَ مَا شَاءَ زَوْجُهَا، قُلْتُ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِشَيْءٍ يَحْلُلُهَا بِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاصْبَاهَا، ثُمَّ مَاتَ أَوْ طَلَّقَهَا، وَلَمْ

يُسَمِّ لَهَا صَدَاقَهَا قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ إِلَّا مَا إِذَا تَوَصَّوْا، قُلْتُ: فَمَاتَ وَلَمْ يَسَمِّ صَدَاقًا، وَقَدْ كَانَ أَصَابَهَا قَالَ: لَيْسَ

لَهَا إِلَّا الْمِيرَاثُ، وَمَا شَاءَ الْوَارِثُ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے

ساتھ شادی کرتا ہے، مہر کا معاملہ اُسے تفویض کر دیا جاتا ہے، تو اُس شخص کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے جب مہر

کی وصول کا وقت آتا ہے، تو اُس شخص سے کہا جاتا ہے: تم عورت کے لیے مہر مثل مقرر کرو (تو ایسی صورت میں کیا حکم ہوگا؟) عطاء

نے جواب دیا: اُن لوگوں کو اس کا حق حاصل نہیں ہوگا، وہ مہر وہ ہوگا، جو شوہر چاہے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ مرد اُس عورت

کی طرف کوئی چیز بھیجتا ہے جسے وہ زیور کے طور پر پہن لے اور پھر اُس عورت کے پاس جاتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے

پھر اُس مرد کا انتقال ہو جاتا ہے یا وہ اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے، اور اُس نے اُس عورت کے لیے مہر کا تعین نہیں کیا تھا، (تو

ایسی صورت میں کیا حکم ہوگا؟) عطاء نے جواب دیا: اُن لوگوں کو حق نہیں حاصل ہوگا، سوائے اُس چیز کے جو انہوں نے خود تلقین

کی تھی۔ میں نے دریافت کیا: اگر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس نے مہر کا تعین بھی نہیں کیا تھا اور وہ عورت کے ساتھ صحبت کر چکا

ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایسی صورت میں عورت کو صرف وراثت میں حصہ ملے گا یا جو ورثاء چاہیں گے وہ ملے گا۔

**10276 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرَضَ**

لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ نِسَائِهَا

\*\*\* ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد مہر مقرر کرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کر لے، تو

عورت کو مہر مثل ملے گا۔

## بَابُ اسْتِئْثَارِ النِّسَاءِ فِي ابْضَاعِهِنَّ

باب: خواتین کی شادی کے بارے میں اُن سے مشورہ لینا

**10277 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُ بَنَاتِهِ إِذَا انْكَحَهُنَّ قَالَ: يَجْلِسُ عِنْدَ خَدْرِ الْمَخْطُوبَةِ، فَيَقُولُ: إِنَّ فَلَانًا يَذْكُرُ فَلَانَةً، فَإِنْ حَرَّكَتِ الْخَدْرَ لَمْ يَزُوجْهَا، وَإِنْ سَكَتَتْ زَوَّجَهَا.

\*\*\* حضرت مہاجر بن عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب اپنی صاحبزادیوں کی شادیاں کروائی تھیں تو اُن سے مرضی معلوم کی تھی، حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُس خاتون کے پردہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے تھے جس کے لیے شادی کا پیغام آیا تھا اور یہ فرمایا تھا: فلاں شخص نے فلاں کا ذکر کیا ہے! تو اگر پردے میں حرکت ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کی شادی نہیں کروائی اور اگر وہ خاتون خاموش رہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کی شادی کروادی۔

**10278 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مہاجر بن عکرمہ سے منقول ہے۔

**10279 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْمُهَاجِرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خُطِبَ إِلَيْهِ أَحَدَى بَنَاتِهِ يَجِيءُ الْخَدْرَ، فَيَقُولُ: إِنَّ فَلَانًا يَخْطُبُ فَلَانَةً، فَإِنْ حَرَّكَتِ الْخَدْرَ لَمْ يَزُوجْهَا، وَإِنْ سَكَتَتْ زَوَّجَهَا

\*\*\* حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام آتا تو آپ پردہ کے پاس تشریف لاتے اور دریافت کرتے: فلاں نے فلاں خاتون کے لیے شادی کا پیغام بھیجا ہے! تو اگر پردہ میں حرکت ہوتی تو آپ شادی نہیں کرتے تھے اور اگر وہ لڑکی خاموش رہتی تو آپ اُس کی شادی کر دیتے تھے۔

**10280 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَأْمِرُوا الْأَبْكَارَ فِي أَنْفُسِهِنَّ، فَإِنَّهُنَّ يَسْتَحْيِينَ، فَإِذَا سَكَتَتْ فَهَوَ رِضَاهَا \*\*\* عبد الکریم جزری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: کنواری لڑکیوں سے اُن کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کرو کیونکہ وہ شرم جاتی ہیں، اگر وہ خاموش رہیں تو یہ اُن کی رضامندی شمار ہوگی۔

**10281 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آمُرُوا النِّسَاءَ فِي أَنْفُسِهِنَّ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: خواتین سے اُن کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کرو۔

**10282 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا ذُونٌ وَلِيَّهَا، وَالْبَكْرُ تُسْتَأْذَنُ. \*\*\* نافع بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”بیوہ یا طلاق یافتہ عورت اپنے ولی کے مقابلہ میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی۔“

**10283 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْفَضْلِ، حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

حدیث: 10282: صحیح مسلم - کتاب النکاح، باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق - حدیث: 2623، مستخرج ابی عوانة - مبتدا کتاب النکاح وما یشاکله، باب ذکر الخبر الدال علی ان الثیب اذا رغبت فی رجل - حدیث: 3451، صحیح ابن حبان - کتاب الحج، باب الهدی - ذکر البیان بان الثیب احق بنفسها من ولیها عند استئثارها فی، حدیث: 4147، موطا مالک - کتاب النکاح، باب استئذان البکر والایم فی انفسهما - حدیث: 1092، سنن الدارمی - ومن کتاب النکاح، باب فی استئثار البکر والثیب - حدیث: 2159، سنن ابی داود - کتاب النکاح، باب فی الثیب - حدیث: 1808، سنن ابن ماجه - کتاب النکاح، باب استئثار البکر والثیب - حدیث: 1866، السنن للترمذی - ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی استئثار البکر والثیب، حدیث: 1062، السنن للنسائی - کتاب النکاح، استئذان البکر فی نفسها - حدیث: 3225، مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب النکاح، باب استئثار النساء فی ابضاعهن - حدیث: 9983، سنن سعید بن منصور - کتاب الوصایا، باب ما جاء فی استئثار البکر والثیب - حدیث: 534، مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب النکاح، الرجل یزوج ابنته - حدیث: 11992، السنن الکبری للنسائی - کتاب النکاح، باب استئذان البکر فی نفسها - حدیث: 5226، شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب النکاح، باب النکاح بغير ولی عصبة - حدیث: 2744، مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ حدیث: 5019، سنن الدارقطنی - کتاب النکاح، حدیث: 3121، السنن الکبری للبیہقی - کتاب النکاح، جباہ ابواب ما علی الاولیاء وانکاح الآباء البکر بغير اذنہا ووجه - باب ما جاء فی انکاح الآباء الابکار، حدیث: 12766، معرفة السنن والآثار للبیہقی - کتاب النکاح، باب نکاح الآباء وغیرهم - حدیث: 4306، السنن الصغیر للبیہقی - کتاب النکاح، باب تزویج الاب ابنته البکر صغیرة کانت او کبیرة - حدیث: 1851، مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم، مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 1837، مسند الشافعی - من الجزء الثانی من اختلاف الحدیث من الاصل البیہقی، حدیث: 772، مسند الحمیدی - فی الحج، حدیث: 501، النعجم الکبیر للطبرانی - من اسبہ عبد اللہ، وما اسند عبد اللہ بن عباس، فی اللہ عنہما - نافع بن جبیر بن مطعم عن ابن عباس، حدیث: 10553

**10284 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الثِّيبُ مَالِكَةٌ لَامِرُهَا، وَتُسْتَأْمَرُ الْبِكْرُ فِي نَفْسِهَا، فَسَكُونُهَا أَقْرَارُهَا

\*\*\* نافع بن جبیر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثیبہ عورت اپنے معاملہ کی مالک ہوتی ہے اور کنواری سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اُس کی خاموشی اُس کا اقرار شمار ہوگی۔

**10285 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ذُكْوَانُ مَوْلَى

عَائِشَةَ: تَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا، أَسْتَأْمَرُ أَمْ لَا؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، تُسْتَأْمَرُ فَالَّتِ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِذَلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ

\*\*\* ذکوان جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی لڑکی کے بارے میں دریافت کیا جس کے گھر والے اُس کا نکاح کر دیتے ہیں تو کیا اُس سے مرضی معلوم کی جائے گی یا نہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس سے مرضی معلوم کی جائے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: بعض اوقات لڑکی شرماتی ہے اور خاموش رہتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اُس کی اجازت شمار ہوگی جب وہ خاموش رہے۔

**10286 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُسْتَأْمَرُ الثِّيبُ، وَتُسْتَأْذَنُ الْبِكْرُ قَالُوا: وَمَا إِذْنُهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثیبہ سے مرضی معلوم کی جائے گی اور کنواری سے اجازت لی جائے گی۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اُس کی اجازت کیا ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ وہ خاموش رہے۔

**10287 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسْتَأْمَرُ النِّسَاءَ فِي أَبْصَاعِهِنَّ

الثِّيبُ وَالْبِكْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَالْأَبُ يَسْتَأْمَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا خواتین سے اُن کی شادی کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی خواہ وہ ثیبہ ہو یا کنواری ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا باپ مرضی معلوم کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**10288 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ

يَقُولُ: تُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قَالَ: وَقَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: إِلَّا ... الرِّجَالُ فِي ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ النِّبَاتِ، لَا يُكْرَهُوا، وَأَشَدُّ بَأْسًا"

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خواتین سے اُن کی شادی کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: طاووس کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بیان کی ہے (یہاں اصل عربی متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) اس بارے میں بیٹیوں کی مانند ہوں گے، انہیں مجبور نہیں کیا جائے گا اور یہ زیادہ بُرا ہے۔

**10289 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَحَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَنَكَحَ عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي خِدْرَ الْمُخْطُوبَةِ مِنْ بَنَاتِهِ، فَيَقُولُ: إِنَّ فَلَانًا يَخْطُبُ فَلَانَةَ، فَإِنْ طَعَنْتَ بِيَدِهَا فِي خِدْرِهَا، فَذَلِكَ نَهْيٌ مِنْهَا، فَلَا يَنْكِحُهَا، وَإِنْ هِيَ لَمْ تَطْعَنْ بِيَدِهَا فِي خِدْرِهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَكَتَ

\*\*\* عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں زمانہ جاہلیت میں اُن کا نکاح ہو گیا تھا جبکہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی شادی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے ساتھ) زمانہ اسلام میں ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام آیا تھا آپ اُس صاحبزادی کے پاس تشریف لائے تھے وہ پردہ میں بیٹھی ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں نے فلاں عورت کے لیے شادی کا پیغام دیا ہے، تو اگر تو اُس صاحبزادی نے اپنا ہاتھ پردہ پر لگا دیا تو یہ اُن کی طرف سے ممانعت شمار ہوتی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا نکاح نہ کرتے لیکن اگر اُس نے اپنا ہاتھ پردہ پر نہیں لگایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نکاح کروادیا اور آپ خاموش رہے۔

**10290 -** حدیث نبوی: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوًا مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**10291 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَأْمَرُ بَنَاتِهِ فِي

نِكَاحِهِنَّ

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کی شادی میں اُن سے مرضی معلوم کی تھی۔

**10292 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَسْتَأْمَرُ الْآبُ الْبُكَرُ

وَالثَّيِّبُ

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: باپ کنواری یا ثیبہ (بیٹی سے) مرضی معلوم کرے گا۔

**10293 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَمَّا الْبُكَرُ فَلَا يَسْتَأْمَرُهَا

أَبُوهَا، وَأَمَّا الثَّيِّبُ، فَإِنْ كَانَتْ فِي عِيَالِهِ لَمْ يَسْتَأْمَرُهَا، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي عِيَالِهِ اسْتَأْمَرَهَا

\*\*\* ابراہیم خضی بیان کرتے ہیں: جہاں تک کنواری لڑکی کا تعلق ہے تو باپ اُس سے مرضی معلوم نہیں کرے گا، جہاں

تک شیبہ کا تعلق ہے تو اگر تو وہ اپنے بال بچوں کے ساتھ ہے تو بھی باپ اُس سے مرضی معلوم نہیں کرے گا؛ لیکن اگر وہ اپنے بال بچوں کے ساتھ نہیں ہے تو پھر باپ اُس سے مرضی معلوم کرے گا۔

**10294 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَجُوزُ نِكَاحُ الْآبِ عَلَى الْبِكْرِ، وَلَا

يَجُوزُ عَلَى الثَّيِّبِ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: باپ کنواری لڑکی کی شادی کر سکتا ہے؛ لیکن وہ شیبہ کی شادی (زبردستی) نہیں کر سکتا۔

### بَابُ اسْتِمَارِ الْيَتِيمَةِ فِي نَفْسِهَا

باب: لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کرنا

**10295 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُسْتَامَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَصَمَتُهَا إِقْرَارُهَا

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اور اُس کی خاموشی اُس کا اقرار ہوگی۔“

**10296 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تُسْتَامَرُ الْيَتِيمَةُ

فَسُكَّاتُهَا رِضَاهَا

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی اور اُس کی خاموشی اُس کی رضامندی ہو

گی۔

**10297 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُسْتَامَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا

\*\*\* ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: لڑکی سے اُس کی ذات

کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی؛ اگر وہ خاموش رہے تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی۔

**10298 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ: أَنْ تُسْتَامَرُ

الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِنْ سَكَتَتْ، أَوْ بَكَتْ، أَوْ ضَحِكَتْ فَهُوَ

رِضَاهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا يَجُوزُ عَلَيْهَا

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم

کی جائے گی؛ اگر وہ خاموش رہے تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی۔



امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر لڑکی خاموش رہے یا رو پڑے یا ہنس پڑے تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی، لیکن اگر وہ انکار کر دے تو پھر اُس کی شادی زبردستی نہیں کی جاسکتی۔

**10299 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالتَّيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فَصُمْتُهَا أَقْرَارَهَا

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”ولی کو شبہ عورت کے بارے میں کوئی حق حاصل نہیں ہوتا اور کنواری سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی اُس کی خاموشی اُس کی رضامندی شمار ہوگی۔“

### بَابُ مَا يُكْرَهُ عَلَيْهِ مِنَ النِّكَاحِ فَلَا يَجُوزُ

باب: جب کسی کو نکاح پر مجبور کیا جائے اور یہ درست نہ ہو

**10300 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالَا: أَمْرُ الْآبِ جَائِزٌ عَلَى الْبِكْرِ فِي النِّكَاحِ إِذَا لَمْ يَكُنْ سَفِيهَاً

\*\*\* حسن بصری اور زہری بیان کرتے ہیں: نکاح کے بارے میں باپ کا کنواری بیٹی پر زبردستی کرنا درست ہے جبکہ وہ باپ پاگل نہ ہو۔

**10301 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ: أَنَّ بَكْرًا أَنْكَحَهَا أَبُوهَا، وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَجَاءَ بِهَا أَبُوهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَدَ إِلَيْهَا أَمْرَهَا

\*\*\* حضرت مہاجر بن عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک باپ نے اپنی بیٹی کی شادی زبردستی کی اُس کا باپ اُسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس لڑکی کو اس بات کا اختیار دیا (کہ وہ چاہے تو نکاح کو برقرار رکھے اور اگر چاہے تو کالعدم قرار دے)۔

**10302 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَرِيدَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً بِكْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخٍ لَهُ يَرْفَعُ خَيْسِيَّتَهُ بِي وَلَمْ يَسْتَأْمِرْنِي، فَهَلْ لِي فِي نَفْسِي مِنْ أَمْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَرُدُّ عَلَى أَبِي شَيْئًا صَنَعَهُ، وَلَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَعْلَمَ النِّسَاءُ الْكَهْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ أَمْرٌ أَمْ لَا؟

\*\*\* عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: ایک کنواری لڑکی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اُس نے عرض کی:

یا رسول اللہ! میرے باپ نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے، تاکہ میری وجہ سے اُس کی کمتر حیثیت کو بلند کر سکے میرے والد نے مجھ سے اجازت نہیں لی، تو کیا اس حوالے سے مجھے اپنی ذات کے بارے میں کوئی اختیار ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تو اُس لڑکی نے کہا: میرے باپ نے جو کیا ہے میں اُسے ختم نہیں کرنا چاہتی تھی، لیکن مجھے یہ بات اچھی لگی ہے کہ عورتوں کو یہ بات پتا چلے کہ انہیں اپنی ذات کے معاملہ میں کوئی اختیار ہوتا بھی ہے یا نہیں ہوتا؟

**10303 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: أَرَادَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تَزَوَّجَ عَمَّ نَيْبِهَا، فَرَوَّجَهَا أَبُو هَا غَيْرُهُ، وَلَمْ يَأْلُ عَنِ الْخَيْرِ، فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ عَمَّ وَلَدِي فَأَكُونَ مَعَ وَلَدِي، وَكَرِهَتْ الْعُزْبَةَ، فَرَوَّجَنِي غَيْرُهُ، وَلَمْ يَأْلُ عَنِ الْخَيْرِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِيهَا، فَقَالَ: زَوَّجْتَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَذْهَبُ فَلَا نِكَاحَ لَكَ، أَذْهَبِي فَتَزَوَّجِي مَنْ شِئْتِ

\*\*\* ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنے بچوں کے چچا کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا، اُس کے باپ نے اُس کی شادی کسی اور جگہ کر دی اور اُس کے باپ نے بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی، وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی، اُس نے عرض کی: میں اپنے بچوں کے چچا کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی اور اپنے بچوں کے ساتھ رہنا چاہتی تھی، میں نے تنہا رہنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا، لیکن میرے والد نے میری شادی اُس کی بجائے کسی اور جگہ کر دی، اُس نے اچھی جگہ شادی کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس کے باپ کو پیغام بھیجا اور فرمایا: تم نے زبردستی اس کی شادی کی ہے؟ اُس کے باپ نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! تمہارا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا: تم جاؤ اور جس کے ساتھ جا ہوا شادی کر لو۔

**10304 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ رَجُلٍ صَالِحٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَحْتَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُتِلَ عَنْهَا يَوْمَ أُحُدٍ وَلَهُ مِنْهَا وَلَدٌ، فَخَطَبَهَا عَمَّ وَلَدُهَا، وَرَجُلٌ إِلَى أَبِيهَا فَانْكَحَ الرَّجُلُ، وَتَرَكَ عَمَّ وَلَدُهَا، فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: أَنْكِحْنِي أَبِي رَجُلًا لَا أُرِيدُهُ، وَتَرَكَ عَمَّ وَلَدِي، فَيُؤْخَذُ مِنِّي وَلَدِي، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهَا، فَقَالَ: أَنْكِحْتُ فَلَانًا فَلَانَةً؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَنْتَ اللَّيْ لَا نِكَاحَ لَكَ، أَذْهَبِي فَانْكِحِي عَمَّ وَلَدِكَ

\*\*\* ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ایک انصاری کی اہلیہ تھیں، وہ انصاری غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے، اُن صاحب کے اُس خاتون سے بچے بھی تھے، اُس عورت کے بچوں کے چچا نے اُس عورت کو شادی کا پیغام دیا اور اُس عورت کے باپ کو بھی ایک شخص نے شادی کا پیغام دیا، تو اُس کے باپ نے اُس دوسرے شخص کے ساتھ اُس کی شادی کر دی اور اُس عورت کے بچوں کے چچا کو ترک کر دی، وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اُس نے عرض

کی: میرے والد نے میری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جس کے ساتھ میں شادی نہیں کر سکتی اور انہوں نے میرے بچوں کے چچا کے ساتھ میری شادی نہیں کی اس طرح تو میرے بچے مجھ سے لے لیے جائیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کے باپ کو بلوایا اور فرمایا: کیا تم نے فلاں شخص کی فلاں عورت کے ساتھ شادی کی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ شخص ہو کہ کیا تمہارا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہوا۔ (پھر آپ ﷺ نے اُس عورت سے فرمایا: تم جاؤ اور اپنے بچوں کے چچا کے ساتھ نکاح کرلو۔

**10305 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ ثَيِّبًا أَنْكَحَهَا أَبُوهَا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: أَنْكَحَنِي أَبِي وَأَنَا كَارِهَةٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهَا إِلَيْهَا

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک ثیبہ عورت کی شادی اُس کے باپ نے کر دی وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اُس نے عرض کی: میرے باپ نے ایک جگہ میری شادی کر دی ہے جو مجھے پسند نہیں ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کا معاملہ اُس کے حوالے کیا۔

**10306 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَنَّ ثَيِّبًا، وَبِكْرًا، أَنْكَحَهُمَا أَبُوهُمَا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: أَنْكَحَنِي أَبِي، فَرَدَّ نِكَاحَهُمَا

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک ثیبہ اور ایک کنواری لڑکی کی شادی اُن کے باپ نے کر دی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: میرے باپ نے میری شادی کر دی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

**10307 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: آمَتْ خَنَسَاءُ بِنْتُ خَدَّامٍ فَرَزَّوَجَهَا أَبُوهَا، وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي، وَأَنَا كَارِهَةٌ، وَلَمْ يَشْعِرْنِي، وَقَدْ مَلَكَتْ أَمْرِي قَالَ: فَلَا نِكَاحَ لَهُ، أَنْكَحَنِي مَنْ شِئْتَ، فَرَدَّ نِكَاحَهُ، وَنَكَحَتْ أَبَا لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيَّ

\*\*\* نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت خنساء بنت خزام رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں اُن کے والد نے اُن کی شادی ایک ایسی جگہ کر دی جو رشتہ انہیں پسند نہیں تھا وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: میرے والد نے میری شادی کر دی ہے جبکہ مجھے یہ پسند نہیں ہے انہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا بھی نہیں میں اپنے معاملہ کی مالک ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس مرد کا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہوا تم جس کے ساتھ چاہو نکاح کرلو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے والد کے کیے ہوئے نکاح کو کالعدم قرار دیا تو اُس خاتون نے حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی۔

**10308 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ خَدَمًا أَبَا وَدِيعَةَ أَنْكَحَ ابْنَتَهُ رَجُلًا، فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَكَتْ إِلَيْهِ أَنَّهَا أَنْكَحَتْ، وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَانْتَرَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا، وَقَالَ: لَا تُكْرِهُوهُنَّ. فَانْكَحَتْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَا لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَتْ نَيْبًا قَالَ: أَخْبَرْتُ أَنَّهَا خَنَسَاءُ بِنْتُ خَدَامٍ مِنْ أَهْلِ قُبَاءَ. ابْنُ جُرَيْجٍ الْقَائِلُ

\*\*\* عطاء خراسانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوودیعہ خزام نے اپنی صاحبزادی کی شادی ایک شخص کے ساتھ کر دی وہ صاحبزادی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ شکایت کی کہ اُس کا نکاح کر دیا گیا ہے جبکہ اُسے یہ رشتہ پسند نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُس (کے والد کے) کیے ہوئے نکاح کو کالعدم قرار دیا اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان خواتین کو مجبور نہ کرو۔ اُس خاتون نے اس کے بعد حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی وہ خاتون بیوہ تھیں۔

راوی کہتے ہیں: مجھے بات یہ بتائی گئی ہے کہ وہ خاتون حضرت خنساء بنت خزام رضی اللہ عنہا تھیں جن کا تعلق قباء سے تھا یہ قول ابن جریج کا ہے۔

**10309 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَنَيْسُ بْنُ قَتَادَةَ زَوَّجَ خَنَسَاءَ بِنْتُ خَدَامٍ، فَقَتِلَ عَنْهَا يَوْمَ أُحُدٍ، فَانْكَحَهَا أَبُوهَا رَجُلًا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي أَنْكَحَنِي رَجُلًا، وَإِنَّ عَمَّ وَلَدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهَا إِلَيْهَا

\*\*\* ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام انیس بن قتادہ تھا اُن کی شادی خنساء بنت خزام سے ہو گئی وہ صاحب غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے اُس عورت کے والد نے اُس کی شادی ایک اور شخص کے ساتھ کر دی وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میرے والد نے میری شادی ایک شخص کے ساتھ کر دی ہے حالانکہ میرے بچوں کا چچا میرے نزدیک اُس شخص کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کا معاملہ اُس کے سپرد کیا۔

**10310 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: أَنَّ نَعِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ لَهُ ابْنَةٌ فَخَطَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَسَمَّى لَهَا صَدَاقًا كَثِيرًا، فَانْكَحَهَا نَعِيمٌ يَتِيمًا لَهُ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ لَيْسَ لَهُ مَالٌ، فَانْطَلَقَتْ أُمُّهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكِرًا ابْنَتَهَا، وَقَدْ سَمَّى لَهَا مَالًا كَثِيرًا، فَانْكَحَهَا أَبُوهَا يَتِيمًا لَيْسَ لَهُ مَالٌ، وَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ، وَقَدْ سَمَّى لَهَا مَالًا كَثِيرًا، فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، أَنْكَحْتُهَا يَتِيمًا فَهُوَ أَحَقُّ مِنْ رَفَعْتُ يَتِيمَهُ وَوَصَلْتُهُ، وَقَالَ: لَهَا مِنْ مَالِي مِثْلُ الَّذِي سَمَّى لَهَا عَبْدُ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمُرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ

\*\*\* اسماعیل بن امیہ نے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی تھی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا اور اُس کے لیے بہت سامہر مقرر کیا، لیکن حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کی شادی بنو عدی بن کعب سے تعلق رکھنے والے اپنے ایک یتیم رشتہ دار کے ساتھ کر دی، جس کے پاس کوئی مال بھی نہیں تھا، اُس لڑکی کی ماں گئی اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی، اُس نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ نے بھی اُس کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام بھیجا تھا اور بہت سامال دینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن اُس لڑکی کے باپ نے اُس کی شادی ایک یتیم کے ساتھ کی ہے، جس کے پاس مال موجود نہیں ہے، اُس نے حضرت عبد اللہ کے ساتھ نہیں کی، جنہوں نے بہت سامال دینے کا وعدہ کیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! میں نے اُس لڑکی کی شادی اپنے یتیم رشتہ دار کے ساتھ کی ہے اور وہ یتیم زیادہ حق رکھتا ہے کہ میں اُس کی بد حالی کو ختم کروں اور اُس کے ساتھ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھوں۔ تو (نبی اکرم ﷺ نے) شاید حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے) یہ کہا: اس لڑکی کو میرے ماں میں سے اُتنا مال مل جائے گا جو عبد اللہ نے اس کے لیے پیشکش کی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواتین سے اُن کی بیٹیوں کے بارے میں مرضی معلوم کیا کرو۔

10311 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّقَفِيُّ، أَوْ مَنْ لَا

أَتَاهُمْ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ خَطَبَ إِلَى نَسِيبٍ لَهُ ابْنَتَهُ، وَكَانَ هُوَ أُمُّ الْمَرْأَةِ فِي ابْنِ عُمَرَ، وَكَانَ هُوَ أَبِهَا فِي يَتِيمٍ لَهُ قَالَ: فَزَوَّجَهَا أَبَا يَتِيمِهِ ذَلِكَ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمُرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ

\*\*\* اسماعیل بن امیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے ایک عزیز رشتہ دار کو اُس کی بیٹی کے لیے شادی کا پیغام بھیجا، لڑکی کی ماں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رشتہ میں دلچسپی رکھتی تھی، جبکہ لڑکی کا باپ اپنے ایک یتیم رشتہ دار کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لڑکی کے باپ نے اس کی شادی اپنے یتیم رشتہ دار کے ساتھ کر دی وہ لڑکی (یا اُس کی ماں) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی بیویوں کے ساتھ اُن کی بیٹیوں کے بارے میں مشورہ کیا کرو۔

10312 - اَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الْيَتِيمَةَ لَا يُكْرَهُهَا أَخُوهَا عَلَى نِكَاحٍ، وَإِنْ

كَانَ رَشِيدًا

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ کنواری لڑکی کا بھائی اُسے نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا اگرچہ وہ

سجھدار ہو۔

10313 - اَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يَجُوزُ نِكَاحُ الرَّجُلِ عَلَى ابْنَتِهِ

بُكَرًا وَهِيَ كَارِهَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَكَيْبًا كَارِهَةٌ؟ قَالَ: لَا، الثَّيْبُ مَالِكَةٌ لَا مَرْهَا لَا يَجُوزُ عَلَيْهَا قَالَ: وَآحِبُّ إِلَيَّ إِنْ دَعَا أَبُو الْبُكَرِ الْبُكَرَ إِلَى رَجُلٍ، وَدَعَتْ هِيَ إِلَى آخَرَ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي دَعَا إِلَيْهِ أَبُوهَا أَسْنَى فِي الْمَوْضِعِ وَالصَّدَاقِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بِالَّذِي دَعَتْ إِلَيْهِ بَأْسٌ لَمْ تُلْحَقْ هَوَاهَا، أَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي نَفْسِهَا مِنْهُ، فَإِنْ غَلَبَهَا أَبُوهَا فَهِيَ أَمْلَكَ بِذَلِكَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دے جبکہ لڑکی کو وہ رشتہ ناپسند ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر لڑکی شیبہ ہو اور وہ اس کو ناپسند کرتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ شیبہ عورت اپنے معاملہ کی خود مالک ہوتی ہے اُس پر زبردستی کرنا جائز نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اگر کنواری لڑکی کا باپ کنواری لڑکی کی شادی ایک جگہ کرنا چاہتا ہو اور وہ لڑکی کسی دوسری جگہ کرنا چاہتی ہو اور لڑکی کا باپ جس جگہ شادی کرنا چاہتا ہو وہ نمایاں حیثیت رکھتا ہو اور زیادہ مہر دے سکتا ہو تو اگر لڑکی جس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے تو بھی لڑکی کو اپنی خواہش نفس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس صورت میں لڑکی ذہنی طور پر مطمئن نہیں ہو سکے گی لیکن اگر اُس کا باپ اُس پر غالب آ جاتا ہے تو وہ اس معاملہ کی زیادہ مالک ہوگی۔

10314 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْنَا أَنَّ أَمْرَ الثَّيْمَةِ إِلَيْهَا، وَلَا

يَجُوزُ عَلَيْهَا نِكَاحُ أَخِيهَا إِلَّا بِإِذْنِهَا

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ لڑکی کا معاملہ اُس کے حوالے ہوگا اور اُس کے بھائی کے لیے اُس کی اجازت کے بغیر اُس کا نکاح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

10315 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ فِي الثَّيْبِ:

لَا تُكْرَهُ عَلَى نِكَاحٍ مَنْ تَكْرَهُ، قُلْتُ: هَوَيْتُ هَوًى، وَهَوًى أَبُوهَا هَوًى؟ قَالَ: كَانَ يُحِبُّ أَنْ تُلْحَقَ بِهَوَاهَا

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شیبہ عورت کے بارے میں ہے کہ وہ جس رشتہ کو ناپسند کرتی ہو اُسے اُس رشتہ پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کی ایک خواہش ہو اور اُس کے باپ کی خواہش دوسری جگہ ہو تو عطاء اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اُس لڑکی کی مرضی کے مطابق اُس کی شادی کی جائے۔

10316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: "أَنَّ

امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرَدَّ نِكَاحَهَا إِلَّا بِإِذْنِهَا، وَكَانَتْ ثَيِّبًا"

\*\*\* یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: بنو عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے والد نے اُس کی شادی کر دی وہ عورت اس رشتہ کو پسند نہیں کرتی تھی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے



اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا اور اُسے اُس کی اجازت کے ساتھ مشروط قرار دیا، وہ خاتون شبیہ تھی۔

**10317 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ:

أَمَّتْ امْرَأَةً بِالْمَدِينَةِ، فَلَقِيَ عُمَرُ وَلِيِّهَا، فَقَالَ: أَذْكَرْنِي لَهَا، فَلَمَّا رَأَتْ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا وَلِيُّهَا قَالَ: لَا أَدْرِي، أَذْكَرَ هَذَا لَكَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلَا حَاجَةَ لِي فِيكَ، وَلَا فِيمَا ذَكَرَ، وَلَكِنْ مَرُهُ فَلْيُنْكِحْنِي فَلَانًا، فَقَالَ وَلِيُّهَا: لَا وَاللَّهِ، لَا أَفْعَلُ، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ؟ قَالَ: لِأَنَّكَ ذَكَرْتَهَا، وَذَكَرَهَا فَلَانٌ وَفَلَانٌ، فَلَا أَعْلَمُهُ بَقِيَ شَرِيفٌ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى ذَكَرَهَا، فَأَبَتْ إِلَّا فَلَانًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَعَزُّمُ عَلَيْكَ لَمَّا نَكَحْتَهَا إِيَّاهُ إِنْ لَمْ تَعْلَمْ عَلَيْهِ خَرَبَةٌ فِي دِينِهِ.

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک خاتون بیوہ ہو گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات اُس عورت کے ولی سے ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اُس عورت کے سامنے میرا ذکر کرو (یعنی میری طرف سے نکاح کا ذکر کرو) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے پاس تشریف لے گئے، اُس خاتون کے پاس اُس کا ولی بھی موجود تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ مجھے نہیں پتا کہ اس کے ولی نے اس کے سامنے میرے پیغام کا ذکر کیا ہے یا نہیں کیا، تو اُس عورت نے کہا: جی ہاں! لیکن میں آپ کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی اور اس نے جو کچھ ذکر کیا ہے مجھے اُس میں دلچسپی نہیں ہے، البتہ آپ اسے یہ کہیں کہ میری شادی فلاں شخص سے کر دے! تو اُس عورت کے ولی نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو اُس کے ولی نے کہا: کیونکہ آپ اسے شادی کی پیشکش کر چکے ہیں اس کے علاوہ فلاں اور فلاں صاحب بھی اس کے لیے شادی کی پیشکش کر چکے ہیں، تو میرے علم کے مطابق مدینہ منورہ کے ہر معزز آدمی نے اس کے لیے شادی کا پیغام دیا ہے لیکن یہ فلاں شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مصر ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اس عورت کی شادی اُسی آدمی کے ساتھ کرو، اگر تمہیں اُس آدمی کے حوالے سے اُس کے دین میں کسی خرابی کا علم نہیں ہے۔

**10318 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین کے حوالے سے منقول ہے۔

**10319 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: خَطَبَ رَجُلٌ شَابَّ امْرَأَةً قَدْ

أَحَبَّتْهُ، فَأَبَوْا أَنْ يُزَوِّجُوهَا إِيَّاهُ، فَسَأَلْتُ طَاوُسًا، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَرِ لِلْمُتَحَابِّينِ مِثْلُ النِّكَاحِ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ

\*\*\* ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک نوجوان شخص نے ایک خاتون کے لیے شادی کا پیغام دیا، وہ خاتون اُس مرد سے محبت کرتی تھی لیکن اُس کے گھر والوں نے اُس عورت کی شادی اُس کے ساتھ کرنے سے انکار کر دیا، میں نے طاوُس سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی اور کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔“

تو انہوں نے (یعنی طاؤس نے) مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اُس لڑکی کی شادی کروادوں۔

**10320 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ:

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْمِلُوا النِّسَاءَ عَلَى مَا يَكْرَهُنَّ

\*\*\* عمرو نے عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”عورتوں کی شادی اُس جگہ نہ کرو جس کو وہ ناپسند کرتی ہوں۔“

## بَابُ الْإِكْفَاءِ

### باب: کفو کے احکام

**10321 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عَمْرُ بْنُ

الْخَطَّابِ: "مَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ غَيْرَ شَيْنَيْنِ: غَيْرَ ابْنِي لَسْتُ أَبَالِي أَيْ الْمُسْلِمِينَ أَنْكَحْتُ، وَأَيْتَهُنَّ نَكَحْتُ"

\*\*\* ابن سیرین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے اندر زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز موجود نہیں

ہے، سوائے دو چیزوں کے، البتہ میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں مسلمانوں میں سے کس کا نکاح کرواتا ہوں یا خواتین میں سے کس کے ساتھ نکاح ہوتا ہے (یعنی مسلمان ایک دوسرے کا کفو ہوتے ہیں)۔

**10322 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ عَمْرُ بْنَ

الْخَطَّابِ كَانَ يُشَدِّدُ فِي الْإِكْفَاءِ

\*\*\* ابراہیم بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کفو کے معاملہ میں شدت کیا کرتا تھے۔

**10323 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، أَنَّ

عَمْرًا قَالَ: إِذَا كَانَتِ السَّنَةُ فَلَيْسَ لِأَهْلِ الْبَادِيَةِ نِكَاحٌ

\*\*\* حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب قحط سالی کا دور ہو تو ویرانوں میں رہنے

والوں کے لیے نکاح کی اجازت نہیں ہوگی۔

**10324 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ

طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا مَنَعَ فُرُوجَ ذَوَاتِ الْأَحْسَابِ إِلَّا مِنَ الْإِكْفَاءِ

\*\*\* ابراہیم بن محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صاحب حیثیت عورتوں کو صرف

کفو میں شادی کرنے کا ضرور پابند کروں گا۔

**10325** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ أَمَانَتَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ كَانَتْ مِنْ كَانٍ، فَإِنْ لَا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ، أَوْ قَالَ: عَرِيضٌ

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کی امانت اور اخلاق سے تم راضی ہو تو تم اُس کے ساتھ نکاح کرو اور خواہ وہ جو بھی شخص ہو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد رونما ہوگا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) چوڑا فساد رونما ہوگا۔

**10326** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْكِحُوا الْمُقْدَادَ، وَزَيْدًا لِيَكُونَ أَشْرَفُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَحْسَنُكُمْ إِسْلَامًا، أَنْكِحُوا الْمُقْدَادَ صُبَاعَةَ ابْنَةِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَنْكِحُوا زَيْنَةَ بِنْتَ جَحْشٍ، وَكَانَ الْمُقْدَادُ قَدْ أَصَابَهُ سِبَاءٌ

\*\*\* امام شعبی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے مقداد اور زید کی شادی کروائی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ تم سب سے زیادہ معزز تھے اور اسلام قبول کرنے کے حوالے سے تم سب سے بہتر تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کروائی تھی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ سے کروائی تھی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ (بچپن میں) قیدی بنا لیے گئے تھے۔

**10327** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: يَذْكُرُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ تَزَوَّجَتْ مَوْلَى بِالْعِرَاقِ فَأَخْتَلَفُوا فِيهِ، فَجَعَلُوا ذَلِكَ إِلَى عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَأَجَازَ نِكَاحَهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر کو یہ بیان ذکر کرتے ہوئے سنا: بنو بکر بن کنانہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عراق میں موجود ایک غلام کے ساتھ شادی کر لی تو اس بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا، انہوں نے اس بارے میں عبید بن عمیر کے ساتھ مقدمہ پیش کیا تو انہوں نے اس نکاح کو درست قرار دیا۔

**10328** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ: أَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ

كِنْدَةَ ثِيَابًا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کندہ سے تعلق رکھنے والی ایک ثیبہ خاتون کے ساتھ شادی کر لی تھی۔

**10329** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ: أَقْبَلَ سَلْمَانُ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالُوا: تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَوْمُكُمْ، وَلَا نَنَاحُ نِسَائِكُمْ، إِنَّ اللَّهَ هَذَا بَيْنَكُمْ قَالَ: ثُمَّ تَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، وَهُوَ سَفَرٌ

فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ سَلْمَانُ: مَا لَنَا وَلِلْمُرْبَعَةِ، إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرْبَعَةِ، نَحْنُ إِلَى الرُّخْصَةِ أَحْوَجُ

\*\*\* ابویلی کندی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارہ صحابہ کرام کے ساتھ آئے نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! تم آگے بڑھو! انہوں نے کہا: ہم نہ تو آپ کی امامت کریں گے نہ ہی آپ کی عورتوں کے ساتھ نکاح کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کی وجہ سے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حاضرین میں سے ایک صاحب باہر نکلے وہ سفر کی حالت میں تھے انہوں نے اُن صاحب کو چار رکعت پڑھا دیں جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا چار رکعت کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ ہمارے لیے چار کا نصف ہی کفایت کر جانا تھا کیونکہ ہمیں رخصت اختیار کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

**10330 -** اَقْوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَتَى قَوْمًا، فَقَالَ: إِنِّي عَرَبِيٌّ، فَتَزَوَّجَ إِلَيْهِمْ فَوَجَدُوهُ مَوْلَى كَانَ لَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا نِكَاحَهُ، وَإِنْ قَالَ: أَنَا مَوْلَى فَوَجَدُوهُ بَطِيلًا رَدَّ النِّكَاحُ، فَإِنْ قَالَ: أَنَا عَرَبِيٌّ، فَكَانَ عَرَبِيًّا مِنْ غَيْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ اتَّصَمُوا إِلَيْهِمْ، جَازَ النِّكَاحُ، وَإِنْ قَالَ: أَنَا مَوْلَى لِبَنِي فُلَانٍ، فَوَجَدُوهُ مَوْلَى لْغَيْرِهِمْ، جَازَ النِّكَاحُ." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ يَرَى التَّفْرِيقَ إِذَا نَكَحَ الْمَوْلَى عَرَبِيَّةً وَيُسَدِّدُ فِيهِ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور یہ کہے: میں عربی ہوں! اور پھر وہ لوگ اُس کی شادی کروادیں اور بعد میں پتا چلے کہ وہ ایک آزاد شدہ غلام ہے تو اب لڑکی والوں کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اس نکاح کو کالعدم کروادیں اور اگر مرد نے یہ کہا تھا: میں غلام ہوں! اور بعد میں وہ لوگ اُسے بطلی پائیں تو بھی نکاح کالعدم ہو جائے گا، لیکن اگر مرد نے یہ کہا تھا: میں عربی ہوں! اور وہ ایسا عربی ہو جو اُن لوگوں میں سے نہ ہو جو ان کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو نکاح درست ہوگا اور اگر وہ یہ کہے: میں بنو فلان کا آزاد کردہ غلام ہوں! اور لوگ اُسے کسی دوسرے قبیلہ کا آزاد کردہ غلام پائیں تو نکاح درست ہوگا۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: علیحدگی اُس صورت میں ہوگی کہ جب کوئی غلام کسی عربی عورت کے ساتھ نکاح کر لے۔ سفیان ثوری اس بارے میں شدت سے کام لیتے تھے۔

**10331 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَرَعَمَ ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ عَلَى الْمُنْبَرِ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَا مَنَعَنْ فُرُوجَ ذَوَاتِ الْأَحْسَابِ إِلَّا مِنْ ذَوِي الْأَحْسَابِ، فَإِنَّ الْأَعْرَابَ إِذَا كَانَ الْجَذْبُ فَلَا نِكَاحَ لَهُمْ، وَذَكَرَ لَهُمْ شَيْئًا، وَنَكَحَ بِلَالٌ فَاطِمَةَ ابْنَةِ عْتَبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَنَكَحَ بَعْدَهَا ابْنَةَ عْتَبَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبِيعَةَ خَالَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَتَبَّاهُ أَبُو حَذِيفَةَ كَمَا تَبَّنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، حَتَّى نَزَلْتُ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) (الأحزاب: ۵) الْآيَةِ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دست

قدرت میں عمر کی جان ہے! میں صاحب حیثیت خاندانوں کی خواتین کو اس بات کا پابند کروں گا کہ وہ صاحب حیثیت خاندانوں میں ہی شادی کریں، کیونکہ جب قحط سالی کا زمانہ ہو تو دیہاتیوں کو شادی نہیں کرنی چاہیے، انہوں نے اس حوالے سے کوئی چیز بھی ذکر کی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ربیعہ کی صاحبزادی فاطمہ کے ساتھ شادی کر لی، اُس کے بعد عتبہ بن ولید بن ربیعہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی، جو انصار کی خالہ تھی، حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں منہ بولا بیٹا بنا ہوا تھا، جس طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”ثم ان لوگوں کو ان کے حقیقی باپوں کے حوالے سے مخاطب کرو۔“

**10332 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ اَبَا حُدَيْفَةَ بَنَ رَبِيعَةَ - وَكَانَ بَدْرِيًّا - اَنْكَحَ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُدَيْفَةَ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَسَلِمَ مَوْلَى اَمْرَاةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ**

\*\*\* عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابو حذیفہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جو ایک بدری صحابی ہیں، انہوں نے اپنے غلام سالم کی شادی ولید بن عتبہ کی صاحبزادی فاطمہ کے ساتھ کر دی تھی، جبکہ سالم ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔

**10333 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جُلَيْبِ امْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ إِلَى أَبِيهَا، فَقَالَ: حَتَّى اسْتَأْمِرُ أُمَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنِعْمَ إِذَا، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لَاهَا اللَّهُ إِذَا، مَا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا جُلَيْبًا، وَقَدْ مَنَعَهَا مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ قَالَ: وَالْجَارِيَةُ فِي سِتْرِهَا تَسْمَعُ قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يُخْبِرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ: اتْرِيدُونَ أَنْ تَرُدُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً؟ إِنْ كَانَ قَدْ رَضِيَ لَكُمْ فَانْكِحُوهُ، فَكَانَتْهَا جَلَسَتْ عَنْ أَبِيهَا، وَقَالَتْ: صَدَقْتُ، فَذَهَبَ أَبُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ قَدْ رَضِيْتُهُ فَإِنِّي قَدْ رَضِيْتُهُ قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا، ثُمَّ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَرَكِبَ جُلَيْبٌ فَوَجَدُوهُ قَدْ قُتِلَ وَوَجَدُوا حَوْلَهُ نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ قَتَلَهُمْ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا وَانْهَى لَهَا نَفَقَ بِنْتِ الْمَدِينَةِ**

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جلیب رضی اللہ عنہ کا رشتہ ایک انصاری خاتون کے لیے اُس کے والد کے سامنے پیش کیا، تو اُس کے والد نے کہا: میں لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرتا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! وہ شخص اپنی بیوی کے پاس گیا، اپنی بیوی کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو اُس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! یہ نہیں ہو سکتا، کیا نبی اکرم ﷺ کو رشتہ کے لیے صرف جلیب ملا تھا، حالانکہ ہم نے تو اس لڑکی کے لیے فلاں اور فلاں کے رشتہ کو بھی منع کر دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لڑکی پردے کے پیچھے یہ بات سن رہی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص وہاں سے اٹھنے لگا، وہ نبی

اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتانا چاہتا تھا کہ اسی دوران اُس لڑکی نے کہا: کیا آپ لوگ اللہ کے رسول کے حکم کو مسترد کرنا چاہتے ہیں؟ اگر اللہ کے رسول آپ لوگوں کے لیے اُس رشتہ سے راضی ہیں تو آپ اُس کے ساتھ ہی شادی کر دیں! تو اُس نے گویا اپنے ماں باپ کی آنکھیں کھول دیں۔ اُس کی ماں نے کہا: تم ٹھیک کہہ رہی ہو! پھر اُس کا والد نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور بولا: اگر آپ اس رشتہ کے لیے راضی ہیں تو میں بھی اس سے راضی ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُن صاحب کی شادی اُس خاتون کے ساتھ ہو گئی اُس کے بعد ایک مرتبہ اہل مدینہ خوف کا شکار ہوئے تو حضرت جلییب رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر گئے بعد میں لوگوں نے انہیں پایا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں اور لوگوں نے اُن کے ارد گرد کچھ مشرکین کو بھی پایا جنہیں حضرت جلییب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

انہیں نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُس خاتون کو دیکھا ہے وہ مدینہ منورہ کی سب سے زیادہ خرچ کرنے والی صاحبزادی تھیں۔

## بَابُ اِبْرَارِ الْجَوَارِي وَالنَّظَرِ عِنْدَ النِّكَاحِ

باب: لڑکی کا سامنے آنا اور نکاح کے وقت اُسے دیکھنا

**10334** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِبْرُرُوا

الْجَارِيَةَ الَّتِي لَمْ تَبْلُغْ لَعَلَّ يَنْبُو عَمَّهَا أَنْ يَرَوْهَا فِيهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: جو لڑکیاں ابھی بالغ نہ ہوئی ہوں اُن کا پردہ نہ کروایا کرو تا کہ اُن کے بچا زادوں میں سے کسی کو اس میں دلچسپی پیدا ہو جائے۔

**10335** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، وَأَنَا

مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ امْرَأَةً أَخْطَبُهَا قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ آخَرَى أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا قَالَ: فَاتَيْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَخَطَبْتُهَا إِلَى أَبَوَيْهَا وَخَبَرْتُهُمَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَمَا كَرِهَا ذَلِكَ، فَسَمِعْتُ تِلْكَ الْمَرْأَةَ وَهِيَ تَقُولُ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَكَ بِذَلِكَ أَنْ تَنْظُرَ فَانْظُرْ، وَإِلَّا فَاتَى أَنْشَدَكَ كَانَهَا أَعْظَمْتَ ذَلِكَ قَالَ: فَانْظُرْتُ إِلَيْهَا فَتَزَوَّجْتُهَا، فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا

\*\*\* حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے

سامنے ایک خاتون کا ذکر کیا جس کو میں نے شادی کا پیغام دیا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر اُسے دیکھ لو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس طرح تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک انصاری عورت کے ہاں آیا میں نے اُس کے لیے اُس کے ماں باپ کو شادی کا پیغام دیا اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے



بارے میں بتایا تو اُن دونوں کو یہ بات اچھی نہیں لگی، اُس عورت کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا: اگر اللہ کے رسول نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ آپ دیکھ لیں تو پھر آپ دیکھ لیں! ورنہ میں آپ کو واسطہ دیتی ہوں، گویا اُس کے لیے بھی یہ کام مشکل تھا، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے اُس خاتون کو دیکھ لیا اور بعد میں اُس کے ساتھ شادی بھی کر لی، پھر راوی نے اُس خاتون کے ساتھ اپنی موافقت کا ذکر کیا۔

**10336 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي امْرَأَةٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ: فَلَبِستُ ثِيَابِي، فَدَهَنْتُ وَتَهَيَّأتُ، فَلَمَّا رَأَيْتُي فَعَلْتُ قَالَ: اجْلِسْ، كَرِهَ أَنْ اذْهَبَ إِلَيْهَا عَلَى تِلْكَ الْحَالِ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کو اُس خاتون کے بارے میں یہ فرمایا، جس کے ساتھ وہ صاحبزادے شادی کرنا چاہتے تھے کہ تم جاؤ اور جا کر اُسے دیکھ لو۔ وہ صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے عمدہ لباس پہنا اور تیل لگایا اور تیار ہو کر گیا، جب میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں نے ایسا کر لیا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! انہوں نے یہ بات ناپسند قرار دی تھی کہ میں پہلے والی (بُری حالت میں) اُس کے پاس چلا جاؤں۔

**10337 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا جُنَاحَ عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْطُبَ الْمَرْأَةَ أَنْ يَغْتَرَّهَا، فَيَنْظُرَ إِلَيْهَا، فَإِنْ رَضِيَ نَكَحَ، وَإِنْ سَخِطَ تَرَكَ

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ جب وہ کسی عورت کو شادی کا پیغام بھیجنا چاہتے ہو تو وہ کسی طرح سے اُس عورت کو دیکھ لے، اگر وہ راضی ہو تو شادی کر لے اور اگر راضی نہ ہو تو اُسے ترک کر دے۔

**10338 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: مَرَّ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، وَهُوَ يَطْلُعُ جَارِيَةً مِنْ بَنِي النَّجَارِ فَقَالُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ، لَوْ فَعَلَ هَذَا بَعْضُ شَبَابِنَا رَأَيْنَاهُ قَبِيحًا قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا لَقِيَ اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةُ امْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ بَأَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا

\*\*\* حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کا گزر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، جو بنو نجار سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی کو جھانک کر دیکھ رہے تھے، اُن لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! اگر ہمارا کوئی نوجوان آدمی یہ حرکت کرتا، تو ہم اسے قبیح قرار دیتے۔ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے دل میں یہ بات ڈالے کہ وہ کسی عورت کو شادی کا پیغام دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ شخص اُس عورت کو پہلے دیکھ لے۔“

## بَابُ عَرَضِ الْجَوَارِي

باب: لڑکیوں کو سامنے لانا

**10339 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَعْمَدُ أَحَدُكُمْ إِلَى بَنْتِهِ فَيَزَوِّجُهَا الْقَبِيحَ، إِنَّهُنَّ يُحِبُّنَ مَا تُحِبُّونَ، يَعْنِي: إِذَا زَوَّجَهَا الدَّمِيمَ كَرِهَتْ فِي ذَلِكَ مَا يَكْرَهُ، وَعَصَتْ اللَّهَ فِيهِ

\*\*\* عروہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیٹی کی شادی کسی بد صورت شخص کے ساتھ کر دیتا ہے حالانکہ عورتیں بھی اسی چیز (یعنی خوبصورتی) کو پسند کرتی ہیں جسے تم پسند کرتے ہو۔  
راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی: جب آدمی لڑکی کی شادی کسی بد صورت شخص سے کرے گا تو لڑکی اسے ناپسند بھی کرے گی اور اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی بھی کرے گی۔

**10340 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، وَلَقَدْ دَخَلَ فِي نَفْسِي غَيْرُهُ: "أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَدْعُو بِنْتِي أَخِيهَا، فَتَجْعَلُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ بِنْتِي أَخِيهَا ثَوْبًا تَرَاهُمْ مِنْ وَرَائِهِ، فَحَيْثُمَا هَوَتْ جَارِيَةٌ فَتَى أَنْكَحْتُهَا أَبَاهُ، فَإِذَا أَرَادَتْ نِكَاحَهُ أَبَاهَا، دَعَتْ رَهْطًا مِنْ أَهْلِهَا فَتَشْهَدُ، حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْإِنِّكَاحُ قَالَتْ: أَنْكِحْ يَا فَلَانُ، فَإِنَّ النِّسَاءَ لَا يُنْكِحُنَّ

\*\*\* عبد الرحمن بن قاسم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھتیجیوں کو بلواتی تھیں اور اُن کے اور اپنی بھتیجیوں کے درمیان ایک کپڑے کے ذریعہ پردہ کر دیتی تھی لڑکی پردہ کے پیچھے سے انہیں دیکھ لیتی تھی تو لڑکی جس نوجوان کے ساتھ شادی کی خواہش مند ہوتی تھی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس لڑکی کی شادی اُس نوجوان سے کرواتی تھیں اور جب وہ اُن کی شادی کروانے کا ارادہ کرتی تھیں تو اپنے اہل خانہ میں سے کچھ لوگوں کو بلواتی تھیں اور شہادت کے کلمات پڑھتی تھیں یہاں تک کہ جب ایجاب و قبول کروانے کا کام باقی رہ جاتا تھا تو وہ فرماتی تھیں: اے فلاں! (یعنی کسی مرد کو کہتی تھیں:) اے فلاں! تم نکاح کرواؤ، کیونکہ خواتین نکاح نہیں کروا سکتی ہیں۔

## بَابُ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ، وَالْمَرَاةِ الْعَقِيمِ

باب: کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا یا بامجھ عورت کے ساتھ شادی کرنا

**10341 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّكُمْ كُوهُنَّ، فَإِنَّهُنَّ أَفْطَحَ أَرْحَامًا، وَأَعْدَبَ أَفْوَاهًا، وَأَغْرَ غُرَّةً

\*\* مکحول روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم پر لازم ہے کہ تم کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرو کیونکہ اُن کے ارحام میں (بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت) زیادہ ہوتی ہے اور اُن کے منہ زیادہ میٹھے ہوتے ہیں اور اُن کی چمک زیادہ ہوتی ہے۔“

**10342 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْكِحُوا الْجَوَارِيَ الْاَبْكَارَ، فَاِنَّهُنَّ اَطْيَبُ اَفْوَاحًا، وَاَنْظَفُ اَرْحَامًا، وَاَعَزُّ اخْلَاقًا، اَلَمْ تَعْلَمُوا اِنِّي مُكَاسِّرُكُمْ، وَاَنَّ ذُرَارِيَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَجَرَةٍ مِنْ عَصَا الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ اَبُوهُمْ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنْكِحُوا الْجَوَارِيَ الْاَبْكَارَ، فَاِنَّهُنَّ اَطْيَبُ اَفْوَاحًا، وَاَعْدَبُ، وَاَفْتَحُ اَرْحَامًا

\*\* مکحول روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرو کیونکہ اُن کے منہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اُن کے رحم زیادہ صاف ہوتے ہیں اُن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا اہل ایمان کے بچپن میں فوت ہو جانے والے بچے جنت کے درختوں میں سے ایک درخت میں ہیں اور اُن کے جدا مجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی کفالت کرتے ہیں۔“

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرو کیونکہ اُن کے منہ زیادہ پاکیزہ اور لذیذ ہوتے ہیں اور اُن کے رحم زیادہ کشادہ ہوتے ہیں (یعنی اُن میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے)۔

**10343 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " دَعُوا الْحَسَنَاءَ الْعَافِرِ، وَتَزَوَّجُوا السَّوْدَاءَ الْوُلُودَ، فَإِنِّي أَكْثَرُ بِكُمْ الْأَمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى السَّقَطِ يَظُلُّ مُحَبِّطِيًا، أَيْ مُتَغَضِّبًا، فَيَقَالُ لَهُ: اَدْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: حَتَّى يَدْخُلَ أَبَوَايَ، فَيَقَالُ: اَدْخُلْ أَنْتَ وَأَبَوَاكَ "

\*\* محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”خوبصورت بانجھ عورت کو رہنے دو اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت کے ساتھ شادی کرلو کیونکہ میں قیامت کے دن دیگر اُمتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا جو بچہ مردہ پیدا ہو وہ غصہ کے عالم میں ہوگا اُس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ یہ کہے گا: میں اُس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک میرے ماں باپ داخل نہیں ہوتے تو اُس سے کہا جائے گا: تم اور تمہارے ماں باپ (سب جنت میں داخل ہو

جاؤ“۔

**10344** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَعَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ابْنَةُ عَمِّ لِي ذَاتُ مَيْسَمٍ وَمَالٍ، وَهِيَ عَاقِرٌ، أَفَأَنْزَوْجُهَا؟ فَنَهَاهَا عَنْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "لَا مَرْأَةً سَوْدَاءَ وَلَوْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأُمَمَ، وَأَنَّ أَطْفَالَ الْأُمَمِ الْمُسْلِمِينَ يُقَالُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اذْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَتَعَلَّقُونَ بِأَحْقَاءِ آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَبَاؤُنَا وَأُمَّهَاتُنَا قَالُوا: اذْخُلُوا الْجَنَّةَ، أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ وَأُمَّهَاتُكُمْ قَالُوا: ثُمَّ يَجِيءُ السَّقْطُ، فَيُقَالُ لَهُ: اذْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ: فَيَظَلُّ مُحَبِّطًا، أَيْ مُتَقَعِّسًا: فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ، أَبِي وَأُمِّي حَتَّى يُلْحَقَ بِهِ أَبُوهُ"

\*\*\* عبد الملک بن عمیر اور عاصم بن بہدلہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نے: میری ایک چچا زاد ہے جو بڑی خوبصورت بھی ہے اور مالدار بھی ہے لیکن وہ بانجھ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے اُس خانوں کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا ایسا دو یا شاید تین مرتبہ ہوا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچہ پیدا کرنے والی سیاہ فام عورت میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگی کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں تمہاری کثرت کی بناء پر دوسری اُمتوں کے سامنے فخر کروں گا مسلمان لوگوں کے بچوں سے قیامت کے دن کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ اپنے باپوں اور ماؤں کو چٹ جائیں گے اور کہیں گے: اے میرے پروردگار! ہمارے ماں باپ بھی (جنت میں جائیں گے) تو اُن سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور تمہارے ماں باپ بھی داخل ہو جائیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ بچہ آئے گا جو نامکمل پیدا ہو اٹھا تو اُس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ ہوگا اور کہے گا: اے میرے پروردگار! میرا باپ اور میری ماں! یہاں تک کہ وہ اپنے باپ اور (ماں کو) بھی اپنے ساتھ لے جائے گا۔

**10345** - حدیث نبوی: قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّ لِي ابْنَةَ عَمِّ عَاقِرًا، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَهَا قَالَ: لَا تَنْكِحُهَا، ثُمَّ عَادَ الثَّانِيَةَ وَالثَّلَاثَةَ فِي مَجَالِسَ شَتَّى، فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْكِحُهَا، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَنْكِحَ سَوْدَاءَ وَلَوْ دَا، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَنْكِحَهَا حَسَنَاءَ جَمَلَاءَ لَا تَلِدُ

\*\*\* راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ایک مرتبہ ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری ایک چچا زاد بانجھ ہے میں اُس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ شادی نہ کرو۔ اُن صاحب نے دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ بلکہ مختلف محافل میں کئی مرتبہ اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے کہ تم اُس عورت کے ساتھ شادی نہ کرو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت کے ساتھ شادی کر لو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک ایسی خوبصورت عورت کے ساتھ شادی کرو جو بچہ پیدا نہیں کر سکتی۔“

## بَابُ الرَّجُلِ الْعَقِيمِ

## باب: بانجھ مرد کا بیان

**10347 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا عَلَى السَّعَايَةِ فَاتَاهُ، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ: أَخْبَرْتَهَا أَنَّكَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَكَ قَالَ: لَا قَالَ: فَأَخْبَرَهَا، وَخَيْرَهَا.

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سرکاری کام سے بھیجا جب وہ ان کے پاس واپس آیا تو اُس نے بتایا: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے بتایا ہے کہ تم بانجھ ہو؟ تمہاری اولاد نہیں ہو سکتی۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے بتا دو اور اسے اختیار دو۔

**10348 -** آثار صحابہ: عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ. عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ

سِيرِينَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے ابن سیرین سے منقول ہے۔

## بَابُ نِكَاحِ الصَّغِيرَيْنِ

## باب: نابالغ بچوں کا نکاح کرنا

**10349 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: نَكَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ، وَأَهْدَيْتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَلَعِبَهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَةِ عَشْرَةٍ.

\*\*\* عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا اُس وقت اُن کی عمر چھ سال تھی اور جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تھی تو اُس وقت اُن کی عمر نو سال تھی وہ اپنی گڑیا کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اُس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

**10350 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**10351 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَغَيْرِهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

أَنكَحَ ابْنَتَهُ جَارِيَةً تَلْعَبُ مَعَ الْجَوَارِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک صاحبزادی کا نکاح حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ سے کروایا تھا جب وہ صاحبزادی لڑکیوں کے ساتھ کھیل کرتی تھی (یعنی ابھی کسن تھیں)۔

**10352 - آثار صحابہ: عبد الرزاق، عن ابن عیینہ، عن عمرو بن دینار، عن ابی جعفر قال: خطب عمر**

**إلی علی ابنتہ، فقال: إنها صغیرة، فقیل لعمر: إنما یرید بذلك منعها قال: فکلمہ، فقال علی: أبعث بها**  
**إیک، فإن رَضیت فہی امرأتک قال: فبعث بها إلیہ قال: فذهب عمر فکشف، عن ساقها، فقالت: أرسل،**  
**فلولا أنك امیر المؤمنین لصککت عنقک**

\*\*\* عمرو بن دینار نے امام باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کسن ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ تو اس طرح انکار کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بات چیت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُسے آپ کی طرف بھجوا دیتا ہوں! اگر آپ راضی ہوئے تو وہ آپ کی بیوی ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس صاحبزادی کو بھجوا دیا (اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کی پنڈلی سے کپڑا ہٹانے لگے تو اُس لڑکی نے کہا: اسے چھوڑ دیں! اگر آپ امیر المؤمنین نہ ہوتے تو میں آپ کی گردن پر مارتی۔

**10353 - آثار صحابہ: عبد الرزاق، عن ابن جریج قال: سمعت الأعمش يقول: خطب عمر بن الخطاب**

**إلی علی ابنتہ، فقال: ما بک إلا منعها قال: سوف أرسلها، فإن رَضیت فہی امرأتک، وقد أنکحتک، فزینتها،**  
**وأرسل بها إلیہ، فقال: قد رَضیت، فأخذ بساقها، فقالت: والله لولا أنك امیر المؤمنین لصککت عنک**

\*\*\* اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام دیا تو انہوں نے کہا: آپ اسے روک ہی دیں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُسے بھجوادوں گا! اگر آپ راضی ہوئے تو یہ آپ کی بیوی ہوگی اور میں نے اُس کا نکاح آپ کے ساتھ کروا دیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کو تیار کروانے کا حکم دیا اور پھر اُسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے راضی ہوں! پھر انہوں نے اُس لڑکی کی پنڈلی کو پکڑا تو اُس لڑکی نے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ امیر المؤمنین نہ ہوتے تو میں آپ کی آنکھوں پر مارتی۔

**10354 - آثار صحابہ: عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، عن عكرمة قال: تزوج عمر بن الخطاب أم**

**كلثوم بنت علي بن أبي طالب، وهي جارية تلعب مع الجوارى، فجاء إلى أصحابه فذعوا له بالبركة، فقال:**  
**إني لم أتزوج من نشاطي، ولكن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن كل سب ونسب**  
**منقطع يوم القيامة إلا سبني ونسبي، فأحببت أن يكون بيني وبين نبي الله صلى الله عليه وسلم سب**  
**ونسب. قال عبد الرزاق: "وأم كلثوم من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، ودخل عليها عمر،**  
**وأولد منها غلاما، يقال له: زيد، فبلغني أن عبد الملك بن مروان سمعها، فماتا وصلى عليهما عبد الله بن**  
**عمر، وذلك أنه قيل لعبد الملك: هذا ابن علي، وابن عمر، فحاف علي ملكه فسمتهما "**



\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم کلثوم کے ساتھ شادی کی جو کسٹن لڑکی تھیں اور لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اُن کے ساتھیوں نے برکت کی دعا کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے مزے لینے کے لیے شادی نہیں کی ہے، بلکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قیامت کے دن ہر سسرالی تعلق اور نسبی تعلق ختم ہو جائے گا“ سوائے میرے ساتھ سسرالی یا نسبی تعلق کے۔  
تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سسرالی اور نسبی تعلق ہو جائے۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: اُم کلثوم نامی یہ صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رخصتی کروائی تھی اور ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا پیدا ہوا تھا جس کا نام زید تھا۔

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے اُن دونوں کو زہر دے دیا تھا اور وہ دونوں ماں بیٹا فوت ہو گئے تھے۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن دونوں کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ عبد الملک بن مروان سے یہ کہا گیا تھا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی بیٹا بنتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی بیٹا بنتا ہے۔ تو اُسے اپنی بادشاہی کے حوالے سے خوف ہوا تو اُس نے اُن دونوں کو زہر دلوادیا تھا۔

**10355 - اَئْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالُوا: إِذَا أَنْكَحَ الصَّغَارَ**

**أَبَاؤُهُمْ جَزَاءً نِكَاحَهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَأْخُذُ**

\*\* حسن بصری زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب نابالغ بچوں کے باپ دادا اُن کا نکاح کروادیں تو اُن کا نکاح درست ہوگا۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**10356 - اَئْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُجْبَرُ عَلَى النِّكَاحِ إِلَّا**

**الْأَبُ**

\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: باپ کے علاوہ کوئی اور زبردستی نکاح نہیں کر سکتا۔

**10357 - اَئْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا أَنْكَحَ الصَّغِيرَيْنِ**

**أَبُوهُمَا، فَهُمَا بِالْخِيَارِ إِذَا كَبُرَا**

\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر دو کسٹن بچوں (یعنی لڑکا اور لڑکی) کا باپ اُن کی

شادی کر دیتا ہے تو جب وہ بڑے ہو جائیں تو انہیں اختیار ہوگا (کہ وہ اُسے کا عدم قرار دیں)۔

**10358 - اَئْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: "أَنَّ عُرْوَةَ بِنَ الرَّبِيعِ: أَنْكَحَ ابْنَهُ صَغِيرًا**

**ابْنَةً لِمُصْعَبٍ صَغِيرَةً"**

\*\* زہری بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے اپنے کسن بیٹے کی شادی مصعب کی صاحبزادی کے ساتھ کر دی جو نابالغ تھی۔

**10359 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: زَوَّجَ أَبِي ابْنَهُ صَغِيرًا هَذَا ابْنُ خُمْسٍ، وَهَذَا ابْنُ سِتٍّ فَمَاتَ، فَوَرِثَتْهُ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِينَارٍ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ  
\*\* ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے اپنے نابالغ بچے کی شادی کر دی ایک پانچ سال کا تھا اور ایک چھ سال کا تھا پھر اُن کا انتقال ہوا تو وہ لڑکی اپنی شوہر کی طرف سے چار ہزار یا اس کے قریب دیناروں کی وارث بنی تھی۔

## بَابُ نِكَاحِ الْيَتِيمِ

### باب: یتیم کی شادی کرنا

**10360 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّ أَمْرَ الْيَتِيمَةِ إِلَيْهَا، لَا يَجُوزُ نِكَاحُ أَخِيهَا إِلَّا بِإِذْنِهَا  
\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یہ بات سنی ہے: نابالغ لڑکی کا معاملہ اُس کے حوالے ہوگا اُس کا بھائی اُس کی اجازت کے بغیر اُس کا نکاح نہیں کر سکتا۔

**10361 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُجْبَرُ عَلَى النِّكَاحِ إِلَّا الْآبُ

\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: باپ کے علاوہ کوئی اور نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا۔

**10362 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا أُنِكَحَ الْيَتِيمُ وَالْيَتِيمَةُ، وَهُمَا صَغِيرَانِ، فَهُمَا بِالْخِيَارِ إِذَا كَبُرَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَأْخُذُ  
\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کنوارے لڑکے اور کنواری لڑکی کی شادی ہو جائے اور وہ دونوں نابالغ ہوں تو جب وہ بڑے ہو جائیں تو انہیں (شادی ختم کرنے کا) اختیار ہوگا۔  
امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**10363 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ أُنِكَحَ يَتِيمٌ صَغِيرًا، فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا كَبُرَ، وَالْيَتِيمَةُ كَذَلِكَ

\*\* عطاء فرماتے ہیں: اگر نابالغ کنوارے لڑکے کا نکاح کر دیا جائے تو جب وہ بڑا ہوگا تو اُسے اختیار ہوگا کنواری لڑکی کا بھی یہی حکم ہے۔

**10364 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا أُنِكَحَ الصَّبِيُّ وَالْيَتِيمَةُ، فَمَاتَا قَبْلَ أَنْ

يُدْرِكَا، فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: جب دو بچوں کے ولی اُن کا نکاح کروادیں اور وہ دونوں بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں تو اُن کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے سفیان ثوری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

10365 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا أَنْكَحَ الصَّبِيَّ وَلَيْتُهُمَا

فَمَاتَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَا، فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب دو بچوں کے ولی اُن کا نکاح کر دیں اور وہ دونوں بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں تو اُن دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

10366 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَوْ أَنَّ صَغِيرَيْنِ أَنْكَحَ أَحَدُهُمَا أَبُوهُ،

وَالْآخَرُ وَلَيْتُهُ، فَإِنْ مَاتَ الَّذِي أَنْكَحَهُ أَبُوهُ وَرِثَهُ الْآخَرُ، وَإِنْ مَاتَ الَّذِي أَنْكَحَهُ وَلَيْتُهُ لَمْ يَرِثْهُ الْآخَرُ، قَالَ مَعْمَرٌ:

فَلَمْ يُعْجِزْنِي مَا قَالَ، لَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر دو نابالغ بچوں میں سے ایک کی شادی اُس کے باپ نے کی ہو اور دوسرے کی شادی اُس کے ولی نے کی ہو تو جس کی شادی اُس کے باپ نے کی تھی وہ اگر مر جاتا ہے تو دوسرا فریق اُس کا وارث بنے گا، لیکن جس کی شادی اُس کے ولی نے کی تھی وہ اگر مر جاتا ہے تو دوسرا فریق اُس کا وارث نہیں بنے گا۔

معمر فرماتے ہیں: مجھے اُن کا یہ قول پسند نہیں ہے، میرا خیال میں اُن دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

10367 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: الصَّغِيرَانِ بِالْخِيَارِ إِذَا أَدْرَكَمَا

\*\*\* ابن شبرمہ فرماتے ہیں: دونوں نابالغ بچوں کو بالغ ہونے پر اختیار حاصل ہوگا۔

10368 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: هُمَا بِالْخِيَارِ إِذَا أَدْرَكَمَا

\*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب وہ دونوں بالغ ہو جائیں تو اُن دونوں کو اختیار

حاصل ہوگا۔

10369 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَنْكَحَ وَلِيُّ صَبِيٍّ فَلَمْ يَخَفْ نَفْسَهُ

أَوْ غَيْرَهُ تَارِكًا إِذَا كَانَ نَظَرًا يَنْظُرُ لَهُ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب ولی ایک بچہ کا نکاح کروادے اور اُسے اپنے یا کسی اور کے حوالے سے اندیشہ نہ

ہو اور اس میں بچے کی بہتری بھی ہو۔

10370 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ

عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَامِلٍ لَهُ: إِذَا أَنْكَحَ الْيَتِيمَ وَالْيَتِيمَةَ، وَهُمَا صَغِيرَانِ، فَهُمَا بِالْخِيَارِ إِذَا بَلَغَا

\*\* عبد اللہ بن ابوبکر اور عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک اہلکار کو خط لکھا تھا کہ جب کنوارے لڑکے اور لڑکی کی شادی کر دی جائے اور وہ دونوں نابالغ ہوں تو جب وہ دونوں بالغ ہوں گے تو انہیں اختیار حاصل ہوگا۔  
**10371 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْنَا أَنَّ النَّبِيَّ لَا يُكْرِهُهَا أَخُوَهَا، وَإِنْ كَانَ

رَضِيئًا

\*\* معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے: کنواری لڑکی کا بھائی اسے نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا، اگرچہ وہ بھائی سمجھا رہا ہو۔

### بَابُ الرَّجْلِ يُنِكَحُ ابْنَهُ صَغِيرًا، عَلَى مِنَ الصَّدَاقِ؟

باب: جب کوئی آدمی اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کروادے تو مہر کی ادائیگی کس پر لازم ہوگی؟

**10372 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَهُ صَغِيرًا لَا مَالَ لَهُ، ثُمَّ مَاتَ الْغُلَامُ قَالَ: لَا صَدَاقَ عَلَى ابْنِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلصَّبِيِّ مَالٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْآبُ حَمَلَ الصَّدَاقِ

\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کروادیتا ہے جس بیٹے کا مال نہیں ہوتا پھر وہ بچہ مر جاتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اس کے بیٹے پر مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، اگر اس بچہ کے پاس کوئی مال نہیں ہوتا البتہ اگر اس کا باپ مہر کی ادائیگی اپنے ذمے لے تو حکم مختلف ہوگا۔

**10373 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ قَالَ: لَا يَوْخَذُ الْآبُ بِصَدَاقِ ابْنِهِ إِذَا زَوَّجَ فَمَاتَ صَغِيرًا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْآبُ كَفَّلَ بِشَيْءٍ

\*\* سفیان ثوری فرماتے ہیں: باپ سے اس کے بیٹے کا مہر وصول کیا جائے گا جبکہ اس بچہ کی شادی ہوئی ہو اور اس کا کسبی میں ہی انتقال ہو جائے ماسوائے اس صورت کے کہ اس کے باپ کو کسی چیز کا کفیل بنایا گیا ہو۔

### بَابُ وَجُوبِ النِّكَاحِ وَفَضْلِهِ

باب: نکاح کا لازم ہونا اور اس کی فضیلت

**10374 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو لَمَّا تَبَسَّلُوا وَجَلَسُوا فِي الْبُيُوتِ، وَاعْتَزَلُوا النِّسَاءَ، وَهَمُّوا بِالْخِصَاءِ، وَاجْتَمَعُوا لِقِيَامِ اللَّيْلِ، وَصَيَّامِ النَّهَارِ، بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَنَا أَصْلَى وَأَنَا، وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَاتَّزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، انہوں نے مجرد زندگی اختیار کر کے گھروں میں بیٹھے رہنے اور خواتین سے علیحدگی اختیار کرنے کا ارادہ کیا، انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ خود کو خفی کروالیں گے اور رات بھر نوافل پڑھتے رہیں گے اور دن کے وقت روزہ رکھیں گے۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے اُن لوگوں کو بلوایا اور فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں (رات کے وقت نفل) نماز پڑھتا بھی ہوں اور سو بھی جاتا ہوں (نفلی) روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہوئی ہے اور جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

**10375 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ امْرَأَةً عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ، اسْمُهَا خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ عَلَى عَائِشَةَ، وَهِيَ بَاذَةٌ الْهَيْئَةِ، فَسَأَلَتْهَا: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَتْ: زَوْجِي يَقُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ عَائِشَةُ، فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّ الرِّهَابِيَّةَ لَمْ تَكْتَبْ عَلَيْنَا، أَمَا لَكَ فِي أُسْوَةٍ؟ فَوَاللَّهِ إِنْ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَحْفَظَكُمْ لِحُدُودِهِ لَأَنَا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَدَّ، يَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبْتَالَ، وَلَوْ أَحَلَّهُ لَهُ لَأَخْتَصَمْنَا

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ جن کا نام خولہ بنت حکیم تھا، وہ سیدہ کُشمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اُن کا حلیہ خراب تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرے شوہر رات بھر نوافل پڑھتے رہتے ہیں، دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی، نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! ہم پر رہبانیت لازم قرار نہیں دی گئی ہے، کیا تمہارے لیے میرے طریقہ کار میں نمونہ نہیں ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اُس کی حدود کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا شخص ”میں“ ہوں۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے بتایا: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی مجرد رہنے کی خواہش کو مسترد کر دیا تھا، اگر آپ اُن کے لیے اسے حلال قرار دیتے تو ہم لوگ خفی ہو جاتے۔

**10376 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمُغَلِّسِ، أَنَّ أَبَا نَجِيحٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ مُوسِرًا لَانَ يَنْكِحَ، ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنِّي

\*\*\* ابوجرج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور پھر بھی وہ نکاح نہ کرے تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

**10377 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوَسًا

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ أَرَ لِلْمُتَحَابِّينِ فِي النِّكَاحِ

﴿\*﴾ طائوس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔“

**10378 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ

سَعْدٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي فَلَيْسَتْ بِسُنَّتِي، وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ

﴿\*﴾ عبید بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص میرے طریقہ کار سے محبت رکھتا ہے اُسے میری سنت کی پیروی کرنی چاہیے اور میری سنت میں نکاح کرنا بھی شامل ہے۔“

**10379 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اسْتَنَّ

بِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي، وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ

﴿\*﴾ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص میری سنت پر عمل پیرا ہوگا اُس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میری سنت میں نکاح کرنا بھی شامل ہے۔“

**10380 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حدیث: 10380: صحيح البخاري - كتاب النكاح: باب من لم يستطع الباءة فليصم - حديث: 4781، صحيح مسلم -

كتاب النكاح: باب استحباب النكاح لمن تأقت نفسه اليه - حديث: 2564، مستخرج ابى عوانة - مبتدأ كتاب النكاح

وما يشاكله: باب ذكر الخبر الموجب تزويج النساء لمن قدر على ذلك - حديث: 3232، صحيح ابن حبان - كتاب الحج

باب الهدى - كتاب النكاح: حديث: 4088، سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح: باب من كان عنده طول فليتزوج -

حديث: 2137، سنن ابى داود - كتاب النكاح: باب التحريض على النكاح - حديث: 1763، سنن ابن ماجه - كتاب

النكاح: باب ما جاء في فضل النكاح - حديث: 1841، السنن للترمذى - ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم: ابواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل التزويج: حديث: 1037، السنن للنسائي -

الصيام: ذكر الاختلاف على محمد بن ابى يعقوب في حديث ابى امامة - حديث: 2219، سنن سعيد بن منصور - كتاب

الوصايا: باب الترغيب في النكاح - حديث: 471، مصنف ابن ابى شيبه - كتاب النكاح: في التزويج من كان يامر به

ويحث عليه - حديث: 11932، السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام: الحث على السحور - ذكر الاختلاف على محمد

بن ابى يعقوب في حديث ابى امامة: حديث: 2514، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام: باب ما جاء في فضل الصوم

لمن خاف على نفسه العزوبة - حديث: 7942، مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم: مسند عبد الله بن مسعود

رضى الله تعالى عنه - حديث: 3486، مسند الحبيدي - احاديث عبد الله بن مسعود رضى الله عنه: حديث: 114، مسند

ابى يعلى الموصلى - مسند عبد الله بن مسعود: حديث: 4980، المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف: من اسمه احمد -

حديث: 1174، المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله: طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله

- الاختلاف عن الاعمش في حديث عبد الله ان النبي صلى الله عليه: حديث: 9973



بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ، وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّيَامِ، فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَآخَرَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو اُسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور جو شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اُس پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ اُس کی شہوت کو ختم کر دے گا۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**10381 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ حَجَّ، فَرَأَى عُثْمَانَ فِي

الْخَيْفِ فَنَادَاهُ، ثُمَّ رَأَى عُلْقَمَةَ فَدَعَاؤُهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبِرْ عُلْقَمَةَ كَيْفَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَرَّ بِالْفَيْتَةِ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرَّ بِالْفَيْتَةِ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ، وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے گئے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں وادی خیف میں دیکھا تو انہیں بلند آواز میں پکارا پھر ان دونوں حضرات نے علقمہ کو دیکھا تو انہیں بھی بلالیا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ علقمہ کو بتائیے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت کیا ارشاد فرمایا تھا جب آپ ﷺ نوجوانوں کے پاس سے گزرے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ نوجوانوں کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے جو شخص صاحب حیثیت ہو اُسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور جو شخص صاحب حیثیت نہیں ہے اُسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ روزہ اُس کی شہوت کو ختم کر دے گا۔“

**10382 آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: أَجْمَعْتَ

الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ: أَفَحَجَّجْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: أَفَتَزَوَّجْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَمَا يَمْنَعُكَ؟ وَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ أَحَبِّبْتُ أَنْ يَكُونَ لِي فِيهِ زَوْجَةٌ

\*\*\* معمر نے ابواسحاق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں اُن کے ہاں گیا تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا

تم نے پورا قرآن یاد کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! الحمد للہ! انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے حج کر لیا ہے؟ میں نے

## کتاب النکاح

جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے:

”اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ گیا ہو تو مجھے یہ بات پسند ہوگی کہ اُس دن میں میری بیوی ہو (یعنی میں اُس میں مجرد نہ رہوں)۔“

**10383 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ: اتَزَوَّجْتَ؟**

قَالَ: لَا قَالَ: إِمَّا أَنْ تَكُونَ أَحْمَقَ، وَإِمَّا أَنْ تَكُونَ فَاجِرًا

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا تو تم احمق ہو یا تم گناہگار ہو گے۔

**10384 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ لِي طَاوُسٌ:**

لَتَنِكَحَنَّ أَوْ لَا قَوْلَنَّ لَكَ مَا قَالَ عُمَرُ لِأَبِي الزَّوَائِدِ: مَا يَمْنَعُكَ مِنَ النِّكَاحِ إِلَّا عَجْزٌ أَوْ فَجُورٌ

\*\*\* ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس نے مجھ سے کہا: یا تو تم شادی کر لو یا پھر میں تمہارے لیے وہی بات کہوں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو زوائد کے بارے میں کہی تھی کہ صرف عاجز ہونا یا گناہگار ہونا تمہیں نکاح سے روکے ہوئے ہے۔

**10385 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:**

اطْلُبُوا الْفَضْلَ فِي الْبَاءِ قَالَ: وَتَلَا عُمَرُ: (إِنْ يَكُونُوا فَقَرَاءَ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) (النور: 32)

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شادی کر کے خوشحالی حاصل کرنے کی کوشش

کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اگر وہ لوگ غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت انہیں خوشحال کر دے گا۔“

**10386 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنِّدِ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مَنِيبَةَ يَقُولُ: مَثَلُ الْأَعْزَبِ مَثَلُ**

شَجَرَةٍ فِي فَلَاةٍ، يُقْلِبُهَا الرِّيحُ هَكَذَا وَهَكَذَا

\*\*\* وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: کنوارے لڑکے کی مثال بے آب و گیاہ جگہ پر موجود درخت کی مانند ہوتی ہے جسے

ہوائیں ادھر ادھر پھیرتی رہتی ہیں۔

**10387 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ**

أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ عَكَافُ بْنُ بَشْرِ التَّمِيمِيِّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَلَا جَارِيَةٍ قَالَ: وَلَا جَارِيَةٍ قَالَ: وَأَنْتَ مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ: وَأَنَا مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ: أَنْتَ إِذَا مِنْ إِخْوَانِ الشَّيَاطِينِ، لَوْ كُنْتَ مِنَ النَّصَارَى كُنْتَ مِنْ رُهْبَانِهِمْ، إِنَّ

مِنْ سُنَّتِ النِّكَاحِ، شَرَارُكُمْ غَزَابُكُمْ، وَارْذَلُ مَوَاتِكُمْ غَزَابُكُمْ، بِالشَّيَاطِينِ تَتَمَرَّسُونَ، مَا لِلشَّيَاطِينِ مِنْ سِلَاحٍ أَبْلَغُ فِي الصَّالِحِينَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا الْمُتَزَوِّجِينَ، أُولَئِكَ الْمُطْهَرُونَ الْمُبْرَأُونَ مِنَ الْخِنَاءِ، وَيُحَكُّ يَا عَكَافُ، إِنَّهُمْ صَوَاحِبُ أَيُّوبَ، وَدَاوُدَ، وَكُرْسُفَ، وَيُوسُفَ، فَقَالَ لَهُ بَشْرُ بْنُ عَطِيَّةَ: وَمَنْ كُرْسُفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بِسَاحِلِ مِنْ سَوَاحِلِ الْبَحْرِ ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ، يَصُومُ النَّهَارَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ، ثُمَّ إِنَّهُ كَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فِي سَبَبِ امْرَأَةٍ عَشِيقَتِهَا، وَتَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ رَبِّهِ، ثُمَّ اسْتَدْرَكَهُ اللَّهُ بِبَعْضِ مَا كَانَ مِنْهُ، فَتَابَ عَلَيْهِ، وَيُحَكُّ يَا عَكَافُ، تَزَوَّجَ وَلَا فَانَتْ مِنَ الْمَذْبَذِبِينَ قَالَ: زَوْجِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَرَوَّجَهُ كَرِيْمَةُ ابْنَةِ كَلْثُومِ الْحِمَيْرِيِّ

\*\*\* حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس کا نام عکاف بن بشر تھی، نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تمہاری بیوی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کنیز بھی نہیں ہے؟ اُس نے جواب دیا: کنیز بھی نہیں ہے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم خوشحال ہو اور اچھی حالت میں ہو؟ اُس نے کہا: میں اچھی طرح سے خوشحال ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تم شیطان کے بھائی ہو گے! اگر تم عیسائیوں سے تعلق رکھتے تو اُن کے راہب ہوتے، لیکن ہماری سنت نکاح کرنا ہے، تمہارے بڑے لوگ کنوارے ہوتے ہیں اور تمہارے مرحومین میں سب سے بُری حالت میں کنوارے لوگ ہوتے ہیں جو شیاطین کا نشانہ بننے ہیں، نیک لوگوں کے بارے میں شیاطین کا سب سے بڑا ہتھیار خواتین ہیں! البتہ شادی شدہ لوگوں کا معاملہ مختلف ہے، کیونکہ وہ لوگ پاک ہوتے ہیں اور فحاشی سے لاتعلق رکھتے ہیں! اے عکاف! تمہارا استیانس ہو! حضرت ایوب علیہ السلام نے بھی شادی کی تھی، حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی کی تھی، کرسف نے بھی کی تھی، حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی کی تھی۔

بشر بن عطیہ نے اُن سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کرسف کون صاحب تھے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ ایک شخص ہے جو ایک سمندر کے ساحل پر تین سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا، وہ دن کے وقت روزہ رکھتا تھا اور رات کے وقت نفل پڑھا کرتا تھا، پھر اُس نے ایک عورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا انکار کر دیا تھا، جس عورت کے عشق میں وہ مبتلا ہوا تھا اور وہ اپنے پروردگار کی جو عبادت کرتا تھا، اُس نے اُسے ترک کر دیا تھا، پھر اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُس کی کسی نیکی کی وجہ سے اُس پر کرم کیا اور اُسے توبہ کی توفیق دی۔

اے عکاف! تمہارا استیانس ہو! تم شادی کر لو! ورنہ تم بھی تذبذب کا شکار ہونے والوں میں ہو جاؤ گے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میری شادی کرو دیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کی شادی کریمہ بنت کثوم سے کروادی۔

10388 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَيُّ أَخِي تَزَوَّجَ فَإِنْ وَلَدَ لَكَ فَمَاتَ كَانَ لَكَ فَرْطًا، وَإِنْ بَقِيَ دَعَا لَكَ بِخَيْرٍ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ ارادہ کیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے بعد شادی نہیں کریں گے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھائی! تم شادی کرو! اگر تمہارے ہاں بچہ ہوا اور وہ انتقال کر گیا، تو وہ تمہارے لیے پیشرو ہوگا اور اگر وہ زندہ رہا، تو تمہارے لیے دعائے خیر کرے گا۔

**10389 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ نُسَيْبَةُ قَالَ: لَمَّا لَقِيَ يُوسُفُ أَخَاهُ، قَالَ لَهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بَعْدِي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَا شَغَلَكَ الْحُزْنَ عَلَيَّ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَاكَ يَغُفُّوبَ، قَالَ لِي: "تَزَوَّجْ لَعَلَّ اللَّهَ يَذَرَا مِنْكَ ذُرِّيَّةً يَفْقُلُونَ أَوْ قَالَ: يَسْكُونُونَ الْأَرْضَ بِتَسْبِيحَةٍ"

\*\*\* ابن عیینہ نے اپنے ایک فردوسیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت یوسف علیہ السلام کی ملاقات اپنے بھائی (بنیامین) سے ہوئی، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم نے میرے بعد شادی کر لی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت یوسف علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہیں جو میری جدائی کا غم تھا، تم اُس سے غافل کیسے ہوئے؟ تو اُس بھائی نے کہا: آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے مجھ سے کہا: تم شادی کر لو! تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاں اولاد پیدا کرے جو زمین کو تسبیح کے ذریعہ وزنی کر دے گی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ساکن کر دے گی۔

**10390 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخِثَانُ، وَالسِّوَاكُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالنِّكَاحُ مِنْ سُنَنِ

\*\*\* حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "ختہ کروانا، مسواک کرنا، عطر لگانا اور نکاح کرنا میری سنت ہیں۔"

**10391 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبِرْتُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَنَاجَّهُوا، تَكْتُمُوا، فَإِنِّي أَبَاهِي بِكُمْ الْآمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَنْكِحُ الرَّجُلُ الشَّابَّةَ الْوَضِيئَةَ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ، فَإِذَا كَبِرَتْ طَلَّقَهَا، اللَّهُ اللَّهُ فِي النِّسَاءِ، إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا أَنْ يُطْعِمَهَا وَيَكْسُوَهَا، فَإِنْ آتَتْ بِفَأَحْشَةٍ فَيَضْرِبُهَا ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ

\*\*\* سعید بن ابولہال بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نکاح کرو تاکہ تمہاری تعداد زیادہ ہو جائے! میں قیامت کے دن دیگر امتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا! آدمی اہل ذمہ سے تعلق رکھنے والی نوجوان خوبصورت عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے، پھر جب وہ بوڑھی ہو جاتی ہے تو اُسے طلاق دیدیتا ہے، خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو! اللہ سے ڈرتے رہو! عورت کا شوہر پر یہ حق ہے کہ مرد اُسے کھانے کے لیے دے اور اُسے پہننے کے لیے لباس فراہم کرے اور اگر وہ عورت کسی بُرائی کا ارتکاب کرے تو مرد اُس کی پٹائی کرے اور زیادتی نہ کرے۔

**10392 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبِرْتُ أَنَّ مَنْ مَضَى كَانُوا يَأْمُرُونَ فِتْيَانَهُمْ

بَطْوِيلَ أَشْعَارِهِمْ، فَإِنَّ ذَلِكَ انْقَصُ لِدَلِكْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ پہلے زمانہ کے لوگ اپنے نوجوانوں کو بال لمبے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے کیونکہ یہ اس کو کم دیتے ہیں۔

**10393 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: "مَا رَأَيْتُ مِثْلَ رَجُلٍ لَمْ يَلْتَمِسِ الْفَضْلَ فِي الْبَاهِ، وَاللَّهُ يَقُولُ: (إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) (النور: 32)"**

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایسے شخص جیسا کوئی اور نہیں دیکھا جو شادی کر کے خوشحالی تلاش کرنا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

"اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ذریعہ انہیں خوشحال کر دے گا۔"

## بَابُ غَلَاءِ الصَّدَاقِ

باب: مہر کا زیادہ ہونا

**10394 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَسَلْتُ إِلَيْهِمْ بِنْعَلِي، فَرَضُوا بِهَا قَالَ: وَمَا يَصْنَعُونَ بِنَعْلِكَ؟ قَالَ: وَيَقَالُ: أَذْنَى مَا يَكْفِي خَاتَمَهُ أَوْ ثَوْبٌ يُرْسِلُ بِهَا**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں لڑکی والوں کی طرف اپنے جوتے بھیجا دیتا ہوں تو وہ اس کے (مہر ہونے) پر راضی ہو جاتے ہیں تو عطاء نے کہا: وہ تمہارے جوتوں کا کیا کریں گے؟ راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: مہر میں کم از کم کوئی انگوٹھی یا کپڑا ہونا چاہیے جو مرد عورت کو بھیجائے۔

**10395 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: أَذْنَى الصَّدَاقِ مَا تَرَضَوْا بِهِ، قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَيَقُولُونَ: قَدْ كَانَتْ ذَهَبًا لَا تَبْلُغُ دِينَارًا**

\*\*\* عمرو بن دینار اور عبد الکریم بیان کرتے ہیں: مہر کی کم از کم مقدار وہ ہوگی جس پر دونوں فریق راضی ہو جائیں۔

عبد الکریم بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: مہر اتنا "سونا" ہونا چاہیے جو ایک دینار کی قیمت جتنا نہ ہو۔

**10396 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: مَا اسْتَحَلَّ عَلَيَّ فَاطِمَةُ إِلَّا بَدَنٍ مِنْ حَدِيدٍ. قَالَ عُمَرُو: مَا زَادَهَا عَلَيْهَا.**

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مہر کے طور پر لوہے کی ایک چیز دی تھی۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں دیا تھا۔

**10397 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرُو مِثْلَهُ**

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**10398 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَيَسَّرُوا فِي الصَّدَاقِ، إِنَّ الرَّجُلَ يُعْطَى الْمَرْأَةَ حَتَّى يَبْقَى ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهَا حَسِيسَةً، وَحَتَّى يَقُولَ: مَا جِئْتُكَ حَتَّى سَقْتُ إِلَيْكَ عِلْقَ الْقُرْبَةِ

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: ابن ابوالحسین نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مہر میں آسانی رکھو! بعض اوقات آدمی کسی عورت کو (زیادہ مہر) دے دیتا ہے یہاں تک کہ اُس کے من میں اُس عورت کے خلاف خلش رہ جاتی ہے اور وہ یہ سوچتا ہے: میں تمہارے پاس اُس وقت تک نہیں آسکا جب تک میں نے تمہیں (ہر چیز یہاں تک کہ) مشکیزے کے منہ پر باندھی جانے والی رسی بھی نہیں دیدی۔“

**10399 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تَغَالُوا فِي صَدَقِ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ، كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ وَلَا مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُغْلَى بِالْمَرْأَةِ فِي صَدَاقِهَا فَيَكُونُ حَسْرَةً فِي صَدْرِهِ، فَيَقُولُ: كَلِّفْتُ إِلَيْكَ عِلْقَ الْقُرْبَةِ قَالَ: فَكُنْتُ غُلَامًا مُوَلَّدًا لَمْ أَذَرِ مَا هَذِهِ؟ قَالَ: وَأُخْرَى يَقُولُونَ لِمَنْ قُتِلَ فِي مَغَازِيكُمْ هَذِهِ: قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيدًا أَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، وَلَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ خَرَجَ قَدْ أَوْ فَرَدَفَ رَاحِلَتَهُ أَوْ عَجَزَهَا وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ، وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ

\*\*\* ابو عجماء کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عورتوں کا مہر زیادہ نہ رکھو کیونکہ اگر یہ بات دنیا میں عزت کا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرہیزگاری کا باعث ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ حقدار نبی اکرم ﷺ ہوتے، حالانکہ آپ کی ازواج میں سے اور آپ کی صاحبزادیوں میں سے کسی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں دیا گیا، بعض اوقات آدمی کسی عورت کا مہر زیادہ ادا کر دیتا ہے اور پھر اُس کے سینہ میں خصلت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں سب کچھ دیدیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا لڑکا تھا جو مولد پیدا ہوا تھا تو مجھے یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس سے مراد کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: جو لوگ ان لڑائیوں میں مارے جاتے ہیں اُن کے بارے میں تم یہ کہتے ہو: فلاں شہید ہونے کے طور پر قتل ہوا ہے یا فلاں شہید ہونے کے طور پر مر گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ذاتی کسی کام سے نکلا ہو یا وہ تجارت کے سلسلہ میں گیا ہو تم لوگ وہی کہو جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہے یا مر جاتا ہے اُسے جنت ملے گی۔“

**10400 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَقَوْلُهُ: كَلِّفْتُ إِلَيْكَ عِلْقَ الْقُرْبَةِ يَقُولُ: تَعَلَّقْتُ الْقُرْبَةَ فِي الْمَفَاوِزِ إِلَيْكَ مَخَافَةَ



الْعَطَشِ، يَعْنِي الشَّيْءَ الْبَالِيَّ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: اُن کے یہ کلمات کہ مجھے تمہارے حوالے سے مشکیزہ کا پابند کیا گیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے بے آب و گیاہ جگہ پر تمہارے لیے مشکیزہ ساتھ رکھا، جو پیاس کے خوف کی وجہ سے تھا، اس سے مراد پرانا مشکیزہ ہے۔

10401 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:

لَا تُغَالُوا فِي مَهْوَرِ النِّسَاءِ، فَلَوْ كَانَ تَقْوَى لِلَّهِ كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهِ بَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا نَكَحَ، وَلَا انْكَحَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً

قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: مَهْوَرُ النِّسَاءِ لَا يَزِدُنْ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، إِلَّا مَا تَرَاَصُوا عَلَيْهِ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ، قَالَ نَافِعٌ: وَزَوْجَ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ ابْنَةً لَهُ عَلَى سِتِّ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: وَلَوْ عَلِمَ بِذَلِكَ نَكَحَهُ قَالَ: "وَكَانَ إِذَا نَهَى عَنِ الشَّيْءِ قَالَ لَا هِلَهْ: إِنِّي قَدْ نَهَيْتُ كَذَا كَذَا، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْكُمْ كَمَا تَنْظُرُ الْحِدَاءُ إِلَى اللَّحْمِ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُ"

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں کے مہر زیادہ نہ رکھو کیونکہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرہیزگاری کا نشان ہوتا تو اللہ کے رسول کی صاحبزادیاں تم میں سے اس کی سب سے زیادہ حقدار ہوتیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی کوئی ایسا نکاح نہیں کیا اور (اپنی صاحبزادیوں میں سے بھی) کسی کا نکاح نہیں کیا مگر یہ کہ اُن کا مہر بارہ اوقیہ ہوتا تھا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خواتین کا مہر چار سو درہم سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے اس سے کم میں دونوں فریق جتنے پر بھی راضی ہو جائیں وہ درست ہوگا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب نے اپنی صاحبزادی کی شادی چھ سو درہم مہر پر کی۔ نافع بیان کرتے ہیں: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتا چلتا تو وہ انہیں سزا دیتے جب وہ کسی چیز سے منع کیا کرتے تھے تو اپنے گھروالوں کو یہ کہتے تھے: میں نے فلاں فلاں چیز سے منع کر دیا ہے، لوگ تمہارا جائزہ اسی طرح لیتے ہیں جس طرح کوئی چیل گوشت کو دیکھتی ہے تو تم لوگوں نے اس چیز سے بچ کے رہنا ہے۔

10402 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ: أَنَّ عَلِيًّا أَصَدَقَ

فَاطِمَةَ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً

\*\*\* صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں

بارہ اوقیہ دیئے تھے۔

**10403 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ خَيْرٌ نِسَائِكُمْ أَفْضَلُهُنَّ صَدَاقًا، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ كَانَ أَوْلَاهُنَّ بِذَلِكَ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* علی بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تمہاری خواتین میں وہ خواتین سب سے بہتر نہیں ہیں جن کا مہر زیادہ ہو اگر یہ چیز فضیلت کا باعث ہوتی تو اللہ کے رسول کی صاحبزادیاں اس کی سب سے زیادہ حقدار تھیں۔“

**10404 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا سِيقَ إِلَيْهِ لَشَيْءٍ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً فَذَلِكَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَتَمَانُونَ دِرْهَمًا

\*\*\* زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی بھی خاتون کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر ادا نہیں کیا اور آپ کی صاحبزادیوں میں سے بھی کسی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا یہ چار سو اسی درہم بنتے ہیں۔

**10405 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ صَدَاقُ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً ذَهَبًا، فَذَلِكَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَتَمَانُونَ دِرْهَمًا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے ہر خاتون کا مہر بارہ اوقیہ سونا تھا یہ چار سو اسی درہم بنتے ہیں۔

**10406 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ صَدَاقًا إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا عَشْرَةَ أَوَاقٍ، أَرْبَعُ مِائَةٍ دِرْهَمٍ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہمارے درمیان دس اوقیہ کا رواج تھا جو چار سو درہم بنتے ہیں۔

**10407 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "أَصْدَقَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً وَنَشًا، وَالنَّشُ: نِصْفُ أُوقِيَةٍ، فَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةٍ دِرْهَمٍ"

\*\*\* محمد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہر زوجہ محترمہ کے مہر میں بارہ اوقیہ اور ”نش“ کی ادائیگی کی تھی ”نش“ سے مراد نصف اوقیہ ہے اور یہ پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

**10408 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْأُوقِيَةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، وَالنَّشُ عِشْرُونَ، وَالنَّوَاهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمٍ

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے ایک ”نش“ بیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک گھٹلی پانچ درہم کی ہوتی ہے۔

**10409 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَذْرَدٍ الْأَسْلَمِيُّ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ فِي امْرَأَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ أَصَدَقْتَهَا؟ قَالَ: مِائَتِي دِرْهَمٍ قَالَ: لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَهَا مِنْ بَطْحَانَ مَا زِدْتُمْ

\*\*\* حضرت ابو حذرہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ آپ سے ایک عورت کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا (یا آپ کو اس کی اطلاع دینا چاہتا تھا) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اُس کا کتنا مہر مقرر کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: دو سو درہم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ کسی عورت کو ”بطحان“ بھر کر بھی دیدو تو تم نے زیادہ ادائیگی نہیں کی ہوگی۔

**10410 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَبِهِ وَضْرٌ مِنْ خُلُقٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْمٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ " قَالَ: كَمْ أَصَدَقْتَهَا؟ فَقَالَ: وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ قَسَمَ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مِائَةَ أَلْفٍ

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی اُن پر خلوق نامی خوشبو کا نشان موجود تھا نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: اے عبدالرحمن! یہ کس وجہ سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اُسے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک گھٹلی کے وزن جتنا سونا! نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (قربان کر کے دعوت کرو)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے انتقال کے بعد اُن کی ہریوی کے حصہ میں ایک لاکھ دینار آئے تھے۔

**10411 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ، فَأَخَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ سَعْدٌ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، وَكَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُونِي عَلَى السُّوقِ قَالَ: فَاتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ، فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضْرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: مَهْمٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: مَا سَقَتْ إِلَيْهَا؟ قَالَ: وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَذَلِكَ ذَانِقَانِ مِنْ ذَهَبٍ

\*\*\* حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ پیشکش کی کہ وہ اپنی ایک بیوی اور نصف مال تنے اُن کے حق میں دستبردار ہو جاتے ہیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ اور آپ کے مال میں برکت عطا کرے! آپ لوگ بازار کی طرف میری طرف رہنمائی کر دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ بازار گئے وہاں انہیں کچھ پنیر اور کچھ گھی کا منافع ہوا۔ کچھ دن بعد نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا کہ اُن پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عبدالرحمن! یہ کس وجہ سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اُسے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ایک گھٹلی کے وزن جتنا سونا! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (قربان کر کے دعوت کرو)۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی ایک گھٹلی) سونے کے دو دانق (سکوں) جتنی ہوتی ہے۔

**10412 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ**

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو“۔

**10413 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ وَلَوْ بِسَوْطٍ**

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی خواہ ایک سوئی (یا کوڑے) کے عوض میں شادی کر لے۔

**10414 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَوْ أَصَدَقَهَا سَوْطًا لَحَلَّتْ لَهُ**

\*\*\* یزید بن قسیط بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اگر مرد اُس عورت کو ایک کوڑا دیدیتا ہے تو وہ عورت اُس کے لیے حلال ہوگی۔

**10415 - آثار صحابه: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ وَلَوْ بِسَوَاكِ مِنْ أَرَاكِ**

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی شادی کر سکتا ہے خواہ وہ پیلو کی ایک مسواک کو (مہر مقرر کر لے)۔

**10416 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَسَنِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ شَرِيكِ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ الرَّعْفَرَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْمَهْرُ مِثْلَ أَجْرِ الْبَيْعِ، وَلَكِنَّ الْعَشْرَةَ دَرَاهِمَ وَالْعَشْرِينَ

\*\*\* امام شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔  
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ قرار دیتا ہوں کہ مہر کی رقم فاحشہ عورت کے معاوضہ سے کم ہو یہ (کم از کم) دس درہم یا بیس درہم ہونی چاہیے۔

**10417 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَقَالَتْ: أَمَا إِنِّي فِيكَ لَرَاغِبَةٌ، وَمَا مِثْلُكَ يُرَدُّ، وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَأَنَا أَمْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ، فَإِنْ تُسَلِّمَ فَذَلِكَ مَهْرِي، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَاسْلَمَ أَبُو طَلْحَةَ وَتَزَوَّجَهَا

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا یہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں کیونکہ آپ جیسے فرد کو مسترد نہیں کیا جاسکتا لیکن آپ ایک کافر شخص ہوں اور میں ایک مسلمان عورت ہوں اگر آپ اسلام قبول کر لیتے ہیں تو یہی میرا مہر ہوگا میں آپ سے اس کے علاوہ اور کسی چیز کا مطالبہ نہیں کروں گی۔ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لی۔

**10418 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ خَالَتَهُ، أَخْبَرَتْهُ، عَنِ امْرَأَةٍ مُصَدِّقَةٍ قَالَتْ: بَيْنَا أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ رَمَضُوا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ يُعْطِيُنِي نَعْلَيْهِ وَأُنْكِحُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِي؟ فَخَلَعَ أَبِي نَعْلَيْهِ فَالْقَاهُمَا إِلَيْهِ، فَوَلَدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ، فَقَالَ لَهُ: اجْمَعُ إِلَيَّ أَهْلِي، فَقَالَ: هَلَمْ الصَّدَاقُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَرِيدُكَ عَلَى مَا أُعْطِيَتِكَ النَّعْلَيْنِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَجْمَعُهَا إِلَيْكَ إِلَّا بِصَدَاقٍ قَالَتْ: فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ تَدْعُهَا فَلَا تَحْنُثُ، وَلَا يَحْنُثُ صَاحِبُكَ، فَتَرَكَهَا أَبِي قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ آغُورًا قَالَ: فَحَمَلْنِي مِنْ شِقِي عَلَيْهِ الْعُورَاءُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* ابراہیم بن میسرہ نے اپنی خالہ کے حوالے سے ایک قابل اعتماد خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد زمانہ جاہلیت میں ایک لڑائی میں شریک ہوئے جب گرمی زیادہ ہو گئی تو ایک شخص نے کہا: جو شخص اپنے جوتے مجھے دے گا میں اپنے

ہاں ہونے والی پہلی بیٹی کے ساتھ اُس کی شادی کر دوں گا۔ تو میرے والد نے اپنے جوتے اتارے اور انہیں دے دیئے پھر اُس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی، پھر وہ بالغ ہوئی تو میرے والد نے اس سے کہا: تم میری بیوی کی رخصتی کروادو! تو اُس نے کہا: کوئی مہر پیش کرو! تو میرے والد نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو تمہیں مزید کوئی ادائیگی نہیں کروں گا، صرف وہی چیز مہر تھی جو میں نے تمہیں جوتے دیئے تھے۔ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ اُس وقت تک رخصتی نہیں کروں گا جب تک تم مہر نہیں دو گے۔ خاتون بیان کرتی ہیں: میرے والد نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تم اُس عورت کو چھوڑ دو! اس طرح تم بھی حائل نہیں ہو گے اور تمہارا ساتھی بھی حائل نہیں ہو گا۔ تو میرے والد نے اُس عورت کو چھوڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ صاحب کا نے تھے۔ اُن کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے مجھے اپنی اُس طرف اٹھایا جس سمت کی آنکھ خراب تھی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔

**10419 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَزُوجُ بَنَاتِهِ**

**بِأَلْفِ دِينَارٍ وَبِخَمْسِ مِائَةٍ**

\*\*\* نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی صاحبزادیوں کی شادی پندرہ سو دینار (مہر ہونے کی شرط پر) کرتے تھے۔

**10420 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ**

**قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تَغَالُوا فِيْ مُهُورِ النِّسَاءِ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ يَا عُمَرُ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: وَإِنْ آتَيْتُمْ أَحَدَهُنَّ قِنْطَارًا مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: وَكَذَلِكَ هِيَ فِيْ قِرَائَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ عُمَرَ فَخَصَمَتْهُ**

\*\*\* ابو عبدالرحمن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عورتوں کے مہر زیادہ نہ رکھو! اس پر

ایک عورت نے کہا: اے عمر! آپ کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اگر تم اُن عورتوں میں سے کسی کو سونے کا ایک ڈھیر بھی دے دیتے ہو (راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی

قرأت میں یہ الفاظ اسی طرح ہیں: تو تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم اُس میں سے کچھ بھی وصول کرو۔“

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک عورت نے ”عمر“ کے مقابلہ میں دلیل پیش کی اور وہ ”عمر“ پر غالب آ گئی۔

**10421 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ قَوْمٌ فِيْ**

**غَزَاةٍ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ يَذْبَحُ هَذِهِ الشَّاةَ، وَلَهُ أَوَّلُ بِنْتٍ مِنْ صُلَيْبِي،**

**فَذَبَحَهَا رَجُلٌ، فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، فَاخْتَصَمَا إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَضَى لَهُ بِهَا، وَجَعَلَ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ إِحْدَى مِنْ**

**نِسَائِهَا**



\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں کچھ لوگ ایک جنگ کے لیے نکلے تو ایک شخص نے کہا: جو شخص ایک بکری کو قربان کرے گا تو میرے ہاں ہونے والی پہلی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی ہوگی۔ تو ایک شخص نے بکری کو قربان کر دیا، پھر اس دوسرے شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی، وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا کہ اس عورت کے ساتھ اس کی شادی ہوگی اور انہوں نے اس لڑکی کے لیے مہر مثل کی ادائیگی کو مقرر کیا۔

بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يُقَدِّمْ شَيْئًا  
باب: جب آدمی نے عورت کو کوئی ادائیگی نہ کی ہو تو اس کے لیے عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟

10422 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ فَلَا يُرْسِلُ إِلَيْهَا لَا بِصَدَاقٍ، وَلَا بِفَرِيضَةٍ لَهَا، فَمَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا؟ قَالَ: فَلَا يَمَسُّهَا حَتَّى يُرْسِلَ إِلَيْهَا بِصَدَاقٍ أَوْ فَرِيضَةٍ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَمْرُو، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيْقَبِلُهَا؟ قُلْتُ: لَا يَمَسُّهَا قَالَ: وَمَا أَبَالِي أَنْ يَقْبِلَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور وہ اسے پہلے کوئی چیز نہیں دیتا ہے نہ مہر دیتا ہے اور نہ کوئی طے شدہ ادائیگی کرتا ہے تو اس مرد کے لیے اس عورت کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہوگا؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ مرد اس عورت کے قریب نہیں جاسکتا جب تک وہ اسے پہلے مہر نہیں دے دیتا یا طے شدہ ادائیگی نہیں کر دیتا۔

سعید بن مسیب اور عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ مرد اس عورت کا بوسہ لے سکتا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ اسے چھو نہیں سکتا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ وہ اس عورت کا بوسہ لے لیتا ہے۔

10423 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَسَمِيَ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُرْسِلْ بِهِ، وَلَا بِغَيْرٍ قَالَ: حَسْبُهُ، لِيُصْبَهَا إِنْ شَاءَ، قُلْتُ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِكَرَامَةٍ لِنَفْسِهَا، لَيْسَتْ مِنَ الصَّدَاقِ قَالَ: حَسْبُهُ، لِيُصْبَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد عورت کے لیے مہر کا تعین کر دیتا ہے لیکن وہ اسے بھجواتا نہیں ہے اور اسے کوئی اور تحفہ وغیرہ بھی نہیں دیتا تو انہوں نے کہا: مرد کے لیے اتنا کافی ہے (کہ وہ مہر کا تعین کر دے) اب اگر وہ چاہے تو اس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ اس عورت کی عزت افزائی کے لیے کوئی تحفہ وغیرہ بھجواتا ہے جو مہر نہیں ہوتا تو انہوں نے کہا: مرد کے لیے اتنا کافی ہے وہ عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔

10424 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: كُلُّ شَيْءٍ أَرْسَلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ سِوَى

الصَّدَاقِ إِلَيْهَا، وَالْأُخْرَى مِنْ أَهْلِهَا مِنْ كَرَامَةٍ، وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقَهَا، فَحَسْبُهُ، وَهُوَ يُحِلُّهَا لَهُ. وَعَمَرُو

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ہر وہ چیز جسے مرد بھجواتا ہے جو مہر کے علاوہ ہو اور عورت کے گھر والوں کے لیے عزت افزائی کا باعث ہو اور مرد نے ابھی مہر کا تعین نہ کیا ہو تو مرد کے لیے یہ کافی ہے وہ عورت اُس کے لیے حلال ہوگی۔

**10425 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يَدْخُلُ بِهَا وَلَمْ يُعْجَلْ شَيْئًا، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنَ الرَّجُلِ يُعْطَى بَعْضُ الصَّدَاقِ، وَيُرِيدُ أَنْ يَغْدِرَ بِمَا بَقِيَ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ كَالرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ ثُمَّ يَطْوُهَا وَلَمْ يَنْقُذْ \*\*\* اِبْرَاهِيمُ خُفِيَ اس بَارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور پھر اُس کی رخصتی کروائے تو اگرچہ اُس نے اُسے فوری طور پر کوئی چیز ادا نہ کی ہو۔ ابراہیم خفی فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ مرد مہر کا کچھ حصہ عورت کو ادا کر دے اگرچہ اُس کی یہ خواہش ہو کہ بقیہ رہنے والے حصہ کو وہ معاف کروالے گا۔ سفیان بیان کرتے ہیں: اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کوئی کثیر خرید لیتا ہے اور پھر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اگرچہ اُس نے نقد ادا نیکی نہیں کی ہوتی۔

**10426 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَمَّيْتَ الصَّدَاقَ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَنْتَبِئَ بِهَا، وَإِنْ لَمْ تُقَدِّمْ شَيْئًا \*\*\* اِبْرَاهِيمُ خُفِيَ فرماتے ہیں: جب تم مہر متعین کر لو تو پھر رخصتی کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ تم نے اُس عورت کو پہلے کوئی ادا نیکی نہ کی ہو۔

**10427 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَيُسَمِّي لَهَا صَدَاقًا، هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُعْطَهَا؟ قَالَ: " فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: (لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ) (النساء: 24)، فَإِذَا فَرَضَ الصَّدَاقَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهَا، وَقَدْ مَضَتْ السَّنَةُ أَنْ يُقَدِّمَ لَهَا شَيْئًا مِنْ كِسْفٍ أَوْ نَفَقَةٍ "

\*\*\* ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کے لیے مہر کا تعین کر لیتا ہے تو کیا اُس مرد کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لے اگرچہ اُس نے عورت کو کچھ بھی ادا نیکی نہ کی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: "تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا" اُس چیز کے بعد کہ جو تم آپس میں مہر کا تعین کر لیتے ہو۔

(ابن شہاب نے کہا:) جب اُس نے مہر کو متعین کر لیا تو اب اُس کے لیے عورت کے پاس جانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا البتہ طریقہ یہی چلا آ رہا ہے کہ مرد کو عورت کو پہلے کوئی چیز دینی چاہیے جو کپڑے کی شکل میں ہو یا خرچ ہو۔

**10428 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً، ثُمَّ جَهَّزَهَا إِلَى زَوْجِهَا، وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا

\*\*\* خیثمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کی شادی کروائی اور پھر آپ نے اُس کی اُس کے شوہر کے ساتھ رخصتی کروادی حالانکہ اُس کے شوہر نے اُسے کچھ بھی نہیں دیا تھا۔

**10429 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: لَا تَبْنِ بِأَهْلِكَ حَتَّى تُقَدِّمَ شَيْئًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي شَيْءٌ قَالَ: أَعْطِهَا دِرْعَكَ الْحُطَمِيَّةَ

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی بیوی کے پاس جانے سے پہلے اُسے کوئی چیز دے دینا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُسے اپنی ہٹھی زرہ دے دینا۔

**10430 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَدَخَلَ عَلَيْهَا، وَلَمْ يَكُنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ ذَلِكَ، فَالْقَى عَلَيْهَا مِطْرَفًا كَانَ عَلَيْهِ

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی اور اُس کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے اُسے پہلے کچھ نہیں دیا تھا، پھر انہوں نے اپنے جسم پر موجود چادر اُسے دیدی۔

**10431 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، وَسَمَّى لَهَا صَدَاقًا، فَأَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا فَلْيُلِقِ إِلَيْهَا رِذَاءً أَوْ خَاتَمًا إِنْ كَانَ مَعَهُ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اُس کے لیے مہر کا تعین کر دے اور پھر اُس عورت کے پاس جانا چاہے تو اُسے اُس عورت کو کوئی چادر یا انگٹھی وغیرہ دے دینی چاہیے، اگر وہ اُس کے پاس ہو۔

## بَابُ الشِّغَارِ

### باب: شغار کا حکم

**10432 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ

\*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ

نے شغار سے منع کیا ہے۔

**10433 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ  
\*\* نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:  
”اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

**10434 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، وَابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَالشِّغَارُ أَنْ يُبَدِّلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ أُخْتَهُ بِأُخْتِهِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ، وَلَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَنْبَ  
\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

(راوی کہتے ہیں:) شغار سے مراد یہ ہے: آدمی ایک شخص کی بہن کے ساتھ شادی کر لے اور اس کے بدلے میں اپنی بہن کے ساتھ اس کی شادی کروادے جو کسی مہر کے بغیر ہو۔

”(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اسلام میں ساتھ دینے کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے، اسلام میں جلب کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جب کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

**10435 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ  
\*\* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

**10436 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ  
\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:  
”اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**10437 -** حدیث نبوی: عَمَّنْ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شِغَارَ، وَلَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ، وَلَا جَنْبَ  
\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اسلام میں شغار یا ساتھ دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اسلام میں حلیف ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جلب اور جب کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

**10438 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: الشِّغَارُ أَنْ يُبَدِّلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ

أُخْتَهُ بِأُخْتِهِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شغار سے مراد یہ ہے: آدمی کسی شخص کی بہن کے ساتھ شادی کرے اور اُس کے بدلے میں اپنی بہن کے ساتھ اُس کی شادی کر دے اور کوئی مہر نہ ہو۔

**10439 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الشِّغَارُ أَنْ يَنْكِحَ هَذَا هَذَا، وَهَذَا

هَذَا، بِغَيْرِ صَدَاقٍ إِلَّا ذَلِكَ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: شغار سے مراد یہ ہے: یہ شخص اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر لے اور وہ اس کی بہن کے ساتھ شادی کر لے جو مہر کے بغیر ہو صرف یہ شادی (بھی مہر ہو)۔

**10440 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ اَنْكَحَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

صَاحِبَهُ أُخْتَهُ بَأَنْ يُجَهِّزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِجِهَازٍ يَسِيرٍ، لَوْ شَاءَ أَخَذَ لَهَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: لَا، نَهَى عَنِ الشِّغَارِ، قُلْتُ: إِنَّهُ قَدْ أَصَدَّقَا كِلَاهُمَا قَالَ: لَا، قَدْ أَرَخَصَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ مِنْ أَجْلِ نَفْسِهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اُن دو آدمیوں میں سے ہر ایک دوسرے کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُن میں سے ہر ایک دوسرے کو تھوڑی ادائیگی کرتے ہیں اگر وہ چاہے تو اس سے زیادہ حاصل کر لے۔ تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! شغار سے منع کیا گیا ہے۔ میں نے کہا: اُن دونوں نے تو مہر ادا کرنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! اُن میں سے ہر ایک نے اپنی ذات کی وجہ سے دوسرے کو آسانی فراہم کی ہے۔

**10441 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَنْكِحُ هَذَا ابْنَتَهُ بَكْرًا بِصَدَاقٍ،

وَكَلاَهُمَا يُرَخِّصُ عَلَى صَاحِبِهِ مِنْ أَجْلِ نَفْسِهِ قَالَ: " إِذَا سَمِيَ صَدَاقًا فَلَا بَأْسَ، فَإِنْ قَالَ: أُجْهِزُ وَتُجْهِزُ فَلَا، ذَلِكَ الشِّغَارُ "، قُلْتُ: فَإِنْ فَوَّضَ هَذَا، وَفَوَّضَ هَذَا قَالَ: لَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے کی کنواری بیٹی کے ساتھ مہر کے عوض میں نکاح کر لیتا ہے اور پھر اُن دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنی ذات کی وجہ سے رخصت دیتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: اگر تو اُن دونوں نے مہر کا تعین کر لیا تھا تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ میں بھی سامان دے دوں گا اور تم بھی دے دینا تو پھر یہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ شغار ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ اس کا معاملہ اُس کے سپرد کر دیتے ہیں اور دوسرا اُس کا معاملہ اُس کے سپرد کر دیتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ بھی نہیں ہوگا۔

**10442 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا جَنْبَ، وَلَا جَنْبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، أَمَّا الْجَنْبُ فَأَنْفَرَسُ يُجْلَبُ مِنْ وَرَائِهِ بِالْفَرَسِ، وَأَمَّا الْجَنْبُ فَيَجْنُبُ إِلَى جَنْبِهِ الْفَرَسَ، لَأَنْ يَكُونَ أَسْرَعَ فِي ذَلِكَ، وَفِي ذَلِكَ مِنَ السِّبَاقِ

\*\*\* حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اسلام میں جلب کی جب کی اور شغاری کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) جہاں تک جلب کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جس کے پیچھے دوسرے گھوڑے ہوتے ہیں اور جہاں تک جب کا تعلق ہے تو اس سے مراد گھوڑے کے پہلو میں دوسرے گھوڑے کا ہونا ہے تاکہ وہ اس سے زیادہ تیز رفتار ہو سکے اور ایسا دوڑ میں ہوتا ہے۔

### بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ لَا يَنْوِي آدَاءَ صَدَاقِهَا

باب: آدمی کا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنا جبکہ اُس کی یہ نیت نہ ہو

کہ وہ اُس عورت کو مہر ادا کرے گا

**10443 -** حَدِيثُ نُبَيٍّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْكِحُ امْرَأَةً بِصَدَاقٍ، وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُؤَدِّيَهُ إِلَيْهَا إِلَّا كَانَ عِنْدَ اللَّهِ زَانِيًا، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي مِنْ رَجُلٍ بَيْعًا وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُؤَدِّيَهُ إِلَيْهِ إِلَّا كَانَ عِنْدَ اللَّهِ خَائِنًا

\*\*\* زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ کسی مہر کے عوض میں نکاح کرتا ہے اور اُس آدمی کے دل میں مہر کی ادائیگی کی نیت نہیں ہوتی، تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زنا کرنے والا شمار ہوتا ہے اور جب کوئی شخص کسی دوسرے سے کوئی چیز خریدتا ہے اور اُس کے دل میں یہ نہیں ہوتا کہ وہ اُسے ادائیگی کرے گا، تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خیانت کرنے والا شمار ہوتا ہے۔“

**10444 -** اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: الْمَهْرُ أَيْسَرُ

الدَّيْنِ

\*\*\* طاؤس بیان کرتے ہیں: مہر سب سے آسان قرض ہے۔

**10445 -** حَدِيثُ نُبَيٍّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ وَلَدِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَأَلُوهُ بَنُوهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ لَا تَحْدِثُنَا كَمَا يُحَدِّثُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ كَمَا سَمِعُوا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا كُفِّرَ أَنْ يَغْفَرَ شَعِيرَةً، وَلَا أَعَذُّبُ، وَلَكِنِّي سَأَحْدِثُكُمْ حَدِيثًا وَعَاهُ سَمِعِي، وَعَقْلُهُ قَلْبِي،



سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَكَانَ مِنْ نَيْتِهِ أَنْ يَذْهَبَ بِحَقِّهَا، فَهُوَ زَانٍ حَتَّى يَتُوبَ، وَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا بَيْعًا، وَمِنْ نَيْتِهِ أَنْ يَذْهَبَ بِحَقِّهِ، فَهُوَ خَائِنٌ حَتَّى يَتُوبَ

\*\*\* عمرو بن دینار انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے نے مجھے بتایا: اُن کے صاحبزادوں نے اُن سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ ہمیں اُس طرح احادیث بیان نہیں کرتے ہیں جس طرح نبی اکرم ﷺ کے دیگر اصحاب احادیث بیان کرتے ہیں؟ تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو اُسی طرح حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے جس طرح اُن لوگوں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی منسوب کرے اُسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دانے میں گرہ لگائے ورنہ پھر اُسے عذاب دیا جائے گا۔“

(پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا) میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں جسے میری سماعت نے محفوظ رکھا، میرے ذہن نے اُسے سمجھا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اُس کی یہ نیت ہو کہ وہ اُس عورت کے حق کو تھیلے لگا، تو وہ شخص زنا کرنے والا شمار ہوگا، جب تک وہ توبہ نہیں کرتا اور جو شخص کسی کے ساتھ کوئی سودا کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ وہ دوسرے فریق کے حق کو دبا لے گا، تو وہ خیانت کرنے والا شمار ہوگا جب تک وہ توبہ نہیں کرتا۔“

### بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي السِّرِّ، وَيُمَهِّرُ فِي الْعَلَانِيَةِ

باب: جو شخص پوشیدہ طور پر شادی کرے اور مہر کا اعلان کرے

10446 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، وَأَشْهَدَ

لَهَا فِي السِّرِّ بَعْسَرِينَ، وَأَشْهَدَ لَهَا فِي الْعَلَانِيَةِ بِثَلَاثِينَ قَالَ: صَدَقَ أَهْلُهَا هُوَ الْآخِرُ"

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور پوشیدہ طور پر اُس عورت کے لیے بیس درہم مہر مقرر کرے اور اعلانیہ طور پر دس درہم ظاہر کرے تو حسن بصری کہتے ہیں: بعد والا مہر اُس عورت کو ملے گا۔

10447 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ فِي

السِّرِّ بِمَهْرٍ، وَفِي الْعَلَانِيَةِ بِمَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ، فَالْصَّدَاقُ الَّذِي سَمِيَ فِي الْعَلَانِيَةِ، قَالَ سُفْيَانُ: إِلَّا أَنْ تَقُومَ الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ كَانَ سَمْعَهُ أَيْ سَمِعَ بِهِ، وَأَذَاعَهُ كَذِبًا أَوْ سَمِعَهُ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص پوشیدہ طور پر ایک مہر کے عوض میں شادی کرے اور اعلانیہ طور پر دوسرا مہر

ظاہر کرے جو پہلے والے سے زیادہ ہو تو وہ مہر شمار ہوگا جس کا اُس نے اعلانیہ طور پر تعین کیا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: البتہ اگر یہ ثبوت پیش ہو جائے کہ اُس نے دکھاوے کے لیے ایسا کیا تھا اور جھوٹی بات کو پھیلا یا تھا (تو حکم مختلف ہوگا)۔

## بَابُ النِّكَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نکاح کرنا

**10448 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابِرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوَّامَةِ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: نِكَاحٌ قَالَ: هَذَا النِّكَاحُ لَيْسَ بِالسِّفَاحِ

\*\*\* صالح، جو توامہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو اکٹھے دیکھا تو دریافت کیا: یہ کیوں اکٹھے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: نکاح کی وجہ سے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نکاح ہے، زنا نہیں ہے۔

## بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ النِّكَاحِ

باب: نکاح کے وقت کیا پڑھا جائے؟

**10449 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالشَّوَرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ فِي التَّشْهَدِ فِي الْحَاجَةِ: "إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، أَسْتَعِينُهُ، وَأَسْتَغْفِرُهُ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، (اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ) (النساء: 1)، (وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ) (آل عمران: 102)، (اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا) (الأحزاب: 70) إِلَى (وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا) (الأحزاب: 71)، ثُمَّ تَكَلَّمْ بِحَاجَتِكَ

\*\*\* ابو عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ نکاح کے خطبہ میں یہ پڑھا کرتے تھے:

”بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، میں اُسی سے مدد طلب کرتا ہوں اور اُسی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں اپنی جانوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جسے وہ ہدایت عطا کر دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم لوگ اُس اللہ سے ڈرو! جس کے وسیلہ سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کے حقوق کے حوالے

سے بھی ڈرو۔

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور تم لوگ ہرگز نہ مرنے، مگر یہ کہ تم مسلمان ہو۔“

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم اللہ سے ڈرو اور سچی بات کہو۔“

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے تو وہ عظیم کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔“

پھر تم اپنی حاجت کے بارے میں کلام کرو۔“

**10450 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانُوا

يُحِبُّونَ أَنْ يَتَشَهَّدُوا إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ عَلَى غَيْرِهِ، وَالْخَصْمَانِ إِذَا اخْتَصَمَا: إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَحْسِبُ امْرَأً أَنْ يَبْلُغَ حَاجَتَهُ" قَالَ: وَأَمَّا الْخَصْمَانِ فَيَنْطِقَانِ بِحَاجَتِهِمَا

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: لوگ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وہ اُس وقت شہادت کے کلمات پڑھیں جب کوئی شخص اپنے لیے یا کسی دوسرے کے لیے شادی کا پیغام دیتا ہے اور جب دو آدمی ایک دوسرے کے مقابلہ میں مقدمہ پیش کرتے ہیں (اُس وقت بھی شہادت کے کلمات پڑھیں وہ درج ذیل ہیں:)

”بے شک حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں ہم اُس سے مدد طلب کرتے ہیں اُس سے مغفرت طلب کرتے ہیں ہم اپنی جانوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔“

اس کے بعد آدمی کے لیے یہ کافی ہوگا کہ وہ اپنی حاجت کو بیان کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جہاں تک دو مقابل فریقوں کا تعلق ہے تو وہ دونوں اپنی حاجت کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

**10451 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: إِنْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

لَيَزَوِّجُ بَعْضُ بَنَاتِ الْحَسَنِ، وَهُوَ يَتَعَرَّقُ الْعَظَمَ

\*\*\* امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کی

شادی کی وہ اس تقریب میں ہڈی (پر لگا ہوا گوشت) نونج کر کھا رہے تھے۔

**10452 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: بَعَثَنِي عُرْوَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَا خُطْبَ لَهُ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: نَعَمْ، إِنَّ عُرْوَةَ لَأَهْلٌ أَنْ يُزَوَّجَ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُهُ، فَدَعَوْتُهُ، فَلَمْ يَسْرَحْ حَتَّى زَوَّجَهُ، فَقَالَ حَبِيبٌ: وَمَا شَهِدَ ذَلِكَ غَيْرِي، وَعُرْوَةُ، وَعَبْدُ اللَّهِ، وَلَكِنَّهُمْ أَظْهَرُوهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَعْلَمُوا بِهِ النَّاسَ

\*\*\* عروہ بن زبیر کے غلام حبیب بیان کرتے ہیں: عروہ نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا، تاکہ میں عروہ کا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام دوں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! عروہ اس بات کا اہل ہے کہ اُس کے ساتھ شادی کی جائے۔ پھر انہوں نے فرمایا: تم اُسے بلا کر لاؤ! میں انہیں بلا کر لایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی شادی کروادی۔ حبیب بیان کرتے ہیں: اُس وقت میرے علاوہ عروہ کے علاوہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا لیکن بعد میں اُن لوگوں نے اس کو ظاہر کر دیا اور لوگوں کو اس بات کی اطلاع دے دی تھی۔

**10453 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: خَطَبْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ مَوْلَاةً لَهُ، فَمَا زَادَنِي عَلَى أَنْ قَالَ: أَنْكَحْتُكَ عَلَى أَنْ تُمْسِكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرَحَ بِإِحْسَانٍ

\*\*\* سلیمان بن ابویحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک کنیز کے لیے انہیں شادی کا پیغام دیا، تو انہوں نے جواب میں صرف یہ کہا کہ میں تمہاری شادی کروا دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اسے مناسب طور پر ساتھ رکھو گے یا احسان کے ساتھ جدا کر دو گے۔

**10454 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَيَّانٍ قَالَ: انْطَلَقَ بِلَالٌ يَخْطُبُ امْرَأَةً، وَآخُوهُ مَعَهُ، فَلَمَّا آتَاهُمُ حَمْدُ اللَّهِ، وَاتَّيَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا بِلَالٌ، وَهَذَا أَخِي، وَنَحْنُ رَجُلَانِ مِنَ الْحَبَشَةِ كُنَّا ضَالِّينَ، فَهَذَا أَنَا اللَّهُ، وَمَمْلُوكَيْنِ فَاعْتَفْنَا اللَّهُ، فَإِنْ أَنْكَحْتُمُونَا فَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَإِنْ رَدَدْتُمُونَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ

\*\*\* بیان بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک خاتون کو شادی کا پیغام دینے کے لیے گئے، اُن کے ساتھ اُن کے بھائی بھی تھے جب وہ دوسرے فریق کے ہاں گئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر یہ بات کہی: میں بلال ہوں اور یہ میرا بھائی ہے، ہم دونوں حبشہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، ہم پہلے گمراہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی، ہم غلام تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزاد کروادیا، اگر تم ہمارا نکاح کروا دیتے ہو تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اور اگر تم لوگ ہمیں مسترد کر دیتے ہو تو اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔

**10455 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ: كُلُّ كَلَامٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِذِكْرِ اللَّهِ، فَهُوَ ابْتَرُ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے):

”ہر اہم کام جس کا آغاز اللہ کے ذکر سے نہ کیا جائے تو وہ ناتمام ہوتا ہے۔“

## بَابُ التَّرَفِّعَةِ

باب: (دعا دیتے ہوئے) ”پھولو، پھلو“ کہنا

**10456 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْبَصْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ،

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابوسعید بصری نے یہ بات بیان کی ہے انہوں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا (روایت درج ذیل ہے)۔

**10457 -** حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، يَذْكُرُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ، فَقِيلَ لَهُ: بِالرَّفَاءِ وَالْيَسِينِ قَالَ: لَا تَقُولُوا ذَلِكَ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَقُولَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بنو جشم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی تو ان سے کہا گیا: پھلو پھلو! بچے ہوں! انہوں نے کہا: تم لوگ یہ نہ کہو! بلکہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے کہ ہم (شادی کی مبارکباد دیتے ہوئے) یہ کہیں: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تم پر برکت نازل کرے!

**10458 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرَاطَةَ قَالَ: جِئْتُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ: بِالرَّفَاءِ وَالْيَسِينِ

\*\*\* عدی بن ارطاة بیان کرتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس آیا میں نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے تو انہوں نے کہا: پھلو پھلو اور بچے ہوں!

## بَابُ النِّكَاحِ فِي شَوَالٍ

باب: شوال میں نکاح کرنا

**10459 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَالٍ، وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَالٍ، فَأَيُّ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي؟ وَكَانَتْ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخَلَ نِسَائَهَا فِي شَوَالٍ

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شوال کے مہینہ میں میرے ساتھ شادی کی تھی میری

رخصتی بھی شوال کے مہینہ میں ہوئی تھی تو نبی اکرم ﷺ کی کون سی زوجہ محترمہ ایسی ہے جسے آپ کی بارگاہ میں مجھ سے زیادہ مرتبہ حاصل ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو مستحب قرار دیتی تھیں کہ خواتین کی رخصتی شوال کے مہینہ میں ہو۔

## بَابُ مَا يَبْدَأُ الرَّجُلُ الَّذِي يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِهِ

باب: جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو وہ آغاز میں کیا کرے؟

**10460 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ تَزَوَّجْتُ جَارِيَةً بَكْرًا، وَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ تَفْرِكَنِي، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ الْإِلْفَ مِنَ اللَّهِ، وَإِنَّ الْفَرْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، لِيُكَرِّهَ إِلَيْهِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ، فَإِذَا أُذْخِلْتَ عَلَيْكَ فَمَرْهَا فَلْتُصَلِّ خَلْفَكَ رَكَعَتَيْنِ، قَالَ الْأَعْمَشُ: فَذَكَرْتُهُ لِأَبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: "وَقُلِ: اللَّهُمَّ، بَارِكْ لِي فِي أَهْلِي، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْهُمْ، وَارْزُقْهُمْ مِنِّي، اللَّهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ إِلَى خَيْرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ إِلَى خَيْرٍ"

\*\*\* ابووائل بیان کرتے ہیں: بجیلہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کر لی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مجھ سے مانوس نہیں ہو سکے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اَلْفُ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور نَامُوسِیت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے آدمی کے لیے جس چیز کو حلال قرار دیا ہے آدمی لڑکی کے ساتھ زبردستی ایسا کر سکتا ہے جب اُس عورت کو تمہارے ہاں لایا جائے تو تم اُسے یہ ہدایت کرو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت ادا کرے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اس روایت کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! میری بیوی میں میرے لیے برکت رکھ دے اور اُس کے لیے میرے اندر برکت رکھ دے اے اللہ! اُن سے مجھے رزق عطا کر اور مجھ سے اُنہیں رزق عطا کر اے اللہ! جب تک تُو ہمیں اکٹھا رکھے گا اُس وقت تک بھلائی

حدیث: 10459: سنن الدارمی - ومن کتاب النکاح، باب بناء الرجل باهله في شوال - حديث: 2181، السنن للنسائي - كتاب النکاح، التزويج في شوال - حديث: 3201، السنن الكبرى للنسائي - كتاب النکاح، التزويج في شوال - حديث: 5208، مستخرج ابی عوانة - مبتدا کتاب النکاح وما يشاكله، بيان الإباحة والترغيب في التزويج في شوال - حديث: 3471، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصداق، جماع ابواب الوليمة - باب التزويج والبناء بالمرأة في شوال - حديث: 13747، مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، الملحق المستدرک من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، حديث: 23745، مسند عبد بن حميد - من مسند الصديقة عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها، حديث: 1511، المعجم الكبير للطبراني - باب الباء، ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - عائشة بنت ابی بکر الصديق، حديث: 18984



کے ساتھ اکٹھا رکھنا جب تو ہمیں الگ کر دے تو بھلائی کے ساتھ الگ کرنا۔“

**10461 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَإِلِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَفْرِكَنِي، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ الْإِلْفَ مِنَ اللَّهِ، وَإِنَّ الْفَرْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُكْرِهَ إِلَيْهِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ، فَإِذَا أُدْخِلْتَ عَلَيْكَ، فَمُرْهَا فَلْتَصِلْ خَلْفَكَ رَكَعَتَيْنِ، قَالَ الْأَعْمَشُ: فَمَذَّ كَرْتُهُ لِابْرَاهِيمَ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: " وَقُلِ: اللَّهُمَّ، بَارِكْ لِي فِي أَهْلِي، وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ، وَارْزُقْنِي مِنْهُمْ، وَارْزُقْهُمْ مِنِّي، اللَّهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ إِلَى خَيْرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ إِلَى خَيْرٍ "

\*\*\* ابو اہل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مجھ سے مانوس نہیں ہو سکے گی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلْفُ مِنَ اللَّهِ تَعَالٰی کی طرف سے ہوتی ہے اور نمانوسیت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال قرار دیا ہے آدمی وہ کام زبردستی کر سکتا ہے جب وہ عورت تمہارے ہاں آئے تو تم اُسے کہو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت ادا کرے۔  
اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اس روایت کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ نے یہ فرمایا تھا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! میری بیوی میں میرے لیے برکت رکھ دے اور اُس کے لیے میرے اندر برکت رکھ دے تو اُن سے مجھ کو رزق عطا کر اور مجھ سے اُنہیں رزق عطا کر اے اللہ! جب تک تو ہمیں اکٹھا رکھے گا ہمیں بھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھنا اور جب ہمیں الگ کرے گا تو بھلائی کے ساتھ الگ کرنا۔“

**10462 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّورَبِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى يَنَى أَسِيدٍ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، وَأَنَا مَمْلُوكٌ، فَدَعَوْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهِمْ أَبُو ذَرٍّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَحَذِيفَةُ، فَتَقَدَّمَ حَذِيفَةُ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ، أَوْ رَجُلٌ: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ، فَقَدْ مُونِي، وَأَنَا مَمْلُوكٌ، فَأَمَمْتُهُمْ فَعَلَّمُونِي قَالُوا: إِذَا أُدْخِلَ عَلَيْكَ أَهْلُكَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، وَمُرْهَا فَلْتَصِلْ خَلْفَكَ، وَخُذْ بِنَاصِيَتِهَا، وَسَلِّ اللَّهُ خَيْرًا، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا

\*\*\* ابوسعید جو بنو اسید کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی میں ایک غلام تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دعوت دی اُن اصحاب میں حضرت ابوذر غفاری حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے صاحب! آپ کو اس کا حق حاصل نہیں ہے! پھر اُن لوگوں نے مجھے آگے کیا حالانکہ میں ایک غلام تھا میں نے اُن لوگوں کی امامت کی اُن لوگوں نے مجھے تعلیم دی انہوں نے بتایا: جب تمہاری بیوی تمہارے ہاں آئے تو تم دو رکعت ادا کرنا اور اُس عورت سے کہنا کہ وہ تمہارے پیچھے نماز ادا کرے پھر تم اُس عورت کی پیشانی کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا اور اُس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا۔

10463 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ: أَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَلَمَّا

دَخَلَ عَلَيْهَا وَقَفَ عَلَى بَابِهَا، فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْتِ مُسْتَوِّرٌ، فَقَالَ: مَا أَدْرَى أَمَحْمُومٌ بَيْنَكُمْ؟ أَمْ تَحَوَّلَتِ الْكُعْبَةُ فِي كِنْدَةٍ؟ وَاللَّهِ لَا أَذْخُلُهُ حَتَّى تُهْتَكَ اسْتَارُهُ، فَلَمَّا هَتَكَوْهَا فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَيْءٌ، دَخَلَ فَرَأَى مَتَاعًا كَثِيرًا وَجَوَارِي، فَقَالَ: مَا هَذَا الْمَتَاعُ؟ قَالُوا: مَتَاعُ امْرَأَتِكَ وَجَوَارِيهَا قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَمَرَنِي حَتَّى يَهْدَا، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ مِثْلَ أَثَاثِ الْمُسَافِرِ، وَقَالَ لِي: مَنْ أَمْسَكَ مِنَ الْجَوَارِي فَضْلًا عَمَّا نَكَحَ أَوْ يُنَكِّحَ، ثُمَّ بَغَيْنَ، فَإِنَّهُنَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى أَهْلِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهَا، وَقَالَ لِمَنْ مَعَهَا: ارْتَفِعْنَ، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا امْرَأَتُهُ، فَقَالِي: هَلْ أَنْتِ مُطِيعَتِي رَحِمَكَ اللَّهُ؟ قَالَتْ: قَدْ جَلَسْتُ مَجْلِسَ مَنْ يَطَاعُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: إِنْ تَزَوَّجْتَ يَوْمًا فَلْيَكُنْ أَوَّلُ مَا تَلْتَفِعِينَ عَلَيْهِ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ، فَقُومِي فَلْنُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، فَمَا سَمِعْتِنِي أَذْعُو بِهِ فَأَمْنِي، فَصَلَّيَا رَكَعَتَيْنِ، وَأَمَنْتُ فَبَاتَ عِنْدَهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ أَصْحَابُهُ، فَلَمَّا انْتَحَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ صَرَفَ وَجْهَهُ إِلَى الْقَوْمِ، وَقَالَ: رَحِمَكُمُ اللَّهُ، فِيمَا الْمَسْأَلَةُ عَمَّا غَيَّبَتِ الْجُدْرَاتُ، وَالْحُجُبُ، وَالْإِسْتَارُ، بِحَسَبِ امْرِئٍ أَنْ يَسْأَلَ عَمَّا ظَهَرَ إِنْ أَخْبَرَ، أَوْ لَمْ يُخْبَرَ

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی، جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے پاس تشریف لے گئے تو وہ دروازہ پر ہی ٹھہر گئے کیونکہ پورے گھر میں پردے لگے ہوئے تھے انہوں نے دریافت کیا: مجھے سمجھ نہیں آ سکی کہ کیا تمہارے گھر کو بخار ہو گیا ہے؟ یا کعبہ منقل ہو کے کندہ میں آ گیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اُس وقت تک اس گھر میں داخل نہیں ہوں گا جب تک اس کے پردوں کو اتار نہیں لیا جاتا۔ جب اُن لوگوں کو پردوں کو اتار لیا اور گھر میں کوئی بھی پردہ باقی نہیں رہا، تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اندر آئے انہوں نے گھر میں بہت سا ساز و سامان اور کنیریں دیکھیں تو دریافت کیا: یہ ساز و سامان کس وجہ سے ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ آپ کی اہلیہ کا ساز و سامان ہے اور یہ اُس کی کنیریں ہیں۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میرے محبوب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے اس بات کی ہدایت نہیں کی تھی آپ نے تو مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اپنے ساتھ اتنا سامان رکھوں جتنا مسافر کا سامان ہوتا ہے آپ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا: جو شخص اتنی کنیریں پاس رکھے جو اس سے اضافی ہوں، جن کا وہ نکاح کر سکے (یعنی وہ اُن کا نکاح کروانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو) اور پھر وہ کنیریں گناہ کا ارتکاب کریں، تو اُن کنیروں کا گناہ اُس شخص کے ذمہ ہوگا، پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی طرف بڑھے انہوں نے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھا اور پاس موجود تمام لوگوں سے کہا: تم لوگ اُٹھ جاؤ! جب صرف اُن کی بیوی باقی رہ گئی تو انہوں نے کہا: کیا تم میری فرمانبردار بنو گی؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! اُس عورت نے کہا: آپ اُن کی محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں، جن کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا:

”جب تم کسی عورت کے ساتھ شادی کرو تو اُس کے ساتھ آغاز میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو (یعنی اس کے ساتھ نماز ادا کرو)۔“

تو تم اٹھو! تاکہ ہم دو رکعت ادا کریں، تم مجھے جو بھی دعا مانگتے ہوئے سنو گے، اُس پر آمین کہتی رہنا، پھر اُن دونوں نے دو رکعت ادا کی اور وہ عورت آمین کہتی رہی۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات اُس خاتون کے ہاں رہے، اگلے دن اُن کے ساتھی اُن کے پاس آئے جب بھی کوئی شخص اُن کے پاس آتا تو یہی دریافت کرتا: آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ تو وہ اُس کو کوئی جواب نہ دیتے، پھر دوسرا شخص آیا، پھر تیسرا شخص آیا، جب انہوں نے یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے لوگوں کی توجہ کر کے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم کرے! تم لوگ ایسی چیز کے بارے میں دریافت کر رہے ہو جو دیواروں، حجابات اور پردوں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے، آدی کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اُس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو ظاہر ہوتی ہے، خواہ اُسے بتا دیا جائے یا نہ بتایا جائے۔

**10464** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: يُؤْمَرُ إِذَا أُدْخِلَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا بَيْتَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِنَاصِيَتِهَا فَيَدْعُو بِالْبَرَكَةِ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ جب کسی عورت کو اُس کے شوہر کے پاس اُس کے شوہر کے گھر میں لایا جائے، تو وہ شوہر اُس کی پیشانی کو پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔

## الْقَوْلُ عِنْدَ الْجَمَاعِ، وَكَيْفَ يَصْنَعُ؟ وَفَضْلُ الْجَمَاعِ

باب: صحبت کے وقت کیا پڑھا جائے اور کیسے کیا جائے؟ نیز صحبت کی فضیلت

**10465** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ، قَالَ مَنْصُورٌ: أَرَاهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ، جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَيُولَدُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ، فَلَا يُصِيبُهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا \*\*\* حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے (یہاں منصور نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو اُسے یہ پڑھنا چاہیے:)

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! اے اللہ! تو شیطان کو ہم سے دور کرنا اور جو رزق (اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا، شیطان کو اُس سے بھی دور رکھنا۔“

(نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:) اگر اُن دونوں کے ہاں کوئی اولاد ہوئی، تو شیطان اُسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

**10466** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا جَامَعَ قَالَ: اللَّهُمَّ، جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا، فَقَضَى بَيْنَهُمَا وَلَكَّ، لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ"

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص صحبت کرتے

ہوئے یہ پڑھ لے:

"اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور جو رزق (یعنی اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا، اُسے بھی شیطان سے محفوظ رکھنا۔"

تو اگر ان دونوں میاں بیوی کے ہاں اولاد کا فیصلہ ہو جائے تو شیطان اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا اگر اللہ نے چاہا۔  
**10467** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "يُقَالُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْنَا، وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ نَصِيْبًا فِيْمَا رَزَقْنَا" قَالَ: فَكَانَ يُرْجَى إِنْ حَمَلَتْ أَوْ تَلَقَّتْ أَنْ يَكُونَ وَلَدًا صَالِحًا

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اُسے یہ پڑھنا

چاہیے:

"اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! جو رزق تو ہمیں عطا کرے گا اُس میں ہمارے لیے برکت رکھنا اور جو رزق تو ہمیں عطا کرے گا اُس میں شیطان کا حصہ نہ رکھنا۔"

تو یہ بات بیان کی جاتی ہے: اس بات کی اُمید کی جاسکتی ہے: اگر وہ عورت حاملہ ہوگئی تو اُن کے ہاں نیک بچہ پیدا ہوگا۔  
**10468** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا غَشَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ فَلْيُصِدِّقْهَا، فَإِنْ قَضَى حَاجَتَهُ، وَلَمْ تَقْضِ حَاجَتَهَا فَلَا يُعْجَلْهَا

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے لگے تو اُسے پہلے مہر ادا کر دینا چاہیے اور اگر آدمی اپنی ضرورت کو پوری کر لے اور عورت کی ضرورت ابھی پوری نہ ہوئی ہو تو مرد کو اُسے جلدی کا شکار نہیں کرنا چاہیے۔

**10469** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَرْ، وَلَا يَتَجَرَّدَانِ تَجَرَّدَ الْغَيْرَيْنِ

\*\*\* ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اُسے پردہ کر لینا چاہیے اور اُن دونوں کو اونٹوں (یا جانوروں) کی طرح مکمل برہنہ نہیں ہونا چاہیے۔

**10470** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَرْ، وَلَا يَتَجَرَّدَانِ تَجَرَّدَ الْغَيْرَيْنِ

﴿﴾ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اسے پردہ کرنا چاہیے اور اُن دونوں کو اونٹوں (یا جانوروں) کی طرح مکمل برہنہ نہیں ہونا چاہیے۔

**10471 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ انْعُمٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَسْعُودٍ الْكِنْدِيَّ قَالَ: أَتَى عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَا سَتَحِييَ أَنْ تَرَى أَهْلِي عَوْرَتِي قَالَ: وَقَدْ جَعَلَكَ اللَّهُ لَهُمْ لِبَاسًا، وَجَعَلَهُمْ لَكَ لِبَاسًا قَالَ: أَكْرَهُ ذَلِكَ قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مِنِّي، وَارَاهُ مِنْهُمْ قَالَ: أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنَا قَالَ: أَنْتَ، فَمَنْ بَعْدَكَ إِذَا؟ قَالَ: فَلَمَّا أَذْبَرَ عُثْمَانُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ ابْنَ مَطْعُونٍ لَحَيِّئٌ سَتِيرٌ

﴿﴾ سعد بن مسعود کندی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے شرم آتی ہے کہ میری بیوی میری شرمگاہ کو دیکھ لے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُس کا لباس بنایا ہے اور اُسے تمہارا لباس بنایا ہے انہوں نے کہا: مجھے یہ بات ناپسند ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میری بیوی تو میری شرمگاہ کو دیکھ لیتی ہے اور میں اُس کی شرمگاہ کو دیکھ لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ایسا کر لیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کر لیتا ہوں! انہوں نے عرض کی: اگر آپ ایسا کر لیتے ہیں تو پھر آپ کے بعد اور کیا ہو سکتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ واپس گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن مظعون بہت شرمیلا اور پردہ رکھنے والا ہے۔

## بَابُ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

باب: ولی کے بغیر نکاح کرنا

**10472 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، فَإِنْ اشْتَجَرُوا، فَالْسلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

فَذَكَرَتْهُ لِمَعْمَرٍ، فَقَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ قَالَ: إِنْ كَانَ كُفْرًا لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا ﴿﴾ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے انہیں بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیتی ہے تو اُس کا نکاح باطل ہوتا ہے اُس کا نکاح باطل ہوتا ہے اُس عورت کو اُس چیز کے عوض میں مہر ملے گا جو مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی تھی اگر اُن کے درمیان آپس میں

اختلاف ہو جاتا ہے تو حاکم وقت اُس کا ولی ہوتا ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کے سامنے یہ روایت ذکر کی تو انہوں نے بتایا: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ولی کے بغیر نکاح کر لیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ عورت کا کفو ہو تو پھر اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی۔

**10473 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ  
\*\* حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔“

**10474 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ خَطَبَ امْرَأَةً إِلَى وَلِيِّهَا فَزَوَّجَهَا بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ، فَقَالَ: إِنْ أَعْلَمُوا ذَلِكَ فَإِنَّا نَرَاهُ نِكَاحًا جَائِزًا إِذَا أَعْلَنُوهُ وَلَمْ يُسْرُوهُ  
\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی عورت کے لیے اُس کے ولی کو شادی کا پیغام دیتا ہے اور وہ ولی ایک گواہ اور دو عورتوں کی گواہی کی بنیاد پر اُس کی شادی کروا دیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اگر تو وہ لوگوں کو اس بارے میں بتا دیتے ہیں تو ہمارے خیال میں ایسا نکاح درست ہوگا جبکہ وہ بعد میں اس کا اعلان کر دیں وہ اسے پوشیدہ نہ رکھیں۔

**10475 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ  
\*\* حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

**10476 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زُرَّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ يَأْذَنُ

\*\* حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا جو اجازت دیتا ہے (یعنی جسے اجازت دینے کا حق

ہو)۔

**10477 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقُولُ: إِذَا تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيٍّ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا، وَإِنْ لَمْ يُصْبَحْهُمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

\*\* ابو قیس اودی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت ولی کی اجازت کے بغیر شادی کر لے اور مرد اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لے تو اُن کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی اگر مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو اُن کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔



**10478 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**10479 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ: أَنَّ امْرَأَةً زَوَّجَتْهَا أُمُّهَا وَخَالَهَا،

فَاجَّازَ عَلِيٌّ نِكَاحَهَا

عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا كَانَ كُفُوءًا جَازَ النِّكَاحُ

\*\*\* ابوقیس بیان کرتے ہیں: ہذیل نے یہ بات بیان کی ہے: ایک عورت کی شادی اُس کی ماں اور اُس کے ماموں نے

کردی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے نکاح کو درست قرار دیا ہے۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کا کفو ہو تو نکاح درست ہوگا۔

**10480 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ،

وَشُرَيْحًا: لَا يُجِيزُونَ النِّكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح، ولی کے بغیر نکاح

کو درست قرار نہیں دیتے۔

**10481 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

يَقُولُ: الْبَغَايَا اللَّاتِي تَتَزَوَّجْنَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ، أَحْسَبُهُ قَالَ: "لَا بُدَّ مِنْ أَرْبَعَةٍ: خَاطِبٍ، وَوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْنِ".

\*\*\* ميمون بن مهران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: فاحشہ

عورتیں ولی کے بغیر شادی کرتی ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: چار لوگ ضروری ہیں: نکاح کرنے والا مرد (عورت کا) ولی اور

دو گواہ۔

**10482 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**10483 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيٍّ أَوْ سُلْطَانٍ

\*\*\* سعید بن جبیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر نکاح

درست نہیں ہوتا۔

**10484 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: نَكَحَتْ ابْنَةَ أَبِي

إِمَامَةَ، امْرَأَةً مِنْ بَنِي بَكْرِ مِنْ كِنَانَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، فَكَتَبَ عُلُقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلُقَمَةَ الْعُتَارِثِيُّ إِلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ

الْعَزِيزُ إِذْ هُوَ بِالْمَدِينَةِ: إِنِّي وَلِيِّهَا، وَانْهَى أَنْ يَكُونَ بِغَيْرِ إِذْنِي، فَرَدَّهُ عُمَرُ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ أَصَابَهَا  
 \* \* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوامامہ کی صاحبزادی، جن کا تعلق بنو بکر سے تھا، جو کنانہ بن مدرس کی شاخ ہے  
 اُس خاتون نے خود شادی کر لی تو علقمہ بن ابوعلقمہ عتواری نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا، جو مدینہ منورہ کے گورنر تھے  
 کہ میں اُس عورت کا ولی ہوں اور میری اجازت کے بغیر اُس کا نکاح کیا گیا ہے۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُس نکاح کو  
 کالعدم قرار دیا، حالانکہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا تھا۔

**10485 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبُدٍ، أَنَّ  
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: رَدَّ نِكَاحَ امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا**  
 \* \* عبدالرحمن بن معبد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے نکاح کو کالعدم قرار دیا تھا  
 جس نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تھا۔

**10486 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَبْرِ، أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ  
 خَالِدٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ الطَّرِيقَ جَمَعَتْ رَكْبًا، فَجَعَلَتْ امْرَأَةً ثَبَّتْ أَمْرَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ غَيْرِ وَلِيٍّ، فَأَنْكَحَهَا  
 رَجُلًا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَجَلَدَ النَّاكِحَ، وَالْمُنْكَحَ، وَرَدَّ نِكَاحَهَا**

\* \* عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ سوار راستہ میں اکٹھے ہوئے تو ایک شیبہ عورت نے اپنے نکاح کا  
 معاملہ اپنی قوم کے ایک فرد کے سپرد کیا، جو اُس کا ولی نہ تھا، اُس آدمی نے اُس کی شادی ایک شخص کے ساتھ کر دی۔ حضرت عمر بن  
 خطاب رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے نکاح کرنے والے اور نکاح کروانے والے شخص کو کوڑے لگوائے اور عورت  
 کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

**10487 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَأَةٌ نَكَحَتْ رَجُلًا بِغَيْرِ إِذْنِ  
 الْوَلَاةِ، وَهُمْ حَاضِرُونَ، فَبَنَى بِهَا قَالَ: وَأَشْهَدْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَالِكَةٍ لَا امْرَأَتِهَا، إِذَا كَانَ شَهِدَاءُ  
 فَإِنَّهُ جَائِزٌ دُونَ الْوَلَاةِ، وَلَوْ أَنْكَحَهَا الْوَلِيُّ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ، وَنَكَاحَهَا جَائِزٌ**

\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت اپنے ولیوں کی اجازت کے بغیر کسی مرد  
 کے ساتھ نکاح کر لیتی ہے حالانکہ اُس کے ولی بھی موجود تھے، پھر وہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، تو عطاء نے دریافت  
 کیا: کیا اُس عورت نے گواہ بنایا تھا؟ ابن جریج نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: جو بھی عورت اپنے معاملہ کی مالک ہو، تو  
 اگر گواہ موجود ہوں، تو اُس کا نکاح ولیوں کی اجازت کے بغیر بھی درست ہوگا، لیکن اگر اُس کا ولی اُس کا نکاح کروائے، تو یہ میرے  
 نزدیک زیادہ محبوب ہوگا اور اُس عورت کا نکاح جائز ہوگا۔

**10488 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ فِي امْرَأَةٍ لَا وَلِيَّ لَهَا وَلَتْ رَجُلًا أَمْرَهَا  
 فَزَوَّجَهَا قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ: لَا بَأْسَ بِهِ، الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ. وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: يُفَرِّقُ**

بَيْنَهُمَا، وَإِنْ أَصَابَهَا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلِيٌّ فَالسُّلْطَانُ

\*\*\* معمر نے ایوب کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا کوئی ولی نہیں ہوتا، تو وہ کسی شخص کو اپنے معاملہ کا نگران بنا دیتی ہے وہ اُس کی شادی کروا دیتا ہے تو ایوب نے بتایا کہ ابن سیرین یہ کہتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل ایمان ایک دوسرے کے ولی ہوتے ہیں۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اگرچہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو، کیونکہ اگر عورت کا کوئی ولی موجود نہ ہو تو حاکم وقت (اُس کا ولی ہوگا)۔

10489 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ تَزَوَّجَ

بِشَهَادَةِ نِسْوَةٍ قَالَ: "يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَإِنْ أَطْلَعَ عَلَيْهِ كَانَتْ عُقُوبَةٌ، أَذْنَى مَا كَانَ يُقَالُ: خَاطَبَ وَشَاهَدَانِ"

\*\*\* منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک آدمی کچھ خواتین کی گواہی میں شادی کر لیتا ہے، تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور اگر مرد نے صحبت کر لی ہو تو اسے سزا دی جائے گی یہ بات کہی جاتی ہے: کم از کم شادی کرنے والا مرد اور دو گواہ موجود ہونے چاہیے۔

10490 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فَرَّقَ بَيْنَ النِّكَاحِ،

وَالسِّفَاحِ الشُّهُودُ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نکاح اور زنا میں بنیادی فرق، گواہوں کی موجودگی

ہے۔

10491 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَكَحَتْ بِنْتُ حُسَيْنٍ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيَّهَا، اُنْكَحَتْ نَفْسَهَا، فَكَتَبَ هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَتَبَ: أَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا، فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: حصین کی صاحبزادی نے ابراہیم بن عبد الرحمن کے ساتھ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا، اُس نے اپنا نکاح خود کروایا تھا، تو ہشام بن اسماعیل نے عبد الملک کو خط لکھا، اُس نے (جوابی خط میں) لکھا کہ تم ان کے درمیان علیحدگی کروادی، اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو مرد نے اُس کے ساتھ جو تعلق قائم کیا ہے اُس کی وجہ سے عورت کو اُس کا مہر ملے گا، اور اگر مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو وہ دیگر پیغام دینے والوں کے ساتھ اُسے پیغام دے سکتا ہے۔

ہے۔

10492 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْعَقْدِ

شَيْءٌ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: خواتین کا عقد نکاح کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

**10493 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے۔

**10494 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا

تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ تُنْكِحُ نَفْسَهَا

\*\*\* محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی؛ کیونکہ زنا کرنے

والی عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

**10495 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: وَلَّى عَمْرُ ابْنَتَهُ حَفْصَةَ مَالَهُ

وَبَنَاتِهِ نِكَاحَهُنَّ، فَكَانَتْ حَفْصَةُ إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تُزَوِّجَ امْرَأَةً أَمَرَتْ أَخَاهَا عَبْدَ اللَّهِ فَلِلَّهِ فَرْوَجٌ

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال اور اپنی صاحبزادیوں کے نکاح کا نگران سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو

بنایا تھا تو جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اُن میں سے کسی کی شادی کا ارادہ کیا ہوتا تو وہ اپنے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت کرتی تھیں تو وہ نکاح کروایا کرتے تھے۔

**10496 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَلِيْ امْرَأَةً عُقْدَةَ النِّكَاحِ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: عورت عقد نکاح نہیں کروا سکتی۔

**10497 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: إِذَا أَرَادَتِ الْمَرْأَةُ

أَنْ تُنْكِحَ جَارِيتَهَا أَرْسَلَتْ إِلَى وَلِيِّهَا فَلْيُزَوِّجَهَا

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنی بیٹی (یا کنیز) کا نکاح کروانا چاہے تو وہ اُس کے ولی کو پیغام بھیجے گی

اور وہ ولی اُس کی شادی کروائے گا۔

**10498 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سِئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ امْرَأَةٍ لَهَا جَارِيَةٌ، اتَّزَوَّجَهَا؟ قَالَ:

لَا، وَلَكِنْ لِتَأْمُرَ وَلِيِّهَا فَلْيُزَوِّجَهَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی

کنیز (یا بیٹی) ہوتی ہے کیا وہ عورت اُس کا نکاح کروا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اُس لڑکی کے ولی کو ہدایت

کرے گی وہ اُس کی شادی کروائے گا۔

**10499 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَرَادَتْ نِكَاحَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا،

دَعَتْ رَهْطًا مِنْ أَهْلِهَا، فَتَشْهَدُ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا النِّكَاحُ قَالَتْ: يَا فُلَانُ، أَنْكِحْ، فَإِنَّ النِّسَاءَ لَا يُنْكِحُنَّ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے (خاندان کی) خواتین میں سے کسی خاتون کا نکاح کروانا چاہتی تھیں، تو اپنے خاندان کے کچھ افراد کو بلا لیتی تھیں، وہ شہادت کے کلمات پڑھتی تھیں یہاں تک کہ جب صرف نکاح کے کلمات باقی رہ جاتے تھے، تو وہ یہ فرماتی تھیں: اے فلاں! تم نکاح کروادو، کیونکہ خواتین نکاح نہیں کروا سکتی ہیں۔

**10500 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَأَبُو مَعْشَرٍ، أَنَّ عَلِيًّا، دَعَا امْرَأَتَهُ أُمَامَةَ ابْنَةَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَهُوَ مَرِيضٌ، فَسَارَهَا، فَيَرُونَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا: "إِنَّ مَعَاوِيَةَ سَيَخْطُبُكَ، فَإِنْ أَرَدْتَ النِّكَاحَ فَعَلَيْكَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، أَشَارَ بِهَا إِلَيَّ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ لِمَعَاوِيَةَ بَعَثَ مَرُوانَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَقَالَ أَنْكِحْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ، فَبَلَغَهَا ذَلِكَ، فَلَدَعَتِ الْمُغِيرَةَ بْنَ نُوفَلٍ بْنِ الْحَارِثِ فَوَلَّتهَا أَمْرَهَا، وَأَشْهَدَتْ لَهُ، فَزَوَّجَهَا نَفْسَهُ، وَأَشْهَدَ، فَغَضِبَ مَرُوانُ، فَوَقَّفَهَا وَكَتَبَ إِلَى مَعَاوِيَةَ يُعَلِّمُهُ بِذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ دَعُهُ وَإِيَّاهَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: نَكَّحَهَا عَلِيٌّ بَعْدَ وَفَاةِ فَاطِمَةَ

\*\*\* محمد بن اسحاق اور ابو معشر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سیدہ امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع کو بلایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار تھے، انہوں نے سرگوشی میں اُن کے ساتھ کوئی بات چیت کی۔ راویوں کا یہ کہنا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ عنقریب معاویہ تمہیں شادی کا پیغام دے گا، تو اگر تمہارا نکاح کرنے کا ارادہ ہو، تو تم اپنے خاندان کے کسی شخص کے ساتھ کرنا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اشارہ میری طرف تھا، جب لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر متفق ہو گئے، تو انہوں نے مروان کو مدینہ کا گورنر بنا کر بھیجا اور کہا کہ امیر المؤمنین کے ساتھ امامہ بنت ابوالعاص کی شادی کروادو۔ جب اُس خاتون کو اس بات کی اطلاع ملی، تو انہوں نے مغیرہ بن نوفل بن حارث کو بلایا اور اپنے معاملہ کا نگران انہیں مقرر کیا، انہوں نے اس کے لیے گواہ بھی بنوا لیے اور پھر انہوں نے اُس صاحب کے ساتھ شادی بھی کر لی اور اس پر گواہ بھی قائم کر لیے۔ مروان اس پر غصہ میں آ گیا، اُس نے اُس خاتون کے معاملہ کو موقوف قرار دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع دینے کے لیے خط لکھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں لکھا کہ اُس شخص کو اور اُس خاتون کو ایسے ہی رہنے دو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد اُس خاتون کے ساتھ شادی کی تھی۔

**10501 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَأَةٌ خَطَبَهَا ابْنُ عَمِّ لَهَا، لَا رَجُلَ لَهَا غَيْرُهُ قَالَ: فَلْتَشْهَدْ أَنَّ فَلَانًا خَطَبَهَا، وَأَتَى أَشْهَدُكُمْ إِنِّي قَدْ نَكَحْتُهُ، وَلَا لِتَأْمُرَ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کو اُس کا چچا زاد شادی کا پیغام بھیجتا ہے، اُس عورت کا اُس چچا زاد کے علاوہ اور کوئی مرد رشتہ دار نہیں ہے، تو عطاء نے کہا: اُس عورت کو اس پر گواہ بنا لینا چاہیے کہ فلاں شخص نے اُسے شادی کا پیغام دیا ہے، اور میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہی ہوں کہ میں اس کے ساتھ شادی کر رہی ہوں، ورنہ پھر اُس عورت کو اپنے خاندان میں سے کسی اور فرد کو اس کی ہدایت کرنی چاہیے (کہ وہ اُس کا نکاح کر دے)۔

**10502 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: أَرَادَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهَا مِنَ الْإِدَى أَرَادَ أَنْ يَزَوِّجَهَا إِيَّاهُ، فَأَمَرَ غَيْرَهُ أَبْعَدَ مِنْهُ، فَرَزَّوَجَهَا إِيَّاهُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَأُمُّ الْوَلَدِ يَنْلِكَ الْمَنْزِلَةَ إِذَا اغْتَفَقَهَا ثُمَّ أَرَادَ نِكَاحَهَا

\*\*\* عبد الملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا، وہ دوسرے کسی بھی مرد کے مقابلہ میں اُس عورت کے سب سے زیادہ قریبی عزیز تھے تو انہوں نے اپنے سے زیادہ دور کے عزیز کو ہدایت کی، تو اُس دوسرے عزیز نے اُن کے ساتھ اُس کی شادی کروائی۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اُم ولد کو جب مالک آزاد کر دے اور پھر اُس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کرے تو اُس کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

**10503 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَسَأَلَهُ عَنْ ثَلَاثَةِ أُخُوَّةٍ، زَوْجٍ أَحَدُهُمْ أُخْتَهُ، وَأَنَّكَرَ الْآخَرَ إِنْ قَالَ: إِذَا كَانَ كُفُوًا جَزَاءَ النِّكَاحِ

\*\*\* امام عبد الرزاق نے سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اُن سے تین ایسے بھائیوں کے متعلق دریافت کیا، جن میں سے کوئی ایک اپنی بہن کی شادی کہیں کر دیتا ہے اور باقی دو اس کا انکار کرتے ہیں تو سفیان ثوری نے کہا: اگر تو رشتہ کفو میں ہوا ہو تو نکاح درست ہوگا۔

**10504 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا أَنَّ الْفَرَجَ إِلَى الْعَصْبَةِ، وَالْأَمْوَالِ إِلَى الْأَوْصِيَاءِ، عَنْ بَعْضِ مَنْ يَرْوِي بِهِ

\*\*\* سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے: (لڑکیوں کی شادی) کا اختیار عصبہ رشتہ داروں کو ہوگا اور اموال اوصیاء کو دیئے جائیں گے۔ یہ بات پسندیدہ فرد سے سنی ہے۔

**10505 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ زَيْدَادٌ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَرَعَّبَ إِلَى رَجُلٍ، نَظَرْنَا فَإِنْ رَأَيْنَا أَنَّهَا تَرَعَّبَ إِلَى كُفُوٍ زَوَّجْنَاهَا، وَإِنْ أَبَى الْوَلِيُّ، وَإِنْ كَانَتْ تَرَعَّبَ إِلَى غَيْرِ كُفُوٍ لَمْ نَزَوِّجْهَا، قَالَ سُفْيَانُ: "وَإِنْ قَالَ السُّلْطَانُ أَوْ الْوَلِيُّ: هُوَ كُفُوٌ، وَابْتِ لَمْ تُجَبَّرْ عَلَيْهِ"

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: زیاد نے یہ بات بیان کی ہے: جو بھی عورت کسی مرد کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی رکھتی ہو تو ہم اس بات کا جائزہ لیں گے، اگر ہم یہ دیکھیں گے کہ وہ کفو میں راغب ہے تو ہم اُس کی شادی کروادیں گے خواہ اُس کا ولی اس کا انکار بھی کرے، لیکن اگر وہ کفو کی طرف راغب نہیں ہے تو پھر ہم اُس کی شادی نہیں کروائیں گے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اگر حاکم وقت یا عورت کا ولی یہ کہتے ہیں: مرد اُس کا کفو ہے اور عورت اس کا انکار کرتی ہے تو عورت کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

**10506 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ قَالَ: قُلْتُ: امْرَأَةٌ



عِنْدَنَا ضَعِيفَةٌ لَيْسَ لَهَا أَحَدٌ، اتَّوَلَّى رَجُلًا فَيَزَوِّجُهَا؟ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ قَالَ: فَجَعَلْتُ أُرَادُهُ فِيهَا، وَأَصْغُرُ لَهُ أَمْرُهَا، فَقَالَ: لَا نِكَاحَ لَهَا إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا قَالَ: فَلَمَّا اكْتَشَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَأَلْقَاضِي؟ قَالَ: وَالْقَاضِي

\*\*\* تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن سے دریافت کیا، میں نے کہا: ہمارے ہاں ایک کمزور خاتون ہے جس کا کوئی رشتہ دار نہیں ہے، تو کیا وہ کسی شخص کو اس بات کا ولی بنا سکتی ہے کہ وہ اُس کی شادی کروادے؟ تو حسن نے کہا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، میں اس بارے میں بار بار اُن سے دریافت کرتا رہا اور اُس عورت کے معاملہ کی اہمیت اُن کے سامنے بیان کرتا رہا، تو اُنہوں نے یہی کہا: ولی کی اجازت کے بغیر عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا، جب میں نے اُن سے بہت زیادہ یہ سوال کیا، تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے صرف اسی بات کا علم ہے، میں نے دریافت کیا: کیا قاضی اُس کی شادی کروا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: قاضی کروا سکتا ہے۔

## بَابُ الْمَرْأَةِ تُصَدِّقُ الرَّجُلَ

باب: عورت کا مرد کی طرف سے مہر ادا کرنا

10507 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَسِئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ اَنْكَحَتْ نَفْسَهَا رَجُلًا، وَاصْدَقَتْ عَنْهُ، وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّ الْفُرْقَةَ وَالْجَمَاعَ بِيَدِهَا، فَقَالَ: هَذَا مَرْدُودٌ، وَهُوَ نِكَاحٌ لَا يَحِلُّ \*\*\* زہری کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو خود کسی مرد کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور اُس مرد کی طرف سے مہر ادا کر دیتی ہے اور یہ شرط عائد کرتی ہے کہ علیحدگی اختیار کرنے یا صحبت کرنے کا اختیار عورت کے پاس ہوگا، تو زہری نے فرمایا: یہ شرط مردود ہوگی اور یہ ایسا نکاح ہے جو جائز نہیں ہے۔

10508 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَضَى فِي امْرَأَةٍ اَنْكَحَتْ نَفْسَهَا رَجُلًا، وَاصْدَقَتْهُ، وَشَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّ الْجَمَاعَ وَالْفُرْقَةَ بِيَدِهَا، فَقَضَى لَهَا عَلَيْهِ بِالصَّدَاقِ، وَاَنَّ الْجَمَاعَ وَالْفُرْقَةَ بِيَدِهِ "

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی خاتون کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا، جس خاتون نے خود کسی مرد کے ساتھ شادی کر لی تھی، اُس نے اُس کو مہر بھی ادا کیا تھا اور اُس پر یہ شرط عائد کی تھی کہ صحبت کرنے کا اور علیحدگی کا اختیار عورت کے پاس ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فیصلہ دیا تھا: مرد پر یہ لازم ہے کہ عورت کو مہر ادا کرے اور صحبت کرنے اور علیحدگی کا اختیار مرد کے پاس رہے گا۔

10509 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ سَأَلْتُ حَمَادًا، عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَةٍ، فَقَالَتْ: زَوْجِي، وَقَالَ الرَّجُلُ: امْرَأَتِي، قِيلَ: فَأَيْنَ الشُّهُودُ؟ قَالَا: مَاتُوا أَوْ غَابُوا يُدْرَأُ عَنْهُمَا الْحَدُّ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ

قَتَادَةُ: يُقَامُ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ إِذَا اقْرَأَا

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو کسی عورت کے ساتھ پایا جاتا ہے عورت کا یہ کہنا ہے: یہ میرا شوہر ہے، مرد کا یہ کہنا ہے: یہ میری بیوی ہے، اُن سے دریافت کیا گیا: گواہ کہاں ہیں؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: وہ مر گئے ہیں یا یہاں موجود نہیں ہیں۔ تو اُن پر سے حد ہٹائی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ کہتے ہیں: اگر وہ (زنا کا) اقرار کر لیتے ہیں تو اُن دونوں پر حد جاری ہوگی۔

## بَابُ النِّكَاحِ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ

باب: نکاح کے مخصوص طریقہ کی بجائے کسی اور طریقہ سے نکاح کرنا

10510 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ نَكَحَ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ، ثُمَّ

طَلَّقَ فَلَا يُحْسَبُ شَيْنًا، وَإِنَّمَا طَلَّقَ غَيْرَ امْرَأَتِهِ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص نکاح کے مخصوص طریقہ کے علاوہ نکاح کرتا ہے اور پھر طلاق دے دیتا ہے تو یہ کوئی بھی چیز شمار نہیں ہوگی، کیونکہ اُس نے ایک ایسی عورت کو طلاق دی ہے جو اُس کی بیوی ہی نہیں ہے۔

10511 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ نِكَاحٍ عَلَى وَجْهِ النِّكَاحِ إِذَا

كَانَ فِيهِ فُرْقَةٌ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ، كَانَ النِّكَاحُ عَلَى غَيْرِ سُنَّةٍ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ فَلَا \*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ہر وہ نکاح جو نکاح کے روایتی طریقہ کے مطابق ہو، جب اُس میں علیحدگی آئے گی، اگرچہ اُس نے اس کا ذکر نہیں کیا، اگرچہ نکاح سنت طریقہ کے برخلاف ہو، تو وہ ایک شمار ہوگی اور اگر نکاح کے روایتی طریقہ سے ہٹ کے ہو تو پھر کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

10512 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُلُّ فُرْقَةٍ كَانَتْ فِي نِكَاحٍ كَانَ وَجْهُهُ

عَلَى السُّنَّةِ، فَبِتِلْكَ الْفُرْقَةُ تَطْلِيقٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى سُنَّةٍ فَأَفْتَرَقًا فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: ہر وہ علیحدگی جو ایسے نکاح میں ہو جو سنت طریقہ کے مطابق ہو، ہو تو وہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ سنت کے مطابق ہو، ہو اور وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوگی۔

10513 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ نِكَاحٍ عَلَى غَيْرِ

وَجْهِ النِّكَاحِ، فَإِنْ طَلَّقَ لَيْسَ طَلَاقُهُ بِشَيْءٍ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہر وہ نکاح جو نکاح کے روایتی طریقہ سے ہٹ کے ہو تو اگر مرد طلاق دیدیتا ہے تو اُس کی طلاق کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

10514 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ امْرَأَةً بِغَيْرِ شُهَدَاءَ،

فَبَنَى بِهَا قَالَ: أَذْنَى مَا يُصْنَعُ بِهِمَا أَنْ يُجْلَدَا الْحَدَّ الْأَذْنَى، ثُمَّ يَفْرَقَ بَيْنَهُمَا، فَتَعْتَدُ، ثُمَّ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَدْعُهُ بِنِكَحِهَا حَتَّى يُشْهَدَ شَاهِدَيَّ عَدْلٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ، قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص گواہوں کے بغیر عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور اُس کی رخصتی کروا لیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: ان دونوں کے ساتھ کم از کم یہ ہوگا کہ ان پر ہلکی حد جاری کی جائے اور پھر ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے پھر عورت عدت بسر کرے گی پھر اُس کے بعد مجھے اندازہ ہو پارہا کہ میں اُسے میں نہ چھوڑوں کہ وہ اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لے یہاں تک کہ وہ دو عادل گواہوں کو گواہ بنا لے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

یہ بات ابن جریج نے بیان کی ہے عبد الکریم نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔

**10515 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً، فَإِذَا هِيَ أُخْتُهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ، إِحْصَانٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَيْحِلُّهَا ذَلِكَ لِرُجُوعِ إِنْ كَانَ بَنَى بِهَا قَالَ: لَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے تو بعد میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ اُس کی رضاعی بہن ہے تو اس کے ذریعہ ”احصان“ ثابت ہو جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا وہ اس طرح اُس عورت کو پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے گا؟ اگر وہ اُس کے ساتھ صحبت کر چکا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**10516 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ أُخْتِ امْرَأَتِهِ قَالَ: لَهَا مَهْرُهَا، وَيَفَارِقُهَا، وَيَعْتَزِلُ امْرَأَتَهُ الْأُولَى حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ هَذِهِ الَّتِي فَارَقَ، وَعَلَى الذِّدَى غَرَّةَ مَهْرُ هَذِهِ الْأُخْرَى

\*\*\* ابوسہل امام شعبی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا اور مرد اُس سے علیحدگی اختیار کر لے گا اور اپنی پہلی بیوی سے بھی اُس وقت تک لا تعلق رہے گا جب تک اُس عورت (یعنی دوسری بیوی) کی عدت ختم نہیں ہو جاتی جس سے اُس نے علیحدگی اختیار کی ہے اور جس شخص نے دھوکا دیا تھا اُس پر دوسری عورت کے مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**10517 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرْتُ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَصَابَهَا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى أَرْضٍ أُخْرَى، فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَاصَابَهَا، فَإِذَا هِيَ أُخْتُهَا، فَقَضَى أَنَّهُ يَفَارِقُ الْأُخْرَى، وَيُرَاجِعُ الْأُولَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُ الْأُولَى حَتَّى تَقْضِيَ هَذِهِ عِدَّتَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر وہ کسی دوسرے علاقہ میں جاتا

ہے وہاں ایک اور عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو پتا چلتا ہے کہ یہ اُس کی پہلی بیوی کی بہن ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا: وہ دوسری بیوی سے علیحدہ ہو جائے گا اور پہلی بیوی کی طرف لوٹ جائے گا البتہ وہ پہلی بیوی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے گا جب تک دوسری بیوی کی عدت گزر نہیں جاتی۔

## بَابُ نِكَاحِ الْأَخْتِ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَغَيْرِهِ

باب: رضاعی بہن یا اس کے علاوہ کے ساتھ نکاح کرنا

**10518 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَوْ نَكَحَ رَجُلٌ أُخْتًا لَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ

إِسْلَامًا، مَا كَانَ ذَلِكَ بِأَحْصَانٍ، حَتَّى يَنْكِحَ نِكَاحًا لَا شُبْهَةَ فِيهِ

\*\*\* قنادہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ناواقفیت کی بنیاد پر اپنی رضاعی بہن کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے تو اس کے ذریعہ

احصان ثابت نہیں ہوگا جب تک وہ مرد کوئی ایسا نکاح نہیں کرتا جس میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

**10519 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: وَلَا يُحِلُّهَا نِكَاحُ أَخِيهَا مِنَ

الرِّضَاعَةِ جَاهِلًا لِلزَّوْجِ، وَإِنْ كَانَ بَنَى حَتَّى يَنْكِحَ نِكَاحًا لَا بُسَ فِيهِ

\*\*\* معمر نے زہری اور قنادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس عورت (کے ساتھ) ناواقفیت کی بنیاد پر نکاح کر کے اُس عورت

کو پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں کرے گا اگرچہ وہ اُس کے ساتھ صحبت بھی کر چکا ہو جب تک وہ عورت ایسا نکاح نہیں کرتی جس میں کوئی التباس نہیں ہوتا۔

**10520 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعْبِرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً وَهِيَ

أُخْتُهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ: لَهَا الْمَهْرُ بِمَا أَصَابَهُ مِنْهَا

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور بعد

میں یہ پتا چلتا ہے کہ وہ اُس کی رضاعی بہن ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عورت کو اُس کا مہر ملے گا کیونکہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے۔

**10521 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ

صَغِيرَةً رَضِيعًا، فَعَمِدَتْ أُمُّ امْرَأَتِهِ الْأُولَى فَأَرْضَعَتْهَا قَالَ: تَفْسُدَانِ جَمِيعًا وَالصَّدَاقُ عَلَى الْأُمِّ الَّتِي أَرْضَعَتْ،

نِصْفُ الصَّدَاقِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، لِأَنَّ الْفَسَادَ دَخَلَ مِنْ قِبَلِهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُ أَيُّهُمَا شَاءَ، فَإِنْ دَخَلَ بِالْأُولَى،

فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا عَلَيْهِ وَعَلَى الْأُمِّ نِصْفُ الصَّدَاقِ لِلصَّغِيرَةِ، وَإِنْ شَاءَ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا؛ لِأَنَّهَا فِي مَانَةٍ، وَلَا

يَحِلُّ ذَلِكَ لِغَيْرِهِ، وَلَيْسَتْ بِتَطْلِقَةٍ، وَلَكِنَّهَا فُرْقَةٌ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الصَّغِيرَةَ فِي عِدَّةِ الْأُولَى

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے لیکن ابھی اُس کی

رخصتی نہیں کرواتا، پھر وہ ایک دودھ پیتی کسن بچی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو پہلی بیوی کی ماں اُس بچی کے پاس جاتی ہے اور اُسے دودھ پلا دیتی ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: دونوں نکاح فاسد ہو جائیں گے اور مہر کی ادائیگی دودھ پلانے والی ماں پر عائد ہوگی، دونوں (بیویوں) میں سے ہر ایک کو نصف مہر ملے گا، اُس کی وجہ یہ ہے کہ خرابی عورت کی طرف سے آئی ہے، پھر بعد میں وہ مرد اُن دونوں میں سے جس سے چاہے گا شادی کر لے گا، اگر وہ پہلی کی رخصتی کروا دیتا ہے تو اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اُس کی ماں کو چھوٹی والی (بیوی) کو نصف مہر کی ادائیگی کرنی ہوگی، اگر مرد چاہے تو اُس عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران بھی شادی کر سکتا ہے، کیونکہ وہ عورت اسی مرد سے سیراب ہوئی ہے، اُس کے علاوہ کسی اور کے لیے یہ جائز نہیں ہے اور یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوگی، بلکہ علیحدگی شمار ہوگی، البتہ مرد کو اس بات کا اختیار نہیں ہوگا کہ وہ پہلی بیوی کی عدت کے دوران چھوٹی لڑکی کے ساتھ شادی کرے۔

**10522 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ حَمَّادًا: عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى ذَهَبَ أَرْضًا أُخْرَى، فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً وَدَخَلَ بِهَا، فَإِذَا هِيَ اخْتَهَتْ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ: يُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا جَمِيعًا، وَلَكِنَّا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ، فَإِذَا مَضَتْ عِدَّةُ الَّتِي دَخَلَ بِهَا فَانْكَحَتْهُ إِنْ شَاءَتْ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایک عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے، وہ ابھی اُس کی رخصتی نہیں کرواتا، کہ کسی اور جگہ چلا جاتا ہے وہاں وہ ایک اور عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کی رخصتی کروا لیتا ہے، تو وہ عورت اُس کی پہلی بیوی کی رضاعی بہن ہوتی ہے، تو حماد نے کہا: اُس مرد اور اُن دونوں عورتوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی، دوسری عورت کے ساتھ اُس نے جو وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے اُس کی وجہ سے دوسری عورت کو مہر ملے گا، جب اُس عورت کی عدت گزر جائے گی، جس کی اُس نے رخصتی کروائی تھی، تو پھر اگر وہ عورت چاہے تو اُس کے ساتھ شادی کر سکتی ہے۔

**10523 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى ذَهَبَ أَرْضًا أُخْرَى، فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً أُخْرَى وَدَخَلَ بِهَا، فَإِذَا هِيَ أُمُّ الَّتِي تَزَوَّجَ قَالَ: يُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا، وَلَا تَحِلُّ لَهُ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا أَبَدًا

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کی رخصتی نہیں کرواتا، یہاں تک کہ وہ کسی اور سرزمین پر چلا جاتا ہے وہاں ایک اور عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے، تو یہ اُس کی پہلی بیوی کی ماں ثابت ہوتی ہے، تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں اُس مرد اور اُن دونوں عورتوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور اُن دونوں میں سے کوئی ایک عورت بھی، کبھی بھی اُس مرد کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

**10524 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أُمَّ امْرَأَتِهِ أَوْ ابْنَةَ امْرَأَتِهِ فَسَدَتْ

عَلَيْهِ جَمِيعًا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ یا بیوی کی بیٹی کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ دونوں (ماں بیٹی) مرد کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

**10525 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ بْنِ مَقْرِنٍ، أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُ أُمَّهَا فِي أَرْضٍ أُخْرَى وَلَمْ يَعْلَمْ، فَيَدْخُلُ بِهَا: تُحْرَمَانِ عَلَيْهِ جَمِيعًا

\*\*\* عبد اللہ بن معقل ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کی رخصتی کروا لیتا ہے پھر وہ اُس کی ماں کے ساتھ کسی اور علاقہ میں لاعلمی میں شادی کر لیتا ہے اور اُس کی رخصتی بھی کروا لیتا ہے تو وہ دونوں عورتیں اُس مرد کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

**10526 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَجَامَعَهَا فَأَصَابَهَا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى أَرْضٍ أُخْرَى، فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً أُخْرَى وَأَصَابَهَا، فَإِذَا هِيَ أُخْتُهَا، قَالَا: يَفْرُقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأُخْرَى، وَلَهَا صَدَاقُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا. قَالَ قَتَادَةُ: وَيَعْتَزِلُ امْرَأَتَهُ الْأُولَى حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ هَذِهِ الْأُخْرَى

\*\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر وہ کسی دوسری سر زمین پر جاتا ہے وہاں ایک اور عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس کے ساتھ بھی صحبت کرتا ہے تو دوسری عورت پہلی بیوی کی بہن ہوتی ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس مرد اور اُس کی دوسری بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی، مرد نے اُس کے ساتھ جو صحبت کی تھی اُس کی وجہ سے اُس دوسری عورت کو اُس کا مہر ملے گا۔

قتادہ کہتے ہیں: البتہ جب تک دوسری عورت کی عدت نہیں گزر جاتی اُس وقت تک وہ اپنی پہلی بیوی سے لاطلاق رہے گا۔

**10527 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ أُخْتَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ، وَلَا يَعْلَمْ حَتَّى تَمُوتَ، يَرْتُهَا

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی رضاعی بہن کے ساتھ لاعلمی میں شادی کر لیتا ہے اور پھر اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کا وارث بنے گا۔

**10528 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا. وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مَعْمَرٍ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ

\*\*\* زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

زہری کا قول معمر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

**10529 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلَيْنِ كَانَا فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: إِنَّكِ حَبْنِي أُخْتِكَ، وَأَعْطَيْكَ غُلَامِي فَلَانًا وَفُلَانًا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُمْ إِلَى أُخْتِكَ فَأَخْبِرْهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَكْرِهَتْ،

وَقَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ تَأْخُذُهُ مِنْهُ فَهُوَ حُرٌّ، فَخَرَجَ أَخُوهَا فَاخْبَرَهُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ أَخُوهَا: لَيْسَ ذَلِكَ، فَقَمَّ فَادْخُلْ عَلَى امْرَأَتِكَ، فَقَامَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا، وَجَلَسَ أَخُوهَا عَلَى الْبَابِ حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهَا "، فَقَالَ الثَّوْرِيُّ: لَمْ يَكُنْ نِكَاحٌ، لَهَا مَهْرٌ مِثْلُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَإِنْ شَاءَتْ نَكَحَتْهُ بَعْدَ ذَلِكَ

\*\*\* سفیان ثوری دواہیے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک محفل میں اکٹھے ہوتے ہیں اُن میں سے ایک دوسرے سے یہ کہتا ہے: تم اپنی بہن کے ساتھ میری شادی کروادو! میں تمہیں اپنا فلاں اور فلاں غلام دے دوں گا۔ دوسرا شخص کہتا ہے: ٹھیک ہے! پہلا شخص کہتا ہے: تم اُنھ کو اپنی بہن کے پاس جاؤ اور اُسے اس بارے میں بتادو۔ وہ اپنی بہن کے پاس جاتا ہے تو عورت اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے اور یہ کہتی ہے: تم نے اُس شخص سے جو بھی لیا ہے وہ آزاد شمار ہوگا۔ اُس بہن کا بھائی باہر آتا ہے اور دوسرے شخص کو اس بارے میں بتاتا ہے پھر اُس عورت کا بھائی کہتا ہے: یہ کوئی بات نہیں ہے تم اُنھو اور اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ۔

**10530 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أُخْتًا لَهُ وَهِيَ غَائِبَةٌ، فَلَمَّا بَلَغَهَا انْكَرَتْ،**

فَقِيلَ لَهَا: إِنَّ الرَّجُلَ مُوسِرٌ، وَإِنَّهُ لِيَكُ كُفُوًا، فَقَالَتْ: قَدْ رَضِيتُ قَالَ: قَدْ انْتَقَضَ النِّكَاحُ فَلْيَجِدْ دُورًا نِكَاحَهَا \*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بہن کی کہیں شادی کروادیتا ہے وہ بہن وہاں موجود نہیں ہوتی جب اُسے اس کی اطلاع ملتی ہے تو وہ اس رشتہ کو تسلیم نہیں کرتی اُس عورت سے کہا جاتا ہے: وہ شخص خوشحال ہے اور وہ تمہارا کفو بھی ہے! تو وہ خاتون کہتی ہے: پھر میں راضی ہوں! تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسی صورت میں پرانا نکاح کالعدم ہو چکا ہوگا اُن لوگوں کو اُس خاتون کا نکاح دوبارہ کروانا پڑے گا۔

**10531 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُفَرَّقُ**

بَيْنَهُمَا فِي النِّكَاحِ لَمْ يَعْمِدَا، رَجُلٌ نَكَحَ أُخْتَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ لَمْ يَشْعُرْ بِذَلِكَ فَاصَابَهَا قَالَ: لَيْسَ لَهَا الصَّدَاقُ كُلُّهُ، لَهَا نِصْفُهُ

\*\*\* ابن جریر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اور عورت کے درمیان علیحدگی کروادی جائے جس کا اُن دونوں نے ارادہ نہ کیا ہو یا ایک شخص اپنی رضاعی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اُسے اس کا پتا نہیں ہوتا وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے تو طاؤس فرماتے ہیں: اُس خاتون کو مکمل مہر نہیں ملے گا اُسے نصف مہر ملے گا۔

### بَابُ نِكَاحِهَا فِي عِدَّتِهَا

باب: عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کرنا

**10532 - اِثَارِ صَاحِبِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ: أُتِيَ بِامْرَأَةٍ**



نِكَاحَتْ فِي عِدَّتِهَا وَبَنَى بِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ بِمَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا الْأُولَى، ثُمَّ تَعْتَدَ مِنْ هَذَا عِدَّةً مُسْتَقْبَلَةً، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَهِيَ بِالْخِيَارِ، إِنْ شَاءَتْ نَكَحَتْ، وَإِنْ شَاءَتْ فَلَا، وَقَالَ لِي غَيْرُ عَطَاءٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: وَلَهَا صَدَاقُهَا، وَقَالَ عَطَاءٌ: لَهَا صَدَاقُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا

\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا، جس کے ساتھ اس کی عدت کے دوران نکاح کر لیا گیا تھا اور اس کی رخصتی بھی ہو گئی تھی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ پہلی عدت کا باقی رہ جانے والا عرصہ پورا کرے پھر اس کے بعد نئے سرے سے دوسری عدت شمار کرے جب وہ عدت گزر جائے گی تو پھر عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو (دوسرے شوہر کے ساتھ) نکاح کر لے اگر چاہے تو نہ کرے۔

عطاء کے علاوہ دیگر راویوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا جبکہ عطاء نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا کیونکہ مرد نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے۔

**10533** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِيهَا قَوْلَ عَلِيٍّ:

تَنكِحُهُ إِنْ شَاءَتْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، خَالَفَ عُمَرَ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: اس طرح کی صورت حال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے کہ وہ عورت اگر چاہے گی تو جب اُس کی عدت گزر جائے گی تو وہ اُس مرد کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برخلاف فتویٰ دیا ہے۔

**10534** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَتَزَوَّجُهَا إِنْ شَاءَ

إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَلَهَا مَهْرُهَا

\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مرد چاہے گا تو جب اُس عورت کی عدت گزر جائے گی تو اُس عورت کے ساتھ شادی کر لے گا اور اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا۔

**10535** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَهَا صَدَاقُهَا

\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا۔

**10536** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، إِنْ شَاءَ قَالَ: يَتَزَوَّجُهَا إِذَا

انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر مرد چاہے گا تو اُس عورت کے ساتھ اُس وقت شادی کر لے گا جب اُس کی عدت گزر جائے گی۔

**10537** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَتَزَوَّجُهَا إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب عورت کی عدت گزر جائے گی، تو مرد (اگر چاہے گا) تو اس عورت کے ساتھ شادی کر لے گا۔

**10538 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سُلَيْمَانَ، وَابْنَ الْمُسَيَّبِ، اخْتَلَفَا، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَهَا صَدَاقُهَا، وَقَالَ سُلَيْمَانُ: مَهْرُهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سلیمان اور سعید بن مسیب کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا، تو زہری کا یہ کہنا ہے: اس عورت کو اس کا مہر ملے گا جبکہ سلیمان کا یہ کہنا ہے: عورت کا مہر بیت المال میں جمع ہوگا۔

**10539 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ طَلِيحَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ، نَكَحَتْ رُشَيْدًا ثَقَفِيًّا فِي عِدَّتِهَا، فَجَلَدَهَا عُمَرُ بِالرِّدَّةِ، وَقَضَى: أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا فَاصَابَهَا، فَإِنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا، وَتَسْتَكْمِلُ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ عِدَّتِهَا مِنَ الْآخِرِ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُصِبْهَا، فَإِنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْتَكْمِلَ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ يَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَابِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَا أَدْرِي كَمْ بَلَغَ ذَلِكَ الْجَلْدُ قَالَ: وَجَلَدَ عَبْدُ الْمَلِكِ فِي ذَلِكَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَرْبَعِينَ جَلْدَةً، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمْ حَقَّقْتُمْ فَجَلَدْتُمْ عَشْرِينَ عَشْرِينَ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: طلحہ بنت عبد اللہ نامی خاتون نے رشید ثقفی کے ساتھ اپنی عدت کے دوران نکاح کر لیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو ڈرے کے ساتھ پٹائی کروائی اور یہ فیصلہ دیا کہ جو بھی مرد کسی عورت کے ساتھ اس کی عدت کے دوران نکاح کر لے اور اس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لے، تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور پھر وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے، عورت پہلے شوہر کی عدت کا بقیہ حصہ مکمل کرے گی پھر دوسرے شوہر کی عدت کا نئے سرے سے آغاز کرے گی اور اگر مرد نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی جائے گی اور عورت پہلے شوہر کی عدت کا بقیہ حصہ مکمل کرے گی، پھر دوسرا شوہر دیگر پیغام دینے والوں کے ساتھ اسے نکاح کا پیغام دے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کتنے کوڑے لگوائے تھے؟ راوی بیان کرتے ہیں: عبد الملک نے اس طرح کی صورت حال میں مرد اور عورت دونوں کو چالیس کوڑے لگوائے تھے۔ قبیصہ بن ذویب سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ تخفیف کرو اور بیس بیس کوڑے لگواؤ (تو یہ مناسب ہوگا)۔

**10540 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَرَّقَ بَيْنَ امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا، ثُمَّ قَضَى أَنَّهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا زَوْجُهَا فَإِنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، فَعِنْدَ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ خَطَبَ زَوْجَهَا الْآخَرَ فِي الْخُطَابِ، فَإِنْ شَاءَتْ نَكَحَتْهُ، وَإِنْ شَاءَتْ تَرَكَتْهُ، فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا، فَإِنَّهُ يُفَرِّقُ

بَيْنَهُمَا، ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا، وَأَنَّهَا تَسْتَكْمِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ تَعْتَدُ مِنَ الْآخِرِ

\*\*\* عبد اللہ بن عتبہ اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت اور اُس کے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی تھی جس عورت نے اپنی عدت کے دوران نکاح کر لیا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو بھی عورت اپنی عدت کے دوران نکاح کرے اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہ کرے، تو اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور وہ عورت باقی رہ جانے والی عدت کو پوری کرے گی، جب اُس کی عدت پوری ہو جائے گی، تو اُس کا دوسرا شوہر دیگر لوگوں کے ساتھ اُسے رشتہ کا پیغام بھیجے گا، اگر وہ عورت چاہے گی، تو اُس مرد کے ساتھ شادی کر لے گی اور اگر چاہے گی، تو اُسے ترک کر دے گی، لیکن اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو، تو اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور پھر وہ دونوں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے، عورت پہلے شوہر کی عدت پوری کرے گی، پھر دوسرے شوہر کی عدت گزارے گی۔

10541 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، وَعَمْرُو، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، أَنَّ رُشَيْدَ بْنَ عُمَانَ بْنَ عَامِرٍ، مِنْ بَنِي مُعَيْبٍ الثَّقَفِيِّ نَكَحَ طَلِيحَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ أُخْتِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي بَقِيَّةِ عِدَّتِهَا مِنْ آخَرٍ، وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرُقَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ لَا يَنْكِحُهَا أَبَدًا، وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، ثُمَّ تَعْتَدُ بِقِيَّةِ عِدَّتِهَا، ثُمَّ تَعْتَدُ مِنْ هَذَا، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ اِعْتَدَتْ بِقِيَّةِ عِدَّتِهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا إِنْ شَاءَتْ. قُلْتُ: ذَكَرُوا جَلَدًا، قَالَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبد الکرم اور عمرو نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: بنو معتب ثقفی سے تعلق رکھنے والے رشید بن عثمان بن عامر نے عبید اللہ کی صاحبزادی طلحہ سے شادی کر لی، جو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، اُس خاتون کی ابھی عدت باقی تھی، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ فرمایا: اگر مرد نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے، تو اُن کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور پھر مرد اُس عورت کے ساتھ کبھی نکاح نہیں کر سکے گا، مرد نے اُس کے ساتھ جو صحبت کی ہے، اُس کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا، پھر وہ اپنی عدت کا باقی رہ جانے والا حصہ پورا کرے گی، پھر اُس کے بعد دوسرے شوہر سے عدت گزارے گی، لیکن اگر مرد نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی، تو عورت اپنی عدت کا بقیہ حصہ پورا گزارے گی اور پھر اگر وہ عورت چاہے گی، تو مرد اُس کے ساتھ شادی کر لے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اُن لوگوں نے کوڑے لگوانے کا ذکر کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: (جواب درج ذیل حدیث میں ہے)۔

10542 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: تَزَوَّجَ رُشَيْدُ الثَّقَفِيِّ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عَمْرُو، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ بِقِيَّةِ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ أُخْرَى مِنْ رُشَيْدٍ \*\*\* ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: رشید ثقفی نے ایک خاتون کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کر لیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروادی اور عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ پہلے شوہر سے رہ جانے والی عدت کو پورا

کرے اُس کے بعد رشید سے دوسری عدت کو نئے سرے سے شروع کرے۔

**10543 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ فِي الْيَتَّى تُنْكَحُ فِي

عِدَّتِهَا: مَهْرُهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ، وَلَا يَجْتَمِعَانِ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی عدت کے دوران

نکاح کر لیتی ہے کہ اُس عورت کا مہر بیت المال میں جمع کروایا جائے گا، اور وہ میاں بیوی دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔

**10544 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

جَعَلَ لِلَّذِي تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا مَهْرَهَا كَامِلًا بِمَا اسْتَحَقَّ مِنْهَا، وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا يَتَنَاقَحَانِ أَبَدًا، وَتَعْتَدُ مِنْهُمَا جَمِيعًا

\*\*\* سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: جس عورت نے اپنی عدت کے دوران شادی کر لی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس

کے لیے مکمل مہر کی ادائیگی لازم قرار دی تھی، کیونکہ مرد نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی اور وہ دونوں دوبارہ کبھی نکاح نہیں کر سکتے تھے اور عورت کو دونوں شوہروں سے عدت گزارنی تھی۔

**10545 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْيَتَّى

تُنْكَحُ فِي عِدَّتِهَا قَالَ: تُكْمَلُ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ تَعْتَدُ مِنَ الْآخِرِ عِدَّةً جَدِيدَةً، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَعْتَدُ مِنَ الْآخِرِ، ثُمَّ تَعْتَدُ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْهَا

\*\*\* ابراہیم نخعی ایسی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو عدت کے دوران نکاح کر لیتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں:

عورت پہلے شوہر کی عدت کا بقیہ حصہ مکمل کرے گی، اُس کے بعد دوسرے شوہر کی عدت نئے سرے سے شروع کرے گی۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: عورت پہلے دوسرے شوہر سے عدت گزارے گی، اُس کے بعد باقی رہ جانے والی عدت کو شمار

کرے گی۔

**10546 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا اجْتَمَعَتْ عِدَّتَانِ

فِي عِدَّةٍ، فَتُجْزِيهَا عِدَّةً وَاحِدَةً عَنْهُمَا

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب دو عدتیں ایک عدت میں اکٹھی ہو جائیں تو ایک ہی عدت اُن دونوں کی طرف

سے جائز ہو جائے گی۔

**10547 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا،

فَنَكَحَهَا رَجُلٌ فِي عِدَّتِهَا، فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حَيِضٍ، وَلَمْ يَمَسَّهَا، ثُمَّ أَطْلَعَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ: تَبَيَّنَ مِنْهُ، وَلَا تُحْتَسَبُ بِهِذِهِ الْحَيِضُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تُحْتَسَبُ بِهَا

\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسی عورت کے بارے میں ہے جس کا شوہر اُسے طلاق دے دیتا ہے اور پھر ایک اور شخص اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے وہ عورت دوسرے شوہر کے ہاں تین مرتبہ حیض والی ہو جاتی ہے وہ دوسرا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا پھر وہ اس بات پر مطلع ہوتا ہے تو ابراہیم نخعی نے کہا کہ وہ عورت اُس مرد سے باندھ ہو جائے گی اور اس حیض کو شمار نہیں کیا جائے گا جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اُس حیض کو شمار کیا جائے گا۔

**10548 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ**

الْبُنَّانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُحْتَسَبُ بِهِ

\*\*\* سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اُس حیض کو شمار کیا جائے گا۔

**10549 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ بَقِيَ مِنْ**

عِدَّتِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ فِي الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ، وَإِنَّمَا تَعُدُّهَا حِينَ يَفْرُقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْآخِرِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا، وَإِنْ كَانَتْ إِنَّمَا انْقَضَتْ الْخَمْسَةُ أَيَّامٌ، وَهِيَ عِنْدَ زَوْجِهَا الْآخِرِ، فَقَدْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَقَالَ أَبُو بَرٍّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

\*\*\* قتادہ ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی عدت کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے اُس وقت اُس نے

شادی کر لی تو قتادہ فرماتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور عورت کے پہلے شوہر کو اُن پانچ ایام کے دوران رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا اور جب اُن دونوں میاں بیوی (یعنی اُس عورت اور دوسرے شوہر) کے درمیان علیحدگی کروائی گئی تھی اُس وقت سے وہ عورت عدت شمار کرنا شروع کرے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات کہی ہے: پہلے شوہر کو اُس عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا اور

اگرچہ اُس عورت کے دوسرے شوہر کے پاس قیام کے دوران اُس کی عدت کے پانچ دن گزر جائیں تو اُس کی عدت گزر جائے گی۔

ایوب نے یہی بات ابو قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**10550 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ،**

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فِي عِدَّتِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا رَجْعَةَ لِرَجُلِهَا الْأَوَّلِ عَلَيْهَا إِلَّا بِخَطْبَةٍ؛ لِأَنَّ عِدَّتَهَا قَدْ انْقَضَتْ عِنْدَ هَذَا الْآخِرِ

\*\*\* سعید بن جبیر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیتا ہے اور پھر ایک شخص

اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور پہلے شوہر کے لیے اُس کے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا البتہ وہ شادی کا پیغام دے سکتا ہے کیونکہ اُس عورت کی عدت اُس وقت گزر گئی تھی جب وہ دوسرے شوہر کے پاس تھی۔

**10551 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَاسْتَبَانَ حَمْلَهَا عِنْدَ زَوْجِهَا الْآخِرِ مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ: يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، وَتُرَدُّ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُطْلَقْهَا إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ، فَلَا يُفَرِّقُهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا

\*\*\* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ایک عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور دوسرے شوہر کے ہاں اُس عورت کا پہلے شوہر سے حمل ظاہر ہو جاتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی عورت کو مہر ملے گا، کیونکہ مرد نے اُس کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے اور پھر اُس عورت کو پہلے شوہر کی طرف لوٹا دیا جائے گا اگر پہلے شوہر نے اُسے ایک یا دو طلاقیں دی تھیں تو پھر وہ شوہر اُس کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی۔

### بَابُ الْمَرْأَةِ تَنْكِحُ فِي عِدَّتِهَا، وَتَحْمِلُ مِنَ الْآخِرِ

**باب:** جب کوئی عورت اپنی عدت کے دوران نکاح کر لے اور وہ دوسرے شوہر سے حاملہ بھی ہو

**10552 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا، فَبَنَى بِهَا زَوْجَهَا، وَحَمَلَتْ مِنْهُ قَالَ: يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَتَعْتَدُ حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا ثُمَّ تَقْضِي عِدَّتَهَا مِنَ الْأَوَّلِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَّغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَحْوُ ذَلِكَ

\*\*\* قتادہ ایسی عورت کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو اپنی عدت کے دوران نکاح کر لے اور اُس کا (دوسرا) شوہر اُس کی رخصتی کروا لیتا ہے اور وہ عورت اُس شخص سے حاملہ بھی ہو جاتی ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی وہ عورت بچہ کی پیدائش تک عدت گزارے گی پھر وہ پہلے شوہر سے اپنی باقی رہ جانے والی عدت کو پورا کرے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

**10553 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَقْضِي عِدَّتَهَا مِنَ الْآخِرِ، وَمِنْ الْأَوَّلِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: وہ عورت دوسرے شوہر کی عدت پوری کرے گی پھر پہلے کی عدت پوری کرے گی۔

**10554 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا اجْتَمَعَتْ عِدَّتَانِ فِي عِدَّةٍ، فَتُجْزِيهِمَا عِدَّةً وَاحِدَةً، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَإِنْ حَمَلَتْ مِنَ الْآخِرِ، فَلَوْلَدٌ لِلأَوَّلِ

\*\*\* ابراہیم غمی بیان کرتے ہیں: جب دو عدتیں ایک ہی عدت میں اکٹھی ہو جائیں تو ایک عدت اُن دونوں کے لیے کفایت کر جائے گی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر عورت دوسرے شوہر سے حاملہ ہو بھی جاتی ہے تو بچہ پہلے شوہر کا شمار ہوگا۔

**10555 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَنْكِحُ فِي عِدَّتِهَا قَالَ: "إِنْ

كَانَتْ قَدْ حَاصَتْ حَيْضَةً قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا الْآخِرَ فَحَمَلَتْ، قَالَ لَدَ الْآخِرِ، وَيُقَالُ: إِنْ أَحْبَلَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَهِيَ حَامِلٌ، فَإِنَّهَا تَعْتَدُ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ حِينَ تَضَعُ حَمْلَهَا مِنَ الْآخِرِ سَاعَتَيْدٍ، وَإِنْ أُخْبِرَتْ أَنَّ زَوْجَهَا مَاتَ، وَهُوَ بَغِيرِ أَرْضِهَا، فَاعْتَدَتْ، ثُمَّ نَكَحَتْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ زَوْجَهَا، فَطَلَّقَهَا، فَإِنَّهَا تَعْتَدُ مِنَ الْآخِرِ قَبْلَ، ثُمَّ مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ الْفِرَاقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْآخِرِ وَجَبَ سَاعَةَ نِكَاحِهِ قَبْلَ طَلَاقِهَا آيَاهُ"

\*\*\* عطاء ایسی عورت کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جس کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کر لیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر دوسرے شوہر کے اُس کے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے اُس عورت کو ایک مرتبہ حیض آچکا ہو اور پھر وہ حاملہ ہو تو بچہ دوسرے شوہر کا شمار ہوگا یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: اگر شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی اور پھر اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی گئی اور وہ عورت حاملہ ہو تو وہ دوسرے شوہر سے ہونے والے حمل کو جیسے ہی جنم دے گی اُسی وقت سے پہلے شوہر کی باقی رہ جانے والی عدت کو شمار کرنا شروع کر دی گی۔

اگر کسی عورت کو یہ بتایا گیا کہ اُس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ شوہر کسی دوسری سرزمین پر موجود ہو پھر وہ عورت عدت گزار کر نکاح کر لے پھر اُس کے شوہر کو اس بات کی اطلاع ملے اور اُس کا شوہر اُس عورت کو طلاق دیدے تو وہ عورت پہلے دوسرے شوہر سے عدت گزارے گی پھر وہ پہلے شوہر سے عدت گزارے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس عورت اور اُس کے دوسرے شوہر کے درمیان اُس وقت علیحدگی لازم ہو گئی تھی جب اُس کا نکاح ہوا تھا اور یہ پہلے شوہر کے اُسے طلاق دینے سے پہلے کی بات ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ لَا يَيْتُهَا ثُمَّ يَنْكِحُ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا

باب: جو شخص عورت کو طلاق دیتا ہے وہ اُسے طلاقِ بتہ نہیں دیتا اور پھر اُس عورت کی عدت کے

دوران اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے

10556 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَفَتَادَةَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَيْتُهَا، ثُمَّ

نَزَّوَجَ أُخْتَهَا فِي آخِرِ عِدَّةِ الطَّلَاقِ جَاهِلًا، فَاصَابَهَا، قَالَا: يَفْرَقُ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا صَدَاقُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، قَالَا:

كَذَلِكَ الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ الْأَرْبَعُ فَيُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَلَا يَيْتُهَا، ثُمَّ يَنْزَوِجُ أُخْرَى فِي بَقِيَّةِ عِدَّةِ الْبَنَى تَطْلُقُ

\*\*\* زہری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور اُسے طلاقِ بتہ نہیں دیتا پھر

وہ طلاق کی عدت کے آخر میں ناواقفیت کی وجہ سے اُس کی بہن کے ساتھ بھی شادی کر لیتا ہے اور اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے تو یہ دونوں حضرات یہ کہتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی مرد نے (دوسری بیوی) کے ساتھ جو صحبت کی ہے اس کی وجہ سے اُسے مہر ملے گا یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: اسی طرح اگر کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن میں سے کسی ایک کو طلاق دے، لیکن اُسے طلاقِ بتہ نہ دے پھر وہ اُس طلاق یافتہ عورت کی عدت کے دوران ایک اور شادی کر



لے (تو بھی یہی حکم ہوگا)۔

**10557 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَةً فَلَمْ يَنْتَهَ، ثُمَّ حَمَلَتْ، فَكَفَّحَ اخْتَهَا فِي آخِرِ عِدَّتِهَا، فَاصَابَهَا ثُمَّ إِنَّهُ بَنَّهَ قَبْلَ أَنْ تَنْقُضِيَ عِدَّةَ الْيَئِ طَلَّقَ أَوْ رَجُلٌ كَانَ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَطَلَّقَ وَاحِدَةً لَمْ يَنْتَهَ، وَنَكَحَ أُخْرَى فِي عِدَّتِهَا فَاصَابَهَا قَالَ: يَفْرُقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الَّتِي نَكَحَ، ثُمَّ تَعْتَدُ مِنْهُ الَّتِي نَكَحَ فِي عِدَّةِ الْيَئِ طَلَّقَ فَتَعْتَدُ لَهُ وَلِغَيْرِهِ، فَتَعْتَدَانِ مِنْهُ جَمِيعًا، تَعْتَدُ مِنْهُ الْأُولَى كَمَا هِيَ مِنْ يَوْمٍ طَلَّقَهَا، وَتَعْتَدُ الْآخِرَةَ عِدَّةً مُسْتَقْبَلَةً مِنْ يَوْمٍ يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا تَعْتَدُ الْأُولَى حَتَّى إِذَا فَرَّغَتْ اعْتَدَتْ الْآخِرَةَ شَتَّى بَلِّ مَعًا جَمِيعًا. وَعَبْدُ الْكَرِيمِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کو طلاق دیتا ہے وہ اسے طلاقیتہ نہیں دیتا، پھر وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے، پھر وہ شخص اس عورت کی عدت کے آخری زمانہ میں اس کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اس کی بہن کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے، پھر جسے اس نے طلاق دی تھی اس کی عدت پوری ہونے سے پہلے وہ ان دونوں بیویوں کو طلاقیتہ دے دیتا ہے یا ایک شخص ہے جس کے پاس چار بیویاں ہیں وہ ان میں سے ایک بیوی کو طلاق دیتا ہے لیکن طلاقیتہ نہیں دیتا اور اس کی عدت کے دوران ایک اور شادی کر لیتا ہے اور اس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے، تو عطاء نے جواب دیا: اس شخص اور جس عورت کے ساتھ اس نے نکاح کیا ہے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی، پھر وہ عورت اس شخص کے حوالے سے وہ عدت شمار کرے گی، جو اس عورت کی عدت تھی جسے اس نے طلاق دی تھی، تو وہ عورت اس کے لیے اور دوسرے کے لیے عدت کو شمار کرے گی، تو اس شخص کے حوالے سے دونوں عدتیں ہو جائیں گی، پہلی عدت اس دن سے ہوگی جس دن اس نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دی تھی اور دوسری عدت نئے سرے سے شروع ہوگی، جو اس دن سے ہوگی جب ان دونوں کے درمیان علیحدگی ہوئی تھی اور وہ پہلی عدت کو شمار نہیں کرے گی، جب تک وہ دوسری عدت سے فارغ نہیں ہو جاتی۔

**10558 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَيَقُولُ نَاسٌ: لَا يَنْفَعِي لَأَخْتَيْنِ أَنْ تَعْتَدَا جَمِيعًا، وَلَكِنْ إِذَا قَضَيْتِ الْأُولَى عِدَّتَهَا اعْتَدَتْ هَذِهِ مِنْهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: دو بہنوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایک ساتھ عدت گزاریں، جب پہلی عورت اپنی عدت پوری کر لے گی، تو پھر یہ (یعنی دوسری بہن) اپنی عدت پوری کرے گی۔

**10559 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ - يَعْصِي عَطَاءٌ: رَجُلٌ نَكَحَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا مِنْ أُخْرَى، وَفِي عِدَّتِهَا مِنْهُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَلَمْ يَنْتَهَ، فَكَفَّحَ اخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا قَالَ: نَرُدُّ وَيَرُدُّ الْمِيرَاثَ، وَإِنْ مَضَى خَمْسُونَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: إِذَا مَضَى لِلذَّكَ الزَّمَانُ لَمْ يَرُدُّهُ " قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: يَرُدُّ إِنْ مَضَى لِلذَّكَ زَمَانٌ أَبَدًا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے، یعنی عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک خاتون کے ساتھ اس

خاتون کی عدت کے دوران نکاح کر لیتا ہے اور اُس کی عدت کسی دوسرے شوہر کے حوالے سے ہوتی ہے جبکہ ایک خاتون کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران نکاح کرتا ہے جو اُس شخص سے ہی عدت گزار رہی ہوتی ہے پھر وہ اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور طلاقِ بتہ نہیں دیتا اور پھر اُس کی عدت کے دوران اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: ہم لوٹائیں گے اور وہ وراثت کو لوٹائے گا اگرچہ پچاس سال گزر چکے ہوں۔

اُس کے بعد انہوں نے یہ بات بیان کی: جب اتنا عرصہ گزر جائیں گے تو پھر وہ اُسے واپس نہیں کرے گا۔ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: اگر اتنا زمانہ بھی گزر چکا ہو تو اُسے لوٹایا جائے گا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْفَاسِدَ فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَقَدْ أَصَابَهَا

### هَلْ يَنْكِحُهَا فِي عَدَّتِهَا؟

باب: جب کوئی شخص فاسد نکاح کرے اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے اور مرد نے عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لی ہو تو کیا مرد اُس کی عدت کے دوران اُس عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟

**10560 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ نِكَاحٍ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ النِّكَاحِ إِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَلَا يَنْكِحُ هُوَ فِي تِلْكَ الْعِدَّةِ، وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا يَنْكِحُهَا

\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ہر وہ نکاح جو نکاح کے روایتی طریقہ سے ہٹ کے ہو (یعنی شرعی طور پر نافذ شمار نہ ہو) تو جب اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی جائے گی تو مرد اُس عورت کے ساتھ اُس کی اُس عدت کے دوران نکاح نہیں کر سکتا (جس عدت کو علیحدگی کے بعد وہ عورت گزار رہی ہے)۔

عبدالکریم بھی یہ کہتے ہیں: مرد اُس عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرے گا۔

## بَابُ عِدَّةِ الْوَجُلِ وَإِذَا بَتَّ فَلْيَنْكِحْ أُخْتَهَا

باب: مرد کی عدت کا حکم جب وہ طلاقِ بتہ دیدے

تو کیا پھر وہ اُس عورت کی بہن کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟

**10561 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ الْأَرْبَعُ فَيَبْتَ وَاحِدَةً قَالَ: يَنْكِحُ إِنْ شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَنْقُضِيَ عِدَّةَ الرَّابِعَةِ هُوَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنْهَا، وَابْنُ شَهَابٍ: وَفِي الْأَخْتَيْنِ كَذَلِكَ.

\*\* عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی چار بیویاں ہوں وہ اُن میں سے ایک کو طلاقِ بتہ دے دیتا

ہے، تو عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے، تو چوتھی بیوی کی عدت گزرنے سے پہلے ایک اور شادی کر سکتا ہے، کیونکہ اب وہ اُس عورت سے مکمل طور پر لا تعلق ہو چکا ہے۔

ابن شہاب نے دو بہنوں کے بارے میں بھی اسی طرح فتویٰ دیا ہے۔

**10562 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

\*\* عطاء کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

**10563 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لِيَنْكِحَ سَاعَةً

يَبْتُهَا إِذَا كَانَ قَدْ طَلَّقَهَا الرَّجُلُ عَلَى وَجْهِ الطَّلَاقِ

\*\* طَاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ چاہے تو اُسی وقت نکاح کر سکتا ہے جب اُس نے

اپنی بیوی کو طلاقِ بے دی تھی جبکہ مرد نے اُس عورت کو طلاقِ طلاق کے طریقہ کے مطابق دی ہو۔

**10564 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَنْكِحَ إِذَا طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ

ثَلَاثَةً: لِأَنَّهُ لَا يَرِثُهَا، وَلَا تَرِثُهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا

\*\* زہری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اُسی وقت نکاح کر لے جبکہ اُس نے اپنی بیوی کو طلاقِ

بے دی ہو جو تین طلاقیں ہوں اب وہ مرد اُس عورت کا وارث نہیں بن سکتا اور وہ عورت اُس مرد کی وارث نہیں بن سکتی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**10565 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَرْبَعِ نِسَوَةٍ

عِنْدَ رَجُلٍ، فَطَلَّقَ أَحَدَهُنَّ، هَلْ يَنْكِحُ قَبْلَ أَنْ تَحْلُوَ عِدَّتُهَا؟ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، فَكَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

فِي مِثْلِ هَذَا، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: إِذَا طَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَإِنَّهَا لَا تَرِثُكَ وَلَا تَرِثُهَا، فَانْكِحْ إِنْ شِئْتَ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: چار عورتیں ایک شخص کی

بیویاں ہیں وہ شخص اُن میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہے تو کیا وہ اُس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے نکاح کر سکتا ہے؟ تو

اُنہوں نے جواب دیا: ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور اُس نے اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: جب تم نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت تمہاری

وارث نہیں بنے گی اور تم اُس کے وارث نہیں بنو گے اس لیے اگر تم چاہو تو تم نکاح کر سکتے ہو۔

**10566 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّابِعَةَ مِنْ نِسَائِهِ، فَلَا يَنْزَوِجُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْتَّى طَلَّقَ

\*\* حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی چوتھی بیوی کو طلاق دیدے تو وہ اُس وقت تک شادی

نہیں کرے گا جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی جسے اُس نے طلاق دی ہے۔

**10567 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: كَانَ لِلْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَرْبَعُ

نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ امْرَأَةً مِنْهُنَّ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَزَوَّجَ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا، فَفَرَّقَ مَرْوَانَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ کی چار بیویاں تھیں انہوں نے ان میں سے ایک بیوی کو تین طلاقیں دیدیں

پھر انہوں نے اُس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے اگلی شادی کر لی تو مروان نے ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی۔

**10568 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: أَتَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرٌ فِي

رَجُلٍ كَانَ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَطَلَّقَ وَاحِدَةً فَبَتَّهَا، ثُمَّ نَكَحَ الْخَامِسَةَ فِي عِدَّتِهَا، فَنَادَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِي طَائِفَةِ الدَّارِ: أَلَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فِي عِدَّةِ الَّتِي طَلَّقَ

\*\*\* عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: مروان جب گورز تھا تو اُس کے پاس ایک شخص کا مقدمہ لایا گیا جس کی چار

بیویاں تھیں اُس نے ان میں سے ایک بیوی کو طلاق بتہ دیدی اور پھر اُس عورت کی عدت کے دوران پانچویں شادی کر لی تو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو وہاں موجود تھے انہوں نے بلند آواز میں پکار کر مروان سے کہا: تم ان دونوں کے درمیان اُس

عورت کی عدت کے دوران علیحدگی کروادو جسے اُس نے طلاق دی ہے۔

**10569 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: كَانَ لِلْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَرْبَعُ

نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ وَاحِدَةً فَبَتَّهَا، ثُمَّ نَكَحَ الْخَامِسَةَ فِي عِدَّتِهَا، فَنَادَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي طَائِفَةِ الدَّارِ: أَلَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَنْقُضِيَ أَجَلَ الَّتِي طَلَّقَ

\*\*\* ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ کی چار بیویاں تھیں انہوں نے ایک بیوی کو طلاق بتہ دیدی پھر انہوں نے

اُس عورت کی عدت کے دوران پانچویں شادی کر لی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بلند

آواز میں پکار کر (حاکم وقت سے) کہا: تم ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادو جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی جسے

اس نے طلاق دی ہے۔

**10570 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ فَطَلَّقَهَا فَبَانَتْ مِنْهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا،

\*\*\* عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی بیوی

کو طلاق دیدیتا ہے اور وہ عورت اُس سے بانہ ہو جاتی ہے پھر وہ اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر

لیتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**10571 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: لَا يَنْكَحُ حَتَّى

## تَنْقِضِي عِدَّةَ الْأُولَى

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عبد الکریم جزری بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا تو سعید نے کہا: وہ شخص اُس وقت تک شادی نہیں کر سکتا جب تک پہلی (بیوی) کی عدت نہیں گزر جاتی۔

**10572 -** اَوتَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فِي

الْأَرْبَعِ إِذَا طَلَّقَ مِنْهِنَّ وَاحِدَةً فَلَا يَتَزَوَّجُ حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّةَ الرَّابِعَةِ

\*\* عبد الکریم جزری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن میں سے ایک کو طلاق دیدے تو وہ شخص اُس وقت تک آگے شادی نہیں کر سکتا جب تک چوتھی عورت کی عدت نہیں گزر جاتی۔

**10573 -** اَوتَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَرِهَهَا

قَالَ: وَيَقُولُونَ فِي الْأُخْتَيْنِ مِثْلَ ذَلِكَ

\*\* عبد الکریم جزری نے سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: لوگوں نے دو بہنوں کے بارے میں بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

**10574 -** اَوتَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ يُرْوَى عَنْ عُبَيْدَةَ، أَنَّهُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قَالَ: فَقُلْتُ: أَلَسْتَ تَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُ الرَّجُلِ فِي الْأُخْتَيْنِ؟ قَالَ: بَلَى، فَلَا يَنْكِحُهَا فَرَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ

\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبیدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا آپ اس بات کو مکروہ قرار نہیں دیتے ہیں کہ ایک شخص (بیک وقت) دو بہنوں کے ساتھ صحبت کرے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر تو وہ اُس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔ تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

**10575 -** اَوتَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا كَانَ عِنْدَ

الرَّجُلِ أَرْبَعٌ فَطَلَّقَ وَاحِدَةً فَلَا يَنْكِحُ حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّةَ الْأُتَى طَلَّقَ

\*\* مجاہد فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دیدے تو وہ اُس وقت تک آگے نکاح نہیں کر سکتا جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی جسے اُس نے طلاق دی ہے۔

**10576 -** اَوتَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ

عِمْسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّابِعَةَ فَلَا يَتَزَوَّجُ الْخَامِسَةَ حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّةَ الْأُتَى طَلَّقَ، قَالَ ابْنُ أَبِي يَحْيَى: وَاثْبَتْنَا عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص چوتھی بیوی کو طلاق دیدے تو وہ پانچویں شادی اُس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی جسے اُس نے طلاق دی ہے۔

ابن ابویکی بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مستند طور پر اسی کی مانند منقول ہے۔

**10577 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّخَعِيِّ: هَلْ عَلَى الرَّجُلِ عِدَّةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَعِدَّتَانِ قَالَ: قُلْتُ: وَعِدَّتَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَثَلَاثَةٌ قَالَ: فَذَكَرَ الْأَخْتَيْنِ يُطْلَقُ أَحَدُهُمَا، وَالْأُخْرَى يُطْلَقُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ، وَالرَّجُلُ تَكُونُ تَحْتَهُ الْمَرْأَةُ، لَهَا وَلَكِنَّ مِنْ غَيْرِ زَوْجِهَا فَيَمُوتُ وَلَكِنَّهَا، فَيُنْفِى لِرِزْوَجِهَا أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يَسْتَبْرَأَ أَحَامِلُ هِيَ أَمْ لَا؟ لِيَرِثَ أَخَاهُ أَوْ لَا يَرِثُهُ**

\*\*\* ابوہاشم واسطی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا مرد پر بھی کوئی عدت لازم ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! دو قسم کی عدت لازم ہوتی ہے میں نے دریافت کیا: کیا دو قسم کی لازم ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تین قسم کی بھی ہوتی ہے!

راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے دو بہنوں کا ذکر کیا کہ مردان میں سے کسی ایک کو طلاق دیدیتا ہے (یہ؟ بلی عدت ہوئی) اور پھر چار بیویوں کا ذکر کیا کہ مردان میں سے کسی ایک کو طلاق دیدیتا ہے (یہ دوسری عدت ہوگئی جبکہ تیسری عدت یہ ہے) یا پھر کسی مرد کی بیوی اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے بچہ سے حاملہ ہو جاتی ہے اور اُس کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو شوہر کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک استبراء نہیں کر لیتا کیا وہ عورت حاملہ ہے یا نہیں ہے؟ تاکہ وہ اپنے بھائی کا وارث بنے یا وارث نہ بنے۔

**10578 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَهَا ابْنٌ مِنْ غَيْرِهِ فَمَاتَ ابْنُهَا ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى تَحِيضَ، أَوْ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِهَا حَمْلٌ**

\*\*\* امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے یہ کہا: جس نے ایک ایسی عورت کے ساتھ شادی کی تھی جس کا کسی اور شخص سے بچہ بھی تھا اور اُس عورت کا بچہ فوت ہو گیا تھا تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اُس عورت کے قریب اُس وقت تک نہ جائے جب تک اُس عورت کو (ایک مرتبہ) حیض نہیں آ جاتا یا یہ پتا نہیں چل جاتا کہ وہ عورت حاملہ نہیں ہے۔

**10579 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ يَمُوتُ وَلَكِنَّهَا وَهِيَ ذَاتُ زَوْجٍ قَالَ: لَا يَمَسُّهَا حَتَّى يَعْلَمَ أَحَامِلُ هِيَ أَمْ لَا؟ فَإِذَا عَلِمَ ذَلِكَ فَلْيُصْبِهَا إِنْ شَاءَ، وَكَانَ مَعْمَرٌ يَقُولُهُ: قَالَ مَعْمَرٌ: لِيَرِثَ أَخَاهُ أَوْ لَا يَرِثُهُ**

\* \* ابن جریر نے عطاء کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا بچہ فوت ہو جاتا ہے اور وہ شوہر والی ہوتی ہے۔ عطاء فرماتے ہیں: وہ شوہر اُس وقت تک اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا جب تک اُسے یہ پتا نہیں چل جاتا کہ کیا وہ حاملہ ہے یا نہیں ہے؟ جب پتا چل جائے گا تو پھر اگر وہ مرد چاہے تو اُس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔  
معمر نے بھی یہی بات بیان کی ہے، معمر کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے تاکہ وہ بچہ اپنے بھائی کا وارث بنے یا وارث نہ بنے۔

### بَابُ أَخْذِ الْأَبِ مَهْرَ ابْنَتِهِ

باب: باپ کا اپنی بیٹی کے مہر کو حاصل کر لینا

10580 - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ بَشِيرٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّي: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ، فَسَاقَ مَهْرَهَا وَحَارَظَهُ، فَلَمَّا مَاتَ الْأَبُ جَاءَتْ تَخَاصُمَ بِمَهْرِهَا، وَجَاءَ إِخْوَتُهَا، فَقَالَ الْإِخْوَةُ: حَارَظَ أَبُونَا فِي حَيَاتِهِ، وَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: صَدَّقَنِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا وَجَدْتِ بَعِيْهِ فَأَنْتِ أَحَقُّ بِهِ، وَمَا اسْتَهْلَكَ أَبُوكَ فَلَا دَيْنَ لَكَ عَلَى أَبِيكَ

\* \* بکر بن عبد اللہ مزی بیان کرتے ہیں: دیہات کے رہنے والے ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کروادی اُس نے اُس لڑکی کے مہر کو وصول کر لیا اور اپنے قبضہ میں لے لیا پھر اُس باپ کا انتقال ہو گیا تو وہ عورت اپنے مہر کی وصولی کے لیے مقدمہ لے کر آئی اُس کی بہنیں بھی آ گئیں اُس کی بہنوں نے کہا: ہمارے والد نے اپنی زندگی میں اس مہر کو اپنے قبضہ میں لے لیا تھا اُس عورت نے کہا: یہ میرا مہر ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں جو چیز بھی بیعہ ملتی ہے تم اُس کی زیادہ حقدار ہوگی اور جسے تمہارے والد نے خرچ کر دیا تو یہ تمہارے باپ کے ذمہ قرض شمار نہیں ہوگا۔

10581 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ شُرَيْحًا: حَبَسَ رَجُلًا

بِمَهْرِ ابْنَتِهِ بِسِتِّ مِائَةٍ

\* \* امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے ایک شخص کو اپنی بیٹی کے مہر کے چھ سو (درہم یا دینار) ادا نہ کرنے کے

جرم میں قید کروا دیا تھا۔

### بَابُ الْغَائِبِ يُخْطَبُ عَلَيْهِ فَرُوجٌ، وَالْغَائِيَةُ تُزَوَّجُ

باب: غیر موجود شخص کے حوالے سے شادی کا پیغام دینا اور اُس کی شادی کر دینا

یا غیر موجود لڑکی کی شادی کر دینا

10582 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ خَطَبَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ



غَائِبٌ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي ابْنِي فَأَنَا قَالَ: لَا يَكُونُ هَذَا فِي النِّكَاحِ. وَعَبْدُ الْكَرِيمِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے غیر موجود بیٹے کے حوالے سے شادی کا پیغام دیتا ہے اور ساتھ یہ کہتا ہے: اگر میرے بیٹے نے اس رشتہ کو نہ مانا، تو اُس کی جگہ میری شادی کروادینا۔ عطاء نے کہا: یہ نکاح میں نہیں ہو سکتا، عبد الکریم نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

**10583 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ خَطَبَ عَلَى رَجُلٍ، فَاَنْكَحُوهُ ثُمَّ جَاءَ الْمَخْطُوبُ لَهُ فَاَنْكَرَ قَالَ: لَمْ اَمْرُهُ بِشَيْءٍ، قَالَا: عَلَى الْحَاطِبِ نِصْفُ الصَّدَاقِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَإِنْ قَامَتْ لِلرَّسُولِ بَيِّنَةٌ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ فَقَدْ وَجِبَ الْحَقُّ عَلَى الزَّوْجِ، وَإِلَّا حَلَفَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا

\*\*\* زہری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص کے حوالے سے شادی کا پیغام دیتا ہے اور دوسرا فریق وہ نکاح کروادیتا ہے پھر جس شخص کے نام پر شادی کا پیغام دیا گیا تھا وہ آتا ہے اور اس کا انکار کر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے تو اسے کوئی ہدایت نہیں کی تھی تو زہری اور قتادہ دونوں فرماتے ہیں: ایسی صورت میں شادی کا پیغام دینے والے شخص پر نصف مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زہری بیان کرتے ہیں: اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اُس شخص کو واقعی (نکاح کرنے والے شخص نے) اپنا قاصد بنایا تھا تو پھر شوہر کے ذمہ حق لازم ہو جائے گا ورنہ وہ حلف اٹھالے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: ایسی صورت میں عورت پر عدت لازم نہیں ہوگی۔

**10584 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ

\*\*\* ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان نکاح نہیں ہوگا۔

**10585 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْحَاطِبِ الرَّسُولُ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَى الْمُرْسِلِ بَيِّنَةٌ، أَوْ يَكُونَ الرَّسُولُ كَفِيلًا، فَإِنْ مَاتَ الْمُرْسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنْكَرَ، فَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: نکاح کا پیغام دینے والے قاصد پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، البتہ اگر بھیجنے والے کے خلاف کوئی ثبوت ہو جائے یا قاصد کفیل ہو تو حکم مختلف ہوگا، اگر بھیجنے والا شخص انکار کرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے تو عورت پر عدت لازم ہوگی، البتہ اسے کچھ ملے گا نہیں۔

**10586 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَهُوَ بَارِضٌ، وَهِيَ بِأُخْرَى، فَمَاتَ، فَإِنْ قَامَتْ بَيِّنَةٌ أَنَّهُ قَدْ مَلَكَهَا، وَرَضِيَتْ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، فَلَهَا الْمِيرَاثُ وَالصَّدَاقُ

\*\*\* ابن شبرمہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے مرد کسی اور جگہ پر ہوتا ہے اور عورت کسی اور جگہ پر ہوتی ہے پھر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے تو اگر تو ثبوت کے ذریعہ یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اُس مرد نے اُس

نکاح کو تسلیم کر لیا تھا اور مرنے سے پہلے اس سے راضی تھا تو عورت کو وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور مہر بھی ملے گا۔

**10587 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَدْ وَجِبَ بِالنِّكَاحِ حَتَّى يَأْتُوا بِالْبَيِّنَةِ

أَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ النِّكَاحِ الْبَيِّنَةُ عَلَى وَرَثَتِهِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نکاح واجب ہو جائے گا جب تک اس بات کا ثبوت نہیں پیش ہوتا کہ مرد تو اس نکاح سے

پہلے انتقال کر چکا تھا اور یہ ثبوت پیش کرنا اُس کے ورثاء پر لازم ہوگا۔

**10588 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: رَجُلٌ أَنْكَحَ أَبَاهُ وَهُوَ غَائِبٌ،

فَلَمْ يُجْزِ الْأَبُ، عَلَى مِنَ الْمَهْرِ؟ قَالَ: عَلَى الْأَبِ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے کہا: ایک شخص اپنے باپ کا نکاح کروا دیتا ہے

اُس کا باپ موجود نہیں ہوتا، پھر بعد میں اُس کا باپ اس نکاح کو تسلیم نہیں کرتا تو مہر کی ادائیگی کس پر لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب

دیا: باپ پر!

**بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى طَلَاقٍ أُخْرَى أَوْ عَلَى صَدَاقٍ فَاسِدٍ**

**باب: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی شرط پر شادی کرتا ہے**

**یا کسی فاسد مہر کی شرط پر شادی کرتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟)**

**10589 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى طَلَاقٍ أُخْرَى قَالَ: مِنَ

النَّاسِ مَنْ يَقُولُ إِنَّهُ إِذَا تَزَوَّجَهَا عَلَى طَلَاقٍ صَاحِبِهَا، فَهُوَ صَدَاقٌ لَهَا، وَلَا نَقُولُ ذَلِكَ، لَهَا صَدَاقٌ مِثْلُهَا، وَلَا

يَقَعُ عَلَى الْأُخْرَى طَلَاقٌ حَتَّى يُطْلَقَ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی شرط پر

شادی کر لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: بعض لوگ یہ کہتے ہیں: جب وہ شخص اُس عورت کے ساتھ اُس کی سوکن کو طلاق دینے کی شرط

پر شادی کرے تو یہ چیز اُس عورت کا مہر شمار ہوگی، لیکن ہم یہ کہتے ہیں: اُس عورت کو مہر مثل ملے گا اور دوسری بیوی پر طلاق اُس

وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک مرد باقاعدہ طور پر اُسے طلاق نہیں دیتا۔

**10590 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنْ يُسْلِفَهَا أَلْفَ دِرْهَمٍ،

وَأَتَاهَا بِأَلْفٍ دِرْهَمٍ قَالَ: لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ، لَهَا صَدَاقٌ مِثْلُهَا مِنْ نِسَائِهَا

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے کہ اُسے

ایک ہزار درہم اُدھار دے گا اور پھر وہ اُس عورت کے پاس ایک ہزار درہم لے بھی آتا ہے تو سفیان ثوری نے کہا: یہ کوئی چیز نہیں

ہے اُس عورت کو اُس جیسی دیگر خواتین کی طرح کا مہر مثل ملے گا۔

**10591 -** اِتَوَالَ تَابِعِينَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِصَلِّ عَلَى رَجُلٍ قَالَ: لَهَا مَهْرٌ

مِثْلَهَا، وَالنِّكَاحُ جَائِزٌ

\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے تو سفیان ثوری نے کہا: عورت کو اُس کا مہر مثل ملے گا اور نکاح جائز ہوگا۔

**10592 -** اِتَوَالَ تَابِعِينَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَعْطَاهَا عَبْدًا، فَإِذَا هُوَ

مَسْرُوقٌ قَالَ: أَمَّا شُرَيْحٌ، فَقَالَ: الْقِيَمَةُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى، وَأَمَّا نَحْنُ فنَقُولُ: لَهَا مَهْرٌ مِثْلَهَا إِذَا كَانَ حُرًّا \* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُسے ایک غلام دے دیتا ہے اور بعد میں وہ غلام چوری کا نکل آتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اس بارے میں قاضی شریح نے یہ کہا ہے: اُس غلام کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

ابن ابولیلی نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں: اگر اُس عورت کا شوہر آزاد ہو تو اُس عورت کو مہر مثل ملے گا۔

**10593 -** اِتَوَالَ تَابِعِينَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَدَّةٍ لَهُ قَالَتْ: خَاصَمْتُ أَبِي

إِلَى شُرَيْحٍ فِي خَادِمٍ لِي أَصْدَقَهَا امْرَأَةً لَهُ، فَقَضَى لِي بِالْخَادِمِ، وَقَضَى عَلَى أَبِي أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ امْرَأَتَهُ قِيَمَتَهُ \* عمرو بن قیس نے اپنی دادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کے سامنے اپنے والد کے خلاف یہ مقدمہ پیش کیا کہ میرے ایک خادم کو میرے والد نے اپنی بیوی کو مہر کے طور پر دیدیا ہے تو قاضی شریح نے یہ فیصلہ دیا کہ میرا خادم مجھے مل جائے گا اور انہوں نے میرے والد کے خلاف یہ فیصلہ دیا کہ وہ اپنی بیوی کو اُس خادم کی قیمت ادا کریں گے۔

**10594 -** اِتَوَالَ تَابِعِينَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ

رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَتَقِ أَبِيهَا، فَلَمْ يَبْعَ قَالَ: يَقُومُ قِيَمَتُهُ ثُمَّ يَدْفَعُ إِلَيْهَا ثَمَنَهُ \* اسماعیل بن ابو خالد بیان کرتے ہیں: امام عامر شععی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے کہ اُس عورت کے باپ کو آزاد کروادے گا، لیکن اُس عورت کے باپ کو فروخت نہیں کیا جاتا، تو امام شععی فرماتے ہیں: اُس کے باپ کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور پھر وہ قیمت اُس عورت کے حوالے کر دی جائے گی۔

**10595 -** اِتَوَالَ تَابِعِينَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ شُبْرَمَةَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى

وَصِيفٍ مِنْهُمْ قَالَ: يَقُومُ عَرَبِيٌّ، وَهِنْدِيٌّ، وَحَبَشِيٌّ، فَتَأْخُذُ اثْنَلَاثَهُمْ \* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو کسی عورت کے ساتھ کسی مبہم مزدور (یا غلام) کی شرط پر شادی کر لیتا ہے تو ابن شبرمہ نے کہا: ایک عربی، ایک ہندی اور ایک حبشی غلاموں کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور وہ عورت اُن میں سے ہر ایک کا ایک تہائی حصہ وصول کر لے گی۔

## بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

### باب: نکاح میں شرط عائد کرنا

**10596 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ عَلَيْهِ: أَنْكَ إِنْ جِئْتُ بِالصَّدَاقِ إِلَى كَذَا، فَهِيَ امْرَأَتُكَ، وَالْأَفْلَا، فَجَاءَ الْأَجَلُ وَلَمْ يَأْتِ قَالَ: إِذَا أَنْكَحُوهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس مرد پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ اگر تم اس فلاں عرصہ تک مہر کی رقم لے آئے تو یہ تمہاری بیوی ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ پھر وہ متعین وقت آ جاتا ہے، لیکن وہ شخص مہر نہیں لے کر آتا تو عطاء نے کہا: جب اُن لوگوں نے اُس شخص کا نکاح کروادیا تو اب وہ شخص اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبد الکریم نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**10597 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً، وَشَرَطُوا عَلَيْهِ: إِنْ جَاءَ الصَّدَاقُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْأَجَلِ، فَلَيْسَتْ لَهُ بِامْرَأَةٍ قَالَ: فَقَضَى لِلرَّجُلِ بِامْرَأَتِهِ، وَقَالَ: لَيْسَ فِي شَرْطِهِمْ ذَلِكَ شَيْءٌ

\*\*\* عطاء خراسانی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور اُس کے گھر والے مرد پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ اگر تم متعین مدت تک مہر کی رقم لے آئے تو یہ تمہاری بیوی شمار ہوگی اور اگر وہ اُس مدت تک وہ رقم نہ لے کر آسکا تو وہ عورت اُس کی بیوی نہیں ہوگی۔ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فیصلہ دیا: وہ شخص اُس عورت کا شوہر ہوگا انہوں نے کہا: اس بارے میں اُس عورت کے گھر والوں کی عائد کردہ شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**10598 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فِي هَذَا جَارَ النِّكَاحِ، وَبَطَلَ الشَّرْطُ

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: اس طرح کی صورت حال میں نکاح درست ہوگا اور شرط کا عدم شمار ہوگی۔

**10599 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ لَمْ يَأْتِ بِالصَّدَاقِ إِلَى الْأَجَلِ فَلَا نِكَاحَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: اگر وہ متعین مدت تک مہر کی رقم نہ لاسکا تو پھر اُن دونوں کے درمیان نکاح تصور نہیں ہو

**10600 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كُلُّ شَرْطٍ فِي نِكَاحٍ فَهُوَ بَاطِلٌ، إِذَا شَرِطَ: أَنْكَ لَا تَنْكِحُ، وَلَا تَسْتَسِرُّ، وَأَشْبَاهُهُ، إِلَّا أَنْ يَقُولَ: إِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَهِيَ طَالِقٌ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَلْزَمُهُ"

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نکاح میں عائد کی جانے والی ہر شرط باطل شمار ہوگی، جبکہ یہ شرط عائد کی گئی ہو کہ تم دوسری شادی نہیں کرو گے، تم کوئی کینز نہیں رکھو گے یا اس طرح کی دوسری کوئی شرط ہو، البتہ اگر مرد یہ کہہ دیتا ہے: اگر میں نے یہ یا یہ کام کیا تو عورت کو طلاق ہوگی تو یہ شرط لازم ہو جائے گی۔

**10601 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ امْرَأَةً، وَشَرِطَ عَلَيْهِ: أَنْكَ لَا تَنْكِحُ، وَلَا تَسْتَسِرُّ، وَلَا تَخْرُجُ بِهَا قَالَ: لَا يَذْهَبُ الشَّرْطُ إِذَا نَكَحَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے، اُس مرد پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ تم دوسری شادی نہیں کرو گے، کوئی کینز نہیں رکھو گے، اس عورت کو اس شہر سے لے کر نہیں جاؤ گے، تو عطاء نے کہا: جب وہ اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لے گا تو شرط رخصت نہیں ہوگی۔

**10602 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ شَرْطٍ فِي نِكَاحٍ فَالِنِكَاحُ يَهْدُمُهُ، إِلَّا الطَّلَاقَ، وَكُلُّ شَرْطٍ فِي بَيْعٍ، فَالْبَيْعُ يَهْدُمُهُ إِلَّا الْعَتَاقَ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نکاح میں عائد کی جانے والی ہر شرط کو نکاح کا عدم کر دیتا ہے، صرف طلاق کا حکم مختلف ہے اور بیع میں کی جانے والی ہر شرط کو بیع منہدم کر دیتی ہے، البتہ غلام آزاد کرنے کا حکم مختلف ہے۔

**10603 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ نِكَاحِهَا أَنْ لَهَا دَارُهَا، كَمَا لَا يَرَاهُ شَيْئًا قَالَ: رَوَّجَهَا دَارُهَا

\*\*\* امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو عورت کے ساتھ نکاح کے وقت یہ شرط عائد کرتا ہے کہ عورت کو الگ گھر ملے گا تو امام شعبی نے اسے کوئی چیز شمار نہیں کیا، انہوں نے کہا: اُس کا شوہر ہی اُس کا گھر ہے۔

**10604 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ شَرْطُهُنَّ بِشَيْءٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ذَلِكَ الْحَسَنُ قَالَ: يَخْرُجُ بِهَا إِنْ شَاءَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ أَيْضًا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: اس بارے میں عورتوں کی طرف سے عائد کردہ شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے، اگر وہ چاہے تو اُس عورت سے وہاں سے (اُس کے میکے سے) لے کر باہر جاسکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**10605 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عِدِيِّ بْنِ أَرْطَاةٍ قَالَ: جِئْتُ إِلَى

شُرِّبَ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ: مَرَحَبًا قَالَ: قُلْتُ: أَيْنَ أَنْتَ؟ قَالَ: دُونَ الْحَائِطِ قَالَ: قُلْتُ: أَذْنُو مِنْكَ قَالَ: لِسَانُكَ أَطْوَلُ مِنْ يَدِكَ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً؟ قَالَ: بِالرِّفَاءِ وَالنَّيْنِ، قُلْتُ: شَرِطُ لَهَا دَارَهَا قَالَ: الشَّرِطُ أَمْلَكَ قَالَ: قُلْتُ: أَخْرُجْ بِهَا قَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ: قُلْتُ: أَفْضُ بَيْنَنَا قَالَ: قَدْ فَرَعْتُ

\*\*\* عدی بن ارطاة بیان کرتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس آیا میں نے کہا: میں شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں! انہوں نے کہا: خوش آمدید! میں نے کہا: آپ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: میں دیوار کے دوسری طرف ہوں! میں نے کہا: کیا میں آپ کے قریب آ جاؤں؟ انہوں نے کہا: تمہاری زبان تمہارے ہاتھ سے زیادہ طویل ہے (یعنی تمہاری آواز مجھ تک آ رہی ہے)۔ عدی نے کہا: میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی ہے انہوں نے کہا: پھولو پھول بال بچے ہوں! میں نے کہا: اُس عورت کے لیے یہ شرط مقرر کی گئی ہے کہ وہ اپنے میکے میں رہے گی۔ انہوں نے جواب دیا: شرط زیادہ مالک ہوتی ہے میں نے کہا: کیا میں اُس عورت کو وہاں سے لے کر باہر جا سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا: تم اُس عورت پر زیادہ حق رکھتے ہو! میں نے کہا: آپ ہمارے درمیان کوئی فیصلہ دیں! انہوں نے کہا: میں فارغ ہو چکا ہوں (یعنی میں نے جو بات بتائی تھی وہ بتادی ہے)۔

10606 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ: أَنَّهُ أَجَازَ الشَّرْطَ، وَقَضَى لَهَا بِهِ

\*\*\* قاضی شریح نے شرط کو جائز قرار دیا ہے اور انہوں نے اُس عورت کے حق میں شرط کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

10607 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ: أَنَّ شُرَيْحًا آتَاهُ رَجُلٌ وَامْرَأَتُهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَيْنَ أَنْتَ؟ قَالَ: دُونَ الْحَائِطِ قَالَ: إِنِّي امْرُؤٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَ: بَعِيدٌ بَعِیْضٌ قَالَ: تَزَوَّجْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةَ قَالَ:

بِالرِّفَاءِ وَالنَّيْنِ قَالَ: قَوْلَكَ لِي غُلَامًا قَالَ: يَهْنُكَ الْفَارِسُ قَالَ: فَارَدْتُ الْخُرُوجَ بِهَا إِلَى الشَّامِ قَالَ: مُصَاحَبًا قَالَ: وَشَرِطْتُ لَهَا دَارَهَا قَالَ: فَالشَّرْطُ أَمْلَكَ قَالَ: فَأَفْضُ بَيْنَنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَالَ: حَدِيثُ حَدِيثَيْنِ امْرَأَةٌ فَإِنْ أَبَتْ فَارْبَعَةٌ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "غَيْرٌ مَعْمَرٌ يَقُولُ: حَدَّثَ حَدِيثَيْنِ امْرَأَةً، فَإِنْ أَبَى فَارْبَعٌ"

\*\*\* امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: قاضی شریح کے پاس ایک مرد اور اُس کی بیوی آئے مرد نے دریافت کیا: آپ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: میں دیوار کے دوسری طرف ہوں! مرد نے کہا: میں شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں! انہوں نے کہا: تم لوگ دور کے آدمی ہو اور ناپسندیدہ ہو! مرد نے کہا: میں نے اس عورت کے شادی کی ہے انہوں نے کہا: پھولو پھول بال بچے ہوں! مرد نے کہا: اس نے میرے ایک بچہ کو بھی جنم دیا ہے انہوں نے کہا: تمہیں شہسوار کی مبارک ہو! مرد نے کہا: میں اس عورت کو لے کر شام جانا چاہتا ہوں! انہوں نے کہا: یہ اچھا ساتھ ہوگا! مرد نے کہا: میں نے اس کے لیے یہ شرط تسلیم کی تھی کہ یہ اپنے میکے میں رہے گی! انہوں نے کہا: شرط زیادہ مالک ہوتی ہے! (یعنی اُسے پورا کیا جانا چاہیے) مرد نے کہا: جناب! آپ ہمارے درمیان فیصلہ دیں! اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے! انہوں نے کہا: ادنیٰ کو دو باتیں بتاؤ! اگر وہ نہ مانے تو چار بتاؤ۔

10608 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ:

شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَاخْتَصِمَ إِلَيْهِ فِي امْرَأَةٍ شَرَطَ لَهَا زَوْجَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ دَارِهَا، قَالَ عُمَرُ: لَهَا شَرُطُهَا، قَالَ رَجُلٌ: لَيْسَ كَانَ هَكَذَا لَا تَشَاءُ امْرَأَةً تَفَارِقُ زَوْجَهَا إِلَّا فَارَقْتَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ مَشَارِطِهِمْ، عِنْدَ مَقَاطِعِ حُدُودِهِمْ

\*\*\* عبد الرحمن بن غنم بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، اُن کے سامنے ایک عورت کا مقدمہ پیش کیا گیا، جس کے شوہر نے اُس کے لیے یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ اُس کے میکے سے نہیں نکالے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس عورت کو اُس کی شرط کے مطابق حق حاصل ہوگا، مرد نے کہا: اگر اسی طرح ہوگا تو پھر تو کوئی بھی عورت جب بھی اپنے شوہر سے جدا ہونا چاہے گی تو جدا ہو جائے گی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مسلمانوں نے جو شرطیں طے کی ہوئی ہوتی ہیں، اُن پر عمل درآمد لازم ہوتا ہے۔

**10609 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ أَنْ لَا يَنْكِحَ عَلَيْهَا، وَلَا يَتَسَرَّى، وَلَا يَنْقُلَهَا إِلَى أَهْلِهَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا نَكَحْتَ عَلَيْهَا، وَتَسَرَّيْتَ، وَخَرَجْتَ بِهَا إِلَى أَهْلِكَ

\*\*\* یحییٰ بن ابوالکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی اور یہ شرط عائد کی کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا اور کوئی کنیز نہیں رکھے گا اور اُسے اُس کے میکے سے منتقل نہیں کرے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی، تو انہوں نے (مرد سے) کہا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اس کے بعد ایک اور نکاح بھی کرنا اور تم ایک کنیز بھی رکھنا اور اس عورت کو اسکے میکے سے لے کر چلے جانا۔

**10610 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَجْلَحُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ: إِنِّي جَالِسٌ إِلَى جَنْبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَبَلَغَهُ عَلَى فَيْحِدَى، أَوْ فَيْحِدَى عَلَى فَيْحِدِهِ، إِذْ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا قَالَتْ: شَرَطْتُ لِي حِينَ تَزَوَّجَنِي: أَنَّهُ لَا يُخْرِجُنِي مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَلَهَا بِشَرُطِهَا

\*\*\* عبد الرحمن بن غنم بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا، اُن کا زانو میرے زانو پر تھا، یا شاید میرا زانو اُن کے زانو پر تھا، اسی دوران ایک عورت اُن کے پاس آئی جو اپنے شوہر کے خلاف اپنا مقدمہ لے کر آئی تھی، جب میرے شوہر نے میرے ساتھ شادی کی، تو اس نے میرے ساتھ یہ شرط طے کی تھی کہ مجھے شہر سے باہر نہیں لے کر جائے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عورت کو اس کی شرط کے مطابق حق طے گا۔

**10611 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: رُفِعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ، وَشَرَطَ لَهَا دَارَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَوْفِ لَهَا بِشَرُطِهَا

\*\*\* عدی بن عدی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے سامنے



ایک عورت کا مقدمہ پیش ہوا جس کے ساتھ ایک شخص نے شادی کی تھی اور اُس عورت کے ساتھ یہ شرط طے کی تھی کہ وہ عورت اپنے میکے میں رہے گی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اُس عورت کے ساتھ طے کی ہوئی شرط کو پورا کرو۔

**10612 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ، أَخْبَرَهُمَا، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: أَتَيْتُ مُعَاوِيَةَ فِي امْرَأَةٍ شَرَطَ لَهَا زَوْجُهَا: أَنَّ لَهَا دَارَهَا، فَسَالَ عُمَرَوُ بْنُ الْعَاصِ، فَقَالَ: أَرَى أَنْ يَفَى لَهَا بِشَرْطِهَا

\*\*\* ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا جس کے شہر نے اُس کے لیے یہ شرط طے کی تھی کہ وہ عورت اپنے میکے میں رہے گی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میرے خیال میں اُس مرد کو اُس عورت کے ساتھ طے کی ہوئی شرط کو پورا کرنا چاہیے۔

**10613 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ.

\*\*\* حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم جو شرائط پوری کرتے ہو ان میں سے سب سے زیادہ حقدار وہ چیز ہے جس کے ذریعہ تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔“

**10614 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حدیث: 10613: صحیح البخاری - کتاب الشروط - باب الشروط فی البهر عند عقدة النکاح - حدیث: 2592، صحیح مسلم - کتاب النکاح، باب الوفاء بالشروط فی النکاح - حدیث: 2620، مستدرج ابی عوانة - مبتدا کتاب النکاح وما یشاکله، بیان اباحۃ الشروط فی النکاح - حدیث: 3432، صحیح ابن حبان - کتاب الحج، باب الہدی - باب الصداق، حدیث: 4154، سنن الداریم، ومن کتاب النکاح، باب الشرط فی النکاح - حدیث: 2173، سنن ابی داود - کتاب النکاح، باب فی الرجل یشترط لها دارها - حدیث: 1840، سنن ابن ماجہ - کتاب النکاح، باب الشرط فی النکاح - حدیث: 1950، السنن للترمذی - ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی الشرط عند عقدة النکاح، حدیث: 1082، السنن للنسائی - کتاب النکاح، الشروط فی النکاح - حدیث: 3246، سنن سعید بن منصور - کتاب الوصایا، باب ما جاء فی الشرط فی النکاح - حدیث: 634، مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب النکاح، فی الرجل یتزوج المرأة ویشترط لها دارها - حدیث: 12465، السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب النکاح، الشروط فی النکاح - حدیث: 5374، مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 4241، السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب الصداق، باب الشروط فی النکاح - حدیث: 13493، مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 16988، مسند ابی یعلیٰ الموصلی - مسند عقبہ بن عامر الجہنی، حدیث: 1713، شعب الایمان للبیہقی - الثانی والثلاثون من شعب الایمان وهو باب فی الایفاء بالعقود، حدیث: 4160

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**10615 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: "إِذَا شَرَطَ أَهْلُهَا عَلَى زَوْجِهَا: أَنَّ دَارَهَا دَارُنَا، وَأَنَّكَ لَا تَخْرُجُ بِهَا، فَهُوَ صَدَاقُ لَهَا، وَلَهَا أَنْ لَا يَخْرُجَ بِهَا."

\*\* ابو شعثاء بیان کرتے ہیں: جب عورت کے گھر والے شوہر پر یہ شرط عائد کریں کہ عورت ہمارے علاقے میں ہی رہے گی اور تم اسے وہاں سے نہیں لے کر جاؤ گے تو یہ چیز اُس عورت کا مہر شمار ہوگی اور عورت کو اس کا حق حاصل ہوگا کہ مرد اسے وہاں سے نہ لے کر جائے۔

**10616 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس سے منقول ہے۔

**10617 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ طَاوُسًا قَالَ: قُلْتُ: الْمَرْأَةُ تَشْتَرِطُ عِنْدَ النِّكَاحِ: أَنَا عِنْدَ أَهْلِی لَا تَخْرُجُنِي مِنْ عِنْدِهِمْ، فَقَالَ: كُلُّ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ اشْتَرَطَتْ شَرْطًا عَلَى رَجُلٍ اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ إِلَّا أَنْ يَقِي، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ أَبَا الشَّعَثَاءِ يَقُولُ: كُلُّ امْرَأَةٍ شَرَطَتْ عَلَى زَوْجِهَا اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا، فَهُوَ مِنْ صَدَاقِهَا، وَقَالُوا: إِنْ شَرَطُوا: أَنَّكَ تُطَلِّقُ فَلَانَةَ فَلَا تَفْعَلُ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَسَالَ امْرَأَةٌ طَلَاقَ أُخْرَى

\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس سے دریافت کیا وہ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ ایک عورت نکاح کے ساتھ یہ شرط عائد کرتی ہے کہ میں اپنے میکے میں رہوں گی، تم نے مجھے اُن کے پاس سے نہیں نکالنا۔ تو طاؤس نے کہا: کوئی بھی مسلمان عورت شوہر کے سامنے جو شرط عائد کرتی ہے جس شرط کے ذریعہ وہ اُس عورت کی شرمگاہ کو حلال کرتا ہے تو اب مرد کے لیے یہ بات لازم ہے کہ وہ اُس شرط کو پورا کرے۔

ابو زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابو شعثاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو بھی عورت شوہر پر کوئی شرط عائد کرتی ہے جس شرط کے ذریعہ وہ شوہر اُس کی شرمگاہ کو حلال کرتا ہے تو یہ چیز اُس عورت کے مہر کا حصہ شمار ہوگی لوگوں نے کہا: اگر وہ لوگ یہ شرط عائد کر دیتے ہیں کہ تم نے فلاں عورت کو (یعنی اپنی پہلی بیوی کو) طلاق دے دینی ہے تو تم ایسا نہ کرنا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت پہلی عورت کی طلاق کی شرط رکھے (یا مطالبہ کرے)۔

**10618 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ امْرَأَةً، وَشَرَطَتْ عَلَيْهِ:

أَنَّكَ إِنْ نَكَحْتَ، أَوْ تَسَرَّيْتَ، أَوْ خَرَجْتَ بِي، فَإِنَّ لِي عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ قَالَ: فَإِنْ نَكَحَ فَلَهَا ذَلِكَ الْمَالُ عَلَيْهِ قَالَ: هُوَ مِنْ صَدَاقِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے اور وہ عورت اُس مرد پر یہ شرط عائد کرتی ہے کہ اگر تم نے نکاح کیا، یا کسی کنیز کو رکھا، یا مجھے یہاں سے لے کر گئے تو تم پر اتنے اور اتنے مال کی ادائیگی کرنا لازم ہوگا تو عطاء نے کہا: اگر تو اُس مرد نے اس شرط پر نکاح کیا، تو عورت کو اتنا مال ادا کرنا مرد کے ذمہ لازم ہو گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ چیز اُس عورت کے مہر کا حصہ شمار ہوگی۔

**10619 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: هُوَ زِيَادَةٌ فِي صَدَاقِهَا

\*\*\* زہری کہتے ہیں: یہ اُس عورت کے مہر میں اضافہ شمار ہوگی۔

**10620 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَرَطُوا عَلَيْهِ: إِنْ أَسَاتَ فَعَصَمْتُهَا بَأَيْدِينَا، وَهِيَ طَالِقٌ ثُمَّ أَقَامُوا عَلَى الْإِسَاءَةِ إِلَيْهَا قَالَ: فَلَيْسَ لَهُمْ مَا اشْتَرَطُوا حَتَّى يُطْلَقَ، وَلَكِنْ إِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيعٍ بِإِحْسَانٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر (لڑکی والے) مرد پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ اگر تم نے اس کے ساتھ کوئی بُرائی کی، تو اس عورت کی عصمت ہمارے ہاتھ میں ہوگی اور وہ عورت طلاق یافتہ شمار ہوگی پھر لڑکی والے اس بات کا ثبوت پیش کر دیتے ہیں کہ مرد نے اُس کے ساتھ بُرائی کی ہے تو عطاء نے کہا: اُن لوگوں نے جو شرط عائد کی ہے، اُس کا حق انہیں حاصل نہیں ہوگا، جب تک مرد خود طلاق نہیں دیتا، وہ یا تو مناسب طور پر روک لے گا، یا احسان کے ساتھ آزاد کر دے گا۔

**10621 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً، وَيُشْتَرِطُ عَلَيْهِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ، أَنْكَ أَنْ خَرَجَتْ بِهَا فَهِيَ طَالِقٌ قَالَ: إِنْ خَرَجَ بِهَا فَهِيَ طَالِقٌ

\*\*\* عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور نکاح کے وقت مرد پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ اگر تم اس عورت کو یہاں سے لے کے گئے، تو عورت طلاق یافتہ شمار ہوگی، تو عطاء کہتے ہیں: اگر مرد اُسے وہاں سے لے گیا، تو عورت طلاق یافتہ شمار ہوگی۔

**10622 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: إِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ بَعْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ فَلَيْسَ

بِشَيْءٍ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر نکاح کے ایجاب و قبول کے فوراً بعد یہ کلام مرد نے نہیں کیا، تو پھر یہ کوئی چیز شمار نہیں ہو

گی۔

**10623 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ

تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَلْفٍ، فَإِنْ كَانَتْ لَكَ امْرَأَةً فَالْفَيْنِ قَالَ: النِّكَاحُ جَائِزٌ، وَلَكِنْ أَوْ كَسَهُمَا

\*\*\* امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ ایک ہزار (درہم یا دینار) کی شرط پر نکاح کرتا ہے اور یہ شرط بھی ہوتی ہے کہ اگر تمہاری پہلے سے کوئی بیوی ہوئی، تو دو ہزار لازم ہوں گے، تو امام شعبی فرماتے ہیں: نکاح

درست ہوگا اور عورت کو وہ طے گا جو ان میں سے کم ہو۔

**10624 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمُنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: رَفَعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ تَزْوِجَ امْرَأَةً، وَشَرَطَ لَهَا دَارَهَا قَالَ: شَرَطَ اللَّهُ قَبْلَ شَرْطِهِمْ، لَمْ يَرَهُ شَيْئًا

\*\*\* عبد اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا کہ ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی اور اُس نے عورت کے ساتھ یہ شرط طے کی کہ عورت اپنے میکے میں رہے گی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کی عائد کردہ شرط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط ہوگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شرط کو کچھ بھی شمار نہیں کیا۔

**10625 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ، قَالَ سَأَلْتُ أَرْبَعَةَ: الْحَسَنَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ، وَإِيَّاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، وَهَشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ تَزْوِجَ امْرَأَةً، وَشَرَطَ لَهَا دَارَهَا فَقَالُوا: لَيْسَ شَرْطُهَا بِشَيْءٍ، يَخْرُجُ بِهَا إِنْ شَاءَ

\*\*\* عبد الکرم ابو امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے چار لوگوں سے سوال کیا: حسن بصری، عبد الرحمن بن اذینہ، عیاض بن معاویہ، ہشام بن ہبیرہ، اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور عورت کے لیے یہ شرط طے کرتا ہے کہ وہ اپنے میکے میں رہے گی تو ان حضرات نے جواب دیا: عورت کی مقرر کردہ شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، اگر مرد چاہے تو اُس عورت کو وہاں سے لے کر جاسکتا ہے۔

## بَابُ نِكَاحِ الرَّجُلَيْنِ الْمَرْأَةِ، وَالنَّصْرَانِيَّ ابْنَتَهُ مُسْلِمَةً

باب: دو آدمیوں کا ایک ہی عورت کا نکاح کروادینا

یا عیسائی شخص کا اپنی مسلمان بیٹی کا نکاح کروادینا

**10626 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّ أَبَا مُوسَى أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَاسِيْنِ كِلَاهُمَا جَائِزٌ نِكَاحًا، أَنْكَحَ أَحَدُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِّ الْجُعْفِيُّ، وَأَنْكَحَ الْآخَرَ آخَرٌ، وَأَنْكَحَ عَبْدُ اللَّهِ قَبْلَ مَجْمَعِهَا الْآخَرَ، فَقَضَى بِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لِعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: وَأَبُو مُوسَى جَارٌ لِعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَبْلَ غَنِي عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ... عَلِيُّ لِعُبَيْدِ اللَّهِ، وَلَهَا مَهْرُهَا عَلَى الْآخَرِ بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، وَأَنَّهَا جُعْفِيَّةٌ

\*\*\* عبد الکرم بیان کرتے ہیں: ابو موسیٰ نے انہیں بتایا (ایک خاتون کے دو ایسے ولی تھے) کہ اُن دونوں کا کیا ہوا نکاح جائز ہوتا، اُن میں سے ایک نے اُس کی شادی عبید اللہ بن حر جعفی سے کر دی جبکہ دوسرے ولی نے اُس کی شادی کسی اور شخص کے ساتھ کر دی، تو دوسرے شخص کے ساتھ اُس عورت کا نکاح ہونے سے پہلے عبید اللہ کے ساتھ نکاح کیا گیا تھا، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ عورت عبید اللہ کی بیوی ہونے کا فیصلہ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابو موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: عبید اللہ کے پڑوسی نے یہ بات بیان کی ہے: حکم بن عتیہ کے

بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ کے مسئلہ میں یہ فرمایا تھا: عورت کو دوسرے شوہر سے مہر ملے گا، کیونکہ دوسرے شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: وہ عورت بھی معفیہ تھی۔

**10627 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ، فَإِنْ كَانَ الْآخِرُ قَدْ

دَخَلَ بِهَا فُرِقَ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا الصَّدَاقُ، وَلَا يَقْرَبُهَا الْآخِرُ حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّتُهَا

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: یہ پہلے کی بیوی شمار ہوگی اگرچہ دوسرا شخص اُس کے ساتھ صحبت بھی کر چکا ہو لیکن اُن

دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور عورت کو مہر ملے گا جبکہ پہلا شوہر اُس وقت تک اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا جب تک اُس عورت کی عدت گزر نہیں جاتی۔

**10628 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلَيَّانَ لَهَا، فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا، وَمَنْ بَاعَ بَيْنًا مِنْ رَجُلَيْنِ، فَابْتِيعَ لِلأَوَّلِ.

\*\*\* حسن بصری نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جس عورت کی شادی اُس کے دوولی کر دیں تو وہ اُن میں سے پہلے ولی کی کروائی ہوئی شادی شمار ہوگی اور جو شخص

دو آدمیوں کے ساتھ سودا کرے تو پہلے والے کے ساتھ کیا ہوا سودا شمار ہوگا۔“

**10629 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

**10630 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْكَحَ الْوَلَيَّانِ فَالأَوَّلُ

\*\*\* حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب دوولی نکاح کروادیں تو پہلے والے کا (کیا ہوا نکاح شمار ہوگا)۔“

**10631 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: إِذَا أَنْكَحَ

الْمُجْبِرَانِ فَالنِّكَاحُ لِلأَوَّلِ

\*\*\* ابن سیرین نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جب دوولی نکاح کروادیں تو پہلے والے کا کیا ہوا نکاح شمار ہوگا۔

**10632 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النِّكَاحُ لِلأَوَّلِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْآخِرُ

دَخَلَ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: پہلے والے کا کیا ہوا نکاح شمار ہوگا البتہ اگر دوسرے والے شوہر نے عورت کے ساتھ صحبت

کر لی ہو تو حکم مختلف ہوگا، اگر اُس نے صحبت کر لی ہو تو وہ اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

**10633 - آثار صحابہ:** قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَضَى بِمِثْلِ قَوْلِ عَطَاءٍ

\*\*\* ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح کی صورت حال میں عطاء کے فتویٰ کے

مطابق فیصلہ دیا تھا۔

**10634 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنَّ أَنْكَحَ الْوَلَيَّانِ، هَذَا بَارِضٍ، وَهَذَا

بَارِضٍ، فَالنِّكَاحُ لِلْأَوَّلِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْآخَرُ دَخَلَ بِهَا، وَلَا يَعْلَمُ الْآخَرُ تَزَوُّجَهَا، فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا، فَهِيَ أَمْرَأَتُهُ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب دو ولی نکاح کروادیں، ایک ولی ایک جگہ پر موجود ہوگا اور دوسرا دوسرے علاقہ میں

موجود ہو تو پہلے والے کا نکاح درست شمار ہوگا، البتہ اگر دوسرے والے شوہر نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہو اور دوسرے والا شوہر یہ بات نہ جانتا ہو کہ اُس عورت کی ایک اور جگہ بھی شادی ہو چکی ہے تو حکم مختلف ہوگا، اگر دوسرے والا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو وہ عورت اُسی کی بیوی شمار ہوگی۔

**10635 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَحْسَبُهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَنْكَحَهَا وَلَيَّانِ لَهَا، فَالنِّكَاحُ لِلْأَوَّلِ، قَالَ قَتَادَةُ: فَإِنْ كَانَ الْآخَرُ دَخَلَ بِهَا فَرُقَ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا الصَّدَاقُ، وَلَا يَقْرَبُهَا الْأَوَّلُ حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّتُهَا، وَلَهَا الصَّدَاقُ عَلَيْهِ

\*\*\* حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس عورت کا نکاح اُس کے دو ولی کروادیں تو پہلے والے کا کیا ہوا نکاح درست شمار ہوگا۔“

قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر دوسرے والا شوہر اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی

جائے گی، عورت کو مہر ملے گا اور پہلے والا شوہر اُس کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکے گا، جب تک اُس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی اور اُس عورت کو مہر کی ادائیگی اُس شوہر پر لازم ہوگی۔

**10636 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ

أَنْكَحَ بِالشَّامِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ أُمَّ إِسْحَاقَ ابْنَةَ طَلْحَةَ، وَأَنْكَحَ يَعْقُوبُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَأَنْكَحَهَا مُوسَى قَبْلَ يَعْقُوبَ، فَلَمْ تَمْكُثْ إِلَّا لَيَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى جَامَعَهَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ قَالَ:

امْرَأَةٌ قَدْ جَامَعَهَا زَوْجُهَا، دَعَوْهَا قَالَ: وَمُوسَى وَلِيٌّ مَالِهَا، وَهَمَّا أَخَوَاهَا لِأَبِيهَا

\*\*\* ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن طلحہ نے ام اسحاق بنت طلحہ کی شادی شام میں یزید بن معاویہ کے ساتھ کروا

دی جبکہ یعقوب بن طلحہ نے اُس خاتون کی شادی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ کروادی، موسیٰ بن طلحہ نے (شام میں) یعقوب کے (مدینہ منورہ میں) نکاح کروانے سے پہلے اُس عورت کا نکاح کیا تھا، اُس کے دو یا تین دن بعد حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما

نے اُس عورت کی رخصتی کروادی جب اس بات کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے کہا: وہ تو ایک ایسی عورت ہے جس کے ساتھ اُس کا شوہر صحبت کر چکا ہے، تم اُسے چھوڑ دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: موسیٰ نامی شخص اُس عورت کے مال کا ولی تھا، لیکن اُس کے دونوں ولی اُس کے باپ کی طرف سے شریک بھائی تھے۔

**10637 -** اُتوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَصَرَ ابْنَةَ زَوْجِ ابْنَتِهِ لَهُ مُسْلِمَةٌ رَجُلًا مُسْلِمًا، وَزَوَّجَهَا أَخَ لَهَا رَجُلًا مُسْلِمًا قَالَ: يَجُوزُ نِكَاحُ أَخِيهَا

\*\*\* قنادہ ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی مسلمان بیٹی کی شادی کسی مسلمان شخص کے ساتھ کر دیتا ہے جبکہ اُس لڑکی کا مسلمان بھائی بھی اُس لڑکی کی شادی کر دیتا ہے تو قنادہ فرماتے ہیں: اُس کے بھائی کا کروایا ہوا نکاح درست شمار ہوگا۔

## بَابُ الْمَرْأَةِ يَنْكِحُهَا الرَّجُلَانِ لَا يَذَرِي أَيُّهُمَا الْأَوَّلُ

باب: جب ایک عورت کے ساتھ دو مرد نکاح کر لیں

اور یہ پتہ نہ چل سکے کہ اُن میں سے پہلے کس نے نکاح کیا تھا؟

**10638 -** اُتوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ أَنْكَحَ رَجُلَانِ امْرَأَةً لَا يُذَرِي أَيُّهُمَا أَنْكَحَ أَوَّلُ، فَنِكَاحُهَا مَرْدُودٌ، ثُمَّ تَنْكِحُ أَيُّهُمَا شَاءَتْ

10638 ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب دو آدمی ایک عورت کے ساتھ شادی کر لیں اور یہ پتہ نہ چل سکے کہ کس کا نکاح پہلے ہوا تھا تو اُس عورت کا نکاح مردود ہوگا پھر وہ عورت اُن دونوں میں سے جس سے چاہے گی شادی کر لے گی۔

**10639 -** اُتوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: وَسُئِلَ عَنْ وَلِيِّينِ أَنْكَحَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَجُلًا لَا يُذَرِي أَيُّهُمَا أَنْكَحَ قَبْلُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ فِي هَذَا بِشَيْءٍ غَيْرَ أَنَّ قَتَادَةَ قَالَ فِي عَبْدَيْنِ اشْتَرَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَةً مِنْ سَيِّدِهِ لَا يُذَرِي أَيُّهُمَا اشْتَرَى صَاحِبَةً قَبْلُ قَالَ: إِذَا لَمْ يُعْلَمْ فَلَا يَبِيعُ بَيْنَهُمْ، وَلَوْ عِلِمَ أَيُّهُمَا اشْتَرَى قَبْلُ جَازَ الْبَيْعُ كَمَا نَسَبَ قَاسِمًا بِهِمَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ: يُجْبَرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى تَطْلِيقِ حَتَّى تَحِلَّ لِمَنْ يَتَزَوَّجُهَا

\*\*\* معمر سے ایسے دو ولیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جن میں سے ہر ایک عورت کی شادی ایک شخص کے ساتھ کر دیتا ہے اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ اُن میں سے کس کی شادی پہلے ہوئی ہے تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی ہے تاہم قنادہ ایسے دو غلاموں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے ہر ایک اپنے آقا کی طرف سے دوسرے کو خرید لیتا ہے اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ اُن میں سے کس نے پہلے خریدا تھا؟ تو قنادہ فرماتے ہیں: جب یہ پتہ نہیں چلے گا کہ



اُن کے درمیان سودا کا عدم تصور ہوگا اور اگر یہ پتا چل جائے کہ کس نے پہلے خریدا تھا تو اُن کا سودا درست ہوگا۔

(امام عبد الرزاق فرماتے ہیں:) گویا کہ معمر نے اس صورت حال میں اُس مسئلہ کو قیاس کیا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُن دونوں میں سے ہر ایک کو عورت کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا تا کہ جو شخص اُس عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے وہ عورت اُس کے لیے حلال ہو جائے (اور کوئی شبہ باقی نہ رہے)۔

**10640 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ لِلرَّوِيِّ: زَوِّجْنِي، فَرَوَّجَهَا أَحَدُهُمَا بِغَيْرِ أَمْرِ الْآخِرِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يُجَوِّزَ أَهْلُهَا جَمِيعًا، وَإِذَا قَالَتْ لِهَذَا: زَوِّجْنِي، وَلِهَذَا زَوِّجْنِي، فَعِلْمُ أَيُّهُمَا أَوَّلُ، جَارَ نِكَاحِهِ، فَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ خَيْرَ الزَّوْجَانِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى تَطْلِيقِهِ، فَإِنْ أَبَى فَرَّقَ السُّلْطَانُ، فَفَرَّقَهُ السُّلْطَانُ فُرْقَةً، وَلَا مَهْرَ لَهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا أَيُّهُمَا شَاءَتْ، وَقَالَ فِي الْعَبْدَيْنِ يَشْتَرِي أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ لَا يُدْرَى أَيُّهُمَا الْأَوَّلُ قَالَ: مَرْدُودٌ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب عورت دو ولیوں سے یہ کہے: تم دونوں میری شادی کر دو! اور پھر اُن میں سے کوئی ایک دوسرے کی اجازت لیے بغیر شادی کر دے تو اس کا کوئی حکم نہیں ہوگا جب تک وہ وہ دونوں ولی اسے برقرار نہیں کر دیتے اور جب عورت ایک ولی سے یہ کہے: میری شادی کر دو! اور دوسرے سے بھی یہ کہے: تم میری شادی کر دو! تو جس کے بارے میں یہ پتا چل جائے گا کہ اس نے پہلے نکاح کروایا ہے اُس کا کروایا ہوا نکاح درست ہوگا اور اگر یہ پتا نہ چل سکے تو اُن دونوں میں سے ہر ایک شوہر کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ طلاق دیدے اگر وہ دونوں انکار کر دیں تو حاکم وقت جدائی کروادے گا اور حاکم وقت کی کروائی ہوئی جدائی علیحدگی تصور ہوگی ایسی صورت میں عورت کو مہر نہیں ملے گا پھر عورت اُن میں سے جس کے ساتھ چاہے گی شادی کر لے۔

دو ایسے غلام جن میں سے کوئی ایک دوسرے کو خرید لیتا ہے اور یہ پتا نہیں چلتا کہ کس نے پہلے خریدا ہے اس کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے: یہ سودا کا عدم تصور ہوگا۔

## بَابُ نِكَاحِ الْبِكْرِ

باب: کنواری لڑکی کا نکاح

**10641 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ كَمْ يَمْكُتُ عِنْدَ الْبِكْرِ لَا يَقْسِمُ لِلْآخَرَى؟ قَالَ: مَا تَرَوْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لِلْبِكْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلثَّيْبِ يَوْمَانِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو وہ کنواری بیوی کے ہاں کتنا عرصہ ٹھہرے گا کہ اس دوران دوسری بیوی کو تقسیم میں شامل نہ کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم لوگوں کی

کیا رائے ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: کنواری بیوی کے پاس تین دن ٹھہرا جائے گا اور شیبہ کے پاس دو دن ٹھہرا جائے گا۔

**10642 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَبْعٌ لِلْبُكَرِ،**

**وَثَلَاثٌ لِلنَّثِيبِ**

\*\*\* ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنواری بیوی کے پاس سات دن ٹھہرا جائے گا اور شیبہ کے پاس تین دن ٹھہرا جائے گا۔

**10643 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، وَخَالِدٍ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: السُّنَّةُ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبُكَرِ سَبْعًا، وَعِنْدَ النَّثِيبِ ثَلَاثًا، وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ: رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

\*\*\* ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سنت یہ ہے کہ آدمی کنواری بیوی کے پاس سات دن ٹھہرے گا اور شیبہ کے پاس تین دن ٹھہرے گا، اگر تم چاہو تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے۔

**10644 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَمْرٍو، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: يُخْبِرُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ، أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: فَكَذَّبُوهَا، وَيَقُولُونَ: مَا أَكْذَبَ الْغَرَابِ، حَتَّى أَنْشَأَ نَاسٌ مِنْهُمْ إِلَى الْحَجِّ فَقَالُوا: اتَّكُبِينَ إِلَى أَهْلِكَ؟ فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ يُصَدِّقُونَهَا، فَازْدَادَتْ عَلَيْهِمْ كَرَامَةً قَالَتْ: فَلَمَّا وَضَعْتُ زَيْنَبَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَطَبَنِي، فَقُلْتُ: مَا مِثْلِي تُنْجَحُ، أَمَا أَنَا فَلَا وَلَدَ لِي، وَأَنَا غَيْرُ ذَاتِ عِيَالٍ قَالَ: أَنَا أَكْبَرُ مِنْكَ، وَأَمَّا الْغَيْرَةُ فَيَذْهَبُهَا اللَّهُ، وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَتَزَوَّجْهَا فَجَعَلَ يَأْتِيهَا، فَيَقُولُ: أَيْنَ زُنَابُ، حَتَّى جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاخْتَلَجَهَا قَالَ: هَذِهِ تَمْنَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ تَرْضَعُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ زُنَابُ؟، فَقَالَتْ قَرِيبَةُ ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ وَوَأَفْقَهَا عِنْدَهَا: أَخَذَهَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا آتِيكُمْ اللَّيْلَةَ قَالَتْ: فَقُمْتُ فَوَضَعْتُ ثِفَالِي، وَأَخْرَجْتُ حَبَاتٍ مِنْ شِعِيرٍ كَانَتْ فِي جَرَّتِي، وَأَخْرَجْتُ شَحْمًا فَعَصَدْتُ لَهُ قَبَاتٍ: قَبَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَصْبَحَ، فَقَالَ حِينَ أَصْبَحَ: إِنَّ بَكَ عَلَى أَهْلِكَ كَرَامَةً، فَإِنْ شِئْتَ سَبْعَتْ، وَإِنْ أَسْبَعْتُ أَسْبَعُ لِنِسَائِي**

\*\*\* ابوبکر بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ جب وہ مدینہ منورہ آئیں اور انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ وہ ابوامیہ بن مغیرہ کی صاحبزادی ہیں تو لوگوں نے اُن کی بات کو تسلیم نہیں کیا

لوگوں کا یہ کہنا تھا: یہ بڑی حیران کن بات ہے! یہاں تک کہ اُن میں سے کچھ لوگوں نے حج کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: کیا تم اہل خانہ کو کوئی خط لکھ کے بھیجو گی؟ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُن لوگوں کے ساتھ خط بھجوایا، جب وہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان کی تصدیق کی تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کرامت (اور بزرگی) میں اضافہ ہو گیا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں نے زینب کو جنم دیا تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے مجھے شادی کا پیغام دیا، میں نے کہا: میرے جیسی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اب مجھ سے بچہ تو ہو نہیں سکتا، اور میرا مزاج بھی تیز ہے اور میں بال بچوں والی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم سے عمر سے زیادہ ہو، جہاں تک مزاج کی تیزی کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ختم کر دے گا اور جہاں تک بال بچوں کا تعلق ہے تو وہ اللہ اور اُس کے رسول کی ذمہ داری ہوں گے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ شادی کر لی، آپ اُن کے ہاں تشریف لائے، آپ نے دریافت کیا: زنا ب کہاں ہے؟ یہاں تک کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر ناراضگی کا اظہار کیا اور یہ کہا: یہ اللہ کے رسول کو انکار کر رہی ہیں؟ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں دودھ پلایا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ نے دریافت کیا: زنا ب کہاں ہے؟ تو ابوامیہ کی صاحبزادی قریبہ نے کہا: اور انہوں نے اُن کی موافقت کی۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے انہیں پکڑ لیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رات کے وقت تمہارے ہاں آؤں گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُنھی میں نے چکی کا پتھر لیا، میں نے کچھ بھوکے دانے نکالے جو میرے منکے میں موجود تھے، کچھ چربی لی اور اُس پر نچوڑ دی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رات نبی اکرم ﷺ نے وہاں بسر کی، صبح کے وقت آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک معزز ہو! اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے ساتھ رہتا ہوں، لیکن پھر اس صورت میں میں اپنی دیگر تمام بیویوں کے ساتھ بھی سات سات دن رہوں گا۔

**10645 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ فَبَنَى بِهَا قَالَ: لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، فَإِنْ أُسْبِعَ أُسْبِعَ لِنِسَائِي، وَإِلَّا فَفَلَاتٍ ثُمَّ أَدُورُ

\*\*\* عبد الملک بن ابوبکر بن حارث بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اور اُن کی رخصتی کروائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک کم حیثیت کی مالک نہیں ہو، لیکن اگر میں نے تمہارے ساتھ سات دن گزارے تو دوسری بیویوں کے پاس بھی سات دن رہوں گا، ورنہ تین دن تمہارے پاس رہتا ہوں، پھر ایک ایک دن سب کے پاس رہوں گا۔

**10646 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ فَلَا مَآءَ حِينَ بَنَى بِهَا، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، فَإِنْ أُسْبِعَ لِكَ أُسْبِعَ لِنِسَائِي

\*\*\* عبد الملک بن ابوبکر بن حارث بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ ام

سلمہ بنی النجاشی کی رخصتی کروائی، تو آپ ﷺ تین دن اُن کے ہاں ٹھہرے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک کم حیثیت کی مالک نہیں ہو، لیکن اگر میں تمہارے پاس سات دن رہا، تو باقی بیویوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

**10647 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ثَلَاثٌ لِلْبِكْرِ، وَلِثَلَاثَيْنِ

لِلثَّيْبِ.

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: کنواری کے لیے تین دن اور ثیبہ کے لیے دو دن ہوں گے اور کنواری کے لیے تین راتیں اور ثیبہ کے لیے دو راتیں ہوں گی۔

**10648 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

**10649 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَا: يَمْكُثُ

عِنْدَ الْبِكْرِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُقِيمُ عِنْدَ الثَّيْبِ يَوْمَيْنِ ثُمَّ يُقَسِّمُ

\*\*\* حسن بصری اور سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: شوہر کنواری کے پاس تین دن رہے گا، پھر وہ ثیبہ کے پاس دو دن رہے گا اور پھر وہ تقسیم شروع کرے گا۔

**10650 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْبِكْرِ ثَلَاثٌ قَالَ: وَقَالَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا

\*\*\* عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”کنواری کے پاس تین دن رہا جائے گا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: ابن اسحاق نے بھی یہی بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى أَنَّ لَكَ يَوْمًا وَلِفُلَانَةٍ يَوْمَيْنِ**

**باب: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرے کہ تمہیں ایک دن ملے گا**

**اور فلاں کو (یعنی دوسری بیوی کو) دو دن ملیں گے**

**10651 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَخْطُبُ الْمَرْأَةَ، وَعِنْدَهُ

امْرَأَةٌ فَيَخْطُبُهَا عَلَى أَنَّ لَكَ يَوْمًا، وَلِفُلَانَةٍ يَوْمَيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ قَبْلَ النِّكَاحِ قَالَ: جَائِزٌ ذَلِكَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَبَعْدَ

أَنِ اصْطَلَحَا عَلَى ذَلِكَ، قُلْتُ: أَفَبِيْ ذَلِكَ نَزَلَتْ (وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاصًا) (النساء: 128)

قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَصَنَعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ نِسَائِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: مَا (وَأُخْضِرَتْ

الْأَنْفُسُ الشُّعْ) (النساء: 128) قَالَ: فِي النِّفْقَةِ زَعَمُوا أَنَّ تِلْكَ الْمَرْأَةَ سَوْدَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کو شادی کا پیغام دیتا ہے جبکہ اُس شخص کی پہلے سے بھی بیوی موجود ہے وہ اس شرط پر اُس عورت کو شادی کا پیغام دیتا ہے کہ تمہیں ایک دن ملے گا اور فلاں کو (یعنی میری پہلی بیوی کو) دو دن ملیں گے وہ یہ بات نکاح سے پہلے شادی کے پیغام کے وقت ہی بیان کر دیتا ہے تو عطاء نے کہا: نکاح سے پہلے ایسا کرنا جائز ہوگا اور نکاح کے بعد بھی یہ جائز ہوگا اگر وہ دونوں اس بات پر متفق ہوں۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اسی طرح کی صورت حال کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”اگر عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے لائق کا اندیشہ ہو۔“

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ ایسا کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تو پھر اس آیت کا کیا حکم ہوگا؟

”اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی آگئی۔“

انہوں نے جواب دیا: یہ خرج کے بارے میں ہے۔

لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: وہ خاتون سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں (جن کی باری کا مخصوص دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا گیا تھا)۔

**10652 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ \*\*\* قاده کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**10653 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَسَلِيمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، كَانَ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ قَدْ خَلَا مِنْ سِتِّهَا، فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا شَابَةً، وَآثَرَ الْبُكَرَ عَلَيْهَا، فَأَبَتْ أَمْرَاتُهَا الْأُولَى أَنْ تَقَرَّ عَلَى ذَلِكَ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً حَتَّى إِذَا بَقِيَ مِنْ أَجْلِهَا يَسِيرٌ قَالَ: إِنْ شِئْتَ رَاجِعْتُكَ، وَصَبَرْتُ عَلَى الْأَثَرِ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتُكَ حَتَّى يَخْلُوَ أَجْلُكَ، فَقَالَتْ: بَلْ رَاجِعْنِي وَأَصْبِرْ عَلَى الْأَثَرِ، فَرَاجَعَهَا، وَآثَرَ عَلَيْهَا فَلَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْأَثَرِ، فَطَلَّقَهَا أُخْرَى، وَآثَرَ عَلَيْهَا الشَّابَةَ قَالَ: "فَذَلِكَ الصَّلْحُ الَّذِي بَلَّغْنَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ (وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء: 128)".

\*\*\* سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کی عمر زیادہ ہو گئی تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان خاتون کے ساتھ شادی کر لی انہوں نے کنواری لڑکی کو اُن پر ترجیح دینا شروع کر دی تو اُن کی پہلی بیوی نے اُن کی اس حرکت پر اعتراض کیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو ایک طلاق دیدی یہاں تک کہ جب اُس کی عدت ختم ہونے میں تھوڑے دن باقی رہ گئے تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تم سے رجوع کر لیتا ہوں لیکن پھر تمہیں ترجیحی سلوک پر صبر کرنا ہوگا اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسے ہی رہنے دیتا ہوں تاکہ تمہاری عدت گزر جائے۔ تو اُس عورت نے کہا: آپ میرے ساتھ رجوع کر لیں میں ترجیحی سلوک پر صبر سے کام لوں گی۔ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اُس سے

رجوع کر لیا، پھر انہوں نے اُس کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا تو وہ پھر اس ترجیحی سلوک پر صبر نہیں کر سکی، حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اُسے دوسری طلاق دیدی اور نو جوان بیوی کو اُس پر ترجیح دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ وہ صلح ہے جس کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس طرح کی صورت حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی:

”اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے ناچاقی کا اندیشہ ہو۔“

**10654 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، مِثْلَ**

**حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، وَزَادَ فِيهِ: فَإِنْ أَضْرَبَهَا فِي الثَّالِثَةِ فَإِنَّ لَهَا أَنْ يُوقِيَهَا حَقَّهَا أَوْ يُطَلِّقَهَا**

\*\*\* ابن سیرین نے عبیدہ کے حوالے سے زہری کی روایت کی مانند نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”اگر وہ تیسری میں اُسے ضرر پہنچاتا ہے تو اُس عورت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ یا تو وہ اُس کے حق کو ادا کرے یا پھر طلاق دیدے۔“

**10655 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سَوْدَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا**

**لِعَائِشَةَ**

\*\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مخصوص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا۔

**10656 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ:**

**أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَاقَ سَوْدَةَ، فَدَعَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لِيُشْهَدَهُمَا عَلَى طَلَاقِهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بِي رَغْبَةً فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِأُخْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زَوْجِكَ، فَيَكُونُ لِي مِنَ الثَّوَابِ مَا لَهُنَّ**

\*\*\* عبد الرحمن بن سابط بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے علیحدگی کا ارادہ کیا، آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا، تاکہ اُن کو اس طلاق پر گواہ بنالیں، تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کسی دنیاوی فائدہ میں رغبت نہیں ہے، لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ میرا حشر قیامت کے دن آپ کی ازواج میں ہو اور مجھے بھی وہ ثواب ملے جو انہیں ملے گا۔

**بَابُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَلِّقُ؟**

**باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح طلاق دیتے تھے؟**

**10657 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ شَكَّ أَبُو بَكْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ**

**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ سَوْدَةَ تَطْلِيقَةً، فَجَلَسَتْ لَهُ فِي طَرِيقِهِ، فَلَمَّا مَرَّ سَأَلَتْهُ الرَّجْعَةَ، وَأَنَّ تَهَبَ قَسَمَهَا**

مِنْهُ لَا يَزَوِّجُهُ شَاءَ، رَجَاءً أَنْ تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَوْجَتَهُ، فَرَأَجَعَهَا وَقَبِلَ ذَلِكَ  
 \*\* امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے بیٹم یا شاید ابو بیٹم یہ شک امام عبدالرزاق کو ہے، کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو ایک طلاق دیدی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے راستہ میں بیٹھ گئیں، جب نبی اکرم ﷺ وہاں سے گزرے تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے رجوع کرنے کی درخواست کی اور یہ کہا: وہ اپنی باری کا مخصوص دن اُس خاتون کو ہبہ کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے جسے چاہیں (اُس کے لیے مقرر کر دیں) اُن کی یہ خواہش ہے کہ اُن کا حشر قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی زوجہ کے طور پر ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے رجوع کر لیا اور اُن کی اس بات کو قبول کر لیا۔

**10658 -** حَدِيثُ نَبِيِّ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ فِرَاقَ سَوْدَةَ لِكَلَمَتِهِ فِي ذَلِكَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بِي حِرْصُ الْأَزْوَاجِ، وَلَكِنْ أَحِبُّ أَنْ يَتَعَنَّى اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَوْجًا لَكَ

\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے علیحدگی کا ارادہ کیا، تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کی انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے شادی شدہ ہونے کا لالچ نہیں ہے، لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھے آپ کی اہلیہ کے طور پر زندہ کرے۔

**10659 -** اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَيَشْتَرِطَ أَنَّ لَكَ يَوْمًا وَلِفُلَانَةٍ يَوْمَيْنِ يَقُولُ: إِنَّمَا الصُّلْحُ بَعْدَ الدُّخُولِ، وَلَيْسَ الصُّلْحُ قَبْلَ الدُّخُولِ  
 \*\* زہری بیان کرتے ہیں: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص کسی عورت کو شادی کا پیغام دے تو یہ شرط عائد کرے کہ تمہیں ایک دن ملے گا اور فلان کو (یعنی میری دوسری بیوی کو) دو دن ملیں گے۔

زہری فرماتے ہیں: یہ رخصتی کے بعد طے کیا جاتا ہے رخصتی سے پہلے اس طرح طے نہیں کیا جاتا۔

**10660 -** اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ عَلَيْهَا أَنَّهُ يُؤْتِرُ عَلَيْهَا امْرَأَةً لَهُ، ثُمَّ بَدَأَ لَهُ بَعْدُ، فَقَالَ: لَهَا ذَلِكَ، لَيْسَ شَرْطُهُمْ بِشَيْءٍ، وَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدَةَ: (وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء: 128)

\*\* معمر نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اُس پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو اُس پر ترجیح دے گا پھر بعد میں اُسے مناسب لگتا ہے (کہ وہ ترجیح نہ دے) تو انہوں نے فرمایا: اُس عورت کو اس بات کا حق حاصل ہوگا اُن لوگوں کی عائد کردہ شرط اس بارے میں کوئی حیثیت نہیں رکھے گی، انہوں نے عبیدہ کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)



”جس عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے لا تعلقی کا اندیشہ ہو۔“

**10661 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى أَنَّ لَكَ يَوْمًا وَلَفْلَانَةً يَوْمَيْنِ

قَالَ: الشَّرْطُ بَاطِلٌ، لَهَا السَّنَةُ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے کہ تمہیں ایک دن ملے گا اور فلاں کو (یعنی میری دوسری بیوی کو) دو دن ملیں گے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ شرط باطل شمار ہوگی، عورت کو سنت کے مطابق حصہ ملے گا، یہ بات کئی حوالوں سے منقول ہے۔

### بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي مَرَضِهِ

باب: جو شخص اپنی بیماری کے دوران شادی کرے

**10662 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ:

مَا أَرَاهُ إِلَّا حَدَثًا لَا يَجُوزُ نِكَاحُهُ، فَإِنْ صَحَّ بَيْنَ ذَلِكَ جَارٌ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو بیماری کے دوران شادی کرتا ہے تو عطاء فرماتے ہیں: میرے خیال میں تو یہ ایسا واقعہ ہے کہ اُس کا نکاح درست نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ اس دوران تندرست ہو گیا، تو پھر جائز ہوگا۔

**10663 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي رَجُلٍ نَكَحَ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: لَيْسَ لَهُ

أَنْ يُدْخَلَ الْأَضْرَارَ عَلَى أَهْلِ الْمِيرَاثِ، وَلَا نَرَى أَنْ تَرْتَهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ ضَرَارًا

\*\*\* زہری ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو بیماری کے دوران نکاح کر لیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اُس شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ وراثت کے حصہ داروں کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے اور ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کوئی شخص ایسا کر لیتا ہے تو وہ عورت دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے اُس شخص کی وارث بنے گی۔

**10664 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ كَانَ تَزَوَّجَهَا مِنْ حَاجَةٍ بِهِ إِلَيْهَا فِي

خِدْمَةٍ أَوْ قِيَامٍ، فَإِنَّهَا تَرْتَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي لَيْلَى: صَدَّقَهَا وَمِيرَاثُهَا فِي الثَّلَاثِ

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اُس عورت کے ساتھ اپنی کسی ذاتی ضرورت کی وجہ سے شادی کرتا ہے کہ وہ عورت اُس کی خدمت کرے گی یا دیکھ بھال کرے گی تو پھر وہ عورت اُس کی وارث بنے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: ربیعہ بن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: اُس عورت کو ایک تہائی مال میں سے مہر اور وراثت کا حصہ ملے گا۔

**10665 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَتَزَوَّجُ فِي مَرَضِهِ، وَلَا

يُحْسَبُ مِنَ الثَّلَاثِ

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیماری کے دوران شادی کرتا ہے تو وہ ایک تہائی مال میں شمار نہیں کی جائے گی۔

**10666 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: نِكَاحُهُ جَائِزٌ عَلَى

مَهْرٍ مِثْلِهَا

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو بیماری کے دوران شادی کر لیتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اُس کا نکاح درست ہوگا اور اس صورت میں مہر مثل کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**10667 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ أَبِي حَنِيفَةَ فِي رَجُلٍ كَانَ مَرِيضًا فَأَعْتَقَ جَارِيَةً لَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

وَأَصْدَقَهَا، ثُمَّ مَاتَ قَالَ: يَجُوزُ عَقْفُهَا فِي الثَّلَاثِ، وَمَهْرُهَا مِنْ رَأْسِ الْمَالِ

\*\*\* امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو بیمار ہوتا ہے اور اپنی کنیز کو آزاد کر دیتا ہے پھر وہ اُس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کو مہر بھی دیتا ہے پھر انتقال کر جاتا ہے تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اُس کنیز کی آزادی ایک تہائی مال میں سے درست ہوگی اور اُس کا مہر اصل مال میں سے دیا جائے گا۔

**10668 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ مَرِيضًا ثُمَّ يَمُوتُ

فِي مَرَضِهِ قَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا حَدَثًا، قَالَ عَطَاءٌ: فَإِنْ صَحَّ بَيْنَ ذَلِكَ فَمَا أَخَذْتَ فَهُوَ جَائِزٌ، فَإِنْ كَانَ مَرِيضًا يُعَادُ مِنْهُ، ثُمَّ مَاتَ، فَلَا يَجُوزُ نِكَاحُهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص بیماری کے دوران شادی کرتا ہے اور پھر اُس بیماری کے دوران انتقال کر جاتا ہے تو عطاء نے کہا: میرے خیال میں تو یہ حدیث ہے عطاء کہتے ہیں: اگر وہ اس دوران ٹھیک ہو جاتا ہے تو عورت نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ جائز ہوگا اگر وہ شخص ایسا مریض ہو جس سے مایوس ہوا چکا ہو اور پھر وہ انتقال بھی کر جائے تو اُس کا نکاح درست نہیں ہوگا۔

**10669 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ

اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ تَزَوَّجَ ابْنَةَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مَرِيضٌ، لِيُشْرِكَ نِسَانَهُ فِي الْمِيرَاثِ، وَكَانَتْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ

\*\*\* موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن ابوربیعہ نے حفص بن مغیرہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی عبداللہ بیمار تھے اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ اُس خاتون کو اپنی بیویوں کی وراثت میں شراکت دار بنادیں اور اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان (نسبی حوالے سے) رشتہ داری بھی تھی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ ابْنُهُ وَالصَّدَاقُ عَلَى الْآبِ

## باب: آدمی جب بیمار ہو اُس وقت اپنے بیٹے کی شادی کر دے اور مہر کی ادائیگی باپ کے ذمہ لازم ہو

**10670 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَالَتْهُ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ مَرِيضًا، فَقَالَ لَامْرَأَةٍ: تَزَوَّجِي ابْنِي هَذَا، وَصَدَّقِيكَ عَلَى أَلْفٍ دِرْهَمٍ، وَصَدَّقِي مِثْلَهَا خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذَلِكَ قَالَ: وَهُوَ جَائِزٌ لَهَا عَلَيْهِ، وَيَأْخُذُ الْوَرَثَةُ مِنْ ابْنِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ كَفِيلٌ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَأْمُرْهُ ابْنُهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ قَالَ: وَإِنْ هُوَ عَلَيْهِ أَمْرُهُ أَوْ لَمْ يَأْمُرْهُ

\*\*\* امام عبدالرزاق، سفیان ثوری کے بارے میں بیان کرتے ہیں، میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بیمار ہوتا ہے وہ اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم میرے بیٹے کی شادی کر دو اسکا مہر میرے ذمہ ہوگا جو ایک ہزار درہم ہو گا جبکہ اُس عورت کا مہر مثل پانچ سو درہم ہو۔ پھر اُس باپ کا اسی بیماری کے دوران انتقال ہو جائے تو سفیان ثوری نے کہا کہ اُس عورت کو اُس مہر کی ادائیگی درست ہوگی اور ورثاء اُس مرحوم کے بیٹے سے اس رقم کو وصول کر لیں گے کیونکہ وہ ضامن ہے۔ میں نے کہا: اگر اُس کے بیٹے کو اُسے یہ ہدایت نہ کی ہو کہ وہ اُس کی شادی کر دے۔ تو انہوں نے کہا: اس کی ادائیگی اُس کے بیٹے پر ہی ہوگی خواہ اُس نے شادی کے لیے کہا ہو یا نہ ہو۔

**10671 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ فِي مَرَضِهِ قَالَ: إِنْ كَانَ مَرَضًا يُعَادُ مِنْهُ، ثُمَّ يَمُوتُ مِنْهُ، فَلَا يَحُوزُ، وَإِنْ كَانَ يَمْرَضُ، ثُمَّ يَصِحُّ بَيْنَ ذَلِكَ، فَمَا أَخَذَتْ فَهُوَ جَائِزٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیماری کے دوران شادی کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ ایسا بیمار ہے جس کے تندرست ہونے کا امکان نہ ہو اور پھر اُس کی بیماری کے دوران اُس کا انتقال ہو جائے تو یہ درست نہیں ہوگا لیکن وہ بیمار ہوا پھر وہ اُسی دوران درست ہو گیا تو اُس عورت نے جو وصول کیا ہے وہ درست ہوگا۔

**10672 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ: أَرَادَ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ فِي مَرَضِهِ أَنْ تَخْرُجَ أَمْرَأَتُهُ مِنْ مِيرَاثِهَا فَأَبَتْ، فَكَفَّ عَنْهَا ثَلَاثَ نِسْوَةٍ، وَأَصَدَّقَهَا أَلْفَ دِينَارٍ، أَلْفَ دِينَارٍ، كُلٌّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ، فَأَجَارَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، وَأَشْرَكَهُنَّ فِي الثَّمَنِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ انہوں نے عکرمہ بن خالد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اُم حکم کے صاحبزادے نے اپنی بیماری کے دوران یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنی وراثت سے نکال دیں تو اُس خاتون نے انکار کیا تو اُن صاحب نے مزید تین شادیاں کر لیں اور اُن بیویوں کو ایک ایک ہزار دینار مہر بھی دیا اُن میں سے ہر ایک کو اتنا مہر دیا تو

عبدالملک بن مروان نے اسے درست قرار دیا اور آٹھویں حصہ میں اُن دیگر بیویوں کو اُس خاتون کا حصہ دار قرار دیا۔

## بَابُ مَا رُدَّ مِنَ النِّكَاحِ

باب: کون سے (یعنی کون سی صورت میں) نکاح کو مسترد کر دیا جائے گا؟

**10673 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ فِي نِكَاحٍ، وَلَا بَيْعٍ مَجْذُومَةٍ، وَلَا مَجْنُونَةٍ، وَلَا بَرِّصَاءٍ، وَلَا عَقْلَاءَ قَالَ: قُلْتُ: فَوَاقِعُهَا وَبِهَا بَعْضُ الْأَرْبَعِ، وَقَدْ عَلِمَ الْوَلِيُّ، ثُمَّ كَتَمَهُ قَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ غَرِمَ صَدَاقُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا مِنْهُ يَسِيرًا قَالَ: قُلْتُ: فَأَنكَحَهَا غَيْرُ وَلِيِّ قَالَ: يُرَدُّ إِلَى صَدَاقِ مِثْلِهَا

\* عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نکاح میں اور فروخت کرنے میں کسی جذام زدہ پاگل برص کی مریض اور عقلاء عورت کو (فروخت کرنا یا نکاح کرنا) جائز نہیں ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر عورت میں ان میں سے کوئی عیب ہو اور مرد اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لے اور عورت کے ولی کو اس کا پتا بھی ہو اور پھر اُس نے اس عیب کو چھپایا ہو تو عطاء نے کہا کہ میرے خیال میں ایسی صورت میں مرد عورت کو اُس کا مہر ادا کرے گا، کیونکہ اُس نے اُس کے ساتھ صحبت کر لی ہے البتہ اُس مہر میں کمی کر دے گا۔

میں نے دریافت کیا: اگر ولی کے علاوہ کسی اور نے اُس عورت کا نکاح کروایا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس صورت میں عورت کو مہر مثل دیا جائے گا۔

**10674 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الشَّعْنَاءِ: "أَرْبَعٌ لَا يَجُوزُ فِي نِكَاحٍ وَلَا بَيْعٍ، إِلَّا أَنْ يُسَمِّينَ، فَإِنْ سَمَّيْنِ فَهِيَ مِنْهُ: الْمَجْنُونَةُ، وَالْمَجْذُومَةُ، وَالْبَرِّصَاءُ، وَالْعَقْلَاءُ، فَإِنْ مَسَّهَا جَزَاءٌ، وَإِنْ غَرَّ."

\* ابو شعناء بیان کرتے ہیں: چار طرح کی خواتین کو نکاح میں دینا یا انہیں فروخت کرنا جائز نہیں ہے ماسوائے اس صورت کے کہ اُن کے عیب کو بیان کر دیا جائے، اگر عیب کو بیان کر دیا جائے تو پھر ٹھیک ہے: پاگل عورت، جذام زدہ عورت، برص کی مریض عورت اور عقلاء اگر شوہر عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا خواہ اُس کے ساتھ دھوکا ہوا ہو۔

**10675 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ مِثْلَهُ.

\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**10676 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ مِثْلَهُ

\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**10677 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يُرَدُّ مِنَ الْقُرُونِ،

وَالْجَذَامُ، وَالْجُنُونُ، وَالْبَرَصُ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَعَلَيْهِ الْمَهْرُ، إِنْ شَاءَ طَلَقَهَا، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُطَلِّقْهَا؛ وَإِنْ شَاءَ امْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

\*\*\* امام شعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: قرن جذام یا گل پن برص کی وجہ سے (نکاح کو) کا اہم قرار دیا جائے گا اگر مرد ایسی عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اس پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی پھر اگر وہ چاہے گا تو اسے طلاق دیدے گا اور اگر چاہے گا تو اسے طلاق نہیں دیدے گا اگر وہ چاہے گا تو اسے اپنے پاس روکے گا اور اگر اس کی رخصتی نہیں کروائی تھی تو پھر ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**10678 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعی سے منقول ہے۔

**10679 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُهُ

يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجْتُ، وَبِهَا جُنُونٌ، أَوْ جَذَامٌ، أَوْ بَرَصٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: مَا أَذْرِي بَابَتِهِنَّ بَدَأَ فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ أَطْلَعَ عَلَى ذَلِكَ، فَلَهَا مَهْرُهَا"، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: بِمَسِيئِهِ إِيَّاهَا، وَعَلَى الْوَلِيِّ الصَّدَاقِ بِمَا دَلَّسَ بِمَا غَرَّهَ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عورت شادی کرے اور اس عورت کو جنون یا جذام یا برص لاحق ہو ابن جریج کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ میرے استاد نے ان میں سے کون سے الفاظ کا ذکر پہلے کیا تھا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں:) پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے اور اس عیب پر مطلع ہو تو اس عورت کو اس کا مہر ملے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہو اور عورت کے ولی پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی، کیونکہ اس نے فریب کیا تھا اور دھوکا دیا تھا۔

**10680 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا دَلَّسَ

الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ فَدَخَلَ بِهَا، فَلَهَا عَلَيْهِ مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، وَيَأْخُذُهُ زَوْجُهَا مِنْ مَالِ الَّذِي دَلَّسَ لَهُ، فَإِنْ عَلِمَ بِذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَازَ نِكَاحُهُ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ عورت کے معاملہ میں دھوکا کرے اور مرد عورت کی رخصتی کروالے (اور اس کے ساتھ صحبت کر لے) تو مرد پر عورت کو مہر ادا کرنا لازم ہوگا کیونکہ اس نے اس کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر لیا ہے اور اس عورت کا شوہر اس شخص کے مال میں سے وہ رقم وصول کرے گا جس نے اس کے ساتھ دھوکا کیا تھا اور اگر مرد کو رخصتی سے پہلے اس کا علم ہو جاتا ہے تو اس کا نکاح جائز ہوگا۔

**10681 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْوَلِيُّ عَلِمَ غَرَمَ، وَالْأَ

اَسْتَحْلَفَ بِاللّٰهِ مَا عَلِمَ، ثُمَّ هُوَ عَلَى الزَّوْجِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَّغْنِيْ اَنَّهُ اِنْ لَمْ يَنْ بَهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ، وَاِنْ شَاءَ فَاَرْقَاهَا، وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا، وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاِذَا كَانَ شَيْءٌ يُشْبِهُ هَذِهِ الْاَذْوَاءَ فَهُوَ مِثْلُهُ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: اگر ولی کو اس بات کا علم ہو (کہ عورت میں یہ عیب ہے) تو وہ تاوان کا پابند کیا جائے گا؛ ورنہ اُس سے اللہ کے نام پر حلف لیا جائے گا کہ اُسے اس کا علم نہیں تھا اور پھر وہ (یعنی مہر کی ادائیگی) شوہر پر لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر مرد نے رخصتی نہیں کروائی تھی تو اُسے اختیار ہوگا؛ اگر وہ چاہے تو عورت سے علیحدگی کر لے اور اگر چاہے تو اُسے روک لے۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر کوئی اور بیماری ان بیماریوں کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو تو اُس کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

**10682 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَرُدُّ فِي النِّكَاحِ الرَّتْقَاءُ، وَالرَّتْقَاءُ:

هِيَ الَّتِي لَا يَقْدِرُ الرَّجُلُ عَلَيْهَا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نکاح میں ”رتقاء“ کو مسترد کیا جائے گا۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: رتقاء ایسی عورت کو کہتے ہیں (جس میں کوئی ایسی بیماری ہو) جس کی وجہ سے مرد

عورت کے ساتھ محبت نہ کر سکے۔

**10683 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، أَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ،

عَامِلَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ قَالَ: انْتَهَى إِلَيْنَا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ قَدْ تَزَوَّجَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ بِهَا وَجَدَهَا مُرْتَبَقَةً،

مُتَلَاقِيَةً الْعَظْمَيْنِ، لَا يَقْوَى عَلَيْهَا الرَّجُلُ، وَلَيْسَ لَهَا إِلَّا مَهْرَاقِ الْمَاءِ، فَكَتَبْتُ فِيهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

فَكَتَبَ فِيهَا إِلَيَّ: اَنْ اَسْتَحْلِفَ الْوَلِيَّ مَا عَلِمَ، فَاِنْ حَلَفَ فَاجِزِ النِّكَاحَ، فَمَا أَظُنُّ رَجُلًا رَضِيَ بِمَصَاهِرَةِ قَوْمٍ إِلَّا

سَيَرَضَى بِأَمَانَتِهِمْ، وَإِنْ لَمْ يَخْلِفْ فَأُخِمْ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ

\*\*\* عدی بن عدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے گورنر نے انہیں بتایا کہ ہمارے سامنے ایک ایسا

مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی جب مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے لگا تو پتا چلا کہ

اُس عورت کی شرمگاہ بند ہے اور اُس کی ہڈیاں ملی ہوئی ہیں مرد اُس کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا؛ اُس کی شرمگاہ میں صرف پانی کے

بنے جتنی جگہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو انہوں نے اس بارے میں

مجھے لکھا کہ تم (عورت کے) ولی سے حلف لو کہ اُسے اس بات کا علم نہیں تھا؛ اگر وہ حلف اٹھالے تو تم نکاح کو برقرار رکھو؛ کیونکہ

میرے خیال میں جو شخص کسی قوم کے ساتھ سرالی رشتہ قائم کرنے پر راضی ہوتا ہے وہ اُن کی امانت سے بھی راضی ہوگا؛ اگر وہ ولی

حلف نہیں اٹھاتا تو مہر کی ادائیگی اُس کے ذمہ لازم کر دو۔

**10684 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: رُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ

عَبْدِ الْعَزِيزِ امْرَأَةٌ وَلِيَ بِهَا شَيْءٌ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَى لَهُ إِلَّا أَمَانَةَ أَصْهَارِهِ

\*\*\* سفیان ثوری نے عمرو بن میمون بن مہران کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت کا مقدمہ پیش کیا گیا، جس میں کوئی عیب تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے خیال میں وہ شخص اپنے سرسالی لوگوں کی امانت کا یقین رکھتا ہوگا۔

**10685 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: رَفَعَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: خَاصَمَ إِلَى شُرَيْحٍ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ قَالُوا لِي: إِنَّا نُرَوِّجُكَ بِأَحْسَنِ النَّاسِ، فَجَاءَ وَنِي بِأَمْرَةٍ عَمَشَاءَ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ ذَلِكَ عَلَيْكَ عَيًّا لَمْ يَجُزْ

\*\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا اور بولا: ان لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ ہم تمہاری شادی سب سے خوبصورت عورت کے ساتھ کریں گے اور پھر ان لوگوں نے میری شادی ایک ایسی عورت کے ساتھ کر دی جو کمزور نظر والی ہے تو قاضی شریح نے کہا: اگر انہوں نے عیب کے حوالے سے تمہارے ساتھ دھوکا کیا ہے تو پھر یہ نکاح درست نہیں ہوگا۔

**10686 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَجُوزُ الْغُرُورُ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دھوکا جائز نہیں ہے۔

**10687 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تُرَدُّ الْحُرَّةُ مِنْ عَيْبٍ كَمَا تُرَدُّ الْأَمَةُ، هُوَ رَجُلٌ ابْتُلِيَ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: آزاد عورت کو عیب کی وجہ سے اس طرح مسترد نہیں کیا جاسکتا، جس طرح کسی کنیز کو مسترد کیا جاتا ہے وہ شخص (یعنی عورت کا شوہر) آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا۔

**10688 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَالْحَسَنَ، قَالَا: لَا عَهْدَةَ فِي النِّسَاءِ إِذَا بَنَى بِهَا زَوْجَهَا وَجَبَ عَلَيْهِ صَدَاقُهَا قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ بَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ قَوْلِهِمَا

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز اور حسن بصری کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب شوہر عورت کی رخصتی کر دالے تو اس بارے میں عورت پر کوئی الزام عائد نہیں کیا جائے گا اور عورت کا مہر ادا کرنا مرد پر لازم ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ان دونوں حضرات کے قول کی مانند منقول ہے۔

**10689 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ إِلَيْهِ ابْنَةً لَهُ، وَكَانَتْ قَدْ أَخَذَتْ لَهُ، فَجَاءَ إِلَى عُمَرَ فَقَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَا رَأَيْتَ مِنْهَا؟ قَالَ: مَا



رَأَيْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ: فَرَزَجُهَا وَلَا تُخْبِرْ

\*\*\* قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اُن کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام بھیجا، اُس لڑکی کو پہلے کوئی عارضہ لاحق ہو چکا تھا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اب تم اُس لڑکی کو کیسا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے تو اُسے بھلائی والی ہی سمجھتا ہوں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تم شادی کر دو اور (اُس عارضہ کے بارے میں اُس کے ہونے والے شوہر کو) نہ بتانا۔

**10690 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، وَابْنِ فَرُوقَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي وَادْتُ ابْنَةً لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَدْرَكْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَاسْتَحْرَجْتُهَا، ثُمَّ إِنَّهَا أَذْرَكَتِ الْإِسْلَامَ مَعَنَا فَحَسَنَ إِسْلَامُهَا، وَإِنَّهَا أَصَابَتْ حَدًّا مِنْ حُدُودِ الْإِسْلَامِ، فَلَمْ نَفْجَاهَا إِلَّا وَقَدْ أَخَذَتِ السَّيِّئِينَ تَذْبُحُ نَفْسَهَا، فَاسْتَنْقَذْتُهَا، وَقَدْ خَرَجَتْ نَفْسُهَا فَدَاوَيْتُهَا حَتَّى بَرَأَ كَلْمُهَا، فَأَقْبَلْتُ إِقْبَالًا حَسَنًا، وَإِنَّهَا حُطِبَتْ إِلَيَّ فَأَذْكُرُ مَا كَانَ مِنْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: هَاهُ، لَيْنَ فَعَلْتَ لَا عَاقِبَتَكَ عُقُوبَةً، قَالَ أَبُو فَرُوقَةَ: يَسْمَعُ بِهَا أَهْلُ الْوَبَرِ، وَأَهْلُ الْوَدَمِ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ، يَتَحَدَّثُ بِهَا أَهْلُ الْأَمْصَارِ، أَنْكَحُهَا نِكَاحَ الْعَقِيفَةِ الْمُسْلِمَةِ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنی ایک بیٹی کو زندہ گاڑ دیا، پھر اُس کے مرنے سے پہلے اُس تک پہنچ گیا اور میں نے اُسے باہر نکال لیا، پھر اُس لڑکی نے اسلام کا زمانہ ہمارے ساتھ پایا اور اچھے طریقہ سے اسلام قبول کیا، پھر اُس نے قابلِ حد جرم کا ارتکاب کیا اور اُس نے چھری لے کر اپنے آپ کو ذبح کرنے کی کوشش کی، میں نے پھر اُسے بچالیا، اُس کی جان نکل جانی تھی، لیکن میں اُس کا علاج کرتا رہا یہاں تک کہ اُس کا زخم ٹھیک ہو گیا، تو وہ نئے سرے سے اچھی عورت بن گئی اب اُس کے لیے شادی کا پیغام مجھے دیا گیا ہے، تو کیا میں اُس کی یہ باتیں (اُس کے ہونے والے شوہر کے سامنے) ذکر کروں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے ایسا کیا، تو میں تمہیں سزا دوں گا۔ (یہاں ابو فروہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ) وبراوردوم والے لوگ اس کے بارے میں سنیں گے۔ اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تم یہ اس لیے ذکر کرنا چاہتے ہو تا کہ مختلف علاقوں کے لوگ اس بارے میں بات چیت کرتے رہیں، تم اُس لڑکی کا نکاح ایک پاکدامن مسلمان عورت کے طور پر کرو۔

**10691 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَتْ قَدْ زَنَتْ أَوْ سَرَقَتْ، وَلَمْ يَعْلَمْ حَتَّى نَكَحَهَا، ثُمَّ أَخْبَرَ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا قَالَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت زنا کر لیتی ہے یا چوری کر لیتی ہے اور مرد کو اس کا علم نہیں ہو پاتا، وہ اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے، پھر اُس مرد کو اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے یہ بات بتائی جاتی ہے، تو انہوں نے جواب دیا: عورت کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔

**10692 -** اِتَوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: هِيَ امْرَأَتُهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَا يُفَارِقُهَا،

وَلَا تُفَارِقُهُ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: ہر حالت میں وہ عورت اُس شخص کی بیوی رہے گی، وہ مرد اُس عورت سے علیحدگی اختیار نہیں کرے گا اور عورت اُس سے علیحدگی اختیار نہیں کرے گی۔

**10693 -** اِتَوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الَّتِي بَغَتْ قَبْلَ

أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا قَالَ: النِّكَاحُ كَمَا هُوَ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يُرَدُّ الصَّدَاقُ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

\*\*\* سلیمان شیبانی، امام شعبی کا قول ایسی عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو اپنی رخصتی ہونے سے پہلے زنا کا ارتکاب کر لیتی ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: نکاح تو برقرار رہے گا جبکہ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مہر کو لوٹا دیا جائے گا اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**10694 -** اِتَوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا أَحْدَثَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَارِقُهَا،

وَلَا شَيْءَ لَهَا

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد کے رخصت کروانے سے پہلے عورت زنا کا ارتکاب کر لیتی ہے تو مرد اُس سے علیحدگی اختیار کر لے گا اور عورت کو (مہر کے طور پر) کچھ نہیں ملے گا۔

**10695 -** آثَارُ صَاحِبِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: فَجَرَتْ امْرَأَةٌ عَلَى

عَهْدِ عَلِيٍّ، وَقَدْ زَوَّجَتْ، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: فَأَتَى بِهَا إِلَى عَلِيٍّ فَجَلَدَهَا مِائَةً، وَنَفَاها سَنَةً إِلَى نَهْرَى كَرْبَلَاءَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَرَدَّهَا عَلَى زَوْجِهَا بِنِكَاحِهَا الْأَوَّلِ "

\*\*\* علاء بن جابر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا، اُس کی شادی ہو چکی تھی، لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی، اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اُسے نہر کربلا کی طرف ایک سال کے لیے جلاوطن کر لیا، پھر وہ عورت واپس آئی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے نکاح کی بنیاد پر اُسے پہلے شوہر کی طرف واپس کر دیا۔

**10696 -** آثَارُ صَاحِبِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنْشٍ قَالَ: أَتَى

عَلِيٌّ بَرَجَلِي فَقَدْ زَنَى بِامْرَأَةٍ، وَقَدْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: أَرَزَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَمْ أُحْصِنْ قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ مِائَةً، وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، وَأَعْطَاهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ

\*\*\* حنش بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا، جس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور اُس نے ایک عورت کے ساتھ شادی بھی کر لی ہوئی تھی لیکن ابھی رخصتی نہیں کروائی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن میں محسن نہیں ہوں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں

حکم دیا تو اُسے ایک سو کوڑے لگائے گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور اُس عورت کو نصف مہر دلوا دیا۔

**10697 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جُلِدَ حَدَّ الزَّانَا فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يُعْلِمْهَا ذَلِكَ قَالَ: إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا، وَتُفَارِقُهُ إِنْ شَاءَتْ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَتُفَارِقُهُ إِنْ شَاءَتْ قَالَ: وَإِنْ كَانَتْ هِيَ الْمَحْدُودَةُ فَدَخَلَ بِهَا، وَلَمْ يَعْلَمْ فَلَهَا صَدَاقُهَا، وَيُغْرَمُ الَّذِي دَلَّسَهَا لَهُ، وَإِنْ كَانَ الْوَلِيُّ لَمْ يَعْلَمْ بِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا خَيْرٌ، وَلَا صَدَاقُ لَهَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس پر حد زنا جاری ہو چکی ہو اور پھر وہ کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور عورت کو اس کے بارے میں نہ بتائے، تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اُس عورت کی رخصتی کروا لیتا ہے تو اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گی اور پھر اگر وہ عورت چاہے تو اُس شخص سے علیحدگی اختیار کر لے اور اگر اُس مرد نے اُس عورت کی رخصتی نہیں کروائی، تو عورت کو نصف مہر ملے گا، اگر وہ چاہے گی، تو اُس سے علیحدگی اختیار کر لے گی۔

وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر عورت پر حد جاری ہوئی ہو اور مرد اُس کے ساتھ صحبت کر لے اور اُسے اس بات کا علم نہ ہو، تو عورت کو اُس کا مہر ملے گا اور جس شخص نے مرد کے ساتھ دھوکا کیا تھا، اُسے جرمانہ کا پابند کیا جائے گا، اگر عورت کے ولی کو اس بات کا علم نہیں تھا، تو اُس پر کوئی جرمانہ لازم نہیں ہوگا، اگر مرد نے عورت کی رخصتی نہیں کروائی، تو اُسے اختیار ہوگا (اگر وہ علیحدگی اختیار کر لیتا ہے) تو عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گا۔

**10698 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: النِّكَاحُ ثَابِتٌ كَمَا هُوَ

\*\*\* زہری فرماتے ہیں: (اس صورت حال میں) نکاح ثابت ہوگا، جس طرح وہ ہے۔

**10699 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَا: إِذَا جُلِدَ الرَّجُلُ حَدًّا فِي الزَّانَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أُوْنِسَ مِنْهُ تَوْبَةً، فَهَمَّا عَلَى نِكَاحِهِمَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ يَرُدُّ مِنَ النِّكَاحِ مَا يَرُدُّ مِنَ الرِّقَابِ

\*\*\* سعید بن مسیب اور طاؤس بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کو زنا میں حد کے طور پر کوڑے لگادیے جائیں، پھر اگر وہ شادی کرے اور یہ بات واضح ہو کہ وہ توبہ کر چکا ہے، تو اُن دونوں کا نکاح برقرار رہے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض حضرات کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے: جس عیب کی وجہ سے غلام یا کنیز کو واپس کیا جاسکتا ہے، اُس عیب کی وجہ سے نکاح کو بھی کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔

**10700 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَحْدُثُ بِهِ بَلَاءٌ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَرْأَةِ لَا يَرُدُّ الرَّجُلُ، وَلَا تُرَدُّ الْمَرْأَةُ. وَذَكَرَهُ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِيهِمِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے کوئی آزمائش (یعنی بیماری) لاحق ہو جاتی ہے، تو اُن

میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی اور مرد کی مثال عورت کی طرح ہوگی نہ تو مرد کو لوٹایا جاسکتا ہے نہ عورت کو لوٹایا جاسکتا ہے۔

حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی بات ذکر کی ہے۔

**10701 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ الرَّجُلُ إِنْ كَانَ بِهِ بَعْضُ الْأَرْبَعِ:

جَذَامٌ، أَوْ جُنُونٌ، أَوْ بَرَصٌ، أَوْ عَقْلٌ قَالَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ، هُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد میں ان چار میں سے کوئی ایک بیمار ہو یعنی جذام ہو یا جنون ہو یا برص ہو یا عقل ہو تو عطاء فرماتے ہیں: ایسی صورت میں عورت کو کوئی حق حاصل نہیں ہوگا، مرد عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

**10702 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ بِهِ بَرَصٌ، أَوْ جَذَامٌ، أَوْ جُنُونٌ، أَوْ

شِبْهُ ذَلِكَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ تَعْلَمْ مَا بِهِ حَتَّى بَنَى بِهَا؟ قَالَ: تَحْيَرٌ، وَلَهَا صَدَاقُهَا، وَإِنْ عَلِمَتْ قَبْلَ الْبِنَاءِ، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا شَيْءَ لَهَا، وَهُوَ أَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ إِلَى مَعْمَرٍ

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے برص یا جذام یا جنون یا اس جیسی کوئی اور بیماری لاحق ہو اور وہ کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور عورت کو معلوم نہ ہو کہ اُسے کیا بیماری ہے؟ یہاں تک کہ وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لے تو عطاء فرماتے ہیں: عورت کو اختیار دیا جائے گا (کہ وہ چاہے تو نکاح ختم کر سکتی ہے) البتہ عورت کو اُس کا مہر ملے گا، اگر عورت کو رخصتی سے پہلے اس کا علم ہو گیا تھا تو اُس کو نصف مہر ملے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: اس صورت حال میں اُسے کچھ نہیں ملے گا۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہ قول معمر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔)

**10703 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ امْرَأَةً فِي

إِمَارَةِ ابْنِ عُلْقَمَةَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ حَتَّى إِذَا مَضَتْ لَهُ أَخْبَرَ أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ زَنْتٌ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا، فَكَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فِيهَا: مَاذَا تَرَى لَهَا؟ فَكَتَبَ: عَلَيْهَا لَعْنَةُ اللَّهِ خُذْ لَهُ مَالَهُ، وَاقِمِ عَلَيْهَا حُدُودَ اللَّهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملک کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ابن علقمہ کی حکومت کے زمانہ میں ایک عورت کے ساتھ ایک شخص نے شادی کی جب اُس عورت کی رخصتی ہو گئی تو مرد کو یہ پتا چلا کہ وہ عورت نکاح سے پہلے زنا کر چکی ہے تو اُس نے عبدالملک کو اس بارے میں خط لکھا کہ آپ کی اس عورت کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو عبدالملک نے جواب میں لکھا: عورت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو! تو مرد کا مال (مہر میں ادا کی ہوئی رقم) وصول کر لو اور عورت پر اللہ کی حد کو جاری کرو۔

**10704 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسْتَب، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: بُصْرَةُ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بَكْرًا فَقَدْ خَلْتُ عَلَيْهَا، فَإِذَا هِيَ حُبْلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ، فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدْهَا. \* \* \* سعید بن مسیب نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص بصرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کی جب میں نے اُس کے ساتھ صحبت کی تو پتا چلا کہ وہ حاملہ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرد نے اُس عورت کے ساتھ جو وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے اُس کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا اور (اُس کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ) تمہارا غلام ہوگا اور جب وہ عورت بچہ کو جنم دیدے گی تو تم اُسے کوڑے لگوانا۔

10705 - حَدِيثُ نَبِيِّ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسْتَبِ مِثْلَهُ

\* \* \* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے۔

10706 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ وَاقَعَهَا وَبِهَا بَعْضُ

الْأَرْبَعِ وَلَمْ يَعْلَمْ، كَيْفَ بَوَّلَتْهَا وَقَدْ عَلِمَ، ثُمَّ كَتَمَهَا؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ غَرِمَ صَدَاقَهَا إِلَّا شَيْئًا مِنْهُ بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، وَمَا هَذَا إِلَّا رَأَى أَرَاهُ " قَالَ: وَلَهَا صَدَاقُهَا وَافِيًا، قُلْتُ: فَأَنكَحَهَا غَيْرُ وَلِيٍّ قَالَ: تُرَدُّ إِلَى صَدَاقِهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا

\* \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور عورت میں چار میں سے کوئی ایک بیماری ہوتی ہے اور مرد کو اس کا پتا نہیں چلتا تو اُس عورت کے ولی کا کیا حکم ہوگا جسے اُسے عیب کا پتا تھا اور پھر اُس نے اسے چھپا لیا؟ تو عطاء نے کہا: میرے خیال میں وہ اُس عورت کے مہر کی کچھ رقم کو تادان کے طور پر ادا کرے گا البتہ کچھ رقم جرمانہ میں شامل نہیں ہوگی، کیونکہ مرد نے عورت کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر لیا ہے اور یہ صرف میری ذاتی رائے ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس عورت کو اُس کا مکمل مہر ملے گا میں نے دریافت کیا: اگر ولی کی بجائے کسی اور نے اُس کا نکاح کیا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُس کو اُس عورت کے مہر کی طرف لوٹایا جائے گا اُس چیز کی وجہ سے جو مرد نے عورت کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے۔

10707 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ بِمَنْزِلَةِ الْمَرْأَةِ فِي ذَلِكَ إِنْ

كَانَ بِهِ بَعْضُ الْأَرْبَعِ قَالَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ هُوَ أَحَقُّ بِهَا

\* \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں مرد کا حکم عورت کی مانند ہوگا اگر اُس میں چار میں سے کوئی عیب ہو تو عطاء فرماتے ہیں: عورت کو اس صورت حال میں کوئی حق حاصل نہیں ہوگا، مرد عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

**10708 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَا كَانَ بِالرَّجُلِ مِنَ الْحَدِيثِ مِمَّا لَا يَخُصُّهُ بِلَاؤُهُ، فَهِيَ بِالْخِيَارِ فِيهِ إِذَا عَلِمْتُ، إِنْ شَأْنُ أَقَامَتْ مَعَهُ، وَإِنْ شَأْنُ فَارَقَتْهُ، وَمَا كَانَ فِيهِ مِمَّا يَخُصُّهُ فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ سعید بن مسیب کہتے ہیں: جب مرد میں کوئی ایسی بیماری ہو جو خاص نہ ہو تو عورت کو اس صورت حال میں اختیار ہوگا جب اُسے اس کا علم ہوگا اگر وہ چاہے گا تو مرد کے ساتھ رہے گی اگر چاہے گی تو اُس کے ساتھ علیحدگی اختیار کر لے گی اور اگر مرد میں کوئی ایسی بیماری ہو جو خاص ہو تو اُس کا نکاح جائز ہوگا۔

**10709 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ صَنْعَاءَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَلَمْ يَجْمَعْهَا حَتَّى جُذِمَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ فَارِقْهَا، وَلَكَ صَدَقُهَا، فَأَبَى، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ: أَنْ فَرِّقَ بَيْنَهُمَا، اسْمُ الرَّجُلِ عَوْسَجَةُ بْنُ أَنَسِ بْنِ دَاوُدَ مِنَ الْأَنْبَاءِ، وَاسْمُ الْمَرْأَةِ أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ بَرَسَا بْنِ سَعْدٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ صنعاء سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے ساتھ ایک شخص نے شادی کی ابھی اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی کہ مرد کو جذام ہو گیا اُس عورت نے مرد کو پیغام بھیجا کہ تم مجھ سے علیحدگی اختیار کر لو اور اپنا مہر واپس لے لو۔ مرد نے یہ بات تسلیم نہیں کی تو محمد بن یوسف نے اس بارے میں عبد الملک کو خط لکھا تو عبد الملک نے جوابی خط میں لکھا کہ تم اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کرواؤ اُس مرد کا نام عوسجہ بن انس بن داؤد تھا اور عورت کا نام اُم عمرو بنت برسا بن سعد تھا۔

**10710 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، قَضَى فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ، ثُمَّ جُذِمَ قَبْلَ الْبِنَاءِ بِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَرَدَّ إِلَيْهِ الصَّدَاقَ. قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: مَا أَرَى أَنْ يَفْرَقَ بَيْنَهُمَا، وَهُوَ أَخْوَجُ مَا كَانَ إِلَيْهَا

\*\*\* ابن ابوشیخ بیان کرتے ہیں: عبد الملک بن مروان نے ایک عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا جس کے ساتھ ایک مرد نے شادی کی اور پھر عورت کی رخصتی ہونے سے پہلے ہی مرد کو جذام ہو گیا تو عبد الملک نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی اور مرد کا دیا ہوا مہر اُسے واپس کر دیا۔

ابن ابوشیخ نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے خیال میں اُن دونوں کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی کیونکہ اب تو اُس مرد کو اُس عورت کی زیادہ ضرورت ہے۔

**10711 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: إِنْ عَرَضَ لَهُ ذَلِكَ بَعْدَمَا تَزَوَّجَهَا، فَهَمَّا عَلَى نِكَاحِهِمَا، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

\*\*\* حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد کے عورت کے ساتھ شادی کرنے کے بعد مرد کو یہ عارضہ لاحق ہوتا



ہے تو ان دونوں کا نکاح برقرار رہے گا اگرچہ مرد نے اس سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فُتُرْسِلُ إِلَيْهِ بِغَيْرِهَا

باب: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے

اور رخصتی کسی دوسری عورت کی کروادی جائے

10712 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ خَطَبَ امْرَأَةً إِلَى ابْنَتِهَا، وَلَهَا أُمُّ عَرَبِيَّةٌ فَأَمْلَكَهُ، وَلَهَا أُخْتُ مِنْ أَبِيهَا مِنْ أَعْجَمِيَّةٍ، فَأَدْخَلَتْ عَلَيْهِ ابْنَةَ الْأَعْجَمِيَّةِ فَجَامَعَهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ اسْتَكْرَهَا، فَقَضَى: أَنَّ الصَّدَاقَ لِلَّتِي دَخَلَ بِهَا، وَجَعَلَ لَهُ ابْنَةُ الْعَرَبِيَّةِ، وَجَعَلَ عَلَى ابْنَتِهَا صَدَاقَهَا، وَقَالَ: لَا يَدْخُلُ بِهَا حَتَّى يَخْلُوَ أَجَلَ أُخْتِهَا.

\*\*\* عطاء خراسانی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے ایک عورت کے باپ کو شادی کا پیغام دیا، اُس عورت کی ماں ایک عرب عورت تھی تو لڑکی کے باپ نے یہ رشتہ طے کر دیا، اُس لڑکی کی ایک سوتیلی بہن تھی جس کی ماں عجمی تھی تو عجمی عورت کی بیٹی کی رخصتی کروادی گئی مرد نے اُس عجمی عورت کی بیٹی کے ساتھ صحبت کر لی جب اگلے دن صبح اُسے محسوس ہوا (کہ یہ کسی عرب عورت کی بیٹی نہیں ہے تو اُس نے مقدمہ دائر کر دیا) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فتویٰ دیا کہ مرد نے جس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے اُس عورت کو مہر ملے گا اور مرد کے ہاں عربی عورت کی بیٹی کی رخصتی کروائی جائے گی اور اُس کا مہر لڑکی کے باپ کے ذمہ لازم ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اُس عربی عورت کی بیٹی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے گا جب تک اُس کی بہن کی عدت نہیں گزر جاتی۔

10713 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَةَ، أَنَّ عَلِيًّا قَضَى بِمِثْلِ ذَلِكَ

فِي مِثْلِهَا

\*\*\* محمد بن مرہ بیان کرتے ہیں: اس طرح کی صورت حال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند فیصلہ دیا ہے۔

10714 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلِ الْعَقْلِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَضِئِ، وَكَانَ صَاحِبًا لِعَلِيِّ قَالَ: قَضَى عَلِيٌّ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ فَأَرْسَلَ بِأُخْتِهَا، فَأَهْدَاهَا إِلَى زَوْجِهَا، فَقَضَى عَلِيٌّ لِلَّتِي بَنَى بِهَا مَا فِي بَيْتِهَا، وَعَلَى ابْنَتِهَا أَنْ يُجَهَّزَ الْأُخْرَى مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ يُرْسَلَ بِهَا إِلَى زَوْجِهَا

\*\*\* ابووضی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا جس نے اپنی ایک بیٹی کی شادی کسی شخص کے ساتھ کی اور رخصتی میں اُس کی بہن کو بھجوا دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ جس عورت کی رخصتی ہو گئی ہے گھر میں موجود تمام سامان اُس عورت کی ملکیت شمار ہوگا اور لڑکی کے باپ پر یہ بات لازم ہوگی



کہ وہ دوسری بیٹی کا سامان اپنی طرف سے تیار کروائے اور پھر اُسے اُس کے شوہر کے پاس بھیجے۔

**10715 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ رَجُلًا كُنَّ لَهُ خَمْسُ بَنَاتٍ فَزَوَّجَ أَحَدَهُنَّ رَجُلًا، فَزَفَّتْ إِلَيْهِ أُخْتَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَعَلَى أَبِيهَا صَدَاقُ هَذِهِ لَزْوَجِهَا، وَعَلَيْهِ أَنْ يُزَفَّهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ آتَاهَا مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ \*\*\* صالح بن سليمان، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں (کہ اُن کے زمانہ میں) ایک شخص کی پانچ بیٹیاں تھیں اُس نے اُن میں سے ایک بیٹی کی شادی کردی اور رخصتی اُس لڑکی کی بہن کی کروادی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کو (جس کی رخصتی ہو چکی ہے) مہر ملے گا کیونکہ مرد نے اُس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے اور عورت کے باپ پر اُس لڑکی کے مہر کی ادائیگی لازم ہوگی جو وہ اُس کے شوہر کو ادا کرے گا اور عورت کے باپ پر یہ بات بھی لازم ہوگی کہ وہ اصل لڑکی کی رخصتی کروائے، اگر مرد نے جانتے بوجھتے ہوئے بھی دوسری لڑکی کے ساتھ صحبت کی ہوگی تو اُس پر حد جاری ہوگی۔

**10716 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "كَانَ يَقُولُ فِي أَشْبَاهِ هَذَا: يُجْلَدُ الْأَبُ مِائَةً، يُنْكَلُ

\*\*\* زہری اس طرح کی صورت حال کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ لڑکی کے باپ کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اُسے سزا دی جائے گی۔

**10717 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لِلَّتِي بَنَى بِهَا صَدَاقُهَا عَلَى زَوْجِهَا، وَهُوَ لَزْوَجِهَا عَلَى أَبِيهَا، وَالْأُولَى امْرَأَتُهُ، وَلَا يَقْرُبُهَا حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّةَ الْتِي وَطِءَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ \*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: جس لڑکی کی رخصتی ہو گئی تھی اُس کو مہر کی ادائیگی اُس کے شوہر پر لازم ہوگی اور وہ رقم لڑکی کا شوہر لڑکی کے باپ سے حاصل کرے گا، پہلی والی لڑکی ہی اُس کی بیوی شمار ہوگی لیکن وہ اُس بیوی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکے گا جب تک اُس لڑکی کی عدت نہیں گزر جاتی جس کے ساتھ اُس نے صحبت کی تھی، اگر اُسے اس کا علم تھا۔

## بَابُ نِكَاحِ الْخَصِيِّ

باب: خصی شخص کا نکاح کرنا

**10718 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ خَصِيٍّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً حُرَّةً قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَزَوَّجَ الْخَصِيُّ إِذَا رَضِيََتْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے ایسے خصی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو آزاد عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر عورت راضی ہو تو خصی شخص شادی کر لے۔

**10719 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يَحِلُّ لِلْخَصِي أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً عَفِيفَةً

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خصی شخص کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ کسی مسلمان پاکدامن عورت کے ساتھ شادی کرے۔

## بَابُ أَجْلِ الْعَيْنِ

باب: عینین شخص کو دی جانے والی مہلت

**10720 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ النِّسَاءُ أَنْ يُؤَجَّلَ سَنَةً، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَّغْنِي أَنَّهُ يُؤَجَّلُ سَنَةً مِنْ يَوْمٍ تَرَفُّعُ أَمْرُهَا \*\*\* سعيد بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے جو عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا کہ اُسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

معر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُسے ایک سال کی مہلت اُس دن سے دی جائے گی جس دن عورت نے اپنا مقدمہ پیش کیا تھا۔

**10721 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ: جَعَلَ لِلْعَيْنِ أَجَلَ سَنَةٍ، وَأَعْطَاهَا صَدَاقَهَا وَافِيًا

\*\*\* سعيد بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عینین شخص کے لیے ایک سال کی مہلت مقرر کی ہے اور وہ شخص عورت کو اُس کا مہر پورا ادا کرے گا۔

**10722 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، أَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ مَسْعُودٍ: قَضَيَا بَانَهَا تَنْتَظُرُ بِهِ سَنَةً، ثُمَّ تَعْتَدُ بَعْدَ السَّنَةِ عِدَّةَ الْمُطَلَّاقَةِ، وَهُوَ أَحَقُّ بِأَمْرِهَا فِي عِدَّتِهَا

\*\*\* عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ عورت ایک سال تک اُس کا انتظار کرے گی، ایک سال گزرنے کے بعد وہ ایک طلاق یافتہ عورت کی طرح کی عدت گزارے گی اور اس عدت کے دوران وہ اپنے معاملہ کی زیادہ حقدار ہوگی (یعنی اس عدت کے دوران اُس کا شوہر اُس سے رجوع نہیں کر سکتا)۔

**10723 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوْرِيِّ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، وَخُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يُؤَجَّلُ الْعَيْنِ سَنَةً، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا وَلَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عینین کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**10724 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: رُفِعَ إِلَيْهِ عَيْنَيْنِ فَأَجَلَّهُ سَنَةً

\*\*\* حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن کے سامنے ایک عینین شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا تو انہوں نے اُسے ایک سال کی مہلت دی۔

**10725 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يُوجَلُّ الْعَيْنُ سَنَةً، فَإِنْ أَصَابَهَا، وَلَا فَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا

\*\*\* حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عینین شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر وہ عورت کے ساتھ صحبت کرنے پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ عورت اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہوگی۔

**10726 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْوَدِيِّ لَا يَأْتِي النِّسَاءَ قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ حِينَ أَغْلَقَ عَلَيْهَا الْبَابَ، وَتَنْتَظِرُ هِيَ بِهِ مِنْ يَوْمِ تَخَاصُمَهُ سَنَةً، فَأَمَّا قَبْلَ ذَلِكَ فَهِيَ عَفْوٌ عَفَتْ عَنْهُ. وَقَالَ ذَلِكَ عُمَرُ: فَإِذَا مَضَتْ سَنَةٌ اعْتَدْتُ عِدَّةَ الْمُطَلَّاقَةِ بَعْدَ السَّنَةِ وَكَانَتْ تَطْلِيقَةً، فَإِنْ لَمْ يُطْلَقْهَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ أَمَلَكَ بِأَمْرِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو عورت کے ساتھ صحبت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو انہوں نے جواب دیا: جب مرد عورت کے ساتھ دروازہ بند کر لے گا تو عورت کے لیے مہر لازم ہو جائے گا اور جس دن عورت نے اپنا مقدمہ پیش کیا تھا اُس دن سے وہ ایک سال تک اُس کا انتظار کرے گی (کہ اس دوران وہ ٹھیک ہو جائے) اس سے پہلے کی جو مدت ہے وہ عورت کی طرف سے معافی شمار ہوگی۔

اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یا عمر بن عبدالعزیز نے) یہ بات کہی ہے کہ جب ایک سال گزر جائے گا تو عورت ایک سال گزرنے کے بعد طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی اگرچہ مرد نے عورت کو طلاق نہ دی ہو اور وہ عورت اس عدت کے دوران اپنے معاملہ کی زیادہ مالک ہوگی (یعنی اس دوران مرد اُس سے رجوع نہیں کر سکتا)۔

**10727 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُوجَلُّ الْعَيْنُ سَنَةً، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا وَلَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا

\*\*\* حماد نے ابراہیم غنی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عینین شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر وہ عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور عورت کو پورا مہر ملے گا۔

**10728 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسَيْلٍ عَنْ امْرَأَةٍ قَبِيْ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَرَعَمَتْ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُهَا، وَقَالَ هُوَ: بَلَى قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَرَوِي عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ: تَدْعَى نِسَاءً فَيَكُنَّ حَتَّى يَجَامِعَهَا زَوْجُهَا

قَرِيبًا مِنْهُنَّ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِنَّ

\*\*\* معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شبہ ہو اور پھر کوئی مرد اُس کے ساتھ شادی کر لے، عورت کا یہ کہنا ہو کہ مرد اُس کے ساتھ صحبت نہیں کر سکا، جبکہ مرد یہ کہے کہ اُس نے صحبت کی ہے تو معمر نے بتایا کہ قنادہ نے بعض اہل علم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ کچھ خواتین کو بلوایا جائے گا وہ چھپ جائیں گی اور اُن کے قریب مرد عورت کے ساتھ صحبت کرے گا تو عورتوں سے یہ بات مخفی نہیں رکھے گی (کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کر سکا ہے یا نہیں کر سکا)۔

10729 - اقوال تابعین: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُولُ: يُعْلَمُ ذَلِكَ إِذَا جَامَعَهَا فَلْيُبْرِزْهُ لَهُمْ فِي تَوْبٍ. قَالَ عَبْدُ

الرَّزَاقِ: يَغْنَى الْمَنِيُّ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس بات کا پتہ یوں بھی چل سکتا ہے کہ جب مرد عورت کے ساتھ صحبت کرے تو اُن کے سامنے ایک کپڑے میں اُسے پیش کر دے۔ امام عبدالرزاق کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ منی کو دکھا دے۔

10730 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعَيْنِ قَالَ: إِنْ كَانَتْ امْرَأَةٌ ذِيْبًا فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ

وَيُسْتَحْلَفُ، وَإِنْ كَانَتْ بَغْرًا نَظَرَ إِلَيْهَا النِّسَاءُ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهَذَا أَحْسَنُ الْأَقَاوِيلِ فِيهِ، وَبِهِ نَأْخُذُ

\*\*\* سفیان ثوری عنین شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اگر اُس کی عورت شبہ ہو تو اس بارے میں مرد کے قول کا اعتبار کیا جائے گا اور اُس سے حلف لے لیا جائے گا اور اگر وہ کنواری ہو تو عورتیں اُس کا جائزہ لیں گی۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: اس بارے میں کہا جانے والا یہ سب سے بہترین قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

## بَابُ الْمَرْأَةِ تَنْكِحُ الرَّجُلَ وَهِيَ تَعْلَمُ أَنَّهُ عَيْنٌ

باب: جب کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ نکاح کر لے اور اُسے یہ پتا ہو کہ یہ مرد عنین ہے

10731 - اقوال تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَقْدَمَتْ امْرَأَةٌ عَلَى رَجُلٍ وَهِيَ تَعْلَمُ

أَنَّهُ لَا يَأْتِي النِّسَاءَ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهَا كَلَامُهُ، وَلَا خُصُومَتُهُ، هُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور عورت کو یہ پتا ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا تو عطاء نے کہا کہ ایسی صورت میں عورت کو اُس کے ساتھ بات کرنے کا یا اُس کے خلاف مقدمہ کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا، مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

## بَابُ الَّذِي يُصِيبُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَنْقُطِعُ

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کر لے اور پھر اُس کے بعد وہ اس کے قابل نہ رہے

10732 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ يُوَسَّوْسُ، وَقَدْ كَانَ يُصِيبُ

امْرَأَتَهُ قَالَ: لَا حَقَّ لَهَا، وَلَا كَلَامَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ہے جو دوسوہ کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر چکا ہوتا ہے (یعنی وہ ایک مرتبہ صحبت کر لیتا ہے اور بعد میں اس کے قابل نہیں رہتا) تو عطاء نے جواب دیا: اس صورت میں عورت کو حق حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی کلام کر سکے گی۔

10733 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْنَا: أَنَّهُ إِذَا أَصَابَهَا

مَرَّةً وَاحِدَةً فَلَا كَلَامَ لَهَا " قَالَ: قُلْتُ: أَثَبْتَ؟ قَالَ: لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُهُ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جب مرد عورت کے ساتھ ایک مرتبہ صحبت کر لے تو اب عورت کو کلام کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: کیا کسی مستند شخص سے یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم تو مسلسل یہ بات سنتے آرہے ہیں (یعنی کئی لوگوں کا یہی قول ہے)۔

10734 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ الْمَرْأَةَ فَتَضَعَبُهُ حِينَ

يُصِيبُهَا، ثُمَّ يَكْبُرُ حَتَّى لَا يَأْتِيَ النِّسَاءَ، ثُمَّ تَخَاصِمُهُ قَالَ: لَا كَلَامَ لَهَا، وَلَا حَقَّ، وَلَا نِعْمَةً، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے پھر وہ عورت کچھ عرصہ اُس کے ساتھ رہتی ہے اس دوران وہ مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت کرتا رہتا ہے پھر مرد کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت کے قابل نہیں رہتا تو وہ عورت اُس کے خلاف مقدمہ کر دیتی ہے عطاء نے جواب دیا: اس صورت میں عورت کو کلام کرنے کا حق نہیں ہوگا اُسے کوئی حق حاصل نہیں ہوگا کوئی نعمت حاصل نہیں ہوگی اور وہ مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

10735 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ:

جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَلْ لَكَ فِي امْرَأَةٍ لَا أَيْمَ وَلَا ذَاتَ بَغْلٍ؟ قَالَ: فَعَرَفَ عَلِيٌّ مَا تَعْنِي، فَقَالَ: مَنْ صَاحِبُهَا؟ قَالُوا: فُلَانٌ، وَهُوَ سَيِّدُ قَوْمِهِ قَالَ: فَجَاءَ شَيْخٌ قَدْ اجْتَنَحَ يَدَبُ، فَقَالَ: أَنْتَ صَاحِبُ هَذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَدْ تَرَى مَا عَلَيْنَا قَالَ: هَلْ مَعَ ذَلِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَلَا بِالسَّحْرِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: هَلَكْتَ وَأَهْلَكَتَ قَالَتْ: مَا تَأْمُرُنِي أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَالَ: بِتَقْوَى اللَّهِ وَالصَّبْرِ، مَا أَفْرِقُ بَيْنَكُمَا.

\*\*\* ہانی بن ہدانی بیان کرتے ہیں: ایک عورت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو ایسی عورت میں دلچسپی ہے جو نہ تو بیوہ ہے اور نہ ہی شوہر والی ہے؟ راوی کہتے ہیں: تو اُس کی جو مراد تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُس کا اندازہ ہو گیا، انہوں نے دریافت کیا: اس عورت کا شوہر کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں شخص ہے! وہ شخص اپنی قوم کا سردار تھا، راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک بوڑھا شخص آیا جو گھسٹ کر آ رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم اس کے شوہر ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! ہم پر جو آئی ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ اور کوئی عیب بھی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کوئی جادو ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت ہلاکت کا شکار ہوگئی اور تم نے ہلاکت کا شکار کر دیا۔ اُس عورت نے کہا: آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ماور صبر کرنے کی (تلقین کرتا ہوں) میں تم دونوں کے درمیان علیحدگی نہیں کرواؤں گا۔

10736 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مَثَلِ حَدِيثِ

التَّوَرِثِ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

10737 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَسْلَمَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا لَا يَصِيحُّهَا، فَأَرْسَلِ إِلَى زَوْجِهَا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: كَبُرْتُ وَذَهَبَتْ قُوَّتِي، فَقَالَ لَهُ: فَيُكْمُ تَصِيحُّهَا؟ قَالَ: فِي كُلِّ طَهْرٍ مَرَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: أَذْهَبِي فَإِنَّ فِيهِ مَا يَكْفِي الْمَرْأَةَ

\*\*\* اسلم بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہیں کر سکا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے شوہر سے بلوایا اور اُس سے دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا: میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں اور میری قوت ختم ہوگئی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم اُس سے کتنی مرتبہ صحبت کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: ایک طہر میں ایک مرتبہ! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عورت سے) فرمایا: تم جاؤ! کیونکہ اس مرد میں اتنی صلاحیت ہے جو ایک عورت کے لیے کفایت کرے۔

## بَابُ مَا يُشْتَرَطُ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ الْحَبَاءِ

باب: (شادی کے وقت) مرد پر کسی عطیہ کی ادائیگی کی شرط عائد کیے جانا

10738 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْ زَوْجِ امْرَأَةٍ وَشَرَطَ

لِنَفْسِهِ عَلَى الزَّوْجِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: هُوَ لِمَنْ يَفْعَلُ بِهِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "وَرَبَّمَا كَانَ مَعْمَرٌ يَقُولُ: هَكَذَا، وَرَبَّمَا قَالَ: مَنْ يَفْعَلُ بِهِ"

\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے ایسے ولی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی عورت کی شادی کرواتا ہے اور اپنی ذات کے لیے مرد پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ وہ اُسے اتنا عطا دے گا عکرمہ نے کہا: یہ اُس کے لیے ہوگا جو ایسا کرے گا۔ امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: بعض اوقات معمر نے یہ بات بیان کی ہے اور بعض اوقات انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کون ایسا کرے گا؟

**10739 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نِكَحْتُ عَلَى صَدَاقٍ، أَوْ حَبَاءٍ، أَوْ عِدَّةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ، فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَ، وَاحْتَقَ مَا يُكْرَمُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ وَأُخْتُهُ.

\*\* عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بھی عورت کا نکاح کسی مہر یا عطیہ یا وعدہ کی بنیاد پر کیا جائے جو نکاح کی عصمت سے پہلے ہو تو وہ اُس عورت کو ملے گا اور جو نکاح کی عصمت (یعنی ایجاب و قبول) کے بعد ہو تو یہ اُس شخص کو ملے گا جسے یہ دیا گیا ہے اور آدمی کی جس حوالے سے عزت افزائی کی جاتی ہے اُس میں سب سے زیادہ حقدار وہ اپنی بیٹی یا اپنی بہن کے حوالے سے ہونے والی اس عزت افزائی کا ہے۔

**10740 -** اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: سَمِعْتُ الْمُثَنَّى يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرٍو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ عَمْرٍو: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے منقول ہے جبکہ عمرو نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے بھی منقول ہے۔

**10741 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيَّ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**10742 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اشْتَرِطَ فِي نِكَاحِ الْمَرْأَةِ فَهُوَ مِنْ صَدَاقِهَا. وَقَضَى بِذَلِكَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي جُمَحٍ

\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: عورت کے نکاح میں جو بھی شرط عائد کی جاتی ہے وہ عورت کے مہر کا حصہ شمار ہوگی۔ عمر بن

حدیث: 10739: سنن ابی داود - کتاب النکاح، باب فی الرجل یدخل بامراتہ قبل ان ینقدها شیئا - حدیث: 1831، السنن للنسائی - کتاب النکاح، التزوید علی نواة من ذهب - حدیث: 3318، السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب النکاح، التزوید علی نواة من ذهب - حدیث: 5355، السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب الصداق، باب الشرط. فی البهر - حدیث: 13491



عبد العزیز نے بنو حنفیہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے بارے میں اس بات کا فیصلہ دیا تھا۔

**10743 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ حَرَمَ الْمَرْأَةِ مِنْ مَهْرٍ أَوْ عَطِيَّةٍ فَهُوَ لَهُ، وَاحْتَقَ مَا أَكْرَمَ بِهِ الْمَرْءُ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ

\*\*\* مکحول روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس مہر یا عطیہ کے عوض میں تم عورت کی قابل احترام جگہ کو حلال قرار دیتے ہو تو وہ اس کی ملکیت شمار ہوگا اور آدی کی جس چیز کی وجہ سے عزت افزائی کی جاتی ہے اس میں سب سے زیادہ حقدار اس کی بیٹی اور اس کی بہن ہے۔

**10744 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي وَلِيِّ زَوْجِ امْرَأَةٍ وَاشْتَرَطَ عَلَى زَوْجِهَا شَيْئًا لِنَفْسِهِ، فَقَضَى عُمَرُ: أَنَّهُ مِنْ صَدَاقِهَا

\*\*\* ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ولی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: جس نے ایک عورت کی شادی کی تھی اور اس کے شوہر پر اپنی ذات کے لیے کچھ ادائیگی کی شرط مقرر کی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ چیز اس عورت کا مہر شمار ہوگی۔

**10745 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نِكَحْتَ عَلَى صَدَاقٍ، أَوْ حَبَاءٍ، أَوْ عِدَّةٍ إِذَا كَانَتْ عُقْدَةُ النِّكَاحِ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا قَالَ: وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ حَبَاءٍ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَ، فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَهَا نِصْفُ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ مِنْ صَدَاقٍ أَوْ حَبَاءٍ

\*\*\* ایوب اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے کہ جس بھی عورت کا نکاح کسی مہر یا عطیہ یا وعدہ یا ادائیگی کے وعدہ کی شرط پر کیا گیا ہو تو جب نکاح کا معاہدہ اس شرط پر ہوا ہو تو وہ اس عورت کو ملے گا اور اس کے مہر کا حصہ شمار ہوگا اور جو عطیہ اس کے بعد ہوگا تو یہ عطیہ اس شخص کو ملے گا جسے وہ دیا گیا ہے اگر مرد عورت کو طلاق دیدیتا ہے تو عورت کو اس چیز کا نصف ملے گا جو نکاح کے معاہدہ کے وقت مہر یا عطیہ کے طور پر مرد نے اس پر لازم قرار دیا تھا۔

**10746 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نِكَحْتَ فَاشْتَرَطَ عَلَى زَوْجِهَا أَنْ لَا يَحْيِيَهَا مِنَ الْكُرَامَةِ كَذَا، وَلَا يَمْنَحُهَا وَلَا يَبِيْهَا قَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ صَدَاقِهَا، فَإِنْ تَكَلَّمْتَ فِيهِ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ، وَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَهَا نِصْفُ ذَلِكَ كُلِّهِ، وَإِنْ حَابَاهُمْ بِشَيْءٍ سِوَى صَدَاقِهَا فَلَيْسَ هُوَ لَهُمْ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس بھی عورت کا نکاح ہوتا ہے اور اس کے شوہر پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ عورت کے بھائی کو عزت افزائی کے طور پر کچھ دے گا یا اس کے ماں باپ کو دے گا تو عطاء فرماتے ہیں: یہ چیز عورت کا مہر شمار ہوگی اگر وہ اس کے بارے میں کلام کرتی ہے (یعنی مطالبہ کرتی ہے) تو وہ اس کی زیادہ حقدار شمار ہوگی اگر مرد اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو اس عورت کو ساری چیزوں کا نصف حصہ ملے گا اور اگر مرد عورت کے مہر کے علاوہ ان لوگوں کو عطیہ کے طور

پر کوئی چیز دیتا ہے تو پھر (طلاق کی صورت میں) وہ چیز اُن لوگوں کے پاس نہیں رہے گی۔

**10747 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، أَنَّ أَبَاهُ، كَانَ يَقُولُ: مَا اشْتَرَطُوا مِنْ كَرَامَةِ فِي الصَّدَاقِ لَهُمْ فَهِيَ مِنْ صَدَاقِهَا، وَهِيَ أَحَقُّ بِهِ إِنْ تَكَلَّمْتُ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُن لوگوں نے مہر میں عزت افزائی کے طور پر جو شرط مقرر کی ہو تو وہ چیز عورت کے مہر کا حصہ شمار ہوگی اور اگر وہ اُس کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ اس کی زیادہ حقدار ہوگی۔

## بَابُ الْجُلُوءِ

باب: جلوہ (یعنی کسی بھی قسم کی ادائیگی کے وعدہ) کا حکم

**10748 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْجُلُوءِ قَالَ: لَيْسَتْ بِشَيْءٍ حَتَّى تُقْبَضَ

\*\*\* سفیان ثوری ادائیگی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت تک کوئی چیز شمار نہیں ہوگی جب تک قبضہ میں نہیں لی جاتی۔

**10749 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سُئِلَ، عَنِ الْجُلُوءِ، إِذَا تَوَفَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ: إِنَّ كَانَ نَحْلُهَا، وَأَشْهَدَ لَهَا، فَذَلِكَ لَهَا جَائِزٌ فِي مَالِهِ، وَإِنْ كَانَ سَمِعَ بِأَمْرِ فَلَا شَيْءَ لَهَا، وَقَضَى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرَاهَا شَيْئًا

\*\*\* ابن جریج نے ابن شہاب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے جلوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جب مرد کا انتقال ہو جاتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: اگر تو مرد نے عورت کو عطیہ کرتے ہوئے اس بات پر گواہ بھی بنا لیا تھا تو مرد کے مال میں سے عورت کو اس کی ادائیگی جائز ہوگی اور اگر اُس نے کسی بات کے بارے میں سنا تھا تو عورت کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

عبد الملک نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا جبکہ عمر بن عبد العزیز جلوہ کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

باب: کون سی خواتین کو نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے؟

**10750 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّ عُمَرَو بْنَ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدَّ إِلَى الْكُعْبَةِ فَوَعظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَا يُصَلِّينَ أَحَدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى اللَّيْلِ، وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا تُسَافِرِ امْرَأَةً إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا تَقْدَمَنَّ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلَى خَالَئِهَا.

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگا کر لوگوں کو وعظ و

نصیحت کی اور پھر ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص رات ہونے تک (یعنی سورج غروب ہونے تک) عصر کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہ کرے اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا نہ کرے اور عورت صرف اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ تین دن کی مسافت تک کا سفر کرے اور عورت اپنی پھوپھی پر اور اپنی خالہ پر آگے نہ آئے (یعنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی نہ کی جائے)۔

**10751 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى، قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**10752 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَلَّغْنَا أَنَّهُ يُنْهَى عَنْ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ

الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَعَمَّتِهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ: يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا قَالَ: لَا ذَلِكَ مِثْلُ الْوِلَادَةِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عورت اور اس کی رضاعی

خالہ یا رضاعی پھوپھی کو نکاح میں جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: کیا ان دونوں کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بھی ولادت کی مانند ہے (یعنی نسبی رشتہ کی مانند ہے)۔

**10753 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اس کی

خالہ یا پھوپھی سے نکاح کیا جائے (یعنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی کی جائے)۔

**10754 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا، أَوْ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا. قَالَ

عَمْرُو: فَأَمَّا بِنْتُ الْعَمِّ فَلَمْ أَسْمَعْ بِهَا

\*\*\* ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے (کہ نکاح میں) عورت اور

اس کی خالہ کو یا عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع کر لیا جائے۔

عمر و بیان کرتے ہیں: جہاں تک چچا زاد کا تعلق ہے تو میں نے اس کے بارے میں کوئی روایت نہیں سنی۔

**10755 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

حدیث: 10753: سنن الدارمی - ومن کتاب النکاح' باب الحال التي يجوز للرجل ان يعطى فيها - حدیث: 2150

السنن للنسائی - کتاب النکاح' الجمع بین البراءة وعتبتها - حدیث: 3255' السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب النکاح' تحریم

الجمع بین البراءة وعتبتها - حدیث: 5272' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم' مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ -

حدیث: 6974' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسبہ احمد - حدیث: 354' مستخرج ابی عوانۃ - مبتدا

کتاب النکاح وما یشاکله' باب بیان ابطال نکاح الرجل البراءة وعنده عتبتها وخالتها - حدیث: 3333

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا  
 \*\* ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے  
 کہ عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی پر یا اُس کی خالہ پر نکاح کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی کی  
 جائے)۔

10756 - حَدِيثُ نُبَيٍّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: نَهَى  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا  
 \*\* ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا  
 ہے (کہ نکاح میں) عورت اور اُس کی پھوپھی کو یا عورت اور اُس کی خالہ کو جمع کیا جائے۔

10757 - اقوال تابعين: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ  
 الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا. قُلْتُ: قَطُّ؟ قَالَ: أَوْ عَمَّةِ أَبِيهَا، أَوْ خَالَه أَبِيهَا  
 \*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اس بات سے منع کیا کرتے تھے  
 کہ (نکاح میں) عورت اور اُس کی پھوپھی کو جمع کر لیا جائے۔ میں نے دریافت کیا: صرف؟ انہوں نے جواب دیا: یا اپنے باپ  
 کی پھوپھی کو یا اپنے باپ کی خالہ کو جمع کیا جائے۔

10758 - حَدِيثُ نُبَيٍّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلَا  
 تُنْكَحُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى ابْنَةِ أُخْتِهَا

\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے ساتھ اُس کی بھانجی پر  
 نکاح نہ کیا جائے اور کسی عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی پر نکاح نہ کیا جائے اور کسی عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی پر نکاح نہ کیا  
 جائے اور کسی عورت کے ساتھ اُس کی خالہ پر نکاح نہ کیا جائے اور کسی عورت کے ساتھ اُس کی بھتیجی پر نکاح نہ کیا جائے۔

10759 - حَدِيثُ نُبَيٍّ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّوَرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:  
 نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ عَلَى خَالَتِهَا  
 \*\* امام شعبی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ  
 عورت کے ساتھ اُس کی پھوپھی پر یا اُس کی خالہ پر نکاح کیا جائے۔

10760 - آثار صحابه: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّوَرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ كَرِهَ الْعَمَّةَ  
 وَالْخَالَهَ مِنَ الرِّضَاعَةِ

\*\* عکرمہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (بیوی کی) رضاعی

پھوپھی اور خالہ کے ساتھ نکاح کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔

**10761 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَعَمَّتَيْهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ؟ قَالَ: لَا، ذَلِكَ مِثْلُ الْوِلَادَةِ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص کسی عورت اور اُس کی رضاعی پھوپھی کو نکاح میں جمع کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ ولادت کی مانند ہے۔

**10762 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: وَأَكْرَهُ عَمَّتَكَ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَخَالَتَكَ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تمہاری رضاعی پھوپھی کو اور تمہاری رضاعی خالہ کو بھی مکروہ قرار دوں گا۔

**10763 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيَجْمَعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ بِنْتِ عَمَّتَيْهَا؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا عورت اور اُس کی پھوپھی زاد بہن کو نکاح میں جمع کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**10764 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ ابْنَتِي الْعَمِّ

\*\*\* ابن ابوشیح نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ دو چچا زاد بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے۔

**10765 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي ابْنَتِي الْعَمِّ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا قَالَ: مَا هُوَ بِحَرَامٍ إِنْ فَعَلَهُ، وَلَكِنَّهُ مِنْ أَجْلِ الْقَطِيعَةِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ دو چچا زاد بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر آدمی ایسا کر لیتا ہے تو یہ حرام نہیں ہے، لیکن قطع رحمی کی وجہ سے اسے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

**10766 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتَيْهَا، أَوْ عَلَى خَالَاتِهَا، فَإِنَّهُنَّ إِذَا فَعَلْنَ ذَلِكَ فَطَعْنَ أَرْحَامَهُنَّ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اُس کی خالہ پر یا اُس کی پھوپھی پر نکاح کر لیا جائے، کیونکہ جب وہ عورتیں ایسا کریں گی تو وہ آپس کی رشتہ داری کے حقوق کو پامال کر دیں گی۔

**10767 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْفَقَّاءِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى ذَاتِ قَرَاتِهَا كَرَاهِيَةِ الْقَطِيعَةِ  
 \*\* اسحاق بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے ساتھ اُس کی رشتہ دار  
 خاتون کے ہوتے ہوئے نکاح کر لیا جائے کیونکہ اس میں رشتہ داری کے حقوق کی پامالی کا اندیشہ ہے۔

**10768 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ، لَوْ كَانَتْ إِحْدَاهُمَا رَجُلًا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُهَا، قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ مِنَ النَّسَبِ، وَلَا يَكُونُ بِمَنْزِلَةِ امْرَأَةٍ وَابْنَةٍ زَوْجَهَا يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا إِنْ شَاءَ**  
 \*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ وہ دو ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرے کہ اگر  
 اُن میں سے کوئی ایک مرد ہوتا تو اُس کے لیے دوسری کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہ ہوتا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یوں ہوگی کہ اگر یہ نسبی اعتبار سے ہو اُس میں ایک عورت  
 اور اُس کے شوہر کی بیٹی شامل نہیں ہوں گے کیونکہ اگر وہ مرد چاہے تو اُن دونوں کو نکاح میں جمع کر سکتا ہے۔

**10769 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَمَّاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ: هَلْ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَاتِهَا أَوْ عَلَى عَمَّتَيْهَا؟ قَالَ: لَا، قَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ قَدْ دَخَلَ، وَأَعَوَّلْتُ لَهُ، أَفَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَا أَدرِي قَالَ: فَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ قَوْلِ الْقَاسِمِ فِي ذَلِكَ كُتِبَ، فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، فَقَالَ: لَا يَنْكِحُهَا، فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَعَوَّلْتُ قَالَ: وَأَنْ يَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتَيْهَا أَوْ عَلَى خَالَاتِهَا**

\*\* سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد سے دریافت کیا: کیا کسی عورت کے ساتھ اُس کی خالہ پر یا  
 اُس کی پھوپھی پر نکاح کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔ میں نے اُن سے  
 دریافت کیا: تو کیا اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروائی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! راوی کہتے ہیں: میں  
 نے مجاہد سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی قاسم کے جواب کی مانند جواب دیا: میں نے عمرو بن شعیب سے  
 دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: مرد اُس عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرے گا، میں نے دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: ان  
 دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی عورت سے اُس کی پھوپھی  
 پر یا اُس کی خالہ پر نکاح کیا جائے۔

**10770 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ حَسَنَ بْنَ حُسَيْنٍ بِنِ عَلَى نَكَحَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةً بِنْتَ مُحَمَّدٍ بِنِ عَلِيٍّ، وَابْنَةُ عُمَرَ بِنِ عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ فَجَمَعَ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمِّ، وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: هُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُمَا. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،**

\*\* حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: حسن بن علی نے ایک ہی رات میں محمد بن علی کی صاحبزادی کے ساتھ اور عمر بن علی کی

صاحبزادی کے ساتھ نکاح کر لیا تو انہوں نے نکاح میں دو چچا زاد بہنوں کو جمع کر لیا، محمد بن علی نے اس کے بارے میں یہ فرمایا تھا: یہ (یعنی اُن دونوں خواتین کے شوہر) ہمارے نزدیک ان دونوں خواتین سے زیادہ محبوب ہیں۔

**10771 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مِثْلَهُ قَالَ: فَاصْبَحَ نِسَاؤُهُمْ لَا

يُدْرِينَ إِلَىٰ آيِهِمَا يَذْهَبَنَّ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ اگلی صبح خواتین کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اُن دونوں ذلہنوں میں سے کس کے گھر جائیں!

**بَابُ هَلْ يَنْكِحُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَقَدْ أَصَابَ أَبُوهُ أُمَّهَا**

**باب: کیا کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے**

**جس کی ماں کے ساتھ مرد کا باپ صحبت کر چکا ہو؟**

**10772 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَةً فَتَنْكِحُ رَجُلًا

فَقِيلَ لَهُ جَارِيَةٌ، وَقَدْ كَانَ لِرِزْوَجِهَا الْأَوَّلِ ابْنٌ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَةُ امْرَأَتِهِ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ تَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ

\*\*\* ابن ابونجیح نے عطاء کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی عورت کو طلاق دے دیتا ہے پھر وہ عورت کسی اور شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور اُس دوسرے شخص کی بیٹی کو جنم دیتی ہے، اُس عورت کے پہلے شوہر کا ایک بیٹا بھی ہوتا ہے تو عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پہلے شوہر کا بیٹا اُس عورت کی دوسرے شوہر سے پیدا ہونے والی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لے جس کے ساتھ اُس عورت نے بعد میں شادی کی تھی۔

**10773 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، أَنَّهُمَا قَالَا: لَا بَأْسَ بِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ:

وَقَالَ هَ الْحَسَنُ أَيْضًا

\*\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**10774 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ

ابْنَةَ امْرَأَةٍ، قَدْ كَانَ أَبُوهُ وَطَنَهَا: فَمَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ قَبْلَ أَنْ يَطَاكَا أَبُوهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْكِحَهَا، وَمَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ بَعْدَ أَنْ وَطَنَهَا أَبُوهُ فَلَا يَتَزَوَّجُ شَيْئًا مِنْ وَلَدِهَا

\*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی کسی ایسی عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کرے جس عورت کے ساتھ آدمی کا باپ صحبت کر چکا ہو، لیکن آدمی کے باپ کے اُس



عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُس کی جو اولاد تھی اُس کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن آدمی کے باپ کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اُس عورت نے جن بچوں کو جنم دیا (جو کسی دوسرے شوہر سے ہوں) تو اُس کی اُس اولاد میں سے کسی کے ساتھ آدمی شادی نہیں کر سکتا۔

**10775 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ: أَعْلِمْتَ أَحَدًا يَكْرَهُ ذَلِكَ؟**

قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ يَكْرَهُهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ أَعْلَمْ أَحَدًا يَكْرَهُهُ إِلَّا مَا ذَكَرَ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ  
 \*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابونعج سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسے شخص کا علم ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجاہد اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہو البتہ طاوُس اور مجاہد کے بارے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے (کہ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے)۔

## بَابُ التَّحْلِيلِ

باب: حلالہ کرنا

**10776 - آثَارِ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ**

عُمَرَ، عَنْ تَحْلِيلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا، فَقَالَ: ذَلِكَ السِّفَاحُ

\*\* زہری نے عبد الملک بن مغیرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عورت کے اُس کے سابقہ شوہر کے لیے حلال قرار دینے (یعنی حلالہ کروانے) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ زنا ہے۔

**10777 - آثَارِ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ قَبِيصَةَ**

بْنِ جَابِرٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا أُوتَى بِمُحْلِلٍ وَلَا بِمُحَلِّلَةٍ إِلَّا رَجَمْتُهُمَا

\*\* قبیصہ بن جابر اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جس بھی حلالہ کرنے والے مرد یا عورت کو لایا گیا تو میں اُن دونوں کو سنگسار کروادوں گا۔

**10778 - آثَارِ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكَ الْعَامِرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ،**

يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَةً عَمَّ لَهُ، ثُمَّ رَغِبَ فِيهَا، وَنَدِمَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ يُحِلُّهَا لَهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ:

كِلَاهُمَا زَانٍ، وَإِنْ مَكَتَا كَذَا وَكَذَا، وَذَكَرَ عَشْرِينَ سَنَةً، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُحِلَّهَا لَهُ

\*\* عبد اللہ بن شریک عامری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا اُن سے ایسے شخص کے

بارے میں دریافت کیا گیا جس نے اپنی چچا زاد (بیوی) کو طلاق دے دی پھر وہ اُس عورت کے ساتھ دوبارہ شادی کرنا چاہتا ہے

وہ ندامت کا شکار ہوا ہے اب وہ یہ چاہتا ہے کہ کوئی اور شخص اُس عورت کے ساتھ شادی کر کے اُس عورت کو اُس کے لیے حلال کر

دے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (حلالہ کے طور پر نکاح کرنے والے) دونوں میاں بیوی زانی ہوں گے اگرچہ وہ

دونوں اتنا عرصہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں، انہوں نے بیس سال کا ذکر کیا، یا اس کی مانند کسی مدت کا ذکر کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو یہ بات جانتا ہے کہ مرد یہ چاہتا ہے کہ اُس عورت کو پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے۔

**10779 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا؟ قَالَ: إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللَّهَ فَأَنْدَمَهُ، وَأَطَاعَ الشَّيْطَانَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ يُحْلِلُهَا لَهُ؟ قَالَ: مَنْ يُخَادِعِ اللَّهَ يَخْدَعُهُ

\*\*\* مالک بن حویرث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا، وہ بولا: میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ندامت کا شکار کر دیا، اُس نے شیطان کی پیروی کی تو شیطان نے اُس کے لیے کوئی گنجائش نہیں رکھی، اُس شخص نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو اُس عورت کو اُس شخص کے لیے حلال کروا دیتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے دھوکا کو لوٹا دیتا ہے۔

**10780 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُحْلِلُ عَامِدًا، هَلْ عَلَيْهِ عُقُوبَةٌ؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُهُ، وَإِنِّي لَا أَرَى أَنْ يُعَاقَبَ قَالَ: وَكُلُّ أَنْ يُمَالُوا عَلَى ذَلِكَ مُسِنَّونَ وَإِنْ أَعْظَمُوا الصَّدَاقَ "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جان بوجھ کر حلالہ کروانے والے شخص کا حکم کیا ہے؟ کیا اُسے سزا دی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے اس کا علم نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اُسے سزا دی جانے چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا: اس میں شامل ہونے والے سب لوگ برابر کے مجرم شمار ہوں گے، اگرچہ اُن لوگوں نے زیادہ مہر ہی مقرر کیا ہو۔

**10781 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنَّ نَوَى النَّكَاحِ، أَوْ الْمُنْكِحِ، أَوْ الْمَرْأَةِ، أَوْ أَحَدٍ مِنْهُمْ التَّحْلِيلَ فَلَا يَصْلُحُ

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: اگر نکاح کرنے والا شخص یا نکاح کروانے والا شخص یا عورت یا اُن میں سے کوئی ایک حلالہ کروانے کی نیت رکھتا ہو تو یہ درست نہیں ہوگا۔

**10782 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِالتَّحْلِيلِ بَأْسًا، إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ

\*\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ حلالہ کروانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ میاں بیوی میں سے کسی کو اس کا علم نہ ہو۔

**10783 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ طَلَّقَهَا الْمُحْلِلُ فَلَا تَحِلُّ لَزَوْجِهَا الْأَوَّلِ، يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِذَا كَانَ نِكَاحُهُ عَلَى وَجْهِ التَّحْلِيلِ

\*\*\* قنادہ فرماتے ہیں: اگر حلالہ کرنے والا شخص عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی، اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی جبکہ اُس مرد کا نکاح حلالہ کروانے کے طور پر ہوا ہو۔

**10784 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ نَكَحَ امْرَأَةً مُحَلَّلًا عَامِدًا، ثُمَّ رَغِبَ فِيهَا، فَأَمْسَكَهَا. قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے حلالہ کروانا چاہتا ہے اور پھر وہ اُس عورت میں دلچسپی کرتا ہے اور اپنے ساتھ رکھ لیتا ہے تو عطاء نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**10785 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُولُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِيُحِلَّهَا، وَلَا يُعْلِمَهَا، فَقَالَ الْحَسَنُ: اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَكُنْ مِسْمَارَ نَارٍ فِي حُدُودِ اللَّهِ

\*\*\* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک ایسا شخص جو کسی عورت کے ساتھ حلالہ کے طور پر نکاح کرتا ہے اور وہ عورت کو اس بارے میں نہیں بتاتا تو حسن بصری بیان کرتے ہیں: تم اللہ سے ڈرو! اور اللہ کی حدود کے بارے میں تم آگ کو ہوا دینے والے نہ ہو جاؤ۔

**10786 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: أَرْسَلَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ فَرَزَّوَجَتُهُ نَفْسَهَا لِيُحِلَّهَا لِزَوْجِهَا، فَأَمَرَهُ عَمْرُو: أَنْ يَقِيمَ عَلَيْهَا وَلَا يُطَلِّقَهَا، وَأَوْعَدَهُ بِعَاقِبَةٍ إِنْ طَلَّقَهَا قَالَ: وَكَانَ مُسْكِنًا لَا شَيْءَ لَهُ، كَانَتْ لَهُ رَفْعَتَانِ يَجْمَعُ أَحَدَهُمَا عَلَى فَرْجِهِ، وَالْأُخْرَى عَلَى ذُبُرِهِ، وَكَانَ يُدْعَى ذَا الرُّفْعَتَيْنِ.

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے ایک شخص کو پیغام بھیجا اور اپنی شادی اُس شخص کے ساتھ کروادی تاکہ وہ شخص اُس عورت کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کروادے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس عورت کو اپنے پاس رکھے اور اُسے طلاق نہ دے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ڈرایا کہ اگر اُس نے اُس عورت کو طلاق دی تو وہ اُسے سزا دیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایک غریب آدمی تھا جس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی اُس کے پاس کپڑوں کے دو چھیتڑے تھے جن میں سے ایک کو اپنی شرمگاہ پر رکھتا تھا اور دوسرے کو اپنی پیٹھ پر رکھتا تھا اور اُسے دو چھیتڑوں والا کہا جاتا تھا۔

**10787 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین سے منقول ہے۔

**10788 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: طَلَّقَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ امْرَأَةً فَبَتَّهَا وَمَرَّ بِشَيْخٍ، وَابْنٍ لَهُ مِنَ الْأَعْرَابِ بِالسُّوقِ قَدِمَا لِيَجَارَةَ لَهَا، فَقَالَ لِلْفَتَى: هَلْ فِيكَ خَيْرٌ؟ ثُمَّ مَضَى عَنْهُ، ثُمَّ كَرَّ عَلَيْهِ وَكَلَّمَهُ قَالَ: نَعَمْ، فَأَرِنِي بِذَلِكَ، فَأَنْطَلَقَ بِهِ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، وَأَمَرَهُ بِنِكَاحِهَا فَبَاتَ مَعَهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ

اَسْتَاذَنَ لَهُ فَاِذْنٌ لَهُ، وَاِذَا هُوَ قَدْ وَاَلَاهَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَئِنْ هُوَ طَلَّقَنِيْ لَا اَنْكِحُكَ اَبَدًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ، فَدَعَا، فَقَالَ: لَوْ نَكَحْتَهَا لَفَعَلْتُ بِكَ، فَتَوَاعَدَهُ فَدَعَا رَوْحَهَا، فَقَالَ: الزَّمَهَا

قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ غَيْرُ مُجَاهِدٍ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَبَتَّهَا، وَكَانَ مَسْكِينٌ بِالْمَدِيْنَةِ، اَرَاهُ مِنَ الْاَعْرَابِ، يُقَالُ لَهُ: ذُو النَّمِرَتَيْنِ، فَجَاءَتْهُ عُجُوزٌ، فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ فِيْ نِكَاحٍ، وَصَدَاقٍ، وَشُهُودٍ، وَتَبِيتُ مَعَهَا، ثُمَّ تُصْبِحُ فَتُفَارِقُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ ذَلِكَ فَبَاتَ مَعَهَا، فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحَ كَسَتْهُ حُلَّةٌ، وَقَالَتْ: اِنِّيْ مُبْقِيْمَةٌ لَكَ، وَاِنَّهُ يَسْأَلُكَ اَنْ تُطْلِقَنِيْ، فَذَهَبَ اِلَى عُمَرَ، فَدَعَا عُمَرَ الْعُجُوزَ، فَضَرَبَهَا ضَرْبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ قَامَتْ لِيْ بَيْتَةٌ، وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَاكَ يَا ذَا النَّمِرَتَيْنِ، اَلْزِمِ امْرَأَتَكَ، فَاِنْ رَاَيْكَ رَجُلٌ فَاتِنِيْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے کہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنی بیوی کو

طلاق دے دی اور طلاقِ بتہ دے دی، اُس کا گزر ایک بوڑھے آدمی کے پاس سے ہوا جس کے ساتھ اُس کا بیٹا بھی تھا اور وہ دونوں دیہاتی تھے وہ بازار میں موجود تھے اور تجارت کے سلسلہ میں وہاں آئے تھے اُس نے نوجوان سے کہا: کیا تم بھلائی میں دلچسپی رکھتے ہو؟ پھر وہ اُس نوجوان کو ایک طرف لے گیا اور اُس کے ساتھ بات چیت کی، اُس نوجوان نے کہا: ٹھیک ہے! تم اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ، پھر وہ اُس نوجوان کو اپنے ساتھ لے گیا اور اُسے ساری صورتِ حال بتائی اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ عورت کے ساتھ نکاح کر کے اُس کے ساتھ رات گزارے، اگلے دن صبح اُس قریشی شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی، اُس قریشی نوجوان نے اُسے اجازت دی تو وہ نوجوان عورت کا والی بن چکا تھا، اُس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اس نے مجھے طلاق دے بھی دی، تو میں تمہارے ساتھ کبھی نکاح نہیں کروں گی۔ یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے بلایا اور فرمایا: اب اگر تم نے اس عورت کے ساتھ نکاح کیا تو میں تمہیں یہ سزا دوں گا اور یہ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ڈرایا دھمکایا اور پھر اُس کے شوہر کو بلوایا اور فرمایا: تم اس عورت کے ساتھ رہنا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور طلاقِ بتہ دے دی، مدینہ منورہ میں ایک غریب آدمی رہا کرتا تھا جو دیہاتی تھا، اُسے ذوالنمرتین دو چھوٹی چادروں والا کہا جاتا تھا، ایک بڑی عمر کی عورت اُس کے پاس آئی اور بولی: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ نکاح کر لو، مہر ہو اور گواہ ہوں اور پھر تم عورت کے ساتھ رات بسر کرو اور صبح تم اُس سے علیحدگی اختیار کر لینا۔ اُس نے کہا: ٹھیک ہے! تو اُس رات وہ اُس عورت کے ساتھ ٹھہرا، صبح اُس عورت نے اُسے پہننے کے لیے عمدہ لباس دیا اور یہ کہا کہ اب میں تمہارے ساتھ رہوں گی اگر (میرا سابقہ شوہر) تم سے یہ مطالبہ کرے کہ تم مجھے طلاق دو (تو تم نہ دینا) پھر وہ نوجوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس بوڑھی عورت کو بلوایا اور اُس کی شدید پٹائی کروائی اور بولے: اللہ کی قسم! اگر میرے سامنے ثبوت پیش ہو جاتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اے دو چھوٹی چادروں والے! ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے تمہیں یہ لباس فراہم کیا ہے، اب تم اپنی بیوی کے ساتھ رہنا اور اگر کوئی شخص تمہیں ڈرانے دھمکانے کی کوشش کرے تو

میرے پاس آ جانا۔

**10789 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ إِذَا لَمْ يَأْمُرْ بِهِ الرَّوْجُ

\*\*\* ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اور جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب (عورت کے سابقہ) شوہر نے اس بات کی ہدایت نہ کی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**10790 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ، وَآكِلَ الرِّبَا، وَالشَّاهِدَ، وَالْكَاتِبَ، وَالْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَأْشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کروانے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے اُس پر اور سود کھانے والے پر اور اُس کے گواہ پر اور اُسے نوٹ کرنے والے پر اور مصنوعی بال لگانے والی عورت پر اور مصنوعی بال لگوانے والی عورت پر اور جسم گودنے والی عورت پر اور جسم گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

**10791 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَالْوَأْشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ لِلْحُسْنِ، وَمَنَعَ الصَّدَقَةَ، وَالْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْجِ.

\*\*\* حارث نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے شخص اُسے کھلانے والے شخص اُس کے دونوں گواہوں اُسے نوٹ کرنے والے پر جسم گودنے والی عورت پر اور جسم گدوانے والی عورت پر جو خوبصورتی کے لیے ایسا کرتی ہیں اور زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے شخص پر اور حلالہ کرنے والے شخص پر اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہو اُس پر لعنت کی ہے نبی اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

**10792 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحُبَابِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**10793 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: آكَلِ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَهُ، وَكَاتِبَهُ إِذَا عَلِمُوا بِهِ، وَالْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَلَا وَى الصَّدَقَةَ، وَالْمُتَعَدَّى فِيهَا، وَالْمُرْتَدُّ عَلَى عَقِبِهِ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ، وَالْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کھانے والا شخص اُسے کھلانے والا شخص اُس کا گواہ اُسے نوٹ

کرنے والا شخص جب انہیں اس بات کا علم ہو، اور مصنوعی بال لگانے والا شخص اور مصنوعی بال لگوانے والا شخص اور صدقہ دینے میں ٹال مٹول کرنے والا شخص اور صدقہ لیتے ہوئے زیادتی کرنے والا شخص اور ہجرت کرنے کے بعد کسی دیہاتی شخص کا اُلٹے قدموں واپس چلے جانا اور حلالہ کرنے والا شخص اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا وہ شخص ان سب کو قیامت کے دن تک کے لیے حضرت محمد ﷺ کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے۔

## بَابُ تَحْلِيلِ الْأَمَةِ

باب: کنیز کو حلال کروانا

**10794 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْعَبْدِ يَبْتُ الْأَمَةِ يُحِلُّهَا لَهُ أَنْ يَطْلُقَهَا سَيِّدُهَا

\*\*\* عطاء حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک غلام کنیز (بیوی) کو طلاقیتہ دے دیتا ہے تو اگر اُس کنیز کا آقا اُس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ اُس کنیز کو اُس کے اُس (غلام یعنی سابقہ شوہر) کے لیے حلال کر دے گا۔

**10795 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، يُطْلَقُ الْعَبْدُ الْأَمَةَ فَيَبْتُهَا، أَيْحُلُّ لَهُ أَنْ يُصَيِّبَهَا سَيِّدُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا أَرَادَ بِذَلِكَ التَّحْلِيلَ قَالَ: لَا، قَدْ نُهِيَ عَنِ التَّحْلِيلِ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ایک غلام کنیز (بیوی) کو طلاق دے دیتا ہے اور اسے طلاقیتہ دے دیتا ہے تو اگر اُس کنیز کا آقا اُس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ کنیز اُس شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر اُس آقا کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعہ اُس کنیز کو اُس کے شوہر کے لیے حلال کر دے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! کیونکہ حلالہ کروانے سے منع کیا گیا ہے۔

**10796 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: تَحِلُّ الْأَمَةُ لِرَوْجِهَا أَنْ يُصَيِّبَهَا سَيِّدُهَا، إِذَا كَانَ لَا يُرِيدُ التَّحْلِيلَ \*\*\* اخنف بن قیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: اگر کنیز کا آقا اُس کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ کنیز اُس کے (سابقہ) شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی جبکہ آقا کا مقصد حلالہ کروانا نہ ہو۔

**10797 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: عَنِ امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَوَطَّنَهَا سَيِّدُهَا قَالَ: إِذَا لَمْ يَنْوَ إِحْلَالَهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ أَنْ يَرْاجِعَهَا زَوْجَهَا، وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَ ذَلِكَ

\*\*\* قتادہ ایسی عورت کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس کا شوہر اُسے طلاق دے دیتا ہے اور پھر اُس عورت کا مالک اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر تو اُس کے مالک کی نیت یہ نہیں تھی کہ وہ اُسے حلال کروادے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر اُس کا سابقہ شوہر اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لیتا ہے۔



معمربیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مجھ تک یہی روایت پہنچی ہے۔

**10798 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ إِلَّا

مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ

\*\*\* مسروق بیان کرتے ہیں: وہ حلال اُسی طریقہ کے ساتھ ہوگی جس طریقہ سے حرام ہوئی ہے۔

**10799 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سِئِلَ الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ إِنْ وَقَعَ

عَلَيْهَا سَيِّدُهَا؟ قَالَ: لَيْسَ بِزَوْجٍ

\*\*\* اسماعیل بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے

کہ اگر اُس کنیز کا آقا اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو انہوں نے کہا: وہ شوہر نہیں ہوتا۔

**10800 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي السَّيِّدِ يُحِلُّ

الْأَمَةَ لِزَوْجِهَا قَالَ: لَا يُحِلُّهَا إِلَّا زَوْجٌ

\*\*\* امام شعبی آقا کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو کسی کنیز کو اُس کے سابقہ شوہر کے لیے حلال کرواتا ہے امام شعبی

فرماتے ہیں: اُس کنیز کو صرف شوہر ہی حلال کروا سکتا ہے۔

**10801 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يُحِلُّهَا إِلَّا زَوْجٌ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: اُسے صرف شوہر ہی حلال کروا سکتا ہے۔

**10802 -** آثار صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ، عَنْ عَامِرٍ، وَمَسْرُوقٍ، وَإِبْرَاهِيمَ

النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يُحِلُّهَا لِزَوْجِهَا وَطَهُ سَيِّدُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\*\* امام شعبی، مسروق اور ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ

فرماتے ہیں: اُس کے کنیز کے سابقہ شوہر کے لیے اُس کنیز کے آقا کا صحبت کرنا حلال نہیں کروائے گا جب تک وہ کنیز کسی

دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح نہیں کرتی۔

**10803 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْغَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ:

سِئِلَ عُمَاصُ بْنُ عَفَّانَ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ شَاهِدٌ، عَنِ الْأَمَةِ هَلْ يُحِلُّهَا سَيِّدُهَا لِزَوْجِهَا إِذَا

كَانَ لَا يُرِيدُ التَّحْلِيلَ؟ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: فَكِرَةٌ عَلَيَّ قَوْلَهُمَا، وَقَامَ غَضَبَانِ

\*\*\* ابورافع بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا جبکہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت علی بن

ابوطالب رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے اُن سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس کنیز کا آقا اُس کنیز کو اُس کے

سابقہ شوہر کے لیے حلال کروا سکتا ہے جبکہ آقا کی نیت حلال کروانا نہ ہو؟ تو اُن دونوں حضرات نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں حضرات کو قول کو ناپسندیدہ قرار دیا اور غصہ کے عالم میں اُٹھ کھڑے ہوئے۔



## بَابُ: (مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ) (النساء: 22)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"جن کے ساتھ تمہارے آباؤ اجداد نے نکاح کیا ہو"

10804 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْتُلَهُ

\*\*\* حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری ملاقات اپنے چچا کے ساتھ ہوئی، اُن کے پاس جھنڈا تھا، میں نے دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے، نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں اُسے قتل کر دوں۔

10805 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ لَا يَرَاهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا، أَتَحِلُّ لَإِيْنِهِ؟ قَالَ: لَا، هِيَ مُرْسَلَةٌ فِي الْقُرْآنِ، قُلْتُ: (أَلَا مَا قَدْ سَلَفَ) (النساء: 22) قَالَ: كَانَ الْأَبْنَاءُ يَنْكِحُونَ نِسَاءَ آبَائِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے، اُس نے اُس عورت کو دیکھا بھی نہیں اور پھر اُس عورت کو طلاق دے دی تو کیا وہ عورت اُس شخص کے بیٹے کے لیے حلال ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! قرآن میں اُس عورت کا ذکر مطلق طور پر کیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: "ماسوائے اُس کے جو پہلے گزر چکا ہے" اس سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد وہ بیٹے ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے باپ دادا کی بیویوں سے نکاح کیا تھا۔

10806 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَإِيْنِهِ، وَلَا لِأَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا قَوْلُهُ (أَلَا مَا قَدْ سَلَفَ) (النساء: 22) قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَنْكِحُ امْرَأَةً أَبِيهِ

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت نہ تو اُس شخص کے بیٹے کے لیے حلال ہوگی اور نہ ہی اُس کے باپ کے لیے حلال ہوگی میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگی: "ماسوائے اس کے جو پہلے گزر چکا ہے"۔

اُنہوں نے جواب دیا: زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا (تو اس سے وہ شخص مراد ہے)۔

10807 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالشُّوَرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ

الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، وَلَمْ يَبَيِّنْ بِهَا؟ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَابِيهِ، وَلَا لَابْنِهِ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور وہ اُس کی رخصتی نہ کروائے تو وہ عورت نہ تو اُس شخص کے باپ کے لیے حلال ہوگی اور نہ اُس کے بیٹے کے لیے حلال ہوگی۔

**10808 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَأَ (وَأَمَّهَاتُكُمْ اللَّائِي أَرْضَعْنَكُمْ) (النساء: 23) حَتَّى بَلَغَ (وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ) (النساء: 23)، وَقَرَأَ (وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 22)، فَقَالَ: هَذَا الصِّهْرُ

\*\*\* عمیر جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نسب کے حوالے سے سات رشتے حرام ہوتے ہیں اور سرالی حوالے سے سات رشتے حرام ہوتے ہیں پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے“۔ انہوں نے اس آیت کو یہاں تک تلاوت کیا: ”اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرلو“۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور تمہارا اُن کے ساتھ نکاح کرنا (حرام ہے) جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہے“۔  
تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سرالی تعلق ہوگا۔

**10809 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: " حَرَّمَ اللَّهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ امْرَأَةً، وَأَنَا أَكْرَهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ: الْأُمَّةَ وَأُخْتَهَا، وَالْأُخْتَيْنِ تَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَالْأُمَّةَ إِذَا وَطَنَهَا أَبُوكَ، وَالْأُمَّةَ إِذَا وَطَنَهَا ابْنُكَ، وَالْأُمَّةَ إِذَا دُبِرَتْ، وَالْأُمَّةَ فِي عِلْسَةِ غَيْرِكَ، وَالْأُمَّةَ لَهَا زَوْجٌ، وَأَمَتُكَ مُشْرِكَةً، وَعَمَّتُكَ وَخَالَتُكَ مِنَ الرِّضَاعَةِ " عَبْدُ الرَّزَّاقِ

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے بارہ قسم کی عورتوں کو حرام قرار دیا ہے اور میں بارہ قسم کی عورتوں کو مکروہ قرار دیتا ہوں: کنیز اور اُس کی بہن کو یعنی تمہارا دو بہنوں کو جمع کرنا ایسی کنیز جس کے ساتھ تمہارے باپ نے صحبت کی ہوئی ہو ایسی کنیز جس کے ساتھ تمہارے بیٹے نے صحبت کی ہوئی ہو ایسی کنیز جسے مدبر کر دیا گیا ہو ایسی کنیز جو کسی اور کی عدت گزار رہی ہو ایسی کنیز جس کا شوہر موجود ہو اور تمہاری ایسی کنیز جو مشرک ہو اور تمہاری رضاعی پھوپھی اور رضاعی خالہ (میں ان کو بھی حرام قرار دیتا ہوں)۔

**10810 -** اقوال تابعین: قَالَ: كَانَتِ الْعَرَبُ يُحَرِّمُونَ الْأَنْسَابَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُلِّهَا، وَذَوَاتِ الْمَحَارِمِ إِلَّا الْأُخْتَيْنِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَامْرَأَةَ الْآبِ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ، وَيَنْكِحُونَ امْرَأَةَ الْآبِ

\*\*\* راوی بیان کرتے ہیں: عرب زمانہ جاہلیت میں بھی نسبی اعتبار سے تعلق رکھنے والے تمام رشتوں کو حرام قرار دیتے تھے وہ تمام محرم رشتہ دار خواتین کو حرام قرار دیتے تھے صرف دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کو جائز سمجھتے تھے یا باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرنے کو درست سمجھتے تھے وہ لوگ نکاح میں دو بہنوں کو اکٹھا کر لیتے تھے اور باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کر لیتے تھے۔

### بَابُ (أُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ) (النساء: 23)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"اور تمہاری بیویوں کی مائیں"

**10811 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي شَمْحِ بْنِ فَرَاةٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، ثُمَّ رَأَى أُمَّهَاتَهَا فَاعْجَبَتْهُ، فَاسْتَفْتَى ابْنَ مَسْعُودٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفَارِقَهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَاتِهَا، فَتَزَوَّجَهَا وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا، ثُمَّ أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ الْمَدِينَةَ، فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى الْكُوفَةِ قَالَ لِلرَّجُلِ: إِنَّهَا عَلَيْكَ حَرَامٌ، إِنَّهَا لَا تَنْبَغِي لَكَ فَفَارِقَهَا

\*\*\* ابو عمرو شیبانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ بنو شح بن فزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی پھر اُس نے اُس عورت کی ماں کو دیکھا تو اُس کی ماں اُسے پسند آ گئی اُس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ اُس عورت سے علیحدگی اختیار کر کے اُس کی ماں کے ساتھ شادی کر لے۔ اُس شخص نے اُس کی ماں کے ساتھ شادی کر لی اُس کی بہت سی اولاد ہوئی پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے اور انہوں نے اس مسئلہ کی تحقیق کی تو انہیں یہ بتایا گیا کہ وہ عورت اُس شخص کے لیے حلال نہیں ہوگی جب وہ کوفہ واپس گئے تو انہوں نے اُس شخص سے فرمایا: وہ عورت تمہارے لیے حرام ہے وہ تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی تو تم اُس سے علیحدگی اختیار کرو۔

**10812 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ: "أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَخَّصَ فِيهَا، فَأَتَى الْمَدِينَةَ فَأُخْبِرَ بِخِلَافِ قَوْلِهِ، فَرَجَعَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَحْسَبُ عُمَرَ هُوَ رَدَّ عَنْهُ

\*\*\* یزید بن ابوزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے اس بات کی اجازت دی پھر وہ مدینہ منورہ آئے تو انہیں اُن کے فتویٰ کے برخلاف کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔

**10813 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْهَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَقَالَ: هِيَ مِمَّا حُرِّمَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْهَا مَسْرُوفُ بْنُ الْأَجْدَعِ، فَقَالَ: هِيَ مِنْهُمْ فَدَعَهَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ اُن عورتوں میں شامل ہے جنہیں حرام قرار دیا گیا ہے۔ راوی

بیان کرتے ہیں: مسروق بن اجدع سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کا حکم مبہم ہے تو تم اُسے چھوڑ دو۔

**10814 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَرِهَهَا

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اُسے حرام قرار دیا ہے۔

**10815 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَّغَنِي عَنِ

الْحَسَنِ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

\*\*\* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اسے حرام قرار دیتے ہیں، معمر بیان کرتے ہیں: حسن

بصری کے حوالے سے بھی مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُن کی رائے بھی زہری کی رائے کے مطابق ہے۔

**10816 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ هِيَ مُرْسَلَةٌ، قُلْتُ: أَكَانَ

ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُهَا: وَأُمَمَاتُ نِسَائِكُمُ اللَّاحِي دَخَلْتُمْ قَالَ: لَا نَتْرَا

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: وہ عورت اُس شخص کے لیے حلال نہیں ہوگی کیونکہ اُس کا ذکر مطلق طور پر ہوا ہے، میں نے

دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے:

”اور تمہاری اُن بیویوں کی مائیں جن کے ساتھ تم صحبت کر چکے ہو“۔

انہوں نے جواب دیا: لا نترّا (یہاں متن میں مذکور لفظ بے معنی ہے شاید نسخ سے غلطی ہوئی ہے)۔

**10817 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لَهُ:

(وَأُمَمَاتُ نِسَائِكُمُ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاحِي فِي حُجُورِكُمْ) (النساء: 23)، أُرِيدَ بِهِمَا جَمِيعًا الدُّخُولُ

\*\*\* عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: مجاہد نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری زیر پرورش ہوتی ہیں“۔

تو مجاہد نے کہا کہ ان دونوں کے بارے میں مراد یہ ہے کہ اُن کے ساتھ صحبت کرنا۔

**10818 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ تَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَسَهَا: يَنْكِحُ أُمَمَهَا إِنْ شَاءَ

\*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور پھر اُس مرد کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُس عورت کا انتقال ہو

جاتا ہے تو وہ مرد اگر چاہے تو اُس عورت کی ماں کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

**10819 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُثَيْمٍ

الْأَجْدَعِ مِنْ بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَنْكَحَهُ امْرَأَةً بِالطَّائِفِ قَالَ: فَلَمْ أَجْمَعْهَا حَتَّى تُوَفَّقِيَ عَمِّي عَنْ أُمَمَهَا،

وَأُمُّهَا ذَاتُ مَالٍ كَثِيرٍ، فَقَالَ أَبِي: هَلْ لَكَ فِي أُمِّهَا؟ قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: انْكِحْ أُمُّهَا قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَا تَنْكِحْهَا، فَأَخْبَرْتُ أَبِي مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَكُتِبَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةَ، وَأَخْبَرَهُ فِي كِتَابِهِ بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَكُتِبَ مُعَاوِيَةَ: إِنِّي لَا أُحِلُّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَلَا أُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ، وَأَنْتَ وَذَاكَ، وَالنِّسَاءُ كَثِيرٌ، فَلَمْ يَنْهِنِي، وَلَمْ يَأْذَنِي، فَأَنْصَرَفْتُ أَبِي عَنْ أُمِّهَا فَلَمْ يُنْكِحْنِيهَا

\*\*\* مسلم بن عویمیر اجدع، جن کا تعلق بکر بن کنانہ سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے اُن کی شادی طائف میں رہنے والی ایک عورت کے ساتھ کروادی راوی کہتے ہیں: ابھی اُس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ اُس عورت کی ماں کا شوہر جو میرا چچا تھا اُس کا انتقال ہو گیا اُس کی ماں کے پاس بہت سا مال موجود تھا میرے والد نے دریافت کیا: کیا تم اُس عورت کی ماں میں دلچسپی رکھتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا انہیں پوری صورت حال کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم اُس کی ماں کے ساتھ شادی کر لو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اُس کی ماں کے ساتھ شادی نہ کرنا میں نے اپنے باپ کو حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جواب کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور انہوں نے اپنے خط میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب کے بارے میں بھی انہیں آگاہ کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے میں اُسے حلال قرار نہیں کر دے سکتا اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے میں اُسے حرام قرار نہیں دے سکتا، تم اس کا معاملہ رہنے دو اور بھی بہت سی عورتیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو انہوں نے مجھے اس سے منع بھی نہیں کیا اور مجھے اس کی اجازت بھی نہیں دی تو میرے والد نے اُس عورت کی ماں کے رشتہ کو ترک کر دیا اور انہوں نے میری شادی اُس کے ساتھ نہیں کی۔

**10820 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَابْتَنَاهَا فِي عَقْدَةٍ وَاحِدَةٍ: يُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَيَبْنِيهِمَا، وَلَا صَدَاقَ لَهُمَا إِذَا لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، وَتَزَوَّجَ ابْنَتَهُمَا إِنْ شَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِنْ نَكَحَ الْأُمَّ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا نَكَحَ الْبِنْتَ إِنْ شَاءَ، وَإِنْ نَكَحَ الْإِبْنَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا لَمْ يَنْكِحِ الْأُمَّ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی عورت اور اُس کی بیٹی کے ساتھ ایک ہی عقد نکاح میں شادی کر لیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس شخص اور اُن دونوں عورتوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اُن دونوں عورتوں کو کوئی مہر نہیں ملے گا جبکہ مرد نے اُن میں سے کسی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اگر وہ مرد چاہے تو بعد میں اُس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے لیکن اگر اُس نے ماں کے ساتھ نکاح کر لیا اور اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو پھر اگر وہ چاہے تو بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے لیکن اگر اُس نے بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو پھر وہ ماں کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔

**10821 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا لَا تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اور اُس کے ساتھ صحبت کرے یا نہ کرے اُس شخص کے لیے اُس عورت کی ماں حلال نہیں ہوگی۔

### بَابُ: (وَرَبَائِبُكُمْ) (النساء: 23)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)"اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں"

**10822 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَرَبَائِبُكُمْ اللَّاحِقُ فِي حُجُورِكُمْ)**

(النساء: 23)، مَا الدُّخُولُ بِهِنَّ؟ قَالَ: أَنْ تَهْدَى إِلَيْهِ، فَيَكْشِفُ، وَيَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا، قُلْتُ: إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ بِهَا فِي بَيْتِ أَهْلِهَا؟ قَالَ: حَسْبُهُ، قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ عَلَيْهِ بَنَاتُهَا، قُلْتُ لَهُ: نَعَمْ، وَلَمْ يَكْشِفْ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ عَلَيْهِ الرَّبِيبَةُ إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ بِأُمِّهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)"اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری زیر پرورش ہوتی ہیں" ان کے ہاں جانے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ اُس لڑکی کی شادی اُس شخص کے ساتھ کر دی جائے اور وہ اُس کا پردہ ہٹا کر اُس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جائے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ لڑکی کے گھر والوں کے گھر میں اُس لڑکی کے ساتھ ایسا کرے گا؟ انہوں نے کہا: اُس کے لیے یہ کافی ہے۔

**10823 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَلْمَسُ أَوْ يَقْبَلُ أَوْ يَبَاشِرُ قَالَ:**

يُكْرَهُ أُمُّهَا وَابْنَتُهَا

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے (جو کسی عورت کو) چھو لیتا ہے یا اُس کا بوسہ لے لیتا ہے یا اُس کے ساتھ مباشرت کر لیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس عورت کی ماں اور اُس کی بیٹی مرد کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

**10824 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: الدُّخُولُ الْجَمَاعُ نَفْسُهُ**

\*\*\* ابن جریج نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: دخول سے مراد صحبت کرنا ہے۔

**10825 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَمَرْتُ إِنْسَانًا يَسْأَلُ عَطَاءً عَنْهَا حَيْثُ لَا أَسْمَعُ،**

إِنْ أُهْدِيَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الرَّبِيبَةِ، فَعَلَّقَ عَلَيْهَا، وَلَمْ يَكُنْ مَسْهًا، أَبَحَرَمَ ذَلِكَ الرَّبِيبَةَ إِذَا قَالَتْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: نَعَمْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کرے میں وہاں موجود تھا جہاں میں سن نہیں سکتا تھا کہ اگر ایک شخص کے ہاں زیر پرورش لڑکی کی ماں کی رخصتی کروادی جاتی ہے

اور وہ دروازہ بند کر لیتا ہے لیکن اُس عورت کو چھوتا نہیں ہے تو کیا وہ زیر پرورش لڑکی اُس مرد کے لیے حرام ہو جائے گی؟ جبکہ عورت (یعنی اس کی ماں) کا بھی یہ کہنا ہو کہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (حرام ہو جائے گی۔)

**10826 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الدُّخُولُ، وَالتَّغَشِّي، وَالْإِفْصَاءُ، وَالْمُبَاشَرَةُ، وَالرَّفْقُ، وَاللَّمْسُ، هَذَا الْجَمَاعُ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَكْتُمُ بِمَا شَاءَ عَمَّا شَاءَ

\*\*\* بکر بن عبد اللہ مزی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دخول ڈھانپ لینے، بوہ جانے، مباشرت کرنے، رفٹ اور لمس سے مراد صحبت کرنا ہے البتہ اللہ تعالیٰ زندہ (یا حی والا) ہے اور کرم کرنے والا ہے اُس نے جن چیز کے بارے میں چاہا اشارہ کنایہ میں ذکر کر دیا۔

**10827 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: يَزْوُونَ عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، يَقُولُونَ: إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَقَبَّلَهَا عَنْ شَهْوَةٍ، حَرَّمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا، وَحَرَّمَتْ أُمُّهَا. قَالَ: وَيَقُولُونَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: "وَالْأَمَةُ وَابْنَتُهَا بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ، إِذَا قَبَّلَهَا حَرَّمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا، قُلْتُ: فَالرَّبِيبَةُ؟ قَالَ: لَا

\*\*\* عبد الکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لے اور شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ لے تو اُس عورت کی بیٹی اُس کے لیے حرام ہو جاتی ہے اور اُس عورت کی ماں اُس کے لیے حرام ہو جاتی ہے ان حضرات نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کثیر اور اُس کی بیٹی بھی اسی حکم میں ہوں گی کہ جب مرد نے کثیر کا بوسہ لے لیا تو اُس کی بیٹی اُس کے لیے حرام ہو جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: زیر پرورش لڑکی کا بھی یہی حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**10828 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الدُّخُولُ، وَاللَّمْسُ، وَالْمَسِيسُ الْجَمَاعُ، وَالرَّفْقُ فِي الصِّيَامِ الْجَمَاعُ، وَالرَّفْقُ فِي الْحَجِّ الْأَعْرَاءِ بِهِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الدُّخُولُ الْجَمَاعُ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: دخول، چھو لینا، مسیس سے مراد صحبت کرنا ہے روزوں کے دوران رفٹ سے مراد صحبت کرنا ہے جبکہ حج کے دوران رفٹ سے مراد ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار فرماتے ہیں: دخول سے مراد صحبت کرنا ہے۔

**10829 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَنْكِحَ الرَّبِيبَةَ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِالْأَمِّ \*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر آدمی اپنی زیر پرورش لڑکی کے ساتھ نکاح کر لے جبکہ اُس نے اُس کی ماں کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔



**10830 -** حدیث نبوی: عَمَّن سَمِعَ الْمُثَنَّى بِنَ الصَّبَّاحِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَإِنَّهُ يَنْكِحُ ابْنَتَهَا إِنْ شَاءَ

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اور اس کی رخصتی نہ کروائے، تو وہ اگر چاہے تو اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے۔

**10831 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا نَظَرَ الرَّجُلُ فِي فَرْجِ امْرَأَةٍ مِنْ شَهْوَةٍ لَا تَحِلُّ لَابْنِهِ وَلَا لِأَبِيهِ

\*\*\* معمر نے طاووس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی شخص کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھ لے تو اب وہ عورت اُس کے بیٹے یا باپ کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

**10832 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ مِنْ شَهْوَةٍ، أَوْ مَسَّهَا، أَوْ نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَبِيهِ، وَلَا لِأَبْنِهِ

\*\*\* امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد شہوت کے ساتھ عورت کو بوسہ دے دے یا اُسے چھو لے یا اُس کی شرمگاہ کی طرف دیکھ لے، تو وہ عورت اُس مرد کے باپ یا اُس کے بیٹے کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

**10833 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: الرَّبِيبَةُ وَالْأُمُّ سَوَاءٌ، لَا بَأْسَ بِهِمَا إِذَا لَمْ يَدْخُلْ بِالْمَرْأَةِ

\*\*\* سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زیر پرورش لڑکی اور ماں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہوگا جبکہ آدمی نے عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو۔

**10834 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ رِفَاعَةَ - قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ غَيْرِي ابْنَ عُبَيْدٍ - قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ قَالَ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ قَدْ وَلَدَتْ لِي فَتَوَقَّيْتُ، فَوَجَدْتُ عَلَيْهَا، فَلَقَيْتُ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟، فَقُلْتُ: تَوَقَّيْتُ الْمَرْأَةَ، فَقَالَ: أَلَهَا ابْنَةُ؟، قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: كَانَتْ فِي حَبْرِكَ؟، قُلْتُ: لَا، هِيَ فِي الطَّائِفِ قَالَ: فَأَنكِحْهَا قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ قَوْلَهُ (وَرَبَّانِيكُمْ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ) (النساء: 23)؟ قَالَ: إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِي حَبْرِكَ، وَإِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا كَانَتْ فِي حَبْرِكَ

\*\*\* مالک بن اوس بن حدثان نصری بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس نے میرے بچہ کو جنم دیا، پھر اُس کا انتقال ہو گیا، مجھے اس پر بڑا افسوس تھا، میری ملاقات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی، انہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا

ہوا ہے؟ میں نے کہا: میری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُس کی کوئی بیٹی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے جواب دیا: کیا وہ تمہاری زیر پرورش ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ طائف میں رہتی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ شادی کرلو! میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگی:

”تمہاری وہ سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری زیر پرورش ہوں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری زیر پرورش تو نہیں ہے یہ حکم تو اُس وقت ہوتا جب وہ تمہاری زیر پرورش ہوتی۔

**10835 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ سَوَائَةِ يُقَالُ لَهُ عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدٍ أَتَى عَلَيْهِ خَيْرًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْ جَدَّهُ كَانَ نَكَحَ امْرَأَةً ذَاتَ وَلَدٍ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ نَكَحَ امْرَأَةً شَابَةً، فَقَالَ لَهُ أَحَدُ بَنِي الْأُولَى: قَدْ نَكَحْتَ عَلَيَّ امْنًا، وَكَبُرْتَ وَاسْتَفْنَيْتَ عَنْهَا بِامْرَأَةٍ شَابَةٍ فَطَلَّقَهَا قَالَ: لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنْ تُنْكِحَنِي ابْنَتَكَ. فَطَلَّقَهَا وَأَنْكِحَهُ ابْنَتَهُ، وَلَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ هِيَ وَلَا أَبُوهَا - ابْنُ الْعَجُوزِ الْمُطَلَّقة - قَالَ: فَجِئْتُ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيَّ، فَقُلْتُ: اسْتَفْتِ لِي عُمَرَ، فَقَالَ: لَتَحْجَنَ مَعِيَ، فَأَذْخِلْنِي عَلَيْهِ بِمَنْ قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، فَأَذْهَبُ فَاسْأَلْ فَلَانًا، ثُمَّ تَعَالَ فَأَخْبِرْنِي قَالَ: وَلَا أَرَاهُ قَالَ إِلَّا عَلِيًّا قَالَ: فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قَالَ: فَجَمَعَهُمَا .

\*\*\* ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: سواہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب عبد اللہ بن معبد نے انہیں بتایا کہ اُن کے والد یا اُن کے دادا نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی، جس کے دوسرے شوہر سے بھی بچے تھے پھر انہوں نے ایک جوان عورت کے ساتھ شادی کر لی، تو پہلی خاتون کے بچوں میں سے ایک شخص نے اُن سے کہا: آپ نے ہماری ماں پر دوسری شادی کر لی ہے! حالانکہ آپ کی عمر بھی زیادہ ہو چکی ہوئی ہے اور آپ کو جوان عورت کے ساتھ شادی کرنے کی ضرورت نہیں تھی، تو آپ ہماری ماں کو طلاق دے دیں! انہوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں طلاق اُس وقت دوں گا جب تم اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کروادو گے۔ پھر انہوں نے اُس خاتون کو طلاق دے دی اور اُن کی شادی دوسرے شخص کی بیٹی کے ساتھ ہو گئی، حالانکہ وہ لڑکی یا اُس کا باپ اُن کے زیر پرورش نہیں تھے، یعنی طلاق یافتہ بوڑھی خاتون کا بیٹا (یا اُس کی بیٹی اُن کے زیر پرورش نہیں تھے)۔ راوی کہتے ہیں: میں سفیان بن عبد اللہ ثقفی کے پاس آیا، میں نے کہا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میرے لیے مسئلہ دریافت کرو! تو انہوں نے کہا: تم میرے پاس حج کے لیے جاؤ! پھر منی میں وہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، میں نے انہیں پورا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے! تم جاؤ اور فلاں سے پوچھ لو، پھر آ کر مجھے آ کر اس بارے میں بتانا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے! تو راوی بیان کرتے ہیں: اُن صاحب نے اُن دونوں کو جمع کر لیا (یعنی اُن دونوں خواتین کے ساتھ اُن کی شادی ہوئی)۔

**10836 -** احوال تابعین: سَأَلْتُ مَعْمَرًا: هَلْ يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ امْرَأَةً رَبِيبَةً؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا، قُلْتُ: فَابْنَةُ

رَبِّهِ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ

\*\*\* (امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں:) میں نے عمر سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اپنے سوتیلے بیٹے کی بیوی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اپنے سوتیلے بیٹے کی بیوی کے ساتھ؟ انہوں نے کہا: وہ اُس کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

بَابُ: (وَحَلَالُ أَبْنَائِكُمْ) (النساء: 23)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ”اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں“

10837 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَحَلَالُ أَبْنَائِكُمْ) (النساء: 23)،

الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ لَا يَرَاهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا، أَتَحِلُّ لَأَبْنَيْهِ؟ قَالَ: هِيَ مُرْسَلَةٌ (وَحَلَالُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ) (النساء: 23) قَالَ: نَرَى وَنَسْخَدُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَكَحَ امْرَأَةً زَيْدٍ، قَالَ الْمُشْرِكُونَ بِمَكَّةَ فِي ذَلِكَ، فَأَنْزَلَتْ (وَحَلَالُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ) (النساء: 23)، وَأَنْزَلَتْ: (وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَائِكُمْ) (الأحزاب: 4)، وَنَزَلَتْ (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ) (الأحزاب: 40)

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ”اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں“ تو آدمی کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے جسے اُس نے دیکھا بھی نہیں (یعنی رخصتی سے پہلے ہی) اُسے طلاق دے دیتا ہے تو کیا وہ عورت اُس کے باپ کے لیے حلال ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: اس کا حکم مطلق طور پر منقول ہوا ہے (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

”تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں۔“

انہوں نے بتایا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہم یہ بات چیت بھی کرتے رہے ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ حکم نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نازل ہوا تھا جب آپ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے ساتھ نکاح کر لیا تھا تو مکہ میں موجود مشرکین نے اس بارے میں بات کی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں۔“

اور یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”اور اُس نے تمہارا اُنہیں منہ بولا بیٹا قرار دینے کو یہ نہیں بنایا۔“

اور یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔“

## بَابُ مَا يُحَرِّمُ الْأَمَةَ وَالْحُرَّةَ

باب: کون سی چیز کنیز کو اور آزاد عورت کو حرام کر دے گی؟

10838 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَبْلَ أَمَتِهِ أَوْ لَمَسَهَا، هَلْ

يَطَأُ أَمَتَهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا تَحِلُّ لَابْنِهِ، وَلَا لِأَبْنَيْهِ

\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو اپنی کنیز کا بوسہ لے لیتا ہے یا اُسے چھو لیتا ہے تو کیا وہ اُس کنیز کی ماں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ کنیز اُس کے باپ یا اُس کے بیٹے کے لیے بھی حلال نہیں ہوگی۔

10839 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: جَرَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَارِيَةَ

فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلَهُ بَعْضُ بَنِيهِ أَنْ يَهَبَهَا لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَكَ

\*\* مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز کے کپڑے اُتارے اور اُس کی طرف دیکھ لیا، پھر اُن کے ایک بیٹے نے اُن سے یہ درخواست کی کہ وہ اُس کنیز کو اسے بہہ کر دیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔

10840 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ جَرَدَ جَارِيَةً

فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ نَهَى بَعْضَ وَلَدِهِ أَنْ يَقْرُبَهَا

\*\* مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز کو برہنہ کر کے اُسے دیکھ لیا اور پھر انہوں نے اپنے بچوں میں سے ایک کو اُس کنیز کے پاس جانے سے منع کر دیا۔

10841 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَكَانَ بَدْرِيًّا نَهَا هُمَا عَنْ جَارِيَةٍ لَهُ أَنْ يَقْرُبَاهَا، وَقَالَ: مَا عَلِمْنَاهُ كَانَ مِنْهُ إِلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَطْلَعَ مِنْهَا مَطْلَعَةً كَرِهَ أَنْ نَطْلُعَهُ

\*\* عبد اللہ اور عبد الرحمن جو عامر بن ربیعہ کے صاحبزادے ہیں وہ دونوں بیان کرتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے انہوں نے اُن دونوں کو ایک کنیز کے قریب جانے سے منع کر دیا تھا وہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے ساتھ جنسی تعلق قائم نہیں کیا تھا لیکن انہوں نے اُسے برہنہ ہونے کے عالم میں دیکھ لیا تھا تو انہوں نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ ہم اُس کنیز کو برہنہ ہونے کے عالم میں دیکھیں۔

10842 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَوْصَى

مَسْرُوقٌ بِنَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ اشْتَرَى هَذِهِ الْجَارِيَةَ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبَهَا، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنِّي إِلَيْهَا مَا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقْرَبَهَا، ذَكَرَ اللَّمَسَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: مسروق نے اپنے بچوں کو یہ ہدایت کی اور کہا کہ تم میں سے جو شخص اس کنیز کو خرید لے تو وہ اس کے ساتھ صحبت نہ کرے کیونکہ میرا اُس کے ساتھ وہ تعلق ہوا ہے کہ اب تم میں سے کسی کا اس کے ساتھ صحبت کرنا ٹھیک نہیں ہے، انہوں نے چھوٹے یا اس کی مانند کسی چیز کا ذکر کیا تھا۔

**10843 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّهُ قَالَ لِبَنِيهِ فِي أَمَةٍ لَهُ: إِنِّي قَعَدْتُ مِنْهَا مَقْعَدًا، أَوْ نَظَرْتُ مِنْهَا مَنْظَرًا، لَا أَحِبُّ أَنْ تَقْعُدُوا مَقْعَدِي، وَلَا تَنْظُرُوا مَنْظَرِي

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: مسروق نے اپنی ایک کنیز کے بارے میں اپنے بچوں سے یہ کہا کہ میں اس کے ساتھ اس طرح بیٹھا تھا یا میں نے اس کا ایسا منظر دیکھا تھا کہ اب مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم لوگ میرے بیٹھنے کی جگہ بیٹھو یا دیکھے ہوئے منظر کو دیکھو۔

**10844 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ مَسْرُوقًا أَمَرَهُمْ أَنْ يَبْعُوهَا، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَصِبْ مِنْهَا إِلَّا مَا يُحَرِّمُهَا عَلَى وَلَدِي مِنَ اللَّمَسِ وَالنَّظَرِ

\*\*\* ابن ابولیلی نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ مسروق نے اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اُس کنیز کو فروخت کر دیں، انہوں نے یہ فرمایا: میں نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی لیکن وہ کام کیا ہے جس کی وجہ سے یہ میرے بچوں کے لیے حرام ہو جائے، وہ کام چھوٹے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

**10845 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُحَرِّمُ الْوَالِدُ عَلَى وَلَدِهِ وَالْوَلَدُ عَلَى وَالِدِهِ، أَنْ يَقْبَلَ الْجَارِيَةَ، أَوْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَرْجِهَا، أَوْ يَبَاشِرَهَا، أَوْ يَضَعَ فَرْجَهُ عَلَى فَرْجِهَا

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: والد اولاد کے لیے اور اولاد والد کے لیے حرام قرار دیتے ہیں، جب اُن میں سے کسی نے کنیز کا بوسہ لیا ہو یا اپنا ہاتھ کنیز کی شرمگاہ پر رکھ دیا ہو یا اُس کے ساتھ مباشرت کر لی ہو یا اپنی شرمگاہ اُس کی شرمگاہ پر رکھ دی ہو۔

**10846 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا يُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ إِلَّا الْوُطْءُ

\*\*\* حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: صرف صحبت کرنا اُس کنیز کو اُس شخص کے لیے حرام قرار دے گا۔

**10847 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَكَرِهَ الْأَمَةُ وَطْنَهَا أَبُوكَ، وَالْأَمَةُ وَطْنَهَا

ابْنُكَ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: میں ایسی کنیز کو حرام قرار دوں گا جس کے ساتھ تمہارے باپ نے صحبت کی ہو اور اُس کنیز کو بھی حرام قرار دوں گا جس کے ساتھ تمہارے بیٹے نے صحبت کی ہو۔

**10848 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا نَظَرَ الرَّجُلُ إِلَى فَرْجِ

امْرَأَةٍ مِنْ شَهْوَةٍ، لَمْ تَحِلَّ لِأَبْنِهِ، وَلَا لِأَبِيهِ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی آدمی کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھ لے تو وہ عورت اُس آدمی کے بیٹے کے لیے یا اُس کے باپ کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

**10849 -** اقوال تابعین: قَالَ: سَأَلْتُ الشَّوْرِيَّ، فَقُلْتُ: رَجُلٌ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَقَالَ ابْنُهُ: إِنِّي قَدْ

أَصَبْتُهَا حَرَامًا، فَقَالَ: إِنْ شَاءَ لَمْ يُصَدِّقْهُ

\*\*\* (معمریان کرتے ہیں:) میں نے سفیان ثوری سے دریافت کیا، میں نے کہا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس شخص کا بیٹا یہ کہتا ہے کہ میں اس عورت کے ساتھ حرام طور پر محبت کر چکا ہوں تو سفیان ثوری نے کہا: اگر وہ شخص چاہے تو اس بارے میں اُس عورت کی بات کی تصدیق نہ کرے۔

**10850 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ

مِنْ شَهْوَةٍ، أَوْ مَسَّ، أَوْ نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا لَا تَحِلُّ لِأَبْنِهِ، وَلَا لِأَبِيهِ

\*\*\* امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی عورت کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے، چھو لے یا اُس کی شرمگاہ کی طرف دیکھ لے تو وہ عورت اُس شخص کے باپ یا بیٹے کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

### بَابُ (الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) (البقرة: 237)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”جس کے اختیار میں نکاح کا معاہدہ کرنا ہے“

**10851 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) (البقرة:

237) قَالَ: الْوَلِيُّ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَقْرَبُهُمَا إِلَى التَّقْوَى الَّذِي يَعْفُو

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”یا وہ شخص معاف کر دے جس کے اختیار میں نکاح کا معاہدہ کرنا ہے“ تو عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد ولی ہے میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اُن دونوں میں تقویٰ کے زیادہ قریب وہ ہوگا جو معاف کر دے۔

**10852 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ رَضِيَ بِالْعَفْوِ وَأَمَرَهُ بِهِ، فَإِنْ عَفَتْ فذلِكَ، وَإِنْ عَفَا وَلَيْسَ بِهَا

الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَرَضِيَتْ جَازًا وَإِنْ أَبَتْ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے پر راضی ہے اور اُس نے اس کا حکم بھی دیا، اگر وہ عورت معاف کر دیتی ہے تو ایسا ہو جائے گا اور اگر اُس کا ولی معاف کر دیتا ہے جس کے ہاتھ میں نکاح کرنے کا اختیار ہے اور وہ عورت اس سے راضی ہو جاتی ہے تو یہ جائز ہوگا، اگرچہ وہ انکار کر دے۔

**10853 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الْوَلِيُّ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ، وَعَكْرِمَةُ

\*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس کے ہاتھ میں نکاح کرنے کا اختیار ہوتا ہے اس سے مراد ولی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور عکرمہ نے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

**10854 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الْآبُ، وَقَوْلُهُ: (أَلَا أَنْ يَعْفُونَ) (البقرة: 237) هِيَ الْمَرْأَةُ"

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جس کے ہاتھ میں نکاح کرنے کا اختیار ہے اس سے مراد باپ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: "ما سوائے اس کے" کہ وہ معاف کر دیں۔

اس سے مراد عورت ہے۔

**10855 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ، (أَلَا أَنْ يَعْفُونَ) (البقرة: 237) قَالَ: "هِيَ الْغَيْبُ، (أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) (البقرة: 237) قَالَ: وَلِيُّ الْبَكْرِ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"ما سوائے اس کے" کہ وہ معاف کر دے۔

ابن شہاب کہتے ہیں: اس سے مراد شیبہ عورت ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"یا وہ شخص معاف کرے جسے نکاح کرنے کا اختیار ہے۔"

ابن شہاب کہتے ہیں: اس سے مراد نواری لڑکی کا ولی ہے۔

**10856 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الْوَلِيُّ

\*\*\* علقمہ بیان کرتے ہیں: جس کے ہاتھ میں نکاح کروانے کا اختیار ہے اس سے مراد ولی ہے۔

**10857 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ

\*\*\* عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے مجاہد نے بھی یہی بات بیان کی



**10858 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ

\*\*\* مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے۔

**10859 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ

\*\*\* ابن سیرین نے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس سے مراد شوہر ہے۔

**10860 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ

\*\*\* قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد شوہر ہے۔

**10861 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَصْدَقُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ:

هُوَ الزَّوْجُ، فَعَفُوهُ اِتِّمَامُ الصَّدَاقِ، وَعَفْوُهَا أَنْ تَضَعَ شَطْرَهُ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ سعید بن مسیب نے یہ کہا

ہے کہ اس سے مراد شوہر ہے اور اُس کے معاف کرنے سے مراد مکمل مہر ادا کرنا ہے اور عورت کے معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نصف مہر کو معاف کر دے۔

**10862 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ "نَزَّوَجَ امْرَأَةً

فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَنَّى بِهَا، فَأَكْمَلَ لَهَا الصَّدَاقَ، وَتَأَوَّلَ (الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) (البقرة: 237) يَعْنِي الزَّوْجَ"، قَالَ مَعْمَرٌ: (أَلَا أَنْ يَعْفُونَ) (البقرة: 237): يَعْنِي النِّسَاءَ فِي قَوْلِ كُلِّهِمْ، مَنْ قَالَ: "هُوَ الزَّوْجُ، وَمَنْ قَالَ: هُوَ الْوَلِيُّ، وَيَقُولُونَ: يَعْفُونَ فَيَتْرُكْنَ الصَّدَاقَ"

\*\*\* صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: نافع بن جبیر نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی، پھر اُس عورت کی رخصتی

سے پہلے اُسے طلاق دے دی تو انہوں نے اُسے عورت کو مکمل مہر ادا کیا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کیا:

"وہ شخص جس کے اختیار میں نکاح کا معاہدہ کرنا ہے۔"

اس سے مراد شوہر ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: "ماسوائے اس صورت کے کہ وہ معاف کر دے" اس سے مراد وہ خواتین ہیں تمام مفسرین کے نزدیک

یہی مراد ہے۔ اُن کے نزدیک بھی جو یہ کہتے ہیں کہ دوسرے فریق سے مراد شوہر ہے اور اُن کے نزدیک بھی جو یہ کہتے ہیں کہ دوسرے فریق سے مراد ولی ہے۔ یہ سب حضرات یہ کہتے ہیں کہ اُن خواتین کے معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ مہر کو ترک کر دیں۔

## بَابُ وَجُوبِ الصَّدَاقِ

باب: مہر کا واجب ہونا

**10863 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ عُمَرَ،

وَعَلِيًّا قَالَا: إِذَا أُرْخِيتِ السُّتُورُ، وَغُلِّقَتِ الْأَبْوَابُ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ، قَالَ الْحَسَنُ: وَلَهَا الْمَهْرُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ

\*\*\* احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب پردہ گرا دیا جائے اور دروازہ بند کر دیا جائے تو مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو مہر ملے گا اور اس پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

**10864 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَّغْنَا إِذَا أُهْدِيَتْ إِلَيْهِ فَعَلَّقَ عَلَيْهَا، وَجَبَ الصَّدَاقُ، وَإِنْ لَمْ يَمْسَسْهَا، وَإِنْ أَصْبَحَتْ عَذْرَاءً، وَإِنْ كَانَتْ حَائِضًا كَذَلِكَ السَّنَةَ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب عورت کی رخصتی ہو جائے اور مرد اس کے ساتھ دروازہ بند کر لے تو مہر واجب ہو جاتا ہے اگرچہ مرد نے عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اگرچہ اگلی صبح عورت کنواری ہی ہو اگرچہ اس وقت عورت کو حیض آیا ہو یا ہوسنت یہی ہے۔

**10865 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "إِذَا أُغْلِقَتِ الْأَبْوَابُ، وَجَبَ الصَّدَاقُ، وَالْعِدَّةُ، وَالْمِيرَاثُ، وَلَهُ الرِّجْعَةُ عَلَيْهَا مَا لَمْ يَبْتَ طَلَاقُهَا، وَإِنْ قَالَ: لَمْ أَصِبْهَا، وَقَالَتْ هِيَ أَيْضًا كَذَلِكَ، لَا يَصَدَّقَانِ"

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب دروازے بند کر لیے جائیں تو مہر اور عدت اور وراثت لازم ہو جاتے ہیں اور مرد عورت کے ساتھ اس وقت تک رجوع کر سکتا ہے جب تک وہ اسے طلاق بتہ نہیں دیتا اور اگرچہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی اور عورت بھی اسی طرح کہتی ہو تو بھی ان دونوں کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

**10866 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ طَلَقَهَا بَعْدَ يَوْمَيْنِ، فَسَنِلَتِ الْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ: لَمْ يَمْسَسْنِي، وَسَنِلَ الرَّجُلُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِذَا دَخَلَ بِهَا وَأَرْخَى عَلَيْهَا الْأَسْتَارَ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ. ثُمَّ أَخْبَرَنِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ الْحَكَمِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً غَرِيبَةً فَدَخَلَ بِهَا، فَإِذَا هِيَ خُسْرَاءُ، فَلَمْ يَكْشِفْهَا كَمَا قَالَ، وَاسْتَحْيَى أَنْ يَخْرُجَ مَكَانَهُ، فَقَالَ عِنْدَهَا مُخْلِيًا بِهَا، ثُمَّ أَتَى مَرْوَانَ فَأَرْسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَطَلَقَهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَقَالَ: لَمْ أَكْشِفْهَا، وَهِيَ تَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى مَرْوَانَ، فَأَرْسَلَ مَرْوَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، رَجُلٌ صَالِحٌ كَانَ مِنْ شَأْنِهِ كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ عَدْلٌ، هَلْ عَلَيْهِ إِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ؟ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ الْمَرْأَةَ الْآنَ حَمَلَتْ؟ فَقَالَ: هُوَ مِنْهُ أَكُنْتُ مُقِيمًا عَلَيْهِ الْحَدَّ؟"، قَالَ مَرْوَانَ: لَا، فَقَالَ زَيْدٌ: بَلْ لَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا، فَقَضَى مَرْوَانَ بِذَلِكَ

\*\*\* ابن شہاب ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور اس کی رخصتی

کروالیتا ہے اور پھر دو دن کے بعد اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے، عورت سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ صحبت نہیں کی، مرد سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ بھی اس کی مانند جواب دیتا ہے تو زہری نے یہ فرمایا ہے کہ جب مرد عورت کو اندر لے گیا اور اُس نے پردہ گرا دیا تو مہر کی ادائیگی لازم ہو جائے گی اور عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

پھر انہوں نے مجھے بتایا کہ سلیمان بن یسار نے یہ بات بیان کی ہے کہ حارث بن حکم نے ایک اجنبی عورت کے ساتھ شادی کی اور اُسے اپنے گھر لے آئے، انہوں نے اُس کے کپڑے نہیں اتارے اور انہیں اس بات سے بھی شرم آئی کہ وہ اُس کمرے سے باہر نکل جائیں، تو وہ تنہا اُس عورت کے ساتھ اُس کمرے میں رہے، پھر وہ مروان کے پاس آئے جس نے انہیں پیغام بھیج کر بلوایا تھا، وہ باہر آئے، انہوں نے اُس عورت کو طلاق دی اور اُس عورت کو نصف مہر کی ادائیگی کر دی، انہوں نے یہ کہا کہ میں نے اس کا کپڑا نہیں ہٹایا تھا، جبکہ عورت نے اُن کی اس بات کو مسترد کر دیا، یہ مقدمہ مروان کے سامنے پیش ہوا، مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور اُن سے کہا: اے ابوسعید! یہ ایک آدمی ہے جس کا معاملہ یہ ہے اور یہ ہے، اور یہ ایک عادل آدمی ہے، تو کیا اس پر صرف نصف مہر کی ادائیگی لازم ہونی چاہیے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر عورت حاملہ ہو، تو یہ حمل اسی آدمی کا قرار دیا جائے گا، یا تم اس آدمی پر حد جاری کرو گے؟ مروان نے کہا: جی نہیں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس لیے اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔ تو مروان نے اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

**10867 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ نَدِمَ فِي قَضَائِهِ فِي بِنْتِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ عَمْرُو: وَيَقُولُونَ: إِنَّ أُهْدِيَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: لَمْ أَمْسَهَا، إِنْ اعْتَرَفْتُ بِذَلِكَ فَلَهَا الصَّدَاقُ وَإِذَا

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: سلیمان بن یسار نے انہیں بتایا کہ عبد الملک بن مروان ابو زہیر کی صاحبزادی کے بارے میں اپنے فیصلہ کے بارے میں ندامت کا شکار ہوا تھا، عمرو بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُس لڑکی کی رخصتی ہوگئی، تو اُس کے شوہر نے کہا: میں نے تو اسے چھوا بھی نہیں ہے، تو عبد الملک نے یہ فیصلہ دیا تھا، اگر عورت اس کا اعتراف کر لیتی ہے تو اسے مکمل مہر ملے گا۔

**10868 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا أُرْخِيَتِ السُّتُورُ، وَغُلِقَتِ الْأَبْوَابُ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ \*\*\* ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب پردہ گرا دیا جائے اور دروازے بند کر دیے جائیں، تو مہر واجب ہو جاتا ہے۔

**10869 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ إِذَا أُرْخِيَتْ عَلَيْهِ السُّتُورُ، وَغُلِقَتِ الْأَبْوَابُ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ

\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس نے شادی کی تھی (فیصلہ یہ تھا): کہ جب پردے گرا دیئے جائیں اور دروازے بند کر دیئے جائیں تو مہر لازم ہو جاتا ہے۔

**10870 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ إِذَا أُرْخِيتَ عَلَيْهِ السُّتُورُ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ.

\*\* یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے شادی کی تھی کہ جب پردے گرا دیئے جائیں تو مہر کی ادائیگی اُس پر لازم ہو جائے گی۔

**10871 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**10872 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِذَا أُرْخِيَ السُّتُورُ، وَأُغْلِقَ الْبَابُ، وَجَبَ الصَّدَاقُ

\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پردہ گرا دیا جائے اور دروازہ بند کر دیا جائے تو مہر لازم ہو جاتا ہے۔

**10873 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَا ذُنُبُهُنَّ إِنْ جَاءَ الْعَجُزُ مِنْ قِبَلِكُمْ؟ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَالْعِدَّةُ كَامِلَةٌ

\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان عورتوں کا کیا قصور ہے جبکہ عاجز ہونا تمہاری طرف سے ہے عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اُس پر مکمل عدت لازم ہوگی۔

**10874 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي رَجُلٍ اخْتَلَى بِامْرَأَةٍ وَلَمْ يُخَالِطْهَا، فَالْصَّدَاقُ كَامِلًا يَقُولُ: إِذَا خَلَا بِهَا وَلَمْ يُغْلِقْ بَابًا، وَلَا أَرْخَى سِتْرًا

\*\* یحییٰ بن ابوالکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو ایک عورت کے ساتھ خلوت میں چلا گیا تھا لیکن اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکمل مہر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص تنہائی میں چلا گیا تھا اُس نے دروازہ بند نہیں کیا تھا اور پردہ بھی نہیں گرایا تھا۔

**10875 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى يَقُولُ: قَضَى الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ أَنَّهُ مَنْ أَغْلَقَ بَابًا، وَأَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ

\*\* زرارة بن اوفی بیان کرتے ہیں: ہدایت یافتہ خلفاء راشدین نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب مرد دروازہ بند کر دے اور

پردہ گرا دے تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

**10876 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَضَى عَبْدُ الْمَلِكِ فِي بِنْتِ أَبِي زُهَيْرٍ بِنِصْفِ الصَّدَاقِ، فَقَالَ: لَقَدْ عَابَ النَّاسُ قَضَاءَهُ بِذَلِكَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عبد الملک نے ابوزہیر کی صاحبزادی کے بارے میں نصف مہر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا تو عطاء نے جواب دیا: اُس کے اس فیصلہ کے وقت لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔

سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: عدت اور وراثت کی ادائیگی بھی لازم ہو جاتی ہے۔

**10877 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا قَالَا: إِذَا خَلَا بِهَا فَغُلِقَ عَلَيْهَا، أَوْ أَرْخَى الْأَسْتَارَ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ، وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُمَرَ: وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ

\*\*\* قبیصہ بن جابر اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جس بھی حلالہ کرنے والے مرد یا عورت کو لایا گیا تو میں اُن دونوں کو سنگسار کروادوں گا۔

**10878 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ، قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ: فَخَلَا بِهَا فِي قِصَاءٍ؟ قَالَ: حَسْبُهُ قَدْ وَجَبَ، قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: "إِنْ خَلَا بِهَا فِي بَيْتِهِ، أَوْ فِي بَيْتِ أَهْلِهَا، فَغُلِقَ عَلَيْهَا، أَوْ أَرْخَى سِتْرًا، فَحَسْبُهُ ذَلِكَ سَوَاءً، فَإِنْ كَانَتْ عَذْرَاءً فَلَا يُنْظَرُ إِلَى ذَلِكَ مِنْهَا، وَإِنْ كَانَتْ حَائِضًا، وَإِنْ قَالَا جَمِيعًا، هُوَ وَامْرَأَتُهُ، قَدْ أَصَابَهَا كَانَ عَلَى مَا قَالَا، وَإِنْ قَالَا جَمِيعًا لَمْ يُصَبِّهَا كَانَ عَلَى مَا قَالَا، وَكَانَ لَهَا شَطْرُ الصَّدَاقِ، وَقَالُوا: تَكْذِبُ فِي الْعِدَّةِ خَشْيَةَ أَنْ تُرِيدَ غَيْرَهُ، وَإِنْ قَالَتْ أَصَابَهَا، وَأَنْكَرَ، صَدَّقَتْ، وَكُذِّبَ، وَلَكِنْ تَحْلِفُ لَهُ إِنْ شَاءَ، وَإِنْ قَالَتْ لَمْ يُصَبِّهَا، وَقَالَ: بَلْ أَصَبْتُهَا فَإِنَّهَا عَسَى أَنْ تَكُونَ هَوَيْتَ آخَرَ فَأَرَادَتْهُ حِينَئِذٍ، وَلَا تَعْتَدُ، فَقَدْ قَضَى شُرَيْحٌ فِيهَا: تَصَدَّقْ عَلَى نَفْسِهَا فِي صَدَاقِهَا لَهَا شَطْرَهُ، وَتَعْتَدْ لغيرِهِ عِدَّةَ الْمُطَلَّاقَةِ

\*\*\* عبد الکرم بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبد الکرم سے دریافت کیا: اگر مرد کھلی جگہ پر اُس عورت کو لے کر الگ ہو جاتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اُس کے لیے یہ بھی کافی ہے مہر واجب ہو جائے گا۔

عبد الکرم بیان کرتے ہیں: اگر مرد اپنے گھر میں عورت کے ساتھ خلوت میں ہو جاتا ہے یا اپنی بیوی کے گھر میں خلوت میں چلا جاتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے یا پردہ گرا دیتا ہے تو ان تمام صورتوں میں یہ چیز کافی ہوگی اگرچہ وہ عورت کنواری ہی ہو (یعنی اُس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو) لیکن پھر بھی اس حوالے سے اُس کا جائزہ نہیں لیا جائے گا خواہ عورت اُس وقت حیض کی حالت

میں ہوا اگرچہ وہ دونوں یعنی وہ شخص اور اُس کی بیوی دونوں یہ کہہ رہے ہوں کہ مرد نے عورت کے ساتھ صحبت کی ہے تو اُن دونوں کے قول کے مطابق حکم ہوگا اور اگر وہ دونوں یہ کہیں کہ مرد نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی ہے تو اُن دونوں کے قول کے مطابق فیصلہ ہوگا اور ایسی صورت میں عورت کو نصف مہر ملے گا۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ عورت اپنی عدت کے بارے میں بھی تو غلط بیانی کر سکتی ہے جبکہ اُسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ کسی اور کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو اگر وہ یہ کہتی ہے کہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے اور مرد انکار کر دیتا ہے تو عورت کے بیان کی تصدیق کی جائے گی اور مرد کو جھوٹا قرار دیا جائے گا البتہ اگر وہ مرد چاہے تو وہ عورت اُس کے سامنے حلف اٹھالے گی اگر عورت یہ کہتی ہے کہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی اور مرد یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت کسی اور کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو اور وہ اس لیے اس کا انکار کر رہی ہوتا کہ اُسے عدت نہ گزارنی پڑے۔ تو قاضی شرع نے اس طرح کی صورت حال کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ اپنے مہر کے بارے میں اپنی ذات کی تصدیق کرے گی اُسے نصف مہر مل جائے گا اور عدت کے بارے میں دوسرے کے بیان کی تصدیق کرے گی اور وہ طلاق یافتہ عورت کی سی عدت گزارے گی۔

**10879 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ، فَتَمَكُّتُ عِنْدَهُ السَّنَةَ وَالْأَشْهُرَ، يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجِمَاعِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ كَامِلَةٌ

\*\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور وہ عورت اُس شخص کے ہاں ایک سال تک یا ایک ماہ تک رہتی ہے وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا لیکن جسمانی تعلق قائم رکھتا ہے پھر وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے تو عروہ نے جواب دیا: اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اُس پر مکمل عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**10880 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَجِبُ الصَّدَاقُ وَافِيًا حَتَّى يُجَامِعَهَا، وَإِنْ أَعْلَقَ عَلَيْهَا، قُلْتُ: وَإِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ وَجَبَتِ الْعِدَّةُ؟ قَالَ: وَيَقُولُ أَحَدٌ غَيْرُ ذَلِكَ؟ \*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مکمل مہر کی ادائیگی اُس وقت تک واجب نہیں ہوگی جب تک مرد عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا خواہ اُس نے عورت کو اندر لے جا کر دروازہ بند کر دیا ہو۔ میں نے دریافت کیا: پھر تو جب مہر واجب ہوگا تو عدت بھی اُسی وقت ہی واجب ہوگی؟ انہوں نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی وہ کچھ کہتا ہے؟

**10881 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ \*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُس عورت کو نصف مہر ملے گا۔

**10882 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا

يَجِبُ الصَّدَاقُ حَتَّى يُجَامِعَهَا، لَهَا نِصْفُهُ

\*\*\* طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مہر اُس وقت تک واجب نہیں ہوگا جب تک مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔ (مذکورہ بالا صورت میں) عورت کو نصف مہر ملے گا۔

**10883 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَهَا النِّصْفُ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کو نصف مہر ملے گا۔

**10884 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍ، وَعَنْ حَيَّانَ بْنِ مَرْثَدٍ،

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا أُرْخِيَتِ السُّتُورُ، وَأُغْلِقَ الْبَابُ فَقَدْ تَمَّ الصَّدَاقُ

\*\*\* حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پردے گرا دیئے جائیں اور دروازہ بند کر دیا جائے تو مکمل مہر کی ادائیگی لازم ہو

جائے گی۔

**10885 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، أَنَّهُ شَهِدَ

شُرَيْحًا، وَرَفَعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ دَخَلَ بِامْرَأَةٍ، فَقَالَ: لَمْ أُصِبْهَا، وَقَالَتْ: صَدَقَ، فَقَضَى لَهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ، فَقَابَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: نَصِيبُ بَيْنَهُمَا بَكْتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ شُرَيْحٍ: نَصَّدَقُ بِإِقْرَارِهَا عَلَى نَفْسِهَا فِي الصَّدَاقِ، وَلَهَا نِصْفُهُ، وَالْعِدَّةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْهَا

\*\*\* عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: وہ قاضی شریح کے پاس موجود تھے جب اُن کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا جو ایک عورت کو لے کر (کمرہ میں) چلا جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی اور عورت یہ کہتی ہے: یہ سچ کہہ رہا ہے تو قاضی شریح نے عورت کو نصف مہر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔ لوگوں نے اس حوالے سے اُن پر اعتراض کیا تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے ان دونوں کے بارے میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قاضی شریح بیان کرتے ہیں کہ عورت کے مہر کے بارے میں اپنی ذات کے حوالے سے اقرار میں تصدیق کی جائے گی تو اُس عورت کو نصف مہر مل جائے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**10886 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ قَالَ فِي

امْرَأَةٍ دَخَلَ بِهَا رَجُلٌ فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ زَمَانًا، فَلَمْ يَسْتَطِعْهَا: فَقَضَى لَهَا بِالنِّصْفِ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ

\*\*\* قاضی شریح ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جس کو مرد اندر لے کر چلا جاتا ہے اور وہ عورت اُس شخص کے ہاں ایک طویل عرصہ تک رہتی ہے لیکن مرد اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر پاتا تو قاضی شریح نے عورت کو نصف مہر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور اُس پر عدت کو لازم قرار دیا۔

**10887 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ

قَالَ: جَاءَ عَمْرُو بْنُ نَافِعٍ إِلَى شُرَيْحٍ بِخَاصِمِ امْرَأَةٍ لَهُ طَلَّقَهَا فَادَّعَتْ أَنَّهُ دَخَلَ بِهَا، وَأَنكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ، فَأَمَرَهُ



يَمِينًا فَحَلَفَ بِاللَّهِ مَا دَخَلَ بِهَا قَطُّ، فَقَالَ: أَعْطَاهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ

\*\*\* امام عامر شعیبی بیان کرتے ہیں: عمرو بن نافع قاضی شریح کے پاس آئے وہ اپنی بیوی کے بارے میں مقدمہ اُن کے سامنے لے کے لائے تھے جسے انہوں نے طلاق دے دی تھی اور عورت نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کر چکے ہیں جبکہ انہوں نے انکار کیا تھا کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا تو قاضی شریح نے انہیں قسم اٹھانے کا حکم دیا انہوں نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ انہوں نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تو قاضی شریح نے کہا: تم اُس عورت کو نصف مہر ادا کر دو۔

10888- اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَسَاقَ إِلَيْهَا الصَّدَاقَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَاصَابَ الْمَتَاعَ حَرِيقٌ قَالَ: هِيَ ضَامِنَةٌ، تَرُدُّ عَلَيْهِ نِصْفَ مَا أَعْطَاهَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس کی رخصتی سے پہلے اُسے مہر دے دیتا ہے پھر اُس کی رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے اور اُس کے دیئے ہوئے مہر کو آگ لگ جاتی ہے تو قتادہ نے جواب دیا کہ وہ عورت اُس کی ضامن ہوگی اور مرد نے اُسے جو کچھ دیا تھا اُس کا نصف مرد کو واپس کرے گی۔

بَابُ الَّذِي يَتَزَوَّجُ فَلَا يَدْخُلُ وَلَا يَفْرِضُ حَتَّى يَمُوتَ  
باب: جو شخص شادی کرتا ہے اور وہ رخصتی بھی نہیں کرواتا اور مہر کا تعین بھی نہیں کرتا  
اور پھر اُس کا انتقال ہو جاتا ہے

10889- آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنْكَحَ ابْنَهُ وَاقِدًا فَتَوَقَّى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ أَوْ يَفْرِضَ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا ابْنُ عُمَرَ صَدَاقًا، فَأَبَتْ أُمُّهَا إِلَّا أَنْ تُخَاصِمَ، فَخَاصَمَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ أُمُّهَا قَدْ أَبَتْ إِلَّا أَنْ تُخَاصِمَكَ، وَالْقَوْلُ كَمَا تَقُولُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَحِبُّ أَنْ تَدْعُوا حَقًّا إِنْ كَانَ لَكُمْ، فَخَاصَمْتَهُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا زَيْدٌ صَدَاقًا، وَجَعَلَ لَهَا الْمِيرَاثَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے صاحبزادے واقد کا نکاح کروایا تو وہ صاحبزادے رخصتی کروانے سے پہلے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے انتقال کر گئے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کی اہلیہ کے لیے مہر مقرر نہیں کیا اُس لڑکی کی ماں نے مقدمہ پر اصرار کیا تو عبد الرحمن بن یزید اُن کے پاس آئے اور بولے: لڑکی کی ماں انکار کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ وہ آپ سے اس بارے میں جھگڑا کرے گی اور اس بارے میں بات اُس کی ہی مانی جائے گی۔ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اگر آپ کا کوئی حق ہو تو آپ اُسے چھوڑ دیں۔ اُس عورت نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے اُن کے خلاف مقدمہ پیش کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کے لیے مہر کو مقرر نہیں کیا انہوں نے اُس

لڑکی کو وراثت میں حصہ دیا اور اُس پر عدت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

**10890 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**10891 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ، وَذَكَرَ

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنْكَحَ ابْنَةَ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

\*\*\* نافع کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت عبداللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ شادی عبید اللہ بن عمر کی صاحبزادی کے ساتھ کروائی تھی۔

**10892 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَسْبُهَا الْيَمِرَاتُ، وَلَا

صَدَاقَ لَهَا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: اُس عورت کے لیے وراثت کا حصہ کافی ہوگا، اُسے عورت کو مہر نہیں ملے گا اور اُس پر عدت

کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**10893 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَجَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ

أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ لَهَا الْيَمِرَاتُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا يَجْعَلُ لَهَا صَدَاقًا

\*\*\* عبد خیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے ایسی عورت کے لیے وراثت کا حصہ

مقرر کیا ہے اور اُس پر عدت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے انہوں نے ایسی عورت کے لیے مہر مقرر نہیں کیا۔

**10894 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ

يَجْعَلُ لَهَا الْيَمِرَاتُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا يَجْعَلُ لَهَا صَدَاقًا، قَالَ الْحَكَمُ: "وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا

تَصَدَّقُ الْأَعْرَابُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

\*\*\* حکم بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے لیے وراثت کا حصہ مقرر کیا ہے اور اُس پر

عدت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے انہوں نے اُس کے لیے مہر کو تسلیم نہیں کیا۔

حکم بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب بیان میں دیہاتیوں کے قول کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

**10895 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: حَسْبُهَا

الْيَمِرَاتُ، لَا صَدَاقَ لَهَا

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَلَيْهَا الْعِدَّةُ، قَالَ عُمَرُو: فَسَمِعْتُ عَطَاءً وَابَا

الشَّعْنَاءِ يَقُولَانِ ذَلِكَ "

✽ ✽ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایسی عورت کو صرف وراثت میں حصہ ملے گا، اُسے مہر نہیں ملے گا۔

عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

عمر و بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور ابو شعاع کو بھی یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔

**10896 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا صَدَاقَ لَهَا

حَتَّى سَمِعَ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَكَفَّ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ فِيهَا شَيْئًا

✽ ✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا لیکن جب انہوں نے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سن لی تو وہ یہ کہنے سے رک گئے اور انہوں نے اس بارے میں کوئی رائے پیش نہیں کی۔

**10897 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنِ

الْمَرْأَةِ يَمُوتُ زَوْجُهَا وَقَدْ فَرَضَ لَهَا صَدَاقًا قَالَ: لَهَا صَدَاقُهَا، وَلَهَا الْمِيرَاثُ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

کو سنا، اُن سے ایک خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کا شوہر فوت ہو جاتا ہے اور اُس نے اُس خاتون کے لیے مہر متعین کر دیا تھا تو انہوں نے جواب دیا: اُس عورت کو اُس کا مہر ملے گا اور اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا۔

**10898 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: أُنِيَ عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ مَسْعُودٍ، فَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ فَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَمْسَسْهَا حَتَّى مَاتَ فَفَرَضَ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي أَقُولُ فِيهَا

بِرَأْيِي، فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنْ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي، أَرَى لَهَا صَدَاقَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا، وَلَا وَكُسَ، وَلَا

شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيهَا بِقَضَاءِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرُوعِ ابْنَةِ وَاشِقِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي رُوَاسٍ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ رُوَاسٍ بْنِ

حديث: 10898: سنن أبي داود - كتاب النكاح: باب فيمن تزوج ولم يسم صداقا حتى مات - حديث: 1820: سنن ابن

ماجه - كتاب النكاح: باب الرجل يتزوج ولا يفرض لها فيموت على ذلك - حديث: 1887: سنن الدارمي - ومن كتاب

النكاح: باب الرجل يتزوج البراة فيموت قبل ان يفرض لها - حديث: 2214: الاستدرك على الصحيحين للحاكم -

كتاب النكاح: اما حديث سالم - حديث: 2668: صحيح ابن حبان - كتاب الحج: باب الهدى - ذكر وصف الحكم في

المتوفى عنها زوجها حيث لم يفرض لها: حديث: 4160: السنن للترمذي - ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم: ابواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الرجل يتزوج البراة فيموت عنها قبل ان

حديث: 1100: السنن للنسائي - كتاب النكاح: اباحة التزوج بغير صداق - حديث: 3319: مصنف ابن ابي شيبة - كتاب

النكاح: في الرجل يتزوج البراة فيموت عنها - حديث: 13117: الاحاد والمثنائ لابن ابي عاصم - معقل بن سنان

الاشجعي: حديث: 1163: السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح: اباحة التزوج بغير صداق - حديث: 5361

صَعَصَعَةً، وَبِهِ يَأْخُذُ سُفْيَانٌ "

✽ ✽ ✽ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا، اُس نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو شادی کرتا ہے اور عورت کے لیے کسی مہر کا تعین نہیں کرتا اور وہ عورت کے ساتھ صحبت بھی نہیں کر پاتا یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جاتا ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب دیتے ہوئے یہ کہا کہ میں اس بارے میں اپنی رائے بیان کرنے لگا ہوں، اگر یہ درست ہوئی تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور اگر یہ غلط ہوئی تو میری طرف سے ہوگی، میرے خیال میں اُس عورت کو اُس جیسی دیگر عورتوں جیسا مہر ملنا چاہیے جس میں کوئی کمی اور کوتاہی نہ ہو، اُس عورت پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی اور اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا۔ اس پر حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس صورتِ حال میں وہی فیصلہ دیا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واثق کی صاحبزادی بروہ کے بارے میں دیا تھا جو بنو عامر بن رواح سے تعلق رکھنے والے خاندان بنو رواح کی عورت تھی۔ سفیان نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**10899 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَ عَنِ امْرَأَةٍ تُوَفِّي زَوْجَهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سَلِ النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ كَثِيرٌ، أَوْ كَمَا قَالَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ لَوْ عَلِمَ حَوْلًا لَا أَحَدٌ غَيْرَكَ مَا تَرَكَكَ قَالَ: فَرَدَّهُ شَهْرًا، فَقَامَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مَا كَانَ مِنْ صَوَابٍ فَمِنْكَ، وَمَا كَانَ مِنْ خَطِئٍ فَمِنِّي، ثُمَّ قَالَ: أَرَى لَهَا صَدَاقَ إِحْدَى نِسَائِنَا، وَالْمِيرَاثَ مَعَ ذَلِكَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَائِشٍ الْأَسْلَمِيَّةِ كَانَتْ تَحْتَ هَلَالِ بْنِ أُمِيَّةَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: هَلْ سَمِعَ هَذَا مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَتَى بَنَفَرَ مِنْ قَوْمِهِ فَشَهِدُوا بِذَلِكَ، قَالَ: فَمَا رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ فَرَحَ بِشَيْءٍ مَا فَرِحَ بِذَلِكَ حِينَ وَافَقَ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.**

✽ ✽ ✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کا شوہر فوت ہو جاتا ہے، اُس کے شوہر نے اُس کی رخصتی بھی نہیں کروائی تھی اور اُس کے لیے مہر کا تعین بھی نہیں کیا تھا، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں سے دریافت کرو، بہت سے لوگ ہیں۔ تو اُس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کے علاوہ اور کسی کو نہیں پاؤں گا، اس لیے میں آپ کو نہیں ترک کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک ماہ تک اُسے کوئی جواب نہیں دیا، پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُٹھے، اُنہوں نے وضو کیا، پھر اُنہوں نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر اُنہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ درست ہوا تو تیری طرف سے ہوگا اور جو غلطی ہوگی وہ میری طرف سے ہوگی، پھر اُنہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی عورت کو اُس جیسی کسی عورت کے مہر جتنا مہر ملنا چاہیے اور اس کے ساتھ اُسے وراثت میں حصہ بھی ملنا چاہیے اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہونی چاہیے۔ اس پر اشجع قبیلہ کا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: میں اس

بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ نے اس مسئلہ کے بارے میں وہی فیصلہ دیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے شروع بنت واشق اسمیہ کے بارے میں دیا تھا جو ہلال بن امیہ کی اہلیہ تھیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھ کسی اور نے بھی یہ جواب سنا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو لے آئے تو انہوں نے بھی اس بات کی گواہی دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا گیا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے تھے کہ اُن کا فیصلہ نبی اکرم ﷺ کے دیئے ہوئے فیصلہ کے مطابق تھا۔

**10900 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ يَقُولَانِ فِيهَا عَلَى قَوْلِ ابْنِ

مَسْعُودٍ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ ایسے عورت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**10901 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ: لَا صَدَاقَ

لَهَا، حَتَّى سَمِعَ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: فَكَفَّ عَنْهَا، فَلَمْ يَقُلْ فِيهَا شَيْئًا

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اُن کے والد یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا، لیکن جب انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنی، تو وہ اس مسئلہ کا جواب دینے سے رُک گئے اور انہوں نے اس بارے میں کوئی رائے نہیں دی۔

**بَابُ مَتَى يَحِلُّ الصَّدَاقُ؟ وَالَّذِي تَجَحَّدُ امْرَأَتُهُ صَدَاقَهَا**

باب: مہر کب حلال ہو جاتا ہے؟ اور اُس شخص کا حکم جس کی بیوی مہر کا انکار کر دیتی ہے

**10902 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الصَّدَاقُ لَهَا حَالٌ كُلُّهُ إِذَا سَأَلَتْهُ عَاجِلُهُ وَآجِلُهُ إِلَّا

أَنْ يُوقَّتَ وَقْتًا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مہر ہر صورت میں عورت کو ملے گا، خواہ عورت اس کو جلدی دینے کا مطالبہ کرے یا کچھ عرصہ کے بعد دینے کا مطالبہ کرے، تاہم مرد اُس کا وقت متعین کر دے گا۔

**10903 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الصَّدَاقُ حَالٌ، فَمَتَى شَاءَتْ أَخَذَتْهُ،

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ: حَتَّى يُطَلَّقَ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: مہر لازم ہوگا جب عورت چاہے گی اُسے حاصل کر لے گی۔

ابن سیرین نے قاضی شریح کے حوالے سے نقل کیا ہے: یہاں تک کہ وہ اُسے طلاق دیدے۔

**10904 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تُلْزِمُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا بِصَدَاقِهَا مَا لَمْ

يَدْخُلُ بِهَا، فَإِذَا دَخَلَ بِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا

\*\*\* قدامہ بیان کرتے ہیں: عورت اپنے مہر کے لیے اپنے شوہر سے رجوع کرے گی: جب تک مرد اس کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا، جب مرد اس کے ساتھ صحبت کر لے گا تو اب اس عورت کو کوئی چیز نہیں ملے گی۔

**10905 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تَزَوَّجَ رَجُلٌ عَلَى

أَمْرَاتِهِ، فَجَاءَتْ إِلَى شَرِيحٍ تَرِيدُ أَنْ تَأْخُذَهُ بِصَدَاقِهَا، فَقَالَ شَرِيحٌ: أَحَلَّ اللَّهُ مَتْنِي، وَثَلَاثَ، وَرُبَاعَ، فَإِنْ طَلَّقَكَ أَخَذْنَاهُ لَكَ بِصَدَاقِكَ

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسری شادی کر لی تو اس کی بیوی قاضی شریح کے پاس آئی وہ اپنے شوہر سے اپنا مہر لینا چاہتی تھی تو قاضی شریح نے کہا: اللہ تعالیٰ نے دو یا تین یا چار شادیاں کرنے کو حلال قرار دیا ہے اگر شوہر تمہیں طلاق دیتا ہے تو ہم اس سے مہر لے کر تمہیں دیں گے۔

**بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَيَقُولُ: قَدْ أَوْفَيْتُكَ هَدِيَّتِكَ**

**باب: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اس کی رخصتی نہیں کرواتا**

اور یہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے تمہارا ہدیہ تمہیں مکمل دے دیا ہے

**10906 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: "فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً

عَلَى صَدَاقٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ يَدْخُلُ بِهَا، فَيَقُولُ: قَدْ أَوْفَيْتُكَ، وَتَقُولُ هِيَ: لَا، فَالْقَوْلُ قَوْلُهَا، وَلَيْسَ دُخُولُهُ بِالَّذِي يَوْجِبُ لَهَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِبَيِّنَةٍ عَلَى الْوَفَاءِ."

\*\*\* امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی متعین مہر کی شرط پر کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے پھر وہ اس کی رخصتی کروا لیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں مکمل ادائیگی کر دی ہے اور وہ عورت کہتی ہے: جی نہیں! تو اس بارے میں عورت کے قول کا اعتبار ہوگا اور اس پر رخصتی کروانا عورت کے لیے کسی چیز کو لازم نہیں قرار دے گا البتہ اگر مرد یہ ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ اس نے مکمل ادائیگی کر دی ہے تو حکم مختلف ہوگا۔

**10907 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرَمَةَ مِثْلَهُ،

\*\*\* معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**10908 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ. قَالَ

سُفْيَانُ: إِذَا لَمْ يَقُمْ بَيِّنَةٌ فِيمِئِهَا، وَتَأْخُذَ مَهْرَهَا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ عَلَى مَهْرٍ مُسَمًّى، فَهُوَ عَلَيْهِ حَالٌ كُلُّهُ، وَلَهَا أَنْ تَأْتِيَ حَتَّى يُوَفِّيَهَا مَهْرَهَا

\*\*\* عطاء بن سائب نے سعید بن جبیر کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اگر مرد ثبوت پیش نہیں کر پاتا، تو عورت کی قسم کا اعتبار ہوگا اور عورت اپنا مہر وصول کر لے گی؛ جب کوئی شخص کسی متعین مہر پر کسی عورت سے شادی کرتا ہے، تو اُس کی ادائیگی ہر صورت میں اُس پر لازم ہوگی اور عورت کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ مکمل مہر کی ادائیگی پر اصرار کرے۔

### بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَخْتَلِفَانِ فِي الصَّدَاقِ

باب: جب ایک مرد اور عورت کے درمیان مہر کے بارے میں اختلاف ہو جائے

10909 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، فَتَقُولُ: تَزَوَّجْنِي بِالْفِ، وَيَقُولُ هُوَ: تَزَوَّجْتُهَا بِحُمُسِمَانَةٍ، قَالَ حَمَّادٌ: لَهَا صَدَاقٌ مِثْلُهَا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا ادَّعَتْ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى: الْقَوْلُ قَوْلُ الرَّجُلِ إِلَّا أَنْ تَقِيمَ بَيِّنَةً، وَالنِّكَاحُ فِي قَوْلِهِمَا لَا يَرُدُّ

\*\*\* حماد اور ابن ابویلی نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور عورت یہ کہتا ہے کہ اس نے میرے ساتھ ایک ہزار کے عوض میں شادی کی ہے، اور مرد یہ کہتا ہے کہ میں نے پانچ سو کی شرط پر اس کے ساتھ شادی کی ہے، تو حماد کہتے ہیں: عورت کو مہر مثل ملے گا، جو مہر مثل اور اُس عورت کے دعویٰ کے درمیان ہوگا۔ ابن ابویلی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں مرد کے قول کا اعتبار کیا جائے گا، البتہ اگر عورت ثبوت پیش کر دیتی ہے تو حکم مختلف ہوگا، تاہم ان دونوں حضرات کا یہ قول ہے کہ ایسی صورت میں نکاح کا عدم قرار نہیں دیا جائے گا۔





## کِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب: طلاق کے بارے میں روایات

## بَابُ الْمُبَارَاةِ

باب: مبارات کا حکم

10910 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجُوزُ مُبَارَاةُ الْآبِ عَلَى الْبُكَرِ وَإِنْ كَرِهَتْ، وَلَا تَجُوزُ عَلَى الثَّيِّبِ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: باپ کا کنواری بیٹی کے خلاف مبارات جائز ہے اگرچہ بیٹی کو یہ بات ناپسند ہو، لیکن ثیبہ کے خلاف جائز نہیں ہے۔

10911 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: "وَيُطَلِّقُ الرَّجُلُ عَلَى ابْنِهِ صَغِيرًا مَا لَمْ يَحْتَلَمْ، وَيَقُولُ: هُوَ مِثْلُ النِّكَاحِ"

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: آدمی اپنے نابالغ بیٹے کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے جب تک وہ بچہ بالغ نہ ہوا ہو۔ عطاء فرماتے ہیں: یہ نکاح کرنے کی مانند ہوگا۔

10912 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَجُوزُ مَا تَرَكَ الْوَالِدُ مِنْ صَدَاقِ ابْنَتِهِ بِكُفْرًا مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ، وَلَا يَجُوزُ عَلَى الثَّيِّبِ، فَقُلْتُ: يُفَوِّضُ الرَّجُلُ فِي صَدَاقِ أُخْتِهِ بِكُفْرًا يَتِيْمَةً بِغَيْرِ أَمْرِهَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَيَقَارِبُ فِيهِ؟ قَالَ: لَا

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: والد اپنی کنواری بیٹی کے مہر میں سے جو حصہ ترک کر دیتا ہے جبکہ لڑکی کو طلاق نہ ہوئی ہو تو یہ (ترک کرنا) جائز ہے لیکن باپ کا ثیبہ کے مہر میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آدمی کو اس کی کنواری نابالغ بہن کے مہر میں تفویض کیا جاسکتا ہے جو عورت کی اجازت کے بغیر ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا نوٹ: یہاں مبارات سے مراد یہ ہے کہ لڑکی کا ولی لڑکی کے شوہر کو لڑکی کے مہر کے کچھ حصہ کی ادائیگی سے بری الذمہ قرار دیدے (یعنی کچھ مہر کو لڑکی کا ولی معاف کر دے)۔

وہ اُس میں کوئی کمی کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**10913 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَجُوزُ مُبَارَاةُ الْآبِ عَلَى الْبِكْرِ، وَلَا

تَجُوزُ عَلَى الثَّيِّبِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: باپ کا کنواری بیٹی کے بارے میں مبارات جائز ہے لیکن ثیبہ کے بارے میں مبارات

جائز نہیں ہے۔

**10914 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: صَلَحَ الْآبِ جَائِزٌ عَلَى ابْنِهِ

صَغِيرًا لَمْ يَبْلُغْ، وَعَلَى ابْنَتِهِ صَغِيرَةً لَمْ تَبْلُغْ

\*\*\* زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: باپ کا اپنے نابالغ بیٹے کے بارے میں صلح کرنا جائز ہے جب تک وہ بالغ نہیں ہوتا

اور اپنی نابالغ بیٹی کے حوالے سے بھی جائز ہے جب تک وہ بالغ نہیں ہوتی۔

**10915 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتَصِمَ إِلَى شُرَيْحٍ فِي

رَجُلٍ تَرَكَ مِنْ صَدَاقِ ابْنَتِهِ لَزُوجِهَا أَلْفًا، قَالَ ابْنُ شُرَيْحٍ: قَدْ أَجَزْنَا عَطِيَّتَكَ وَمَعْرُوفَكَ، وَهِيَ أَحَقُّ بِثَمَنِ رَفِئَتِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَّغْنِي أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يَقْضِرَ مَهْرَ أُخْتِهِ إِلَّا يَعْلِمَهَا، أَوْ يَسْتَأْمِرَهَا.

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے پاس ایک آدمی کا مقدمہ پیش کیا گیا جس نے اپنی بیٹی کے مہر میں

سے اُس کے شوہر کو ایک ہزار (درہم یا دینار) معاف کر دیئے تھے تو ابن شریح نے کہا: ہم تمہارے عطیہ کو اور تمہاری بھلائی کو

درست قرار دیتے ہیں لیکن وہ لڑکی اپنی ذات کی قیمت کی زیادہ حقدار ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی بہن کے مہر میں کوئی کمی کرے

البتہ اُس کے علم میں لا کر ایسا کر سکتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): اُس سے مرضی معلوم کر کے ایسا کر سکتا ہے۔

**10916 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامٍ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ہشام کے حوالے سے منقول ہے۔

**10917 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا يَجُوزُ عَلَى الثَّيِّبِ مَا

صَالَحَ عَلَيْهِ الْآبُ، وَلَا عَلَى الْبِكْرِ أَيْضًا قَالَ: الْمَهْرُ قَائِمٌ

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: باپ جس چیز پر مصالحت کر لیتا ہے ثیبہ کے خلاف ایسا درست نہیں ہے اور کنواری

کے بارے میں بھی ایسا درست نہیں ہے۔ ابن سیرین فرماتے ہیں: مہر قائم شدہ ہوتا ہے۔

**10918 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ مُبَارَاةُ الْآبِ عَلَى الْبِكْرِ، وَلَا عَلَى الثَّيِّبِ

لَا يُعْطَى مَالُهَا قَالَ: هَذَا قَوْلُنَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: کنواری بیٹی کے لیے باپ کا مبارات کرنا جائز نہیں ہے اور ثیبہ کے لیے بھی جائز

نہیں ہے وہ اُس لڑکی کا مال ادا نہیں کرے گا وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ہمارا قول ہے۔

## بَابُ وَجْهِ الطَّلَاقِ، وَهُوَ طَلَاقُ الْعِدَّةِ وَالسُّنَّةِ

باب: طلاق کا طریقہ اور یہ طلاقِ عدت اور طلاقِ سنت ہے

10919 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَجْهُ الطَّلَاقِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا آيَانًا

مَا طَلَّقَهَا، غَيْرَ أَنْ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ بِأَيَّامٍ فِي قَبْلِ عِدَّتِهَا

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی عورت کے طہر کے دوران اُسے طلاق دے خواہ جب مرضی اُسے طلاق دیدے البتہ اُسے اُس کی عدت سے پہلے کے حیض آنے سے پہلے طلاق نہ دے۔

10920 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَجْهُ الطَّلَاقِ لِقَبْلِ عِدَّتِهَا

طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا، ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى تَحْلُوَ عِدَّتِهَا، فَإِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا قَبْلَ ذَلِكَ رَاجَعَهَا

\*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس کے طہر کے دوران اُس کے ساتھ صحبت کے بغیر طلاق دے اور پھر اُسے ایسے ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جائے اگر وہ چاہے تو اُس کی عدت گزرنے سے پہلے رجوع کر سکتا ہے۔

10921 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ

يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ حَيْضَتِهَا تَطْلِيقَةً فِي غَيْرِ جِمَاعٍ، ثُمَّ يَتْرُكْهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ، وَكَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ، فَإِنْ هُوَ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ تَطْهَرُ مِنْهَا تَطْلِيقَةً فِي غَيْرِ جِمَاعٍ، فَإِنْ كَانَتْ قَدْ نَيْسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ هَلَالٍ تَطْلِيقَةً

\*\*\* امام عبد الرزاق نے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو وہ اُسے اُس وقت طلاق دے جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جاتی ہے اور ایک طلاق دے اور اُس طہر کے دوران اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو پھر وہ اُس عورت کو ایسے ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر جائے جب وہ ایسا کرے گا تو وہ اُس طریقہ سے طلاق دے گا جس طرح اللہ نے اُسے حکم دیا ہے اور وہ بعد میں بھی اُس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے، لیکن جب مرد یہ ارادہ کرے کہ عورت کو تین طلاقیں دے گا تو پھر اُسے ہر حیض کے ختم ہونے پر جب وہ حیض سے پاک ہوتی ہے تو صحبت کے بغیر عورت کو ایک طلاق دینی چاہیے اگر وہ ایسی عورت ہے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہے تو پھر اُسے ہر پہلی کا چاند دیکھنے پر عورت کو ایک طلاق دینی چاہیے۔

10922 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: طَلَاقُ الْعِدَّةِ أَنْ

يُطَلِّقُهَا إِذَا طَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضَةِ بِغَيْرِ جَمَاعٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: إِذَا طَهَّرْتَ فَطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ تَمْسَهَا، فَإِنْ بَدَأَ لَكَ أَنْ تُطَلِّقَهَا أُخْرَى تَرَكْنَهَا حَتَّى تَحِيضَ الْحَيْضَةُ الْأُخْرَى، ثُمَّ طَلَّقْهَا إِذَا طَهَّرْتَ الثَّانِيَةَ، فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تُطَلِّقَهَا الثَّلَاثَةَ تَرَكْنَهَا حَتَّى تَحِيضَ، فَإِنْ طَهَّرْتَ الثَّلَاثَةَ، ثُمَّ تَعَتَّدَ حَيْضَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ تَنكِحُ إِنْ شَاءَتْ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: طلاقِ عدت یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ عورت حیض سے فارغ ہو جائے اور اُس دوران اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: میں کیا کروں؟ انہوں نے جواب دیا: جب عورت پاک ہو جائے تو تم اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دو پھر اگر تمہیں مناسب لگے تو تم اُسے دوسری طلاق دو اور پھر اُسے ایسے ہی رہنے دو یہاں تک کہ جب اُسے اگلا حیض آ جائے پھر اُسے طلاق دو جب وہ دوسری مرتبہ پاک ہو پھر اگر تم اُسے تیسری طلاق دینا چاہو تو اُسے ایسے ہی رہنے دو یہاں تک کہ اُسے حیض آ جائے پھر جب وہ پاک ہو جائے تو پھر اُسے طلاق دو پھر وہ عورت ایک حیض اور گزارے گی، پھر اگر وہ چاہے گی (تو کہیں اور) نکاح کر سکتی ہے۔

**10923 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: وَجْهُ الطَّلَاقِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ، وَإِذَا اسْتَبَانَ حَمْلُهَا \*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس کے طہر کے دوران اُس سے صحبت کیے بغیر طلاق دے اور جب اُس کا حمل واضح ہو چکا ہو۔

**10924 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: يُطَلِّقُهَا لِقَبْلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا، وَإِنْ أَحَبَّ تَرَكَّهَا حَتَّى تَخْلُوَ عِدَّتَهَا، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ تَطْلِيقَةً \*\*\* زہری اور قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ آدمی کو عورت کو اُس کی عدت کے آغاز میں اُس کے طہر کے دوران طلاق دینی چاہئے اگر آدمی چاہے تو عورت کو ایسے ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جائے اور اگر آدمی چاہے تو ہر طہر کے آغاز میں عورت کو ایک طلاق دے۔

**10925 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى طَلَاقًا مَا خَالَفَ وَجْهَ الطَّلَاقِ وَوَجْهَ الْعِدَّةِ، وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَدْعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا \*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جو دی ہوئی طلاق طلاق کے روایتی طریقہ سے ہٹ کے اور عدت کے مخصوص طریقہ سے ہٹ کے ہو تو وہ اُسے طلاق شمار نہیں کرتے تھے وہ یہ کہتے تھے: آدمی کو عورت کو ایک طلاق دینی چاہیے پھر اُسے چھوڑ دینا چاہیے یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر جائے۔

**10926 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً،

ثُمَّ يَدْعُهَا حَتَّى يَخْلُوَ أَجْلَهَا، وَكَانُوا يَقُولُونَ (لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا) (الطلاق: 1)، لَعَلَّهُ أَنْ يُرْغَبَ فِيهَا" \*\*\* ابراہیم مخفی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وہ عورت کو ایک طلاق دیں پھر اسے ایسے ہی رہنے دیں یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جائے۔ وہ لوگ یہ کہا کرتے تھے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): "شاید اللہ تعالیٰ اُس کے بعد کوئی نئی صورت حال پیدا کر دے۔"

اس سے مراد یہ ہے: ہو سکتا ہے کہ آدمی بعد میں پھر اُس عورت میں دلچسپی لے۔

**10927 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: فَطَلَّقُوهُنَّ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ: طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جَمَاعٍ** \*\*\* عبد الرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم اُن عورتوں کو اُن کی عدت کے آغاز میں طلاق دو اس سے مراد یہ ہے کہ اُن کے طہر کے بعد میں اُن کے ساتھ صحبت کیے بغیر طلاق دو۔

**10928 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: فَطَلَّقُوهُنَّ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ** \*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں تلاوت کیا کرتے تھے:

"تو تم اُن کو اُن کی عدت کے آغاز میں طلاق دو۔"

**10929 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَ لِلْسَّنَةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ** \*\*\* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سنت طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو وہ اُس عورت کو اُس کے طہر کے دوران اُس کے ساتھ صحبت کیے بغیر طلاق دے۔

**10930 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ نَافِعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "الطَّلَاقُ عَلَى أَرْبَعَةِ مَنَازِلَ: مَنَزَلَانِ حَلَالٌ، وَمَنَزَلَانِ حَرَامٌ، فَأَمَّا الْحَرَامُ فَإِنْ يُطَلِّقُهَا حِينَ يُجَامِعُهَا لَا يَذَرِي أَيْشْتَمِلُ الرَّجُلُ عَلَى شَيْءٍ أَمْ لَا؟ وَأَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ، وَأَمَّا الْحَلَالُ فَإِنْ يُطَلِّقُهَا لَا فَرَانَهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جَمَاعٍ، وَأَنْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلَهَا"**

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طلاق دینے کے چار طریقے ہیں اُن میں سے دو طریقے حلال ہیں اور دو طریقے حرام ہیں جہاں تک حرام طریقے کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی جب عورت کے ساتھ صحبت کر لے تو اسے طلاق دیدے اُسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ عورت کے رحم میں کوئی چیز ہے یا نہیں ہے یا یہ ہے کہ آدمی اُس عورت کے اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدے جہاں تک حلال طریقے کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی عورت کے حیض کے گزرنے کے بعد طہر کے عالم میں صحبت کیے بغیر اُسے طلاق دے یا پھر عورت کو اُس وقت طلاق دے جب عورت حاملہ ہو اور اُس کا حمل واضح ہو۔

**10931 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: "قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَّقَهُنَّ فِي قُبُلِ عَدَّتِهِنَّ" \* \* \* ابو بکر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم ان کی عدت کے آغاز میں انہیں طلاق دو۔"

## بَابُ طَلَاكِ الْحَامِلِ

### باب: حاملہ عورت کو طلاق دینا

**10932 -** اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا ثَلَاثًا، كَيْفَ؟ قَالَ: عَلَى عِدَّةِ أَقْرَانِهَا \* \* \* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: جب کوئی شخص حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اُس کے حیض کی عدت کے حساب سے ہوگا۔

**10933 -** اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي طَلَاكِ الْحَامِلِ قَالَ: يُطَلِّقُ عِنْدَ الْأَهْلَةِ

\* \* \* امام شعبی حاملہ عورت کی طلاق کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ پہلی کے چاند کے حساب سے اُسے طلاق دے گا۔

**10934 -** اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَزَادُ الْحَامِلُ عَلَى تَطْلِيقَةٍ حَتَّى تَضَعَ، فَإِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ. قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ، \* \* \* حسن بصری بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت کو ایک سے زیادہ طلاق نہیں دی جانی چاہیے جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی، جب وہ بچہ کو جنم دیدے گی، تو وہ مرد سے لائق ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**10935 -** اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ \* \* \* طاووس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**10936 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طُلِّقَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَذَلِكَ حِينٌ وَضَعَتْ أَجْلَهَا قَالَ: وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: (وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيُغْنِ أَجْلَهُنَّ) (البقرة: 231)، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: "وَأَنَّ كَمَانَ سَقَطَ بَيْنَ ذَلِكَ فَكَذَلِكَ قَالَ: وَإِنْ طَلَّقَهَا غَيْرَ حَامِلٍ، فَإِذَا طَهَرَتْ مِنْ آخِرِ الْحَيْضِ فَذَلِكَ حِينٌ بَلَغَتْ أَجْلَهَا، وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (فَإِذَا بَلَغْنَ أَجْلَهُنَّ

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ (الطلاق: 2)، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلْيُرَاجِعْهَا حِينَئِذٍ، أَوْ يُسَرِّحْهَا وَيُشْهِدْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَصَصَتْهُ عَلَى ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ فَأَقَرَّ بِهِ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی عورت کو حمل کے دوران طلاق ہو جائے اور پھر وہ بچہ کو جنم دیدے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب وہ بچہ کو جنم دے گی تو اُس کی عدت ختم ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدت ختم ہو جائے۔“

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اگر اس دوران وہ مردہ بچہ کو جنم دیتی ہے تو بھی یہی حکم ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اگر وہ غیر حاملہ عورت کو طلاق دیتا ہے اور وہ عورت جب آخری حیض سے پاک ہوتی ہے تو اُسی وقت اُس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”جب وہ اپنی انتہائی مدت تک پہنچ جائیں تو تم انہیں مناسب طریقہ سے روک لو یا پھر معروف طریقہ سے انہیں علیحدہ کر دو۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تو اُس وقت وہ آدمی اُس سے رجوع کر سکتا ہے یا اُسے چھوڑ دے گا اور وہ اس بات پر گواہ بنالے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے کے سامنے یہ روایت اُن کے والد کے حوالے سے بیان کی تو انہوں نے اسے درست قرار دیا۔

**10937 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَقَالٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ وَمُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ. وَأَبَا مَالِكٍ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَبْلَى فَقَالُوا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\*\* ولید بن عقال بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن شداد، مصعب بن سعد اور ابومالک سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو ان حضرات نے جواب دیا: وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (طاق یافتہ یا بیوہ) نہیں ہو جاتی۔

**بَابُ تَعَتُّدٍ إِذَا طَلَّقَهَا عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ**

باب: جب مرد عورت کو ہر حیض کے بعد طلاق دیتا ہے تو عورت عدت کیسے گزارے گی؟

**10938 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ، وَقَالَ



الرَّهْرِي فِي امْرَأَةٍ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ تَطْلِيقَةً قَالُوا: تَعْتَدُ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَيْضَةً وَاحِدَةً.

\*\* سعید بن مسیب اور زہری نے ایسی عورت کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جس کا شوہر اُسے ایک طہر کے آغاز میں ایک طلاق دے دیتا ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ عورت تیسری طلاق کے بعد ایک حیض کی عدت گزارے گی۔

**10939 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

\*\* امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**10940 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ، وَقَالَ الرَّهْرِيُّ: "قَالُوا: تَعْتَدُ بَعْدَ

الثَّلَاثِ حَيْضَةً وَاحِدَةً"

\*\* قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے زہری بیان کرتے ہیں: علماء یہ فرماتے ہیں کہ وہ تیسری طلاق کے بعد ایک حیض کی عدت گزارے گی۔

**10941 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: تَعْتَدُ مِنَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ

\*\* ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: وہ پہلی طلاق سے ہی عدت گزارنا شروع کرے گی۔

**10942 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَجِلَاسَ بْنَ

عَمْرٍو، قَالَا: تَعْتَدُ مِنَ الطَّلَاقِ الْآخِرِ ثَلَاثَ حِيضٍ

\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور جلاس بن عمرو بیان کرتے ہیں: وہ آخری طلاق کے بعد تین حیض کی عدت گزارے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَرَا جُعْهَا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا مِنْ أَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُ

باب: جب کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دیدے

اور پھر وہ اُس کی عدت کے دوران اُس عورت سے رجوع کر لے پھر وہ اُس عورت کو طلاق

دیدے تو وہ عورت کون سے دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟

**10943 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ثُمَّ ارْتَجَعَهَا، فَلَمْ

يُجَامِعَهَا حَتَّى طَلَّقَهَا كَانَ يَرَوِي فِيهَا اخْتِلَافًا، كَانَ أَكْثَرُ مَا يَرَوِي أَنَّ تَعْتَدُ مِنَ الطَّلَاقِ الْآخِرِ حِينَ رَاجَعَهَا

\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیتا ہے پھر وہ اُس

سے رجوع کر لیتا ہے لیکن اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا اور اُسے پھر طلاق دے دیتا ہے تو انہوں نے اس بارے میں

اختلاف کا تذکرہ کیا ہے تاہم زیادہ تر روایات یہ کہتی ہیں: جب مرد نے عورت سے رجوع کرنے کے بعد اُسے دوسری طلاق دی

تھی تو وہ عورت اُس وقت سے عدت گزارنا شروع کرے گی۔

**10944 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: إِذَا رَاجَعَهَا اغْتَدَّتْ مِنَ

الطَّلَاقِ الْآخِرِ.

\*\*\* ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: مرد عورت سے رجوع کر لیتا ہے تو وہ دوسری طلاق سے عدت گزارنا شروع کرے گی۔

**10945 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ أَبِي قَلَابَةَ

\*\*\* زہری کے حوالے سے ابو قلابہ کے قول کی مانند منقول ہے۔

**10946 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِنْ هُوَ رَاجَعَهَا

اسْتَقْبَلَتْ الْعِدَّةَ، دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

\*\*\* امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد اُس عورت سے رجوع کر لیتا ہے تو وہ

عورت نئے سرے سے عدت گزارنا شروع کرے گی، خواہ مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو یا صحبت نہ کی ہو۔

**10947 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُولُ:

تَعْتَدُ مِنْ يَوْمٍ يُطْلَقُهَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ: مِنْ يَوْمٍ طَلَّقَهَا، وَحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُمْ، وَطَاوُسٌ

\*\*\* ابو شعثاء بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی

ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو اور عبدالکریم نے بھی یہی بات بیان کی ہے، وہ اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے

گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی۔

حسن بن مسلم اور دیگر حضرات اور طاووس نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**10948 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُطْلِقُ الْمَرْأَةَ فَتَعْتَدُ بَعْضُ

عِدَّتِهَا، ثُمَّ يَرَا جُعْهَا فِي عِدَّتِهَا، وَطَلَّقَهَا وَلَمْ يَسْسَهَا مِنْ آتِي يَوْمٍ تَعْتَدُ قَالَ: تَعْتَدُ بِأَفَى عِدَّتِهَا، ثُمَّ تَلَا (ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ) (الاحزاب 49)، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَقُولُ أَنَا إِنَّمَا ذَلِكَ فِي النِّكَاحِ، وَهَذَا أَرْبَعَاءُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ عورت

اپنی کچھ عدت گزار لیتی ہے پھر وہ مرد اُس عورت کی عدت کے دوران اُس سے رجوع کر لیتا ہے پھر وہ اُسے طلاق دے دیتا

ہے حالانکہ اُس مرد نے اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہیں کی تو وہ عورت کون سے دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟

انہوں نے جواب دیا: وہ عورت اپنی عدت کے باقی دنوں کو شمار کرے گی پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”پھر تم ان کو ان کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دو“۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ حکم نکاح کے بارے میں ہے اور اس سے مراد رجوع کرنا ہے۔

**10949 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ تَطْلِيقَةً فَتَعْتَدُ بَعْضَ عِدَّتِهَا، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا أُخْرَى، ثُمَّ تَعْتَدُ أَيْضًا أَيَّامًا، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالُوا: تَعْتَدُ مِنَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ إِذَا كَانَ لَمْ يُجَامِعْهَا بَيْنَ ذَلِكَ

\*\*\* ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ کہا ہے: جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیتا ہے، وہ عورت اپنی عدت کا کچھ حصہ گزار لیتی ہے پھر وہ مرد اسے دوسری طلاق دے دیتا ہے پھر وہ عدت کے کچھ دن گزار لیتی ہے پھر وہ مرد اسے طلاق دے دیتا ہے تو لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ عورت پہلی طلاق سے عدت گزارنا شروع کرے گی جبکہ اس دوران مرد نے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

## بَابُ طَلَاقِ الْحَائِضِ وَالنَّفْسَاءِ

باب: حیض والی یا نفاس والی عورت کو طلاق دینا

**10950 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ نَافِعٍ، أَنَّ عِكْرِمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: "الطَّلَاقُ عَلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهِ: وَجْهَانِ حَلَائِلٍ، وَوَجْهَانِ حَرَامٍ، فَأَمَّا الْحَلَائِلُ، فَإِنَّ يُطَلِّقُهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، أَوْ حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلُهَا، وَأَمَّا الْحَرَامُ، فَإِنَّ يُطَلِّقُهَا حَائِضًا، أَوْ حِينَ يُجَامِعُهَا لَا يَدْرِي أَشْتَمَلَ الرَّحِمَ عَلَى وَلَدٍ أَمْ لَا؟"

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: طلاق کی چار صورتیں ہیں، اُن میں سے دو حلال ہیں اور دو حرام ہیں، جہاں تک حلال صورت کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس کے طہر کے دوران اُس کے ساتھ صحبت کیے بغیر طلاق دے یا آدمی حاملہ بیوی کو طلاق دے، جس کا حمل واضح ہو، جہاں تک حرام طریقہ کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی عورت کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدے یا اُس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اُسے طلاق دیدے، جبکہ یہ پتا بھی نہ چل سکے کہ کیا اُس کے رحم میں کوئی بچہ ہے یا نہیں ہے۔

**10951 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَكْرَهُ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا نَفْسَاءً

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں، کوئی مرد اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدے، جس طرح انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیوی کو اُس کے نفاس کے دوران طلاق دیدے۔

**10952 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرُاجِعَهَا وَيَتْرَكَهَا حَتَّى تَطْهَرُ، ثُمَّ تَحِيضُ، ثُمَّ تَطْهَرُ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ، فَبَلَغَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی وہ خاتون حیض کی حالت میں تھیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کر لیں اور اُسے ایسے ہی رہنے دیں جب تک وہ خاتون پاک نہیں ہو جاتی جب تک اُسے دوبارہ حیض نہیں آ جاتا اور پھر جب وہ پاک ہو جائے تو پھر اگر وہ چاہیں تو اُسے روک لیں اور اگر چاہیں تو طلاق دیدے یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس طریقہ سے خواتین کو طلاق دی جانی چاہیے۔

**10953 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ**

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**10954 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ**

وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ، وَاتَى عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَرُاجِعَهَا، ثُمَّ يَتْرَكَهَا حَتَّى إِذَا طَهَّرَتْ، ثُمَّ حَاضَتْ، ثُمَّ طَهَّرَتْ، طَلَّقَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيهِ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ النِّسَاءُ لَهَا يَقُولُ: حِينَ تَطْهَرُ

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دے دی وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کر لیں اور پھر اُس خاتون کو ایسے ہی رہنے دیں جب وہ پاک ہو جائے اُس کے بعد پھر اُسے حیض آ جائے پھر جب وہ پاک ہو تو پھر اُسے طلاق دیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس طرح عورتوں کو طلاق دی جانی چاہیے یعنی جب وہ عورت پاک ہو (اُس وقت اُسے طلاق دی جانی چاہیے)۔

**10955 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ**

**كَانَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الَّتِي طَلَّقَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِضًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

حدیث: 10952: صحیح البخاری - کتاب الطلاق، باب قول الله تعالى: يا ايها النبي اذا طلقتم النساء - حدیث: 4957:

صحیح مسلم - کتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها - حدیث: 2753، موطا مالك - کتاب الطلاق،

باب ما جاء في الاقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض - حدیث: 1204، السنن للنسائي - کتاب الطلاق، باب: وقت الطلاق

للعدة التي امر الله عز وجل ان - حدیث: 3354، السنن الكبرى للنسائي - کتاب الطلاق، وقت الطلاق للعدة التي امر الله

جل ثناؤه بها - حدیث: 5421، السنن الكبرى للبيهقي - کتاب العلم والطلاق، باب ما جاء في طلاق السنة وطلاق البدعة

- حدیث: 13932

وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يَتْرُكُهَا، حَتَّى إِذَا حَاصَتْ، ثُمَّ طَهَرَتْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا قَالَ: فَبَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطْلَقَ النِّسَاءُ لَهَا

\*\*\* ابن سیرین اور سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی وہ خاتون حیض کی حالت میں تھیں انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون سے رجوع کر لیں اور پھر اسے ایسے ہی رہنے دیں یہاں تک کہ جب اسے اگلی مرتبہ حیض آئے پھر جب وہ پاک ہو تو اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ خواتین کو اس طریقہ سے طلاق دی جانی چاہیے۔

**10956 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقِ أَبِي وَإِلٍ أَنْ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُطْلِقُهَا إِذَا طَهَرَتْ

\*\*\* شقیق ابو اکل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی وہ خاتون حیض کی حالت میں تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ حکم دیا کہ وہ اس خاتون سے رجوع کر لیں پھر جب وہ پاک ہوں تو پھر انہیں طلاق دیں۔

**10957 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَرْسَلْنَا إِلَى نَافِعٍ وَهُوَ يَتَرَجَّلُ فِي دَارِ الْبُدُوَّةِ ذَاهِبًا إِلَى الْمَدِينَةِ، وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ عَطَاءٍ: أَمْ حُسِبَتْ تَطْلِيقَةُ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَهُ حَائِضًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً؟ قَالَ: نَعَمْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے نافع کو پیغام بھیجا جو اس وقت دارالندوہ میں مدینہ منورہ جانے کے لیے پاہ رکاب تھے ہم لوگ اس وقت عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے (نافع کو پیغام بھیج کر یہ دریافت کیا) کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس خاتون کے حیض کے دوران جو طلاق دی تھی تو کیا وہ طلاق شمار ہوئی تھی؟ نافع نے جواب دیا: جی ہاں!

**10958 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: أَحَسِبْتَ بِهَا؟ يَعْنِي التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي إِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحَمَقْتُ؟

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا آپ نے اس طلاق کو شمار کیا تھا؟ یعنی وہ طلاق جو انہوں نے اپنی اہلیہ کو اس کے حیض کے دوران دی تھی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سی چیز میرے لیے رکاوٹ بن سکتی ہے کیا میں عاجز تھا یا میں احمق تھا؟

**10959 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَكُنْتُ عِشْرِينَ سَنَةً

أَسْمَعُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الَّتِي طَلَّقَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا، حَتَّى أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ، فَقَالَ: كَمْ كُنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاحِدَةً

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں بیس سال تک یہ بات سنتا رہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی اہلیہ کو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں طلاق دے دی تھی وہ خاتون حیض کی حالت میں تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تین طلاقیں دی تھیں یہاں تک کہ یونس بن جبیر نے یہ بات بیان کی: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اور کہا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اپنی اہلیہ کو کتنی طلاقیں دی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک طلاق دی تھی۔

**10960 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَيْمَنٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُرْاجِعْهَا، فَرَدَّهَا وَلَمْ يَرْهَأْ شَيْئًا، فَقَالَ: إِذَا طَهَّرْتُ فَلْيُطَلِّقْ، أَوْ لِيُمْسِكْ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ فِي قُبُلِ عَدَّتِهِنَّ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابو زبیر نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا عبدالرحمن بن ایمن نے اُن سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی وہ عورت اُس وقت حیض کے عالم میں تھی یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے چاہیے کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو واپس کروا دیا تھا اور اسے کوئی چیز شمار نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب وہ عورت پاک ہو جائے تو اگر وہ چاہے تو اُسے طلاق دیدے اور اگر چاہے تو اپنے پاس رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی تھی:

”اے ایمان والو! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم اُن کی عدت میں اُن کے عدت کے ابتدائی حصہ میں طلاق دو۔“

**10961 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَقَالَ: اتَّعَرَّفْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرْاجِعْهَا، قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ يَرِيدُ عَلَى ذَلِكَ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، جن

سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن عمر کو جانتے ہو؟ سائل نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس نے بھی اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دی تھی، حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کر لیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں سنا۔

**10962 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا لَهَا حَائِضًا؟ قَالَ: يَرُدُّهَا حَتَّى

إِذَا طَهَّرَتْ طَلَّقَ أَوْ أَمْسَكَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد عورت کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُسے لوٹائے گا، یہاں تک کہ جب وہ عورت پاک ہو جائے گی، تو اُسے طلاق دے گا یا اپنے پاس رکھے گا۔

**10963 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَتَطْلُقُ نَفْسَاءَ لَيْسَتْ

حَائِضًا؟ فَقَالَ: أَمْرُهَا أَمْرُ الَّتِي تَطْلُقُ حَائِضًا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: کیا نفاس والی عورت جو حیض میں نہ ہو اُسے طلاق دی جاسکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اُس عورت کا بھی وہی حکم ہے جو اُس عورت کا ہے جسے حیض کے دوران طلاق دے دی جاتی ہے۔

**بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ نَفْسَاءٌ، أَهِيَ تَحْتَسِبُ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ؟**

**باب: جو شخص اپنی بیوی کو اُس کے حیض یا نفاس کے دوران تین طلاقیں دے دیتا ہے**

**تو کیا وہ عورت اُس حیض کو (عدت کا حصہ) شمار کرے گی؟**

**10964 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ

حَائِضٌ ثَلَاثًا، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: عَصَيْتُ رَبَّكَ، وَبَانَثُ مِنْكَ، لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی وہ عورت اُس وقت حیض کی حالت میں تھی، مرد نے تین طلاقیں دی تھیں، اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی اور عورت تم سے لا تعلق ہوگئی اب وہ تمہارے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ تمہاری بجائے کسی اور سے نکاح کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ) نہیں ہو جاتی۔

**10965 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ



امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ، اتَّعْتَدُ بَعْدَ هَذِهِ الْحَيْضَةِ ثَلَاثَ حَيْضٍ، وَلَا تَحْتَسِبُ بِهَذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا؟ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي النَّاسُ عَلَيْهِ

\*\*\* امام شعی، قاضی شریع کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، وہ عورت اُس وقت حیض کی حالت میں تھی تو کیا وہ عورت اُس حیض کے بعد تین حیضوں کی عدت گزارے گی اور اس حیض کو شمار نہیں کرے گی جس حیض کے دوران مرد نے اُسے طلاق دی ہے؟ تو قاضی شریع نے جواب دیا: یہ وہ حکم ہے جس پر لوگ کاربند ہیں۔

**10966 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ: يَلْزِمُهُ الطَّلَاقُ، وَتَعْتَدُ ثَلَاثَ حَيْضٍ سِوَى تِلْكَ الْحَيْضَةِ

\*\*\* حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے کہ طلاق اُس پر لازم ہو جائے گی اور وہ عورت اُس حیض کے علاوہ تین حیض کی عدت گزارے گی۔

**10967 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الْمَرْأَةُ حَائِضًا لَمْ تَعْتَدْ بِذَلِكَ، وَاسْتَقْبَلَتْ الْحَيْضَ بَعْدَهُ.

\*\*\* ایوب نے ابو قلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی عورت کو حیض کے دوران طلاق دے دی جائے تو وہ اُس حیض کو شمار نہیں کرے گی وہ اُس کے بعد آنے والے حیض سے عدت کا آغاز کرے گی۔

**10968 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ

\*\*\* زہری نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**10969 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُطَلِّقُهَا حَائِضًا؟ قَالَ: لَا تَعْتَدُ بِهَا لَتَسْتَوِيَ ثَلَاثَ حَيْضٍ، قُلْتُ: فَطَلَّقَهَا سَاعَةً حَاضَةً؟ قَالَ: لَا تَعْتَدُ بِهَا. قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: ارْجِعْهَا حَتَّى إِذَا طَهَّرْتَ فَطَلِّقْ، أَوْ أَمْسِكْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد عورت کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: عورت اُس حیض کو عدت کا حصہ شمار نہیں کرے گی، بلکہ وہ تین حیض مکمل عدت میں گزارے گی، میں نے دریافت کیا: عورت کو جس وقت حیض شروع ہوا اگر مرد اُسی وقت طلاق دے دیتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ عورت اُس حیض کو عدت کا حصہ شمار نہیں کرے گی، انہوں نے بتایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ فرمایا تھا: تم اُسے واپس کرو یہاں تک کہ جب وہ پاک ہو جائے تو پھر تم اُسے طلاق دو یا اپنے ساتھ روک لو۔

**10970 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَإِنْ طَلَّقَهَا نَفْسَاءَ حِينَ وَلَدَتْ

اَعْتَدَتْ سِوَى نَفْسِهَا أَقْرَانَهَا مَا كَانَتْ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: جب عورت نے بچہ کو جنم دیا تو اُس کے نفاس کے دوران اگر مرد اُسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ عورت اپنے نفاس کے علاوہ جو حیض ہے اُس میں عدت گزارے گی خواہ جتنے بھی دن ہوں۔

**10971 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: النَّفْسَاءُ مِثْلُ الْحَائِضِ، لَا تَعْتَدُ بِنَفْسِهَا فِي عِدَّتِهَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: نفاس والی خواتین کا حکم بھی حیض والی خواتین کی مانند ہے خاتون اپنے نفاس کے دنوں کو عدت کا حصہ شمار نہیں کرے گی۔

**10972 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ: طَلَّقَ نَفْسَاءَ كَيْسَتْ

حَائِضًا؟ قَالَ: بَلَى

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: ایک شخص نفاس والی عورت کو طلاق دے دیتا ہے جو حیض کی حالت میں نہیں ہے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی نفاس حیض شمار نہیں ہوگا)۔

**10973 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ طَلَّقَهَا حَائِضًا

فَالسَّنَةُ أَنْ يَرُاجِعَهَا حَتَّى إِذَا طَهَّرَتْ طَلَّقَ أَوْ امْسَكَ ثُمَّ كَانَتْ حَائِضًا وَاحِدَةً، وَلَمْ تَحْتَسِبْ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

\*\*\* ابن جریج نے عبد الکریم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر مرد عورت کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو کیا سنت یہ ہے کہ مرد اُس کے ساتھ رجوع کرے یہاں تک کہ جب وہ عورت پاک ہو جائے تو اُسے طلاق دے یا اُسے روک لے پھر اُس کے بعد وہ ایک مرتبہ حیض والی ہو جائے تو کیا وہ اُس حیض کو شمار کرے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**10974 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: تَعْتَدُ بِهِ مِنْ أَقْرَانِهَا، وَقَالَ مَطَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هُوَ قُرْءٌ مِنْ أَقْرَانِهَا

\*\*\* عثمان بن مطر نے سعید بن ابوعروبہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران تین طلاقیں دے دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: قنادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے اور ابو معشر نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ علماء یہ فرماتے ہیں: وہ عورت اُس حیض کو اپنے (عدت کے) تین حیضوں کا حصہ شمار کرے گی۔

مطر نے حسن بصری کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ اُس کے حیض کا ایک حصہ ہے۔

## بَابُ هَلْ يُطَلِّقُ الرَّجُلُ الْبِكْرَ حَائِضًا؟

باب: کیا مرد بیکرہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے سکتا ہے؟

10975 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ الْبِكْرَ حَائِضًا قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ لِأَنَّهُ لَا عِدَّةَ

لَهَا

\*\*\* سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیکرہ بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو سفیان ثوری نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ایسی عورت کی کوئی عدت نہیں ہوتی ہے۔

## بَابُ ارْتَجَعَتْ فَلَمْ تَعْلَمْ حَتَّى نَكَحَتْ

باب: جب کسی عورت سے رجوع کر لیا جائے اور اُس عورت کو اس بات کا پتا نہ ہو

یہاں تک کہ وہ دوسرا نکاح کر لے

10976 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَتَبَ إِلَيْهَا بِطَلِّقَةٍ، ثُمَّ ارْتَجَعَهَا

وَأَشْهَدَ، فَلَمْ تَأْتِهَا الرَّجْعَةُ حَتَّى نَكَحَتْ وَأَصِيبَتْ؟ قَالَ: لَا شَيْءَ لِلْأَوَّلِ فِيمَا بَلَعْنَا، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ، قُلْتُ: فَوَجَدَهَا حِينَ نَكَحَتْ وَلَمْ تَصُبْ قَالَ: الْأَوَّلُ أَحَقُّ بِهَا. وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِثْلَ قَوْلِهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد عورت کو تحریری طور پر ایک طلاق بھجوادیتا ہے پھر وہ اُس عورت سے رجوع بھی کر لیتا ہے اور اس پر گواہ بھی بنا لیتا ہے لیکن رجوع کرنے کی اطلاع عورت تک نہیں آتی یہاں تک کہ وہ دوسری شادی کر لیتی ہے اور اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لی جاتی ہے تو عطاء نے جواب دیا: ہم تک جو روایت پہنچی ہے اُس کے حساب سے تو اب پہلے والے شوہر کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ اگر مرد عورت کو ایسی حالت میں پاتا ہے کہ اُس نے نکاح کر لیا ہے لیکن ابھی اُس کے ساتھ صحبت نہیں ہوئی؟ تو عطاء نے جواب دیا: پہلا شوہر اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔ عبد الکریم نے بھی اُن کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

10977 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ

غَائِبٌ، ثُمَّ رَاجَعَهَا، وَهِيَ لَمْ تَشْعُرْ، فَلَمْ يَلْفُهَا الْكِتَابُ حَتَّى نَكَحَتْ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اذْهَبْ، فَإِنْ وَجَدْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا زَوْجُهَا فَانْتَ أَحَقُّ بِهَا.

\*\*\* حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی وہ شخص وہاں موجود نہیں تھا پھر اُس نے اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لیا لیکن عورت کو اس کا پتا نہیں چلا عورت تک اُس کا خط نہیں آیا یہاں تک کہ اُس عورت نے دوسری شادی کر لی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اُس کے پہلے شوہر) سے فرمایا: تم جاؤ! اگر تم عورت کو ایسی حالت میں

پاتے ہو کہ ابھی اُس کے دوسرے شوہر نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو پھر تم اُس عورت کے زیادہ حقدار ہو گے۔

**10978 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ

مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے۔

**10979 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: طَلَّقَ

أَبُو كَنْفٍ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ أَشْهَدَ عَلَى الرَّجْعَةِ فَلَمْ يُلْغِهَا حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ، فَجَاءَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِلَى أَمِيرِ الْمَصْرِ: إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَإِلَّا فَهِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَقَالَ عَلِيُّ: هِيَ لِلأَوَّلِ، دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ابوکنف جن کا تعلق عبدالقیس قبیلہ سے تھا، انہوں نے اپنی بیوی کو ایک یا شاید دو طلاقیں دے دی، پھر انہوں نے رجوع کرنے پر بھی گواہ بنا لیے، لیکن عورت تک اس کی اطلاع نہیں پہنچی یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر گئی تو اُس نے دوسری شادی کر لی وہ صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شہر کے گورنر کو خط لکھا کہ اگر دوسرے شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو وہ دوسرے شوہر کی بیوی شمار ہوگی ورنہ وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہوگی۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسی صورت حال میں وہ پہلے شوہر کی ہی بیوی شمار ہوگی خواہ دوسرے شوہر نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو یا اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

**10980 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا كَنْفٍ

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَخَرَجَ مُسَافِرًا، وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، وَلَا عِلْمَ لَهَا بِذَلِكَ حَتَّى زَوَّجَتْ، فَاتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ لَهُ: إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَإِلَّا فَهِيَ لِلأَوَّلِ، فَقَدِمَ أَبُو كَنْفٍ الْكُوفَةَ فَوَجَدَهُ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فَقَالَ لِنِسْوَةٍ عِنْدَهَا: قُمْنِي مِنْ عِنْدِهَا، فَإِنِّي لَأُحِبُّهَا حَاجَةً، فَقُمْنِي، فَبَنَى بِهَا مَكَانَهُ، وَكَانَتْ امْرَأَتَهُ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ابوکنف نامی صاحب نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی اور سفر پر روانہ ہو گئے، پھر انہوں نے اُس خاتون کی عدت گزرنے سے پہلے اُس سے رجوع کرنے پر گواہ قائم کر لیے لیکن عورت کو اس بات کا پتا نہیں چل سکا یہاں تک کہ اُس عورت کی دوسری شادی ہو گئی، تو ابوکنف، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اُس خاتون کے علاقہ کے گورنر) کو خط میں لکھا کہ اگر دوسرے شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو یہ دوسرے شوہر کی بیوی شمار ہوگی ورنہ وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہوگی۔ ابوکنف نامی صاحب کو فہم آئے تو انہوں نے ایسی صورت حال پائی کہ دوسرے شوہر نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی تو انہوں نے اُس عورت کے پاس موجود خواتین سے کہا: تم لوگ اس کے پاس سے اٹھ

جاؤ کیونکہ مجھے اس سے اپنی حاجت پوری کرنی ہے۔ تو وہ خواتین وہاں سے اٹھ گئیں، انہوں نے اُس جگہ پر اُس عورت کے ساتھ صحبت کی اور وہ اُن کی بیوی شمار ہوئی۔

**10981 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هِيَ امْرَأَةُ الْآخِرِ، دَخَلَ بِهَا الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

\*\*\* حکم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ دوسرے شخص کی ہی بیوی شمار ہوگی، خواہ پہلے شخص نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو یا اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

**10982 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَيْسَ لِلأَوَّلِ إِلَّا فِسْوَةُ الصَّبْعِ

\*\*\* قاضی شریح بیان کرتے ہیں: پہلے شوہر کو ایسی صورت حال میں صرف گوہ کی خارج کی ہوئی ہو ملے گی۔

## بَابُ الْأَقْرَاءِ وَالْعِدَّةِ

### باب: قروء اور عدت کا بیان

**10983 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ قَالَ: تَحِلُّ لِرُؤُوسِهَا الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلُّ لَهَا الصَّلَاةُ.

\*\*\* زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیتا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس عورت کے شوہر کے لیے اُس سے رجوع کرنا اُس وقت تک جائز ہوگا جب تک وہ عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی اور اُس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا۔

**10984 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ \*\*\* امام جعفر صادق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**10985 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: تَحِلُّ لِرُؤُوسِهَا الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلُّ لَهَا الصَّلَاةُ.

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس عورت کے شوہر کے لیے اُس عورت سے رجوع کرنا اُس وقت تک جائز ہوگا جب تک وہ عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی اور اُس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا۔

## 10986 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

\* قنادہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

## 10987 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

قَالَ: أَرْسَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى أَبِي يَسَّالَهُ عَنْهَا، فَقَالَ أَبِي: كَيْفَ يُفْتَى مُنَافِقٌ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: نَعِيدُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَكُونَ مُنَافِقًا، وَنَعُوذُكَ بِاللَّهِ أَنْ نُسَمِّكَ مُنَافِقًا، وَنَعُوذُكَ بِاللَّهِ أَنْ يَكُونَ مِنْكَ كَاثِرٌ فِي الْإِسْلَامِ، ثُمَّ تَمُوتَ وَلَمْ تُبَيِّنْهُ قَالَ: فَإِنِّي أَرَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ آخِرِ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ قَالَ: فَلَا أَعْلَمُ عُثْمَانُ إِلَّا أَحَدَ بَذَلِكَ

\* \* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو پیغام بھیج کر اُن سے ایسی صورت حال کے بارے میں دریافت کیا، تو میرے والد نے کہا: کوئی منافق شخص کیسے فوتی دے سکتا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس بات سے آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتے ہیں کہ آپ منافق ہو جائیں اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم آپ کو منافق کا نام دیں اور ہم آپ کے لیے اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ اسلام کے دوران آپ کی طرف سے ایسی کوئی چیز آئے اور پھر آپ اُس پر انتقال کر جائیں اور آپ اُسے بیان نہ کریں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ مرد اُس عورت کا اُس وقت تک حقدار ہوگا جب تک وہ تیسرے اور آخری حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی اور اُس عورت کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس قول کو اختیار کیا تھا۔

## 10988 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَرَزَّجَهَا إِلَى

عُمَرَ، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي فَأَنْقَطَعَ عَنِّي الدَّمُ مِنْذُ ثَلَاثِ حِيضٍ، فَاتَّابَنِي وَقَدْ وَضَعْتُ مَائِي، وَرَدَّدْتُ بَابِي، وَخَلَعْتُ ثِيَابِي، فَقَالَ: قَدْ رَاجَعْتِكَ، فَقَالَ عُمَرُ لَابْنِ مَسْعُودٍ: مَا تَرَى فِيهَا؟ قَالَ: أَرَى أَنَّهَا امْرَأَتُهُ مَا دُونَ أَنْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ قَالَ عُمَرُ: وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ.

\* \* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون اور اُس کا شوہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اُس عورت نے عرض کی:

اے امیر المؤمنین! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی اور پھر تین حیض گزرنے کے بعد میرا خون آنا بند ہو گیا، پھر یہ شخص میرے پاس آیا میں اُس وقت اپنا پانی رکھ چکی تھی دروازہ بند کر چکی تھی اور اپنے کپڑے اتار چکی تھی اس شخص نے کہا: میں تم سے رجوع کرتا ہوں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ عورت اُس شخص کی بیوی شمار ہوگی جب تک اُس عورت کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا (یعنی وہ عورت غسل کر نہیں لیتی)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بھی یہی رائے ہے۔

## 10989 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ نَحْوَهُ.

وَقَالَ عُمَرُ لَابْنِ مَسْعُودٍ: أَنْتَ لِهَذِهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: اے ابوعبدالرحمن! آپ اسی طرح کی صورت حال کے لیے ہیں!

**10990** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ، وَابْنُ مَسْعُودٍ: حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ

\*\*\* عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہے: جب تک اُس عورت کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا (اُس وقت تک اُس کا شوہر اُس سے رجوع کر سکتا ہے)۔

**10991** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ: الْأَقْرَاءُ الْحَيْضُ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْعِدَّةُ الطَّهْرُ أَمْ الْأَقْرَاءُ؟ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ حَتَّى تَغْتَسِلَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: قروء سے مراد حیض ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عدت کا حساب طہر سے ہوگا یا قروء کے حساب سے ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے وہ عورت اُس وقت تک (عدت سے) فارغ نہیں ہوگی جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی۔

**10992** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ: الْأَقْرَاءُ الْحَيْضُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: الْحَيْضُ، هُوَ أَحَقُّ حَتَّى تَسْتَقِيَ بِالْمَاءِ، وَتَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ، قَالَ: "فَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: الطَّهْرُ فَإِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: قروء سے مراد حیض ہے اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ثابت ہے۔

عبدالکریم بیان کرتے ہیں: اس سے مراد حیض ہے مرد اُس عورت کا اُس وقت تک زیادہ حقدار ہوگا جب تک وہ عورت پانی کے ذریعہ طہارت حاصل نہیں کر لیتی اور اُس کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہو جاتا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا تعلق ہے جو طہارت کے بارے میں ہے تو انہوں نے یہ قول حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے (یعنی یہ قول کہ قروء سے مراد طہر ہوتا ہے)۔

**10993** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَمْعٍ عِكْرَمَةَ يَقُولُ: "الْأَقْرَاءُ الْحَيْضُ، لَيْسَ بِالطَّهْرِ، قَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1)، وَلَمْ يَقُلْ: لِقُرُونِهِنَّ"

\*\*\* معمر نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قروء سے مراد حیض ہے اُس سے مراد طہر نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"ثم أن کی عدت کے حساب سے انہیں طلاق دو"



اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم اُن کے قروء کے حساب سے طلاق دو۔

**10994 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "رَاجَعَ رَجُلٌ

امْرَأَتَهُ حِينَ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا تُرِيدُ الْإِغْتِسَالَ، فَقَالَ لَهَا: قَدْ ارْتَجَعْتُكَ، فَقَالَتْ: كَلَّا، وَاخْتَصَمْتُ، وَاعْتَسَلْتُ، فَاخْتَصَمَا إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ"

\*\*\* قتادہ اور ایوب نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت تک رجوع کر لیا جب وہ عورت غسل کرنے کے لیے اپنے کپڑے اتار چکی تھی مرد نے اُس سے کہا: میں تم سے رجوع کرتا ہوں! عورت نے کہا: ہرگز نہیں! پھر وہ عورت زبانی طور پر اُس مرد کے ساتھ بات چیت کرتی رہی اور اس دوران اُس نے غسل بھی کر لیا، پھر وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے وہ عورت اُس مرد کی طرف لوٹا دی۔

**10995 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَرْعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ خَاصَمَ

امْرَأَتَهُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

\*\*\* حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے اپنی بیوی کے خلاف مقدمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تھا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو اُس شخص کی طرف لوٹا دیا تھا۔

**10996 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَرْعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ خَاصَمَ

امْرَأَتَهُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، وَكَانَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى دَخَلَتْ فِي مُغْتَسِلِهَا لَكِنِّي تَطَهَّرَ مِنْ آخِرِ الثَّلَاثِ حَيْضٍ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ حَتَّى أَشْهَدَ عَلَى مُرَاجَعَتِهَا فِي الْمُغْتَسِلِ وَأَسْمَعَهَا، فَقَضَى بَيْنَهُمَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنْ يُصْبِرَهَا بِاللَّهِ مَا ارْتَجَعَهَا حَتَّى اغْتَسَلَتْ فَأَعْتَرَفَتْ أَنْ قَدْ رَاجَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَسْتَقِيَ بِالْمَاءِ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ. وَأَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَ أَبُو مُوسَى قَضَى بِذَلِكَ، وَعِنْدَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَاسْتَشَارَهُ فَوَافَقَهُ، ثُمَّ كَتَبَ فِيهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ ذَلِكَ أَيْضًا

\*\*\* حسن بصری ایک شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جس کا اپنی بیوی کے ساتھ اختلاف ہو گیا اور اُس نے مقدمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا اُس مرد نے اُس عورت کو ایک طلاق دی اور اُس عورت کے ساتھ رجوع نہیں کیا (یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت کے تین حیض گزر گئے) پھر جب وہ عورت غسل خانہ میں داخل ہوئی تاکہ تیسرے حیض کے بعد طہارت حاصل کرے تو وہ مرد آیا اور اُس نے اُس عورت کے غسل خانہ میں موجودگی کے دوران اُسے اطلاع دی کہ وہ اُس عورت سے رجوع کرتا ہے اُس نے وہ آواز اُس تک پہنچا دی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا اور انہوں نے اُس عورت سے اللہ کے نام کی قسم لے کر دریافت کیا کہ اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے مرد نے رجوع نہیں کیا تھا تو اُس عورت نے یہ اعتراف کیا کہ مرد نے اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُس سے رجوع کر لیا تھا تو حضرت

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو اُس مرد کی طرف واپس کروادیا۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا، اُن کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موجود تھے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا، تو انہوں نے اُن کی موافقت کی، پھر انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس بارے میں یہی رائے ظاہر کی۔

**10998 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهْرَ، ثُمَّ تَوَخَّرَ اغْتِسَالُهَا حَتَّى تَفُوتَهَا تِلْكَ الصَّلَاةُ، فَإِنْ فَعَلْتَ فَقَدْ بَانَتْ حِينِيذٌ  
 \*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: ماسوائے اس صورت کے، کہ وہ عورت طہر دیکھ لے، پھر اپنے غسل کو موخر کر لے، یہاں تک کہ ایک نماز کا وقت رخصت ہو جائے، اگر وہ ایسا کر لیتی ہے، تو وہ شوہر سے لاطعلق ہو جائے گی۔

**10999 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ فِي قَوْلٍ مَنْ قَالَ: هُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، أَنَّهَا إِذَا أَرَادَتْ الطَّهْرَ فَلَمْ تَغْتَسِلَ هِيَ قَالُوا: هُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي طَهَّرَتْ لَهَا

\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے یہ کہا ہے: مرد عورت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے، جب تک وہ عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی، اس سے مراد یہ ہے: جب وہ عورت طہر کا ارادہ کر لے اور غسل نہ کرے، تو علماء یہ فرماتے ہیں: مرد اُس عورت کا اُس وقت تک حقدار ہوگا، جب تک اُس نماز کا وقت رخصت نہیں ہو جاتا ہے، جس نماز کے وقت کے دوران اُس عورت کو طہر آیا تھا (یعنی حیض ختم ہوا تھا)

**11000 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ: لَا تَبِينُ حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ

\*\* یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت اُس وقت تک بائنے نہیں ہوگی، جب تک وہ تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی اور اُس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو جاتا۔

**11001 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يُرَاجِعُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مَا كَانَتْ فِي الدَّمِ

\*\* عمرو بن مسلم نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد اُس عورت کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے، جب تک اُس کا خون نکل رہا ہو۔

**11002 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ: فَلَتَيْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً، أَوْ اثْنَتَيْنِ، فَرَأَتْ أَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا، فَرَدَدْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: فَشَنَعْنِي أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا: هَذَا

يَرُدُّ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَسَأَلَتْ عُلَمَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلًا رَجُلًا، فَأَثْبَتُوا إِلَيَّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَأَبَا الدَّرْدَاءِ كَانُوا يَجْعَلُونَ لَهُ الرَّجْعَةَ عَلَيْهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ

\*\*\* مکحول کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مدینہ منورہ آئے وہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات سلیمان بن یسار سے ہوئی تو انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد عورت کو ایک طلاق دے یا دو طلاقیں دے اور پھر وہ عورت تیسرے حیض کا پہلا قطرہ دیکھ لے تو اب مرد کے لیے اُس عورت سے رجوع کرنے کے حق باقی نہیں رہتا۔ میں نے اُن کے قول کو مسترد کر دیا تو اہل مدینہ نے اس بات پر مجھ پر اعتراض کیا اور یہ کہا: یہ شخص حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کو مسترد کر رہا ہے؟ پھر میں نے علماء مدینہ میں سے ایک ایک شخص سے اس بارے میں تحقیق کی تو میرے سامنے یہ بات مستند طور پر ثابت ہوئی کہ حضرت عمرؓ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہم مرد کو رجوع کرنے کا حق اُس وقت تک دیتے ہیں جب تک عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی۔

**11003 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْ زَوْجِهَا وَحَلَّتْ لِلْأَزْوَاجِ. قَالَ: وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ الزُّهْرِيُّ

\*\*\* سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب طلاق یافتہ عورت کا تیسرا حیض شروع ہوتا ہے تو وہ اپنے شوہر الگ ہو جاتی ہے اور دوسری شادی کے لیے حلال ہو جاتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: امام زہری نے اس کے مطابق فتویٰ ہے۔

**11004 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ قَوْلِ زَيْدٍ قَالَ: إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: الْفَرْءُ الطَّهْرُ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ.

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی وہی قول ہے جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب عورت کا تیسرا حیض شروع ہوگا تو وہ مرد سے لعلق ہو جائے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قروء سے مراد طہر ہے اس سے مراد حیض نہیں ہے۔

**11005 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ \*\*\* حارث بن ہشام نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق بیان کیا ہے۔

**11006 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ الْأَخْصُصُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً فَمَاتَ وَقَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَلَمْ يَدْرُ مَا يَقُولُ، فَكَتَبَ فِيهَا إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَلَا مِيرَاتَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام احوص تھا وہ اہل شام سے تعلق رکھتا تھا اُس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور پھر اُس کا انتقال ہو گیا وہ عورت اُس وقت تیسرا حیض شروع کر چکی تھی اُس کا معاملہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہیں پتا نہیں چل سکا کہ وہ اس بارے میں کیا جواب دیں انہوں نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ جب عورت کا تیسرا حیض شروع ہوا تو اب ان دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

**11007 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُقَيْعٍ، عَنْ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: إِذَا غَسَلَتْ فَرْجَهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ

\*\*\* معبد جہنی بیان کرتے ہیں: جب عورت تیسرے حیض کے بعد اپنی شرمگاہ کو دھو لے گی تو مرد سے لائق ہو جائے گی۔

**11008 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى زَيْدٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فِي رَجُلٍ يَقَالُ لَهُ الْأَحْوَصُ الشَّامِيُّ فَحَاصَتْ أَمْرُهُ الثَّلَاثَةَ وَمَاتَ، فَقَالَ زَيْدٌ: لَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کا نام احوص شامی تھا اُس کی بیوی کو تیسرا حیض آیا تو اُس شخص کا انتقال ہو گیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ان دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

**بَابُ عِدَّةِ الَّتِي يُبْتُ طَلَقُهَا، وَآيِنَ تَعَتُّدُ؟ وَهَلْ يَكْتُمُهَا الطَّلَاقُ أَمْ لَا؟**

**باب: ایسی عورت کی عدت کا بیان جسے طلاق بتہ دے دی جاتی ہے**

**اور وہ کہاں عدت گزارے گی اور کیا مرد اُس عورت سے طلاق کو چھپائے گا یا نہیں؟**

**11009 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ وَلَا يَتُّبُّهَا، آيِنَ تَعَتُّدُ؟ قَالَ: فِي بَيْتِ زَوْجِهَا الَّذِي كَانَتْ فِيهِ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَذِنَ لَهَا أَنْ تَعَتَّدَ فِي أَهْلِهَا؟ قَالَ: لَا، قَدْ شَرَكَهَا إِذَا فِي الْإِنِّمِ، ثُمَّ تَلَا (وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ) (الطلاق: 1)، قُلْتُ: هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَعَمَّرُو، قُلْتُ: لَمْ تَنْسَخْ قَالَ: لَا

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص طلاق دیتا ہے اور طلاق بتہ نہیں دیتا تو عورت کہاں طلاق گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت گزارے گی جہاں وہ موجود ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مرد عورت کو یہ اجازت دے دیتا ہے کہ وہ اپنے میکے میں عدت گزار لے؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس صورت میں تو وہ اس گناہ میں عورت کے ساتھ شریک ہو جائے گا، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”وہ نہ نکلیں، اسوائے اس صورت کے“ کہ جب وہ واضح برائی کا ارتکاب کریں۔

میں نے دریافت کیا: یہ آیت اس بارے میں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ منسوخ نہیں ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**11010 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ الْوَاحِدَةَ، أَوْ اثْنَتَيْنِ قَالَ: لَا تَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا، قَالَ أَبُو عُرْوَةَ: تَخْرُجُ إِنْ شَاءَتْ لِصَلَةِ رَحِمٍ، وَلَا تَبِيتُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا  
\* \* \* زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت نہیں گزارے گی۔ ابو عروہ کہتے ہیں: اگر وہ چاہے گی تو صلہ رحمی کے لیے گھر سے نکل جائے گی، لیکن رات اپنے گھر میں ہی گزارے گی۔

**11011 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ اثْنَتَيْنِ فَكَانَتْ لَا تَخْرُجُ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
\* \* \* نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو ایک یا دو طلاقیں دی تھیں تو وہ خاتون حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اجازت کے بغیر باہر نہیں نکلتی تھی۔

**11012 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى أَنَّ شَرِيحًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَكَتَمَهَا الطَّلَاقَ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا  
\* \* \* محمد بن منثور بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اُس سے طلاق کو چھپائے رکھا یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر گئی۔

**11013 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَوْ غَيْرِهِ: أَنَّ شَرِيحًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَكَتَمَهَا الطَّلَاقَ حَتَّى قَضَتِ الْعِدَّةَ، ثُمَّ أَعْلَمَهَا، فَخَرَجَتْ مَكَانَهَا، وَقَالَ لَهَا: قَدْ مَضَتْ عِدَّتُكَ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّكَ لَا تَقْرَيْنِ الطَّلَاقَ، فَلِذَلِكَ لَمْ أُخْبِرْكَ  
\* \* \* ابن سیرین اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر انہوں نے اُس عورت سے طلاق کو چھپائے رکھا، یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر گئی تو انہوں نے اُس عورت کو بتایا تو وہ عورت اُن کے گھر سے نکل گئی، انہوں نے اُس عورت کو بتایا کہ تمہاری عدت گزر چکی ہے، مجھے یہ پتا تھا کہ تم طلاق کو تسلیم نہیں کرو گی، اسی لیے میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا۔

**11014 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ أَنَّ اسْمَ امْرَأَةٍ شَرِيحٍ الَّتِي كَتَمَهَا

## الطَّلَاقُ كَبْشَةُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: قاضی شریح نے اپنی جس بیوی سے طلاق کو چھپایا تھا، اُس خاتون کا نام کبشہ تھا۔

11015 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ الزُّبَيْرَ طَلَّقَ بِنْتَ عُمَيَّانَ فَمَكَفَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَرَكَتَهَا لَا أَيْمَةً، وَلَا ذَاتَ بَعْلٍ، فَقَالَ: هِيَ هَاتِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن عمر نامی راوی نے مجھے یہ بتایا: زبیر نے عثمان کی صاحبزادی کو طلاق دے دی، پھر جتنا اللہ کو منظور تھا، اتنا وقت گزر گیا، تو زبیر سے کہا گیا کہ آپ نے اُس خاتون کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ وہ نہ تو طلاق یافتہ ہے اور نہ ہی شوہر والی ہے تو زبیر نے کہا: وہ کیسے؟ اُس کی تو عدت گزر چکی ہے۔

جب اس بات کا تذکرہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اُس نے بہت بُرا کیا ہے۔

11016 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُشْهِدْ، وَلَمْ يَعْلَمْهَا فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا أَعْلَمَهَا قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمٍ أَعْلَمَهَا، فَإِنْ مَاتَ فِي الْعِدَّةِ وَرِثَتُهُ، وَإِنْ مَاتَتْ لَمْ يَرِثَهَا \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ کسی کو گواہ بھی نہیں بناتا اور عورت کو اس کی اطلاع بھی نہیں دیتا، جب اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے تو وہ اُس عورت کو اس کی اطلاع دیتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: جس دن مرد نے عورت کو اس کی اطلاع دی ہے، عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی، اگر وہ مرد اس عدت کے دوران انتقال کر جاتا ہے تو عورت اُس کی وارث بنے گی، لیکن اگر عورت انتقال کر جاتی ہے تو مرد اُس کا وارث نہیں بنے گا۔

## بَابُ (أَلَا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ) (النساء: 19)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"ما سوائے اس صورت کے" کہ وہ بُرائی کا ارتکاب کریں،

11017 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (أَلَا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ) (النساء: 19) الرِّبَا فِيمَا نَرَى وَنَعْلَمُ، قُلْتُ: فَقَوْلُهُ: (أَلَا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ) (النساء: 19) فَيَخْرُجَنَّ لِلرَّجْمِ فَنَرْجُمُ؟ قَالَ: نَعَمْ. كَذَلِكَ يَرَى عُمَرُو، وَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"ما سوائے اس صورت کے" کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں۔"

تو عطاء نے فرمایا: ہمارے نزدیک تو اس سے مراد زنا کرنا ہے، میں نے دریافت کیا: تو اس فرمان سے کیا مراد ہوگا:

”ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں۔“

تو کیا وہ باہر نکلیں گی، تاکہ انہیں سنگسار کر دیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! عمر و بھی اسی بات کے قائل تھے مجاہد نے بھی اس بارے میں عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

**11018 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ (أَلَا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ**

**مُبَيَّنَةٍ) (النساء: 19)، قَالَ: الزَّيْنَاءُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: الْفَاحِشَةُ: الْخُرُوجُ الْمَعْصِيَةِ**

**\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)**

”ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں۔“

امام شعیبی فرماتے ہیں: اس سے مراد زنا کرنا ہے جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہاں فاحشہ سے مراد معصیت کے لیے

باہر نکلنا ہے۔

**11019 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: خُرُوجُهَا مِنْ بَيْتِ**

**زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقُضِيَ عِدَّتَهَا الْفَاحِشَةُ الْمُبَيَّنَةُ**

**\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کا عدت**

پوری ہونے سے پہلے اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکلنا واضح بُرائی ہے۔

**11020 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ، فِي قَوْلِهِ (أَلَا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ**

**مُبَيَّنَةٍ) (النساء: 19)، قَالَ: كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا أَتَتْ بِالْفَاحِشَةِ أُخْرِجَتْ، قَالَ**

**مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: الْفَاحِشَةُ النُّشُوزُ فِي حَرْفِ ابْنِ مَسْعُودٍ: إِلَّا أَنْ يَفْحُشْنَ**

**\*\*\* عطاء خراسانی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)**

”ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں۔“

عطاء بیان کرتے ہیں: یہ حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے جب کوئی عورت کسی بُرائی کا ارتکاب کرتی تھی تو

اُسے باہر نکال دیا جاتا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت کے مطابق یہاں ”فاحشہ“ سے مراد شوہر

کی نافرمانی کرنا ہے۔

**11021 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ**

**ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا بَدَتْ بِلِسَانِهَا فَهِيَ الْفَاحِشَةُ، لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا**

**\*\*\* ابراہیم تیمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت زبان درازی کرے تو یہ فاحشہ شمار**

ہوگا اور مرد کو یہ حق حاصل ہوگا کہ عورت کو گھر سے باہر نکال دے۔



**11022 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّيْمِي، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ) (النساء: 19) قَالَ: هُوَ أَنْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهِ  
 \* \* محمد بن ابراہیم تیمی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”ماسوائے اس صورت کے کہ وہ بُرائی کا ارتکاب کریں۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد عورت کا اپنے مرد کے سامنے بدزبانی کا مظاہرہ کرنا ہے۔

### بَابُ اسْتَاذِنَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَبْتَئَهَا

باب: مرد کا عورت کے پاس جانے سے پہلے اجازت لینا جبکہ مرد نے اُسے طلاقِ بتہ نہ دی ہو

**11023 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، فَكَانَ يَسْتَاذِنُ عَلَيْهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ

\* \* عبداللہ بن عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دے دی تو وہ اُس کے پاس جانے سے پہلے اجازت دیتے تھے جب وہ اُس کے پاس سے گزرتے تھے۔

**11024 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَهِيَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ طَرِيقَ عَبْدِ اللَّهِ فِي حُجْرَتِهَا، وَكَانَ يَأْتِي أَنْ يَسْلُكَ تِلْكَ الطَّرِيقَ حَتَّى يَتَحَوَّلَ مِنْ دُبُرِ الدَّارِ، كَرَاهَةً أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ بِغَيْرِ إِذْنٍ

\* \* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی وہ خاتونِ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہتی تھی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا راستہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں سے ہو کر گزرتا تھا، لیکن وہ اُس راستہ سے نہیں گزرتے تھے بلکہ گھر کے پیچھے والے حصہ سے گھوم کر آیا کرتے تھے وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اُن لوگوں کے ہاں اجازت لیے بغیر داخل ہوں۔

**11025 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، فَكَانَ يَسْتَاذِنُ عَلَيْهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ

\* \* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دے دی تو وہ جب اُس خاتون کے پاس سے گزرتے تھے تو پہلے اُس سے اجازت لیتے تھے۔

**11026 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (مَنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ) (الطلاق: 6) قَالَ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ فَلْتَسْكُنْ فِي نَاحِيَةِ

\*\* قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جہاں تم اپنی گنجائش کے مطابق رہائش اختیار کرو۔“

قتادہ فرماتے ہیں: جب مرد کے پاس ایک ہی گھر ہو تو وہ عورت اُس کے ایک گوشہ میں رہائش پذیر رہے گی۔

11027 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ فَلَا يَبْتُئُهَا،

أَبَسْتَاذِنْ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ يَسْتَأْنِسُ، وَتَحْذَرُ هِيَ وَتَشَوِّفُ لَهُ، فَإِنْ كَانَ لَهُ بَيْتَانِ فَيَجْعَلُهَا فِي أَحَدِهِمَا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ فَلْيَجْعَلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا سِتْرًا

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور

طلاقِ بے نہ نہیں دیتا تو کیا وہ اُس کے پاس جانے سے پہلے اجازت لے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن وہ اُس سے اُنسیت قائم کرنے کی کوشش کرے گا اور عورت بھی اُس کے لیے آراستہ و پیراستہ رہے گی! اگر مرد کے پاس دو گھر ہوں تو وہ عورت ایک گھر میں رہے گی اور اگر مرد کے پاس ایک ہی گھر ہو تو وہ اپنے اور اُس عورت کے درمیان پردہ حائل کر لے گا۔

11028 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُشْعِرُهَا بِالسَّخْنِجِ،

وَيُسَلِّمُ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ

\*\* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد دکھنکھا کر اُسے اطلاع دے گا اور اُسے سلام کرے گا البتہ باقاعدہ

اجازت نہیں مانگے گا۔

11029 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ تَطْلِيقَةً أَوْ

اِثْنَيْنِ فَلْيَسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا سِتْرًا

\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیدے تو اُس کے پاس جانے سے پہلے اجازت

طلب کرے گا! اگر مرد کے پاس ایک ہی گھر ہو تو وہ اپنے اور اُس عورت کے درمیان پردہ حائل کرے گا۔

بَابُ مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَرَا جَعَهَا

باب: مرد کے لیے عورت سے رجوع کرنے سے پہلے

اُس کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟

11030 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ أَمْرَاتِهِ يُطَلِّقُهَا

فَلَا يَبْتُئُهَا؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا شَيْءٌ مَا لَمْ يَرَا جَعَهَا. وَعَمَرُو

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد عورت کو طلاق دے دیتا ہے لیکن طلاقِ بے نہ نہیں

ہوتا تو اُس کے لیے اُس عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ عطاء نے جواب دیا: مرد کے لیے اُس عورت کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں ہے جب تک وہ اُس عورت سے رجوع نہیں کر لیتا۔  
عمر نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11031 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَرَاهَا وَاصِعَةً جُلْبَابَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، قُلْتُ: فَفَضْلًا؟ قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَلَا حَاسِرَةً، قَالَ عَمْرُو: وَلَا يُقْبَلُهَا، وَلَا يَمَسُّهَا بِيَدِهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ عورت کو ایسی حالت میں دیکھ سکتا ہے کہ جب عورت نے اپنی بڑی چادر اتاری ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: جبکہ عورت نے اضافی کپڑے اتارے ہوئے ہوں؟ تو عبد الکریم کہتے ہیں: وہ عورت اضافی کپڑے نہیں اتارے گی۔ عمرو کہتے ہیں: مرد نہ اُس کا بوسہ لے سکتا ہے اور نہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ اُسے چھو سکتا ہے۔

**11032 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَتَزَيِّنَ لَهُ، وَلَتَشَوِّفَ لَهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ اُس عورت کے ساتھ بات چیت کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور عورت اُس کے لیے آراستہ و پیراستہ ہوگی (تاکہ مرد اُس سے رجوع کر لے)۔

**11033 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَتَشَوِّفَ إِلَى زَوْجِهَا \*\*\* زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت اپنے شوہر کے لیے تیار ہوگی۔

**11034 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْبَيْتِ طَلَّقَهَا قَالَ: تَشَوِّفَ لَزَوْجِهَا، وَتَتَزَيَّنَ لَهُ، وَلَا يَرَى شَعْرَهَا، وَلَا مُحَرَّمًا

\*\*\* ابراہیم نخعی ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے اُس کے شوہر نے طلاق دے دی ہو وہ فرماتے ہیں: عورت اپنے شوہر کے لیے آراستہ ہوگی اور زیب و زینت اختیار کرے گی البتہ مرد عورت کے بال نہیں دیکھے گا اور قابل پردہ جگہ نہیں دیکھے گا۔

**11035 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ طَلَّاقًا، أَوْ ائْتَيْنِ لَمْ يُقْبَلْهَا، وَلَمْ يَرَهَا حَاسِرَةً، وَلَا تَنْكُشِفَ لَهُ، وَلَكِنْ تَشَوِّفَ لَهُ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیدے تو وہ اُس کا بوسہ نہیں لے سکتا اور اسے اضافی کپڑوں کے بغیر نہیں دیکھ سکتا وہ عورت اُس کے سامنے بے پردہ نہیں ہوگی، لیکن اُس کے لیے زیب و زینت اختیار کرے گی۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَكْتُمُ امْرَأَتَهُ رَجَعَتَهَا

باب: جب مرد اپنی بیوی سے اُس سے رجوع کو چھپالے

**11036 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَرَا جُعْ امْرَأَتَهُ، وَهُوَ مَعَهَا بِلَيْدِهَا فَيَكْتُمُهَا رَجَعَتَهَا حَتَّى تَخْلُوَ عِدَّتُهَا؟ قَالَ: إِنْ نَكَحَتْ أَوْ جَعَهُ هُوَ وَالشَّاهِدَانِ بِمَا كَتُمُوهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کر لیتا ہے اور وہ عورت کے ساتھ ایک ہی شہر میں رہتا ہے اور وہ اس رجوع کو عورت سے چھپا لیتا ہے یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر جاتی ہے تو عطاء نے کہا: اگر وہ عورت آگے نکاح کر لیتی ہے تو اُس مرد کو اور اُس کے ساتھ کے دونوں گواہوں کو اُن کے اس بات کو چھپانے کی وجہ سے سزا دی جائے گی۔

**11037 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ زَوْجَهَا وَالشَّاهِدَيْنِ فِي أَنْ كَتُمُوهَا، إِمَّا قَالَ: "الطَّلَاقُ"، وَإِمَّا قَالَ: "الرَّجْعَةُ"

\*\*\* عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے شوہر کو اور دونوں گواہوں کو اس بات پر سزا دلوائی تھی کہ انہوں نے اس بات کو چھپا لیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: طلاق کو چھپایا تھا یا شاید رجوع کرنے کو چھپایا تھا۔

**11038 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَضَى عَلِيٌّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَأَعْلَمَهَا الطَّلَاقَ، ثُمَّ رَاجَعَ وَأَشْهَدَ، وَأَمَرَ الشَّاهِدَيْنِ أَنْ يَكْتُمَاهَا الرَّجْعَةَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَجَارَ عَلَى الشَّاهِدَيْنِ، وَكَذَّبَهُمَا

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور عورت کو طلاق کے بارے میں اطلاع بھی دے دی پھر اُس نے رجوع کر لیا اور اس پر گواہ بھی بنا لیے لیکن اُس نے دونوں گواہوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ رجوع کرنے کے فیصلہ کو عورت سے چھپا کے رکھیں جب تک عورت کی عدت نہیں گزر جاتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں گواہوں کی گواہی تسلیم نہیں کی تھی اور اُن دونوں کو جھوٹا قرار دیا تھا۔

**11039 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا الشَّعْنَاءِ أَخْبَرَهُ قَالَ: تَمَارَيْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْقُرَّاءِ الْأَوَّلِينَ فِي الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا، ثُمَّ يَرْتَجِعُهَا فَيَكْتُمُهَا رَجَعَتَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا قَالَ: فَقُلْتُ: لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ قَالَ: فَسَأَلْنَا شُرَيْحًا فَقَالَ: لَيْسَ لِلأَوَّلِ إِلَّا فَسْوَةُ الصَّبِيعِ قَالَ: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَمَكَثَتْ سَنَةً، أَوْ أَكْثَرَ تَسْتَفِيقُ مِنْ مَالِهِ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا لَا يَأْتِيهَا طَلَا، وَالنَّفَقَةُ فِي مَالِهِ مَا سِوَى الْعِدَّةِ

\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابو شعثاء نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ میرا اور پہلے زمانہ کے قاریوں میں سے ایک شخص کا آپس میں اختلاف ہو گیا جو ایسی عورت کے بارے میں تھا جس کا شوہر اُسے طلاق دیتا ہے اور پھر اُس سے رجوع کر لیتا ہے اور پھر اس بات کو چھپا لیتا ہے یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر جاتی ہے۔ ابو شعثاء کہتے ہیں: میرا یہ کہنا تھا کہ مرد کے لیے اب کوئی اختیار نہیں ہوگا، ہم نے قاضی شریح سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: پہلے شوہر کے لیے اب صرف گوہ کی خارج کی ہوئی ہوا ہوگی۔ انہوں نے کہا: اگر مرد عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور عورت ایک سال تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک اس طرح وقت گزارتی ہے کہ وہ مرد کے مال میں سے خرچ حاصل کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر جاتی ہے تو عورت کے پاس طلاق نہیں آئے گی اور مرد کے مال میں سے اُس کا خرچ عدت کے علاوہ میں ہوگا۔

**11040 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَلَمْ**

**يُشْهَدَ، وَلَمْ يُعْلَمْهَا، لَمْ نَزِدْ عَلَى هَذَا**

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دیتا ہے لیکن اس پر گواہ نہیں بناتا اور عورت کو اس کی اطلاع بھی نہیں دیتا (تو انہوں نے جواب دیا): اس بنیاد پر ہم اُسے نہیں لوٹائیں گے۔

**بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ وَهِيَ بَارِضٌ أُخْرَى مِنْ أَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُ؟**

**باب: جو شخص عورت کو طلاق دیدے اور عورت کسی دوسرے علاقہ میں موجود ہو**

**تو وہ کون سے دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟**

**11041 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَهُوَ غَائِبٌ**

**قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمٍ طَلَّقَهَا، أَوْ مَاتَ عَنْهَا.**

\*\* عبد اللہ بن عمر نامی راوی نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور وہ مرد کسی اور شہر میں موجود ہو تو نافع کہتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔

**11042 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ**

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**11043 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمٍ**

**طَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا**

\*\* حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔

**11044 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّهَا تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَتْ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن اُسے طلاق دی گئی تھی۔

**11045 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَسَلِيمَانَ بْنِ

يَسَارٍ، وَابْنَ سِيرِينَ وَابْنَ قَلَابَةَ قَالُوا: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا. ذَكَرَهُ أَيُّوبُ عَنْ جَمِيعِهِمْ

\*\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر، مجاہد، سلیمان بن یسار، ابن سیرین اور ابوقلابہ یہ حضرات فرماتے ہیں: عورت

اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔ ایوب نے ان تمام حضرات کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے۔

**11046 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ مَاتَ أَوْ طَلَّقَهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد کا انتقال

ہو یا جس دن اُس نے طلاق دی۔

**11047 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ

عَنْهَا

\*\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: طاووس فرماتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق

دی یا جس دن مرد کا انتقال ہوا۔

**11048 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، أَنَّ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ فَمِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا، أَوْ مَاتَ عَنْهَا

\*\*\* سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب ثبوت قائم ہو جائے تو جس دن میں مرد نے عورت کو طلاق دی تھی یا جس دن

مرد کا انتقال ہوا تھا (عورت اُس دن سے عدت کو شمار کرے گی)۔

**11049 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ

طَلَّقَهَا، أَوْ مَاتَ عَنْهَا

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت کو شمار کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی یا جس

دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔

**11050 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ

إِبْرَاهِيمَ عَنْهَا فَقَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا

\*\*\* حکم بن عتبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے

جواب دیا: وہ اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی یا جس دن مرد کا انتقال ہوا تھا۔

**11051 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ

يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

\*\*\* امام شعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت اُس دن سے عدت شمار کرنا شروع کرے گی جب اُس کے پاس اطلاع آئے گی۔

**11052 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت شمار کرنا شروع کرے گی جس دن اُس کے پاس اطلاع آئی تھی۔

**11053 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ،

وَلَهَا النِّفْقَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَه قَتَادَةُ "

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی جس دن اُس کے پاس اطلاع آئی تھی اور عورت کو خرچ ملے گا۔ معمر کہتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11054 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، وَسَلْيَمَانَ الشَّيْبَانِي، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

مَا أَكَلْتُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ مِنْ مَالِهِ أَحَدٌ مِنْهَا، إِلَّا قَدَّرَ مِيرَاثُهَا

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ حَمَّادٌ، وَمَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ لَهَا مَا حَبَسَتْ نَفْسُهَا عَلَيْهِ، وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ أَحَبُّ إِلَيَّ سَفِيَانِ

\*\*\* امام شعی بیان کرتے ہیں: مرد کے انتقال کے بعد مرد کے مال میں سے عورت نے جتنا کچھ خرچ کیا تھا وہ عورت سے وصول کیا جائے گا البتہ اُس کی وراثت کے حصہ کا حکم مختلف ہے۔

ابراہیم شعی فرماتے ہیں: عورت نے جو کچھ ذاتی استعمال میں خرچ کیا تھا وہ اُس کا حصہ شمار ہوگا۔

(امام عبد الرزاق کہتے ہیں: امام شعی کا قول سفیان ثوری کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

**11055 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو، وَعَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ: النِّفْقَةُ فِي مَالِهِ

مَا سِوَى الْعِدَّةِ

\*\*\* ابو شعثاء بیان کرتے ہیں: (عورت کا) خرچ مرد کے مال میں سے منہا کیا جائے گا جو عدت کے علاوہ ہو۔

**11056 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: فِي الْيَتَى تُطَلَّقُ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَأْتِيهَا الْخَبَرُ حَتَّى

تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، هَلْ لَزُوجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ؟ وَهَلْ يَتَوَارَثَانِ فِي قَوْلٍ مَنْ يَقُولُ: عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ؟

قَالَ: لَا يَتَوَارَثَانِ، وَلَا رَجْعَةٌ لَهُ عَلَيْهَا فِي قَوْلِ الْفَرِيقَيْنِ. كِلَاهُمَا قَالَه قَتَادَةُ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ فِيمَا أَحْسَبُ، وَقَالَه الْحَسَنُ



\*\*\* معمر ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے ایک یا دو طلاقیں دے دی جاتی ہیں، پھر اُس عورت تک اس کی اطلاع نہیں آتی یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر چکی ہوتی ہے، تو کیا اُس کے شوہر کو اُس کے ساتھ رجوع کرنے کا حق ہوگا اور کیا وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے؟

تو جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ جس دن عورت کو اطلاع ملی تھی اُس کی عدت کا آغاز اُس دن سے ہوگا، وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے، البتہ دونوں فریقوں کے قول کے نزدیک مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

یہ دونوں باتیں قتادہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں، حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11057 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ فِي رَجُلٍ غَابَ عَنِ امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: طَلَّقَتْكَ مِنْذُ**

**سَنَةٍ، فَقَالَتْ: قَدْ حِضْتُ ثَلَاثَ حِيضٍ قَالَ: تَعْتَدُ مِنْ يَوْمٍ أَخْبَرَهَا، وَلَا يَتَوَارَثَانِ، وَقَدْ مَضَى الطَّلَاقُ**  
\*\*\* معمر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے دور (کسی شہر میں رہتا ہو) اور وہ یہ کہے کہ میں نے تو ایک سال پہلے تمہیں طلاق دے دی تھی، اور عورت کہے: مجھے اس دوران تین مرتبہ حیض بھی آچکا ہے، تو معمر فرماتے ہیں: عورت اُس دن سے عدت کا آغاز کرے گی، جس دن مرد نے اُسے اطلاع دی تھی اور وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے، کیونکہ طلاق ہو چکی ہوئی ہے۔

**11058 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ: (مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي**

**أَرْحَامِهِنَّ) (البقرة: 228)؟ قَالَ: الْوَلَدُ لَا تَكْتُمُهُ لِيَرْغَبَ فِيهَا، وَمَا أَدْرِي لَعَلَّ الْحَيْضَةَ مَعَهُ، فَأَمَرْتُ إِنْسَانًا فَسَأَلَهُ**  
**وَأَنَا أَسْمَعُ: أَيَحِقُّ عَلَيْهَا أَنْ تُخْبِرَهُ بِحَمْلِهَا وَلَمْ يَسْأَلْهَا عَنْهُ لِيَرْغَبَ؟ قَالَ: تُظْهِرُهُ وَتُخْبِرُ أَهْلَهَا فَسَوْفَ يَبْلُغُهُ**  
**قَالَ: وَ أَحَبُّ إِلَيَّ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْ يُؤَدِّيَهُ**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا

رائے ہے؟ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے رحم میں پیدا کی ہے۔“

تو عطاء فرماتے ہیں: عورت بچہ کو مرد سے نہیں چھپائے گی، تاکہ مرد اس میں رغبت رکھے اور مجھے نہیں معلوم کہ شاید اُس کے ساتھ حیض ہو سکتا ہو۔ میں نے ایک انسان کو ہدایت کی، اُس نے اُن سے دریافت کیا، میں یہ بات سن رہا تھا کہ کیا عورت پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مرد کو اپنے حمل کے بارے میں بتائے؟ اور مرد سے اس کے بارے میں کچھ نہ مانگے تاکہ وہ رغبت رکھے، تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُس کو ظاہر کرے گی اور اپنے شوہر کو اس کی اطلاع دے گی، تاکہ وہ اُس کے پاس پہنچ جائے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ جب عورت کی عدت گزر جائے تو وہ عورت اُسے ادا کر

وے۔

**11059 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: (لَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ) (البقرة: 228): "الْمَرْأَةُ الْمُطَلَّقة لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَقُولَ: أَنَا حُبْلَى وَلَيْسَتْ حُبْلَى، وَلَا لَسْتُ حُبْلَى وَهِيَ حُبْلَى، وَلَا أَنَا حَائِضٌ وَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ، وَلَا لَسْتُ بِحَائِضٍ وَهِيَ حَائِضٌ" \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”عورتوں کے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ اُس چیز کو چھپالیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے رحم میں پیدا کی ہے۔“

(مجاہد فرماتے ہیں: طلاق یافتہ عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں حاملہ ہوں! حالانکہ وہ حاملہ نہ ہو یا وہ یہ کہے کہ میں حاملہ نہیں ہوں! حالانکہ وہ حاملہ ہو یا وہ یہ کہے کہ میں حیض کی حالت میں ہوں! اور وہ اُس وقت حیض کی حالت میں ہو۔

**11060 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَكْتُمُ حَمْلَهَا حَتَّى تَجْعَلَهُ لِرَجُلٍ آخَرَ فَنَهَاهَنَّ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ: (وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ) (البقرة: 228) فِي ذَلِكَ"، قَالَ قَتَادَةُ: أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ

\* \* قنادہ بیان کرتے ہیں: عورت کا اپنے حمل کو چھپالینا یہاں تک کہ اُس حمل کو دوسرے شخص کی طرف منسوب کرنا، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اس چیز سے منع کیا ہے اور یہ فرمایا ہے:

”اُن کے شوہر انہیں واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔“

یہ اسی بارے میں ہے۔

قنادہ فرماتے ہیں: یعنی اُن کے شوہر اُن کی عدت کے دوران اُن سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

## بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

باب: کنواری (یعنی رخصتی سے پہلے) عورت کو طلاق دینا

**11061 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ "فِي الْبِكْرِ إِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ."

\* \* نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (وہ یہ فرماتے ہیں: جب کنواری لڑکی کو (یعنی لڑکی کو رخصتی سے پہلے) اُس کا شوہر طلاق دیدے تو وہ لڑکی اُس شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

**11062 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

**11063 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: مَا أَرَى مِنْ فَعَلٍ ذَلِكَ إِلَّا قَدْ حَرَجَ

\*\*\* ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو عورت کی

رخصتی کروانے سے پہلے اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں جو شخص ایسا کرتا ہے وہ حرج کا شکار ہوتا ہے (یا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے)۔

**11064 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ

مَسْعُودٍ فِي الْيَتَى تَطْلُقُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. وَأَمَّا الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَهُ، عَنْ

عَاصِمٍ، عَنْ زُرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا كَانَ يَرَاهَا بِمَنْزِلَةِ الْيَتَى قَدْ دَخَلَ بِهَا

\*\*\* ابو وائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے رخصتی سے

پہلے تین طلاقیں دے دی جاتی ہیں کہ وہ عورت اُس شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہو جاتی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بہوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب مرد عورت کی

رخصتی سے پہلے اُسے تین طلاقیں دیدے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسی عورت کو اُس عورت کی طرح شمار کرتے ہیں جس کی

رخصتی ہو چکی ہو۔

**11065 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ سُفْيَانُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا إِلَى مَجْلِسِهِ، فَمَرَّ بِنَا فَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَجْلِسِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ،

فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطْلِقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَيُوجِعُهُ ضَرْبًا

\*\*\* ابن عیینہ نے سفیان نامی ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

حاضر ہوئے وہ ہمارے پاس اپنی محفل میں تشریف لائے وہ ہمارے پاس سے گزر گئے لیکن انہوں نے ہمیں سلام نہیں کیا، یہاں

تک کہ اپنے بیٹھے کی جگہ تک پہنچ گئے پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: السلام علیکم! ہم نے اُن سے ایسے شخص کے

بارے میں دریافت کیا جو لڑکی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

نے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی اور مرد کو سزا دلوائی تھی۔

**11066 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ

ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهُ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو (رخصتی سے پہلے) تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

**11067 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يُطْلِقُ الْبُكَرَ ثَلَاثًا، فَقَالَتْ أُمُّ الْحَسَنِ: وَمَا بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَقَالَ: صَدَقْتَ، وَمَا بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَأَفْتَى الْحَسَنُ بِذَلِكَ زَمَانًا ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: وَاحِدَةٌ تَبِينُهَا، وَيَخْطُبُهَا، فَقَالَ بِهِ حَيَاتَهُ

\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو لڑکی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو اُم حسن نے جواب دیا: تین کے بعد کیا رہ جاتا ہے! تو حسن بصری نے کہا: تم ٹھیک کہہ رہی ہو! تین کے بعد کیا رہ جاتا ہے۔ تو حسن بصری ایک زمانہ تک یہی فتویٰ دیتے رہے پھر انہوں نے رجوع کر لیا اور بولے: ایک طلاق کے ذریعہ عورت بائنا ہو جائے گی پھر بعد میں مرد اگر چاہے تو اُسے شادی کا پیغام دے سکتا ہے پھر وہ زندگی بھر یہی فتویٰ دیتے رہے۔

**11068 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَدْخُلْ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِنْ قَالَ: أَنْتَ طَالِقٌ، أَنْتَ طَالِقٌ، أَنْتَ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْأُولَى وَلَيْسَتْ الْثِنْتَانِ بِشَيْءٍ، وَيَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ"، قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ.

\*\* حسن بصری اور ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو تین طلاقیں دیدے اور عورت کی ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو تو عورت اُس سے بائنا ہو جائے گی (اور اُس کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی) جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (طلاق یافتہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی) لیکن اگر مرد نے یہ کہا ہو: تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے تو پہلی طلاق کے ذریعہ عورت بائنا ہو جائے گی اور دوسری دو طلاقیں کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی ایسی صورت میں اگر مرد چاہے تو عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**11069 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مَثَلَهُ "

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

**11070 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: "عُقْدَةٌ كَانَتْ فِي يَدِهِ أَرْسَلَهَا جَمِيعًا إِذَا كَانَتْ تَتَرَى فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ، إِذَا قَالَ: أَنْتَ طَالِقٌ، أَنْتَ طَالِقٌ، أَنْتَ طَالِقٌ، فَإِنَّهَا تَبِينُ بِالْأُولَى، وَلَيْسَتْ الْثِنْتَانِ بِشَيْءٍ"

\*\* امام شعبی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو عورت کی رخصتی کروانے والے سے اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ گرہ تھی جو مرد کے ہاتھ میں تھی جسے اُس نے پوری کو کھول دیا ہے اگر تو یہ الگ الگ دی گئی ہوں تو پھر ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی جب مرد نے یہ کہا ہو:

تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے، تو ایسی صورت حال میں پہلی طلاق کے ذریعہ عورت بائنا ہو جائے گی اور باقی دو کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**11071 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ**

**ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ الْبَكْرِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو سَلُّوا عَنِ الْبَكْرِ يُطْلَقُهَا زَوْجَهَا ثَلَاثًا، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ**

\*\*\* محمد بن ایاس بن بکیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ رضی اللہ عنہم سے ایسی لڑکی کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس کی رخصتی نہیں ہوئی ہوتی) اور اُس کا شوہر اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو ان تمام حضرات نے یہ جواب دیا: وہ لڑکی اُس کے لیے دوبارہ اُس وقت تک جائز نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (طلاق یافتہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی)۔

**11072 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ**

**الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُرَيْنَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَاتَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ، وَعِنْدَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِحْدَى الْمُعْضَلَاتِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاحِدَةٌ تَبِينُهَا، وَثَلَاثٌ تَحَرِّمُهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: زَيَّنْتُهَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَوْ قَالَ: نَوَّرْتُهَا، أَوْ كَلِمَةً تُشَبِّهُهَا. يَعْنِي: أَصَابَ**

\*\*\* محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنی بیوی کی رخصتی سے پہلے ہی اُسے تین طلاقیں دے دیں وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس اس مسئلہ کو دریافت کرنے کے لیے آیا حضرت عبداللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت ابو ہریرہؓ بھی موجود تھے تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ مشکل مسائل میں سے ایک ہے! تو حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق عورت کو بائنا کر دے گی اور تین طلاقیں اُسے حرام کر دیں گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ نے اسے (یعنی مسئلہ کو) مزین کر دیا ہے یا روشن کر دیا ہے یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ بیان کیا، یعنی آپ نے ٹھیک فتویٰ دیا ہے۔

**11073 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،**

**وَأَبْنِ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ**

\*\*\* ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس وقت تک جائز نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

**11074 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ**

**قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ عَنِ الرَّجُلِ يُطْلَقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: إِنَّمَا طَلَّاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ**

اللّٰهُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنْتَ قَاصٌّ، الْوَاحِدَةُ تَبْنِيهَا، وَالثَّلَاثُ تَحْرِمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ  
 \*\* نعمان بن ابوعیاش بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء بن یسار سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو  
 بیوی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو عطاء نے کہا: ایسی بیوی کو ایک طلاق دی جاتی ہے اس پر حضرت عبداللہ بن  
 عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم صرف ایک واعظ ہو! ایک طلاق اُس عورت کو باندھ کر دے گی اور تین طلاقیں اُسے حرام کر دیں گی  
 جب تک وہ دوسری شادی نہیں کرتی۔

**11075 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا  
 تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: وہ عورت مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی  
 کرنے (کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

**11076 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " إِذَا طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثًا، وَلَمْ تُجْمَعْ  
 فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ، بَلَّغْنِي ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: جب کسی عورت کو تین طلاقیں دے دی جائیں اور اُس کی ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو تو وہ ایک  
 ہی طلاق شمار ہوگی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

**11077 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ ابْنَ  
 عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَجْمَعْ كُنَّ ثَلَاثًا قَالَ: فَأَخْبَرْتُ ذَلِكَ طَاوُسًا قَالَ: فَأَشْهَدُ مَا كَانَ  
 ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةً

\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے  
 اور ابھی عورت کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو یہ طلاقیں ہی شمار ہوں گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے طاووس کو اس بارے میں بتایا تو انہوں  
 نے گواہی دے کر یہ بات کہی: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان طلاقیں کو ایک ہی شمار کرتے تھے۔

**11078 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: دَخَلَ الْحَكَمُ بْنُ عَتِيْبَةَ عَلَى الزُّهْرِيِّ بِمَكَّةَ  
 وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْبِكْرِ تَطْلُقُ ثَلَاثًا قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو،  
 فَكُلُّهُمْ قَالُوا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، قَالَ فَخَرَجَ الْحَكَمُ بْنُ عَتِيْبَةَ، وَأَنَا مَعَهُ فَأَتَنِي طَاوُسًا وَهُوَ فِي  
 الْمَسْجِدِ، فَكَتَبَ عَلَيْهِ: فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا فَأَخْبَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ يَقُولُ الزُّهْرِيُّ قَالَ: فَرَأَيْتُ طَاوُسًا  
 رَفَعَ يَدَيْهِ تَعَجُّبًا مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْعَلُهَا إِلَّا وَاحِدَةً

\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: حکم بن عتبہ مکہ میں زہری کے پاس گئے میں اُن کے ساتھ تھا انہوں نے زہری سے ایسی  
 عورت کے بارے میں دریافت کیا: جسے رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دی جاتی ہیں تو زہری نے جواب دیا: حضرت عبداللہ

بن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ایسی صورت حال کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو ان سب حضرات نے یہ کہا تھا: وہ عورت اُس شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔ حکم بن عتیہ وہاں سے نکلے میں اُن کے ساتھ تھا، وہ طاؤس کے پاس آئے، طاؤس اُس وقت مسجد میں موجود تھے (یعنی نماز پڑھ رہے تھے) تو حکم بن عتیہ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے اس مسئلہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے بارے میں دریافت کیا، طاؤس نے انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے بارے میں بتایا، تو حکم بن عتیہ نے انہیں زہری کے بیان کے بارے میں بتایا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے طاؤس کو دیکھا کہ انہوں نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کیے اور بولے: اللہ کی قسم! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو اسے ایک ہی طلاق شمار کرتے تھے۔

**11079 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: الثَّلَاثُ وَالْوَّاحِدَةُ فِي الْتَّيِّ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا سَوَاءٌ**  
 \*\*\* ابو عیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس عورت کی رخصتی نہ ہوئی ہو اُس کے بارے میں تین اور ایک (طلاق) برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

**11080 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَابِي الشَّعْثَاءِ قَالُوا: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْبُكَرَ ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، قَالَ عَمْرُو: وَإِنْ جَمَعَهُنَّ فَهِيَ وَاحِدَةٌ**  
 \*\*\* طاؤس، عطاء اور ابو شعثاء بیان کرتے ہیں: جب مرد لڑکی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دیدے تو وہ ایک شمار ہو گی۔ عمرو بیان کرتے ہیں: اگر مرد نے تینوں طلاقیں ایک ساتھ دی ہوں تو بھی وہ ایک ہی شمار ہوگی۔

**11081 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بُكَرًا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: "إِنْ كَانَ جَمَعَهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِنْ كَانَ فَرَّقَهَا فَقَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتِ بِالْأُولَى، وَلَيْسَتْ لِلنِّسَاءِ بِشَيْءٍ" قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي، فَقَالَ: سَوَاءٌ، هِيَ وَاحِدَةٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ**

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو اپنی بیوی کو رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تو اُس نے ایک ساتھ (یعنی ایک ہی لفظ کے ساتھ) یہ طلاقیں دی ہیں تو پھر وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ) نہیں ہو جاتی، لیکن اگر مرد نے طلاق کے لفظ الگ الگ استعمال کیے ہوں، یعنی یہ کہا ہو کہ تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے، تو وہ عورت پہلی طلاق کے ذریعہ بائنا ہو جائے گی اور باقی دو کو کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ (طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: دونوں صورتیں برابر ہیں، ہر



حالت میں یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

**11082 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا جَمِيعًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: "لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ قَالَ: أَنْتَ طَالِقٌ، أَنْتَ طَالِقٌ، أَنْتَ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتِ بِالْأُولَى وَيَحْطُبُهَا."

\*\*\* ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو لڑکی کو اُس کی رخصتی سے پہلے تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ لڑکی اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی، لیکن اگر مرد نے یہ کہا تھا: تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے تو وہ لڑکی پہلی طلاق کے ذریعہ بانہ ہو جائے گی اور پھر وہ مرد اُس لڑکی کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

**11083 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

**11084 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي سَلِيمَانَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا: إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتِ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْآخِرَتَيْنِ شَيْنًا.

\*\*\* حکم بیان کرتے ہیں: حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جب مرد لڑکی کو ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں ایک ساتھ دیدے تو وہ لڑکی مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی، لیکن اگر وہ الگ الگ دیتا ہے تو پہلی طلاق کے ذریعہ لڑکی بانہ ہو جائے گی اور باقی دو کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**11085 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهُ.

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حکم سے منقول ہے۔

**11086 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، مِثْلَ قَوْلِهِمْ

\*\*\* حماد کے حوالے سے بھی ان حضرات کے قول کی مانند منقول ہے۔

بَابُ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا الرَّجُلُ ثُمَّ يَرَا جُعَهَا، وَهِيَ تَحْسَبُ أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً

باب: جب لڑکی کو مرد طلاق دیدے اور پھر اُس سے رجوع کر لے

اور وہ عورت یہ سمجھ رہی ہو کہ مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے

**11087 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ لَمْ يَدْخُلْ

بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَرْجِعُهَا، وَهِيَ تَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً وَيُصِيْهَا قَالَ: يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا مَهْرٌ وَنِصْفُ  
 \*\* حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اُس لڑکی کو تین طلاقیں دے دیتا  
 ہے جس کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی اور پھر وہ اُس لڑکی سے رجوع کر لیتا ہے اور لڑکی یہ سمجھتی ہے کہ مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق  
 حاصل ہے اور پھر مرد اُس لڑکی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے  
 گی، اُس لڑکی کو پورا مہر اور نصف مہر ملے گا۔

**11088 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا، وَلَهَا أَيْضًا نِصْفُ

الصَّدَاقِ، وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا

\*\* حماد بیان کرتے ہیں: ایسی لڑکی کو مکمل مہر ملے گا اور اُسے نصف مہر بھی ملے گا اور اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا  
 دی جائے گی۔

**11089 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَهَا مَهْرٌ تَامٌ، وَيُفَرِّقُ

بَيْنَهُمَا

\*\* امام شعمی فرماتے ہیں: ایسی لڑکی کو مکمل مہر ملے گا اور اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**11090 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَهَا الْمَهْرُ

تَامًا بِدُخُولِهِ عَلَيْهَا

\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے امام شعمی کے قول کی مانند نقل کیا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: مرد

کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کی وجہ سے اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔

## بَابُ الطَّلَاقِ مَرَّتَانِ

باب: طلاق دو مرتبہ دی جاتی ہے (جس میں رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے)

**11091 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُ اللَّهَ يَقُولُ: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) (البقرة: 229)، فَأَيْنَ الثَّلَاثَةُ؟ قَالَ: التَّسْرِيعُ بِإِحْسَانٍ

\*\* ابورزین بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے تو اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

ہے:

”طلاق دو مرتبہ ہوتی ہے۔“

تو تیسری طلاق کہاں گئی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان کے ذریعہ الگ کر دینا (تیسری طلاق شمار ہوگا)۔

**11092 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ قَالَ: "كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ لَا تَكُونُ عَلَيْهَا عِدَّةٌ، فَتَزَوِّجُ مِنْ مَكَانِهَا إِنْ شَاءَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَزَوِّجَ فَيَكُونَ الْوَلَدُ لِعَیْرِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) (البقرة: 229) فَنَسَخَتْ هَذِهِ كُلَّ طَلَاقٍ فِي الْقُرْآنِ"

\*\*\* سفیان ثوری نے بعض فقہاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جتنی چاہتا تھا طلاق دے دیتا تھا اور عورت پر عدت لازم نہیں ہوتی تھی، اگر وہ عورت چاہتی تھی تو اسی جگہ دوسری شادی بھی کر سکتی تھی، ایک مرتبہ اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اُس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ شادی کر لے گی اور میرا بچہ دوسرے کی طرف منسوب ہو جائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

"طلاق دو مرتبہ ہوتی ہے۔"

تو اس حکم نے قرآن میں مذکور طلاق سے متعلق ہر حکم کو منسوخ کر دیا۔

**11093 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَمْ يَكُنْ لِلطَّلَاقِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقْتُ مَتَى شَاءَ رَاجِعَهَا فِي الْعِدَّةِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ، حَتَّى سَنَّ اللَّهُ الطَّلَاقَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَاِمْسَاكِ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ) (البقرة: 229) الثَّلَاثَةُ"

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں طلاق کے لیے کوئی متعین وقت نہیں تھا (کہ عدت کب تک ہوگی؟) مرد جب چاہتا تھا عورت کے ساتھ اُس کی عدت کے دوران رجوع کر لیتا تھا، وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کے لیے تین کی حد مقرر کی اور ارشاد فرمایا:

"طلاق دو مرتبہ دی جاسکتی ہے، تو معروف طریقہ سے روکنا ہوگا، یا احسان کے ذریعہ الگ کرنا ہوگا۔"

(قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد تیسری طلاق ہے۔)

**بَابُ الْمَرْأَةِ يَحْسَبُونَ أَنْ يَكُونَ الْحَيْضُ قَدْ أَذْبَرَ عَنْهَا**

باب: جب کسی عورت کے بارے میں لوگ یہ سمجھیں کہ اُس کا حیض ختم ہو چکا ہے

**11094 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْأَةُ تَطْلُقُ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّ الْحَيْضَ قَدْ أَذْبَرَ عَنْهَا، وَلَمْ يَتَبَيَّنْ ذَلِكَ لَهُمْ، كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا يَنْسَتُ مِنْ ذَلِكَ اعْتَدْتُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، قُلْتُ: مَا تَنْتَظِرُ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِذَا يَنْسَتِ اعْتَدْتُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کو طلاق دے دی جاتی ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اب اس عورت کو حیض نہیں آتا، لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں ہو پاتی تو وہ کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا:

جس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب وہ لوگ حیض سے مایوس ہو چکی ہو تو وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی، میں نے دریافت کیا: وہ اس دوران کس چیز کا انتظار کرے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جب عورت مایوس ہو چکی ہو تو وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی۔

**11095 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ قَعَدَتْ، فَلْتَجْلِسُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ حَتَّى يَسْتَبِينَ حَمْلُهَا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَبِينَ حَمْلُهَا فِي التَّسْعَةِ أَشْهُرٍ فَلْتَعْتَذِرْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ بَعْدَ التَّسْعَةِ الَّتِي قَعَدَتْ مِنْ الْمَحِيضِ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور اس عورت کو ایک یا دو مرتبہ حیض آجائے اور پھر وہ بیٹھی رہے (یعنی اسے حیض آنا بند ہو جائے) تو وہ عورت نو ماہ تک بیٹھی رہے گی، یہاں تک کہ اس کا حمل واضح ہو جائے، اگر اس کا حمل نو ماہ میں بھی واضح نہیں ہوتا تو پھر ان نو ماہ کے بعد جن میں وہ حیض کے بغیر بیٹھی رہی تھی وہ تین ماہ عدت کے طور پر گزارے گی۔

**11096 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا حَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا فَإِنَّهَا تَعْتَذِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، ثُمَّ قَدْ خَلَتْ

\*\*\* یحییٰ بن سعید، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی عورت کو ایک یا دو مرتبہ حیض آجائے اور پھر اسے حیض آنا بند ہو جائے تو وہ عورت نو ماہ تک عدت گزارے گی، پھر وہ خالی ہوگی۔

**11097 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا مِنْ كَبَرٍ أَوْ ارْتِيَابٍ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَعْتَذِرُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ حَتَّى تَرْتَابُ، فَإِنْ كَانَتْ شَابَةً اعْتَدَّتْ قَدْرَ الْحَمْلِ فَإِنْ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَاجْلُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلُهَا، وَإِنْ لَمْ يَسْتَبِنْ أَكْمَلَتْ سَنَةً

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے یا اس حوالے سے کسی اور شک کی وجہ سے عورت کو حیض آنا بند ہو جائے تو وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی جب تک اسے شک رہتا ہے۔ اگر وہ نوجوان ہوگی تو وہ حمل کی مدت جتنی عدت گزارے گی اگر اس کا حمل واضح ہو جاتا ہے تو اس کی عدت اس وقت ختم ہوگی جب وہ بچہ کو جنم دے گی اور اگر واضح نہیں ہوتا تو وہ ایک سال پورا کرے گی۔

**11098 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَتْ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّ الْحَيْضَةَ قَدْ أَذْبَرَتْ عَنْهَا، وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهَا ذَلِكَ أَنَّهَا تَنْتَظِرُ سَنَةً، فَإِنْ لَمْ تَحْضْ فِيهَا اعْتَدَّتْ بَعْدَ السَّنَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ حَاضَتْ فِي الثَّلَاثَةِ أَشْهُرٍ اعْتَدَّتْ بِالْحَيْضِ، وَإِنْ حَاضَتْ فَلَمْ يَتِمَّ حَيْضُهَا بَعْدَ مَا اعْتَدَّتْ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْأَشْهُرَ الَّتِي بَعْدَ السَّنَةِ، فَلَا تَعَجَلْ عَلَيْهَا

حَتَّى تَعْلَمَ أَيُّنَّ حَيْضُهَا أَمْ لَا

\*\*\* عبد الکریم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی عورت کو طلاق دی جائے اور لوگ یہ سمجھیں کہ اب اُسے حیض آنا بند ہو چکا ہے اور اُس کا حمل بھی واضح نہ ہوا ہو تو وہ ایک سال تک انتظار کرے گی اگر اس دوران اُسے حیض نہیں آتا تو وہ ایک سال گزرنے کے بعد تین ماہ عدت کے طور پر گزارے گی اگر اُسے اُن تین ماہ کے دوران حیض آ جاتا ہے تو پھر وہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی، لیکن اگر اُسے حیض آ جاتا ہے اور اُس کا حیض مکمل نہیں ہوتا اور یہ ایک سال گزرنے کے بعد کے تین ماہ کی عدت گزارنے کے بعد ہوتا ہے تو پھر تم اُس کے بارے میں جلد بازی سے فیصلہ نہیں دو گے جب تک وہ عورت یہ نہیں جان لیتی کہ کیا اُس کا حیض مکمل ہوا ہے یا نہیں ہوا۔

11099 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ

تَطْلِيقًا، أَوْ انْتِصِينَ، فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ يَنْسَتُ مِنَ الْمَحِيضِ فَلْتَسْتَأْنِفْ عِدَّةَ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ، فَإِنْ هِيَ حَاضَتْ بَعْدَ فَلْتَعْتَدْ بِمَا حَاضَتْ، وَقَدْ انْهَدَمَتْ عِدَّةُ الشُّهُورِ، وَهُمَا يَتَوَارَتَانِ مَا كَانَتْ فِي عِدَّتَيْهَا، إِنْ كَانَ يَمْلِكُ الرَّجُلُ قَالَ: وَإِذَا طَلَّقَ الْمَرْأَةَ وَقَدْ يَنْسَتُ مِنَ الْمَحِيضِ فَلْتَعْتَدْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ هِيَ اعْتَدَتْ شَهْرًا أَوْ شَهْرَيْنِ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ حَاضَتْ فَلْتَسْتَأْنِفْ عِدَّةَ الْحَيْضِ، فَإِنْ ارْتَفَعَتْ بَعْدَ ذَلِكَ، وَيَنْسَتُ مِنَ الْمَحِيضِ فَلْتَسْتَأْنِفْ عِدَّةَ الْأَشْهُرِ، وَلَا تَعْتَدْ بِشَيْءٍ مِمَّا مَضَى مِنْ عِدَّتَيْهَا مِنَ الْأَشْهُرِ وَالْحَيْضِ

\*\*\* امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی مرد کسی عورت کو ایک یا دو طلاقیں

دیدے اور اُس عورت کو ایک یا دو مرتبہ حیض آ جائے اور پھر وہ حیض سے مایوس ہو جائے تو وہ نئے سرے سے تین ماہ کی عدت گزارنا شروع کرے گی اگر اُسے بعد میں پھر حیض آ جاتا ہے تو پھر وہ اُس حیض کے حساب سے عدت شمار کرے گی کیونکہ اب مہینوں کے حساب سے گزاری ہوئی عدت کا عدم قرار دے دی جائے گی اور جب تک وہ عورت عدت گزار رہی ہے اُس وقت تک دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اگر مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہو۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: جب عورت کو طلاق دے دی جائے اور وہ حیض سے مایوس ہو چکی ہو تو اُسے تین ماہ تک عدت گزارنی چاہیے اگر اُس نے ایک یا دو ماہ یا اس سے زیادہ عدت گزاری ہو اور پھر اُسے حیض آ جائے تو وہ نئے سرے سے حیض کے حساب سے عدت گزارنا شروع کرے گی اگر اُس کے بعد پھر حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور وہ حیض سے مایوس ہو جاتی ہے تو پھر وہ نئے سرے سے مہینوں کے حساب سے عدت گزارنا شروع کرے گی اس سے پہلے مہینوں کے حساب سے اور حیض کے حساب سے جو عدت گزر گئی ہے اُسے وہ کچھ بھی شمار نہیں کرے گی۔

بَابُ تَعْتَدُ أَقْرَأَهَا مَا كَانَتْ

باب: عورت اپنے حیض کو شمار کرے گی، خواہ وہ جتنا بھی ہو

11100 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ لَهُ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرَضِعُ وَهُوَ يَوْمَ طَلَّقَهَا صَحِيحٌ، فَمَكَثَتْ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ لَا تَحِيضُ يَمْنَعُهَا الرِّضَاعُ الْحَيْضَةَ، ثُمَّ مَرَضَ حَبَانٌ بَعْدَ أَنْ طَلَّقَهَا بِأَشْهُرٍ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ امْرَأَتَكَ تَرْتُكُكِ إِنْ مِتَّ، فَقَالَ لَهُمْ: أَحْمِلُونِي إِلَى عُثْمَانَ فَحَمَلُوهُ فَذَكَرَ شَأْنَ امْرَأَتِهِ وَعِنْدَهُ عَلَى بَنِّ أَبِي طَالِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَانُ: مَا تَرَيَانِ؟ قَالَا: نَرَى أَنَّهَا تَرْتُكُكِ إِنْ مَاتَ، وَأَنَّهُ يَرْتُكُهَا إِنْ مَاتَتْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقَوَاعِدِ اللَّائِي يَنْسَنَ مِنَ الْمَحِيضِ، وَلَيْسَتْ مِنَ الْأَنْكَارِ اللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ، فَبَيَّ عِنْدَهُ عَلَى عِدَّةٍ حَيْضَتِهَا قَلَّتْ أَوْ كَثُرَتْ، فَرَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَأَخَذَ ابْنَتَهُ مِنْ امْرَأَتِهِ، فَلَمَّا فَقَدَتِ الرِّضَاعَ حَاضَتْ حَيْضَةً، ثُمَّ أُخْرِى فِي الْهَلَالِ، ثُمَّ تَوَفَّى حَبَانٌ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ الثَّالِثَةَ فَأَعْتَدَتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَوَرِثَتُهُ.

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام ”حبان بن منقذ“ تھا، انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی وہ خاتون بچہ کو دودھ پلا رہی تھیں اور وہ صاحب جنہوں نے طلاق دی تھی وہ اُس وقت بالکل ٹھیک تھے اُس کے بعد اُس خاتون کو سات ماہ تک حیض نہیں آیا، بچہ کو دودھ پلانے کی وجہ سے اُس کا حیض رُک چکا تھا۔ حبان بن منقذ کے اُس خاتون کو طلاق دینے کے ٹی مہینے بعد حبان بیمار ہو گئے تو اُن سے کہا گیا: اگر آپ کا انتقال ہو گیا تو آپ کی بیوی آپ کی وارث بنے گی۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مجھے اٹھا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ۔ لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے، انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی بیوی کا معاملہ ذکر کیا، اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں صاحبان سے دریافت کیا: آپ دونوں کی کیا رائے ہے؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ شخص مر گیا تو وہ عورت اس کی وارث بنے گی اور اگر عورت فوت ہو گئی تو یہ اُس کا وارث بنے گا، کیونکہ وہ ایسی عورت نہیں ہے جو حیض سے مایوس ہو کر بیٹھ چکی ہو اور وہ ایسی کنواری بھی نہیں ہے جسے ابھی حیض ہی نہ آیا ہو تو وہ عورت اس کی بیوی اُس وقت تک رہے گی جب تک حیض کے حساب سے عدت نہیں گزر جاتی، خواہ تھوڑا وقت گزرے یا زیادہ گزرے۔ تو اُن صاحب نے اپنی بیوی سے رجوع کیا اور اُس بیوی سے ہونے والی بچی کو حاصل کر لیا، جب دودھ پلانے کا عرصہ گزر گیا، تو اُس خاتون کو حیض آیا، پھر ایک ہی مہینہ میں دوسری مرتبہ حیض آ گیا، پھر اُس عورت کو تیسری مرتبہ حیض آنے سے پہلے حبان کا انتقال ہو گیا، تو اُس خاتون نے بیوہ کے طور پر عدت گزاری اور اُن صاحب کی وارث بھی بنی۔

**11101 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ فِي شَأْنِ حَبَانَ**  
\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے بھی حبان کے بارے میں روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

**11102 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَأَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ قَالَ: كَانَ عِنْدَ جَدِّي امْرَأَتَانِ: هَاشِمِيَّةٌ، وَأَنْصَارِيَّةٌ، فَطَلَّقَ الْأَنْصَارِيَّةَ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى رَأْسِ**

الْحَوْلِ وَكَانَتْ تُرَضِّعُ، فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: إِنَّ لِي مِيرَاثًا، وَإِنِّي لَمْ أَحِضْ، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ: هَذَا أَمْرٌ لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ، أَرْفَعُوهُ إِلَيَّ عَلَيَّ أَنْ يُحْلِفَهَا عِنْدَ مُنْبِرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ حَلَفَتْ أَنَّهَا لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حِيضٍ، وَرِثْتُ فَحَلَفْتُ. فَقَالَ عُثْمَانُ لِلْهَاشِمِيَّةِ كَأَنَّهُ يَعْتَدِرُ إِلَيْهَا: هَذَا قَضَاءُ ابْنِ عَمِّكَ، يَعْنِي عَلِيًّا

\*\*\* محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: میرے دادا کی دو بیویاں تھیں، اُن میں سے ایک کا تعلق بنو ہاشم سے تھا اور ایک انصاری خاتون تھی، اُنہوں نے انصاری خاتون کو طلاق دے دی اور پھر ایک سال گزرنے کے بعد انتقال کر گئے وہ خاتون بچہ کو دودھ پلا رہی تھی جب اُن صاحب کا انتقال ہوا تو اُس خاتون نے کہا: مجھے بھی وراثت میں حصہ ملے گا کیونکہ مجھے ابھی تک حیض نہیں آیا۔ یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ بولے: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے، تم یہ معاملہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کرو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ رائے پیش کی کہ اُس عورت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف لیا جائے، اگر وہ حلف اٹھا لیتی ہے کہ اُسے ابھی تین مرتبہ حیض نہیں آیا تو وہ وارث بن جائے گی۔ تو اُس خاتون نے حلف اٹھا لیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والی خاتون سے فرمایا، اُنہوں نے اُس کے سامنے عذر پیش کیا کہ یہ آپ کے چچا زاد کا دیا ہوا فیصلہ ہے، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دیا ہوا فیصلہ ہے۔

**11103 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ حَبَانَ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ مِنْ بَنِي الْخَزَرَجِ، وَهِيَ تُرَضِّعُ، وَعِنْدَ حَبَانَ يَوْمِيذُ بِنْتُ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، فَعَاشَ حَتَّى حَلَّتْ فِيمَا بَرَى، ثُمَّ تَوَفَّى حَبَانُ، فَقَالَتْ أُخْتُ الْخَزَرَجِ: إِنَّ لِي فِي مَالِهِ مِيرَاثًا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: مَا أَدْرِي مَا هَذَا، فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتُحْلِفَهَا عِنْدَ الْمُنْبَرِ عَلَى مَا قَالَتْ، وَكَانَتْهَا قَالَتْ: إِنِّي لَمْ أَحِضْ بَعْدَ وَفَاتِهِ إِلَّا عَلَى رَأْسِ السَّنَةِ، فَاسْتُحْلِفَتْ ثُمَّ وَرِثَتْ

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حبان بن منقذ نے بنو خزرج سے تعلق رکھنے والی اپنی بیوی کو طلاق دے دی جو بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اُس وقت حبان کی ایک بیوی عیاش بن ابوربیعہ بن حارث کی صاحبزادی بھی تھی حبان زندہ رہے یہاں تک کہ اُن کی رائے کے مطابق وہ عورت عدت گزار چکی تھی، پھر حبان کا انتقال ہو گیا تو جس خاتون کا تعلق خزرج قبیلہ سے تھا اُس نے کہا کہ ان کے مال میں سے مجھے بھی وراثت میں حصہ ملے گا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو وہ بولے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا صورت حال ہے! تو اُن کو یہ بتایا گیا کہ وہ اُس خاتون سے منبر کے پاس اس بارے میں حلف لیں جو وہ بیان کر رہی ہے، تو اُس خاتون نے یہ کہا: اُن کے انتقال کے بعد ایک سال گزرنے تک مجھے حیض نہیں آیا، اُس خاتون سے حلف لیا گیا اور پھر اُسے وارث قرار دے دیا گیا۔

**11104 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ



طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ مَاتَتْ، فَجَاءَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: حَبَسَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِيرَاثَهَا، فَوَرَّثَهُ مِنْهَا.

\*\*\* منصور اور حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں، پھر اُس عورت کو سولہ یا شاید سترہ ماہ تک حیض نہیں آیا، پھر اُس خاتون کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وراثت کو تمہارے لیے روک رکھا ہوا تھا، تو علقمہ اُس عورت کے وارث بنے تھے۔

11105 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

11106 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ

تَطْلِيقَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ، فَإِنْ بَتَّ طَلَاقُهَا فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا \*\*\* امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی مرد اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر اُس کے بعد اُس عورت کو حیض نہ آ رہا ہو، جتنی عدت ہوتی ہے تو اگر تو مرد نے عورت کو طلاق بتہ دی تھی تو پھر ان دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

## بَابُ طَلَاقِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ

باب: ایسی (مسن) عورت کو طلاق دینا جسے حیض نہ آیا ہو

11107 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبُكَرَ لَمْ تَحِضْ

قَالَ: تَعْتَدُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ أَذَرَ كَهَا الْحَيْضُ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ أَخَذَتْ بِالْحَيْضِ، وَإِنْ انْقَضَتْ الثَّلَاثَةُ فَقَدْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَلَا تَأْخُذُ بِالْحَيْضِ إِنْ حَاضَتْ بَعْدُ.

\*\*\* جابر نے امام شعی کا بیان ایسے مرد کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ایسی لڑکی کو طلاق دیتا ہے جسے ابھی حیض ہی نہیں آیا، تو امام شعی فرماتے ہیں: وہ تین ماہ کی عدت گزارے گی، اگر ان تین ماہ کے گزرنے سے پہلے اُسے حیض آ جاتا ہے تو وہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی، لیکن اگر تین ماہ گزر جاتے ہیں تو پھر اُس کی عدت مکمل ہو گئی، اگر اس کے بعد اُسے حیض آتا ہے تو وہ حیض کے مطابق عدت نہیں گزارے گی۔

11108 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

11109 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي امْرَأَةٍ بَكَرٍ طَلَّقَتْ لَمْ تَكُنْ حَاضَةً،

فَاعْتَدْتُ شَهْرًا، أَوْ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ: تَعْتَدُ ثَلَاثَ حَيْضٍ.

\*\*\* زہری نے ایسی کسن لڑکی کے بارے میں یہ کہا ہے: جسے طلاق دے دی گئی ہو اور ابھی اُسے حیض نہ آیا ہو کہ وہ ایک ماہ تک یا دو ماہ تک عدت گزارے اور پھر اُسے حیض آجائے تو زہری فرماتے ہیں: وہ تین حیض کی عدت گزارے گی۔

11110 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور معتمد کے ہمراہ قتادہ سے منقول ہے۔

11111 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الْبُكَرِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ، وَالَّتِي قَعَدَتْ مِنَ

الْحَيْضِ: طَلَّاقُهَا كُلَّ هِلَالٍ تَطْلُفُهُ.

\*\*\* زہری ایسی لڑکی کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے ابھی حیض نہیں آیا اور وہ خاتون جسے حیض آنا بند ہو چکا ہے اُس کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ہر پہلی کا چاند اُس عورت کے لیے ایک طلاق شمار ہوگا۔

11112 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

\*\*\* عطاء کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

11113 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ اعْتَدْتُ حَيْضَةً وَاحِدَةً ثُمَّ

جَلَسْتُ، فَإِنَّهَا تَعْتَدُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، وَلَا تَعْتَدُ بِالْحَيْضَةِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "وَأَقُولُ أَنَا: إِنْ ارْتَابَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ بِقَوْلِ عُمَرَ، وَابْنِ مَسْعُودٍ"

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ ایک حیض عدت گزارتی ہے اور پھر بیٹھ جاتی ہے (یعنی اُسے حیض آنا بند ہو جاتا ہے) تو وہ عورت تین ماہ تک عدت گزارے گی وہ حیض کے حساب سے عدت نہیں گزارے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اگر حیض کے بعد وہ شک کا شکار ہو جاتی ہے تو اس بارے میں میری رائے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہوگی۔

### بَابُ الَّتِي تَحِضُّ وَحَيْضَتُهَا مُخْتَلِفَةٌ

باب: جس عورت کو حیض آ جاتا ہے اور اُس کا حیض مختلف ہوتا ہے

(یعنی اُس کا متعین وقت نہیں ہوتا، کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے)

11114 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَعْتَدُ أَقْرَانَهَا مَا كَانَتْ تَقَارِبَتْ أَوْ

تَبَاعَدَتْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: عورت اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی خواہ وہ (حیض) ایک دوسرے کے جتنا قریب ہو اور خواہ ایک دوسرے سے جتنا دور ہو۔

**11115 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَتْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا عَلَى حَيْضَتِهَا

تَقَارَبَتْ أَوْ تَبَاعَدَتْ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت کو حیض آتا ہو تو اُس کی عدت اُس کی حیض کے حساب سے ہوگی خواہ وہ جلدی

آجاتا ہو یا دیر سے آتا ہو۔

**11116 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ قَالَ: تَعْتَدُ أَقْرَانُهَا

مَا كَانَتْ

\*\*\* ابن جریج نے عبد الکریم اور دیگر علماء کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ عدت اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی

خواہ وہ جب بھی آئے۔

**11117 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءُ: تَعْتَدُ أَقْرَانُهَا مَا كَانَتْ تَقَارَبَتْ أَوْ

تَبَاعَدَتْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی خواہ وہ

جلدی آئے یا تاخیر سے آئے۔

**11118 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ: عِدَّتُهَا

الْحَيْضُ وَإِنْ لَمْ تَحِضْ فِي سَنَةٍ إِلَّا مَرَّةً

\*\*\* عمرو بن دینار نے ابو شعثاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت کی عدت حیض کے حساب سے ہوگی اگرچہ اُسے سال

میں صرف ایک مرتبہ حیض آتا ہو۔

**11119 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي امْرَأَةٍ تَحِضُّ حَيْضًا مُخْتَلِفًا

تَحِضُّ فِي ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ مَرَّةً، وَفِي أَرْبَعَةِ مَرَّةً، وَفِي شَهْرَيْنِ مَرَّةً: عِدَّتُهَا عَلَى حَيْضَتِهَا إِذَا كَانَتْ تَحِضُّ

\*\*\* قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے: جسے حیض آتا ہے لیکن اُس کے

حیض کا متعین وقت نہیں ہوتا، کبھی تین ماہ میں ایک مرتبہ آجاتا ہے، کبھی چار ماہ میں ایک مرتبہ آتا ہے، کبھی دو ماہ میں ایک

مرتبہ آتا ہے تو ایسی عورت کی عدت اُس کے حیض کے حساب سے ہوگی، اُسے جب بھی حیض آئے گا (اُسی حساب سے عدت

شمار ہوگی)۔

**11120 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَحِضُّ

حَيْضًا مُخْتَلِفًا قَالَ: إِذَا كَانَتْ تَحِضُّ فَعِدَّتُهَا الْحَيْضُ، وَإِنْ لَمْ تَحِضْ فِي سَنَةٍ إِلَّا مَرَّةً

\*\*\* امام شعبی ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے حیض آتا ہے جس کے حیض میں اختلاف ہوتا ہے تو وہ یہ

فرماتے ہیں: جب اُس عورت کو حیض آئے گا تو اُس کی عدت حیض کے حساب سے ہوگا اگرچہ اُسے سال میں صرف ایک مرتبہ

حيض آتا ہو۔

**11121 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: إِذَا كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَحِيضُ حَيْضًا مُخْتَلِفًا أَجْزَأَ عَنْهَا أَنْ تَعْتَدَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَالَ: وَيَقُولُونَ مِنْ أَجْلِ الْمَرَاضِعِ لَا تَكَادُ تَحِيضُ

\*\*\* عمرو بن دینار نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی عورت کو حیض آتا ہو لیکن اُس (کے آنے کے وقت) میں اختلاف ہو تو اُس عورت کے لیے یہ بھی کافی ہوگا کہ وہ تین ماہ عدت گزار لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ کہنا ہے: دودھ پلانے کی وجہ سے بعض اوقات عورتوں کو حیض نہیں آتا۔

**11122 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: تَعْتَدُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ

\*\*\* عمرو بن دینار نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت تین ماہ عدت گزارے گی۔

**11123 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: إِذَا كَانَتْ تَحِيضُ حَيْضًا مُخْتَلِفًا فَإِنَّهَا رَبِئَةٌ عِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

\*\*\* عکرمہ فرماتے ہیں: جب عورت کو حیض اختلاف کے ساتھ آتا ہو (یعنی اُس کا کوئی متعین وقت نہ ہو) تو ایسی عورت شک کا شمار ہوگی اور اُس کی عدت تین مہینے ہوگی۔

**11124 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: إِذَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي الْأَشْهُرِ مَرَّةً فَعِدَّتُهَا سَنَةٌ

\*\*\* زہری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی عورت کو کوئی مہینوں بعد ایک مرتبہ حیض آتا ہو تو اُس کی عدت ایک سال ہوگی۔

**11125 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَتْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا عَلَى حَيْضَتِهَا تَقَارَبَتْ أَوْ تَبَاعَدَتْ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت کو حیض آتا ہو تو اُس کی عدت حیض کے حساب سے ہی شمار ہوگی خواہ وہ مختصر وقفہ کے بعد آتا ہو یا زیادہ وقفہ کے بعد آتا ہو۔

**11126 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِيهَا: تَعْتَدُ أَقْرَانَهَا مَا كَانَتْ

\*\*\* ابو شعثاء ایسی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی خواہ وہ جب بھی آئے۔

## بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ

## باب: مستحاضہ عورت کی عدت

11127 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَعْتَدُ الْمُسْتَحَاضَةُ عَلَى أَقْرَانِهَا. قَالَ

مَعْمَرٌ: وَقَالَه الْحَسَنُ أَيْضًا

\*\*\* زہری فرماتے ہیں: مستحاضہ عورت اپنے حیض کے حساب سے عدت گزارے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11128 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: تَعْتَدُ الْمُسْتَحَاضَةُ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مستحاضہ عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام کے حساب سے عدت گزارے گی جب

اُسے پہلے حیض آیا کرتا تھا۔

11129 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَعْتَدُ الْمُسْتَحَاضَةُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مستحاضہ عورت تین ماہ تک عدت گزارے گی۔

11130 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فَيَكْثُرُ

دُمُهَا حَتَّى لَا تَدْرِي كَيْفَ حَيْضَتُهَا؟ قَالَ: تَعْتَدُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، وَيَقُولُ هِيَ الرِّبَّةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ (إِنْ ارْتَبْتُمْ)

(الطلاق: 4): فَضَى بِذَاكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

\*\*\* عکرمہ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے حیض آتا ہے اور اتنا زیادہ خون نکلتا ہے کہ اُسے یہ پتا

نہیں چل پاتا کہ اُس کا حیض کب ہوتا ہے؟ تو عکرمہ نے جواب دیا: وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی وہ فرماتے ہیں: یہ شک کا

شکار عورت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”اگر تم شک میں مبتلا ہو جاؤ“۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا يُحِلُّهَا لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ

## باب: کیا چیز عورت کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کرتی ہے؟

11131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْفُرْطَيَّ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ، فَبَتَّ طَلَاقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ، فَجَاءَتْ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: ثَلَاثَ

تَطْلِيقَاتٍ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: آخِرُ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا

رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ هَذِهِ الْهُدْيَةِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ عِنْدَ بَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ، وَيَقُولُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہا نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی، انہوں نے اُسے طلاق بتے دے دی، اُس خاتون نے اُن کے بعد حضرت عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی، پھر وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ پہلے رفاعہ کی اہلیہ تھی، انہوں نے اُسے طلاق دے دی۔ ابن جریج نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: انہوں نے اُسے تین طلاقیں دے دیں، جبکہ معمر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تین میں سے آخری طلاق دے دی، اُس کے بعد اُس خاتون نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کی تو اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اُن کا ساتھ میرے

حدیث: 11131: صحیح البخاری - کتاب الشهادات - باب شهادة المختبی - حدیث: 2517: صحیح مسلم - کتاب النکاح - باب لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها حتی تنکح زوجا غیرہ - حدیث: 2665: مستخرج ابی عوانہ - مبتدا کتاب النکاح وما یشاکلہ - بیان حظر نکاح المطلقة ثلاثا علی المطلق - حدیث: 3503: صحیح ابن حبان - کتاب الحج - باب الہدی - ذکر الزجر عن تزویج المطلقة البائنة بعد تزویجها زوجا آخر الزوج - حدیث: 4180: صحیح ابن حبان - کتاب الحج - باب الہدی - ذکر الزجر عن تزویج المطلقة البائنة بعد تزویجها زوجا آخر الزوج - حدیث: 4180: موطا مالک - کتاب النکاح - باب نکاح المحلل وما اشبهہ - حدیث: 1107: سنن الدارمی - ومن کتاب الطلاق - باب ما یحل البراءة لزوجها الذی طلقها فبت طلاقها - حدیث: 2234: سنن ابی داود - کتاب الطلاق - ابواب تفریع ابواب الطلاق - باب البتوتة لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح زوجا غیرہ - حدیث: 1978: سنن ابن ماجہ - کتاب النکاح - باب الرجل یطلق امراته ثلاثا فتزوج فیطلقها قبل ان یدخل بها - حدیث: 1928: السنن للترمذی - ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فیمن یطلق امراته ثلاثا فیتزوجها آخر فیطلقها قبل - حدیث: 1073: السنن للنسائی - کتاب النکاح - النکاح الذی تحل بہ المطلقة ثلاثا لمطلقها - حدیث: 3248: سنن سعید بن منصور - کتاب الطلاق - باب ما جاء فی الایلاء - باب البراءة تطلق ثلاثا فتزوجت غیرہ فیطلقها قبل ان یرجع الیها - حدیث: 1859: مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب النکاح - فی الرجل یطلق امراته ثلاثا فتزوج زوجا - حدیث: 12944: السنن الکبری للنسائی - کتاب النکاح - النکاح الذی یحل المطلقة ثلاثا لمطلقها - حدیث: 5377: السنن الکبری للبیہقی - کتاب النکاح - جماع ابواب العیب فی البنکوحہ - باب الزوجان یختلفان فی الاصابة - حدیث: 13378: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار - المنحق المستدرک من مسند الانصار - حدیث السیدة عائشہ رضی اللہ عنہا - حدیث: 23530: مسند الشافعی - ومن کتاب الطلاق - حدیث: 870: مسند الطیالسی - احادیث النساء - علقمة بن قیس عن عائشہ - عروہ بن الزبیر عن عائشہ - حدیث: 1526: مسند الحمیدی - احادیث عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی - حدیث: 223: مسند اسحاق بن راہویہ - ما یروی عن عروہ بن الزبیر - حدیث: 623: مسند ابی یعلی البوصلی - مسند عائشہ - حدیث: 4307: المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین - من اسبہ : مطلب - حدیث: 8807

لیے چادر کے اس پلو کی مانند ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے آپ نے اُس سے فرمایا: شاید تم دوبارہ رفاعہ سے شادی کرنا چاہتی ہو! ایسا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک تم اُس (یعنی عبدالرحمن بن زبیر) کا شہد نہیں چکھ لیتی ہو اور وہ تمہارا شہد نہیں چکھ لیتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ خالد بن سعید بن العاص حجرہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے انہیں ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی تو خالد نے باہر سے ہی بلند آواز سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا اور کہا: اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں ہیں؟ جو نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کی باتیں کر رہی ہے۔

**11132 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ ابْنَةُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عُمَرُ بَعْدَهُ فَقُحِّدَتْ أَنَّهَا عَاقِرٌ لَا تَلِدُ، فَطَلَّقَهَا عُمَرُ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا، فَمَكَثَتْ حَيَاةَ عُمَرَ وَبَعْضَ خِلَافَةِ عُثْمَانَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ، وَهُوَ مَرِيضٌ لَتَشْرَكَ نِسَاؤُهُ فِي الْمِيرَاثِ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَرَابَةٌ**

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حفص بن مغیرہ کی صاحبزادی عبداللہ بن ابوربیعہ کی اہلیہ تھی اُن صاحب نے اُس خاتون کو ایک طلاق دے دی اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کر لی انہیں یہ بتایا گیا کہ وہ خاتون بانجھ ہے وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے ہی اُسے طلاق دے دی تو وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے کچھ عرصہ تک یوں ہی رہی پھر عبداللہ بن ابوربیعہ نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کر لی۔ وہ صاحب اُس وقت بیمار تھے اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ وراثت میں اُن کی دیگر بیویوں کے ساتھ حصہ دار بن جائے اس کی وجہ یہ تھی کہ اُن صاحب اور اُس خاتون کے درمیان رشتہ داری بھی تھی۔

**11133 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فَقَعْدَتْ ثُمَّ جَاءَتْهُ بَعْدُ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ قَدْ مَسَّهَا، فَمَنْعَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِهَا لِيَحِلَّهَا لِرِفَاعَةَ فَلَا يَتِمُّ لَهُ نِكَاحُهَا مَرَّةً أُخْرَى، ثُمَّ أَتَتْ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرُ فِي خِلَافَتِهِمَا فَمَنْعَاهَا**

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ خاتون یوں ہی رہی اُس کے بعد وہ اُن کے پاس آئی اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کر چکے ہیں تو انہوں نے اُسے اس بات سے منع کر دیا کہ وہ اپنے پہلے شوہر کی طرف واپس جائے پھر انہوں نے یہ کہا: اے اللہ! اگر تو اس عورت کی وہ صورت حال ہو گئی ہے جو اسے رفاعہ کے لیے حلال کر دے تو پھر اُس کا نکاح دوسری مرتبہ مکمل نہ ہو پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کے عہد خلافت میں آئی لیکن ان دونوں حضرات نے اُسے منع کر دیا۔



**11134 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي طَلَّقَ رِفَاعَةُ الْقُرْظِيُّ اسْمَهَا تَمِيمَةَ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ وَهْبٍ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ  
 \*\* عطاء خراسانی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ خاتون جسے رفاعہ قرظی نے طلاق دی تھی، اُس خاتون کا نام تميمہ بنت وہب بن عبد تھا اور اُس کا تعلق بنو نضیر سے تھا۔

**11135 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ نَكَحَتْ رَجُلًا فَأَرَخَى السِّتْرَ، وَكَشَفَ الْخِمَارَ، وَأَغْلَقَ الْبَابَ هَلْ تَحِلُّ لِلأَوَّلِ؟ قَالَ: لَا، حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ  
 \*\* سلیمان بن رزین، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا، آپ اُس وقت منبر پر موجود تھے آپ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کسی عورت کو طلاق دے دیتا ہے، وہ عورت کسی اور شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور دوسرا شوہر پردہ گرا دیتا ہے اور چادر ہٹا دیتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے تو کیا وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ عورت شہد نہیں چکھتی ہے (اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی)۔

**11136 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا، حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الَّتِي تَزَوَّجَهَا  
 \*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جی نہیں! جب تک وہ عورت اُس شخص کا شہد نہیں چکھتی جس کے ساتھ اُس نے شادی کی ہے۔

**11137 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا وَسُئِلَ عَنْهَا فَأَخْرَجَ ذِرَاعًا لَهُ شَعْرَاءَ، فَقَالَ: لَا، حَتَّى يَهْزَهَا بِهِ  
 \*\* امام شعبی فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کلائی کو نکالا جس پر بال لگے ہوئے تھے اور یہ فرمایا: جی نہیں! جب تک مرد اُسے ہلاتا نہیں ہے۔

**11138 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ نَكَحَهَا رَجُلٌ بَعْدَهُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجَهَا الْأَوَّلَ فَيَفْعَلُ ذَلِكَ وَعُمَرُ حَتَّى إِذْنُ لَرَجَمَهَا  
 \*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے اور کوئی اور شخص بعد میں اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لے، پھر وہ شخص اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے تو اُس عورت کا پہلا شوہر اُس عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسا ہوتا تو وہ اس عورت کو سنگسار کروادیتے۔

**11139 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ إِنَّمَا كَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ حَفْصٍ وَاحِدَةً ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا عُمَرُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا عُمَرُ، فَنَكَحَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ

\*\*\* حارث بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن ابوربیعہ نے حفصہ کی صاحبزادی کو ایک طلاق دی، پھر اس خاتون کو یوں ہی رہنے دیا یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے ساتھ نکاح کیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو طلاق دے دی تو عبد اللہ بن ابوربیعہ نے پھر اس خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا۔

**11140 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ " أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ طَلَّقَ ابْنَةَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ فَنَكَحَهَا عُمَرُ فَوَضَعَ خِمَارَهُ، وَقِيلَ لَهُ: لَا وَلَدَ لَهُ فِيهَا، فَوَضَعَ خِمَارَهَا قَطُّ، فَطَلَّقَهَا فَعَادَ ابْنُ أَبِي رَبِيعَةَ فَنَكَحَهَا "

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن ابوربیعہ نے حفصہ بن مغیرہ کی صاحبزادی کو ایک یا شاید دو طلاقیں دیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی چادر کو اتار دیا تو ان سے کہا گیا: اس خاتون کے ہاں بچہ نہیں ہو سکتا، انہوں نے صرف چادر کو اتارا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو طلاق دیدی تو ابوربیعہ کے صاحبزادے نے دوبارہ اس خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا۔

**11141 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: طَلَّقَ ابْنُ أَبِي رَبِيعَةَ ابْنَةَ حَفْصٍ وَاحِدَةً

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ابوربیعہ کے صاحبزادے نے حفصہ کی صاحبزادی کو ایک طلاق دی تھی۔

## بَابُ هَلْ يُحِلُّهَا لَهُ عَبْدُهُ؟

باب: کیا عورت کا غلام اس عورت کو اس کے شوہر کے لیے حلال کروا دیتا ہے؟

**11142 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَتَّهَا زَوْجُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدٌ لَهُ فَاصْطَبَّهَا، أَيْحِلُ ذَلِكَ لَزَوْجِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: نِكَاحُ الْعَبْدِ الْحُرَّةِ أَحْصَانٌ هُوَ لَهَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلِمَ؟ قَالَ: " إِنَّ الرَّجْمَ لَيْسَ كَغَيْرِهِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: " (فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230)، فَهُوَ نِكَاحٌ وَلَيْسَ نِكَاحُ الْعَبْدِ بِأَحْصَانٍ "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت کا

شوہر اُسے طلاقِ بَیِّنہ دے دیتا ہے اور پھر مرد کا غلام اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو کیا وہ اُس عورت کو اُس کے شوہر کے لیے حلال کر دے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کسی غلام کا کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا، کیا عورت کو محض نہ کر دیتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: سنگسار کرنے کا حکم دوسرے احکام کی طرح نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح نہیں کر لیتی۔“

تو یہاں نکاح ہو گیا ہے، لیکن غلام کے ساتھ نکاح کرنا محض نہیں کرتا۔

**11143 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يَنْكِحُ الْمُطْلَقَةَ قَالَ: تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ إِذَا طَلَّقَهَا الْعَبْدُ

\*\*\* امام شعبی ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو طلاق یافتہ عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر غلام اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ شادی کر سکتی ہے۔

**11144 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: إِذَا طَلَّقَهَا الْعَبْدُ رَجَعَتْ إِلَى زَوْجِهَا، هَذَا مَا لَا شَكَّ فِيهِ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: جب غلام عورت کو طلاق دیدے تو وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس جا سکتی ہے یہ ایک ایسا حکم ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

### بَابُ هَلْ يُحِلُّهَا لَهُ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ

باب: جو لڑکا ابھی بالغ نہ ہوا ہو، کیا وہ عورت کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے گا؟

**11145 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الَّتِي يَبْتُهَا زَوْجُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغْ أَنْ ... أَوْ يُهْرِقُ، يُحِلُّهَا ذَلِكَ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ؟ قَالَ: نَعَمْ فِيمَا نَرَى.

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس عورت کو اُس کا شوہر طلاقِ بَیِّنہ دے دیتا ہے اور پھر کوئی لڑکا اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوا ہوتا (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو کیا وہ اُس کو اُس کے پہلے شوہر کے لیے حلال کر دے گا؟ تو انہوں نے کہا: ہماری تو یہی رائے ہے (کہ وہ اس عورت کو حلال کر دے گا)۔

**11146 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَبَلَّغَنِي عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ \*\*\* امام شعبی کے حوالے سے بھی عطاء کے قول کی مانند منقول ہے۔

11147 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُحْلِلُهَا، كَيْسَ بَزُوجٍ،

وَقَوْلُ عَطَاءٍ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: وہ لڑکا اُس عورت کو حلال نہیں کرے گا، کیونکہ وہ اُس کا شوہر نہیں ہے۔

(امام عبد الرزاق کہتے ہیں:) البتہ عطاء کا قول علماء کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

11148 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ فِي هَذَا بِشَيْءٍ، وَلَكِنَّ

الزُّهْرِي يَقُولُ: لَوْ زَنَتِ امْرَأَةٌ بَعْلَامَ لَمْ يَبْلُغْ، وَقَدْ قَارَبَ، وَأَطَاقَ ذَلِكَ رُجْعَ

\*\*\* معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے

فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی ہے، لیکن زہری کا یہ کہنا ہے: اگر کوئی عورت کسی لڑکے کے ساتھ زنا کر لیتی ہے جو لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا لیکن قریب البلوغ ہے اور وہ صحبت بھی کر سکتا ہے تو اُس عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔

### بَابُ: النِّكَاحُ جَدِيدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيدٌ

باب: نکاح کا نئے سرے سے ہونا اور طلاق کا نئے سرے سے ہونا

11149 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِي، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ، وَغَيْرِهِمَا،

أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوتَ عَنْهَا، أَوْ يُطْلَقَهَا، ثُمَّ يَنْكِحَهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلَ فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا

\*\*\* زہری نے سعید بن مسیب اور عبد اللہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان حضرات نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو اُس کا شوہر ایک یا دو

طلاقیں دینے کے بعد چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے اور وہ دوسرا شخص فوت ہو جائے یا

اُس عورت کو طلاق دیدے اور پھر اُس عورت کا پہلا شوہر اُس کے ساتھ نکاح کر لے تو وہ عورت اُس شخص کے ساتھ اتنی طلاقوں

کے ہمراہ رہے گی، جتنی باقی رہ گئی تھیں۔

11151 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِي قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ،

وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُبَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَسَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ، كُلُّهُمْ يَقُولُونَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

فَيَمُوتَ عَنْهَا، أَوْ يُطْلَقَهَا، ثُمَّ يَنْكِحَهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلَ، فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا. عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب، حمید بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور سلیمان بن

یہاں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا یہ سب حضرات فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس عورت کو اُس کا شوہر ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے، پھر دوسرا شخص فوت ہو جائے یا اُسے طلاق دیدے اور پہلا شخص اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لے، تو وہ عورت باقی رہ جانے والی طلاقیں کے ہمراہ اُس شخص کے ساتھ رہے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**11152 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عُمَرَ عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتُ عَنْهُ بِالْبَحْرَيْنِ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ، ثُمَّ تَرَكَهَا زَوْجَهَا الْآخَرَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا الْأَوَّلَ، فَقَالَ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ**

\*\*\* ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جس کے بارے میں مجھ سے ”بحرین“ میں سوال کیا گیا تھا (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ (بحرین میں) رہے تھے۔ وہ سوال ایک ایسے شخص کے بارے میں تھا جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیدیں، پھر اُس عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لی، پھر دوسرے شوہر نے اُس عورت کو چھوڑ دیا، پھر وہ عورت واپس پہلے شخص کے پاس آ گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں اُن کی بنیاد پر وہ عورت (پہلے شوہر کے پاس واپس آئے گی)۔

**11153 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ بِالْبَحْرَيْنِ مَعَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَتَرَكَهَا حَتَّى عَدَّتْهَا فَنَكَحَهَا رَجُلٌ آخَرُ فَطَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ غَيْرِي، وَسَقَطَ عَلَيَّ مِنْ كِتَابِي، ثُمَّ نَكَحَهَا زَوْجَهَا الْأَوَّلَ وَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ، فَاسْتَفْتَى أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَفْتَاهُ أَنَّ قَدْ حَلَّتْ مِنْهُ، فَحَرَمَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ النُّخَبَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: بِمَاذَا أَفْتَيْتَهُ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: أَصَبْتُ، وَقَالَ عَلِيُّ، وَأَبِيُّ بَنْ كَعْبٍ قَوْلُ عُمَرَ أَيْضًا**

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ”بحرین“ میں حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے عبد القیس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ اُس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیدے دیں، پھر اُس نے اُس عورت کو چھوڑ دیا، یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر گئی، تو اُس عورت کے ساتھ ایک اور شخص نے شادی کر لی، پھر دوسرے شخص نے بھی اُسے طلاق دے دی یا انتقال کر گیا، تو ابو سعید نامی راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے دوسرے کی تحریر

میں یہ بات پائی ہے میری تحریر میں سے یہ حصہ ساقط تھا کہ پہلے شوہر نے پھر اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا اور اُسے دو طلاقیں دے دیں پھر اُس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ فتویٰ دیا کہ عورت پہلے اُس سے حلال ہو گئی تھی اور پھر اُس پر حرام ہو گئی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اس پوری صورت حال کے بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اُسے کیا جواب دیا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ٹھیک فتویٰ دیا ہے۔

حضرت علی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما بھی اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**11154 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مَرْثَدَةَ بِنِ**

**جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ**

\*\*\* مزیدہ بن جابر اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں وہ

عورت اُسی کے مطابق (اپنے شوہر کے پاس آئے گی)۔

**11155 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ أَبِي شَيْبَةَ، أَنَّ الْحَكَمَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ**

**أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ**

\*\*\* عبد الرحمن بن ابولیلی، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں اُن کی بنیاد

پر وہ عورت (اپنے پہلے شوہر کے پاس آئے گی)۔

**11156 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ قَالَ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ**

**الطَّلَاقِ نِكَاحٌ جَدِيدٌ، وَطَّلَاقٌ. قَالَ قَتَادَةُ: قَالَ شُرَيْحٌ: نِكَاحٌ جَدِيدٌ، وَطَّلَاقٌ جَدِيدٌ**

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں اُن کی بنیاد پر ہی نیا

نکاح ہوگا اور طلاق کا حکم ہوگا۔

قتادہ کہتے ہیں: قاضی شریح بیان کرتے ہیں: نکاح از سر نو ہوا تو طلاق کا حساب بھی از سر نو ہوگا۔

**11157 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَرْعَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ،**

**وَشُرَيْحٍ، قَالَ عِمْرَانُ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِكَاحٌ جَدِيدٌ، وَطَّلَاقٌ جَدِيدٌ، فَقَضَى زِيَادُ**

**لِعِمْرَانَ، وَهُوَ أَمِيرٌ بِالْبَصْرَةِ يَوْمَئِذٍ**

\*\*\* ابو قزعمہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمران رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں: وہ عورت باقی رہ جانے والی طلاقوں کی بنیاد پر (اپنے شوہر کے پاس آئے گی) جبکہ قاضی شریح کہتے ہیں: نکاح نئے

سرے سے ہوا ہے تو طلاق بھی نئے سرے سے ہوگی۔ تو زیادہ نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے مطابق فیصلہ دیا وہ اُن دنوں

بصرہ کا گورنر تھا۔

**11158 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عِمْرَانُ: هِيَ

عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ، وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جتنی طلاقات باقی رہ گئی تھیں وہ عورت اُن کی بنیاد پر

(پہلے شوہر کے پاس آئے گی)۔

معر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح سے یہی بات نقل کی ہے۔

**11159 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مِقْسَمٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ نُبَيْهَ بْنَ

وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهَا

أَنَّهَا عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ

\*\*\* نبیہ بن وہب ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایسی عورت کے بارے میں

یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ باقی رہ جانے والی طلاقوں کے حساب سے (اپنے شوہر کے پاس آئے گی)۔

**11160 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: وہ عورت طلاق میں سے باقی رہ جانے والی (طلاق کے اختیار کے ساتھ پہلے شوہر کے

پاس آئے گی)۔

**11161 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَحَانِكَاحُ الَّذِي نَكَحَهَا الطَّلَاقُ،

فَالنِّكَاحُ جَدِيدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيدٌ

\*\*\* عطاء فرماتے ہیں: جس مرد نے اُس عورت کے ساتھ نکاح کیا ہے اُس کا نکاح طلاق کو مٹا دے گا نکاح نئے

سرے سے ہوگا تو طلاق بھی نئے سرے سے ہوگی۔

**11162 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نِكَاحٌ جَدِيدٌ، وَطَّلَاقٌ جَدِيدٌ.

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نکاح نئے سرے سے ہوگا تو طلاق بھی نئے سرے سے ہوگی۔

**11163 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَشُرَيْحٌ مِثْلَ

قَوْلِ عَطَاءٍ

\*\*\* عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح نے عطاء کے قول کی مانند فتویٰ دیا

ہوا ہے۔

**11164 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: النِّكَاحُ

جَدِيدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيدٌ

\*\*\* سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نکاح نئے سرے سے ہوا ہے تو طلاق بھی نئے



سرے سے ہوگی۔

**11165 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عَنْهَا، فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: تُمْحَا ثَلَاثَ، وَلَا تُمْحَا اثْنَتَيْنِ

\*\*\* حسن بن مسلم نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تین تو کالعدم قرار دی جائیں گی اور دو کالعدم نہیں ہوں گی۔

**11166 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ، وَابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ فِيهَا: النِّكَاحُ جَدِيدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيدٌ

\*\*\* طاوُس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ایسی عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ نکاح نئے سرے سے ہوا ہے تو طلاق کا حساب بھی نئے سرے سے ہوگا۔

**11167 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَا يَهْدُمُ النِّكَاحُ الطَّلَاقَ. وَقَالَ شُرَيْحٌ،

\*\*\* سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ نکاح طلاق کو کالعدم قرار نہیں دیتا یہی بات قاضی شریح نے بیان کی ہے۔

**11168 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ ذَلِكَ

\*\*\* ابراہیم نخعی کے بارے میں بھی اس کی مانند منقول ہے۔

**11169 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَشُرَيْحٍ،

قَالَا: نِكَاحُ جَدِيدٌ، وَطَّلَاقُ جَدِيدٌ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور قاضی شریح فرماتے ہیں: نکاح نئے سرے سے ہوگا تو طلاق بھی نئے سرے سے ہوگی۔

**11170 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، قَالَا فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا: إِنْ لَمْ يُصِبْهَا الْآخَرُ

فِيهِ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَهُ النَّخَعِيُّ، وَلَمْ أَسْمَعْ فِيهِ اخْتِلَافًا

\*\*\* سفیان ثوری اور معمر نے دونوں فریقوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اگر دوسرے شوہر نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی تو عورت باقی رہ جانے والی طلاق کی بنیاد پر (پہلے شوہر کے پاس آئے گی)۔

معمر کہتے ہیں: ابراہیم نخعی نے بھی یہی بات بیان کی ہے میں نے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں سنا۔

## بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ

باب: بتہ اور خلیہ (کے الفاظ استعمال کرنے کا حکم)

11171 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْبَتَّةُ؟ قَالَ: يُدَيِّنُ، فَإِنْ أَرَادَ ثَلَاثًا

فَفَلَاثٌ، وَإِنْ أَرَادَ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ

\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بتہ (کا لفظ طلاق میں استعمال کرنے کا حکم کیا ہوگا؟)

انہوں نے جواب دیا: آدمی کی نیت کا حساب ہوگا، اگر اُس نے تین کا ارادہ کیا تھا تو تین شمار ہوں گی اور اگر ایک کا ارادہ کیا تھا تو ایک شمار ہوگی۔

11172 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْبَتَّةِ: وَاحِدَةٌ وَمَا

نَوَى

\* \* عبد الکریم نے سعید بن جبیر کا بیان لفظ بتہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ایک شمار ہوگی یا جو اُس نے نیت کی تھی (وہ

شمار ہوگا)۔

11173 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي

سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّوَامَةَ بِنْتَ أُمِّيَّةَ طَلَّقَتْ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ وَاحِدَةً

\* \* سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: توامہ بنت امیہ کو طلاق بتہ دے دی گئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُسے

ایک طلاق قرار دیا۔

11174 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ عَمْرَ

بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَقَالَ: الْوَاحِدَةُ تَبْتُ، رَاجِعُهَا

\* \* محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی

بیوی کو طلاق بتہ دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: ایک طلاق الگ کر دیتی ہے، تم اُس سے رجوع کر لو۔

11175 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادٍ بْنَ

جَعْفَرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ حَنْطَبٍ جَاءَ عَمْرَ، فَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ لَامْرَأَتِي: أَنْتِ طَالِقُ الْبَتَّةِ، قَالَ عَمْرٌ: وَمَا

حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: الْقَدَرُ قَالَ: فَتَلَا عَمْرٌ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ) (الطلاق:

1)، وَتَلَا (وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ) (النساء: 66) هَذِهِ الْآيَةُ، ثُمَّ قَالَ: الْوَاحِدَةُ تَبْتُ، أَرَجِعْ

امْرَأَتَكَ، هِيَ وَاحِدَةٌ

\* \* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: محمد بن عباد بن جعفر نے انہیں بتایا کہ مطلب بن حطب، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس

آئے اور بولے: میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم بتہ طلاق یافتہ ہو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کہا؟ انہوں نے کہا: تقدیر میں لکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم ان کی عدت کے حساب سے انہیں طلاق دو۔“

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اگر وہ لوگ وہ کام کریں جن کی انہیں تلقین کی گئی تھی تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔“

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک طلاق بھی الگ کر دیتی ہے، تم اپنی بیوی سے رجوع کر لو یہ ایک طلاق شمار ہوئی ہے۔

**11176 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوْرِبِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِيهِمْ، عَنْ عُمَرَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ،

وَالْبَتَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا. قَالَ: وَقَالَ عَلِيُّ: هِيَ ثَلَاثٌ، وَقَالَ شُرَيْحٌ: بَيِّنَةٌ إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ. قَالَ سُفْيَانٌ: وَيُسْتَحْلَفُ مَعَ التَّائِبِينَ

\*\*\* ابراہیم نخعی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: لفظ خلیہ بریہ بتہ بائنہ (استعمال کرنے کی صورت میں) ایک طلاق شمار ہوگی اور (عورت کی عدت کے دوران) مرد عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

قاضی شریح کہتے ہیں: آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر اُس نے تین کی نیت کی ہوگی تو تین شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی ہوگی تو ایک شمار ہوگی۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: آدمی کی نیت کا اعتبار کرتے ہوئے اُس سے حلف لیا جائے گا۔

**11177 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي التَّائِبِينَ أَنَّهُ لَمْ

يَكُنْ مَعَ التَّائِبِينَ يَمِينٌ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی کی نیت کا حساب لگایا جائے تو پھر

اُس نیت میں قسم کو ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

**11178 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فِي

الْبَتَّةِ: هِيَ ثَلَاثٌ

\*\*\* سالم بن عبد اللہ بن عمر لفظ بتہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔

**11179 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بْنَ عُمَرَ وَبْنَ عُثْمَانَ بَنِ عَفَّانَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا

\*\*\* عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے اپنی اہلیہ کو حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں طلاق بتہ دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

راوی بیان کرتے ہیں: زہری انہیں تین طلاقیں قرار دیتے ہیں۔

**11180 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ

امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَهِيَ بَائِنَةٌ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ

\*\*\* ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیدے تو وہ عورت اُس

سے بائنہ ہو جائے گی اور یہ تین طلاقیں کے حکم میں ہوگا۔

**11181 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ

ابْنُ أَخِي الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعَةَ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: لَعَلَّكَ آتَيْتَنَا زَائِرًا مَعَ امْرَأَتِكَ قَالَ: وَآيْنَ امْرَأَتِي؟ قَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ بَيْضَاءَ - يَعْنِي امْرَأَتَهُ - قَالَ: فَهِيَ إِذَا طَالِقُ الْبَتَّةَ قَالَ:

وَإِذَا هِيَ عِنْدَهَا قَالَ: فَسَأَلَ فَشَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا، ثُمَّ سَأَلَ فَشَهِدَ رَجُلٌ مِنْ طَيٍّ يُقَالُ لَهُ رِيَّاشُ بْنُ عَدِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا جَعَلَهَا ثَلَاثَةً، فَقَالَ عُرْوَةُ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْاِخْتِلَافُ، فَأَرْسَلَ إِلَى شُرَيْحٍ، فَسَأَلَهُ، وَقَدْ كَانَ عَزَلَ عَنِ الْقَضَاءِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: الطَّلَاقُ سُنَّةٌ، وَالْبَتَّةُ بَدْعَةٌ فَنَقِفْ عِنْدَ بَدْعِهِ فَتَنْظُرْ مَا أَرَادَ بِهَا

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: میرا بھتیجا حارث بن ربیعہ عروہ بن مغیرہ بن شعبہ کے پاس آیا جو اُس وقت کوفہ کے

گورنر تھے عروہ نے کہا: شاید تم اپنی بیوی کے ساتھ ہم سے ملنے کے لیے آئے ہو! اُس نے کہا: میری بیوی کہاں سے آگئی!

انہوں نے کہا: میں تو عورت کو بیضاء (گوری کے پاس یعنی عروہ کی اپنی بیوی کے پاس) چھوڑ کے آیا ہوں تو حارث نے کہا: اس

صورت میں اُس عورت کو طلاق بتہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُس وقت وہ عورت واقعی عروہ کی بیوی کے پاس موجود تھی۔ انہوں نے

اس بارے میں تحقیق کی اور عبد اللہ بن شداد نے اس بات کی گواہی دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس طلاق کو ایک طلاق

قرار دیا ہے اور اس صورت میں مرد عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے پھر انہوں نے اس بارے میں تحقیق کی تو طے

قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ریاش بن عدی نے یہ بات بتائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے تین طلاقیں قرار دیا ہے۔

اس پر عروہ بن مغیرہ نے کہا: اس بارے میں تو اختلاف پایا جاتا ہے پھر انہوں نے قاضی شریح کو پیغام دے کر اُن سے اس بارے

میں دریافت کیا گیا، اُن صاحب کو قضاء کے عہدے سے معزول کیا جا چکا تھا تو قاضی شریح نے کہا: طلاق سنت ہے اور بتہ بدعت

ہے تو جب آدمی بدعت کا ارتکاب کرے تو ہم ٹھہر کے اس بات کا جائزہ لیں گے کہ مرد نے اس سے کیا مراد لیا تھا۔

**11182 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ شُرَيْحًا دَعَاهُ بَعْضُ أَمْرَائِهِمْ

فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقُ الْبَتَّةِ، فَاسْتَعْفَاهُ، فَأَبَى أَنْ يُعْفِيَهُ، فَقَالَ: أَمَّا الطَّلَاقُ فَسُنَّةٌ، وَأَمَّا الْبَتَّةُ

فَبَدْعَةٌ، وَأَمَّا السُّنَّةُ فِي الطَّلَاقِ فَاْمُضَوَّةٌ، وَأَمَّا الْبَدْعَةُ الْبَتَّةُ فَقَلِّدُوهَا إِيَّاهُ يَتَّبِعُ فِيهَا

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کو ایک گورنر کو بلایا اور اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی

بیوی کو یہ کہتا ہے: تمہیں طلاقِ بٹہ ہے! تو قاضی شریح نے اس سے بچنا چاہا لیکن گورنر نے انہیں معاف رکھنے سے انکار کر دیا تو قاضی شریح نے کہا: جہاں تک طلاق کا لفظ استعمال کرنے کا تعلق ہے تو یہ سنت ہے جہاں تک لفظ بٹہ کا تعلق ہے تو یہ بدعت ہے تو طلاق میں جو سنت ہے اُسے تم جاری رکھو اور جہاں تک بٹہ کے بدعت ہونے کا تعلق ہے تو اس لفظ کو اُس آدمی کے گلے میں ڈال دو اُس نے اس کے بارے میں جو بھی نیت کی ہوگی (اُس کے مطابق فیصلہ ہوگا)۔

**11183 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْبَتَّةِ، وَالْبَرِّيَّةِ، وَالْبَائِنَةِ، وَالْخَلِيَّةِ، وَخَلَوْتَ مِنِّي قَالَ: يَدْنِي فِيهَا

\* \* عبد الکریم نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے کہ لفظ بٹہ بریہ بائنہ یا خلیہ یا تم مجھ سے خالی ہو جاؤ کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس میں مرد کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

**11184 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِّيَّةِ: كَانَ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا ثَلَاثًا

\* \* نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ لفظ خلیہ اور لفظ بریہ کے استعمال کو تین طلاقیں شمار کرتے تھے۔

**11185 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: "لَوْ كَانَ الطَّلَاقُ أَلْفًا، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ لَبَتَّةٌ لَدَهَبَتْ كُلُّهُنَّ لَقَدْ رَمَى الْغَايَةَ الْقُصْوَى"

\* \* عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں: اگر ایک ہزار طلاقیں ہوتیں اور پھر تم یہ کہتے کہ تمہیں طلاقِ بٹہ ہو! تو وہ ساری طلاقیں اس میں آ جانی تھیں کیونکہ آدمی نے آخری حد کا لفظ استعمال کیا ہے۔

**11186 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الْبَتَّةِ، وَالْبَرِّيَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: هِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ. وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ،

\* \* معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ لفظ بٹہ لفظ بریہ اور لفظ بائنہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اس سے تین طلاقیں مراد ہوتی ہیں۔ قتادہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

**11187 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُهَا بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ أَيْضًا

\* \* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ انہیں تین طلاقیں قرار دیتے ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11188 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي خَلِيَّةٍ، وَخَلَوْتَ، قَالَا: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَزَوْجَهَا أَمْلَكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ أَيْضًا

\*\*\* زہری اور قتادہ لفظ خلیہ اور تم خالی ہو گئی کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اس سے ایک طلاق مراد ہوتی ہے اور شوہر عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل رکھتا ہے۔ معمر کہتے ہیں: حسن نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11189 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ: الْبَتَّةُ، وَالْخَلِيَّةُ، وَالْبَرِّيَّةُ، وَالْحَرَامُ نَيْتُهُ، إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكَ بِنَفْسِهَا، وَإِنْ شَاءَ خَطَبَهَا"

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: لفظ بتہ خلیہ بریہ حرام میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر اُس نے تین طلاقیں کی تھیں تو تین شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی تھی تو ایک شمار ہوگی اور اس صورت میں آدمی اپنی ذات کا زیادہ مالک ہوگا بعد میں اگر آدمی چاہے تو اُس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

**11190 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُ الرَّجُلِ: أَنْتَ خَلِيَّةٌ، وَخَلَوْتَ مِنِّي قَالَ: سَوَاءٌ، قُلْتُ: أَنْتَ بَرِيَّةٌ، وَبَنَتْ مِنِّي قَالَ: سَوَاءٌ، قُلْتُ: أَنْتَ بَائِنَةٌ، أَوْ قَدْ بَنَتْ مِنِّي قَالَ: سَوَاءٌ، أَمَّا قَوْلُهُ أَنْتَ خَلِيَّةٌ، وَأَنْتَ سَرَّاحٌ، أَوْ اعْتَدَى، أَوْ أَنْتَ طَالِقٌ، فَسَنَّةٌ لَا يُدْتَنِي فِي ذَلِكَ، وَهُوَ طَلَّاقٌ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: أَنْتَ بَرِيَّةٌ، أَوْ أَنْتَ بَائِنَةٌ، فَذَلِكَ مَا أَحْدَثُوا فَيُذَيِّنَانِ إِنْ أَرَادَ الطَّلَاقُ فَهُوَ طَلَّاقٌ، وَإِلَّا فَلَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَالَ: أَنْتَ طَالِقٌ، أَوْ أَنْتَ خَلِيَّةٌ، أَوْ أَنْتَ بَرِيَّةٌ، أَوْ أَنْتَ بَائِنَةٌ، أَوْ أَنْتَ سَرَّاحٌ، ثُمَّ قَالَ: أَرَدْتُ ثَلَاثًا، وَنَدِمَ، فَحَبَّبَ أَهْلَهُ؟ قَالَ: لَا يُدْتَنِي، قُلْتُ: وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ فِيهِ الطَّلَاقُ؟ قَالَ: حَسْبُهُ قَدْ بَيَّنَّ قَدْ فَارَقْتَهُ، وَهُوَ طَلَّاقٌ، " وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: إِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ مَا خَرَجَ مِنْ فِيهِ أَنْتَ بَرِيَّةٌ، أَوْ خَلِيَّةٌ، أَوْ بَائِنَةٌ، أَوْ بَنَتْ مِنِّي، أَوْ بَرِنَتْ مِنِّي قَالَ: " وَيُذَيِّنُ، قُلْتُ: إِنْ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: قَدْ بَنَتْ مِنِّي، أَوْ بَرِنَتْ مِنِّي ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کا یہ کہنا کہ تم خلیہ ہو یا تم مجھ سے خالی ہو گئی تو انہوں نے جواب دیا: دونوں کا حکم برابر ہے! میں نے دریافت کیا: تم بریہ ہو یا تم مجھ سے بائنہ ہو گئی؟ انہوں نے کہا: اس کا حکم بھی برابر ہے! میں نے کہا: اگر یہ کہے کہ تم بائنہ ہو گئی! یا تم مجھ سے بائنہ ہو گئی! تو انہوں نے کہا: اس کا حکم بھی برابر ہے جہاں تک آدمی کے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ تم خلیہ ہو یا تم الگ ہو گئی ہے یا تم شمار ہو یا تم طلاق یافتہ ہو تو یہ الفاظ سنت ہیں ان کے بارے میں آدمی کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا یہ طلاق شمار ہوں گے لیکن آدمی کا یہ کہنا ہے کہ تم بریہ ہو یا تم بائنہ ہو تو یہ وہ الفاظ ہیں جو لوگوں نے بعد میں ایجاد کیے ہیں اس بارے میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر اُس نے طلاق کی نیت کی ہوگی تو طلاق شمار ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آدمی یہ کہہ دیتا ہے کہ تم طلاق یافتہ ہو یا تم خلیہ ہو یا تم بریہ ہو یا تم بائنہ ہو یا تم الگ ہو اور پھر آدمی یہ کہتا ہے کہ اس کے ذریعہ تین طلاقیں مراد لی تھیں پھر وہ ندامت کا شکار ہوتا ہے تو کیا وہ اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں نیت کا اعتبار نہیں ہوگا۔ میں نے کہا: اُس کے منہ سے لفظ طلاق نہیں نکلا تھا، انہوں نے کہا: آدمی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اُس نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ اُس نے عورت کو مرد سے الگ کر دیا ہے

اور یہ چیز طلاق ہوتی ہے۔

عمر بن دینار بیان کرتے ہیں: یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی جب آدمی کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہوں: تم بریہ ہو یا خلیہ ہو یا بانیہ ہو یا مجھ سے بانیہ ہوگی یا مجھ سے لعلق ہوگی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ میں نے کہا: اگر آدمی نے اپنے اس قول کہ تم مجھ سے بانیہ ہوگی یا تم مجھ سے بری ہوگی اس کے ذریعہ تین طلاقیں مراد لی ہوں تو عمرو بن دینار نے کہا: اس سے ایک ہی طلاق مراد ہوگی۔

**11191 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُسَوِّرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرْطُبِيُّ، عَنْ خُنْسَاءَ مُزَيْنَةَ أَنَّ زَوْجَهَا غَضِبَ، فَقَالَ: إِنْ نَزَلَتْ مِنْ هَذَا السَّرِيرِ فَأَنْتِ خَلِيَّةٌ، فَوَبَّكْتُ عَنِ السَّرِيرِ، فَنَزَلَتْ فَاتَى زَوْجَهَا مَرْوَانَ، وَهُوَ أَمِيرٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَاهُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوهَا بِي؟ كَلَّا وَرَبِّ الْعَالَمِينَ، مَاذَا أَرَدْتَ أَوْاحِدَةً أَمْ الْبَتَّةَ؟ فَقَالَ الْمُزْنِيُّ: لَا أَدْرِي إِلَّا أَنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنِّي أَرَدْتُ الْبَتَّةَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: هِيَ الْبَتَّةُ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا**

\*\*\* ابن سمعان بیان کرتے ہیں: مسور بن رفاعہ قرطبی نے خنساء مزینہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ اُن کے شوہر غصہ میں آئے اور بولے کہ اگر تم اس پلنگ سے نیچے اتریں تو تم خلیہ ہو! تو وہ پلنگ سے اُچھل کر نیچے آ گئیں اُن کے شوہر مروان کے پاس گئے وہ اُن دنوں مدینہ منورہ کا امیر تھا انہوں نے مروان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو مروان نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ اس مسئلہ کو میرے گلے میں ڈال دو! ہرگز نہیں! تمام جہانوں کے پروردگار کی قسم ہے! تم نے اس کے ذریعہ کیا مراد لی تھی؟ کیا ایک طلاق مراد لی تھی یا طلاقِ بتہ مراد لی تھی؟ تو مزینہ شخص نے کہا: مجھے نہیں معلوم لیکن میرے ذہن میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں نے طلاقِ بتہ مراد لی تھی۔ مروان نے کہا: پھر اس سے بتہ شمار ہوگی، انہوں نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

**11192 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُسَوِّرُ بْنُ رِفَاعَةَ أَيضًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: إِنْ كُنْتُ ضَرْبَتِكَ قَطُّ إِلَّا ضَرْبَةً وَاحِدَةً بِمِجْدَحٍ فَأَنْتِ خَلِيَّةٌ، ثُمَّ إِنَّهُ ضَرَبَهَا مَرَّةً أُخْرَى بِمِسْوَاكِ، فَاسْتَفْتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَاذَا وَقَعَ فِي نَفْسِكَ؟ قَالَ: " وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنِّي أَرَدْتُ الْبَتَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ بَانَ مِنْكَ**

\*\*\* مسور بن رفاعہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ عبد اللہ بن عبد الرحمن انصاری نے اپنی بیوی سے کہا: اگر میں نے ایک ضرب کے علاوہ تمہیں اور کبھی مجروح کے ذریعے مارا ہو تو تم خلیہ ہو! پھر انہوں نے ایک مرتبہ اُس عورت کو مسواک کے ذریعہ مارا پھر انہوں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا جو اُن دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہارے ذہن میں کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے ذہن میں تو یہ تھا کہ میں نے طلاقِ بتہ مراد لی ہے تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ عورت تم سے الگ ہوگئی ہے۔



**11193 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ أَوْ غَنَى فَهُوَ

كَمَا عَنِ مِمَّا يُشْبِهُ الطَّلَاقَ

\*\*\* منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص طلاق دے یا طلاق کا مفہوم مراد لے تو اس سے وہی حکم ثابت ہو

گا جو اُس نے مراد لیا تھا جبکہ وہ لفظ طلاق کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔

**11194 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ حَدِيثٍ يُشْبِهُ

الطَّلَاقَ إِذَا نَوَى صَاحِبُهُ طَلَّاقًا فَهُوَ طَلَّاقٌ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً، وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ شَيْئًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* امام ابو حنیفہ حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہر وہ لفظ جو طلاق کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو

جب اُسے استعمال کرنے والا شخص طلاق کی نیت کرے گا تو طلاق شمار ہوگی، اگر اُس نے ایک کی نیت کی ہوگی تو ایک شمار ہوگی، اگر تین کی نیت کی ہوگی تو تین شمار ہوں گی اور اگر کوئی بھی نیت نہیں کی تھی تو پھر کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

**11195 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: اذْهَبِي فَأَنْتِ لَا

تَحِلِّينَ حَتَّى تَنْكِحِي زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ: قَدْ بَيَّنَّ، قُلْتُ: وَلَكَمْ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ الطَّلَاقُ؟ قَالَ: حَسْبُهُ قَدْ بَيَّنَّ، قَدْ فَارَقَتْهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تم چلی جاؤ! تم اُس

وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ شادی نہیں کرتیں! تو عطاء نے کہا: آدمی نے یہ بات بیان کر دی ہے (کہ اُس نے بیوی کو الگ کر دیا ہے)۔ میں نے کہا: لیکن اُس نے اپنے منہ سے لفظ طلاق تو نہیں نکالا، انہوں نے جواب دیا: آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ اُس نے یہ بیان کر دیا ہے (یا بائیسہ کا مفہوم مراد لیا ہے) اور عورت اُس سے جدا ہوگئی ہے۔

**11196 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عُجَيْرٍ عَنْ

حدیث: 11196: صحیح ابن حبان - کتاب الطلاق، باب الرجعة - ذکر الخبر الدال علی ان طلاق المرأة امراته ما لم یصرح حدیث: 4336 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الطلاق حدیث: 2739 سنن الدارمی - ومن کتاب الطلاق، باب فی طلاق البتة - حدیث: 2239 سنن ابی داود - کتاب الطلاق، ابواب تقریر ابواب الطلاق - باب فی البتة حدیث: 1900 سنن ابن ماجہ - کتاب الطلاق، باب طلاق البتة - حدیث: 2047 مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب الطلاق، ما قالوا: فی الرجل یطلق امراته البتة - حدیث: 14586 الاحاد والمثنائی لابن ابی عاصم - ومن ذکر یزید بن رکانة بن عبد بن یزید بن ہاشم حدیث: 416 سنن الدارقطنی - کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ حدیث: 3487 السنن الکبری للبیہقی - کتاب الخلع والطلاق، جماع ابواب ما یقع به الطلاق من الکلام ولا یقع الا - باب ما جاء فی کتایات الطلاق التي لا یقع الطلاق بها حدیث: 14013 مسند الطیالسی - ورکانة بن عبد یزید حدیث: 1269 مسند ابی یعلی الموصلی - یزید بن رکانة حدیث: 1502 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه ربیعة رکانة بن عبد یزید بن ہاشم بن المطلب بن عبد مناف - حدیث: 4475

رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سُهَيْمَةَ النَّتَّةَ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ، فَاسْتَحْلَفْنِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَا أَرَدْتُ، فَحَلَفْتُ أَنِّي أَرَدْتُ وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا عَلَى اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ طَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي عَهْدِ عُمَرَ، ثُمَّ الثَّلَاثَةَ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ، وَذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدِيثَ أَبِي رُكَانَةَ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا

\*\*\* حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ دے دی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ مجھ سے حلف لیا کہ میں نے کیا مراد لیا تھا؟ تو میں نے یہ حلف اٹھایا کہ میں نے ایک طلاق مراد لی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو واپس کر دیا تھا جبکہ دو طلاقیں کا حق (حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے پاس باقی رہ گیا تھا)۔ پھر حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اُس خاتون کو دوسری طلاق دی اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اُسے تیسری طلاق دی۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت نقل کی ہے: جس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے اُس خاتون کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔

**11197 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ مِنِّي بِرِيَّةٍ: إِنَّهَا وَاحِدَةٌ

\*\*\* حسن بن مسلم نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم مجھ سے بریہ ہو تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11198 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ \*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ حُرَّةٌ

باب: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: تم آزاد ہو!

**11199 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ: لَامْرَأَتِهِ أَنْتِ حُرَّةٌ قَالَ: إِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ طَلَاقٌ

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم آزاد ہو! قتادہ فرماتے ہیں: اگر اُس نے طلاق کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

**11200 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَفِيفَةٌ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے کہتا ہے: تم عقیفہ ہو! تو حسن بصری فرماتے ہیں: اس سے ایک طلاق مراد ہوگی۔

## بَابُ قَوْلِهِ: اَعْتَدِي

باب: آدمی کا یہ کہنا: تم گنتی کرو! (یا عدت شمار کرو)

**11201 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا قَالَ لَامْرَأَتِهِ اَعْتَدِي فَهُوَ طَلَّاقٌ \* \* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: تم عدت شمار کرو! تو یہ طلاق مراد ہوگی۔

**11202 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: "إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ اَعْتَدِي، فَإِنْ نَوَى اثْنَتَيْنِ فَاثْنَتَيْنِ، وَإِلَّا فَهِيَ وَاحِدَةٌ." قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ قِتَادَةً يَجْعَلُهَا اثْنَتَيْنِ \* \* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے کہ تم طلاق یافتہ ہو، تم عدت شمار کرو! تو اگر تو آدمی نے دو طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی ہوگی تو ایک شمار ہوگی۔ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس جملہ کو دو طلاقیں قرار دیا ہے۔

**11203 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ سَرَّحْتُكَ بِإِحْسَانٍ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ بِاللَّهِ مَا أَرَادَ إِلَّا التَّطْلِيقَتَيْنِ اللَّتَيْنِ طَلَّقَهَا، فَإِنْ حَلَفَ حَمَلَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَحْمَلُ \* \* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیتا ہے پھر یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں احسان کے ساتھ الگ کر دیا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس آدمی سے اللہ کے نام پر حلف لیا جائے گا کہ اُس نے صرف دو طلاقیں ہی مراد لی تھیں جو اُس نے دی تھیں اگر وہ حلف اٹھا لیتا ہے تو اُس پر وہ وزن ڈالا جائے گا جو اُس نے خود اپنے اوپر لازم کیا ہے (یعنی اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا)۔

**11204 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: اَعْتَدِي، اَعْتَدِي: هِيَ ثَلَاثٌ إِلَّا أَنْ يَقُولَ كُنْتُ أَقِيمُهَا الْأَوَّلَ فَهُوَ عَلَى مَا قَالَ \* \* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ تم عدت شمار کرو! تم عدت شمار کرو! تو قتادہ کہتے ہیں: یہ تین طلاقیں مراد ہوں گی! البتہ اگر مرد یہ کہتا ہے کہ میں پہلے والی طلاق کو برقرار کر رہا تھا (یعنی باقی کے دو الفاظ تاکید کے طور پر تھے) تو اس میں آدمی کے قول کا اعتبار ہوگا۔

**11205 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ: اَعْتَدِي فَهِيَ وَاحِدَةٌ" \* \* منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے کہ تم عدت شمار کرو! تو اس سے ایک طلاق مراد ہوگی۔

**11206 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ: اَعْتَدِي، وَهُوَ يَنْوِي ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے آدمی کے اس لفظ کے بارے میں دریافت کیا: تم عدت شمار کرو! جبکہ آدمی کی نیت تین طلاقوں کی ہو تو امام شعبی نے فرمایا: اس سے ایک طلاق مراد ہوگی۔

**11207 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِي ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اگر آدمی عورت کو ایک طلاق دے اور اس کی نیت تین طلاقوں کی ہو تو وہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11208 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِي ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: اگر آدمی عورت کو ایک طلاق دے اور وہ تین طلاقوں کی نیت کرے تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

## بَابُ طَلَاقِ الْحَرْجِ

باب: حرج والی طلاق (کے الفاظ استعمال کرنا)

**11209 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي قَوْلِهِ أَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقُ الْحَرْجِ: هِيَ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُهُ "

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ آدمی اگر یہ کہے کہ تمہیں طلاق ہے! جو حرج والی طلاق ہو تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اس سے تین طلاقیں مراد ہوں گی اور وہ عورت اپنے شوہر کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی نہیں کرتی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں۔

**11210 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "كَانَ مَرَّةً يَقُولُ: هِيَ ثَلَاثٌ، وَمَرَّةً يَقُولُ: هُوَ مَا نَوَى "

\*\*\* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: اس سے تین طلاقیں مراد ہوں گی! اور ایک مرتبہ یہ کہا: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

**11211 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةَ قَالَ: كَانَتْ

أَخْتُ لِي تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً، ثُمَّ قَالَ لَهَا: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَجٌ، فَكَتَبَ فِيهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: قَدْ بَانَتْ مِنْهُ، وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ أَهْوَنُ عَلَيْهِ مِنْ نَعْلِهِ

\*\*\* نعیم بن دجاجہ بیان کرتے ہیں: میری بہن ایک شخص کی بیوی تھی، اُس شخص نے اُسے ایک طلاق دیدی، پھر اُس نے اُس خاتون سے کہا کہ تم مجھ پر حرج ہو! نعیم نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت اُس سے بانٹ ہو گئی ہے۔

نعیم اُس آدمی کے بارے میں یہ سمجھتے تھے کہ وہ اُن کے جوتے سے بھی گیا گزرا ہے۔

**11212 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: أَنْتِ حَرَجٌ، فَسَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَا هِيَ بِأَهْوَنَ لِي عَلَى

\*\*\* منہال بن عمرو نے نعیم بن دجاجہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی اہلیہ کو دو طلاقیں دے دیں، پھر اُس سے کہا: تم حرج ہو! انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ میرے لیے سب سے زیادہ ہلکی نہیں ہے۔

## بَابُ اِذْهَبِي فَاَنْكِحِي

باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا کہ) تم جاؤ اور نکاح کر لو

**11213 -** اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَامْرَأَتِهِ: اِذْهَبِي فَتَزَوَّجِي فَهِيَ وَاحِدَةٌ"، قَالَ مَعْمَرٌ: وَيَلْغِي عَنْهُ، وَعَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالَا: وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تم جاؤ اور شادی کر لو! تو اس سے ایک طلاق مراد ہو گی۔

معمربیان کرتے ہیں: قتادہ اور حسن بصری کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس سے ایک طلاق مراد ہوگی اور آدمی عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

**11214 -** اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ لَامْرَأَتِهِ: اِذْهَبِي فَاَنْكِحِي لَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَوَى طَلَاقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا"

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تم جاؤ اور نکاح کر لو! تو یہ کوئی بھی چیز شمار نہیں ہوتی، البتہ اگر آدمی نے طلاق کی نیت کی ہوئی ہو تو ایک طلاق شمار ہوگی اور آدمی عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

**11215 -** اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَوْ قَالَ الرَّجُلُ لَامْرَأَتِهِ:

قَوْمِي اَذْهَبِي وَنَحْوَ هَذَا، وَهُوَ يَرِيدُ الطَّلَاقَ كَانَ طَلَقًا "

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تم اٹھو اور چلی جاؤ! یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ استعمال کرے اور اُس کا طلاق دینے کا ارادہ ہو تو یہ چیز طلاق شمار ہوگی۔

**11216 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ قَالَ لَا مَرَاتِهِ: اُنْكَحِي قَالَ: إِنْ كُنْتُ أَرَدْتُ طَلَقًا فَهُوَ طَلَقٌ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم نکاح کر لو! اُس کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تو تم نے طلاق کا ارادہ کیا تھا تو یہ طلاق شمار ہوگی۔

**11217 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: اَذْهَبِي، وَالْحَقِيقِي، وَآخِرُ جِي، وَنَحْوَ هَذَا قَالَ: يَتَبَنَّهُ إِنْ نَوَى طَلَقًا فَتَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ شَيْئًا فَلَا شَيْءَ، وَلَا يَكُنْ رُتْنَيْنِ

\*\*\* سفیان ثوری آدمی کے ان کلمات کے بارے میں کہتے ہیں: ”تم چلی جاؤ“ تم جا ملو تم نکل جاؤ“ یا اس کی مانند اور کلمات تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر اُس نے تین کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی تھی تو ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی، اگر کوئی بھی نیت نہیں کی تھی تو کچھ بھی شمار نہیں ہوگا، لیکن ان (کلمات کے ذریعے) دو طلاقیں شمار نہیں ہوں گی۔

**11218 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ: الْحَقِيقِي بِأَهْلِكَ قَالَ: نَوَى

\*\*\* حسن بصری آدمی کے ان کلمات کے بارے میں ”تم اپنے میکے والوں سے جا ملو“ یہ کہتے ہیں: (اس صورت میں) آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

**11219 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ طَلَقًا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے علم کے مطابق یہ طلاق نہیں ہوگی۔

### بَابُ لَسْتُ لِي بِامْرَأَةٍ

باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا: تم میری بیوی نہیں ہو

**11220 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لَا مَرَاتِهِ: اَذْهَبِي فَإِنَّكَ لَا تَحِلِّينَ لِي حَتَّى تَنْكِحِي زَوْجًا غَيْرِي قَالَ: قَدْ بَيَّنَّ، حَسْبُهُ قَدْ فَارَقَتْهُ

\*\*\* عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم چلی جاؤ کیونکہ تم میرے لیے حلال نہیں ہو جب تک تم میرے علاوہ کسی دوسرے سے شادی نہیں کرتی۔ تو عطاء نے کہا: اُس نے بیان کر دیا ہے (یا اُس نے عورت کو بائنہ

کر دیا ہے) اُس کے لیے اتنا ہی کافی ہے وہ عورت اُس سے جدا ہو جائے گی۔

**11221 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَسْتُ لِيْ

بِامْرَاةٍ قَال: هِيَ كِذْبَةٌ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَوَى طَلًا

ابراہیم نخی آدمی کے ان کلمات کے بارے میں کہ تم میری بیوی نہیں ہو! یہ فرماتے ہیں: یہ جھوٹ ہے البتہ اگر آدمی نے طلاق کی نیت کی ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

**11222 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَال: هِيَ كِذْبَةٌ، مِثْلَ قَوْلِ

اِبْرَاهِيْمَ فِيْهَا

جابر نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ ہے اس بارے میں اُن کی رائے بھی ابراہیم نخی کے فتویٰ کے مطابق ہے۔

**11223 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَال: " اِذَا قَالَ: لَسْتُ لِيْ بِامْرَاةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ،

اِنْ اَرَادَ بِذَلِكَ طَلًا "، قَالَ قَتَادَةُ: وَسَأَلْتُ عَنْهَا ابْنَ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيْهَا، فَقُلْتُ: بَلَّغْنِيْ اَنْ يُّوَسِّفَ بَنَ الْحَكَمِ جَعَلَهَا وَاحِدَةً، فَقَالَ: مَا اَبْعَدُ. قَالَ: فَاَمَّا رَجُلٌ لَوْ قَالَ لَامْرَاَتِهِ: لَسْتُ لِيْ بِامْرَاةٍ مَا تُطِيعِيْنَ لِيْ اَمْرًا، وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الطَّلَاقَ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا

معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب مرد یہ کہے: تم میری بیوی نہیں ہو! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اگر اُس نے اسکے ذریعہ طلاق مراد لی ہو۔ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواباً دریافت کیا: تم نے اس بارے میں کیا سن رکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یوسف بن حکم نے اسے ایک طلاق قرار دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: یہ کوئی بعید بھی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا: جہاں تک اُس آدمی کا تعلق ہے اگر اُس نے اپنی بیوی سے یہ کہا ہے کہ تم میری بیوی نہیں ہو! تو اس سے مراد یہ ہے کہ تم میرے کسی حکم کی فرمانبرداری نہیں کرتی اور آدمی کی نیت طلاق کی نہ ہو تو پھر یہ کوئی بھی چیز شمار نہیں ہوگی۔

**11224 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَال: سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ

الرَّجُلِ يَقُوْلُ: لَسْتُ لِيْ بِامْرَاةٍ، فَقَالَ الْحَكَمُ: اِنْ نَوَى طَلًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَانَّةٌ، وَقَالَ حَمَّادٌ: اِنْ نَوَى طَلًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

شعبہ فرماتے ہیں: میں نے حکم اور حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے کہ تم میری بیوی نہیں ہو! تو حکم نے کہا: اگر اُس نے طلاق کی نیت کی تھی تو یہ ایک بانہ طلاق شمار ہوگی حماد کہتے ہیں: اگر اُس نے طلاق کی نیت کی تھی تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور آدمی عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

**11225 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَال: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لَامْرَاَتِهِ: لَيْسَ اِلَيَّ مِنْ



أَمْرِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: أَدِينُهُ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ أَرْسَلْتُكَ لَسِتَ لِي بِأَمْرَاءٍ، وَهَذَا النَّحْوُ قَالَ: دَبْنُهُ قَالَ: أَمَّا مَا بَيْنَ لَكَ فَاحْمِلْهُ عَلَيْهِ، وَأَمَّا مَا لَيْسَ عَلَيْكَ فَدَبْنُهُ إِيَّاهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تمہارے معاملہ میں سے میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے! تو عطاء نے کہا: اس بارے میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ میں نے کہا: اگر آدمی یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں چھوڑ دیا، تم میری بیوی نہیں ہو یا اس کی مانند کوئی اور کلمات کہتا ہے تو عطاء نے کہا: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہو گا، وہ تمہارے سامنے جو چیز بیان کرے گا تم اس کے ذمہ وہی لازم کر دو گے جو چیز تمہارے ذمہ لازم نہیں ہے تم اس کے بارے میں اس آدمی کی نیت کا اعتبار کرو گے۔

**11226 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا نِيَّةَ لَهُ فِيمَا ظَهَرَ إِنَّمَا النِّيَّةُ فِيمَا غَابَ عَنْهُ**

\*\*\* ابن شبرمہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو چیز ظاہر ہو اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا، نیت کا اعتبار اس لفظ میں ہوتا ہے جس کا مفہوم ہمارے سامنے واضح نہ ہو۔

### بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ نَكَحَتْ، فَيَقُولُ: لَا

باب: جب کسی آدمی سے دریافت کیا جائے: تم نے شادی کر لی ہے؟ اور وہ جواب دے: جی نہیں! **11227 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: فِي رَجُلٍ قِيلَ لَهُ: أَنْكَحْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ إِبْرَاهِيمُ، وَالشَّعْبِيُّ: هِيَ كَذِبَةٌ**

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: جی نہیں! تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی اور امام شعبی نے یہ بات کہی ہے کہ یہ جھوٹ ہے (یعنی اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی)۔

**11228 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ كَذِبَةٌ**

\*\*\* ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ ہے۔

**11229 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ كَذِبَةٌ**

\*\*\* معمر نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ ہے۔

### بَابُ الرَّجُلِ يُسَالُ عَنِ الطَّلَاقِ فَيَقْرُبُهُ

باب: جب کسی آدمی سے طلاق کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اس کا اقرار کر لے

**11230 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قِيلَ لَهُ: أَطَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ عَامَ الْأَوَّلِ؟ قَالَ: نَعَمْ**

قَالَ: أَمَّا فِي الْقَضَاءِ فَيَلْزَمُهُ، وَأَمَّا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ فَكَذْبُهُ، هَذَا الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ. قَالَ: وَسُئِلَ عَنْهَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: هِيَ كَذْبَةٌ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس سے دریافت کیا جائے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو گزشتہ سال طلاق دے دی تھی؟ اور وہ کہے: جی ہاں! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: جہاں تک قضاء کا تعلق ہے تو وہ اُس پر لازم ہو جائے گی لیکن جہاں تک اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کا تعلق ہے تو یہ بات جھوٹ شمار ہوگی۔  
(امام عبد الرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ غلط بیانی ہے (اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی)۔

**11231 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: يَلْزَمُهُ الطَّلَاقُ  
\*\*\* سفیان ثوری نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اُس پر طلاق لازم ہو جائے گی (یعنی واقع شمار ہوگی)۔

## بَابُ حَبْلِكَ عَلَى غَارِبِكَ

باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا:) تمہاری رسی تمہارے کندھے پر ہے

**11232 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَامْرَأَتِهِ زَمَنْ عُمَرَ: حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ، حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ، حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ، فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَقَالَ: أَرَدْتُ الطَّلَاقَ ثَلَاثًا، فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِ

\*\*\* مجاہد فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنی بیوی سے یہ کہا: تمہاری رسی تمہارے کندھے پر ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اُس سے حلف لیا تو اُس نے کہا: میں نے تین طلاقیں مراد لی تھیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں واقع قرار دیا۔

**11233 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ عُمَرَ أَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُحْلِفَهُ مَا نَوَى

\*\*\* عبد الملک بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اُس شخص سے حلف لے لیں کہ اُس کی کیا نیت تھی؟

**11234 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ: حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَمَا نَوَى، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد یہ کہے: تمہاری رسی تمہارے کندھے پر ہے، تو اس سے ایک طلاق مراد

ہوگی جو اُس آدمی نے نیت کی ہے اور وہ عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: قَدْ وَهَبْتُكَ لِأَهْلِكَ

باب: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: میں نے تمہیں تمہارے گھر والوں کو ہبہ کیا!

**11235 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ بِحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ فِي الْمَوْهُوبَةِ قَالَ: إِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

\*\*\* یحییٰ بن جزار نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے ہبہ شدہ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اگر وہ لوگ اُسے قبول کر لیتے ہیں تو ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ لوگ اسے قبول نہیں کرتے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

**11236 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ \*\*\* ابراہیم نخعی نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

**11237 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: إِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ (یعنی عورت کے گھر والے) اُسے قبول کر لیتے ہیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اُسے قبول نہیں کرتے تو یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

**11238 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ \*\*\* ابراہیم بن نخعی کے حوالے سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند منقول ہے۔

**11239 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: إِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَإِنْ رَدُّوْهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ اُس کو قبول کر لیتے ہیں تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اُسے واپس کر دیتے ہیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اگر وہ اسے قبول نہیں کرتے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

**11240 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ \*\*\* عبد الکریم کے حوالے سے عطاء کے بارے میں اس کی مانند منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی۔

**11241 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

إِنْ قَبِلُوهَا، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* مسروق نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خواہ وہ لوگ اسے قبول کریں یا وہ لوگ اسے قبول نہ کریں یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

**11242 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ

\*\*\* مسروق نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر وہ لوگ اسے قبول کر لیں تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی۔

**11243 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: إِنْ قَبِلُوهَا فَثَلَاثٌ، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِنْ رَدُّوْهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ اسے قبول کر لیں تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی اور ایسی صورت میں وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی نہیں کر لیتی، اگر وہ لوگ اُسے واپس کر دیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

**11244 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ، وَإِنْ رَدُّوْهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* زہری فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ اسے قبول کر لیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو اختیار ہوگا (کہ وہ عورت سے رجوع کر لے) اگر وہ لوگ اُسے واپس کر دیں تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

**11245 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ امْرَأَتَهُ لِأَهْلِهَا فَطَلَّقُوهَا ثَلَاثًا فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ

\*\*\* عبد اللہ بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص اپنی بیوی کو اُس کے گھروالوں کو ہبہ کر دے اور وہ لوگ اُسے تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اُس مرد سے لا تعلق ہو جائے گی۔

**11246 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ

\*\*\* عبد الکریم جزری نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی۔

## بَابُ خَلَيْتُ سَبِيلَكَ وَالْحَقِي بِأَهْلِكَ

باب: (آدمی کا بیوی سے یہ کہنا:) میں نے تمہارا راستہ چھوڑ دیا، تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ  
**11247** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ: قَدْ خَلَيْتُ سَبِيلَكَ، وَلَا سَبِيلَ لِي عَلَيْكَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَمَا نَوَى"

\* \* \* قتادہ فرماتے ہیں: جب آدمی یہ کہے: میں نے تمہارا راستہ چھوڑ دیا، میرا تم پر کوئی اختیار نہیں رہا۔ تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی یا وہ شمار ہوگا جو اس نے نیت کی تھی۔

**11248** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: الْحَقِي بِأَهْلِكَ، وَهُوَ يُرِيدُ الطَّلَاقَ قَالَ: وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا  
 \* \* \* مالک بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی سے کہتا ہے: تم اپنے گھر والوں سے جا ملو اور اس کی مراد طلاق دینا ہو تو انہوں نے جواب دیا: ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

## بَابُ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: اقْتَسِمْنَ تَطْلِيقَةً

باب: جو شخص اپنی بیویوں سے یہ کہے: تم لوگ طلاق کو تقسیم کر لو!

**11249** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ: اقْتَسِمْنَ تَطْلِيقَةً، أَوْ اثْنَتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، أَوْ أَرْبَعًا فَقَدْ طَلَّقَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَطْلِيقَةً تَطْلِيقَةً، حَتَّى يَقُولَ: خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً أَوْ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيَةً، فَإِنَّ ذَلِكَ قَالَ طَلَّقَهُنَّ تَطْلِيقَتَيْنِ تَطْلِيقَتَيْنِ، حَتَّى يَقُولَ: اقْتَسِمْنَ بَيْنَكُنَّ سَبْعًا، أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَالَ كَذَلِكَ طَلَّقَهُنَّ كُلَّهُنَّ"

\* \* \* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ یہ کہے: تم ایک طلاق کو یا دو طلاقوں کو یا تین طلاقوں کو یا چار طلاقوں کو آپس میں تقسیم کر لو تو اس نے ان میں سے ہر ایک کو گویا ایک ایک طلاق دے دی اور جب وہ یہ کہے: تم پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ طلاقوں کو آپس میں تقسیم کر لو تو اس نے ان کو دو دو طلاقیں دے دی یہاں تک کہ جب وہ یہ کہے: تم نو طلاقوں یا اس سے زیادہ طلاقوں کو اپنے درمیان تقسیم کر لو تو جب وہ یہ کلمات کہے گا: تو گویا اس نے ان سب بیویوں کو سب طلاقیں دے دیں۔

## بَابُ يُطَلِّقُ بَعْضَ تَطْلِيقَةٍ

باب: آدمی کا "کچھ طلاق" دینا

**11250** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ بَعْضَ

تَطْلِيقَةٍ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ كُسُورٌ، هِيَ تَطْلِيقَةُ تَامَّةٍ، وَقَالَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص ”کچھ طلاق“ دے تو امام شعیبی فرماتے ہیں: طلاق کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے، وہ مکمل طلاق شمار ہوگی۔ عمر بن عبدالعزیز نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11251 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثَ تَطْلِيقَةٍ، أَوْ رُبْعَ تَطْلِيقَةٍ، أَوْ خُمْسَ تَطْلِيقَةٍ، أَوْ سُدُسَ تَطْلِيقَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ"

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہے: تمہیں ایک تہائی طلاق ہے یا ایک چوتھائی طلاق ہے یا طلاق کا پانچواں حصہ ہے یا طلاق کا چھٹا حصہ ہے تو اس سے ایک طلاق مراد ہوگی۔

**11252 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ: اصْبُعُكَ طَالِقٌ فَهِيَ طَالِقٌ، قَدْ وَقَعَ الطَّلَاقُ عَلَيْهَا"

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد یہ کہے: تمہاری انگلی کو طلاق ہے تو عورت کو طلاق ہو جائے گی، اس صورت میں عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

**11253 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا قَالَ: اصْبُعُكَ، أَوْ شَعْرُكَ، أَوْ شَيْءٌ مِنْكَ طَالِقٌ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ"

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب مرد یہ کہے کہ تمہاری انگلی کو طلاق ہے یا تمہارے بال کو طلاق ہے یا تمہارے جسم کے کسی اور حصہ کو طلاق ہے تو یہ طلاق شمار ہوگی۔

بَابُ أَنْتِ طَالِقٌ مِلْءَ بَيْتٍ

باب: (مرد کا یہ کہنا: تمہیں گھر کو بھرنے جتنی طلاق ہے!)

**11254 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ مِلْءَ بَيْتٍ قَالَ: فَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَتَادَةُ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تمہیں ایسی طلاق ہے جو گھر کو بھر دے! تو قتادہ نے ایسے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

**11255 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ أَوْ مَا نَوَى

\*\*\* سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی یا آدمی کی نیت کے مطابق شمار ہوگی۔

## بَابُ يُطْلَقُ عِنْدَ رَجُلَيْنِ

باب: آدمی کا دو آدمیوں کے پاس طلاق دینا

11256 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سِئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدَةٍ، وَعِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدَةٍ قَالَ: لَيْسَتْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا شَهِدَ كُلُّ رَجُلٍ عَلَى وَاحِدَةٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ایک آدمی کے پاس ایک طلاق دیتا ہے اور دوسرے آدمی کے پاس ایک طلاق دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ دونوں کوئی چیز نہیں ہوں گی، ان میں سے ہر ایک شخص ایک طلاق کے بارے میں ہی گواہی دے گا۔

11257 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُطْلَقُ عِنْدَ رَجُلَيْنِ، فَيَشْهَدُ أَحَدُهُمَا بِتَطْلِيقِهِ، وَيَشْهَدُ الْآخَرُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ، كَانَ يَرَاهُ خِلَافًا

\*\*\* امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو دو آدمیوں کی موجودگی میں طلاق دیتا ہے اور ان میں سے ایک کو ایک طلاق کا گواہ بناتا ہے اور دوسرے کو دو طلاقیں کا گواہ بناتا ہے تو انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف پایا ہے۔

11258 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَوْ شَهِدَ رَجُلٌ بِالْفِ دِرْهَمٍ، وَرَجُلٌ بِخَمْسِمِائَةٍ أَخَذَ بِالْأَقْلِ

\*\*\* قاضی شریح فرماتے ہیں: اگر کوئی ایک شخص ایک ہزار درہم کے بارے میں گواہی دے اور دوسرا شخص پانچ سو درہم کے بارے میں گواہی دے تو کم مقدار والے کے قول کو اختیار کیا جائے گا۔

11259 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا شَهِدَ رَجُلٌ بِتَطْلِيقِهِ، وَآخَرُ بِثَلَاثٍ كَانَتْ وَاحِدَةً، وَيُسْتَحْلَفُ الرَّجُلُ

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: جب ایک شخص ایک طلاق کے بارے میں گواہی دے اور دوسرا شخص تین طلاقیں کے بارے میں گواہی دے تو ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد سے حلف لیا جائے گا۔

## بَابُ يُقَرَّرُ عِنْدَ نَفَرٍ شَتَّى بِالطَّلَاقِ

باب: جو شخص متفرق لوگوں کے سامنے طلاق کا اقرار کرے

11260 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَ آخَرَ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَ آخَرَ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَا: نَبَيْتُهُ فِي ذَلِكَ



✽ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی اور عبد اللہ بن معقل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے، پھر ایک شخص اُس سے ملتا ہے اور دریافت کرتا ہے: کیا تم نے طلاق دے دی؟ وہ جواب دیتا ہے: جی ہاں! پھر دوسرا شخص ملتا ہے اور دریافت کرتا ہے: کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دیتا ہے: جی ہاں! پھر ایک اور شخص ملتا ہے اور دریافت کرتا ہے: کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دیتا ہے: جی ہاں! تو ان دونوں حضرات نے (یعنی امام شعبی اور عبد اللہ بن معقل) نے یہ جواب دیا کہ اس بارے میں اُس کی نیت کا اعتبار ہو گا۔

**11261 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: ذَلِكَ بِهِ أَوْ ذَلِكَ مَا نَوَى

✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر ایک شخص اُس سے ملے اور دریافت کرے: کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ وہ جواب دے: جی ہاں! پھر ایک اور شخص اُس سے ملے (اور اس بارے میں دریافت کرے) تو وہ یہ کہے: جی ہاں! پھر ایک اور شخص اُس سے ملے (اور اس بارے میں دریافت کرے) تو وہ شخص کہے: جی ہاں! پھر ایک اور شخص اُس سے ملے (اور اس بارے میں دریافت کرے) تو وہ شخص کہے: جی ہاں! تو حسن بصری بیان کرتے ہیں: اس طرح کی صورت حال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے فرمایا: یہ اُس آدمی کے حوالے ہوگا یا اس میں اُس آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

## بَابُ طَالِقٍ وَاحِدَةٍ كَالْفِ

باب: (مرد کا عورت سے یہ کہنا: تمہیں) ایک طلاق ہے جو ایک ہزار کی مانند ہو!

**11262 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ وَاحِدَةٌ كَالْفِ، فَقَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَأَمَّا أَصْحَابُنَا فَلَا يَقُولُونَ ذَلِكَ، يَقُولُونَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهِ"

✽ اعمش ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: تمہیں ایک طلاق ہے جو ایک ہزار کی مانند ہو! اعمش کہتے ہیں: وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ بات نہیں کہتے، وہ یہ کہتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

## بَابُ الرَّجُلَيْنِ يُطَلِّقَانِ وَيُعْتَقَانِ بَغِيرِ نِيَّةٍ

باب: دو آدمی جب کسی نیت کے بغیر طلاق دے دیں اور غلام آزاد کر دیں

11263 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلَيْنِ طَلَّقَا أَوْ اعْتَقَا فِي أَمْرٍ

يَخْتَلِفَانِ فِيهِ، وَلَمْ تَقُمْ بَيِّنَةٌ قَالَ: يُدَيَّنَانِ

\*\*\* ابن جرّج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی ایک شرط پر طلاق دیتے ہیں یا غلام آزاد کر دیتے ہیں اور اُس شرط کے بارے میں اُن کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے اور کوئی ثبوت بھی پیش نہیں ہو پاتا تو عطاء نے کہا: اس بارے میں اُن کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

11264 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلَيْنِ يَخْلِفَانِ بِالطَّلَاقِ، وَالْعِتَاقَةِ

عَلَى أَمْرٍ يَخْتَلِفَانِ فِيهِ، وَلَمْ تَقُمْ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ عَلَى قَوْلِهِ قَالَ: يُدَيَّنَانِ، وَيَحْمَلَانِ مِنْ ذَلِكَ مَا تَحْمَلَا. \*\*\* زہری بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی طلاق کے لیے یا غلام آزاد کرنے کے لیے حلف اٹھالیں جو کسی ایسی شرط کے ساتھ مشروط ہو جس میں اُن کے درمیان اختلاف ہو جائے اور اُن میں سے کوئی ایک بھی اپنے موقف کی تائید میں ثبوت پیش نہ کر سکے تو زہری کہتے ہیں: اُن دونوں کی نیت کا اعتبار ہوگا اور انہوں نے جو وزن اٹھایا ہے وہ اُن پر لا دیا جائے گا۔

11265 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

\*\*\* حسن بصری نے بھی زہری کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

11266 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ لَهُ حَقٌّ عَلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الْمَطْلُوبُ:

قَدْ قَضَيْتُ، وَلَا فَا مَرَأَتَهُ طَالِقٌ، قَالَ الطَّالِبُ: أَمْرًا طَالِقٌ إِنْ كُنْتُ قَضَيْتَنِي قَالَ: عَلَى الْمَطْلُوبِ الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ قَضَاهُ، فَإِنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ طَلَّقَتِ امْرَأَةُ الطَّالِبِ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ بِبَيِّنَةٍ حَلَفَ الطَّالِبُ بِاللَّهِ مَا قَضَانِي، ثُمَّ طَلَّقَتِ امْرَأَةُ الْمَطْلُوبِ

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا دوسرے آدمی کے ذمہ حق ہے اور مطلوب یہ کہتا ہے کہ میں ادائیگی کر چکا ہوں ورنہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے اور طلبگار شخص یہ کہتا ہے کہ اگر تم نے مجھے ادائیگی کر دی ہو تو اُس کی بیوی کو طلاق ہے۔ تو قتادہ فرماتے ہیں: مطلوب شخص پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا کہ اُس نے ادائیگی کر دی ہے اگر وہ ثبوت پیش کر دیتا ہے تو طلبگار کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور اگر وہ ثبوت نہیں پیش کرتا تو طلبگار شخص اللہ کے نام کا حلف اٹھائے گا کہ اس نے مجھے ادائیگی نہیں کی اور پھر مطلوب کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

11267 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُدَيَّنَانِ، وَلَا تُطَلِّقُ امْرَأَةً وَاحِدٍ مِنْهُمَا، وَبِهِ نَأْخُذُ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اُن دونوں کے بیان کا اعتبار کیا جائے گا اور اُن میں سے کسی کی بیوی کو بھی طلاق

نہیں ہوگی۔ (امام عبد الرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**11268 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلَيْنِ يَحْلِفَانِ عَلَى الطَّائِرِ بِالطَّلَاقِ أَنَّهُ كَذَّاءٌ،

وَيَقُولُ الْآخَرُ: إِنَّهُ كَذَّاءٌ قَالَ: ذَلِكَ إِلَيْهِمَا يُدَيَّتَانِ

\*\*\* سفیان ثوری دوایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی پرندے کے بارے میں طلاق کی قسم اٹھا لیتے ہیں کہ وہ ایسا ہوگا جبکہ دوسرا شخص کہتا ہے کہ وہ ایسا ہے! تو انہوں نے کہا: اس کا معاملہ ان دونوں کے سپرد ہوگا اور ان دونوں کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

**11269 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَّلَاقِ امْرَأَتِهِ إِنْ تَكَلَّمَ الْقَاضِي فِي

رَجُلٍ فَمَكَتْ حِينًا ثُمَّ سُئِلَ، فَقَالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ، وَأَنْكَرَ الْقَاضِي قَالَ: يُدَيِّنُ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی طلاق کی قسم اٹھا لیتا ہے اس شرط پر کہ اگر قاضی نے ایک شخص کے بارے میں کلام کیا، پھر وہ کچھ دیر ٹھہرتا ہے پھر اس کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اس کے ساتھ کلام کر لیا ہے اور قاضی انکار کر دیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اس آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

**11270 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ لَمْ أَكُنْ

قَدْ أَعْطَيْتُكَ كَذَّاءً وَكَذَّاءٌ، وَلَا بَيِّنَةَ لَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ الرَّجُلُ أَنَّهُ لَصَادِقٌ، وَتَرُدُّ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: تُسْتَحْلَفُ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَكَاذِبٌ، ثُمَّ تَطْلُقُ

\*\*\* حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر میں نے تمہیں فلاں فلاں چیز نہ دی ہو تو تمہیں طلاق ہو! اور اس بات کا اس آدمی کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہوتا تو حسن بصری فرماتے ہیں: اس بارے میں آدمی سے حلف لیا جائے گا کہ وہ سچا ہے اور اس کی بیوی اسے لوٹا دی جائے گی۔

معمر فرماتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: عورت سے یہ حلف لیا جائے گا کہ یہ مرد جھوٹا ہے اور پھر اس عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

**11271 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "إِذَا اخْتَلَفَ الرَّجُلُ وَامْرَأَتُهُ، فَقَالَ

الرَّجُلُ: أَرَدْتُ كَذَّاءً، وَقَالَتْ هِيَ: بَلْ هُوَ كَذَّاءٌ اسْتَحْلَفَ الرَّجُلُ"

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب آدمی اور عورت کے درمیان اختلاف ہو جائے اور مرد یہ کہے کہ میں نے فلاں ارادہ کیا تھا اور عورت یہ کہے کہ بلکہ اس کا ارادہ یہ تھا تو پھر آدمی سے حلف لیا جائے گا۔

## بَابُ الْمَرْأَةِ تَحْلِفُ بِالْعِتْقِ إِلَّا تَتَزَوَّجَ

باب: جو عورت یہ حلف اٹھا لیتی ہے کہ اگر اس نے شادی نہ کی تو اس کا غلام آزاد ہوگا

**11272 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ حَلَفَتْ بِعِتْقِ رَقِيقِهَا إِلَّا تَتَزَوَّجَ أَبَدًا،

ثُمَّ أَرَادَتْ النِّكَاحَ بَعْدُ، فَقَالَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ: يَقُولَانِ: تَبِيعَهُنَّ ثُمَّ تَتَزَوَّجُ قَالَ: وَبَلَغَنِي مِثْلُ ذَلِكَ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَسَالِمٍ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ عَنْهَا، فَقَالَا: تَبِيعَهُمْ وَتَزَوَّجُ قَالَ: مَعْمَرٌ: وَسَأَلْتُ ابْنَ شُبْرَمَةَ وَغَيْرَهُ مِنْ عُلَمَاءِ الْكُوفَةِ فَقَالُوا: إِنْ بَاعْتَهُنَّ ثُمَّ تَزَوَّجْتَ عَتَقُوا مِنْهَا، وَرَدَّتِ الثَّمَنَ

\*\*\* معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے غلام کی آزادی کا حلف اٹھا لیتی ہے کہ وہ کبھی شادی نہیں کرے گی پھر وہ بعد میں نکاح کر لیتی ہے تو حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: وہ پہلے غلاموں کو فروخت کر دے اور پھر شادی کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی کی مانند روایت قاسم سالم اور عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: قاسم اور سالم سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: وہ اُن کو فروخت کر کے پھر شادی کر لے۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ اور دیگر علماء کوفہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُن حضرات نے جواب دیا: اگر وہ عورت اُنہیں فروخت کرنے کے بعد شادی کرتی ہے تو وہ غلام اُس عورت کی طرف سے آزاد شمار ہوں گے اور وہ عورت اُن کی قیمت واپس کرے گی۔

### بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ فِي فِعْلٍ شَيْءٍ وَيُقَدِّمُ الطَّلَاقَ

باب: جو شخص کسی ایسے فعل کے بارے میں طلاق کی قسم اٹھا لیتا ہے اور طلاق پہلے دے دیتا ہے

11273 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: أَمْرًا طَلَقَ، وَعَبْدُهُ حُرٌّ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذًّا وَكَذًّا، يُقَدِّمُ الطَّلَاقَ وَالْعَتَاقَ، قَالَا: "إِذَا فَعَلَ الَّذِي قَالَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ طَلَقٌ، وَلَا عَتَاقَةٌ، يَقُولَانِ: إِذَا بَرَّ."

\*\*\* حسن بصری اور سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر اُس نے فلاں اور فلاں کام نہیں کیا تو اُس کی بیوی کو طلاق ہوگی اور اُس کا غلام آزاد شمار ہوگا وہ طلاق اور عتاق کو پہلے ذکر کرتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب وہ کام کر لے گا تو اب اُس پر طلاق یا غلام آزاد کرنا واقع نہیں ہوگا یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جبکہ وہ بعد میں قسم کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔

### 11274 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

\*\*\* اسی کی مانند روایت زہری سے منقول ہے۔

11275 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدٍ وَالْحَسَنِ، قُلْتُ لَهُ: فَإِنْ نَاسًا يَقُولُونَ: هِيَ تَطْلِيقٌ حِينَ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ قَالَ: لَا، بَلْ هُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ

\*\*\* عطاء کے حوالے سے بھی سعید اور حسن بصری کے قول کی مانند منقول ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: لوگ تو یہ

کہتے ہیں کہ جب وہ حاکم کا ذکر پہلے کرے گا تو ایک طلاق شمار ہوگی، تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اپنی شرط کا زیادہ حقدار ہوگا۔

**11276 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّبَيْدِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ، فَقَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ فَعَلْتِ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ بَرَّ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ. رُبَّه يَأْخُذُ سُفْيَانُ \* \* \* سعید بن عبد الرحمن زبیدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن جبر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو طلاق کا ذکر پہلے کر لیتا ہے اور یہ کہتا ہے: اگر تم نے یہ یہ کام کیا تو تمہیں طلاق ہے، پھر وہ قسم کے الفاظ استعمال کرتا ہے تو انہوں نے کہا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11277 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ وَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنْ بَرَّ \* \* \* ابراہیم نخعی قاضی شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی طلاق کا ذکر پہلے کرے گا تو یہ اُس پر واقع ہو جائے گی، اگرچہ وہ قسم پوری کرے۔

**11278 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَقَالَتْ لَهُ: أَلَيْكَ امْرَأَةٌ؟ فَقَالَ: كُلُّ امْرَأَةٍ فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا غَيْرَكَ، فَافْتَاهُ إِبْرَاهِيمُ بِقَوْلِ شُرَيْحٍ أَوْجَبَ عَلَيْهِ الطَّلَاقَ حِينَ بَدَأَ بِهِ

\* \* \* ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور وہ عورت اُس سے یہ کہتی ہے کہ کیا تمہاری بیوی ہے؟ تو وہ شخص یہ کہتا ہے: تمہارے علاوہ میری جو بھی بیوی ہو اُسے تین طلاقیں ہیں! تو ابراہیم نخعی نے اس بارے میں قاضی شریح کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے کہ ایسے شخص پر طلاق لازم ہو جائے گی جب اُس نے طلاق کا ذکر پہلے کیا ہو۔

**11279 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا، وَإِنْ ضَرَبْتُ لَهُ أَجَلًا مُسَمًّى قَالَ: لَا يَصْنَعُهُ، وَإِنْ مَسَّهَا

\* \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر میں نے یہ یہ کام کیا تو تمہیں طلاق ہے! اور اگر میں نے اُس کے لیے کوئی متعین مدت مقرر کی تو عطاء فرماتے ہیں: وہ آدمی وہ کام نہیں کرے گا اگرچہ اُس نے اُسے چھو لیا ہو۔

## بَابُ الْحَلْفِ بِالطَّلَاقِ

### باب: طلاق کا حلف اٹھانا

**11280 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ حَلَفَ لَا يَأْكُلُ لَبَنًا،

فَاكُلْ زُبْدًا قَالَ: قَدْ حَنَيْتُ، لِأَنَّ الزُّبْدَ مِنَ اللَّبَنِ، وَإِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ زُبْدًا فَاكُلْ لَبَنًا فَلَمْ يَحْنَيْتُ، وَإِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ لَحْمًا، فَاكُلْ شَحْمًا حَنَيْتُ، وَإِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ شَحْمًا فَاكُلْ لَحْمًا لَمْ يَحْنَيْتُ

\*\*\* ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو یہ حلف اٹھاتا ہے کہ وہ دودھ نہیں پئے گا اور پھر وہ مکھن کھا لیتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ حائل ہو جائے گا کیونکہ مکھن بھی دودھ سے بنایا جاتا ہے اگر وہ یہ قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ مکھن نہیں کھائے گا اور پھر وہ دودھ پی لیتا ہے تو وہ حائل نہیں ہوگا اگر وہ حلف اٹھا لیتا ہے کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا اور پھر وہ چربی کھا لیتا ہے تو وہ حائل ہو جائے گا لیکن اگر وہ یہ حلف اٹھاتا ہے کہ وہ چربی نہیں کھائے گا اور پھر گوشت کھا لیتا ہے تو حائل نہیں ہوگا۔

**11281 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ لِلرَّجُلِ بِالطَّلَاقِ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ حَقَّهُ إِلَى كَذَا وَكَذَا لِأَجْلِ قَدْ سَمَاهُ، إِلَّا أَنْ تُؤَخَّرَ لِي، فَيُؤَخَّرُهُ فَيَقُولُ: أَنَا عَلَى يَمِينٍ قَالَ: "أَمَّا ابْنُ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: قَدْ خَرَجَ مِنْ يَمِينِهِ إِلَّا أَنْ يُجَدِّدَ يَمِينًا، وَأَمَّا أَنَا فَأَقُولُ هُوَ عَلَى يَمِينِهِ كَمَا قَالَ"

\*\*\* معمر نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو دوسرے آدمی کے لیے طلاق کا حلف اٹھا لیتا ہے کہ اُس نے اتنے اتنے عرصہ تک اُس کا حق ادا کر دیا (تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی بیوی کو طلاق ہو) اور وہ اُس مدت کا تعین بھی کر دیتا ہے البتہ یہ کہ تم اگر مجھے مزید مہلت دے دو تو حکم مختلف ہے اور دوسرا آدمی اُسے مہلت دے دیتا ہے وہ شخص یہ کہتا ہے: میں اپنی قسم پر قائم ہوں! معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے یہ کہا ہے کہ وہ اپنی قسم سے نکل جائے گا البتہ اگر وہ نئے سرے سے قسم اٹھائے تو حکم مختلف ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنی قسم پر برقرار رہے گا جس طرح اُس نے کہا تھا۔

**11282 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ لَا يَأْكُلُ لَحْمًا فَاكُلَ سَمَكًا قَالَ: أَمَّا الْقَضَاءُ فَيَقَعُ عَلَيْهِ، وَالْيَتَةُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اس بات پر طلاق کا حلف اٹھا لیتا ہے کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا اور پھر وہ مچھلی کھا لیتا ہے تو سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: قاضی کا فیصلہ یہ ہوگا کہ وہ طلاق اُس پر واقع ہوگئی ہے البتہ نیت کے حوالے سے معاملہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوگا۔

**11283 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى سَتْنٍ لَهُ، وَكَانَ مِنْهُ فِي اللَّحْمِ شَيْءٌ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ سَمَكًا، فَقَالَ: هَذَا اللَّحْمُ

\*\*\* سفیان ثوری ابن ابویلیلی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اپنے داماد کے ہاں گئے انہوں نے گوشت کے بارے میں کوئی قسم اٹھائی ہوئی تھی تو اُن کے داماد نے اُن کے سامنے مچھلی پیش کی تو ابن ابویلیلی نے کہا: یہ بھی گوشت ہے۔

**11284 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي امْرَأَةٍ حَلَفَتْ زَوْجَهَا أَنْ لَا تُكَلِّمَ فُلَانَةَ بِطَلَاقِهَا فَلَقِيَتْهَا، فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا فُلَانَةُ قَالَ: قَدْ كَلَمْتِهَا

\*\*\* سفیان ثوری ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا شوہر یہ قسم اٹھا لیتا ہے کہ اگر اُس نے فلاں عورت

کے ساتھ بات کی تو اُس کو طلاق ہے! پھر اُس عورت کی ملاقات اُس دوسری عورت سے ہوتی ہے اور وہ عورت یہ دریافت کرتی ہے کہ یہ کون ہے؟ تو وہ جواب دیتی ہے: میں فلاں ہوں! تو سفیان ثوری نے کہا: اُس پہلی عورت نے دوسری عورت کے ساتھ کلام کر لیا۔

**11285 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ لَامْرَأَتِهِ أَنْ لَا يَشْرَبَ لِقَوْمٍ لَبَنًا، فَاصْطَنَعَ مِنْهُ قَالَ: يَبْقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ قَالَ: وَإِنْ حَلَفَ لَا يَأْكُلُ لَهُمْ طَعَامًا فَشَرِبَ لَبَنًا وَسَوِيْقًا قَالَ: فَقَالَ: اللَّبَنُ لَيْسَ بِطَعَامٍ، وَالطَّعَامُ سَوِيْقٌ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کے لیے اس بات کا حلف اٹھالیتا ہے کہ وہ لوگوں کو دودھ نہیں پلائے گا، پھر وہ دودھ کے ذریعے کوئی چیز بنالیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ یہ قسم اٹھائے کہ وہ اُن لوگوں کا کھانا نہیں کھائے گا اور پھر وہ دودھ یا ستوپی لے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: دودھ کھانا نہیں ہے، لیکن ستو کھانا شمار ہوتا ہے۔

**11286 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَّلَاقِ امْرَأَتِهِ لَا يَلْبَسُ هَذَا الثَّوْبَ غَيْرُكَ، فَذَفَعَهُ إِلَى الْحَيَّاطِ فَسَرَقَ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی طلاق کی قسم اس بات پر اٹھالیتا ہے کہ تمہارے علاوہ اس کپڑے کو کوئی نہیں پہنے گا، پھر وہ کپڑے کو درزی کو دے دیتا ہے تو وہاں سے وہ کپڑا چوری ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی، جب تک اُسے علم نہیں ہوتا کہ اُس کپڑے کو پہن لیا گیا ہے۔

**11287 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَّلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ لَا يُكَلِّمَهَا شَهْرًا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولًا أَنْ تَفْعَلِي كَذَا وَكَذَا قَالَ: لَيْسَ بِكَلَامٍ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی طلاق کا حلف اس بات پر اٹھالیتا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اُس کے ساتھ کلام نہیں کرے گا، پھر وہ اپنے پیغام رساں کو اُس کے پاس بھیجتا ہے کہ تم یہ یہ کام کرو تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ چیز کلام کرنا شمار نہیں ہوگی۔

**11288 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَّلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ لَا يُكَلِّمَهَا شَهْرًا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولًا يَقْعَلُ كَذَا وَكَذَا فِي شَهْرٍ أَوْ شَهْرَيْنِ، فَبَدَأَ لَهُ أَنْ يَقْعَلَهُ فِي شَهْرٍ قَالَ: يَقْعَلُهُ إِنْ شَاءَ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق کا حلف اس بات پر اٹھالیتا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اُس کے ساتھ کلام نہیں کرے گا، پھر وہ اپنے قاصد کو اُس عورت کے پاس بھیجتا ہے کہ وہ عورت ایک مہینہ میں یا دو مہینہ میں یہ یہ کام کر لے پھر اُسے مناسب لگتا ہے کہ وہ ایک مہینہ میں یہ کام کر لے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر وہ چاہے تو وہ کام کر سکتا ہے۔



**11289 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ صَنْعَاءَ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنْ مَكَّةَ، فَجَاءَتْهُ قَالَتْ: إِنْ كَانَ نَوَى أَنْ يُخْرِجَهَا هُوَ بِنَفْسِهِ، فَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا طَلَا، وَإِنْ كَانَ نَوَى أَنْ يُخْرِجَهَا كَذَا، وَلَمْ يَنْوِ نَفْسَهُ فَرُسُلُهُ مِثْلُ نَفْسِهِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حلف اس بات پر اٹھالیتا ہے کہ وہ اُسے صنعاء سے باہر نہیں لے جائے گا، پھر وہ مکہ سے پیغام بھیجتا ہے (اور بلواتا ہے) تو وہ عورت اُس کے پاس آ جاتی ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر تو اُس شخص نے یہ نیت کی تھی کہ وہ بذاتِ خود نہیں لے کر جائے گا تو عورت پر طلاق نہیں ہوگی اور اگر اُس نے یہ نیت کی تھی کہ وہ عورت کو اس طرح نہیں نکالے گا اور اُس نے اپنی ذات کی نیت نہیں کی تھی تو اس صورت میں اُس کا قصد بھی اُس کی ذات کی مانند شمار ہوگا۔

**11290 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ دَارَ فُلَانٍ، فَحَمِلَتْ حَمْلًا حَتَّى أَذْخَلَتْ الدَّارَ قَالَتْ: لَيْسَ بِطَلَا

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق کی قسم اس بات پر اٹھالیتا ہے کہ وہ فلاں کے گھر میں داخل نہیں ہوگی، پھر اُس عورت کو لا کر اُس گھر کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔

**11291 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ يُخَاصِمَ أُخْتَهُ، فَأَرْسَلَتْ زَوْجَهَا، فَخَاصَمَهُ قَالَتْ: قَدْ حِينَ إِذَا مَاتَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا ذَلِكَ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حلف اس بات پر اٹھالیتا ہے کہ وہ اپنی بہن کے ساتھ جھگڑا کرے گا، پھر وہ اُس کے شوہر کو پیغام بھجوواتا ہے اور اُس کے ساتھ جھگڑا کر لیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر اُن دونوں میں سے کوئی ایک انتقال کر چکا ہو تو وہ شخص حائث ہو جائے گا۔

**11292 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ طَعَامَ فُلَانٍ، فَاشْتَرَى لَهُ مِنْهُ، أَوْ أَهْدَى لَهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ الْآخَرُ، فَأَكَلَ مِنْهُ الْحَالِفُ قَالَتْ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ لِأَنَّهُ قَدْ خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُوَقَّتَ طَعَامًا بَعِيْنِهِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اس بات پر اپنی بیوی کو طلاق ہونے کا حلف اٹھالیتا ہے کہ وہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا، پھر اُس شخص کے لیے اُس دوسرے آدمی سے وہ کھانا خرید لیا جاتا ہے یا کوئی دوسرا شخص وہی کھانا اُسے تحفہ کے طور پر دے دیتا ہے اور حلف اٹھانے والا شخص اُس میں سے کچھ کھالیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی، کیونکہ اب یہ کھانا دوسرے شخص کی ملکیت سے نکل چکا ہے البتہ اگر اُس نے ”بعینہ“ کھانے کا تعین کیا تھا (تو حکم مختلف ہوگا)۔

**11293 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ لِرَجُلٍ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ حَقَّهُ يَوْمَ الْهَلَالِ، فَإِنْ آدَى إِلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ حَيْثُ، فَذَكَرْتُهُ لِمَعْمَرٍ، فَقَالَ: مَا يُعْجِبُنِي مَا قَالَ، إِذَا كَانَ نَوَى أَنْ يُؤَدِّيَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْهَلَالِ لَمْ يَحْنُثْ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے لیے یہ حلف اٹھاتا ہے کہ وہ پہلی کے چاند کے دن اُس کا حق ادا کر دے گا ورنہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے تو اگر تو وہ اس سے پہلے اُس کا حق ادا کر دیتا ہے تو وہ حائن ہو جائے گا۔

(امام عبد الرزاق کہتے ہیں:) میں نے معمر سے اس بات کا ذکر کیا تو وہ بولے: اُس نے جو کہا ہے وہ مجھے اچھا نہیں لگا جب اُس نے یہ نیت کی ہو کہ وہ پہلی کا چاند آنے سے پہلے اُس کو ادا کر دے گا تو وہ حائن نہیں ہوگا۔

**بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ وَلَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ لَا يَذَرِي بَايْتَهُنَّ حَلَفَ**

باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق ہونے کا حلف اٹھالے اور اُس شخص کی چار بیویاں ہوں

اور یہ پتا نہ چلے کہ اُس نے ان میں سے کس کے بارے میں حلف اٹھایا تھا؟

**11294 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَحَلَفَ بِطَلَاقِ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ، وَلَمْ يَكُنْ سَمَى، وَلَمْ يَنْوِ اَيَّتَهُنَّ قَالَ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى اَيَّتَهُنَّ شَاءَ قَالَ: وَآخِرُنِي عَمْرُو، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ \*\*\* معمر نے حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کی چار بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی کو طلاق ہونے کا حلف اٹھالے اور وہ اُس کا نام نہ لے اور وہ نیت بھی نہ کرے کہ ان میں سے کون سی مراد ہے تو حماد کہتے ہیں: وہ اپنا ہاتھ ان میں سے جس پر چاہے گا رکھ دے گا۔

عمر نے بھی حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**11295 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يُطَلِّقُهُنَّ جَمِيعًا.

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: وہ ان سب عورتوں کو طلاق دیدے گا۔

**11296 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

\*\*\* معمر نے جابر کے حوالے سے امام شعبی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**11297 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَسَرَقَتْ

إِحْدَاهُنَّ، فَطُلِّقَتْ ثَلَاثًا، فَجَحَدْنَ كُلُّهُنَّ أَنَّهُنَّ لَمْ يَسْرِقْنَ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا إِحْدَاهُنَّ، وَلَا يَذَرِي اَيَّتَهُنَّ هِيَ قَالَ: يُجْبَرُ أَنْ يُطَلِّقَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَطْلِيقَةً، حَتَّى يَحِلَّ لَهَا النِّزَاجُ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کی چار بیویاں ہوں ان میں سے

کوئی ایک چوری کر لے پھر تین کو طلاق ہو جائے اور وہ سب عورتیں اس بات کا انکار کر دیں کہ انہوں نے چوری نہیں کی اور وہ شخص یہ جانتا ہو کہ اُن میں سے کسی ایک نے چوری کی ہے لیکن اُسے یہ پتا نہیں کہ ان میں سے کس نے چوری کی ہے تو قنادرہ کہتے ہیں: اُسے اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اُن میں سے ہر ایک کو ایک طلاق دیدے یہاں تک کہ اُن کے لیے شادی کرنا جائز ہو جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ فَيُخْرِجُ عَلَى لِسَانِهِ غَيْرُ مَا أَرَادَ

باب: جب کوئی شخص کسی چیز پر حلف اٹھائے اور اُس کی زبان سے اُس کے علاوہ نکل جائے جو اُس کا ارادہ تھا

**11298 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنْ حَلَفَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَتِهِ لَا تَخْرُجَ، فَخَرَجَتْ امْرَأَةٌ أُخْرَى، فَقِيلَ لَهُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَحَسِبَهَا الْأُخْرَى فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ"، وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: لَيْسَ عَلَى وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ طَلَاقٌ \*\*\* ابن جریر نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں کوئی حلف اٹھائے کہ وہ نہیں نکلے گی اور اُس کی دوسری بیوی نکل جائے اور اُس سے کہا جائے کہ یہ تمہاری بیوی ہے! اور وہ اُسے دوسری بیوی سمجھتے ہوئے اُسے تین طلاقیں دیدے تو عطاء کہتے ہیں: یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

طاوُس کے صاحبزادے نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: ان میں سے کسی کو بھی طلاق نہیں ہوگی۔

**11299 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَكَمِ فِي رَجُلٍ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ فَيُخْرِجُ عَلَى لِسَانِهِ غَيْرُ مَا يُرِيدُ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: نَيْتُهُ، وَقَالَ الْحَكَمُ: يُؤْخَذُ بِمَا تَكَلَّمَ \*\*\* امام شعبی اور حکم ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی چیز کے بارے میں حلف اٹھا لیتا ہے اور اُس کی زبان سے اُس کے علاوہ نکل جاتا ہے جو اُس کا ارادہ تھا تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس بارے میں اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا جبکہ حکم فرماتے ہیں: اُس نے جو زبان کے ذریعہ ادا کی ہے، ہم اُس کے مطابق اُس کی گرفت کریں گے۔

**11300 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَيْتُهُ \*\*\* معمر نے طاوُس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس شخص کی نیت کا اعتبار ہو

گا۔

**11301 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ، أَوْ يَمِينًا غَيْرَ الطَّلَاقِ عَلَى أَمْرٍ، وَالْأَمْرُ عَلَى غَيْرِ مَا طَلَّقَ عَلَيْهِ وَحَلَفَ، وَهُوَ يَحْسِبُ حِينَ طَلَّقَ أَوْ حَلَفَ أَنَّهُ كَذَلِكَ قَالَ: مَا أَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: إِنَّ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ يُجِيزُونَ ذَلِكَ عَلَيْهِ

\*\* ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو طلاق کے بارے میں حلف اٹھالیتا ہے یا طلاق کے علاوہ کسی اور چیز کے بارے میں قسم اٹھالیتا ہے جو کسی ایک معاملہ کے بارے میں ہوتی ہے اور معاملہ اُس کے برخلاف ہوتا ہے جس پر اُس نے طلاق دی تھی یا حلف اٹھایا تھا، اور وہ شخص طلاق دیتے وقت یا حلف اٹھاتے وقت یہ سمجھتا ہے کہ یہ معاملہ اُس طرح تھا تو عطاء کہتے ہیں: میرے خیال میں ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے ایسی صورت حال میں طلاق کو واقع قرار دیا ہے۔

**11302 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ امْرَأَتَانِ يُطْلِقُ احْدَاهُمَا، وَهُوَ يَرَى أَنَّهَا الْاُخْرَى قَالَ: يُؤْخَذُ بِالَّذِي اَشَارَ اِلَيْهَا، وَاَمَّا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ فَيُتَوَخَّذُ بِنَيْتِهِ الَّتِي نَوَى

\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی دو بیویاں ہیں وہ اُن میں سے ایک کو طلاق دینا چاہتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ دوسری والی ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس کو پکڑا جائے گا جس کی طرف سے اُس نے اشارہ کیا تھا لیکن جہاں تک اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کا تعلق ہے تو اس بارے میں اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا جو نیت اُس نے کی تھی۔

**11303 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ لَهُ امْرَأَتَانِ نَهَى احْدَاهُمَا عَنِ الْخُرُوجِ، فَخَرَجَتِ الَّتِي لَمْ تَنْهَ فَظَنَّ أَنَّهَا الَّتِي نَهَى، فَلَمَّا رَاَهَا قَالَ: فَلَانَةُ، اَخْرَجْتِ؟ اَنْتِ طَالِقٌ، فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: تَطْلَقَانِ جَمِيعًا، قَالَ هُشَيْمٌ: وَاَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: تُطْلَقُ الَّتِي ارَادَ

\*\* ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی دو بیویاں ہیں اور وہ اُن میں سے ایک کو باہر نکلنے سے روک دیتا ہے پھر وہ باہر نکلتی ہے جسے منع نہیں کیا گیا تھا اور وہ شخص یہ سمجھتا ہے: یہ وہ والی عورت ہے جسے اُس نے منع کیا تھا جب وہ اُسے دیکھتا ہے تو یہ کہتا ہے: اے فلاں عورت! کیا تم باہر نکلی ہو؟ تمہیں طلاق ہے تو ابراہیم نخعی کہتے ہیں: دونوں عورتوں کو طلاق ہو جائے گی۔

یونس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اُس عورت کو طلاق ہوگی جس کا اُس نے ارادہ کیا تھا۔

**11304 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: اِنْ خَرَجْتَ لَا طَلْقَ لَكَ، وَلَهُ امْرَأَتَانِ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ امْرَأَتُهُ الْاُخْرَى، فَاسْتَعَارَتْ ثِيَابَ الَّتِي وَعِدَتْ الطَّلَاقَ فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ خَرَجَتْ، فَرَاَهَا فَطَلَّقَهَا وَحَسِبَهَا الَّتِي نَهَاها عَنِ الْخُرُوجِ، فَقَالَ: تُطْلَقُ الَّتِي نَوَى. قَالَ مَعْمَرٌ: " قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: تَطْلَقَانِ مَعًا

\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے کہ اگر باہر نکلی تو میں

تمہیں ضرور طلاق دے دوں گا، اُس شخص کی دو بیویاں تھیں، اُس کی دوسری بیوی اُس کی یہ بات سن لیتی ہے اور وہ اُس عورت کے کپڑے عاریت کے طور پر لے لیتی ہے جس کے ساتھ طلاق کا وعدہ کیا گیا ہے، پھر وہ اُن کپڑوں کو پہن لیتی ہے، پھر وہ باہر نکلتی ہے وہ شخص اُسے دیکھ کر اُسے طلاق دے دیتا ہے، وہ اُسے وہ والی عورت سمجھتا ہے جسے اُس نے منع کیا تھا۔ تو زہری کہتے ہیں: جس کی نیت اُس نے کی تھی، اُسے طلاق ہو جائے گی۔

معمربیان کرتے ہیں: بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: دونوں بیویوں کو ایک ساتھ طلاق ہو جائے گی۔

## بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلَاقِ

باب: طلاق میں استثناء پیدا کرنا

**11305 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ لَا يُكَلِّمَ فَلَانًا شَهْرًا، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: إِلَّا أَنْ يَدْوَ لِي قَالَ: إِنْ اتَّصَلَ الْكَلَامُ فَلَهُ الْإِسْتِثْنَاءُ، وَإِنْ قَطَعَهُ وَسَكَتَ ثُمَّ اسْتَشَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق ہونے کا حلف اٹھا لیتا ہے کہ وہ فلاں کے ساتھ ایک مہینہ تک کلام نہیں کرے گا، اُس کے بعد یہ کہتا ہے: البتہ اگر مجھے مناسب لگا، تو حکم مختلف ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر تو اُس کا کلام متصل تھا، تو اُسے استثناء کا حق حاصل ہوگا اور اگر کلام منقطع ہو گیا تھا اور وہ شخص خاموش ہو گیا اور اُس کے بعد اُس نے استثناء کیا، تو اُسے استثناء کا حق نہیں ہوگا۔

**11306 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ لَا غَرْوَنَ فَرِيضًا، ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ \*\*\* سماک بن حرب، عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ

ضرور جنگ کروں گا، پھر آپ خاموش رہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا!

**11307 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ لِوَجَلٍ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنْ يُودِيَ إِلَيْهِ حَقُّهُ إِلَى أَجَلٍ وَقْتِهِ، فَقَالَ الْمَحْلُوفُ لَهُ: إِلَّا أَنْ أَنْظُرَكَ، فَسَكَتَ الْحَالِفُ قَالَ: كَيْسَ اسْتِثْنَاؤُهُ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَشِي الْحَالِفُ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے لیے اپنی بیوی کو طلاق کی قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ اُس کا حق اُسے ایک متعین مدت تک دیدے گا، تو جس شخص کے لیے حلف اٹھایا گیا تھا وہ یہ کہتا ہے: ما سوائے اس صورت کے کہ میں تمہیں مہلت دے دوں، تو حلف اٹھانے والا شخص خاموش ہو جاتا ہے، سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس (دوسرے شخص) کا استثناء کچھ بھی شمار نہیں ہوگا، اگر حلف اٹھانے والے نے خود استثناء کیا ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

## بَابُ الطَّلَاقِ إِلَى أَجَلٍ

باب: کسی متعین مدت تک کے لیے طلاق دے دینا

11308 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ

إِذَا وَلَدَتْ، أَيَصِيهَا بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَا تَطْلُقُ حَتَّى يَأْتِيَ الْأَجَلُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے جب تم نے بچہ کو جنم دیا تو تمہیں طلاق ہے! (ابن جریج کہتے ہیں: عطاء سے یہ سوال کیا گیا:) کیا وہ اس دوران میں اس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اس عورت کو اس وقت تک طلاق نہیں ہوگی جب تک متعین مدت نہیں آجاتی۔

11309 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غِيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ فِي الرَّجُلِ

يَقُولُ امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ يَمُوتُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ قَالَ: يَتَوَارَثَانِ، قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّمَا وَقَعَ الْإِحْنُ بَعْدَ الْمَوْتِ

\*\*\* حکم بن عتیبہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے کہ اس کی بیوی کو طلاق ہے اگر اس نے یہ کام نہیں کیا پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک وہ کام کرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے تو حکم بن عتیبہ کہتے ہیں: وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: یہاں پر حادث ہونا موت کے بعد واقع ہوا ہے۔

11310 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي رَجُلٍ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ

إِنْ لَمْ أَنْكِحْ عَلَيْكَ قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَنْكِحْ عَلَيْهَا حَتَّى يَمُوتَ، أَوْ تَمُوتَ تَوَارَثَا قَالَ: وَاحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَبْرَأَ يَمِينَهُ قَبْلَ ذَلِكَ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تمہیں طلاق ہے اگر میں نے تم پر دوسرا نکاح نہ کیا۔ تو عطاء کہتے ہیں: اگر اس نے اس پر نکاح نہ کیا یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا یا عورت کا انتقال ہو گیا تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

عطاء کہتے ہیں: تاہم مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ وہ اس سے پہلے اپنی قسم سے برأت کا اظہار کر دے۔

11311 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطْرِ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

فِي رَجُلٍ طَلَّقَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَلَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَفْعَلَ الَّذِي قَالَ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

\*\* سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو طلاق دے دیتا ہے کہ اگر اُس نے فلاں فلاں کام نہ کیا (تو اُسے طلاق ہے) تو سعید بن مسیب کہتے ہیں: وہ اپنی بیوی کے پاس اُس وقت تک نہیں جائے گا جب تک وہ کام نہیں کر لیتا جو اُس نے بیان کیا تھا، اگر اُس کا اس سے پہلے انتقال ہو جاتا ہے تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

**11312 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، كَانَ يَقُولُ: لَهُ أَنْ يَطَّاهَا، فَإِنْ مَاتَ وَلَمْ يَفْعَلْ فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: اُس شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کا حق حاصل ہوگا، لیکن اگر وہ انتقال کر جاتا ہے اور اُس نے وہ کام نہیں کیا تو میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

**11313 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ: إِنْ مَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ الَّذِي قَالَ، فَقَدْ بَانَ مِنْهُ

\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اُس عورت کی عدت یہ کام کرنے سے پہلے گزر چکی ہو تو وہ عورت اُس سے بانہ ہو جائے گی۔

**11314 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَهُ أَنْ يَطَّاهَا حَتَّى يَمُوتَ الْأَوَّلُ مِنْهُمَا \*\* هشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مرد کو اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کا حق حاصل ہوگا جب تک اُن دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال نہیں ہو جاتا۔

**11315 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ إِذَا كَانَ كَذًا وَكَذًا، الْأَمْرُ لَا يَذَرِي أَيْكُونَ أَمْ لَا، فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ حَتَّى يَكُونَ ذَلِكَ، وَلَهُ أَنْ يَطَّاهَا فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ مَا أَجَلَ تَوَارَثًا"

\*\* قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد یہ کہے کہ تمہیں طلاق ہے جبکہ یہ اور وہ کام ہو جائے۔ اور وہ ایسا کام ہو کہ جس کے بارے میں پتا نہ چل سکے کہ وہ کام ہو چکا ہے یا نہیں ہوا؟ تو حسن بصری فرماتے ہیں: طلاق اُس وقت تک نہیں ہوگی جب تک وہ کام ہو نہیں جاتا اور مرد کو اس دوران عورت کے ساتھ صحبت کرنے کا حق حاصل ہوگا اگر مرد اس سے پہلے انتقال کر جاتا ہے جو مدت اُس نے مقرر کی تھی تو دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

**11316 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِمَرْأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِلَى سَنَةٍ، فَإِنَّهَا طَالِقٌ سَاعَةً يَقُولُ ذَلِكَ." ذَكَرَهُ قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ

\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تمہیں ایک سال تک طلاق ہے! تو وہ عورت اُسی وقت میں طلاق یافتہ ہو جائے گی جب اُس شخص نے یہ بات کہی تھی۔



حسن بصری اور سعید بن مسیب کے حوالے سے قتادہ نے یہی بات ذکر کی ہے۔

**11317 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: "إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ إِلَى سَنَةٍ، فَهِيَ طَالِقٌ حِينَ يَقُولُ ذَلِكَ." قَالَ مَعْمَرٌ: "وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ أَيْضًا يَقُولُ ذَلِكَ" \* \* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب مرد یہ کہے: تمہیں ایک سال تک طلاق ہے! تو عورت کو اُسی وقت طلاق ہو جائے گی جب مرد نے یہ بات کہی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

**11318 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَتْ بِطَلَاقٍ حَتَّى يَأْتِيَ الْآجَلَ، وَيَتَوَارَكَا فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ.

\* \* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق اُس وقت تک نہیں ہوگی جب تک متعینہ مدت نہیں آجاتی اور اس دوران میں وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

**11319 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النَّخَعِيِّ، وَالشَّعْبِيِّ، مِثْلَ ذَلِكَ

\* \* ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

**11320 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ إِلَى آجَلٍ قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ حِينَئِذٍ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَأَمَّا أَصْحَابُنَا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَقَالُوا: لَا يَقَعُ عَلَيْهَا حَتَّى يَجِيءَ الْآجَلُ، وَبِهِ يَأْخُذُ سُفْيَانُ"، وَقَالَ مَعْمَرٌ مِثْلَ ذَلِكَ، عَنِ النَّخَعِيِّ، وَالشَّعْبِيِّ

\* \* سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو کسی متعین مدت تک کے لیے طلاق دے دیتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ طلاق اُسی وقت اُس عورت پر واقع ہو جائے گی۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: علماء فرماتے ہیں: ایسی عورت پر طلاق اُس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک وہ متعینہ مدت نہیں آجاتی۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، معمر نے اس کی مانند روایت ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**11321 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: إِذَا حِضَّتْ حَيْضَةً فَأَنْتِ طَالِقٌ، أَوْ قَالَ: مَتَى حِضَّتْ فَأَنْتِ طَالِقٌ قَالَ: "أَمَّا الْبَنِيُّ قَالَ: إِذَا حِضَّتْ فَأَنْتِ طَالِقٌ، فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ طَلَّقْتَ، وَأَمَّا الْبَنِيُّ قَالَ: مَتَى حِضَّتْ حَيْضَةً، فَحَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ آخِرِ حَيْضَتِهَا، لِأَنَّهَا لَا يُرَاجِعُهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ"

\* \* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: جب تمہیں حیض آئے تو تم طلاق یافتہ ہو یا جب تم حیض والی ہوئیں تو تمہیں طلاق ہے! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: جس شخص نے یہ کہا: جب تمہیں حیض آیا تو تم

طلاق یافتہ ہوا تو جیسے ہی وہ عورت خون میں داخل ہوگی (یعنی اُسے پہلی مرتبہ خون نکلے گا) اُسے طلاق ہو جائے گی، لیکن جس عورت کو مرد نے یہ کہا تھا کہ جب تمہیں حیض آیا تو جب تک وہ عورت حیض کے آخر میں غسل نہیں کر لیتی، اُس وقت تک (طلاق نہیں ہوگی) کیونکہ مرد اُس وقت تک اُس کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے جب تک وہ عورت غسل نہیں کر لیتی۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يُحْدِثَ فِي الْإِسْلَامِ

باب: جو شخص یہ حلف اٹھائے کہ وہ اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا نہیں کرے گا

**11322 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ: أَنَّهُ خَوَّصَ إِلَيْهِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَنْ أَحْدَثَ حَدَّثًا فِي الْإِسْلَامِ، فَاسْتَرَى بَغْلًا إِلَى حَمَامٍ أَعْيَنَ، فَتَعَدَّى بِهِ إِلَى أَصْهَانٍ، فَبَاعَ الْبَغْلَ، وَاشْتَرَى بِهِ خَمْرًا فَشَرِبَهَا، قَالَ شُرَيْحٌ: إِنْ شِئْتُمْ سَهَدْتُمْ أَنَّهُ طَلَّقَهَا قَالَ: فَجَعَلُوا يُرَدِّدُونَ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، وَيُرَدِّدُونَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَرَهُ حَدَّثًا

\*\*\* ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں نقل کیا ہے: اُن کے سامنے ایک شخص کے بارے میں مقدمہ پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو اس شرط پر طلاق دے تھی کہ اگر اُس نے اسلام میں کوئی نیا کام کیا اور پھر اُس نے حمام العین تک خچر کو کرائے پر لیا اور پھر اُسے اصہبان تک لے گیا، پھر اُس نے خچر کو فروخت کر دیا اور اُس کی قیمت کے ذریعہ شراب خرید کر وہ پی لی تو قاضی شریح کہتے ہیں: اگر تم چاہو تو تم یہ گواہی دے دو کہ اُس نے اُس عورت کو طلاق دے دی ہے، لیکن وہ لوگ اُن کے سامنے یہ واقعہ بیان کرتے رہے اور قاضی شریح اُن کے سامنے یہی بات کہتے رہے، انہوں نے اسے اسلام میں کوئی نئی چیز قرار نہیں دیا۔

## بَابُ الْحَيْنِ وَالزَّמَانِ

باب: (طلاق دیتے ہوئے) لفظ ”حین“ یا ”زمان“ استعمال کرنا

**11323 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: الزَّمَانُ شَهْرَانِ أَوْ ثَلَاثَ إِلَى أَنْ يُوقَتْ وَقْنَا

\*\*\* ابو حفص بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: زمان سے مراد دو مہینے یا تین مہینے ہوتے ہیں اس سے لے کر وہ متعین وقت ہوگا جو وہ آدمی مقرر کرے۔

**11324 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الزَّمَانُ سَنَتَانِ، وَالْحَيْنُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ

\*\*\* سعید بن مسیب کہتے ہیں: ”زمان“ سے مراد دو سال اور ”حین“ سے مراد چھ ماہ ہوتے ہیں۔

**11325 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ:

الْحَيْنُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَسْفَرَهَا عِكْرِمَةُ

✽ ✽ عبدالرحمن بن اسبہانی بیان کرتے ہیں: عکرمہ فرماتے ہیں: ”حین“ سے مراد چھ ماہ ہوتے ہیں۔  
سعید بن مسیب کہتے ہیں: عکرمہ نے اسے خوب روشن کیا ہے۔

## بَابُ طَلَاقٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

باب: لفظ ”انشاء اللہ“ کے ساتھ طلاق دینا

**11326 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ: فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ: طَاوُسٌ، وَحَمَّادٌ: لَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ

✽ ✽ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: انشاء اللہ تعالیٰ! تمہیں طلاق ہے! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: طاووس اور حماد یہ کہتے ہیں: ایسی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

**11327 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: " إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: إِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَأَمْرُهُ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَحِنْ، لَمْ تَطْلُقِ امْرَأَتُهُ حِينَ اسْتَنْتَى. وَبِهِ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَأْخُذُ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ، وَبِهِ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ "

✽ ✽ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہے کہ اگر اُس نے فلاں فلاں کام نہ کیا، تو انشاء اللہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے اور پھر وہ شخص حانث ہو جائے تو اُس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی، کیونکہ اُس نے استثناء کر لیا ہے (یعنی لفظ انشاء اللہ استعمال کر لیا ہے)۔

امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور لوگوں نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور امام عبدالرزاق نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11328 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ

✽ ✽ طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایسی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

**11329 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ اسْتِثْنَاؤُهُ بِشَيْءٍ

✽ ✽ حسن بصری فرماتے ہیں: اُس شخص کا استثناء کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

**11330 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ، وَقَدْ شَاءَ اللَّهُ

الطَّلَاقُ حِينَ أَحَلَّ

✽ ✽ قتادہ فرماتے ہیں: عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب اسے حلال قرار دیا تھا تو اُس نے

طلاق کو چاہا تھا۔

**11331 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ

مَكْحُولًا يُحْدِثُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عَتَاقٍ، وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ، فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ: هُوَ حُرٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَهُوَ حُرٌّ، وَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ، وَإِذَا قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَهُ اسْتِثْنَاءُ وَلَا طَلَاقٌ عَلَيْهِ"

\*\*\* حمید بن مالک بیان کرتے ہیں: انہوں نے محمول کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جو اُس کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ہو جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ آزاد ہے! تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا اور اُس شخص کو استثناء کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا اور جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہے! تو اُس شخص کو استثناء کا حق حاصل ہوگا اُس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

**11332 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "إِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا غَيْرَ حَنْثٍ"**

\*\*\* ابن جریر نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہے: اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہے! تو پھر اگر مرد چاہے تو اسے کالعدم قرار دے سکتا ہے وہ حانث نہیں ہوگا۔

**11333 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَهُ نِيَاهُ، مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ"**

\*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہے: انشاء اللہ! تو اسے استثناء کا حق حاصل ہوگا جب تک وہ اُس محفل سے اٹھ نہیں جاتا۔

## بَابُ الْمُطْلَقِ ثَلَاثًا

باب: تین طلاقیں دینے والے شخص (کا حکم)

**11334 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ، أَبُو رُكَانَةَ، وَاخْوَتُهُ أُمُّ رُكَانَةَ، وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ، فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ: مَا يُغْنِي عَنِّي إِلَّا كَمَا يُغْنِي هَذِهِ الشَّعْرَةَ، لَشَعْرَةٍ أَخَذْتُهَا مِنْ رَأْسِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمِيَّةً فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَاخْوَتِهِ، وَقَالَ لِحِجْلَسَانِهِ: اتْرُونَا**

حدیث: 11331: سنن الدارقطنی - کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ، حدیث: 3490، السنن الکبری للبیہقی - کتاب

الخلع والطلاق، جماع ابواب ما یقع به الطلاق من الکلام ولا یقع الا - باب الاستثناء فی الطلاق، حدیث: 14123

فَلَا يُشِبُّهُ مِنْهُ كَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفَلَانًا مِنْهُ كَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ يَزِيدَ: طَلِّقْهَا، فَفَعَلَ، فَقَالَ: رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أَمْ رُكَانَةٌ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ، رَاجِعْهَا، وَتَلَا بِآيَةِ النِّسَاءِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي حَنْطَلٍ أَنَّ بَعْضَ الرُّكَانِيَّاتِ تُسَمَّى الْمُزْنِيَّةَ سَهْمَةً بَنَتْ عُوَيْمِرَ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت بدیزید رضی اللہ عنہ نے جو رکانہ اور اُن کے بھائیوں کے والد تھے رکانہ کی والدہ کو طلاق دے دی اور مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا وہ خاتون (یعنی اُن کی دوسری بیوی) نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور بولی: اُن صاحب کا ساتھ میرے لیے اس طرح ہے جس طرح ان بالوں کا ہے انہوں نے اپنے سر کے کچھ بال پکڑ کر یہ بات کہی تو آپ میرے اور اُن کے درمیان علیحدگی کروا دیں۔ نبی اکرم ﷺ کو غصہ آ گیا، آپ نے رکانہ اور اُن کے بھائیوں کو بلوایا اور حاضرین سے دریافت کیا: کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ یہ بھی عبدیزید کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اور یہ بھی عبدیزید کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے عبدیزید سے فرمایا: تم اس عورت کو طلاق دے دو! انہوں نے ایسا ہی کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی بیوی رکانہ کی والدہ سے رجوع کرلو! اُن صاحب نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے تو اُسے تین طلاقیں دے دی ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے علم ہے تم اُس سے رجوع کرلو۔ پھر آپ نے خواتین کے حقوق سے متعلق آیت تلاوت کی۔

ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی اُن کی دوسری بیوی کا نام سہمہ بنت عویمر تھا۔

**11335** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ: إِنِّي قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ، وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فِطْلُقُوهُنَّ لِعَلَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1) الْآيَةَ قَالَ: فَارْتَجَعَهَا

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں تین طلاقیں دے دیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے اُس عورت سے رجوع کر لینا چاہیے! اُن صاحب نے عرض کی: میں نے تو اُسے تین طلاقیں دے دی ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا ہے! پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم اُن کی عدت کے حساب سے انہیں طلاق دو۔“

راوی کہتے ہیں: تو اُس شخص نے اُس عورت سے رجوع کر لیا۔

**11336** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَكْرٍ، وَسَيِّمَنَ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّاسَ اسْتَعَجَلُوا أَمْرًا كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَةٌ، فَلَوْ أَمَضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ، فَأَمَضَاهُ عَلَيْهِمْ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اس معاملے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں جس میں ان کے لیے مہلت ہے۔ تو اگر ہم اس کو ان پر لاگو قرار دیں (یعنی تین کو تین ہی قرار دیں تو مناسب ہوگا)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (طلاقوں) کو ان پر لاگو قرار دیا۔

**11337 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لَأَبْنِ عَبَّاسٍ: تَعْلَمُ أَنَّهَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَكْرٍ، وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی تین سالوں میں تین طلاقیں ایک قرار دی جاتی تھیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

**11338 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَهُ مَوْلَاهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ، فَسَأَلَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا جَمِيعَهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "كَانُوا يَجْعَلُونَهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَكْرٍ، وَوَلَايَةِ عُمَرَ إِلَّا أَقَلَّهَا، حَتَّى خَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ، فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتُمْ فِي هَذَا الطَّلَاقِ، فَمَنْ قَالَ شَيْئًا فَهُوَ عَلَى مَا تَكَلَّمَ بِهِ"

\*\*\* طاؤس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ساتھ ان کا غلام ابوصہباء بھی تھا، ابوصہباء نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

حدیث: 11336: صحیح مسلم - کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث - حدیث: 2767، مستخرج ابی عوانة - مبتدا کتاب الطلاق، باب الخبر البین ان طلاق الثلاث كانت ترد على عهد رسول - حدیث: 3672، الاستدرك على الصحيحين للحاكم - کتاب الطلاق، حدیث: 2725، سنن الدارقطني - کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ، حدیث: 3531، السنن الکبری للبیہقی - کتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدة وما ورد فی خلاف ذلك - حدیث: 13988، المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاؤس، حدیث: 10713

خلافت کے زیادہ تر زمانہ میں لوگ انہیں (تین طلاقوں کو) ایک قرار دیتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ طلاقیں بہت زیادہ دینے لگ گئے ہو اب جو شخص اس بارے میں جو کلام کرے گا تو اُس کے کلام کے مطابق اس کا حکم نافذ ہوگا۔

**11339 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعُجَلِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: طَلَّقَ جَدِّي امْرَأَةً لَهُ أَلْفَ تَطْلِيقَةٍ، فَأَنْطَلَقَ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا اتَّقَى اللَّهَ جَدُّكَ، أَمَا ثَلَاثَ فَلَهُ، وَأَمَا تَسْعُ مِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتَسْعُونَ فَعُدَّوَانٌ وَظُلْمٌ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى عَذَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ

\*\*\* داؤد بن عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میرے دادا نے اپنی اہلیہ کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں تو میرے والد نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا دادا اللہ سے ڈرا نہیں؟ جہاں تک تین کا تعلق ہے تو وہ ہو جائیں گی اور جہاں تک نو سو ستانوے طلاقوں کا تعلق ہے تو یہ زیادتی اور ظلم ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو (اس حرکت پر) اُس کی مغفرت کر دے گا۔

**11340 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ رَجُلًا لَعَابًا بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: أَطَلَقْتَ امْرَأَتَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: كَمْ؟ قَالَ: أَلْفًا قَالَ: فَرَفَعَ إِلَى عُمَرَ قَالَ: فَطَلَقْتَ امْرَأَتَكَ؟ قَالَ: إِنَّمَا كُنْتُ اللَّعِبُ، فَعَلَاهُ بِالذَّرَةِ، وَقَالَ: إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثَةٌ

\*\*\* زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ ملاقات ہوئی جو مدینہ منورہ میں رہتا تھا اور بڑا خوش مزاج تھا اُس نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کتنی دی ہیں؟ اُس نے جواب دیا: ایک ہزار! راوی بیان کرتے ہیں: یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں تو مذاق کر رہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ڈرہ بلند کیا اور بولے: اُن میں سے تین تمہارے لیے کافی ہیں! (یعنی تین طلاقیں ہو گئی ہیں)

**11341 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ الْعُرْفِجِ قَالَ: تَأْخُذُ مِنَ الْعُرْفِجِ ثَلَاثًا، وَتَدْعُ سَائِرَهُ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ مِثْلَ ذَلِكَ

\*\*\* شریک بن ابومر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو عرف (نامی درختوں) کی تعداد جتنی طلاقیں دے دی ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عرف میں سے تین حاصل کر لو اور باقی سب کو چھوڑ دو (یعنی تین طلاقیں ہو گئیں)۔

ابراہیم بن محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسی کی مانند روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔



**11342 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ النُّجُومِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي نِسَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ كَلِمَةً لَا أَحْفَظُهَا قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِيًا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: فَيَرِيدُ هَؤُلَاءِ أَنْ تَبَيِّنَ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ الطَّلَاقَ، فَمَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَّ، وَمَنْ لَبَسَ جَعَلْنَا بِهِ لُبْسَهُ، وَاللَّهُ لَا تَلْبَسُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ نَحْمِلُهُ عَنْكُمْ، نَعَمْ هُوَ كَمَا يَقُولُ، قَالَ: وَنَرَى أَنَّ قَوْلَ ابْنِ سِيرِينَ كَلِمَةً لَا أَحْفَظُهَا، أَنَّهُ قَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَهُ نِسَاءُ أَهْلِ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ هَذَا ذَهَبَ كُلُّهُنَّ

\*\*\* ابن سیرین نے علقمہ بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد جتنی طلاقیں دے دی ہیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمام روئے زمین کی خواتین کے بارے میں کلمہ ارشاد فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا اور اُس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اُس عورت کو تم سے جدا کر دیں! اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے طلاق کا حکم واضح کر دیا ہے تو جو شخص اُس طرح طلاق دے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُسے حکم دیا ہے تو وہ واضح طور پر طلاق دیدے گا اور جو شخص اس میں اُلٹ پھیر کرے گا تو ہم اُس کا اُلٹ پھیر اُس پر عائد کر دے گا! اللہ کی قسم! یہ نہیں ہو سکتا کہ تم اپنی ذات کے حوالے سے اُلٹ پھیر لازم کرو اور پھر تمہاری جگہ ہم اُس کا بوجھ اٹھائیں جی ہاں! آدی نے جس طرح کہا ہے اُسی طرح شمار ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ابن سیرین نے یہاں ایک بات کہی تھی جو جملہ مجھے یاد نہیں رہا! انہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر اُس شخص کے پاس تمام روئے زمین کی خواتین ہوتیں (یعنی روئے زمین کی تمام خواتین اُس کی بیویاں ہوتیں) اور پھر وہ یہ کلمات استعمال کرتا (کہ ستاروں کی تعداد جتنی طلاقیں دیتا ہوں) تو وہ سب بیویاں اُس شخص سے لاعلق ہو جاتیں۔

**11343 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي تِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ فَقِيلَ لِي: قَدْ بَانَتْ مِنِّي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَقَدْ أَحْبَبُوا أَنْ يَفَرَّقُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا قَالَ: فَمَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ، فَظَنَّ أَنَّهُ سَيَرَحُصُّ أَهْلَهُ، فَقَالَ: ثَلَاثُ تَبَيَّنَتْ مِنْكَ، وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ

\*\*\* علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ عورت مجھ سے بانہ ہو گئی ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ تمہارے اور اُس عورت کے درمیان جدائی ڈال دیں! اُس شخص نے کہا: آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! وہ یہ سمجھا کہ شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُس کے لیے کوئی رخصت بیان کریں گے! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقیں نے اُس عورت کو تم سے الگ کر دیا ہے

اور باقی ساری سرکشی ہیں۔

**11344 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ

ثَلَاثًا طَلَّقَتْ، وَغَضَى رَبَّهُ

\*\*\* سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے اُس عورت کو طلاق ہو جاتی ہے اور وہ شخص اپنے پروردگار کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

**11345 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْعِزَّارِ، أَنَّهُ سَمِعَ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا ظَفِرَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْ جَعَلَ رَأْسَهُ بِالْذَّرَةِ

\*\*\* عبید اللہ بن عیمرار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی ایسے شخص کو پکڑتے تھے جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوتی تھیں تو وہ اُس کے سر پر ذرہ مارا کرتے تھے۔

**11346 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ: لَوْ اتَّقَيْتُ اللَّهَ جَعَلْتُ لَكَ مَخْرَجًا، وَلَا يَزِيدُهُ عَلَى ذَلِكَ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوئی ہوتی تھیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تو وہ تمہارے لیے کوئی گنجائش رکھتا وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہتے تھے۔

**11347 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ

امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ قَالَ: إِنَّمَا يَكْفِيهِ مِنْ ذَلِكَ رَأْسُ الْجُوزَاءِ

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد جتنی طلاقیں دے دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس شخص کے لیے اس میں سے جوزاء (نامی ستارے) کے سر جتنی کافی ہوں گی۔

**11348 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَطَاءٍ بَعْدَ وَفَاتِهِ،

أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَابْنِ عَبَّاسٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِثْنَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثًا، وَيَدْعُ سَبْعًا وَتِسْعِينَ.

\*\*\* عبد الحمید بن رافع نے عطاء کی وفات کے بعد اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دے دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اُن میں سے تین کو حاصل کر لے اور باقی ستانوے کو چھوڑ دے۔

**11349 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ كَثِيرٍ، وَالْأَعْرَجُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

**11350 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْفَاءَ، فَقَالَ: تَأْخُذُ ثَلَاثًا، وَتَدَعُ تِسْعَ مِائَةٍ وَسَبْعَةَ وَتَسْعِينَ.

✽ ✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم تین کو حاصل کر لو اور نو سو ستانوے کو چھوڑ دو۔

**11351 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**11352 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "يَا أَبَا عَبَّاسٍ يُطَلِّقُ أَحَدُكُمْ فَيَسْتَحِمُّ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ عَصَيْتُ رَبَّكَ، وَفَارَقْتُ امْرَأَتَكَ." وَذَكَرَهُ مُجَاهِدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✽ ✽ مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابو عباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کوئی شخص طلاق دیتا ہے اور حماقت کا مظاہرہ کرتا ہے اور پھر آ کر کہتا ہے: اے ابو عباس! (پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس شخص سے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے اور اپنی بیوی کو الگ کر دیا ہے۔

مجاہد نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے نقل کیا ہے۔

**11353 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلٌ فَقَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْفَاءَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثَلَاثٌ تَحْرِمُهَا عَلَيْكَ، وَبَقِيَّتُهَا عَلَيْكَ وَزَرًّا. اتَّخَذَتْ آيَاتُ اللَّهِ هُزُؤًا

✽ ✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تین طلاقیں نے اُس عورت کو تم پر حرام کر دیا ہے اور باقی طلاقیں تم پر بوجھ ہیں، تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ مذاق کیا ہے۔

**بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثَلَاثًا مُفْتَرِقَةً**

باب: جو شخص تین طلاقیں متفرق طور پر دیتا ہے

**11354 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَفَنَادَهُ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ:

أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْهَمَهَا، قَالَا: يُدَيِّنُ

\*\*\* حسن بصری اور قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! اور پھر وہ یہ کہتا ہے کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنی بیوی کو یہ بات سمجھا دوں تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ اُس آدمی کے بیان کا اعتبار ہوگا۔

**11355 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، ثُمَّ قَالَ:

لَمْ أَرِدْ إِلَّا وَاحِدَةً، وَإِنَّمَا رَدَدْتُ عَلَيْهَا لِأَسْمِعَهَا قَالَ: "أَمَّا فِي النِّيَّةِ فَوَاحِدَةٌ، وَأَمَّا فِي الْقَضَاءِ فَيَكْرُمُهُ، وَسَوَاءٌ إِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَهُوَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ"

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو کہتا ہے: تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! اور پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کے ذریعہ صرف ایک طلاق مراد لی تھی میں نے اپنی بات کو اس لیے دہرایا تھا تا کہ اُس تک بات پہنچا دوں تو سفیان ثوری نے کہا: جہاں تک نیت کی بات ہے تو اُس میں ایک طلاق شمار ہوگی اور جہاں تک قاضی کے فیصلہ کا تعلق ہے تو یہ طلاقیں اُس بندہ پر لازم ہو جائیں گی اُس بارے میں یہ بات برابر ہے کہ اُس نے کہا ہو: تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! تو یہ اُس کے حکم میں ہوگا۔

## بَابُ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا

باب: (آدمی کا عورت سے یہ کہنا: تمہیں تین طلاقیں ہیں)

**11356 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِلَّا ثَلَاثًا قَالَ: "

قَدْ طَلَّقْتُ مِنْهُ ثَلَاثًا، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِلَّا اثْنَتَيْنِ فَهِيَ طَالِقٌ وَاحِدَةٌ، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِلَّا وَاحِدَةً فَهِيَ طَالِقٌ اثْنَتَيْنِ"

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو کہتا ہے: تمہیں تین طلاقیں ہیں! اسوائے تین کے! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس آدمی کی طرف سے عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں گی! لیکن جب وہ یہ کہتا ہے: تمہیں دو کی بجائے تین طلاقیں ہیں! تو اُس عورت کو ایک طلاق ہوگی اور جب وہ یہ کہتا ہے: ایک کے علاوہ تین طلاقیں ہیں! تو اُس عورت کو دو طلاقیں ہو جائیں گے۔

## بَابُ الْحَرَامِ

باب: (آدمی کا یہ کہنا: تم مجھ پر حرام ہو!)

**11357 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ

حَرَامٌ قَالَ: يَمِينٌ. ثُمَّ تَلَا (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ) (النحریم: ۱) الْآيَةَ، قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ أَرَادَ الطَّلَاقَ قَدْ عَلِمَ مَكَانَ

الطَّلَاقِ قَالَ: "وَأَنَّ قَالَ: أَنْتَ عَلَى كَالِدَمٍ أَوْ كَلَحْمٍ الْخِزْرِ فَهُوَ كَقَوْلِهِ هِيَ عَلَى حَرَامٍ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تم مجھ پر حرام ہو! تو عطاء نے کہا: یہ قسم ہے! پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"اے نبی! تم اُس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو۔"

میں نے دریافت کیا: اگر اُس آدمی نے طلاق مراد لی ہو اور وہ طلاق کے حکم سے واقف بھی ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: اگر وہ یہ شخص کہتا ہے کہ تم میرے لیے خون کی طرح یا خنزیر کے گوشت کی طرح ہو تو اس کا حکم بھی اُس کے یہ کہنے کی مانند ہوگا: تم مجھ پر حرام ہو!

**11358 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِنْ قَالَ: هِيَ عَلَى كَالِدَمٍ، أَوْ كَلَحْمِ**

الْخِزْرِ، فَهِيَ كَقَوْلِهِ: هِيَ عَلَى حَرَامٍ"

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد یہ کہتا ہے: وہ عورت مجھ پر خون کی طرح یا خنزیر کے گوشت کی طرح ہے تو یہ اُس کے ان کلمات کی مانند ہوگا: وہ مجھ پر حرام ہے!

**11359 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ**

قَالَ: هِيَ يَمِينٌ

\*\*\* داؤد بن ابو ہند نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ قسم شمار ہوگا۔

**11360 - آثَارِ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ**

الْخَطَّابِ قَالَ: هِيَ يَمِينٌ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگا۔

**11361 - آثَارِ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، أَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: هِيَ يَمِينٌ**

\*\*\* عبد الکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگا۔

**11362 - آثَارِ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: هِيَ يَمِينٌ**

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگا۔

**11363 - آثَارِ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ**

حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هِيَ يَمِينٌ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةً" (الأحزاب: 21)

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر نے یعلیٰ بن حکیم کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ

قول نقل کیا ہے: یہ قسم شمار ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے۔“

**11364 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا، يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

هِيَ يَمِينٌ، وَقَالَ: " (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةً) (الأحزاب: 21) "

\*\*\* محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مکحول کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی مانند نقل کرتے ہوئے

سنا ہے کہ اس سے قسم مراد ہوگی۔ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے۔“

**11365 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ يَمِينٍ مَعَ التَّحْرِيمِ، فَعَاتَبَهُ اللَّهُ فِي التَّحْرِيمِ، وَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَمَّا قِتَادَةُ،

فَقَالَ: حَرَمَهَا فَكَانَتْ يَمِينًا

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حرام قرار دینے کے ہمراہ قسم کا حلف اٹھایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حرام

قرار دینے کے حوالے سے آپ پر عتاب کیا اور اس کے لیے قسم کا کفارہ مقرر کیا۔

معمربیان کرتے ہیں: قتادہ یہ کہتے ہیں: جب مرد عورت کو حرام قرار دے تو یہ قسم شمار ہوگا۔

**11366 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ:

هِيَ يَمِينٌ يَكْفِرُهَا

وَأَمَّا الشُّورَى، فَذَكَرَهُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابِرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنْ كَانَ نَوَى طَلَاقًا،

وَلَا فَهِيَ يَمِينٌ

\*\*\* ابن ابوشیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگا

اور آدمی اس کا کفارہ ادا کرے گا۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں: اگر آدمی کی طلاق کی نیت کی ہوگی تو طلاق شمار ہوگی ورنہ یہ قسم شمار ہوگی۔

**11367 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنْ أَرَادَ الطَّلَاقَ فَهُوَ

طَلَاقٌ، وَإِنْ لَمْ يَرِدِ الطَّلَاقُ فَهِيَ يَمِينٌ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر آدمی نے طلاق مراد لی ہو تو یہ طلاق شمار ہوگی اور

اگر اس نے طلاق مراد نہیں لی تھی تو یہ قسم شمار ہوگی۔

**11368 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر آدمی نے طلاق کی نیت کی تھی تو یہ ایک طلاق شمار

ہوگی۔

**11369 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِنْ كَانَ نَوَى وَاحِدَةً فِيهِ وَاحِدَةً، وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر آدمی نے ایک طلاق کی نیت کی تھی تو ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر اُس نے تین طلاقیں کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

**11370 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ فِي الْحَرَامِ: نَيْتُهُ، إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَانَتْ، وَهِيَ أَمَلَكُ بِنَفْسِهَا، وَإِنْ شَاءَ خَطَبَهَا فِي الْحَرَامِ"

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب لفظ حرام ہو کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر اُس نے تین طلاقیں کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی تھی تو ایک باندہ طلاق شمار ہوگی اور عورت کو اپنی ذات کے بارے میں حق حاصل ہوگا، حرام قرار دینے کی صورت میں اگر آدمی چاہے تو بعد میں اُس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

**11371 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا نَوَى، وَلَا يَكُونُ أَقْلٌ مِنْ وَاحِدَةٍ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: آدمی نے جو نیت کی ہے اُس کے مطابق حکم ہوگا، لیکن اس میں ایک سے کم طلاق نہیں ہوگی۔

**11372 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: هِيَ ثَلَاثٌ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے تین طلاقیں مراد ہوں گی۔

**11373 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ، وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ نَوَى ثَلَاثًا طَلَقًا فَهُوَ

طَلَقٌ، وَلَا فَهِيَ يَمِينٌ

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: اگر اُس نے تین طلاقیں کی نیت کی تھی تو یہ طلاق شمار ہوگی ورنہ قسم شمار ہوگی۔

**11374 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "إِنْ قَالَ: كُلُّ حَلَالٍ عَلَيَّ

حَرَامٌ فَهِيَ يَمِينٌ، وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ"

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: اگر آدمی نے یہ کہا: ہر حلال چیز مجھ پر حرام ہے! تو یہ قسم شمار ہوگی۔ قتادہ نے بھی اس کے

مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11375 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ مَسْرُوقًا قَالَ: مَا

أَبَالِي أَحْرَمْتُهَا، أَوْ حَرَمْتُ جَفَنَةً ثَرِيدٍ



\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: مسروق فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ کیا میں نے بیوی کو حرام قرار دیا ہے یا میں نے ثرید کے پیالے کو حرام قرار دیا ہے۔

**11376 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ قَالَ: مَا أَبَالِي أَحْرَمْتُهَا، أَوْ حَرَّمْتُ مَاءَ النَّهْرِ

\* ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے بیوی کو حرام قرار دیا ہے یا میں نے نہر کے پانی کو حرام قرار دیا ہے۔

**11377 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: مَا أَبَالِي أَحْرَمْتُهَا، أَوْ حَرَّمْتُ قِرَانًا

\* ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے بیوی کو حرام قرار دیا ہے یا میں نے قرآن کو حرام قرار دیا ہے۔

**11378 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "إِنْ قَالَ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ، فَهِيَ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ نَعْلِي

\* صالح بن مسلم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہتا ہے: تم مجھ پر حرام ہو! تو یہ کلمات میرے نزدیک میرے جوتے سے زیادہ بے حیثیت ہیں۔

**11379 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عَلِيًّا، قَالَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ: حُرِّمْتُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\* قتادہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کا یہ کہنا: تم مجھ پر حرام ہو! اس صورت میں عورت یوں حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ دوسری شادی کر کے (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہوتی، اُس وقت تک پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی)۔

**11380 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ قَالَ: هِيَ ثَلَاثٌ

\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: تم مجھ پر حرام ہے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

**11381 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ: أَنَّ عَدِيَّ بْنَ قَيْسٍ، أَحَدَ بَنِي كِلَابٍ، جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ حَرَامًا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: وَالَّذِي

نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ مَسَسَتْهَا قَبْلَ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَكَ لَا رَجُوعَ لَكَ

\*\*\* ابو حسان اعرج بیان کرتے ہیں: عدی بن قیس جن کا تعلق بنو کلاب سے تھا، انہوں نے اپنی بیوی کو اپنے لیے حرام قرار دے دیا تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے وسیع قدرت میں میری جان ہے! اگر تم نے اُس عورت کے دوسری شادی کرنے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کی تو میں تمہیں سنگسار کروادوں گا۔

11382 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، وَالْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ،

يَقُولَانِ: هِيَ ثَلَاثٌ

\*\*\* حسن بصری اور حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

11383 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: "أَنَّ عَلِيًّا، وَزَيْدًا قَرَقَابَيْنِ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ

قَالَ: هِيَ عَلَى حَرَامٍ"، وَقَالَ الْحَسَنُ أَيْضًا

\*\*\* تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما نے ایسے مرد اور بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی جس میں مرد نے یہ کہا تھا: یہ عورت مجھ پر حرام ہے! حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

11384 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ

يَقُولُ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمَا قَالَ عَلِيُّ فِي الْحَرَامِ قَالَ: لَا أَمْرُكَ أَنْ تُقَدِّمَ، وَلَا أَمْرُكَ أَنْ تُؤَخَّرَ

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: میں اس بارے میں تم لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حرام قرار دینے کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ وہ یہ فرماتے ہیں: میں تمہیں یہ ہدایت نہیں کرتا کہ تم آگے کرو اور میں تمہیں یہ ہدایت بھی نہیں کرتا کہ تم پیچھے کرو۔

11385 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي

الْحَرَامِ قَالَ: عِنْتُ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا

\*\*\* سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حرام قرار دینے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس صورت میں غلام آزاد کرنا ہوگا یا دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

11386 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ، مَثَلُ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: يَمِينٌ مَغْلُظَةٌ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔ راوی کہتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا تھا: یہ ایک مضبوط قسم ہے۔

11387 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَصِيفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي

قَلَابَةً، وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبٍ قَالُوا: "هُوَ بِمَنْزِلَةِ الظَّهَارِ، إِذَا قَالَ: هِيَ لِلَّهِ عَلَى حَرَامٍ عَتَقَ رَقَبَةً، أَوْ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ أَطْعَمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا."

\*\*\* وہب بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: یہ کلمات "ظہار" کی مانند ہوں گے جب مرد یہ کہتا ہے: یہ عورت مجھ پر حرام ہے! تو ایسی صورت میں (کفارہ کے طور پر) غلام آزاد کرنا ہوگا یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

**11388 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارٍ، عَنْ وَهْبٍ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ وہب سے منقول ہے۔

**11389 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ: امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ كَأَمِهِ قَالَ:

هِيَ ظَهَارٌ

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے کہ اُس کی عورت اُس پر اُس کی ماں کی طرح حرام ہے! تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ ظہار شمار ہوگا۔

**11390 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَقُولُ فِي الْحَرَامِ: "عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهِ: إِنْ نَوَى

طَلَاقًا فَهُوَ عَلَى مَا نَوَى، وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَلَثَلًا، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً بَائِنَةً، وَإِنْ نَوَى يَمِينًا فَهِيَ يَمِينٌ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ شَيْئًا فَهِيَ كَذِبَةٌ فَلَيْسَ فِيهِ كَفَّارَةٌ"

\*\*\* سفیان ثوری حرام قرار دینے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں: اگر آدمی نے طلاق دینے کی نیت کی تھی تو جو اُس نے نیت کی تھی اُس کے مطابق حکم ہوگا اگر اُس نے تین طلاقوں کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں مراد ہوں گی اگر اُس نے ایک طلاق کی نیت کی تھی تو ایک بائِنہ طلاق واقع ہوگی اگر اُس شخص نے قسم کی نیت کی تھی تو وہ قسم شمار ہوگی اور اگر اُس نے کچھ بھی نیت نہیں کی تھی تو یہ جھوٹ شمار ہوگا اس میں کوئی بھی کفارہ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

**11391 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رُفِعَ إِلَى عُمَرَ

رَجُلٌ فَارَقَ امْرَأَتَهُ بِطَلْقَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ عَلَى حَرَامٍ قَالَ: مَا كُنْتُ لَأَرُدَّهَا عَلَيْهِ أَبَدًا

\*\*\* حبیب بن ابوثابت نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے کر علیحدگی اختیار کی اور پھر یہ کہا: تم مجھ پر حرام ہو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس عورت کو اس شخص کی طرف کبھی نہیں لوٹاؤں گا۔

## بَابُ النِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ

باب: طلاق میں بھول کا شکار ہو جانا

**11392 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ، أَوْ غَيْرِهِ

عَلَى أَمْرٍ أَنْ لَا يَفْعَلَهُ فَفَعَلَهُ نَاسِيًا قَالَ: مَا أَرَى عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ. وَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ عُمَرُو  
 \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص طلاق کی یا کسی اور معاملہ کی قسم اٹھاتا ہے کہ  
 وہ ایسا نہیں کرے گا اور پھر وہ بھول کر ایسا کر لیتا ہے تو عطاء نے کہا: میرے خیال میں اُس پر کوئی چیز لاگو نہیں ہوگی۔  
 عمرو نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11393 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: إِنَّ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ

كَانُوا يُلْزِمُونَهُ ذَلِكَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ایسی صورت میں  
 اُس شخص پر طلاق کو لازم قرار دیتے ہیں۔

**11394 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ فِي الرَّجُلِ يَتَعَقُّ عَلَى أَمْرٍ ثُمَّ يَنْسَى،

كَانَ: لَا يَرَاهُ شَيْئًا، وَالطَّلَاقُ كَذَلِكَ

\*\*\* معمر نے ابن ابوجح کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی معاملہ کے ساتھ غلام آزاد کرنے کو مشروط  
 کرتا ہے اور پھر بھول جاتا ہے تو ابن ابوجح کے نزدیک ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اس بارے میں طلاق کا حکم بھی اس کی  
 مانند ہے۔

**11395 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ خُنَيْمٍ، فَسَأَلْتُ لَهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ،

وَمُجَاهِدًا، فَاكْلَاهُمَا اَعْتَقَهَا، ثُمَّ سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، فَقَالَ: إِنْ شَاءَ ذَبَرَهَا

\*\*\* ابن ثیم بیان کرتے ہیں: میں نے ایسے شخص کے بارے میں سعید بن جبیر اور مجاہد سے دریافت کیا تو ان دونوں  
 صاحبان نے اُسے آزاد قرار دیا پھر میں نے عطاء بن ابی رباح سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر آدمی  
 چاہے تو ایسے غلام کو مدبر کر دے۔

**11396 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي التَّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقَةِ،

قَالَ: هُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: "وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا

\*\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے اس طلاق یا غلام آزاد کرنے میں بھول کا شکار ہونے کے بارے میں یہ  
 بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ چیز اُس شخص پر لازم ہو جائے گی۔  
 معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11397 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ قَالَ: نَسِيَ رَجُلٌ

فَقَالَ امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ بَعْدَ دِينَارٍ كَانَ فِي بَيْتِهِ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ

\*\* سعید بن عبد الرحمن جہشی بیان کرتے ہیں: ایک شخص بھول گیا اور اُس نے یہ کہا کہ اُس کی بیوی کو طلاق ہے اگر اُس کے گھر میں ایک دینار یا ایک درہم بھی موجود ہوا۔ اُس کے بعد اُسے یاد آیا کہ گھر میں ایک دینار موجود ہے تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

11398 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَاهُ شَيْنًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ

حَنْتٌ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے اس کو کوئی بھی چیز نہیں سمجھا وہ یہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ”حنت“ لازم نہیں ہوگا۔

11399 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ كَانَ عِنْدَهُ دِينَارَانِ فَحَلَفَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ لَقَدْ ذَهَبَا، فَوَجَدَ أَحَدَهُمَا قَالَ: "لَمْ تَطْلُقِ امْرَأَتَهُ لَأَنَّهُمَا لَمْ يَذْهَبَا، فَإِنْ قَالَ: هِيَ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَكُونَا قَدْ ذَهَبَا، فَوَجَدَ أَحَدَهُمَا، فَقَدْ ذَهَبَتِ امْرَأَتُهُ"

\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے پاس دو دینار موجود ہوں اور وہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی قسم اٹھالے کہ وہ دونوں دینار اُس کے پاس نہیں رہے ہیں اور پھر اُسے اُن دونوں میں سے کوئی ایک مل جائے تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی کیونکہ وہ دونوں دینار رخصت نہیں ہوئے ہیں (ایک رخصت ہوا ہے) لیکن اگر وہ یہ کہتا ہے کہ عورت کو طلاق ہوا اگر وہ دونوں رخصت نہ ہوئے ہوں تو پھر وہ اُن میں سے ایک کو پالے تو ایسی صورت میں اُس کی بیوی رخصت ہو جائے گی۔

## بَابُ طَلَاقِ الْكُفْرِ

### باب: زبردستی کی طلاق

11400 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَضْطَرُّهُ الْأَمِيرُ إِلَى الطَّلَاقِ فِي أَمْرٍ هُوَ لَهُ ظَالِمٌ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ بَأْسٌ أَنْ يَحْلِفَ

\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے حاکم وقت طلاق دینے پر مجبور کر دیتا ہے اور ایسی صورت میں وہ حاکم اُس شخص پر ظلم کر رہا ہوتا ہے تو عطاء نے کہا: ایسے شخص پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر وہ حلف اٹھا لیتا ہے۔

11401 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْحَلْفُ بِالطَّلَاقِ بَاطِلٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ، قُلْتُ: أَكَانَ يَرَاهُ يَمِينًا؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ یہ فرماتے ہیں: طلاق کے بارے

میں حلف اٹھانا باطل ہوتا ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ اسے قسم سمجھتے تھے؟ تو طاؤس کے صاحبزادے نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

**11402 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْكُفْرَةِ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زبردستی کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی۔

**11403 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ: لَيْسَ طَلَاقُ

الْكُفْرَةِ شَيْئًا.

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابو شعثاء فرماتے ہیں: زبردستی دلوائی ہوئی طلاق کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

**11404 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، مِثْلَ ذَلِكَ

\*\*\* سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے عطاء اور طاؤس سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**11405 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَسَيْلٍ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: هُمْ

الَّذِينَ طَلَّقُوا، وَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا

\*\*\* حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: یہ وہ

لوگ ہیں جو طلاق دے (یا دلو) دیتے ہیں۔ انہوں نے اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا۔

**11406 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْكُفْرَةِ

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: زبردستی کی دلوائی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی۔

**11407 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: أَنَّ عَمْرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَرَهُ

شَيْئًا

\*\*\* اسماعیل بن ابوامیہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتے تھے۔

**11408 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ: لَمْ يَرَ طَلَاقَ الْكُفْرَةِ شَيْئًا

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ زبردستی دلوائی ہوئی طلاق

کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

**11409 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ: لَمْ يَرَهُ شَيْئًا

\*\*\* معمر نے ایوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتے

تھے۔

**11410 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ ثَابِتًا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدٍ تُوَفِّيَ

وَتَرَكَ أُمَّهَاتٍ أَوْلَادَهُ قَالَ: فَخَطَبْتُ إِحْدَاهُنَّ إِلَى أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَأَنْكَحْنِي، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بَعَثَ إِلَيَّ، فَأَحْتَمَلْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا حَدِيدٌ وَسَيَاطٌ، فَقَالَ: طَلَّقْهَا وَلَا ضَرْبَتَكَ بِهِذِهِ السَّيَاطِ، وَلَا أَوْثَقْتُكَ بِهَذَا الْحَدِيدِ قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، أَوْ قَالَ: بَتَّيْهَا، فَسَأَلْتُ كُلَّ فُقَيْهٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالُوا: لَيْسَ بِشَيْءٍ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَاجْتَمَعْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ، عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ فَقَضَصْتُ عَلَيْهِمَا فَرَدَّاهَا عَلَيَّ

\*\*\* عید اللہ بن عمر نے یہ بات نقل کی ہے: ثابت نے انہیں یہ بات بتائی ہے: عبدالرحمن بن زید کا انتقال ہو گیا، انہوں نے کچھ ام ولد پس ماندگان میں چھوڑیں راوی کہتے ہیں: میں نے ان میں سے ایک کے لیے شادی کا پیغام اُسید بن عبدالرحمن کو دیا جو عبداللہ بن عبدالرحمن سے عمر میں چھوٹے تھے تو انہوں نے میرا نکاح کروادیا، جب عبداللہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے مجھے پیغام دے کر بلوایا، جب میں ان کے پاس گیا تو ان کے پاس لوہا اور کوڑے موجود تھے، انہوں نے کہا: تم اسے طلاق دو ورنہ میں ان کوڑوں کے ذریعہ تمہاری پٹائی کروں گا اور اس لوہے کے ذریعہ تمہیں باندھ دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں نے اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے اُسے طلاقِ بتہ دے دی پھر میں نے مدینہ منورہ میں موجود فقہ کے ہر عالم سے اس بارے میں دریافت کیا تو ان سب نے یہی جواب دیا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم ابن زبیر کے پاس جاؤ! راوی کہتے ہیں: پھر ایک مرتبہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس مکہ میں اکٹھے ہوئے، میں نے ان دونوں صاحبان کے سامنے یہ صورت حال ذکر کی تو ان دونوں صاحبان نے یہ بات کہی کہ وہ عورت میری بیوی شمار ہوگی (یعنی طلاق واقع نہیں ہوئی)۔

11411 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ نَكَحَ سُرَيَّةَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: فَلَقِينِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ فَوَطَّءَ عَلَيَّ رِجْلِي قَالَ: وَكَانَ ثَابِتٌ أَعْرَجٌ قَالَ: فَكَادَ يَكْسِرُ رِجْلِي قَالَ: فَلَا أَهْبِطُ عَنْكَ حَتَّى تَطْلُقَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ: فَطَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، وَلَمْ أَجْمَعْهَا قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَتَهَانَى عَنْهَا أَنْ أَحْطِهَا، فَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: أَنْكَحَهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: قَدْ ظَنَنْتُ لِيَأْمُرَنَّكَ بِذَلِكَ، ثُمَّ أَخْبَرْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنِّي لَمْ أَجْمَعْهَا، فَقَالَ: أَنْكَحَهَا إِنْ شِئْتَ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن زید بن خطاب کے غلام نے انہیں یہ بتایا کہ انہوں نے عبدالرحمن بن زید کی کنیز کے ساتھ نکاح کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: تو عبداللہ بن عبدالرحمن بن زید کی مجھ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے میرے پاؤں پر وزن ڈالا۔ راوی کہتے ہیں: ثابت نامی راوی (جنہوں نے عبدالرحمن بن زید کی کنیز کے ساتھ شادی کی تھی) وہ لٹلڑے تھے ثابت کہتے ہیں: قریب تھا کہ وہ میری ٹانگ توڑ دیتے کہ انہوں نے یہ کہا: میں تم پر سے پاؤں اُس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا



جب تک تم اُس کنیز کو تین طلاقیں نہیں دیتے۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیں لیکن میں نے ایک ساتھ طلاقیں نہیں دیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا کہ میں اُس کنیز کو نکاح کا پیغام دوں! میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُس عورت کے ساتھ نکاح کرلو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ تھا کہ وہ تمہیں اسی بات کا حکم دیں گے، پھر میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میں نے اُس عورت کو ایک ہی لفظ کے ساتھ اکٹھی طلاقیں نہیں دی تھیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُس عورت کے ساتھ نکاح کرلو۔

**11412 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ثَابِتِ الْأَعْرَجِ: أَنَّهُ حُبِسَ حَتَّى طَلَّقَ، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* ثابت اعرج بیان کرتے ہیں: انہیں مجبوس کر دیا گیا یہاں تک کہ انہوں نے طلاق دے دی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

**11413 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ثَابِتِ الْأَعْرَجِ، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، أَحْسَبُهُ قَالَ: أُمُّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: فَأَخَذَنِي بَنُوهُ فَرَبَطُونِي حَتَّى كَادُوا يَذْقُوا رِجْلِي، وَقَالُوا: لَا نُحْلِيكَ أَبَدًا حَتَّى تُطْلِقَهَا قَالَ: فَطَلَقْتُهَا، فَاتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: لَيْسَ طَلَاقُكَ بِشَيْءٍ

\*\*\* ثابت اعرج بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات بیان کی تھی کہ وہ عورت عبدالرحمن بن زید کی اُم ولد تھی راوی کہتے ہیں: عبدالرحمن کے بچوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے باندھ دیا یہاں تک کہ وہ میری ٹانگ توڑنے لگے۔ تھے انہوں نے کہا: ہم تمہیں اُس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک تم عورت کو طلاق نہیں دیتے۔ تو میں نے اُس عورت کو طلاق دے دی پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

**11414 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى طَلَاقَ الْكُفْرَةِ شَيْئًا، أَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ، وَأَمَّا الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنَا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَمَّنْ، سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: الطَّلَاقُ كُلُّهُ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُورَةِ

\*\*\* حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ زبردستی دلوائی ہوئی طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ہر قسم کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، ماسوائے اُس شخص کے جس کا ذہنی توازن درست نہ ہو۔

**11415 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ: كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ

\*\*\* عابس بن ربیعہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر قسم کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، سوائے پاگل کی دی ہوئی طلاق کے۔

**11416 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُجَوِّزُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَنِ الْخَطَا، وَالنِّسْيَانِ، وَمَا أُكْرِهُوا عَلَيْهِ \*\*\* حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت سے خطا اور نسیان اور جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو کو معاف کر دیا گیا ہے۔

**11417 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْوِيهِ: "ثَلَاثٌ قَالَ: لَا يَهْلِكُ عَلَيْهِنَّ ابْنُ آدَمَ: الْخَطَا، وَالنِّسْيَانِ، وَمَا أُكْرِهُ عَلَيْهِ \*\*\* قتادہ یہ روایت کرتے ہیں: تین چیزیں ہیں جن پر ابن آدم ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا: خطا، نسیان اور جس پر اسے مجبور کر دیا گیا ہو (یعنی زبردستی کی گئی ہو)۔

**11418 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَلَغَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّ الْحَسَنَ، كَانَ يَقُولُ: لَيْسَ طَلَاقُ الْكُفْرِ بِشَيْءٍ، فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ: إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الشِّرْكِ كَانُوا يُكْرِهُونَ الرَّجُلَ عَلَى الْكُفْرِ وَالطَّلَاقِ، فَذَلِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ، فَأَمَّا مَا صَنَعَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ بَيْنَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ \*\*\* تبی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سعید بن جبیر کو اس بات کی اطلاع ملی کہ حسن بصری یہ کہتے ہیں: زبردستی دلوئی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ تو سعید بن جبیر نے کہا: اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! مشرکین ایک آدمی کو کفر یا طلاق پر مجبور کرتے تھے تو وہ کچھ بھی شمار نہیں ہوتا تھا لیکن جب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسا کریں تو طلاق شمار ہوگی۔

**11419 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: طَلَاقُ الْكُفْرِ جَائِزٌ، إِنَّمَا افْتَدَى بِهِ نَفْسَهُ

\*\*\* امام شعبی اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: زبردستی دلوئی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ آدمی نے اپنی جان کے فدیہ کے طور پر یہ دی ہے۔

**11420 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: طَلَاقُ الْكُفْرِ جَائِزٌ

\*\*\* زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: زبردستی دلوئی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

**11421 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ ابْنَ عَمْرِو قَالَ: طَلَاقُ الْكُفْرِ جَائِزٌ

\*\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زبردستی دلوئی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

**11422 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكْرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِنْ أَكْرَهَهُ اللَّصُّ فَلَئْسَ بِطَلَاقٍ، وَإِنْ أَكْرَهَهُ السُّلْطَانُ فَهُوَ جَائِزٌ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: "يَقُولُونَ: إِنْ اللَّصُّ يُقَدِّمُ عَلَى قَتْلِهِ، وَإِنَّ السُّلْطَانَ لَا يَقْتُلُهُ"

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر چوروں نے آدمی کو مجبور کیا ہو تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی لیکن اگر حاکم وقت نے آدمی کو مجبور کیا ہو تو یہ درست ہوگی۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: علماء فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکو آدمی کو اس صورت میں قتل بھی کر سکتا ہے جبکہ حاکم وقت اسے قتل نہیں کروائے گا۔

**11423 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: الْقَيْدُ كُرْهٌ، وَالْوَعِيدُ كُرْهٌ، وَالتَّسْجُنُ كُرْهٌ \*\*\* عبد الرحمن بن عبد اللہ نے قاسم بن عبد الرحمن کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: (بیڑیوں میں) باندھ دینا زبردستی ہے، وعید سنانا زبردستی ہے، جیل میں ڈال دینا زبردستی ہے۔

**11424 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَيْسَ الرَّجُلُ أَمِينًا عَلَى نَفْسِهِ إِذَا أَجَعْتَهُ، أَوْ أَوْثَقْتَهُ، أَوْ ضَرَبْتَهُ \*\*\* علی بن حنظلہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو تکلیف پہنچاؤ یا اسے باندھ دو یا اس کی پٹائی کرو تو آدمی اپنی ذات کا امین نہیں رہتا۔

### بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ فِي الْمَنَامِ أَوْ يَحْتَلِمُ بِأَمِّ رَجُلٍ

باب: آدمی کا خواب میں طلاق دینا یا آدمی کو کسی دوسرے شخص کی ماں کے ساتھ احتلام ہو جانا (یعنی وہ خواب میں ایسا دیکھے)

**11425 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ أَوْ يَغْتَفِي فِي الْمَنَامِ، قَالَا: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ \*\*\* ابراہیم نخعی اور امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نیند کے دوران طلاق دے دیتا ہے یا غلام آزاد کر دیتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

معمر نے زہری کے حوالے سے اور ایوب نے ابو قلابہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**11426 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَيْهِ، فَقَالَ: زَعَمَ هَذَا أَنَّهُ احْتَلَمَ بِأُمِّي، فَقَالَ: اذْهَبْ فَأَقِمَّهُ فِي الشَّمْسِ فَاضْرِبْ ظِلَّهُ

\*\* \* سلیمان شیبانی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ اس کو میری ماں کے ساتھ احتلام ہوا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ! اسے دھوپ میں کھڑا کرو اور اس کے سائے کی پٹائی کرو۔

**11427 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الْقَلَمُ مَرْفُوعٌ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَقِظَ، قَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

\*\* \* اعمش نے ابو ظبیان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سوئے ہوئے شخص سے قلم اٹھالیا گیا ہے جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

### بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ فِي نَفْسِهِ

باب: جو شخص دل میں طلاق دیدے

**11428 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ طَلَاقُهُ وَعِتْقُهُ فِي نَفْسِهِ شَيْنًا

\*\* \* عطاء فرماتے ہیں: دل میں آدمی کی دی ہوئی طلاق یا غلام آزاد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

**11429 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فِي نَفْسِهِ فَانْتَزَعَتْ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ: لَقَدْ طَلَّقَ

\*\* \* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے دی اُس کی بیوی کو اُس سے الگ کر دیا گیا تو ابو شعثاء نے کہا: اُس شخص نے طلاق دے دی ہے۔

**11430 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَذْكُرُ لِسَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرِ ابْنَةَ عَمٍّ لَهُ، وَأَنَّ الشَّيْطَانَ يُوسَّوِسُ إِلَيْهِ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ لَهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ بَأْسٌ حَتَّى تَكَلَّمَ بِهِ، أَوْ تَشْهَدَ عَلَيْهِ

\*\* \* عبد الملک بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص کو سعید بن جبیر کے سامنے اپنی چچا زاد کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے سنا کہ شیطان نے آدمی کو یہ وسوسہ ڈالا کہ اُس نے اُس عورت کو طلاق دے دی ہے تو سعید بن جبیر نے اُس شخص سے کہا: اس حوالے سے تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا جب تک تم طلاق کے کلمات منہ سے ادا نہیں کرتے یا اس (طلاق دینے) پر گواہ نہیں بنا لیتے۔

**11431 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَنَادَةَ، قَالَا: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي نَفْسِهِ،

فَلَيْسَ طَلَاقُهُ ذَلِكَ بِشَيْءٍ

\*\* \* حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو دل میں طلاق دیدے تو اُس کی دی ہوئی طلاق کی کوئی

حیثیت نہیں ہوتی۔

**11432 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، سَأَلَ رَجُلٌ الْحَسَنَ، فَقَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي نَفْسِي، فَقَالَ: أَخْرَجَ مِنْ فَيْكِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ: وَسَأَلَ قَتَادَةَ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ قَالَ: فَسَأَلَ ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: أَوْ لَيْسَ قَدْ عَلِمَ اللَّهُ الَّذِي فِي نَفْسِكَ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَلَا أَقُولُ فِيهَا شَيْئًا

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حسن بصری سے دریافت کیا اُس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے دی تو حسن بصری نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے منہ سے کوئی بات نکالی تھی؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حسن بصری نے کہا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے قتادہ سے دریافت کیا تو قتادہ نے بھی اُسے حسن بصری کے قول کی مانند جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں: اُس نے ابن سیرین سے دریافت کیا ابن سیرین نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ اُس چیز کا علم نہیں رکھتا جو تمہارے دل میں ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو ابن سیرین نے کہا: میں اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گا۔

### بَابُ الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى امْرَأَتِهِ بِطَلَاقِهَا

باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر بھیج دے

**11433 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَتَبَ إِلَيْهَا بِطَلَاقِهَا فَقَدْ وَقَعَ الطَّلَاقُ عَلَيْهَا، فَإِنْ جَحَدَهَا اسْتُحْلِفَ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر بھیج دے تو وہ طلاق اُس عورت پر واقع ہو جائے گی اگر مرد اس بات کا انکار کرتا ہے تو اُس سے حلف لیا جائے گا۔

**11434 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ بِالطَّلَاقِ، وَلَا يَلْفِظُ بِهِ، وَلَا يَرَاهُ كَامِلًا قَالَ: هُوَ جَائِزٌ

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو طلاق لکھ دیتا ہے وہ منہ کے ذریعہ اس کے الفاظ استعمال نہیں کرتا اور وہ اسے مکمل نہیں سمجھتا تو ابراہیم نخعی نے کہا: یہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

**11435 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: الْكِتَابُ كَلَامٌ، (فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبَّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا) (مریم: ۱۱) قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِمْ

\*\*\* ابن ابویلی نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: تحریر کرنا کلام کرنے کی مانند ہے (انہوں نے اس کی تائید میں یہ آیت دلیل کے طور پر پیش کی: ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تو اُس نے اُن کی طرف یہ وحی کی کہ تم صبح وشام تسبیح بیان کرو۔“

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اُن لوگوں کی طرف تحریری طور پر لکھ کر بھیجا تھا۔

**11436 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا كَتَبَهُ

فَقَدْ وَجَبَ، وَإِنْ لَمْ يَلْفِظْ شَيْئًا

\*\*\* ابو معمر نے ابراہیم خنی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی اُسے (یعنی طلاق کو) تحریر کر دے تو وہ لازم ہو جاتی ہے

اگرچہ اُس نے منہ کے ذریعہ الفاظ ادا نہ کیے ہوں۔

**11437 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَتَبَ إِلَيْهَا

بِطَلَّاقِهَا، وَلَمْ يَلْفِظْ بِهِ، ثُمَّ مَحَاهُ قَبْلَ أَنْ يُبَلِّغَهَا فَلَيْسَ بِطَلَّاقٍ مَا لَمْ يُبَلِّغَهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب آدمی عورت کو لکھ کر طلاق دیدے اور اُس نے منہ کے ذریعہ الفاظ استعمال نہ کیے

ہوں اور پھر عورت تک پہنچنے سے پہلے اُس تحریر کو مٹا دے تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی جب تک وہ تحریر اُس عورت تک نہیں پہنچتی۔

معمر نے یہ بات نقل کی ہے: حسن بصری نے بھی امام شعبی کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11438 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا كَتَبَهُ وَلَمْ يَلْفِظْ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ،

فَقَالَ: بَلِّغْ يَا فَلَانُ هَذَا فَلَانَةً، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ، وَإِنْ مَحَاهُ قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ"

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اُس کو تحریر کر لے اور منہ کے ذریعہ الفاظ استعمال نہ کرے اور پھر وہ تحریر ایک

شخص کے سپرد کر دے اور یہ کہے کہ اے فلاں! تم اس تحریر کو فلاں عورت تک پہنچا دو! تو اُس شخص پر یہ طلاق لازم ہو جائے گی اگرچہ اُس نے دوسرے شخص کو سپرد کرنے سے پہلے اُس تحریر کو مٹا دیا تو پھر یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی۔

**11439 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: "إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ

أَنْ يَكْتُبَ إِلَى امْرَأَتِهِ بِطَلَّاقِهَا فَلْيَكْتُبْ إِلَيْهَا: إِذَا جَانِكَ كِتَابِي هَذَا ثُمَّ طَهَرْتَ مِنْ حَيْضَتِكَ فَأَعْتَدِي

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق تحریری طور پر دینے کا ارادہ کرے تو اُسے تحریری طور پر لکھ

کر اُس عورت کو بھجوانا چاہیے کہ جب تمہارے پاس میرا یہ مکتوب آئے اور پھر تم اپنے حیض سے پاک ہو چکی ہو تو تم عدت گزارنا شروع کر دینا۔

**11440 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ

الْبُنَائِيِّ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ خَطَّ طَلَّاقَ امْرَأَتِهِ عَلَى وَسَادَةٍ، فَقَالَ: هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ

\*\*\* علی بن حکم بنانی بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق

دینے کے الفاظ تکیہ پر تحریر کرتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: یہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَجْحَدُ امْرَأَتَهُ الطَّلَاقَ، هَلْ يُسْتَحْلَفُ؟

باب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا انکار کرتا ہے، تو کیا اُس سے حلف لیا جائے گا؟

**11441 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطْلِقُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يَجْحَدُهَا

الطَّلَاقَ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ، وَتُرَدُّ عَلَيْهِ إِلَيْهِ

\*\*\* زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر وہ اپنی بیوی کی اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اُس نے طلاق دی ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس شخص سے حلف لیا جائے گا اور اس بنیاد پر وہ عورت اسے واپس کر دی جائے گی۔

**11442 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ ثُمَّ يَكُونُ الْإِنَّم

عَلَيْهِ. قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يُسْتَحْلَفُ بَيْنَ الرَّكْنِ وَالْمَقَامِ

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی سے حلف لیا جائے گا اور پھر اُس کا گناہ اُس پر ہوگا۔

قتادہ فرماتے ہیں: آدمی سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان حلف لیا جائے گا۔

**11443 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَغَيْرِهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ

قَالَ: تَفَرُّ مِنْهُ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَتَفْتَدِي مِنْهُ بِكُلِّ مَا اسْتَطَاعَتْ

\*\*\* ایوب نے ابن سیرین اور دیگر حضرات کے حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ عورت جہاں تک ہو

سکے گا اُس سے الگ ہو جائے گی اور جہاں تک اُس کی استطاعت ہوگی اُس کو فدیہ ادا کر دے گی۔

**11444 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: إِذَا جَحَدَهَا الطَّلَاقَ، فَهُمَا

زَانِيَانِ مَا اجْتَمَعَا

\*\*\* جابر بن زید بیان کرتے ہیں: جب آدمی طلاق دینے کے بارے میں عورت کی بات کا انکار کر دے تو جب تک وہ

دونوں اکٹھے رہیں گے وہ دونوں زنا کرنے والے شمار ہوں گے۔

**11445 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَ: تَفَرُّ مِنْهُ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَلَا تَطْيِبُ، وَلَا

تَشَوِّفُ، وَتَفَرُّ مِنْهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَتَعْصِي أَمْرَهُ فَلَا يُصَيِّهَا إِلَّا وَهِيَ كَارِهَةٌ

\*\*\* معمر نے سفیان ثوری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ عورت جہاں تک ہو سکے گا اُس سے بچے گی، وہ

خوشبو نہیں لگائے گی، اُس کے لیے آراستہ نہیں ہوگی اور اُس سے بچ کے رہے گی۔

معمر کہتے ہیں: ایسی عورت اُس شخص کے حکم کی نافرمانی کرے گی اور وہ مرد صرف اُسی صورت میں اُس کے ساتھ صحبت کر

سکے گا جبکہ عورت کو اس پر مجبور کیا گیا ہو۔



**11446 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا أَدْعَتْ عَلَيْهِ الطَّلَاقَ وَجَحَدَهَا، ثُمَّ أَقَامَ مَعَهَا حَتَّى يَمُوتَ فَإِنَّهَا لَا تَرْتُهُ

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: جب عورت مرد کے خلاف طلاق کا دعویٰ کر دے اور مرد اس کا انکار کر دے اور پھر وہ اُس عورت کے ساتھ مقیم رہے یہاں تک کہ مرد کا انتقال ہو جائے تو عورت اُس عورت کی وارث نہیں بنے گی۔

**11447 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ قَتَادَةَ يَقُولُ: وَتُسَالُ عِنْدَ مَوْتِهِ، فَإِنْ مَضَتْ عَلَى قَوْلِهَا لَمْ تَرْتُهُ، وَإِنْ أَدْخَلَتْ شَيْئًا اسْتُحِلَّتْ وَوَرِثَتْ، وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مَعْمَرٍ \*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قنادہ کے علاوہ لوگوں کو سنا کہ اُس شخص کے مرنے کے قریب عورت سے دریافت کیا جائے گا اگر وہ اپنی بات پر قائم رہتی ہے تو عورت اُس کی وارث نہیں بنے گی اور اگر وہ کوئی چیز داخل کر دیتی ہے تو اُس سے حلف لیا جائے گا اور وہ وارث بن جائے گی۔

یہ قول معمر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

## بَابُ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ

### باب: نکاح سے پہلے طلاق دے دینا

**11448 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا طَّلَاقَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ الْمِلْكِ، قَالَ عَطَاءٌ: فَإِنْ حَلَفَ بِطَّلَاقٍ مَا لَمْ يَنْكِحْ فَلَا شَيْءَ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّمَا الطَّلَاقُ بَعْدَ النِّكَاحِ، وَكَذَلِكَ الْعَتَاقَةُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طلاق صرف نکاح کے بعد ہی دی جاسکتی ہے اور غلام کو ملکیت کے بعد ہی آزاد کیا جاسکتا ہے۔

عطاء فرماتے ہیں: اگر آدمی طلاق کا حلف اٹھا لے جبکہ اُس نے نکاح نہ کیا ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے اور غلام آزاد کرنے کا حکم بھی اسی طرح ہے (کہ وہ ملکیت کے بعد ہوتا ہے)۔

**11449 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَهُ مَرْوَانُ، عَنْ نَسِيبٍ لَهُ وَقَّتْ امْرَأَةً، إِنَّ تَزَوَّجَهَا فَهِيَ طَالِقٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا طَّلَاقَ حَتَّى تَنْكِحَ، وَلَا عِتْقَ حَتَّى تَمْلِكَ

\*\*\* سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: مروان نے اُن سے اپنے بھانجے کے بارے میں دریافت کیا جس نے ایک عورت کو متعین کیا کہ اگر اُس نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی تو اُس عورت کو

طلاق ہوگی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق اُس وقت تک نہیں ہوتی، جب تک نکاح نہ ہو اور غلام اُس وقت تک آزاد نہیں کیا جاسکتا جب تک آدمی اُس کا مالک نہ بن جائے۔

**11450 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جُوَيْرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ، وَلَا وَصَالٍ، وَلَا يُتِمُّ بَعْدَ الْحُلُمِ، وَلَا صَمَتٌ يَوْمَ اللَّيْلِ، وَلَا طَلَّاقٌ قَبْلَ النِّكَاحِ. فَقَالَ لَهُ الثَّوْرِيُّ: يَا أَبَا عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفٌ، فَأَبَى عَلَيْهِ مَعْمَرٌ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

\*\*\* نزال بن سبرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دودھ چھڑوا لینے کے بعد رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا اور وصال بالغ ہو جانے کے بعد یتیمی نہیں ہوتی اور چپ کا روزہ رکھنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نکاح سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی۔

اس پر سفیان ثوری نے معمر سے کہا: اے ابو عروہ! یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے تو معمر نے اس کا انکار کیا اور اصرار کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**11451 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ، وَلَا يُتِمُّ بَعْدَ الْحُلُمِ، وَلَا صَمَتٌ يَوْمَ اللَّيْلِ، وَلَا طَلَّاقٌ قَبْلَ النِّكَاحِ \*\*\* نزال بن سبرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑوا لینے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں رہتی اور چپ کا روزہ رکھنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نکاح سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی۔

**11452 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا طَلَّاقٌ قَبْلَ النِّكَاحِ \*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی۔

**11453 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمِيرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا طَلَّاقٌ قَبْلَ النِّكَاحِ وَإِنْ سَمِيَ

\*\*\* حصین بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی، اگرچہ آدمی نے متعین کر دیا ہو۔

**11454 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مَبَارَكٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا قَالَ: قُلْتُ: إِنْ تَزَوَّجْتُ فَلَا نَةَ فِيهِ طَلِيقٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ کہا کہ اگر میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کر لوں تو اُسے طلاق ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

**11455 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ

جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا طَلَّاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا يُمْلِكُ  
 \* \* حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور  
 جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اُس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

**11456 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ  
 أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا طَلَّاقَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ، وَلَا عَتَاقَةَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ  
 \* \* عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
 جس کے تم مالک نہیں ہو اُس کے بارے میں طلاق نہیں ہوتی اور جس کے تم مالک نہیں ہو اُس کے بارے میں غلام آزاد کرنے کا  
 حکم ثابت نہیں ہوتا۔

**11457 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنگِيرِ، عَمَّنْ سَمِعَ طَاوَسًا: يُحَدِّثُ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: لَا طَلَّاقَ لِمَنْ لَمْ يَنْكِحْ، وَلَا عَتَاقَ لِمَنْ لَمْ يَمْلِكْ  
 \* \* طاووس نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے نکاح نہیں کیا اُس کی دی ہوئی طلاق کی کوئی  
 حیثیت نہیں ہوتی اور جو شخص مالک نہ ہو اُس کے غلام آزاد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

**11458 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَمَّ طَاوَسٍ، عَنْ مُعَاذِ  
 بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَلَّاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ الْمِلْكِ  
 \* \* حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور  
 غلام آزاد کرنا ملکیت کے بعد ہی ہوتا ہے۔

**11459 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ  
 ابْنِ الْمُسَيَّبِ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ قَالَ امْرَأَتِي طَالِقٌ، وَكُلُّ امْرَأَةٍ  
 أَنْكِحُهَا فِيهِ طَالِقٌ؟ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنْ كَانَ حِينَئِذٍ، فَأَمْرَأَتُهُ طَالِقٌ، فَأَمَّا مَا لَمْ يَنْكِحْ فَلَا طَلَّاقَ حَتَّى يَنْكِحَ  
 \* \* عبد الحمید بن جبیر بیان کرتے ہیں: وہ سعید بن مسیب کے پاس موجود تھے اسی دوران عمر بن عبد العزیز کا قاصد  
 اُن کے پاس آیا اور بولا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو یہ کہتا ہے: میری بیوی کو طلاق ہے اور میں جس بھی  
 عورت کے ساتھ نکاح کروں تو اُسے طلاق ہوگی! تو سعید بن مسیب نے کہا: اگر تو وہ حانث ہو گیا تو اُس کی بیوی کو طلاق ہو جائے  
 گی! البتہ جب اُس نے نکاح ہی نہیں کیا تو جب تک وہ نکاح نہیں کرتا اُس وقت تک طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**11460 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ  
 بَنَ الْمُسَيَّبِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ طَلَّاقِ الرَّجُلِ مَا لَمْ يَنْكِحْ فَقَالُوا: لَا طَلَّاقَ قَبْلَ أَنْ  
 يَنْكِحَ إِلَّا إِنْ سَمَّاهَا، وَإِنْ لَمْ يَسْمِهَا

\*\* عبد الکریم جزری بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب، سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح سے آدمی کے نکاح کیے بغیر طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا تو ان حضرات نے جواب دیا: نکاح کرنے سے پہلے طلاق نہیں ہوتی، آدمی نے عورت کا نام متعین طور پر لیا ہو، خواہ نام متعین طور پر نہ لیا ہو۔

**11461 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: لَا طَلَّاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ**

\*\* عبد الکریم جزری بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب، سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا تو ان سب حضرات نے جواب دیا: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

**11462 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يَذْكُرُ أَنَّهُ سَأَلَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَشْيَاحِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَسَمَّاهُمْ فَلَا أَحْفَظُ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرَ أَنِّي أَرَى مِنْهُمْ ابْنَ الْمُسَيْبِ، وَأَبَا سَلَمَةَ، وَكُلُّهُمْ قَالَ: لَا طَلَّاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ**

\*\* عمرو بن شعیب یہ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے مدینہ منورہ کے کئی مشائخ سے یہ سوال کیا، انہوں نے ان مشائخ کا نام ذکر کیا تھا لیکن ابن جریج کہتے ہیں: مجھے اُن کا نام یاد نہیں رہا، البتہ میرا خیال ہے اُن میں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ اور دیگر تمام مشائخ کا ذکر تھا کہ وہ یہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

**11463 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَارَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ: لَا طَلَّاقَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ الْمِلْكِ**

\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: طلاق صرف نکاح کے بعد ہی ہو سکتی ہے اور غلام آزاد کرنا، ملکیت کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

**11464 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا طَلَّاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ الْمِلْكِ. رَأَى ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ: فَمَنْ طَلَّقَ مَا لَمْ يَنْكِحْ، أَوْ أَعْتَقَ مَا لَمْ يَمْلِكْ فَقَوْلُهُ ذَلِكَ بَاطِلٌ**

\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور غلام آزاد کرنا ملکیت کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

ابن جریج نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص طلاق دے جبکہ اُس نے نکاح نہ کیا ہو یا غلام آزاد کرے جبکہ وہ غلام اس کی ملکیت نہ ہو تو اُس کی کہی ہوئی بات باطل (کالعدم) قرار دی جائے گی۔

**11465 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا طَلَّاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ قَبْلَ الْمِلْكِ**

\*\* حسن بصری اور قادیہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے غلام آزاد کرنا نہیں ہوتا۔

**11466 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا طَّلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

**11467 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَا طَّلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

\*\* معمر بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے

طلاق نہیں ہوتی۔

**11468 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: إِنْ طَلَّقَ مَا

لَمْ يَنْكِحْ فَهُوَ جَائِزٌ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "أَخْطَا فِي هَذَا، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: (إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ) (الأحزاب: 49)، وَلَمْ يَقُلْ: إِذَا طَلَقْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ نَكَحْتُمُوهُنَّ"

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ

فرماتے ہیں: آدمی اگر اس عورت کو طلاق دیدے جبکہ اس نے نکاح نہ کیا ہو تو یہ جائز ہوگا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: انہوں نے یہ مسئلہ بیان کرنے میں غلطی کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب تم مومن عورتوں کے ساتھ نکاح کر لو اور پھر ان کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے انہیں طلاق دے دو۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں فرمایا کہ جب تم مومن عورتوں کو طلاق دے دو اور پھر تم ان کے ساتھ نکاح کر لو۔

**11469 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ إِلَى عَامِلِهِ بِصَنْعَاءَ: أَنْ يَسْأَلَ

مَنْ قَبْلَهُ عَنِ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ قَالَ: فَسُئِلَ ابْنُ طَاوُسٍ فَحَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: لَا طَّلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

قَالَ: وَسُئِلَ أَبُو الْمُقْدَامِ، وَسِمَاكٌ، فَحَدَّثَ أَبُو الْمُقْدَامِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَسِمَاكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ

مُنْبِهِ أَنَّهُمَا لَا: لَا طَّلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ. قَالَ: وَقَالَ سِمَاكٌ: إِنَّمَا النِّكَاحُ عُقْدَةٌ تُعَقَّدُ، وَالطَّلَاقُ يَحِلُّهَا، فَكَيْفَ

تُحَلُّ عُقْدَةٌ قَبْلَ أَنْ تُعَقَّدَ؟ فَكَتَبَ بِقَوْلِهِ، فَأَعَجَبَهُمْ، وَكَتَبَ أَنْ يَبْعَثَ قَاضِيًا عَلَى الْيَمَنِ

\*\* معمر بیان کرتے ہیں: ولید بن یزید نے صنعاء میں اپنے سرکاری اہلکار کو یہ خط لکھا کہ وہ اس وقت موجود لوگوں

سے اس بارے میں دریافت کریں کہ نکاح سے پہلے طلاق دینے کا کیا حکم ہے؟ تو اس نے طاؤس کے صاحبزادے سے اس

بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بتایا کہ ان کے والد فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے دی ہوئی طلاق

درست نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابو مقدام اور سماک سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو ابو مقدام نے عطاء بن ابی رباح کے

حوالے سے جبکہ سماک نے وہب بن منبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نکاح سے پہلے طلاق

درست نہیں ہوتی۔

ساک نے یہ بات بیان کی کہ نکاح ایک گرہ ہے جسے لگایا جاتا ہے اور طلاق اُسے کھول دیتی ہے تو گرہ لگائے جانے سے پہلے اُسے کیسے کھولا جاسکتا ہے۔ (توضیحات کے گورنر نے) یہ قول لکھ کر بھجوا دیا تو لوگوں کو یہ بات پسند آئی تو ولید بن یزید نے یہ خط لکھا کہ انہیں (یعنی ساک کو) یمن کا قاضی بنایا جائے۔

**11470 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيَّ، عَنِ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ، فَقَالَا: سَمَى الْأَسْوَدُ امْرَأَةً، فَوَقَّتْ أَنْ تَزَوَّجَهَا فَهِيَ طَالِقٌ، فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: قَدْ بَانَ مِنْكَ، فَأَخْطَبُهَا إِلَى نَفْسِهَا

\*\*\* محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور امام شعیبی سے نکاح سے پہلے طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اسود نے ایک عورت کا نام لیا اور اُسے متعین کیا کہ اگر اُس نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی تو اُس عورت کو طلاق دی ہوگی پھر انہوں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت تم سے بانہ ہوگئی ہے اب تم اُسے شادی کا پیغام دے دو۔

**11471 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا وَقَّتْ امْرَأَةٌ أَوْ قَبِيلَةً جَارَ، وَإِذَا عَمَّ كُلُّ امْرَأَةٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی عورت یا کسی قبیلہ کا نام متعین کر دے تو یہ درست ہوگا لیکن جب وہ عمومی طور پر ہر عورت کا ذکر کرے تو یہ کوئی حیثیت نہیں رکھے گا۔

**11472 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا وَقَّتْ امْرَأَةٌ أَوْ قَبِيلَةً جَارَ، وَإِذَا عَمَّ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ،

\*\*\* حماد فرماتے ہیں: جب آدمی کسی متعین عورت یا قبیلہ کا ذکر کر دے تو یہ درست ہے لیکن جب وہ عمومی طور پر ذکر کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی ابراہیم نخعی نے یہ بات ذکر کی ہے۔

**11473 -** اقوال تابعین: الثَّوْرِيُّ، عَنْ ذَكْرِيَّا، وَاسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ \*\*\* امام شعیبی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے قول کی مانند مقول ہے۔

**11474 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَاسِينَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءِ الْخِرَاسَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَهَوَ كَمَا قُلْتَ

\*\*\* ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ اُس نے یہ کہا تھا: ہر وہ عورت جس کے ساتھ میں شادی کروں تو اُسے تین طلاقیں ہیں تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: وہ اسی طرح ہو جائے گا جس طرح تم نے کہا ہے۔

**11475 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ: كُلُّ امْرَأَةٍ اتَزَوْجَهَا فَهِيَ طَالِقٌ، وَكُلُّ امَةٍ اشْتَرِيَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ قَالَ: هُوَ كَمَا قَالَ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ: أَوْ لَيْسَ قَدْ جَاءَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ قَالَ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ، وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا بَعْدَ الْمِلْكِ؟ قَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ امْرَأَةً فَلَانِ طَالِقٌ، وَعَبْدُ فَلَانِ حُرٌّ

\*\*\* زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو یہ کہتا ہے: میں نے جس بھی عورت کے ساتھ شادی کی تو اسے طلاق ہے اور میں نے جس بھی کنیز کو خرید لیا تو وہ آزاد شمار ہوگی زہری کہتے ہیں: وہی حکم ثابت ہوگا جو اس نے بیان کیا ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: کیا بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات منقول نہیں ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے غلام آزاد کرنا نہیں ہوتا۔ تو زہری نے جواب دیا: آدمی کے اس قول کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں کی عورت کو طلاق ہے یا فلاں کے غلام آزاد ہیں۔

### بَابُ كَيْفِ الظَّهَارِ؟

#### باب: ظہار کیسے ہوگا؟

**11476 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الظَّهَارُ هُوَ أَنْ يَقُولَ: هِيَ عَلَيَّ كَأُمِّي؟ قَالَ: "نَعَمْ، هُوَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى (يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (المجادلة: 3)"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ظہار یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: یہ عورت میرے لیے میری ماں کی طرح ہے! انہوں نے جواب دیا: یہ وہی چیز ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے: "وہ لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ ظہار کر لیتے ہیں۔"

**11477 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا) (المجادلة: 3) قَالَ: جَعَلَهَا عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ، ثُمَّ يَعُودُ فَيُظَاهِرُ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ

\*\*\* قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"پھر انہوں نے جو کہا ہے وہ اسے پلٹنا چاہتے ہوں۔"

قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو اپنے لیے اپنی ماں کی پشت کی مانند قرار دے اور پھر وہ واپس آ کر دوبارہ ظہار کرے تو ایسی صورت میں غلام آزاد کرنا ہوگا۔

**11478 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي قَوْلِهِ: (ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا) (المجادلة: 3) قَالَ: الْوَاطِئُ إِذَا تَكَلَّمَ بِالظَّهَارِ الْمُنْكَرِ وَالزُّورِ فَحَبِثَ، فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:



”پھر انہوں نے جو کہا ہے وہ اُسے پلٹنا چاہتے ہوں۔“

تو طاؤس فرماتے ہیں: جب صحبت کرنے والا شخص ظہار کے بارے میں کلام کرے جو منکر اور جھوٹ ہوتا ہے اور پھر وہ حادث ہو جائے تو اُس پر کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**11479 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ طَلَاؤُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ الظَّهَارِ، وَظَاهَرِ رَجُلٍ فِي الْإِسْلَامِ، وَهُوَ يُرِيدُ الطَّلَاقَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ الْكُفَّارَةَ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے رواج میں طلاق کی ایک صورت ظہار تھی اسلام میں بھی ایک شخص نے ظہار کیا وہ طلاق دینے کا ارادہ رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کفارہ دینے کا حکم نازل کیا۔

### بَابُ التَّظَاهَرِ بِذَاتِ مَحْرَمٍ

باب: کسی محرم رشتہ دار عورت کے ساتھ (بیوی کو تشبیہ دے کر) ظہار کرنا

**11480 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ بِذَاتِ مَحْرَمٍ ذَاتَ رَحِمٍ، أَوْ أُخْتٍ مِنْ رِضَاعَةٍ كُلِّ ذَلِكَ كَأَمِّهِ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يُكْفَرَ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتہ دار عورت کا نام لے کر ظہار کرے یا اپنی رضاعی بہن کی طرف منسوب کر کے ظہار کرے جبکہ وہ رشتہ دار عورت اُس کے لیے ماں کی طرح (محرم ہو) تو اُس آدمی کی بیوی اُس کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ آدمی کفارہ ادا نہیں کرتا۔

**11481 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ فَجَعَلَ امْرَأَتَهُ كَأَمْرًا لَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا فَنَرَى أَنْ يُكْفَرَ كُفَّارَةَ الظَّهَارِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جو شخص ظہار کرتے ہوئے اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت کی مانند قرار دے جس عورت کے ساتھ نکاح کرنا اُس کے لیے حلال نہیں ہے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شخص ظہار کا کفارہ ادا کرے گا۔

**11482 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ بِذَاتِ مَحْرَمٍ فَهُوَ ظَاهَرٌ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتہ دار عورت کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرے تو یہ ظہار شمار ہوگا۔

**11483 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ بِذَاتِ

مَحْرَمٍ أُخْتٍ، أَوْ خَالَةٍ أَوْ عَمَةٍ، فَهُوَ ظَاهَرٌ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتہ دار عورت کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرے خواہ وہ بہن ہو یا

خالہ ہو یا پھوپھی ہو تو یہ ظہار شمار ہوگا۔

**11484 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ مِنْ

كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ فَهُوَ ظَهَارٌ، ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی بھی محرم رشتہ دار عورت کا نام لے کر ظہار کرے تو یہ ظہار شمار ہوگا۔ راوی نے

یہ بات ابواسحاق اور محمد بن سالم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**11485 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ بِذَاتِ مَحْرَمٍ،

فَهُوَ ظَهَارٌ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرے تو یہ ظہار شمار ہوگا۔

**11486 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سِئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ بِنْتِ خَالِهِ قَالَ:

لَيْسَ بِظَهَارٍ، إِنَّمَا الظَّهَارُ مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی خالہ زاد بہن کے ساتھ تشبیہ

دے کر ظہار کرتا ہے تو عطاء نے کہا: یہ ظہار شمار نہیں ہوتا؛ ظہار صرف محرم عورتوں کے ساتھ تشبیہ دے کر ہوتا ہے۔

**11487 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَالَ رَجُلٌ: إِنْ فَعَلْتُ

كَذَا وَكَذَا فَأَمَرْتُهُ عَلَيْهِ كَأَمِهِ، ثُمَّ فَعَلَهُ قَالَ: ذَلِكَ النَّظَاهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص

یہ کہے کہ اگر میں نے یہ یہ کام کیا تو اُس کی بیوی اُس کے لیے اُس کی ماں کی مانند ہوگی اور پھر وہ شخص وہ کام کر لیتا ہے تو عطاء نے

جواب دیا: یہ ظہار کرنا شمار ہوگا۔

**11488 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ حَبِثَ فَعَلَيْهِ الظَّهَارُ، وَإِنْ لَمْ يَحْبَثْ فَلَا

شَيْءٌ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر وہ شخص حائض ہو جاتا ہے تو اُس پر ظہار لازم ہو جائے گا اور اگر وہ حائض

نہیں ہوتا تو کوئی بھی چیز لازم نہیں ہوگی۔

## بَابُ الظَّهَارِ بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب: کھانے یا پینے (کی چیز کے ساتھ تشبیہ دے کر) ظہار کرنا

**11489 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ ظَاهَرَ بِغَيْرِ التَّسَاءِ، بِطَعَامٍ أَوْ

شَرَابٍ أَوْ عَمَلٍ مَا كَانَ، فَإِنْ فَعَلَهُ كَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد عورتوں کی بجائے کسی اور چیز کے ساتھ تشبیہ

دے کر جیسے کھانے یا پینے کی چیز کے ساتھ یا کسی اور عمل کے ساتھ تشبیہ دے کر ظہار کرتا ہے اور بعد میں آدمی وہ کام کر لیتا ہے تو کیا وہ اپنی قسم کا کفارہ دے گا؟ (یہاں عطاء کا جواب متن میں مذکور نہیں ہے یا متن کے الفاظ میں کمی و بیشی ہے)۔

**11490 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ طَعَامًا أَنْ يَأْكُلَهُ ثُمَّ أَكَلَهُ كَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ

\*\*\* طَاوُس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: جب کوئی آدمی اپنے اوپر کوئی کھانا حرام کر لے اور پھر اُسے کھالے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے گا۔

**11491 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ طَعَامًا أَنْ يَأْكُلَهُ، ثُمَّ أَكَلَهُ كَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ

\*\*\* قَتَادَةَ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے اوپر کسی چیز کو کھانا حرام قرار دیدے اور پھر وہ اُس کو کھالے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے گا۔

**11492 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَنْ حَرَّمَ طَعَامًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ، وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ مَعَ التَّحْرِيمِ

\*\*\* امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو شخص کھانے کی کسی چیز کو حرام قرار دے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی، ایسے شخص پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا، انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ نے چیز کو حرام قرار دینے کے ہمراہ حلف اٹھایا تھا۔

### بَابُ (مَنْ قَبِلَ أَنْ يَتِمَّاسًا) (المجادلة: 3)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھولیں"

**11493 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (مَنْ قَبِلَ أَنْ يَتِمَّاسًا) (المجادلة: 3)

قَالَ: الْوُقَاعُ نَفْسُهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھولیں"

تو عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔

**11494 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ: الْوُقُوعُ

نَفْسُهُ

\*\*\* عمرو اور عبد الکریم نے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے کہ اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔

**11495 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: الْوِقَاعُ نَفْسُهُ

\*\*\* زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔

### بَابُ مَا يَرَى الْمُتَظَاهِرُ مِنْ أَمْرَاتِهِ

باب: ظہار کرنے والا شخص اپنی بیوی کے جسم کو کس حد تک دیکھ سکتا ہے؟

**11496 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا يَحِلُّ لِلْمُتَظَاهِرِ مِنْ

أَمْرَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُكْفِّرَ؟ قَالَ: يَقْبَلُ، وَيُبَاشِرُ، إِنَّمَا ذَكَرَ أَنْ يَتِمَّاسًا، قُلْتُ: أَفِيَقْضَى حَاجَتَهُ دُونَ فَرْجِهَا؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ يَضُرُّهُ إِلَّا الْوِقَاعُ نَفْسُهُ، قُلْتُ: أَلَا تَنْزِلُهَا بِمَنْزِلَةِ الْبَنَى تَطْلُقُ مَا لَمْ تُرَاجَعْ؟ قَالَ: لَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: ظہار کرنے والے شخص کے لیے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی عورت کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ عطاء نے جواب دیا: وہ اُس کا بوسہ لے سکتا ہے اُس کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھو سکتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ عورت کی شرمگاہ کے علاوہ اپنی حاجت کو پورا کر سکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: میرے خیال میں یہ چیز آدمی کو نقصان نہیں پہنچائے گی، البتہ صحبت کرنے کا حکم مختلف ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اُس عورت کو اُس عورت کی مانند قرار نہیں دیں گے جسے طلاق دیدی گئی ہو اور اُس سے رجوع نہ کیا جاسکتا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**11497 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ هَلْ يَرَى

مِنْ شَعْرِهَا؟ أَوْ تَنَكِّشُفُ عِنْدَهُ قَبْلَ أَنْ يُكْفِّرَ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا نَهَى عَنِ الْوِقَاعِ حَتَّى يُكْفِرَ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے، کیا وہ شخص اُس عورت کے بال دیکھ سکتا ہے؟ یا کفارہ ادا کرنے سے پہلے وہ عورت اُس شخص کی موجودگی میں بے پردہ ہو سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ کفارہ کی ادائیگی سے پہلے صحبت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

**11498 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُبَاشِرَ

الْمُتَظَاهِرُ وَيَقْبَلَ

\*\*\* ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ظہار کرنے والا شخص مباشرت کر لے یا

بوسہ دے۔

### بَابُ التَّكْفِيرِ قَبْلَ أَنْ يَتِمَّاسًا

باب: صحبت کرنے سے پہلے کفارہ ادا کیا جائے گا

**11499 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْعِتْقُ، وَالطَّعَامُ، وَالصِّيَامُ فِي

الظَّهَارِ، كُلُّ ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتِمَّاسَا

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ظہار (کے کفارہ) میں غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا یا روزہ رکھنے کا کفارہ ان میں سے ہر ایک کام صحبت کرنے سے پہلے ہوگا (یعنی کفارہ پہلے ادا کیا جائے گا)۔

11500 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: الْعِتْقُ فِي الظَّهَارِ، وَالطَّعَامُ،

وَالصِّيَامُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتِمَّاسَا

\*\*\* زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: ظہار کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا یا روزہ رکھنا صحبت کرنے سے پہلے ہوگا۔

بَابُ الْمُظَاهِرِ يَصُومُ ثُمَّ يُوسِرُ لِلْعِتْقِ

باب: ظہار کرنے والا شخص (کفارہ کے طور پر) روزہ رکھ رہا ہو

اور پھر وہ غلام آزاد کرنے کے قابل ہو جائے

11501 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ صَامَ حَتَّى تَبْقَى سَاعَةٌ مِنَ

الشَّهْرِ، ثُمَّ أَيْسَرَ لِلْعِتْقِ أَعْتَقَ عِلْمًا غَيْرَ رَأْيِ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو اور یہاں تک کہ دو ماہ گزرنے میں کچھ ہی عرصہ باقی رہ جائے اور پھر آدمی غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے تو وہ غلام آزاد کرے گا (روزوں کا کفارہ قبول نہیں ہوگا) یہ بات علمی طور پر ثابت ہے رائے سے ثابت نہیں ہے۔

11502 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: إِذَا أَيْسَرَ لِعِتْقِ رَقَبَةٍ

قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ أَعْتَقَ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب آدمی غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے اس سے پہلے کہ وہ اپنے روزے مکمل کرے تو پھر وہ غلام آزاد کرے گا (یعنی روزوں کا کفارہ مقبول نہیں ہوگا)۔

11503 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ يَقُولُ: إِذَا أَيْسَرَ لِعِتْقِ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ

صَوْمَهُ أَعْتَقَ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے روزے مکمل کرنے سے پہلے غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے تو وہ غلام آزاد کرے گا۔

11504 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُظَاهِرِ يَصُومُ ثُمَّ يُوسِرُ

لِلْعِتْقِ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ: يَنْهَدِمُ الصِّيَامُ مَتَى مَا أَيْسَرَ

\*\*\* حسن بصری نے ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو (کفارہ کی ادائیگی کے طور پر) روزے رکھ رہا ہو اور پھر وہ اپنے روزے مکمل کرنے سے پہلے غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے تو حسن بصری بیان کرتے ہیں: سابقہ روزے کا عدم قرار دیئے جائیں گے جب آدمی (غلام آزاد کرنے پر) قادر ہو جائے گا۔

**11505 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: إِذَا صَامَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ

ثُمَّ وَجَدَ الْكَفَّارَةَ أَطْعَمَ

\*\*\* حکم بن عتیہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی قسم کے کفارہ میں روزہ رکھے اور پھر وہ (کھانا کھلانے) کے کفارہ کی گنجائش پائے تو وہ کھانا کھلائے گا۔

**11506 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَفَتَادَةَ، قَالَا: إِذَا صَامَ شَهْرًا ثُمَّ أَيْسَرَ

لِرُقْبَةٍ، فَإِنْ شَاءَ مَضَى فِي صَوْمِهِ، وَإِنْ شَاءَ اعْتَقَ رَقَبَةً

\*\*\* زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی ایک ماہ تک روزہ رکھے اور پھر وہ غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے تو اگر وہ چاہے تو اپنے روزے کو جاری رکھے اور اگر چاہے تو غلام آزاد کر دے۔

**11507 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَحَمَّادٍ، قَالَا: إِذَا

صَامَ شَهْرًا ثُمَّ أَيْسَرَ قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ الصِّيَامَ لِلْعَتَقِ اعْتَقَ قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: لَوْ صُمْتُ ثَمَانِيَّةً وَخَمْسِينَ يَوْمًا ثُمَّ قَدَرْتُ لَا أَعْتَقُ

\*\*\* حکم اور حماد بیان کرتے ہیں: جب آدمی ایک ماہ روزے رکھ لے اور پھر وہ روزے مکمل کرنے سے پہلے غلام آزاد کرنے کے قابل ہو جائے تو وہ غلام آزاد کرے گا۔

حکم بیان کرتے ہیں: اگر میں نے اٹھاون روزے رکھ لیے ہوں اور پھر میں (غلام آزاد کرنے پر) قادر ہو جاؤں تو میں غلام آزاد کروں گا۔

**11508 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَوْ غَيْرِهِ فِي الْمُظَاهِرِ

يَصُومُ ثُمَّ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ صَوْمُهُ قَالَ: يَهْدِمُ الصَّوْمَ قَالَ: وَإِنْ أَطْعَمَ بَعْضَ الْمَسَاكِينِ، ثُمَّ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَلَا يَنْهَدِمُ، وَلَكِنْ لِيُطْعِمَ مَا بَقِيَ

\*\*\* حسن بصری اور دیگر حضرات نے ظہار کرنے والے شخص کے (کفارہ کے طور پر) روزہ رکھنے کے بیان میں یہ بیان کیا ہے کہ اگر وہ اپنے روزے مکمل کرنے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو سابقہ روزے کا عدم قرار دیئے جائیں گے اور اگر وہ کچھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو وہ کھلایا ہوا کھانا کا عدم قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ وہ باقی رہ جانے والے کھانے کو کھلا دے گا۔

## بَابُ يَصُومُ فِي الظَّهَارِ شَهْرًا ثُمَّ يَمْرُضُ

باب: جو شخص ظہار کے (کفارہ میں) ایک ماہ کے روزے رکھ لے اور پھر وہ بیمار ہو جائے

**11509 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَصُومُ شَهْرًا فِي الظَّهَارِ ثُمَّ يَمْرُضُ فَيَفْطِرُ قَالَ: فَلْيَسْتَأْنِفْ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيَّ: فَأَفْطَرُ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ، ثُمَّ بَدَتِ الشَّمْسُ قَالَ: يُبْدِلُ يَوْمًا مَكَانَهُ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ظہار (کفارہ) میں ایک ماہ روزے رکھتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے اور روزے رکھنا ترک کر دیتا ہے تو زہری نے بیان کیا: وہ از سر نو روزے رکھے گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اگر وہ ابر آلود دن میں (افطاری کا وقت ہونے سے پہلے ہی) روزہ ختم کر دیتا ہے اور پھر سورج سامنے آ جاتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) زہری نے جواب دیا: وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے گا۔

**11510 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَسَأَلْتُ عَطَاءَ الْخُرَّاسَانِيَّ، فَقَالَ: كُنَّا نَرَى أَنَّهُ مِثْلُ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى كَتَبْنَا فِيهِ إِلَى إِخْوَانِنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، فَكَتَبُوا إِلَيْنَا أَنَّهُ يَسْتَقْبِلُ، قَالَ مَعْمَرٌ: "وَكَانَ الْحَكَمُ بِنِ عَتِيْبَةَ يَقُولُ: يَسْتَأْنِفُ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی مثال رمضان کے مہینہ کی مانند ہوگی یہاں تک کہ ہم نے کوفہ سے تعلق رکھنے والے اپنے بھائیوں کی طرف اس بارے میں خط بھی لکھ دیا، تو انہوں نے ہمیں جوابی خط میں لکھا کہ ایسا شخص از سر نو روزے رکھنے شروع کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایسا شخص از سر نو روزے رکھنے شروع کرے گا۔

**11511 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَسْتَأْنِفُ

صِيَامَهُ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایسا شخص از سر نو روزے رکھنے شروع کرے گا۔

**11512 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:

يَسْتَأْنِفُ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: وہ از سر نو روزے رکھے گا۔

**11513 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: يَقْضِي، وَلَا يَسْتَأْنِفُ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: وہ (ایک دن کی) قضاء کر لے گا اور از سر نو روزے نہیں رکھے گا۔

**11514 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مُتَّابِعِينَ



كَمَا قَالَ اللَّهُ يَقُولُ: فَإِنْ أَفْطَرَ بَيْنَهُمَا اسْتَأْنَفَ، وَبِهِ يَأْخُذُ سُفْيَانُ

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: یہ روزے لگا تا رکھے جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ سعید یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص درمیان میں کوئی ایک روزہ ترک کر دیتا ہے تو وہ از سر نو روزے رکھے گا۔ سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11515 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُلُّ صَوْمٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ مُتَابِعٌ إِلَّا قِضَاءَ رَمَضَانَ

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: قرآن میں جس بھی روزہ کا ذکر ہے اُسے لگا تا رکھا جائے گا، البتہ رمضان کی قضاء کا حکم مختلف ہے۔

**11516 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ: كُنَّا يُرْتَحَصَانِ فِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ لَهُ عَذْرٌ، وَيَقُولَانِ: يَقْضَى

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے اس بارے میں رخصت دی ہے کہ جب آدمی کو کوئی عذر لاحق ہو تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (درمیان میں چھوڑے جانے والے روزہ کی) وہ قضاء کر لے گا۔

**11517 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا مَرِضَ فَأَفْطَرَ قَضَى، وَلَمْ يَسْتَأْنَفْ

\*\*\* اسماعیل بن ابوالخالد نے امام شعیبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی بیمار ہو جائے اور روزہ ترک کر دے تو وہ قضاء کر لے گا، از سر نو روزے نہیں رکھے گا۔

**11518 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الرَّجُلِ يَصُومُ الشَّهْرَيْنِ الْمُتَابِعَيْنِ ثُمَّ يَمْرُضُ قَالَ: يُتِمُّ عَلَى مَا مَضَى، وَلَا يَسْتَأْنَفُ، قِيلَ لِمَعْمَرٍ: جَعَلَ بَيْنَهُمَا شَهْرَ رَمَضَانَ، أَوْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: يَدْخُلُ فِي قَوْلِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ

\*\*\* ابن ابونعجم، مجاہد کا یہ بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے تو مجاہد کہتے ہیں: وہ جتنے روزے گزر چکے تھے اُن کو مکمل کرے گا اور از سر نو روزے نہیں رکھے گا۔

معمر سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ اگر ان روزوں کے درمیان میں رمضان کا مہینہ آ جاتا ہے یا قربانی کا دن آ جاتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: ان لوگوں اور اُن لوگوں کے قول کے مطابق وہ اس میں داخل ہوگا۔

**11519 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ جَعَلَ بَيْنَهُمَا شَهْرَ رَمَضَانَ، أَوْ يَوْمَ النَّحْرِ لَمْ يُوَالِ حِينَئِذٍ يَقُولُ: يَسْتَأْنَفُ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: اگر اُن روزوں کے درمیان میں رمضان کا مہینہ یا قربانی کا دن آ جاتا ہے تو پھر وہ مسلسل

نہیں رہے گا، عطاء کہتے ہیں: وہ شخص از سر نو روزے رکھے گا۔

**11520 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: إِذَا مَرِضَ آتَمَ عَلَى مَا مَضَى، وَلَا يَسْتَأْنِفُ \*\*\* ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی بیمار ہو جائے تو جتنے روزے گزر چکے تھے وہ انہیں مکمل کر لے گا، وہ از سر نو روزے نہیں رکھے گا۔

**11521 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا صَامَ الْمُظَاهِرُ فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ صَامَ شَهْرَيْنِ، إِنْ كَانَا سِتِّينَ يَوْمًا، أَوْ تِسْعَةً وَخَمْسِينَ يَوْمًا، أَوْ ثَمَانِيَةَ وَخَمْسِينَ يَوْمًا، فَإِذَا لَمْ يَصُمْ فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ عَدَّ سِتِّينَ يَوْمًا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب ظہار کرنے والا شخص پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرے تو وہ مسلسل دو ماہ روزے رکھے گا خواہ وہ ساٹھ دن بنیں یا انٹھ دن بنیں یا اٹھاون دن بنیں، لیکن جب اُس نے پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزے رکھنے شروع نہیں کیے تھے تو پھر وہ ساٹھ دن کی تعداد پوری کرے گا۔

## بَابُ الْمَوَاقِعَةِ لِلتَّكْفِيرِ

باب: کفارہ ادا کرنے والے شخص کا بیوی کے ساتھ صحبت کر لینا

**11522 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيلَ لِعَطَاءٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: رَجُلٌ تَظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَلَمْ يُكْفِرْ حَتَّى أَصَابَهَا قَالَ: بِنَسْ مَا صَنَعَ، يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ، ثُمَّ لِيَعْتَزِلَ لَهَا حَتَّى يُكْفِرَ، قُلْتُ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ حَدٍّ أَوْ شَيْءٍ؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا اور پھر اُس نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی تو عطاء فرماتے ہیں: اُس نے جو کچھ کیا وہ بُرا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا اور کفارہ ادا کرنے تک اپنی بیوی سے الگ رہے گا۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ایسے شخص پر کوئی حد یا کوئی اور سزا لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے!

**11523 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ قَالَ: كَفَّارَةُ وَاحِدَةٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا

\*\*\* ابو مجلز بیان کرتے ہیں: ایسی صورت میں ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11524 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا:

كَفَّارَةً وَاحِدَةً، وَيَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ

\*\*\* امام شافعی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: (ایسی صورت حال میں) ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور وہ شخص اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے گا۔

**11525 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَأَصَابَهَا قَبْلُ أَنْ يُكْفَرَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ حَجَلَيْهَا، أَوْ قَالَ سَاقَيْهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَعْتَزِلْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ تَعَالَى.

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیا اور پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لی، اُس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: تم نے آخر ایسا کیوں کیا؟ اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! میں نے چاند کی روشنی میں اُس کی پنڈلیاں دیکھیں (تو مجھے خود پر قابو نہیں رہا) نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: تم اُس عورت سے الگ رہو جب تک تم وہ کام نہیں کر لیتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

**11526 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ سے منقول ہے۔

**11527 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ:

أَنَّ رَجُلًا تَظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَأَصَابَهَا قَبْلُ أَنْ يُكْفَرَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّارَةٍ وَاحِدَةٍ \*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا اور پھر کفارہ کی ادائیگی سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو ایک ہی کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

**11528 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ صَخْرِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ جَعَلَ أَمْرَاتَهُ عَلَيْهِ كَظْهَرِ امْرَأَةٍ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَسَمِنَتْ وَتَرَبَّعَتْ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فِي التَّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنَّهُ يُعْظَمُ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَعْتِقَ رَقَبَةً؟ فَقَالَ: لَا قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ: لَا قَالَ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فَرُوءُ بْنُ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعِرْقَ، وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا فَلْيُطْعِمْهُ سِتِينَ مِسْكِينًا، فَقَالَ: أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنِّي؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّي قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِكَ

\*\*\* ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت سلمان بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو اپنے لیے اپنی ماں کی پشت کی مانند قرار دیا (یعنی اُس عورت کے ساتھ ظہار کر لیا) یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ آ گیا تو وہ عورت مولیٰ تازی ہو گئی تو رمضان کے مہینہ کے درمیان میں ہی انہوں نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں اپنا یہ جرم بہت بڑا لگ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو بن فروہ! تم اسے کھجوروں کے ٹوکرا دے دو۔ راوی کہتے ہیں: وہ ایک ایسا ٹوکرا تھا جس کے اندر پندرہ صاع یا شاید سولہ صاع کھجوریں آتی تھیں تاکہ ان کھجوروں کو ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے۔ تو اُن صاحب نے عرض کی: کیا اپنے سے زیادہ غریب شخص کو صدقہ کروں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہم سے زیادہ اس کا ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے آپ نے فرمایا: تم اسے اپنے گھر لے جاؤ۔

**11529 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَطْعِمُهُمْ جَمِيعًا، لَا يَنْبَغِي أَنْ تُفَرِّقَهُمْ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: تم اُن سب کو کھلا دو یہ مناسب نہیں ہے کہ تم انہیں الگ الگ کرو۔

**11530 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

**11531 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: كَفَّارَتَانِ، وَكَانَ

قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ

\*\*\* قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: دو کفارے لازم ہوں گے۔ قتادہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ الْمُظَاهَرِ يَمُوتُ أَحَدُهُمَا قَبْلَ التَّكْفِيرِ

باب: جب آدمی نے ظہار کیا ہو اور میاں بیوی میں سے کوئی ایک

کفارہ کی ادائیگی سے پہلے انتقال کر جائے

**11532 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ ثُمَّ مَاتَ، أَوْ

مَاتَتْ وَلَمْ يُكْفَرْ؟ قَالَ: هِيَ امْرَأَتُهُ، يَتَوَارَتَانِ، وَلَا تُكْفَرُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے پھر اُس

شخص کا یا اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس مرد نے ابھی کفارہ ادا نہیں کیا تھا تو عطاء نے جواب دیا: وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے البتہ وہ کفارہ ادا نہیں کرے گا۔

**11533 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَغَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فِي الْمُظَاهَرِ يَمُوتُ أَحَدُهُمَا قَالَ: يَرِثُهَا، وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ

\*\*\* حسن بصریؒ ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب میاں بیوی میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے تو مرد عورت کا وارث بنے گا اور اب اس مرد پر کفارہ کی ادائیگی لازم نہیں رہے گی۔

**11534 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَرِثُهَا وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ، وَحِسَابُهُ عَلَى رَبِّهِ

\*\*\* ابراہیم نخعیؒ بیان کرتے ہیں: مرد عورت کا وارث بنے گا لیکن اس پر کفارہ کی ادائیگی لازم نہیں رہے گی اور اس کا حساب اس کے پروردگار کے ذمہ ہوگا۔

**11535 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُكْفَرُ ثُمَّ يَرِثُهَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ شخص کفارہ ادا کرے گا اور پھر اس عورت کا وارث بنے گا۔

**11536 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

يُكْفَرُ، وَيَرِثُهَا، قَالَ الْحَكَمُ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَتَوَارَثَانِ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ

\*\*\* حکم نے امام شعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ شخص کفارہ ادا کرے گا اور اس عورت کا وارث بنے گا۔

حکم بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعیؒ یہ فرماتے ہیں: وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور اس شخص پر کفارہ کی ادائیگی لازم نہیں رہے گی۔

## بَابُ الْمُظَاهَرِ يُطَلِّقُ قَبْلَ أَنْ يُكْفِرَ

باب: ظہار کرنے والا شخص اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے (عورت کو) طلاق دیدے

(تو کیا حکم ہوگا؟)

**11537 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ تَظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ، ثُمَّ لَمْ

يُكْفِرَ حَتَّى طَلَّقَهَا، فَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ فُجُورًا، ثُمَّ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا، أَوْ مَاتَ عَنْهَا، فَرَأَى أَنَّهَا زَوْجَهَا

الْأَوَّلُ قَالَ: فَلَا يَمَسُّهَا حَتَّى يُكْفِرَ

\*\*\* ابن جریجؒ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرتا ہے پھر وہ کفارہ ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور اس کی عدت بھی گزر جاتی ہے پھر وہ عورت دوسری شادی کر لیتی ہے اور اس کے ساتھ صحبت بھی ہو جاتی ہے پھر اس کا دوسرا شوہر اسے طلاق دے دیتا ہے یا اسے چھوڑ کر مر جاتا ہے اور اس عورت کا پہلا شوہر دوبارہ اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا کہ وہ اس عورت کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہیں کرے

گا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا۔

**11538 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ، ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَمَاتَ عَنْهَا، أَوْ طَلَّقَهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ نِكَاحَهَا قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظَّهَارِ

\*\*\* زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرتا ہے اور پھر اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے، پھر وہ عورت دوسری شادی کرتا ہے اور دوسرا شوہر انتقال کر جاتا ہے یا اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو پہلا شوہر دوبارہ اُس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس شخص پر ظہار کے کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**11539 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمُظَاهَرِ يُطَلِّقُ قَبْلَ أَنْ يُكْفِّرَ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ: لَا يُجَامِعُهَا حَتَّى يُكْفِّرَ

\*\*\* سفیان ثوری ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو کفارہ ادا کرنے سے پہلے طلاق دے دیتا ہے اور پھر رجوع کر لیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: وہ اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا۔

**11540 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُجَامِعُهَا حَتَّى يُكْفِّرَ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا۔

**11541 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا ظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ، ثُمَّ طَلَّقَهَا، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ فَمَاتَ عَنْهَا أَوْ طَلَّقَهَا، ثُمَّ رَاجَعَهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظَّهَارِ. قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ أَيْضًا يَرَوِي مِثْلَ قَوْلِهِ هَذَا، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَمَّا مَطَرُ الْوَرَّاقِ فَذَكَرَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَةَ الظَّهَارِ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرے اور پھر اُسے طلاق دیدے اور پھر اُسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جائے پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے اور پھر اُس دوسرے شخص کا انتقال ہو جائے یا وہ اُس عورت کو طلاق دیدے اور پھر پہلا شخص اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لے (یعنی دوبارہ شادی کر لے) تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس شخص پر ظہار کے کفارہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

قتادہ نے اس بارے میں حسن بصری کا قول بھی اس کی مانند نقل کیا ہے۔

معمر بن رباح نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُس شخص پر ظہار کے کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

## بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَفْعَلُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً، وَتَنْقُضِي الْعِدَّةَ، ثُمَّ تَعْمَلُ مَا حَلَفَ

باب: جو شخص یہ قسم اٹھاتا ہے کہ اگر اُس نے یہ کام کیا تو اُس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوں! اور پھر وہ عورت کو ایک طلاق دیتا ہے اور پھر اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے اُس کے بعد وہ کام کر لیتا ہے جس کے بارے میں اُس نے یہ کام اٹھائی تھی

**11542 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ عَلَى امْرَأَتِهِ ثَلَاثًا أَنْ لَا تَدْخُلَ دَارَ فُلَانٍ، ثُمَّ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا نَكَحَهَا، ثُمَّ دَخَلَتِ الدَّارَ الَّتِي حَلَفَ أَنْ لَا تَدْخُلَهَا، فَلَمْ يَرَهُ الْحَسَنُ شَيْنًا إِذَا كَانَ ذَلِكَ، عَنْ فُرْقَةَ وَنِكَاحٍ يَقُولُ: قَدْ انْهَدَمَ قَوْلُهُ بِالْفُرْقَةِ، وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهَذَا

\*\*\* قنادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ قسم اٹھاتا ہے کہ اگر اُس کی بیوی فلاں کے گھر میں داخل ہوئی تو اُس کی بیوی کو تین طلاقیں ہیں، پھر وہ اُس عورت کو ایک طلاق دے دیتا ہے یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے، پھر ایک اور شخص اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے، پھر وہ عورت اُس گھر میں داخل ہوتی ہے جس کے بارے میں اُس کے شوہر نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اُس میں داخل نہیں ہوگی، تو حسن بصری کے نزدیک ایسی صورت حال میں کوئی بھی چیز لاگو نہیں ہوگی، جبکہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو چکی ہو اور پھر نکاح ہوا ہو۔ وہ یہ کہتے ہیں: علیحدگی کی وجہ سے اُس کا سابقہ قول کا عدم ہو چکا ہے۔ قنادہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11543 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يُوجِبُ أَشْبَاهَ هَذَا  
\*\*\* زہری نے ایسی صورت حال میں طلاق کو لازم قرار دیا ہے۔

**11544 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: إِنْ خَرَجْتَ مِنْ دَارِي هَذِهِ فَانْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، ثُمَّ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَرَجَتْ قَالَ: لَا أَرَى أَنْ يَخْطُبَهَا، وَلَا يَنْكِحَهَا، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\*\* زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ اگر تم میرے اس گھر سے باہر گئیں تو تمہیں تین طلاقیں ہیں، پھر وہ اُس عورت کو ایک طلاق دے دیتا ہے یہاں تک کہ جب اُس عورت کی عدت گزر جاتی ہے تو وہ گھر سے باہر چلی جاتی ہے، تو زہری کہتے ہیں: میرے نزدیک اب وہ شخص اُس عورت کو شادی کا پیغام نہیں دے سکتا اور اُس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا، جب تک وہ عورت شادی کرنے (کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

**11545 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوْرِطِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ لَا تَدْخُلَ دَارًا، ثُمَّ طَلَّقَ



امْرَأَتَهُ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى مَضَتْ الْعِدَّةُ، ثُمَّ دَخَلَ الدَّارَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا قَالَ: لَا بَأْسَ، وَقَعَ الْحِنْثُ، وَلَيْسَتْ لَهُ بِأَمْرًا وَإِنْ دَخَلَ الدَّارَ بَعْدَ مَا يَتَزَوَّجُهَا، إِذَا كَانَتْ قَدْ بَانَ مِنْهُ بِالتَّطْلِيقَةِ الْأُولَى، فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ أَيْضًا

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو طلاق کی قسم اٹھا لیتا ہے اس بات پر کہ وہ عورت ایک گھر میں داخل نہیں ہوگی، پھر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے، پھر وہ عورت کو ایسے ہی رہنے دیتا ہے یہاں تک کہ عدت گزر جاتی ہے پھر وہ عورت اُس گھر میں داخل ہو جاتی ہے، پھر وہ شخص اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اس میں حرج نہیں ہے کیونکہ جس وقت طلاق سے متعلقہ ”حُث“ واقع ہوا تھا، اُس وقت وہ عورت اُس کی بیوی ہی نہیں تھی اور اگر وہ عورت اُس شخص کے اُس عورت کے ساتھ شادی کرنے کے بعد داخل ہوتی ہے جبکہ وہ اس سے پہلے ایک طلاق کے ذریعہ مرد سے بائندہ ہو چکی ہو تو بھی مرد پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

**11546 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: إِنْ فَعَلْتَ كَذَا، وَكَذَا فَهِيَ طَالِقٌ وَاحِدَةً، أَوْ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ لَمْ تَفْعَلْ ذَلِكَ حَتَّى طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا زَوْجَهَا الْأَوَّلَ فَفَعَلَتِ الَّذِي قَالَ: لَا يَقَعُ عَلَيْهِ حِنْثٌ، لِأَنَّ الثَّلَاثَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا

\*\*\* حسن بصری اور سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر تم نے ایسا اور ایسا کیا تو اُسے ایک طلاق ہے یا دو طلاقیں ہیں، اور پھر وہ عورت ایسا نہیں کرتی، یہاں تک کہ وہ مرد اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیتا ہے، پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے، وہ دوسرا شخص اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر اُسے طلاق دے دیتا ہے، پہلا شوہر پھر اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو وہ عورت وہ کام کرتی ہے جو اُس مرد نے کہا تھا، تو حسن بصری اور سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ اُس شخص پر حث لاگو نہیں ہوگا کیونکہ تین طلاقیں نے اس سے پہلے کے معاملات کو کالعدم کر دیا تھا۔

## بَابُ الظَّهَارِ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: نکاح سے پہلے ظہار کر لینا

**11547 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ أَمْرًا قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا قَالَ: يُكْفَرُ قَبْلَ أَنْ يُصَيِّهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے ہی ظہار کر لیتا ہے اور پھر اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے کفارہ ادا کرے گا۔

**11548 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ

ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَةٍ لَمْ يَنْكِحْهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظَّهَارِ

\*\*\* عبد الکریم جزری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو ایک عورت کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے جس کے ساتھ اُس نے نکاح نہیں کیا اور بعد میں اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے تو سعید بن مسیب نے فرمایا: اُس پر ظہار کا کفارہ لازم ہوگا۔

**11549 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ قَالَ:

عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظَّهَارِ

\*\*\* ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اُس شخص پر ظہار کا کفارہ لازم ہوگا۔

**11550 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

مُحَمَّدٍ: أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ امْرَأَةً عَلَيْهِ كَظْهَرِ أُمِّهِ إِنْ تَزَوَّجَهَا، فَسَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنْ تَزَوَّجَهَا فَلَا يَفْرُقُهَا حَتَّى يَكْفُرَ

\*\*\* سعید بن عمرو بن سلیم زرقی نے قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو اپنے لیے اپنی ماں کی پشت کی مانند قرار دے دیا کہ اگر اُس نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی (تو وہ عورت اُس کے لیے اُس کی ماں کی پشت کی مانند ہوگی) پھر اُس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر اُس شخص نے اُس عورت کے ساتھ شادی کر لی تو وہ اُس عورت کے قریب اُس وقت تک نہیں جائے گا جب تک کفارہ ادا نہیں کرتا۔

**11551 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الظَّهَارِ قَبْلَ النِّكَاحِ قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهِ الظَّهَارُ

\*\*\* سفیان ثوری نے نکاح سے پہلے ظہار کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اُس پر ظہار کا حکم لاگو ہو جائے گا۔

**11552 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَنَادَةَ، قَالَا: إِنْ ظَاهَرَ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَ فَلَيْسَ

بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَنْكِحَ

\*\*\* حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد نکاح کرنے سے پہلے ظہار کر لیتا ہے تو کوئی چیز لازم نہیں ہوگی جب وہ نکاح کرے گا اُس وقت لازم ہوگی۔

**11553 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ كَانَ

لَا يَرَى الظَّهَارَ قَبْلَ النِّكَاحِ شَيْئًا، وَلَا الطَّلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ شَيْئًا

\*\*\* عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ نکاح سے پہلے ظہار کو کچھ بھی نہیں سمجھتے اور نکاح سے پہلے طلاق کو بھی کچھ نہیں سمجھتے۔

## بَابُ الْمَظَاهِرِ مَرَارًا

### باب: کئی مرتبہ ظہار کرنے والے شخص کا حکم

11554 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ مَرَارًا، فَكَفَّارَةٌ

وَاحِدَةً

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر مرد اپنی بیوی کے ساتھ کئی مرتبہ ظہار کر لیتا ہے تو اس کا کفارہ ایک ہی

ہوگا۔

11555 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَنَادَةَ، وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، يَقُولَانِ: إِذَا ظَاهَرَ فِي

مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مَرَارًا، فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ ظَاهَرَ فِي مَجَالِسَ شَتَّى فَكَفَّارَاتُ شَتَّى، وَالْإِيمَانُ كَذَلِكَ \*\*\* معمر نے قتادہ اور عمرو بن دینار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ایک ہی محفل میں کئی مرتبہ ظہار کر لے تو اس پر ایک کفارہ لازم ہوگا اور اگر وہ مختلف محافل میں مختلف مرتبہ ظہار کرے تو اس پر مختلف کفارے لازم ہوں گے۔ قسم (کا کفارہ لازم ہونے) کا بھی یہی حکم ہے۔

11556 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا ظَاهَرَ مَرَارًا، وَإِنْ كَانَ

فِي مَجَالِسَ شَتَّى فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مَا لَمْ يُكْفِرْ، وَالْإِيمَانُ كَذَلِكَ. \*\*\* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص زیادہ مرتبہ ظہار کرتا ہے تو اگرچہ محافل مختلف ہوں پھر بھی کفارہ ایک ہی لازم ہوگا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا (اُس سے پہلے کیے گئے کئی مرتبہ کے ظہار کا کفارہ ایک ہی ہوگا)۔ قسم کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

11557 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ، قَالَ

مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، وَالْحَسَنَ يَقُولَانِ: فِي الْإِيمَانِ مِثْلُهُ، وَلَمْ يُلْغِنِي مَا قَالَا فِي الظَّهَارِ \*\*\* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بھی اس بارے میں حسن بصری کی مانند رائے رکھتے ہیں۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بتایا جس نے عکرمہ اور حسن بصری کو قسم کے بارے میں بھی اس کی مانند فتویٰ دیتے ہوئے سنا ہے لیکن مجھ تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ ظہار کے بارے میں ان دونوں حضرات نے کیا فرمایا ہے۔

11558 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الَّذِي

يُظَاهِرُ مَرَارًا، قَالَا: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ كَانَ فِي مَجَالِسَ شَتَّى فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مَا لَمْ يُكْفِرْ \*\*\* طاووس اور امام شعبی اُس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو کئی مرتبہ ظہار کر لیتا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں اس میں ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اگرچہ محافل مختلف ہوں پھر بھی جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا اُس وقت تک ایک ہی کفارہ

لازم ہوگا۔

**11559 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَوْ ظَاهَرَ خَمْسِينَ مَرَّةً، فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

\*\*\* طاؤس اور امام شعیبی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص پچاس مرتبہ ظہار کر لیتا ہے تو اُس پر صرف ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

**11560 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا ظَاهَرَ مِرَارًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ ظَاهَرَ فِي مَقَاعِدَ شَتَّى فَكَفَّارَاتُ شَتَّى، وَالْإِيمَانُ كَذَلِكَ

\*\*\* خلاص بن عمرو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد ایک مجلس میں ایک مرتبہ ظہار کرتا ہے تو ایک کفارہ لازم ہوگا اور اگر مختلف مجالس میں زیادہ مرتبہ ظہار کرتا ہے تو مختلف کفارے لازم ہوں گے، قسم کا بھی یہی حکم ہے۔

**11561 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا ظَاهَرَ رَجُلٌ مِنْ أَمْرَاتِهِ فِي مَجْلِسٍ شَتَّى، فَعَلَيْهِ كَفَّارَاتُ شَتَّى، وَإِنْ ظَاهَرَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِرَارًا فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَالْإِيمَانُ كَذَلِكَ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص مختلف محافل میں مختلف مرتبہ کسی عورت کے ساتھ ظہار کرے تو اُس پر مختلف کفارے لازم ہوں گے اور اگر وہ ایک ہی مجلس میں کئی مرتبہ ظہار کرے تو اُس پر ایک مرتبہ کفارہ لازم ہوگا، قسم کا بھی یہی حکم ہے۔

**11562 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "وَلَكِنَّا نَقُولُ: إِذَا أَرَادَ الْأَوَّلُ فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُغْلَظَ فَلِكُلِّ يَمِينٍ كَفَّارَةٌ، وَالْإِيمَانُ كَذَلِكَ"

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جب اُس نے پہلا ارادہ کیا تو ایک کفارہ لازم ہوگا اور اگر وہ یہ ارادہ رکھتا ہے تاکہ اسے پختہ کر دے تو ہر قسم پر ایک کفارہ لازم ہوگا اور قسم کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

### بَابُ الْمُظَاهَرِ مِنْ نِسَائِهِ فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

باب: ایک ہی جملہ کے ذریعہ تمام بیویوں سے ظہار کرنے والے شخص کا حکم

**11563 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ ظَاهَرَ مِنْ نِسَائِهِ، فَقَالَ: أَنْتَنَّ عَلَيْهِ كَأَمِّهِ قَالَ: "كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، فَإِنْ قَالَ: فَلَانَةُ عَلَيْهِ كَأَمِّهِ، وَفَلَانَةُ عَلَيْهِ كَأَمِّهِ لِأُخْرَى فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ"، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "وَأَقُولُ أَنَا: خُذُوا التَّظَاهَرَ بِالْإِيمَانِ".

\*\*\* ابن جریر نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی تمام بیویوں

کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ تم سب اُس کے لیے اُس کی ماں کی مانند ہو! تو عطاء نے جواب دیا: اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا لیکن اگر وہ یہ کہتا ہے کہ فلاں عورت اُس کے لیے اُس کی ماں کی مانند ہے اور فلاں عورت اُس کے لیے اُس کی ماں کی مانند ہے یعنی وہ دوسری بیوی کا تذکرہ الگ جملہ میں کرتا ہے تو اب اُس پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ تم لوگ ظہار کرنے کو بھی قسم اٹھانے کی طرح رکھو (یعنی اُس کا حکم بھی اُس کی مانند ہوگا)۔

**11564 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ،**

\*\*\* ہشام بن حسان نے حسن بصری کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

**11565 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ**

**جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الظَّهَارِ**

\*\*\* عطاء کے حوالے سے یہی بات بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

**11566 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:**

**أَتَى رَجُلٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَهُ ثَلَاثُ نِسَوَةٍ، فَقَالَ: أَتَنْتَ عَلَيْهِ كَطَهَّرَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ**

\*\*\* عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اُس

شخص کی تین بیویاں تھیں اُس نے یہ کہا: تم سب اُس کے لیے اُس کی ماں کی پشت کی مانند ہو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کفارہ لازم ہوگا۔

**11567 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ**

**الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ ثَلَاثِ نِسَوَةٍ زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ**

\*\*\* عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے اپنی

تین بیویوں کے ساتھ ظہار کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کفارہ لازم ہوگا۔

**11568 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: إِذَا ظَاهَرَ مِنْ أَرْبَعِ نِسَوَةٍ**

**فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ. قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: عَنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ كَفَّارَةٌ إِذَا ظَاهَرَ مِنْ نِسَائِهِ**

\*\*\* طاووس بیان کرتے ہیں: جب آدمی چار بیویوں کے ساتھ ظہار کر لے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

حکم بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی تمام بیویوں کے ساتھ ظہار کر لے تو اُن میں سے ہر بیوی کی طرف سے ایک کفارہ

لازم ہوگا۔

**11569 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا ظَاهَرَ مِنْ أَرْبَعِ نِسَوَةٍ فَارْبَعُ**

**كَفَّارَاتٍ**

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب آدمی چار بیویوں کے ساتھ ظہار کر لے تو چار کفارے لازم ہوں گے۔

**11570 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا ظَاهَرَ مِنْ نِسَائِهِ فَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ كَفَّارَةٌ، وَقَالَ غَيْرُ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ تُجْزِيهِ لِهِنَّ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی تمام بیویوں کے ساتھ ظہار کر لے تو ہر ایک بیوی کے لیے ایک کفارہ لازم ہوگا۔ قتادہ کے علاوہ دیگر راویوں نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ایک کفارہ اُن تمام بیویوں کے لیے کفایت کر جائے گا۔

## بَابُ الْمُظَاهِرِ تَمْضِي لَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

باب: جب ظہار کرنے والے شخص کو چار ماہ گزر جائیں

**11571 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُظَاهِرِ تَمْضِي لَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ: "لَيْسَ ذَلِكَ بِإِبْلَاءٍ، قِيلَ لَهُ (ذَلِكَ تَوْعْظُونَ بِهِ) (المجادلة: ۴) عُقُوبَةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الْإِبْلَاءِ عَلَى نَاحِيَةٍ قَالَ: وَقَالَ لِي فِي الظَّهَارِ مَا قَالَ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب ظہار کرنے والے شخص کو چار ماہ گزر جاتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔ اُن سے کہا گیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔"

تو کیا یہ عقوبت ہے؟ پھر ایلاء کے بارے میں ایک اور مقام پر اُس نے ارشاد فرمایا ہے۔  
ابن جریج کہتے ہیں: تو انہوں نے ظہار کے بارے میں وہی بات بیان کی جو وہ پہلے بیان کر چکے تھے اور انہوں نے ان دونوں (یعنی ظہار اور ایلاء) کے درمیان فرق کیا۔

**11572 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ إِبْلَاءٌ فِي تَظَاهِرٍ، وَلَا تَظَاهِرٌ فِي إِبْلَاءٍ

\*\*\* ابراہیم بن ابوبکر نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوتا اور ظہار ایلاء میں داخل نہیں ہوتا۔

**11573 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُظَاهِرِ تَمْضِي لَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ بِإِبْلَاءٍ، مَتَى كَفَّرَ فِيهِ امْرَأَتُهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ بِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَيْسَ لَهُ وَقْتُ

\*\*\* زہری نے ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جسے چار ماہ گزر چکے ہوں تو زہری کہتے ہیں: یہ چیز

ایلاء شمار نہیں ہوگی آدمی جب بھی کفارہ ادا کرے گا تو اُس کی بیوی اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی اس کے بارے میں وہی بات بیان کی ہے جو زہری کا قول ہے یعنی ایسے آدمی کے لیے کسی وقت کا تعین نہیں کیا گیا۔

**11574 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ كَظْهَرِ امِّهِ قَالَ: لَا يَكُونُ إِيْلَاءُ ظَهَارًا، وَلَا ظَهَارٌ إِيْلَاءً

\*\*\* داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے: اُس کی بیوی اُس کے لیے اُس کی ماں کی پشت کی مانند ہے! تو امام شعبی نے جواب دیا: ایلاء ظہار نہیں ہوگا اور ظہار ایلاء نہیں ہوگا۔

**11575 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ لِلظَّهَارِ وَقْتُ، مَتَى كَفَّرَ فِيهِ امْرَأَتُهُ

\*\*\* ابو معشر نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: ظہار کے لیے کسی وقت کا تعین نہیں ہے آدمی جب بھی کفارہ ادا کرے گا تو عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

**11576 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْنَاءِ: فِي رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى يَمُضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيْلَاءٌ

\*\*\* جابر بن زید نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو یہ چیز ایلاء شمار ہوگی۔

**11577 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هُوَ إِيْلَاءٌ

وَأَمَّا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ فَذَكَرَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُمَا قَالَا: لَيْسَ لِلظَّهَارِ وَقْتُ، مَتَى كَفَّرَ فِيهِ امْرَأَتُهُ

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار ہوگی۔

عثمان بن مطر نے یہ بات ذکر کی ہے کہ قتادہ نے حسن بصری اور سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ظہار کے لیے کسی وقت کا تعین نہیں ہے آدمی جب بھی کفارہ ادا کرے گا تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

**11578 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ طَلَا فُهِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الظَّهَارُ، وَالْإِيْلَاءُ، فَجَعَلَ اللَّهُ فِي الظَّهَارِ مَا سَمِعْتُمْ، وَجَعَلَ فِي الْإِيْلَاءِ مَا سَمِعْتُمْ

\*\*\* ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے درمیان طلاق کی ایک قسم ظہار کرنا اور ایلاء کرنا بھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ظہار کے بارے میں وہ حکم دیا جسے تم سن چکے ہو اور ایلاء کے بارے میں وہ حکم دیا جسے تم سن چکے ہو۔



## بَابُ هَلْ يُكْفَرُ الْمُظَاهِرُ إِذَا بَرَّ

باب: جب ظہار کرنے والا شخص قسم پوری کرے گا تو کیا وہ کفارہ دے گا؟

11579 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: إِذَا بَرَّ الْمُظَاهِرُ لَمْ يُكْفَرْ  
 \*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب ظہار کرنے والا شخص قسم پوری کرے گا تو وہ کفارہ ادا نہیں کرے گا۔

11580 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا بَرَّ الْمُظَاهِرُ لَمْ يُكْفَرْ  
 \*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب ظہار کرنے والا شخص قسم پوری کرے گا تو وہ کفارہ ادا نہیں کرے گا۔  
 11581 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْمُظَاهِرُ  
 يُكْفَرُ وَإِنْ بَرَّ  
 \*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ظہار کرنے والا شخص کفارہ ادا کرے گا اگرچہ وہ قسم پوری کرے۔

11582 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: يُكْفَرُ الْمُظَاهِرُ وَإِنْ بَرَّ، قَدْ  
 قَالَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا  
 \*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ظہار کرنے والا شخص کفارہ ادا کرے گا اگرچہ وہ قسم پوری کرے کیونکہ اُس نے ایک قابل انکار اور جھوٹی بات کہی ہے۔

## بَابُ الْمُظَاهِرِ مِنَ الْأَمَةِ

باب: کنیز سے ظہار کرنے والے شخص کا حکم

11583 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ أَمَتِهِ قَبْلَ  
 أَنْ يُصَيِّهَا قَالَ: يُكْفَرُ كَفَّارَةَ الْحُرَّةِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَطَّاهَا  
 \*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُس سے ظہار کر لیتا ہے تو طاؤس فرماتے ہیں: وہ آزاد عورت کا سا کفارہ ادا کرے گا اگر وہ اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

11584 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، مِنْ قَوْلِ ابْنِ طَاوُسٍ  
 \*\* معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے طاؤس کے صاحبزادے کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

11585 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ ثُمَّ أَرَادَ نِكَاحَهَا

قَالَ: إِنْ شَاءَ اعْتَقَهَا، وَجَعَلَ عِتْقَهَا كَفَّارَةً يَمِينِهِ، وَلَكِنْ لِيُقَدِّمَ إِلَيْهَا شَيْئًا

\*\*\* زہری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے اور پھر اس سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے تو اسے آزاد کر دے اور اس کی آزادی کو اپنی قسم کا کفارہ قرار دیدے لیکن اسے اس سے پہلے عورت کو کچھ دینا چاہیے۔

**11586** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمُعِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ ظَاهَرَ مِنْ

أَمَتِهِ فَهُوَ ظَاهَرٌ فَلْيُكَفِّرْ، قَالَ حَمَّادٌ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهَا، إِذَا كَانَتْ فِي مِلْكِهِ فَلَا يُصِيبُهَا حَتَّى يُكَفِّرَ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرتا ہے تو یہ ظہار شمار ہوگا اور آدمی کو اس کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔

حماد بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر آدمی نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی تو جب تک وہ کنیز آدمی کی ملکیت ہے وہ اس کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کر دیتا۔

**11587** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطْرِ الْوَرَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا كَانَ لَا يُصِيبُهَا

فَلْيَسَّ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب آدمی نے اس کے ساتھ صحبت نہ کی ہوئی ہو تو اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

**11588** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَفَّارَةُ الْأَمَةِ وَالْحُرَّةِ

كَفَّارَةُ تَامَةٍ

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: کنیز اور آزاد عورت کا کفارہ ایک مکمل کفارہ ہے۔

**11589** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: هُنَّ مِنَ

النِّسَاءِ

\*\*\* جعفر بن برقان نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ (یعنی کنیزیں بھی) خواتین ہی ہوتی ہیں۔

**11590** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: يُكْفَرُ مِثْلُ كَفَّارَةِ الْحُرَّةِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: آدمی آزاد عورت کے کفارہ کی مانند کفارہ ادا کرے گا۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات

بیان کی ہے۔

**11591** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ قَالَ: أَمَّا أَنَا

فَكُنْتُ مُكْفَرًا شَطْرَ كَفَّارَةِ الْحُرَّةِ، كَمَا عَدَّتْهَا شَطْرَ عَدَّةِ الْحُرَّةِ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو آزاد عورت کے کفارہ کے نصف کے برابر کفارہ ادا کروں گا جس طرح میں اُس کنیز کی عدت کو آزاد عورت کی عدت کا نصف قرار دیتا ہوں۔

**11592 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ سُرَّتِهِ: كَانَ

لَا يَرَاهُ ظَاهَرًا، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (الَّذِينَ يَظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (المجادلة: 3)

\*\* جابر نامی راوی نے امام شعی کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے امام شعی اسے ظہار قرار نہیں دیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ لوگ اپنی عورتوں (یعنی بیویوں) کے ساتھ ظہار کرتے ہیں۔“

## بَابُ تَظَاهُرِ الْمَرَاةِ

### باب: عورت کا ظہار کرنا

**11593 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي امْرَاةٍ قَالَتْ: لَزَوْجَهَا هُوَ عَلَيْهَا كَابِيهَا

قَالَ: قَدْ قَالَتْ: مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا: فَكَرَى أَنْ تُكْفَرَ بِعَقْرِ رَقَبَةٍ، أَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ تُطْعِمَ سِتِينَ مَسْكِينًا، وَلَا يَحُولُ قَوْلُهَا هَذَا بَيْنَ زَوْجِهَا وَبَيْنَهَا أَنْ يَطَاهَا

\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے شوہر سے یہ کہتی ہے کہ وہ اُس کے لیے اُس کے باپ کی مانند ہے تو زہری کہتے ہیں: اُس عورت نے قابل انکار اور جھوٹی بات کہی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کفارہ کے طور پر غلام آزاد کرے گی یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے گی یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گی البتہ اُس کا یہ کہنا اُس کے شوہر کے اُس کے ساتھ صحبت کرنے میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

**11594 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ: لَا يَرَى ظَاهَرَهَا مِنْ زَوْجِهَا ظَاهَرًا

\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حسن بصری عورت کے شوہر کے ساتھ ظہار کرنے کو کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے۔

**11595 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، تَظَاهَرُهَا قَالَتْ: هُوَ عَلَيْهَا كَابِيهَا قَالَ: يَمِينُ لَيْسَ

هِيَ بِظَاهَرٍ، حَرَمَتْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَهَا

\*\* ابن جریج عورت کے ظہار کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر عورت یہ کہہ دیتی ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے لیے اُس کے باپ کی مانند ہے! تو ابن جریج کہتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگی یہ ظہار شمار نہیں ہوگا کیونکہ اُس عورت نے اُس چیز کو حرام قرار دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے حلال قرار دیا ہے۔

## بَابُ ظَهَارِهَا قَبْلَ نِكَاحِهَا

باب: عورت کا نکاح کرنے سے پہلے ظہار کرنا

**11596 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ، ظَاهَرَتْ مِنَ الْمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنْ تَزَوَّجَتْهُ فَاسْتَفْتَى لَهَا فَقَهَاءٌ كَثِيرَةً، فَأَمَرُوهَا أَنْ تُكْفِرَ فَأَعْتَقَتْ غُلَامًا لَهَا تَمَنُّ الْقَيْنَ.

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: عائشہ بنت طلحہ نے مصعب بن زبیر کے ساتھ ظہار کر لیا کہ اگر مصعب نے اُن کے ساتھ شادی کی (تو وہ اُن کے لیے اُن کے باپ کی جگہ ہوں گے) پھر مصعب نے اُس خاتون کے بارے میں بہت سے فقہاء سے دریافت کیا تو اُن فقہاء نے یہی حکم دیا کہ وہ خاتون کفارہ ادا کریں گی تو اُس خاتون نے غلام کو آزاد کیا جس کی قیمت دو ہزار تھی۔

**11597 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَأَشْعَثُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، نَحْوًا مِنْ هَذَا

\*\*\* سلیمان شبانی نے امام شعبی اور اشعث نے ابن سیرین کے حوالے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**11598 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ، أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ خَطَبَهَا، فَقَالَتْ: هُوَ عَلَيَّ كَأَبِي، فَلَمَّا كَانَ عَلَى الْعِرَاقِ خَطَبَهَا، فَقَالَتْ: أَحْبَبُوا هَذَا الْأَعْرَابِيَّ عَنِّي، فَإِنَّهُ عَلَيَّ كَأَبِي، فَاسْتَفْتَتْ بِالْمَدِينَةِ فَأُفِيَتْ أَنْ تُكْفِرَ عَنْ يَمِينِهَا وَتَنْكِحَهُ

\*\*\* عبد الکریم جو عائشہ بنت طلحہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: مصعب بن زبیر نے اُس خاتون کو شادی کا پیغام دیا تو اُس خاتون نے کہا: وہ میرے لیے میرے باپ کی مانند ہے! جب مصعب بن زبیر عراق کے گورنر بنے تو انہوں نے پھر اُس خاتون کو شادی کا پیغام دیا تو اُس خاتون نے کہا: اس دیہاتی کو مجھ سے دور ہی رکھو کیونکہ یہ میرے لیے میرے باپ کی مانند ہے۔ پھر اُس خاتون نے مدینہ منورہ میں لوگوں سے مسئلہ دریافت کیا تو اُسے یہ بتایا گیا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے کر اُن صاحب کے ساتھ شادی کر سکتی ہے۔

**11599 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرَمَةَ قَالَ: قَالَتْ ابْنَةُ طَلْحَةَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: فَاطِمَةُ لِمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنْ نَكَحَتْهُ فَهُوَ عَلَيْهَا كَأَبِيهَا، ثُمَّ نَكَحَتْهُ، فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ أَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالُوا: تُكْفِرُ. قَالَ مَعْمَرٌ: "وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِمَّنْ قَبْلُنَا يَرَاهُ شَيْئًا مِنْهُمْ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ قَالَا: لَيْسَ بِظَهَارٍ

\*\*\* معمر نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلحہ کی صاحبزادی نے راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُن کا نام فاطمہ تھا انہوں نے مصعب بن زبیر کے بارے میں یہ کہا کہ اگر اُس خاتون نے اُن صاحب کے ساتھ شادی کی تو وہ صاحب اُس کے

لیے اُس خاتون کے باپ کی مانند ہوں گے پھر اُس خاتون نے اُن صاحب کے ساتھ شادی کر بھی لی اُن صاحب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُن شاگردوں نے جواب دیا: وہ خاتون کفارہ ادا کرے گی۔

معر بیان کرتے ہیں: ہمارے طرف کے لوگوں میں سے میں نے کسی کو نہیں سنا کہ وہ اس کو کچھ سمجھتا ہو اُن میں حسن بصری اور قتادہ بھی شامل ہیں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ (یعنی عورت کا ظہار کرنا شرعی طور پر) ظہار نہیں ہوتا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُظَاهِرُ ثُمَّ يَأْبَى أَنْ يُكْفِرَ

باب: آدمی ظہار کرے اور پھر کفارہ ادا کرنے سے انکار کر دے

**11600** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "إِنْ قَالَ الْمُظَاهِرُ: لَا حَاجَةَ لِي بِهَا، لَمْ يَتْرُكْ حَتَّى يُطَلِّقَ أَوْ يُرَاجِعَ"

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر ظہار کرنے والا شخص یہ کہتا ہے: مجھے اس عورت کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو اُس ظہار کرنے والے کو اُس وقت تک نہیں چھوڑا جائے گا جب تک وہ طلاق نہیں دے دیتا یا رجوع نہیں کر لیتا۔

## بَابُ يُظَاهِرُ إِلَى وَقْتٍ

باب: ایک متعین وقت کے لیے ظہار کرنا

**11601** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ عَطَاءٍ، أَوْ ابْنِ إِهْرِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا سَاعَةً فَهُوَ لَا رِمَ لَهُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى: وَقَالَ غَيْرُهُ: إِذَا ظَاهَرَ سَاعَةً فَمَضَتْ السَّاعَةُ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا، وَهُوَ قَوْلُنَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: عطاء یا شاید ابراہیم نخعی کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ایک گھڑی کے لیے عورت کے ساتھ ظہار کرے تو یہ ظہار اُس پر لازم ہو جائے گا۔ ابن ابی لیلیٰ نے بھی یہی بات بیان کی ہے البتہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص گھڑی بھر کے لیے ظہار کرے اور وہ گھڑی گزر جائے تو پھر کوئی چیز باقی نہیں رہے گی اور ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ الْإِيْلَاءِ

باب: ایلاء (کے احکام)

**11602** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ إِهْرِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيْلَاءِ، فَقَالَ:

أَنْ يَحْلِفَ بِاللَّهِ لَا يُجَامِعُهَا، أَوْ لَيُغِظَنَّهَا، أَوْ لَيَسُوَنَّهَا، أَوْ لَيَحْرَمَنَّهَا، أَوْ لَا يَجْتَمِعُ رَأْسُهُ وَرَأْسُهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَأَمَّا إِذَا قَالَ: لَا أَقْرُبُكَ، وَلَا أَمْسُكُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَكُونَ يَمِينًا"

\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایلاء کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اللہ کے نام کی قسم اٹھائے کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا یا اُس پر غیظ و غضب کا اظہار کرے گا یا اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرے گا یا اُس سے محروم کرے گا یا اُس مرد کا سر اُس عورت کے ساتھ اٹھا نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی نے یہ کہا ہو کہ میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا یا میں تمہیں چھوؤں گا نہیں، تو یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگی جب تک آدمی ساتھ قسم نہیں اٹھاتا۔

**11603 - اِثَارِ صَاحِبِ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْإِيلَاءُ أَنْ يَحْلِفَ بِاللَّهِ عَلَى الْجَمَاعِ نَفْسِهِ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، إِنْ ضَرَبَ أَجَلًا أَوْ لَمْ يَضْرِبْ، إِذَا كَانَ الَّذِي يَحْلِفُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَأَكْثَرَ، قَالَ عَطَاءٌ: فَأَمَّا أَنْ يَقُولَ لَا أَمْسُكُ، وَلَا يَحْلِفُ، أَوْ يَقُولَ قَوْلًا عَظِيمًا ثُمَّ يَهْجُرُهَا فَلَيْسَ بِإِيلَاءٍ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ایلاء یہ ہے کہ آدمی اللہ کے نام کی قسم اٹھائے کہ وہ چار ماہ سے زیادہ عرصہ تک صحبت نہیں کرے گا، خواہ وہ اس کی مدت بیان کرے یا بیان نہ کرے جبکہ اُس نے جو قسم اٹھائی ہو وہ چار ماہ کے بارے میں ہو یا اس سے زیادہ کے بارے میں ہو۔

عطاء بیان کرتے ہیں: اگر آدمی یہ کہتا ہے: میں تمہیں چھوؤں گا نہیں، لیکن وہ قسم نہیں اٹھاتا یا کوئی اور بُری بات کہہ دیتا ہے پھر عورت سے لا تعلقی اختیار کرتا ہے تو یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا۔

**11604 - آثَارِ صَاحِبِ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ: مَا فَعَلْتَ تَهَلَّلُ؟ - يَعْنِي امْرَأَتَهُ - عَهْدِي بِهَا لَيْسَنَةً قَالَ: أَجَلٌ، وَاللَّهِ لَقَدْ خَرَجْتُ وَمَا أَكَلِمْتُهَا قَالَ: فَعَجِّلِ الْمَسِيرَ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ، وَأَنْتَ خَاطِبٌ

\*\*\* یزید بن اِصم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت کیا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ جب میں آخری مرتبہ اسے ملا تھا اس وقت وہ کچھ زبان دراز تھی انہوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! جب میں نکلتا تھا تو میں نے اُس کے ساتھ کوئی بات چیت بھی نہیں کی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار ماہ گزرنے سے پہلے تم اُس کے پاس چلے جاؤ! کیونکہ اگر چار ماہ گزر گئے تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی اور تمہیں نئے سرے سے رشتہ بھیجنا ہوگا۔

**11605 - آثَارِ صَاحِبِ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا فَعَلْتَ تَهَلَّلُ؟ يَعْنِي امْرَأَتَهُ قَالَ: عَهْدِي بِهَا لَيْسَنَةً قَالَ: أَجَلٌ، وَاللَّهِ لَقَدْ خَرَجْتُ وَمَا أَكَلِمْتُهَا قَالَ: فَعَجِّلِ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ مَضَتْ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ

\*\* یزید بن اہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے یزید کی اہلیہ کے بارے میں دریافت کیا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ جب میں آخری مرتبہ اسے ملا تھا اس وقت وہ کچھ زبان دراز تھی تو یزید نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! جب میں نکلا تھا تو میں نے اُس کے ساتھ بات چیت نہیں کی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم چار ماہ گزرنے سے پہلے ہی اُس کے پاس چلے جاؤ، کیونکہ اگر چار ماہ گزر گئے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11606 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْإِيلَاءُ أَنْ يَحْلِفَ أَنْ لَا يَمَسَّهَا أَبَدًا أَوْ أَقَلَّ، إِذَا كَانَ الَّذِي يَحْلِفُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایلاء یہ ہے کہ آدمی یہ قسم اٹھائے کہ وہ بیوی کو کبھی بھی نہیں چھوئے گا (یعنی اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا) جبکہ اُس نے جو حلف اٹھایا ہوا ہو وہ چار ماہ سے زیادہ کے بارے میں ہو۔

**11607 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " إِذَا حَلَفَ بِاللَّهِ لَا يَقْرُبُهَا، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيلَاءٌ، ضَرَبَ أَجَلًا أَوْ لَمْ يَضْرِبْ، فَإِنْ قَالَ: لَا أَقْرُبُكَ، لَا أَمْسُكَ، وَهَجَرَهَا، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِإِيلَاءٍ "

\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی اللہ کے نام پر حلف اٹھالے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا اور پھر عورت کو یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ چار ماہ گزر جائیں تو یہ چیز ایلاء شمار ہوگی، خواہ اُس نے یہ مدت مقرر کی ہو یا مقرر نہ کی ہو، لیکن اگر اُس نے یہ کہا ہو: میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا، تمہیں نہیں چھوؤں گا اور پھر اُس سے لاقلمی اختیار کیے رکھی تو یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔

**11608 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْإِيلَاءُ هُوَ أَنْ يَحْلِفَ أَنْ لَا يَأْتِيَهَا أَبَدًا.

\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن جبیر کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایلاء یہ ہے کہ آدمی یہ حلف اٹھائے کہ وہ عورت کے ساتھ کبھی صحبت نہیں کرے گا۔

**11609 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَنَّ أَبَا يَحْيَى، مَوْلَى مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**11610 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ يَغْفُوبَ أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنْ سَمِيَ أَجَلًا فَلَهُ الْأَجَلُ لَيْسَ بِإِيلَاءٍ، وَإِنْ لَمْ يُسَمِّهِ فَهُوَ إِيلَاءٌ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِيلَاءِ شَيْئًا، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنْ سَمِيَ أَجَلًا وَإِنْ لَمْ يُسَمِّ، فَإِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ كَمَا



قَالَ اللَّهُ فِيهِ وَاحِدَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یعقوب نے آپ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: آپ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر آدمی کسی مدت کا تعین کر دیتا ہے تو آدمی اس مدت تک کا حق حاصل ہوگا، یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی، لیکن اگر وہ مدت کا تعین نہیں کرتا تو یہ ایلاء شمار ہوگا۔ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایلاء کے بارے میں کوئی بات نہیں سنی ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس صورت میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اگر آدمی مدت کا تعین کرے یا نہ کرے جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

### بَابُ مَا حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَهُوَ إِيْلَاءٌ

باب: جو چیز آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان رکاوٹ بن جائے وہ ایلاء شمار ہوگی

11611 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَصِيفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "كُلُّ يَمِينٍ حَالَتْ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَهُوَ إِيْلَاءٌ، إِذَا قَالَ: وَاللَّهِ لَا غِيْظَنُكَ، وَاللَّهِ لَا سُوْنَتَكَ، وَاللَّهِ لَا أَقْرَبُكَ، وَأَشْبَاهَ هَذَا" \*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہر وہ قسم جو آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان رکاوٹ بن جائے وہ ایلاء شمار ہوگی جب آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں تم پر غصہ کا اظہار کروں گا، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ بُرائی کروں گا، اللہ کی قسم! میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا یا اس کی مانند اور کلمات ادا کرے! (تو یہ ایلاء شمار ہوگا)۔

11612 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "وَلَكِنَّا نَقُولُ: إِذَا أَرَادَ الْأَوَّلُ فَكْفَارَةً وَاحِدَةً، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُغْلِظَ فَلِكُلِّ يَمِينٍ كَفَّارَةٌ"

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: تاہم ہم یہ کہتے ہیں کہ جب آدمی نے صرف پہلا مفہوم مراد لیا ہو تو اس کا ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور اگر اُس کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس میں تاکید پیدا کر دے تو ہر قسم کا ایک کفارہ ہوگا۔

11613 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْإِيْلَاءُ فِي الْجَمَاعِ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ يَكُونَ هَذَا إِيْلَاءً \*\*\* ابراہیم نخعی کے بارے میں منصور نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ قسم اٹھاتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کلام نہیں کرے گا، تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: ایلاء کرنا صحبت کرنے کے حوالے سے ہوتا ہے، لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ چیز بھی ایلاء شمار ہو۔

11614 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا حَلَفَ بِاللَّهِ لِيَغِيْظَنَهَا، أَوْ لِيَسُوْنَتَهَا، أَوْ لِيَحْرَمَ مِنْهَا، أَوْ لَا يَجْتَمِعُ رَأْسُهُ وَرَأْسُهَا فَهُوَ إِيْلَاءٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ حلف اٹھا لیتا ہے کہ وہ ایک

ماہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا اور پھر وہ پانچ ماہ تک عورت کے قریب نہیں جاتا تو انہوں نے جواب دیا: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔

**11621 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ: فِي رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لَا يَقْرُبَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، ثُمَّ تَرَكَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ بِإِيْلَاءٍ.

\*\*\* سفیان ثوری نے لیس کے حوالے سے طاؤس کا بیان نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے: جو یہ قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ تین ماہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا پھر وہ تین ماہ عورت کے قریب نہیں جاتا تو طاؤس نے جواب دیا: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔

**11622 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ.

\*\*\* اس کی مانند روایت سعید بن جبیر کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

**11623 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبَنْيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ.

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن جبیر سے منقول ہے۔

**11624 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ بِإِيْلَاءٍ. ذَكَرَهُ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ

\*\*\* عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی۔ راوی نے یہ بات عامر احوال کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**11625 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لَا يَقْرُبَ امْرَأَتَهُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرِهِ، أَنَّهُ قَالَ: هُوَ بَابُ إِيْلَاءٍ

\*\*\* امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاة کو سنا، اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ حلف اٹھا لیتا ہے کہ وہ دس دن تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا پھر وہ چار ماہ تک عورت کے قریب نہیں جاتا تو حجاج نے بتایا کہ حکم نے ابراہیم نخعی اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ چیز ایلاء کا حصہ شمار ہوگی۔

**11626 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ قَالَ: هُوَ إِيْلَاءٌ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار ہوگی۔

**11627 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لَا يَقْرُبَ امْرَأَتَهُ شَهْرًا فَمَكَتْ عَنْهَا خَمْسَةَ أَشْهُرٍ قَالَ: ذَلِكَ إِيْلَاءٌ سَمِيَ أَحْلًا أَوْ لَمْ يُسَمِّهِ، فَإِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ كَمَا قَالَ

اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ وَاحِدَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو یہ حلف اٹھالیتا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا، پھر وہ پانچ ماہ تک اُس کے قریب نہیں جاتا، تو عطاء نے جواب دیا: یہ چیز ایلاء شمار ہوگی، خواہ اُس نے مدت کا نام لیا ہو یا نہ لیا ہو، جب چار ماہ گزر جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11628 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ: أَلِي مِنْ**

**امْرَأَتِهِ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَسَأَلَ عَنْهَا ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ إِيْلَاءٌ**

\*\*\* ویرہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ دس دن کے لیے ایلاء کر

لیا، اُس نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: جب چار ماہ گزریں گے، تو یہ ایلاء شمار ہوگا۔

**11629 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ**

**فَلَيْسَ بِإِيْلَاءٍ"**

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی یہ حلف اٹھالے کہ وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا اور پھر انشاء اللہ

کہہ دے، تو یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا۔

**11630 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ إِلَّا**

**مَرَّةً فَجَامِعَهَا بَعْدَ أَشْهُرٍ، وَقَدَرُ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وُقُوعِهِ عَلَيْهَا، وَبَيْنَ تَمَامِ السَّنَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ: وَقَعَ**

**عَلَيْهِ الْإِيْلَاءُ حِينَ يَجَامِعُهَا، فَإِنْ كَانَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَمَامِ السَّنَةِ إِلَّا أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ الْإِيْلَاءُ**

**إِلَّا إِنْ الْإِيْلَاءُ إِنَّمَا يَقَعُ حِينَ يَجَامِعُهَا**

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ حلف اٹھالیتا ہے کہ وہ اس سال اپنی بیوی کے قریب نہیں

جائے گا، صرف ایک بار ایسا کرے گا، پھر وہ کچھ مہینے گزرنے کے بعد عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور عورت کے اُس کے

ساتھ صحبت کرنے اور اُس کے یہ کلام کرنے کے درمیان اور سال پورا ہونے کے درمیان چار ماہ سے زیادہ کا وقفہ ہوتا ہے، تو ایسے

شخص پر ایلاء واقع ہو جائے گا، جب وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لے گا، لیکن اگر اُس کے اور سال پورا کرنے کے درمیان

چار ماہ سے کم کا عرصہ ہو، تو اُس پر ایلاء واقع نہیں ہوگا، ایلاء اُس وقت واقع ہوگا، جب وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرے گا۔

**بَابُ حَلَفِ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا وَهِيَ تُرَضِعُ**

باب: جو شخص قسم اٹھالینا ہے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا

جبکہ عورت اُس وقت (بچہ کو) دودھ پلاتی ہو

**11631 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَخْبَرَهُ**

قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: حَلَفْتُ أَنْ لَا أَمْسَ امْرَأَتِي سَتَيْنِ، فَأَمَرَهُ بِاعْتِزَالِهَا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: إِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا تُرْضِعُ، فَحَلَلِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے انہیں بتایا کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں دو سال تک اپنی بیوی کو چھوؤں گا بھی نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو عورت سے علیحدہ ہونے کا حکم دیا۔ اُس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عورت بچہ کو دودھ پلاتی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کا رشتہ برقرار رہنے دیا۔

**11632 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْهَجِيمِيِّ قَالَ: حَلَفَ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ حَتَّى تَفْطِمَ ابْنَهُ قَعْبًا قَالَ: فَمَرَّ بِالْقَوْمِ فَقَالُوا: مَا أَحْسَنَ مَا عُذِّي بِهِ قَعْبٌ، فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ كَانَ أَلَى مِنْهَا حَتَّى تَفْطِمَهُ، فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا نَرَى امْرَأَتَكَ إِلَّا قَدْ بَانَتْ مِنْكَ، فَاتَى عَلِيًّا فَسَأَلَهُ، عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ أَلَيْتُ فِي غَضَبِكَ فَقَدْ بَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهِيَ امْرَأَتُكَ

\*\*\* سماک بن حرب نے ابو عطیہ الجیمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اُس وقت تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائیں گے جب تک وہ بچہ کا دودھ نہیں چھڑا دیتی، راوی بیان کرتے ہیں: اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو یہ بات کہہ رہے تھے کہ قعب کو جو غذا دی جا رہی ہے وہ کتنی اچھی ہے۔ ابو عطیہ نے اُن لوگوں کو بتایا: انہوں نے تو اُس خاتون کے ساتھ اُس وقت تک ایلاء کر لیا ہے جب تک وہ بچہ کا دودھ نہیں چھڑاتی۔ تو حاضرین نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تمہاری بیوی تم سے بانٹ ہو جائے گی۔ پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو تم نے غصہ کے عالم میں ایلاء کیا تھا تو تمہاری بیوی تم سے بانٹ ہو گئی ہے اور اگر اس کے علاوہ تھا تو پھر وہ تمہاری بیوی ہے۔

**11633 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ امْرَأَتُهُ تُرْضِعُ فَحَلَفَ بِالطَّلَاقِ لَا يَقْرُبُهَا حَتَّى تَفْطِمَ قَالَ: إِنْ قَرَّبَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَقَدْ وَقَعَ الطَّلَاقُ، وَإِنْ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ إِبِلَاءٌ

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کی بیوی بچہ کو دودھ پلاتی ہو اور وہ اس بات پر طلاق کی قسم اٹھالے کہ وہ اُس عورت کے قریب اُس وقت تک نہیں جائے گا جب تک وہ بچہ کا دودھ نہیں چھڑاتی، تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اگر وہ چار ماہ گزرنے سے پہلے عورت کے قریب چلا جاتا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر وہ عورت کو یوں ہی رہنے دیتا ہے یہاں تک کہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو ایلاء کا حکم ثابت ہو جائے گا۔

**11634 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ

تَرْضِعُ قَالَ: لَيْسَ بِإِبْلَاءٍ إِنَّمَا أَرَادَ الْإِصْلَاحَ بِهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ قسم اٹھاتا ہے کہ جب تک اُس کی بیوی بچہ کو دودھ پلا رہی ہے وہ اُس کے قریب نہیں جائے گا، تو قتادہ نے جواب دیا: یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا کیونکہ اُس نے بچہ کی بہتری کا ارادہ کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا أَنْ لَا يَقْرَبَهَا هَلْ يَكُونُ إِبْلَاءً

باب: جو شخص تین طلاقوں کی قسم اٹھالے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا

تو کیا یہ چیز ایلاء شمار ہوگی؟

11635 - اِثْنَانِ عَنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِطَّلَاقِ امْرَأَتِهِ ثَلَاثًا أَنْ لَا

يَقْرَبَهَا سَنَةً قَالَ: فَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: إِذَا مَضَتْ الْأَشْهُرُ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِبْلَاءٌ، قَدْ هَدَمَهُ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ. قَالَ: قُلْتُ: آدِه، قَالَ أَبُو الشَّعْنَاءِ: إِذَا مَضَتْ الْأَشْهُرُ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِبْلَاءٌ، وَلَكِنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى تَمُضِيَ السَّنَةُ، فَإِنْ مَسَّهَا حِينَ فِي يَمِينِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَدْ وَقَعَ الْإِبْلَاءُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو تین طلاقوں ہونے کی قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ سال بھر تک اُس عورت کے قریب نہیں جائے گا، تو قتادہ نے جواب دیا: حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب مہینے گزر جائیں گے تو عورت اُس شخص سے باندھ ہو جائے گی، اگر وہ بعد میں اُس عورت کے ساتھ پھر شادی کر لیتا ہے تو اب ایلاء کا حکم باقی نہیں رہے گا، کیونکہ طلاق اور نکاح نے اُسے کا عدم قرار دے دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ اسے ادا کریں؟ تو ابو شعناء نے کہا: جب مہینے گزر جائیں گے تو عورت اُس سے باندھ ہو جائے گی، اگر وہ مرد اُس کے بعد اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو اب اُس پر ایلاء کا لاگو نہیں ہوگا، تاہم وہ ایک سال گزرنے تک اُس عورت کے قریب نہیں جائے گا، اگر وہ اُس عورت کے ساتھ (ایک سال گزرنے سے پہلے) صحبت کر لیتا ہے تو وہ قسم میں حاث ہو جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ اُس کے بعد اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو ایلاء کا حکم واقع ہوگا۔

11636 - اِثْنَانِ عَنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

إِذَا مَضَتْ الْأَشْهُرُ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ مُؤَلِّمٌ أَيْضًا، وَإِنْ لَمْ يَمَسَّهَا حَتَّى تَمُضِيَ الْأَشْهُرُ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ، وَإِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ مُؤَلِّمٌ أَيْضًا، وَإِنْ لَمْ يَمَسَّهَا حَتَّى تَمُضِيَ الْأَشْهُرُ بَانَ مِنْهُ أَيْضًا

\*\*\* ابو معشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مہینے گزر جائیں گے تو عورت اُس سے باندھ ہو جائے گی، اگر وہ مرد اُس کے بعد بھی اُس عورت کے ساتھ دوبارہ شادی کر لیتا ہے تو بھی وہ ایلاء کرنے والا شمار ہوگا اور اگر وہ دوبارہ چند ماہ گزرنے تک اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا تو وہ عورت پھر اُس سے باندھ ہو جائے گی، اگر وہ اس کے بعد پھر اُس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے تو وہ پھر بھی ایلاء کرنے والا شمار ہوگا، اگر وہ چار ماہ گزرنے تک پھر اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا تو وہ عورت پھر باندھ ہو جائے گی۔

**11637 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ مَسَسْتِكِ خَمْسَةُ أَشْهُرٍ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ بِإِيلَاءٍ، لَيْسَ الطَّلَاقُ بِمِمينٍ فَيَكُونُ إِيلَاءً

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر میں نے پانچ ماہ سے پہلے تمہارے ساتھ صحبت کر لی تو تمہیں طلاق ہے! تو عطاء فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی، کیونکہ اس طلاق میں ساتھ قسم نہیں اٹھائی گئی ورنہ یہ ایلاء ہوتی۔

### بَابُ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ

#### باب: چارہ ماہ کا گزر جانا

**11638 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَّاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَسْأَلَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْإِيلَاءِ فَمَرَرْتُ بِهِ، فَقَالَ: مَا قَالَ لَكَ؟ فَحَدَّثَنِي بِهِ قَالَ: أَفَلَا أَخْبِرُكَ مَا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولَانِ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: كَانَا يَقُولَانِ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا تَعْتَدُ عِدَّةَ الْمُطَلَّاقَةِ

\*\*\* معمر نے عطاء خراسانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے مجھے سنا کہ میں سعید بن مسیب سے ایلاء کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں، بعد میں میں اُن کے پاس سے گزرا تو وہ بولے: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ میں نے انہیں اُس جواب کے بارے میں بتایا تو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے کہا: کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو حضرت عثمان بن عفان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے (یعنی اُن دونوں حضرات کی جو رائے ہے) میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی اور اب عورت اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہوگی (یعنی مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا) اور عورت طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔

**11639 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: أَلَى الثَّعْمَانِ مِنْ امْرَأَتِهِ، وَكَانَ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَضَرَبَ فِحْدَهُ، فَقَالَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَأَعْتَرَفَ بِتَطْلِيقِهِ



\*\* ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نعمان نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ایلاء کر لیا، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن کے زانوں پر ہاتھ مار کر یہ کہا: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق کا اعتراف کر لے گا۔

**11640 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: انْقِضَاءُ الْأَرْبَعَةِ عَزِيمَةُ الطَّلَاقِ، وَالْفَيْءُ: الْجَمَاعُ "

\*\* یزید بن اصم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: چار ماہ گزرنا طلاق کو پختہ کرنا ہے، اور فے سے مراد صحبت کرنا ہے۔

**11641 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالُوا: إِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٌ فَهِيَ تَطْلِيقٌ، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا. قَالَ قَتَادَةُ: قَالَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ: تَعْتَدُ عِدَّةَ الْمُطَلَّاقَةِ. \*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت کو اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق حاصل ہوگا (یعنی مرد اُس سے رجوع نہیں کر سکے گا)۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: وہ عورت طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔

**11642 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ. \*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**11643 -** اِتْوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: " أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْرَأُ لِلَّذِينَ يُقْسِمُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَإِنْ عَزَمُوا السَّرَّاحَ "

\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ پڑھا کرتے تھے: "وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو قسم دیتے ہیں، اگر وہ علیحدگی کا ارادہ کر لیں۔"

**11644 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا

\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت کو اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق حاصل ہوگا۔

**11645 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَا: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ

أَشْهُرٍ فِيهِ وَاحِدَةً، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا، وَتَعْتَدُ عِدَّةَ الْمُطَلَّقةِ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی اور وہ طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔

**11646** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ عَلِيُّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ: تَعْتَدُ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ عِدَّةَ الْمُطَلَّقةِ. قَالَ قَتَادَةُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تَطْوِلُوا عَلَيْهَا إِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ لَهَا أَنْ تَنْكِحَ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چار ماہ کے بعد وہ عورت طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔ قتادہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو اُس عورت کے ساتھ زیادتی نہ کرو کیونکہ اُس عورت کو یہ حاصل ہے کہ وہ نکاح کر لے۔

**11647** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ، كَانَ يَقُولُ: إِذَا مَضَتْ الْأَشْهُرُ الْأَرْبَعَةُ فِيهِ أَمَلَكُ بِأَمْرِهَا، وَلَا تَعْتَدُ بَعْدَهَا \*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابو شعثاء یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو عورت اپنے معاملہ کی زیادہ مالک ہوگی اور وہ اُس کے بعد عدت نہیں گزارے گی۔

**11648** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا مَضَتْ الْأَشْهُرُ الْأَرْبَعَةُ، وَلَمْ يَفِءْ فِيهِ وَاحِدَةً، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا، وَتَعْتَدُ عِدَّةَ الْمُطَلَّقةِ، وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا وَرَائَتْ، وَلَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا، وَإِنَّهُ لَيَجِبُ أَنْ يُؤْخَذَ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ فَيَفِءَ، أَوْ يُطْلَقَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فِيهِ وَاحِدَةً

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب چار ماہ گزر جائیں اور مرد اس دوران صحبت نہ کرے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی اور وہ طلاق یافتہ عورت کی طرح عدت گزارے گی اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے اُس عورت کو خرچ نہیں ملے گا البتہ وہ حاملہ ہو تو حکم مختلف ہے تاہم یہ بات ضروری ہے کہ جب چار ماہ گزرنے والے ہوں تو آدمی کو اس بات کی تاکید کی جائے کہ وہ یا تو صحبت کر لے یا طلاق دیدے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11649** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فِيهِ تَطْلِيقٌ، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا

\*\*\* عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی۔

**11650** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي عَاصِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يُوسُفَ: أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ ثَقِيفٍ آلَى مِنْهَا رُؤُوسُهَا، فَعَدَّ رِجَالًا سَأَلَهُمْ، عَنْ ذَلِكَ مِنْهُمْ عِكْرِمَةَ

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَكُلُّهُمْ قَالَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقٌ بَاطِلَةٌ

\*\*\* داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: محمد بن یوسف نے انہیں یہ ہدایت کی وہ ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں جس کے شوہر نے اُس کے ساتھ ایلاء کر لیا ہے۔ محمد بن یوسف نے متعدد افراد کے نام دیئے کہ اُن سے یہ مسئلہ دریافت کریں اُن میں ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بھی تھے تو ان تمام حضرات نے یہی جواب دیا کہ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی۔

**11651 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ قَبِيصَةَ بِنَ ذُوَيْبٍ قَالَتْ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقٌ بَاطِلٌ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: هِيَ تَطْلِيقٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا. وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَأْخُذُ بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی۔

ابوبکر بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت کے بارے میں (رجوع کا) مالک ہوگا۔ زہری نے اس بارے میں ابوبکر بن عبدالرحمن کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11652 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، وَأَبَا بَكْرٍ بَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: إِذَا مَضَتْ الْأَشْهُرُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب اور ابوبکر بن عبدالرحمن فرماتے ہیں: جب مہینے گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت پر (رجوع کا) حق حاصل ہوگا۔

**11653 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: إِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثَ حَيْضَاتٍ.

\*\*\* محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی البتہ جب تک عورت کو تین حیض نہیں آتے اُس وقت تک مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

**11654 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مکحول سے منقول ہے۔

**11655 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: يُوقَفُ

الْمَوْلَى عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ، فَإِمَّا أَنْ يَقِيءَ، وَإِمَّا أَنْ يُطْلَقَ

\*\*\* سعید بن مسیب فرماتے ہیں: چار ماہ گزرنے کے بعد ایلاء کرنے والے شخص پر معاملہ موقوف ہوگا یا تو وہ صحبت کر

لے یا طلاق دیدے۔

**11656 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّهُ يُحْبَسُ حَتَّى يَفِيءَ أَوْ يُطْلَقَ، قَالَ مَرْوَانُ: وَلَوْ وَلَيْتُ هَذَا لَقَضَيْتُ فِيهِ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ

\*\*\* مروان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو مرد کو قید کر دیا جائے گا جب تک وہ صحبت نہیں کرتا یا طلاق نہیں دیتا۔ مروان بیان کرتے ہیں: اگر مجھے حکمران بنایا گیا تو میں اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ دوں گا۔

**11657 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ: إِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّهُ يُوقَفُ حَتَّى يَفِيءَ أَوْ يُطْلَقَ

\*\*\* عمرو بن سلمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: (وہ یہ فرماتے ہیں:) جب چار ماہ گزر جائیں گے تو معاملہ موقوف ہوگا جب تک مرد صحبت نہیں کرتا یا طلاق نہیں دیتا۔

**11658 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ، وَعَائِشَةَ، قَالَا: يُوقَفُ الْمُؤَلَّى عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ، فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ، وَإِمَّا أَنْ يُطْلَقَ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو الدرداء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایلاء کرنے والے شخص پر چار ماہ گزرنے کے بعد معاملہ موقوف ہوگا وہ یا تو صحبت کر لے گا یا طلاق دیدے گا۔

**11659 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ رَجُلًا آلَى مِنْ أَمْرَاتِهِ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ بَعْدَ عِشْرِينَ شَهْرًا: أَمَا أَنْ لَكَ أَنْ تَفِيءَ

\*\*\* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لیا تو بیس ماہ گزرنے کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے فرمایا: کیا ابھی تمہارے پاس وہ وقت نہیں آیا کہ تم رجوع کر لو!

**11660 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: "أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يُؤَلَّى مِنْ أَمْرَاتِهِ سَنَةً فَيَأْتِي عَائِشَةَ فَتَقْرَأُ عَلَيْهِ: (لِلَّذِينَ يُؤَلُّونَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (البقرة: 226) الْآيَةَ، وَتَأْمُرُهُ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ، وَأَنْ يَفِيءَ"

\*\*\* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک سال کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لیا پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”جو لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ ایلاء کر لیتے ہیں“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس شخص کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی ہدایت کی اور رجوع کرنے کی ہدایت کی۔

**11661 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يُوقَفُ الْمُؤَلَّى عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ، فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ وَإِمَّا أَنْ يُطْلَقَ.

\*\*\* نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے شخص پر معاملہ موقوف ہوگا یا تو وہ رجوع کر لے گا یا طلاق دیدے گا۔

**11662 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

\*\*\* نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**11663 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: يُوقَفُ الْمُؤَلَّى عِنْدَ

انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ، فَمَا أَنْ يَفِيءَ، وَفَمَا أَنْ يُطَلِّقَ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے پر معاملہ موقوف ہوگا وہ یا تو رجوع کر لے گا یا طلاق دیدے گا۔

**11664 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ: يُوقَفُ الْمُؤَلَّى عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَرْبَعَةِ، فَمَا أَنْ يَفِيءَ، وَفَمَا أَنْ يُطَلِّقَ

\*\*\* طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے پر معاملہ موقوف ہوگا یا تو وہ رجوع کر لے گا یا طلاق دیدے گا۔

**11665 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَمَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

أَنْ مَرَّوَانَ: وَقَفَ رَجُلًا إِلَى مِنْ أَمْرَاتِهِ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ

\*\*\* سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: مروان نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرنے والے ایک شخص کو چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی معاملہ اُس پر موقوف قرار دیا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْهَلُ الْإِيلَاءَ حَتَّى يُصِيبَ امْرَأَتَهُ أَوْ لَا يُصِيبَ

باب: جو شخص ایلاء سے ناواقف ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے

یا صحبت نہ کرے

**11666 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ يَحْيَى، لِعَطَاءٍ: إِنَّ جَهْلَ إِنْسَانٍ

أَجَلَ الْإِيلَاءِ حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَالَ: وَإِنْ جَهْلٌ فَإِنَّ أَجَلَ ذَلِكَ كَمَا فَرَضَ اللَّهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام بن یحییٰ نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص ایلاء کی آخری حد سے ناواقف

ہو یہاں تک کہ چار ماہ گزر جائیں تو عطاء نے جواب دیا: اگرچہ وہ اس سے ناواقف ہو پھر بھی آخری مدت کے مطابق فیصلہ ہوگا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے لازم قرار دیا ہے۔

**11667 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، أَوْ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَمُغِيرَةَ،

وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَيْسٍ آتَى مِنْ أُمِّهِ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا، ثُمَّ جَامَعَهَا بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ، وَهُوَ لَا يَذْكُرُ يَمِينَهُ، فَاتَى عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَاتُوا ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: قَدْ بَانَ مِنْكَ فَاحْطُبْهَا إِلَى نَفْسِهَا، فَحَطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا وَأَصَدَّقَهَا رَطْلًا مِنْ فِضَّةٍ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام عبد اللہ بن انیس تھا، اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لیا، پھر اُس شخص کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے چار ماہ گزر گئے، چار ماہ گزرنے کے بعد اُس شخص نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی، اُس شخص کو اپنی قسم یاد نہیں رہی تھی، پھر وہ علقمہ بن قیس کے پاس آیا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی، پھر یہ لوگ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: عورت تم سے بانہ ہو چکی ہے اب تم اُسے دوبارہ نئے سرے سے شادی کے لیے پیغام دو گے۔ اُس نے اُس عورت کو نئے سرے سے شادی کے لیے پیغام دیا اور چاندی کا ایک رطل اُسے مہر کے طور پر دیا۔

**11668 - آثار صحابہ:** قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْمُجَالِدِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ النَّخَعِ كَانَ غَائِبًا، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: إِنِّي خَرَجْتُ وَأَنَا غَضَبَانُ عَلَى أُمِّرَاتِي، وَقَدِمْتُ وَأَنَا رَاضٍ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، وَكُنْتُ حَلَفْتُ أَنْ لَا أَقْرَبَهَا، فَذَهَبَ الْأَشْهُرُ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: هَذَا الْإِيلَاءُ، أَذْهَبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ، فَاتَى عَبْدُ اللَّهِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَقَعْتُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَنَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَدْ بَانَ مِنْكَ بِتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ، أَذْهَبَ أَخْبَرَهَا بِذَلِكَ، ثُمَّ اخْطُبَهَا إِنْ شَاءَتْ، فَاتَاهَا، فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، فَقَالَتْ: فَإِنِّي أَرْجِعُ إِلَى رَوْحِي

\*\*\* عامر شعیبی بیان کرتے ہیں: نخع سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا، اُس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: جب میں یہاں سے گیا تھا تو میں اپنی بیوی پہ غصہ تھا اور جب میں آیا ہوں تو میں اُس سے راضی ہوں، میں نے اُس کے ساتھ صحبت کر لی جبکہ پہلے میں نے قسم اٹھائی تھی کہ میں اُس کے قریب نہیں جاؤں گا اور درمیان میں کئی ماہ گزر گئے۔ اُس شخص کے ساتھیوں نے اُس سے کہا: یہ تو ایلاء ہو گیا ہے، تم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُن سے اس بارے میں دریافت کرو۔ وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے لاعلمی میں ایسا کر لیا ہے، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت ایک بانہ طلاق کے ذریعہ تم سے جدا ہو چکی ہے اور اب تمہیں اُس کے ساتھ رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، البتہ اگر وہ عورت چاہے (تو دوبارہ تمہارے ساتھ نکاح کر سکتی ہے) تم جاؤ اور عورت کو اس بارے میں بتاؤ، پھر اگر وہ عورت چاہے تو تم اُسے دوبارہ شادی کا پیغام دو۔ وہ شخص اُس عورت کے پاس آیا اور اُس نے عورت کو صورت حال کے بارے میں بتایا تو اُس عورت نے کہا: میں اپنے شوہر کی طرف رجوع کرتی ہوں۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُؤْلِي وَلَمْ يَدْخُلْ

باب: جو شخص ایلاء کر لے اور صحبت نہ کرے

**11669 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ آلَى مِنْ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يَجَامِعْهَا

قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ بِإِيْلَاءٍ، وَإِنْ مَكَثَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، وَإِنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى جَمَاعِهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لیتا ہے

لیکن اُس نے اُس کے ساتھ صحبت نہیں کی تھی تو عطاء فرماتے ہیں: یہ چیز ایلاء شمار نہیں ہوگی اگرچہ وہ دونوں میاں بیوی چار ماہ سے زیادہ عرصہ تک ایسے ہی رہیں بشرطیکہ وہ شخص عورت کے ساتھ صحبت کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔

**11670 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَعَاسَرَهُ أَهْلُهَا فَحَلَفَ

أَنْ لَا يَبْنِي بِهَا سَنَةً، فَقَالَ: لَا نَرَى هَذَا - وَاللَّهِ أَعْلَمُ - مِثْلَ الْمُؤْلَى إِنَّمَا الْإِيْلَاءُ بَعْدَ الدُّخُولِ إِنَّمَا يَأْمُرُهُ الْإِمَامُ بِالرَّجْعَةِ بِالتَّكْفِيرِ عَنْ يَمِينِهِ، وَتَعْجِيلِ الْبِنَاءِ بِأَهْلِهِ

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے پھر

عورت کے گھر والے رخصتی پر رضامند نہیں ہوتے تو وہ شخص یہ قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ ایک سال تک رخصتی نہیں کروائے گا تو زہری نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے! لیکن ہم ایسے شخص کو ایلاء کرنے والا قرار نہیں دیں گے کیونکہ ایلاء کرنا (بیوی کے ساتھ) صحبت کر لینے کے بعد ہوتا ہے حاکم وقت اُس شخص کو یہ ہدایت کرے گا کہ وہ رجوع کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور اپنی بیوی کی جلدی رخصتی کروالے۔

**11671 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ

الْمُسَيَّبِ: (لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (البقرة: 226) قَالَ: لَيْسَتْ بِشَيْءٍ، يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ قَبْلَ الدُّخُولِ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں) دریافت

کیا:

”وہ لوگ جو اپنی بیویوں کے ساتھ ایلاء کرتے ہیں۔“

تو سعید نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ دخول سے پہلے ہوگا۔

**11672 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، أَنَّ الْحَسَنَ، وَمَكْحُولًا: كَانَا

يَذْفَعَانِ عِنْدَ الْإِيْلَاءِ قَبْلَ الدُّخُولِ.

\*\*\* ابو جہم بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور مکحول نے صحبت کرنے سے پہلے ایلاء کو مستر دکیا ہے۔

**11673** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ



\*\* امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

## بَابُ الْفَيْءِ الْجَمَاعُ

باب: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے

11674 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "الْفَيْءُ:

الْجَمَاعُ

\*\* یزید بن یزید اصم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے۔

11675 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ رَجُلًا آلَى مِنْ امْرَأَتِهِ،

فَوَلَدَتْ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، فَأَرَادَ بِفَيْئِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ أَجْلِ الدَّمِ حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ، فَسَأَلَ عَنْهَا عُلَقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ، وَالْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ، فَقَالَا: الْيَسَّ قَدْ رَاجَعْتَهَا فِي نَفْسِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَهِيَ امْرَأَتُكَ

\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلا کر لیا، اُس عورت نے چار ماہ گزرنے سے پہلے بچہ کو جنم دے دیا، پھر اُس شخص نے رجوع کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ خون کی وجہ سے صحبت نہیں کر سکا یہاں تک کہ چار ماہ گزر گئے، اُس نے اس بارے میں علقمہ بن قیس اور اصم بن یزید سے دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: کیا تم نے اُس عورت کے ساتھ دل میں رجوع نہیں کر لیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو ان حضرات نے کہا: وہ تمہاری بیوی شمار ہوگی۔

11676 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُلَقَمَةَ، وَمَسْرُوقٍ فِي

رَجُلٍ آلَى مِنْ امْرَأَتِهِ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ فَأَرَادَ أَنْ يَفِيءَ فَخَشِيَ أَنْ لَا تَطْهَرُ حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَاَفْتَوْهُ: أَنْ يَفِيءَ بِلِسَانِهِ

\*\* ابراہیم نخعی نے علقمہ اور مسروق کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلا کر لیتا ہے، وہ عورت حاملہ ہوتی ہے، وہ بچہ کو جنم دیتی ہے، پھر وہ شخص اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہے لیکن اُسے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اُس عورت کے پاک ہونے سے پہلے چار ماہ گزر جائیں گے، تو ان حضرات نے یہ فتویٰ دیا کہ ایسا شخص زبانی طور پر رجوع کر لے گا۔

11677 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ

أَوْ كِبَرٍ أَوْ سَجْنٍ، أَجْزَأَهُ أَنْ يَفِيءَ بِلِسَانِهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب مرد کو بیماری یا عمر رسیدگی یا قید ہونے کے حوالے سے کوئی عذر لاحق ہو تو اُس کے

لیے یہ چیز کفایت کر جائے گی کہ وہ اپنی زبان کے ذریعہ رجوع کر لے۔

معمربیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو بھی حسن بصری کے قول کی مانند کہتے ہوئے سنا ہے۔

**11678 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: "الْفَيْءُ: الْجِمَاعُ، لَا عُدْرَ لَهُ إِلَّا أَنْ يُجَامَعَ، وَإِنْ كَانَ فِي سَجْنٍ أَوْ سَفَرٍ. سَعِيدُ الْقَائِلُ

\*\*\* قتادہ نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے جبکہ مرد کو کوئی عذر لاحق نہ ہو اگرچہ مرد قید میں ہو یا سفر میں ہو اس جملہ کے قائل سعید ہیں۔

**11679 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: "الْفَيْءُ: الْجِمَاعُ

\*\*\* سعید بن جبیر فرماتے ہیں: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے۔

**11680 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "الْفَيْءُ: الْجِمَاعُ لَيْسَ دُونَهُ شَيْءٌ إِلَّا مِنْ عُدْرٍ، أَوْ جَهَالَةٍ"، ثُمَّ قَالَ: بَعْدَ إِذَا أَشْهَدَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا فَحَسْبُهُ قَدْ فَاءَ، وَقَوْلُهُ الْأَوَّلُ أَعْجَبُ إِلَيَّ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: فئی سے مراد صحبت کرنا ہے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے البتہ عذریا جہالت کا حکم مختلف ہوگا۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: جب وہ شخص گواہ بنا لے اور اس عورت کے پاس چلا جائے تو اس کے لیے رجوع کرنے کے لیے یہی بات کافی ہوگی تاہم پہلا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

**11681 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: إِذَا فَاءَ فِي نَفْسِهِ فَهُوَ يُجْزئُهُ هِيَ امْرَأَتُهُ

\*\*\* ایوب نے ابو قلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص دل میں رجوع کر لے تو یہ اس کے لیے کفایت کر جائے گا اور وہ عورت اس کی بیماری شمار ہوگی۔

**11682 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ: لَا يُجْزئُهُ ذَلِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَتَكَلَّمَ بِلسَانِهِ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابو شعثاء فرماتے ہیں: اس شخص کے لیے کوئی بھی چیز کفایت نہیں کرے گی جب تک وہ اپنی زبان کے ذریعہ کلام کر کے (رجوع کے کلمات نہیں کہتا)۔

### بَابُ يُؤْلَى مِنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ

باب: جو شخص عورت کے ساتھ ایلاء کر لے اور وہ عورت حاملہ ہو

**11683 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ آلَى مِنْ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَوَضَعَتْ قَبْلَ أَنْ تَمُضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، وَلَمْ يَفْءْ قَالَ: لَيْسَتْ كَمِلَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ فَاءَ قَبْلَ الْأَرْبَعَةِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَقُولُ أَنَا قَوْلَ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ يَأْتِي عَلَى ذَلِكَ

\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی سے ایلا کر لیتا ہے اور وہ ایک بچہ کو جنم دیتی ہے اور وہ شخص رجوع نہیں کرتا تو قتادہ نے فرمایا ہے: وہ چار ماہ کی مدت مکمل کرے گا، اگر وہ چار ماہ گزرنے سے عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو وہ اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

معمر کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہے: علقمہ بن قیس کا قول اس پر صادق آتا ہے۔

**11684 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَقُولُ إِنَّ أَلَى مِنْهَا فَوَضَعَتْ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَمْ يَفِءْ فَلَيْسَتْ كَمِلْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ مَضَتْ فَوَضَعَتْ بَعْدَهَا بِلَيْلَةٍ، أَوْ بِمَا كَانَ فَقَدْ حَلَّتْ، وَإِنْ مَاتَ عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ، وَكَانَ أَلَى مِنْهَا وَلَمْ يَفِءْ فَأَجَلُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اگر مرد عورت کے ساتھ ایلا کرتا ہے اور عورت چار ماہ گزرنے سے پہلے بچہ کو جنم دے دیتی ہے اور مرد رجوع نہیں کرتا تو اُسے چار ماہ مکمل کرنے چاہیے اور اگر چار ماہ گزر گئے اور اُس کے ایک دن بعد بچہ کو جنم دیا یا اس سے زیادہ عرصہ کے بعد بھی دیا تو وہ عورت حلال ہو جائے گی اگر اُس عورت کے حاملہ ہونے کے دوران مرد کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس نے عورت سے ایلا بھی کیا، زہا ہو اور رجوع بھی نہ کیا ہو تو عورت کی عدت اُس وقت ختم ہو جائے گی جب وہ بچہ کو جنم دے گی۔

**11685 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ فِي رَجُلٍ يُؤْلِي مِنْ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يَمُوتُ أَحَدُهُمَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ: يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ تَمْضِ الْأَرْبَعَةُ

\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلا کر لیتا ہے اور پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے اور وہ عورت اُس وقت حاملہ ہوتی ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تک چار ماہ نہیں گزرتے وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

**11686 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ أَلَى مِنْ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَامِلٌ، ثُمَّ تُوَفِّي قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، وَهِيَ حَامِلٌ، قَالَ: تَرْتَهُ وَأَجَلُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلا کرتا ہے اور وہ عورت اُس وقت حاملہ ہوتی ہے پھر اُس شخص کا چار ماہ گزرنے سے پہلے انتقال ہو جاتا ہے اور وہ عورت حاملہ ہی ہوتی ہے تو ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ عورت اُس شخص کی وارث بنے گی اور اُس کی عدت اُس وقت ختم ہوگی جب وہ بچہ کو جنم دے۔

## بَابُ يُطْلَقُ ثُمَّ يَرْجِعُ

باب: مرد کا طلاق دینا اور پھر رجوع کرنا

**11687 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ فَحَاضَتْ حَيْضَةً، أَوْ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ

يُرْتَجِعُهَا، ثُمَّ إِلَى اسْتَقْبَلَتِ الْإِيلَاءَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ يُؤْلَى

\*\*\* معمر نے قادیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد طلاق دے اور عورت کو ایک یا دو مرتبہ حیض آجائے اور مرد اُس سے رجوع کر لے اور پھر وہ ایلاء کرے تو جس دن اُس نے ایلاء کیا ہے اُس دن ایلاء کے چار ماہ نئے سرے سے شروع ہوں گے۔

**11688 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ أَلَى رَجُلٌ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَمَضَى شَهْرَانِ، ثُمَّ أَلَى وَلَمْ يَكُنْ فَاءٌ فِي ذَلِكَ، فَلْتَسْتَقْبِلِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ مِنَ الْإِيلَاءِ الْآخِرِ، وَلَكِنْ إِنْ فَاءَ، ثُمَّ أَلَى أُخْرَى اسْتَقْبَلَتِ الْعِدَّةَ مِنَ الْإِيلَاءِ الْآخِرِ**

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لے اور دو ماہ گزر جائیں پھر وہ ایلاء کر لے، لیکن اگر اُس نے اس دوران رجوع نہیں کیا تھا تو وہ دوسرے ایلاء کے لیے نئے سرے سے چار ماہ کا آغاز کرے گی، لیکن اگر اُس نے رجوع کر لیا تھا اور پھر دوسری مرتبہ ایلاء کیا تو وہ عورت دوسرے ایلاء کے لیے نئے سرے سے شروع کرے گی۔

**11689 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَلَى مِنْ أَمْرَاتِهِ فَمَضَى شَهْرَانِ لَمْ يَقْرُبْهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ثَانِيَةً، ثُمَّ رَاجَعَهَا قَالَ: يَسْتَأْنِفُ الْإِيلَاءَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ**

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے ایلاء کرتا ہے پھر دو ماہ گزر جاتے ہیں وہ اُس عورت کے قریب نہیں جاتا، پھر وہ اُس عورت کو دوسری طلاق دے دیتا ہے، پھر وہ اُس سے رجوع کر لیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ نئے سرے سے ایلاء کے چار ماہ کا آغاز کرے گا۔

## بَابُ أَلَى ثُمَّ طَلَّقَ

باب: جو شخص ایلاء کرے اور پھر طلاق دیدے

**11690 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: إِنْ أَلَى رَجُلٌ ثُمَّ لَمْ تَمُضِ الْأَرْبَعَةُ حَتَّى طَلَّقَ وَلَمْ يَفِءْ، فَإِنَّهَا تَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُطَلَّاقَةِ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا قَالَ: ذَلِكَ حِينَ عَزَمَ الطَّلَاقَ، وَلَيْسَ الْإِيلَاءُ حِينَئِذٍ بِشَيْءٍ، هِيَ أَمْرَاتُهُ مَا لَمْ تَنْقُضِ عِدَّتُهَا، وَأَقُولُ أَنَا: إِنْ طَلَّقَهَا فَمَضَتْ حَيْضَةٌ، ثُمَّ ارْتَجَعَ، ثُمَّ أَلَى مِنْهَا فَلَمْ يُجَامِعْهَا اعْتَدَّتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ يُؤْلَى مِثْلَ الطَّلَاقِ، وَإِنْ لَمْ يَرْاجِعْ حَتَّى يُؤْلَى لَمْ تَعُدَّ إِلَّا لِلطَّلَاقِ كَمَا لَوْ طَلَّقَهَا فَلَمْ يُرْتَجِعْهَا لَمْ تَعُدَّ إِلَّا لِلأَوَّلِ لِلتَّطْلِيقَةِ، لِأَنَّهَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الْأُولَى قَبْلَ عِدَّةِ الطَّلَاقِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص ایلاء کرتا ہے اور ابھی چار ماہ نہیں گزرے ہوتے کہ وہ طلاق دے دیتا ہے وہ رجوع نہیں کرتا تو وہ عورت اُس دن سے طلاق یافتہ کی عدت نئے سرے سے گزارنی شروع کرے گی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اُس وقت ہوگا جب اُس نے طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اس صورت میں ایلاء کی کوئی

حیثیت نہیں رہے گی، وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی جب تک اُس کی عدت پوری نہیں ہوتی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مرد نے اُسے طلاق دے دی اور اُس کا ایک حیض آگیا، پھر مرد نے رجوع کر لیا، پھر مرد نے اُس سے ایلاء کر لیا اور اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی، یہاں تک کہ اُس کے ایلاء کرنے کے بعد چار ماہ گزر گئے، تو اگر تو اُس نے رجوع نہیں کیا، یہاں تک کہ ایلاء کر لیا، تو وہ عورت صرف طلاق کو شمار کرے گی، جس طرح اگر اُس نے عورت کو طلاق دی ہوئی ہوتی اور رجوع نہ کیا ہوتا، اور وہ عورت صرف پہلی طلاق کے حوالے سے ہی عدت گزارے گی، کیونکہ اب اُس کی پہلی عدت طلاق کی عدت سے پہلے گزر چکی ہے، تو یہ ایک طلاق واقع ہوگی۔

**11691 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَهْدِمُ الطَّلَاقُ الْإِلَاءَ، وَلَا يَهْدِمُ الْإِلَاءُ

الطَّلَاق

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: طلاق ایلاء کو کالعدم کر دیتی ہے لیکن ایلاء طلاق کو کالعدم نہیں کرتا ہے۔

**11692 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَمْعَانَ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يَهْدِمُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں: ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کو کالعدم نہیں کرتا ہے۔

**11693 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِنْ أَلَى، ثُمَّ طَلَّقَ،

فَإِنْ مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٌ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ عِدَّةُ الطَّلَاقِ فَهُمَا تَطْلِقَتَانِ، وَإِنْ مَضَتْ عِدَّةُ الطَّلَاقِ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ تَطْلِقَةٌ فَهِيَ تَطْلِقَةٌ

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: اگر مرد ایلاء کر لے، پھر طلاق دیدے تو اگر طلاق کی عدت گزرنے سے پہلے ہی چار ماہ

گزر جائیں تو یہ دو طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر چار ماہ گزرنے سے پہلے طلاق کی عدت پوری ہو جائے تو یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

**11694 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِنْ أَلَى ثُمَّ

طَلَّقَ نَقَضَ الطَّلَاقُ الْإِلَاءَ، وَإِنْ طَلَّقَ ثُمَّ أَلَى فَالْإِلَاءُ ثَابِتٌ

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: اگر مرد ایلاء کرتا ہے اور پھر طلاق دیتا ہے، تو طلاق ایلاء کو توڑ دیتی ہے لیکن اگر مرد

طلاق دے اور پھر ایلاء کرے تو ایلاء برقرار رہتا ہے۔

**11695 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ طَلَّقَ ثُمَّ أَلَى، أَوْ أَلَى ثُمَّ طَلَّقَ وَقَعَا

جَمِيعًا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: اگر مرد طلاق دیدے اور پھر ایلاء کر لے یا ایلاء کر لے اور پھر طلاق دیدے تو یہ دونوں

واقع ہو جاتے ہیں۔

**11696 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ رَجُلٌ، ثُمَّ أَلَى،

وَالْي، ثُمَّ طَلَّقَ هَذَمَ الطَّلَاقِ، وَلَيْسَ الْإِيلَاءُ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنَّ عَلَيْهِ إِنْ جَامَعَ بَعْدَ ذَلِكَ كَفَّارَةٌ  
قَالَ حَمَّادٌ: وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَقُولُ: هُمَا فَرَسَا رِهَانٍ، إِنْ مَضَتْ عِدَّةُ الطَّلَاقِ ثَلَاثَ حِيضٍ قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ  
الْإِيلَاءُ، فَلَيْسَ الْإِيلَاءُ بِشَيْءٍ، لِأَنَّ الْإِيلَاءَ وَقَعَ وَلَيْسَتْ لَهُ بِأَمْرَةٍ، وَإِنْ مَضَى أَجَلُ الْإِيلَاءِ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ  
الْعِدَّةُ وَقَعَا جَمِيعًا، وَلَيْسَ الْإِيلَاءُ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ فَيْكُونُ الْإِيلَاءُ كَمَا هُوَ

\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد طلاق دیدے اور پھر ایلاء کر لے یا ایلاء کر لے اور پھر طلاق دیدے تو طلاق کا عدم کر دیتی ہے اور ایلاء کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی البتہ اگر مرد اُس کے بعد عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اُس پر کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

حماد بیان کرتے ہیں: امام شعیبی فرماتے ہیں: یہ دونوں مقابلے کے گھوڑے ہیں اگر ایلاء کی مدت گزرنے سے پہلے طلاق کی عدت یعنی تین حیض گزر جاتے ہیں تو ایلاء کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی کیونکہ جب ایلاء واقع ہوا تو عورت اس کی بیوی بھی نہیں تھی لیکن اگر عدت پوری ہونے سے پہلے ایلاء کی مدت پوری ہو جاتی ہے تو پھر یہ دونوں واقع ہو جائیں گے اور ایلاء کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی ماسوا اس صورت کے اگر وہ مرد بعد میں اس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو وہ ایلاء اپنی سابقہ صورت میں واپس آ جائے گا۔

**11697 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنْ أَلَى ثُمَّ طَلَّقَ فَهُمَا فَرَسَا رِهَانٍ، قَالَ: وَأَقُولُ: إِنْ مَضَتْ عِدَّةُ الْإِيلَاءِ قَبْلَ عِدَّةِ الطَّلَاقِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الْإِيلَاءِ، وَهِيَ أَمْرَاتُهُ فَتَعُدُّ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ التَّطْلِيقَةِ كَمَا لَوْ طَلَّقَهَا، وَلَمْ يَرْجِعْهَا لَمْ تَعُدَّ إِلَّا لِتَطْلِيقَتِهَا الْأُولَى، وَإِنْ انْقَضَتْ عِدَّةُ التَّطْلِيقَةِ قَبْلَ عِدَّةِ الْإِيلَاءِ فَلَيْسَ الْإِيلَاءُ بِتَطْلِيقَةٍ وَقَعَ الْإِيلَاءُ، وَلَيْسَتْ لَهُ بِأَمْرَةٍ**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مرد ایلاء کر لے اور پھر طلاق دیدے تو یہ دونوں مقابلے کے گھوڑے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اگر طلاق کی عدت سے پہلے ایلاء کی عدت گزر جائے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی کیونکہ اب ایلاء کی مدت گزر چکی ہے اور وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی اب وہ طلاق کے حوالے سے اپنی بقیہ عدت کو گزارے گی جس طرح اگر مرد نے اُسے طلاق دی ہوتی اور اُس سے رجوع نہ کیا ہوتا تو اُس نے صرف پہلی طلاق کی عدت ہی گزاری تھی لیکن اگر طلاق کی عدت ایلاء کی عدت سے پہلے گزر جاتی ہے تو پھر ایلاء واقع نہیں ہوگا کیونکہ جب ایلاء واقع ہوا تھا تو اُس وقت وہ عورت اُس کی بیوی ہی نہیں تھی۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُؤْلِي قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَ أَوْ يَدْخُلَ

باب: جو شخص نکاح کرنے سے پہلے یا رخصتی کروانے سے پہلے ایلاء کر لے

**11698 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ يُؤْلِي مِنْ أَمْرَاتِهِ، وَلَمْ**

يُجَامِعُهَا قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ بِإِيْلَاءٍ، وَإِنْ مَضَى أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ قَالَ: فَقُلْتُ: وَإِنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى جَمَاعِهَا؟ قَالَ: وَلَوْ، وَلَوْ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَى أَنْ يَمَسَّهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو اپنی بیوی سے ایلاء کر لیتا ہے، لیکن اُس نے اُس عورت سے صحبت نہیں کی ہوتی، تو عطاء فرماتے ہیں: یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا اگرچہ چار ماہ سے زیادہ دن گزر جائیں۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر وہ اُس عورت سے صحبت کرنے پر قادر بھی رکھتا ہو؟ انہوں نے کہا: اگرچہ وہ اس کی قدرت بھی رکھتا ہو، کیونکہ یہ اُسی وقت ہوگا جب وہ اُس عورت سے صحبت کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔

11699 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُعْمَرٍ قَالَ: وَقْتَادَةُ يُكْفِرُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص کفارہ دے گا اگرچہ اُس نے عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو۔

11700 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنَّمَا الْإِيْلَاءُ بَعْدَ الدُّخُولِ، وَلَكِنْ يُكْفِرُ

عَنْ يَمِينِهِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: ایلاء صحبت کرنے کے بعد ہوتا ہے البتہ وہ شخص اپنی قسم کا کفارہ دے گا۔

11701 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ مَرَّتْ بِهِ امْرَأَةٌ فَآلَى أَنْ لَا يَقْرُبَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

بَعْدَ فَرْقَاقِهَا حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَالَ: "لَيْسَ بِإِيْلَاءٍ، وَلَكِنْ يُكْفِرُ عَنْ يَمِينِهِ بِأَطْعَامِ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ، لِأَنَّ الْإِيْلَاءَ وَقَعَ، وَلَيْسَتْ لَهُ بِامْرَأَةٍ، وَإِنْ قَالَ: إِنَّ تَزَوُّجَهَا فَوَاللَّهِ لَا أَقْرُبُهَا، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَقَعَ الْإِيْلَاءُ"

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے پاس سے ایک عورت گزرتی ہے، تو وہ یہ ایلاء کر لیتا ہے کہ اُس عورت کے قریب نہیں جائے گا، پھر وہ اُس عورت کے ساتھ بعد میں شادی بھی کر لیتا ہے، پھر اُس عورت کو یوں ہی رہنے دیتا ہے، یہاں تک کہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ ایلاء شمار نہیں ہوگا، بلکہ وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلا کے اپنی قسم کا کفارہ دیدے گا، کیونکہ ایلاء ایسی صورت میں واقع ہوا جب وہ عورت اُس کی بیوی ہی نہیں تھی، لیکن اگر مرد نے یہ کہا ہو کہ اگر میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کی تو اللہ کی قسم! میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا، پھر اگر وہ اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے، تو ایلاء واقع ہو جائے گا۔

11702 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمَكْحُولٍ،

قَالَا: يَقَعُ عَلَيْهِ الْإِيْلَاءُ وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (البقرة: 226)

\*\*\* حسن اور مکحول، یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر ایلاء واقع ہو جائے گا، اگرچہ اُس نے رخصتی نہ

کروائی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اُن لوگوں کے لیے جو اپنی بیویوں کے ساتھ ایلاء کرتے ہیں“



## بَابُ الرَّجُلِ يُؤْلِي مِنْ بَعْضِ نِسَائِهِ

باب: جو شخص اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ (یا بعض کے ساتھ) ایلاء کر لیتا ہے

11703 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِنْ آلَى مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ، إِنْ وَقَعَ عَلَى بَعْضِهِنَّ ذُوْنُ بَعْضٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حِنْثٌ فِيمَا وَقَعَ، وَوَقَعَ الْإِيلَاءُ عَلَى مَنْ بَقِيَ، فَإِذَا أَوْقَعَهُنَّ جَمِيعًا وَقَعَ الْحِنْثُ عِنْدَ آخِرِهِنَّ، وَإِنْ تَرَكَهُنَّ جَمِيعًا وَقَعَ الْإِيلَاءُ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی چار بیویوں کے ساتھ ایلاء کر لیتا ہے تو اگر وہ ایلاء اُن میں سے کچھ پر واقع ہوتا ہے اور کچھ پر واقع نہیں ہوتا تو ایسے شخص پر حانث ہونا واقع نہیں ہوگا اور باقی رہ جانے والیوں پر ایلاء واقع ہو جائے گا، لیکن اگر وہ ایلاء اُن سب پر واقع کرتا ہے تو آخری عورت پر بھی حث واقع ہو جائے گا اور اگر اُن سب کو ترک کر دیتا ہے تو ایلاء واقع ہو جائے گا۔

11704 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَقْرِبَهُمَا فَوْقَ عَلَى أَحَدَاهُمَا قَالَ: "لَا يَقَعُ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ، وَعَلَيْهِ الْإِيلَاءُ فِيهِمَا جَمِيعًا، وَإِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يُجَامِعَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا فَوْقَ عَلَى أَحَدَاهُمَا فَقَدْ حِنْثَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي الْآخَرَى إِيلَاءٌ، وَلَا كَفَّارَةٌ، وَإِنْ تَرَكَهُمَا جَمِيعًا حَتَّى يَمْضِيَ الْأَجَلُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ فِي الَّتِي وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَا إِيلَاءٌ، وَيَقَعُ الْإِيلَاءُ عَلَى الْبَاقِيَةِ، وَإِنْ لَمْ يَقَعْ عَلَى وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَقَعَ الْإِيلَاءُ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا"

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ یہ حلف اٹھالے کہ وہ ان دونوں کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا اور پھر وہ ان میں سے ایک کے ساتھ صحبت کر لے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر کفارہ لازم نہیں ہوگا اور اُس پر اُن دونوں بیویوں کے بارے میں ایلاء لازم ہو جائے گا اگر اُس نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ وہ اُن دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا اور پھر وہ اُن دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو وہ حانث ہو جائے گا اور دوسری عورت میں اُس پر ایلاء یا کفارہ لازم نہیں ہوگا اور اگر وہ اُن دونوں کو یوں ہی رہنے دیتا ہے یہاں تک کہ مخصوص مدت گزر جاتی ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر اُس عورت کے بارے میں کفارہ لازم نہیں ہوگا، جس کے ساتھ اس نے صحبت کی تھی اور نہ ہی ایلاء لازم ہوگا، لیکن دوسری عورت کے بارے میں ایلاء لازم ہو جائے گا اگرچہ اُس نے اُن دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی صحبت نہ کی ہو تو پھر اُن دونوں عورتوں پر ایک ساتھ ایلاء لازم ہوگا۔

## بَابُ يُؤْلِي مَرِيضًا ثُمَّ يَصَحُّ فَلَا يُجَامِعُ

باب: جو شخص بیمار ہونے کے عالم میں ایلاء کرے پھر وہ تندرست ہو جائے اور صحبت نہ کرے

11705 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ آلَى وَهُوَ مَرِيضٌ، ثُمَّ صَحَّ فَمَكَتِ الْأَرْبَعَةُ

الْأَشْهُرِ، وَهُوَ صَحِيحٌ، ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ فِي الْعِدَّةِ: فَهُمَا يَتَوَارَكُانِ، لِأَنَّهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُطْلَقُ مَرِيضًا، وَإِنْ أَلَى وَهُوَ صَحِيحٌ، ثُمَّ مَرَضَ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتَّى مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ ثُمَّ مَاتَ فِي الْعِدَّةِ فَلَا يَتَوَارَكُانِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بیماری کے دوران ایلاء کرتا ہے، پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے، پھر چار ماہ گزر جاتے ہیں وہ تندرست ہوتا ہے اور اس گنتی کے دوران چار ماہ کے بعد اُس کا انتقال ہو جاتا ہے، تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: یہ دونوں میاں بیوی وارث بنیں گے، کیونکہ اُس شخص کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوگی جو بیماری کے عالم میں طلاق دیتا ہے، لیکن اگر کسی شخص نے تندرستی کے عالم میں ایلاء کیا تھا، پھر وہ بیمار ہو گیا اور مسلسل بیمار رہا، یہاں تک کہ چار ماہ گزر گئے اور پھر اسی گنتی کے دوران اُس کا انتقال ہو گیا، تو وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

### بَابُ يُؤْلَى وَيَدَّعَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهَا

باب: جو شخص ایلاء کر لے اور پھر یہ دعویٰ کرے کہ اُس نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے

11706 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَلَى مِنْ امْرَأَتِهِ ثُمَّ مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَسُئِلَ، فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتُهَا قَالَ: إِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فَادَّعَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ جَامِعَهَا فِي الْأَرْبَعَةِ لَمْ يَصْدَقْ فَاَلْقَوْلُ قَوْلُهُ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرتا ہے، پھر چار ماہ گزر جاتے ہیں، اُس سے اس بارے میں دریافت کیا جاتا ہے، تو وہ جواب دیتا ہے: میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہے! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں اور پھر اُس نے دعویٰ کیا ہو کہ اُس نے چار ماہ گزرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کر لی تھی، تو اُس کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اس بارے میں اُس کا قول معتبر ہوگا۔

### بَابُ إِذَا فَاءٌ فَلَا كَفَّارَةَ

باب: جب کوئی شخص صحبت کر لے تو کفارہ لازم نہیں ہوتا

11707 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ إِذَا فَاءٌ فَلَيْسَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ قَالَ: وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُسْتَحَبُّ الْكَفَّارَةَ

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم غمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: علماء یہ فرماتے ہیں: جب مرد صحبت کر لے، تو اُس پر کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم غمی (ایسے شخص کے لیے) کفارہ کی ادائیگی کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

11708 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا فَاءٌ فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: (فَإِنْ فَاءٌ وَإِنَّا اللَّهُ عَفْوٌ رَحِيمٌ)

\*\*\* قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد صحبت کر لے، تو اُس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا، وہ یہ کہتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

”اگر وہ رجوع کر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

## بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ يَمُوتُ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا أَوْ تَمُوتُ فِي الْعِدَّةِ

باب: جس طلاق یافتہ عورت کا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت ابھی عدت گزار رہی ہو یا اُس عدت کے دوران وہ عورت انتقال کر جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

11709 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ

وَاحِدَةً، أَوْ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ تَوَفَّى عَنْهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا، اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَوَرِثَتُهُ

\*\*\* زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر اُس کی عدت پوری ہونے سے پہلے مرد کا انتقال ہو جائے تو وہ عورت مرد کے انتقال کے دن سے بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارنا شروع کرے گی اور وہ عورت اُس مرحوم کی وارث بنے گی۔

11710 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ طَلَّقَهَا غَيْرَ حَامِلٍ، ثُمَّ تَوَفَّى عَنْهَا،

فَإِنَّهَا تَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: اگر مرد نے عورت کو طلاق دیدی اور وہ عورت حاملہ نہ ہو اور پھر مرد کا انتقال ہو جائے تو وہ عورت نئے سرے سے بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارنی شروع کرے گی جو اُس دن سے شروع ہوگی جس دن اُس مرد کا انتقال ہوا تھا۔

11711 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَمُوتُ، عَنْهَا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا

قَالَ: تَعْتَدُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَتَرِثُهُ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر فوت ہو جاتا ہے اور وہ عورت ابھی عدت گزار رہی ہوتی ہے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر مرد رجوع کرنے کا حق رکھتا تھا تو وہ عورت چار ماہ دس دن کی عدت گزارے گی اور اُس شخص کی وارث بھی بنے گی۔

11712 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنْ طَلَّقَهَا حَامِلًا،

ثُمَّ تَوَفَّى عَنْهَا فَأَخِرُ الْأَجَلَيْنِ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَأَخِرُ الْأَجَلَيْنِ، فَقِيلَ لَهُ: (وَأَوْلَا لَ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: ۴)؟ قَالَ: ذَلِكَ فِي الطَّلَاقِ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر مرد حاملہ بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر اُس کا انتقال ہو جاتا ہے تو جو مدت بعد میں پوری ہوگی (عورت وہ والی عدت گزارے گی) یا اگر شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے اور عورت حاملہ ہو تو اس صورت میں جو مدت بعد میں پوری ہوگی (عورت وہ والی عدت گزارے گی)۔ اُن سے کہا گیا: (ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

”اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام یہ ہے کہ وہ حمل کو جنم دے دیں۔“

تو انہوں نے فرمایا: یہ حکم طلاق کے بارے میں ہے۔

**11713 -** اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ طَلَّقَهَا حُبْلَى فَإِذَا وَضَعَتْ حِينَ

تَضَعُ فَلْتَنكِحْ إِنْ شَأْنَتْ وَهِيَ فِي دِمِهَا لَمْ تَطْهَرْ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد نے حاملہ عورت کو طلاق دی ہوئی ہو تو وہ جیسے ہی بچہ کو جنم دے گی

تو وہ نکاح کر سکتی ہے! اگر وہ چاہے! خواہ اُس کا (نفاس کا) خون جاری ہو اور وہ ابھی پاک نہ ہوئی ہو۔

**11714 -** آثَارِ صَحَابِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الصُّحَيْ، عَنْ مَسْرُوقٍ

قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "مَنْ شَاءَ لَا عُنْتَهُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ الْقُصْرَى: (وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ

أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4)، نَزَلَتْ بَعْدَ الْآيَةِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: (وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ) (البقرة: 234) الْآيَةَ، قَالَ: وَبَلَّغَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هِيَ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، فَقَالَ ذَلِكَ

\*\*\* مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص چاہے میں اُس کے ساتھ مباہلہ

کرنے کے لیے تیار ہوں کہ چھوٹی والی سورہ نساء میں موجود یہ آیت:

”اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام وہ وقت ہے جب وہ اپنے حمل کو جنم دے دیں۔“

یہ اس آیت کے بعد نازل ہوئی تھی جو سورہ بقرہ میں ہے:

”تم میں سے جو لوگ مر جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ کر جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو روک رکھیں گی۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مدت بعد میں پوری ہوگی وہ عورت

اُس کے مطابق عدت گزارے گی تو راوی بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں (راوی سے مراد شاید مسروق ہیں)۔

**11715 -** آثَارِ صَحَابِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

مَسْعُودٍ يَقُولُ: "نَزَلَتْ آيَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى: (وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4)، بَعْدَ

الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: (وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ) (البقرة: 234)"

\*\*\* ابو عطیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ چھوٹی والی سورہ

نساء کی یہ آیت:

”اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام یہ ہے کہ وہ اپنے حمل کو جنم دے دیں۔“

یہ سورہ بقرہ میں موجود اس آیت کے بعد نازل ہوئی تھی:

”اور تم میں سے جو لوگ انتقال کر جائیں اور بیویاں چھوڑ کر جائیں تو وہ بیویاں اپنے آپ کو روک رکھیں گی۔“

**11716 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: نَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ) (الطلاق: 1) بَعْدَ الطَّوْلِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ \* \* عبد الکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھوٹی والی سورہ نساء کی یہ آیت: ”اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو“۔

یہ لمبی والی اُس آیت کے بعد نازل ہوئی تھی جو سورہ بقرہ میں ہے۔

**11717 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَتْ لَهُ: إِنِّي وَضَعْتُ بَعْدَ وَفَاءِ زَوْجِي قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْتِ لِأَخِيرِ الْأَجَلَيْنِ، فَمَرَّتْ بِأَبِي بَنِ كَعْبٍ، فَقَالَ لَهَا: مِنْ أَيْنَ جِئْتِ؟ فَذَكَرَتْ لَهُ؟ وَأَخْبَرَتْهُ بِمَا قَالَ عُمَرُ، فَقَالَ: أَذْهَبِي إِلَى عُمَرَ وَقُولِي لَهُ: إِنَّ أَبِي بَنِ كَعْبٍ يَقُولُ: قَدْ حَلَلْتُ، فَإِنِ التَّمَسْتِنِي فَإِنِّي هَاهُنَا، فَذَهَبَتْ إِلَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: ادْعِيهِ، فَجَاءَتْهُ فَوَجَدَتْهُ يُصَلِّي فَلَمْ يَعْجَلْ عَنْ صَلَاتِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ مَعَهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا تَقُولُ هَذِهِ؟ فَقَالَ أَبِي: أَنَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَأُولَاثِ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4) فَالْحَامِلُ الْمُتَوَقَّى، عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْمَرْأَةِ: اسْمَعِي مَا تَسْمَعِينَ

\* \* عبد الکریم بن ابی مخارق بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُن کی خدمت میں عرض کی: میں نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد عدت گزرنے سے پہلے ہی بچہ کو جنم دے دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مدت بعد میں پوری ہوگی، تم نے وہ عدت گزاری ہے۔ اُس عورت کا گزر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آرہی ہو؟ اُس عورت نے انہیں اس بارے میں بتایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کے بارے میں بھی بتایا، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُن سے یہ کہو کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: تمہاری عدت ختم ہو چکی ہے پھر اگر تمہیں میری تلاش ہو تو میں یہی موجود ہے (یعنی اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بلائیں تو مجھے یہاں آ کر بتا دینا)۔ وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے بلا کے لاؤ! وہ عورت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، انہوں نے اطمینان سے اپنی نماز مکمل کی پھر وہ اُس عورت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام یہ ہے کہ وہ حمل کو جنم دے دیں۔“

تو ایسی حاملہ عورت جو بیوہ بھی ہوگی ہو تو کیا وہ جب بچہ کو جنم دے گی (تو اُس کی عدت پوری ہو جائے گی؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون سے فرمایا: تم نے جو بات سنی ہے اُسے سن لو (یعنی اُس

پر عمل کرو۔

**11718 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا وَضَعْتَ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّ أَجْلُهَا قَالَ: وَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاكَ يَقُولُ: لَوْ وَضَعْتَ حَمْلَهَا وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنَ لَحَلَّتْ

\*\*\* سالم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت بچہ کو جنم دیدے گی تو اُس کی عدت پوری ہو جائے گی وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے آپ کے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر وہ عورت بچہ کو اُس وقت جنم دے جبکہ شوہر کی میت (جنازہ کے) تختے پر پڑی ہوئی ہو اُسے ابھی دفن نہ کیا گیا ہو تو بھی اُس عورت کی عدت ختم ہو جائے گی۔

**11719 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا وَضَعْتَ حَمْلَهَا حَلَّ أَجْلُهَا، قَالَ: فَحَدَّثَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: لَوْ وَضَعْتَ حَمْلَهَا وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنَ لَحَلَّتْ لِلْأَزْوَاجِ

\*\*\* نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب اُس عورت کے ہاں بچہ کی پیدائش ہو جائے تو اُس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انہیں بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت اُس وقت بچہ کو جنم دے جب مرد کی میت تختے پر موجود ہو اُسے ابھی دفن نہ کیا گیا ہو تو وہ عورت شادی کے لیے حلال ہو جائے گی۔

**11720 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَنْكِحُ إِنْ شَاءَتْ فِي دِمِهَا، وَقَالَ غَيْرُهُ: سَاعَةَ تَضَعُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ عورت چاہے تو وہ اپنے (نفاس کے) خون کے دوران نکاح کر سکتی ہے جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اسی گھڑی میں نکاح کر سکتی ہے جب اُس نے بچہ کو جنم دیا تھا۔

**11721 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ، فَقَالَتْ: طَيَّبَ نَفْسِي، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا، وَجَاءَ فَقَالَ: خَدَعْتَنِي خَدَعَهَا اللَّهُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَبَقَ الْكِتَابُ، اخْطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا

\*\*\* مایمون بن مہران نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اُن کی اہلیہ اُم کلثوم بنت عقبہ تھیں اُس خاتون نے کہا: آپ مجھے خوش کر دیجئے! تو انہوں نے اُسے ایک طلاق دیدی پھر اُس خاتون نے حمل کو جنم دیا تو زبیر آئے اور بولے: اُس عورت نے مجھے دھوکا دیا اللہ تعالیٰ اُسے رسوائی کا شکار کرے۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتاب کا حکم پہلے آچکا ہے اب تم اُس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتے ہو۔

**11722 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَرْسَلَ مَرْوَانَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ إِلَى سَيِّعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَسْأَلُهَا عَمَّا أَفْتَاهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتَوَفَّى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَكَانَ بَذْرِيًّا فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا قَبْلَ أَنْ تَمُضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ مِنْ وَقَاتِهِ، فَلَقِيَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكُكٍ حِينَ تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، وَقَدْ اكْتَحَلَتْ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ إِنَّهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ مِنْ وَقَاتِ زَوْجِكَ قَالَ: فَآتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا قَالَ أَبُو السَّنَابِلِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَلَلْتَ حِينَ وَضَعْتَ حَمْلَكَ

\*\*\* عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: مروان نے عبد اللہ بن عتبہ کو سیدہ سمیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ اُن سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کیا، جو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم بیان کیا تھا، تو اُس خاتون نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، حجۃ الوداع کے موقع پر اُن کا انتقال ہو گیا، اُن صاحب کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا، اُس خاتون نے اُن صاحب کے انتقال کے چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے بچہ کو جنم دے دیا، پھر ابوسنابل کی اُن سے ملاقات ہوئی، جب وہ عورت نفاس میں آچکی تھی، اُنہوں نے سرمہ لگایا ہوا تھا، تو ابوسنابل نے کہا: شاید تم شادی کرنا چاہتی ہو؟ ابھی

حدیث: 11722: صحیح البخاری - کتاب المغازی، باب فضل من شہد بدرا - حدیث: 3789، صحیح مسلم - کتاب الطلاق، باب انقضاء عدة المتوفی عنها زوجها - حدیث: 2806، مستخرج ابی عوانة - مبتدا کتاب الطلاق، بیان الاباحۃ للحامل المتوفی عنها زوجها ان تزوج حین تضع حملها - حدیث: 3755، صحیح ابن حبان - کتاب الطلاق، باب العدة - ذکر الاخبار بان انقضاء عدة الحامل وضعها حملها، حدیث: 4356، سنن الدارمی - ومن کتاب الطلاق، باب فی عدة الحامل المتوفی عنها زوجها والمطلقة - حدیث: 2245، سنن ابی داود - کتاب الطلاق، ابواب تفریع ابواب الطلاق - باب فی عدة الحامل، حدیث: 1975، سنن ابن ماجہ - کتاب الطلاق، باب الحامل المتوفی عنها زوجها اذا وضعت حلت للازواج - حدیث: 2024، السنن للنسائی - کتاب الطلاق، باب : عدة الحامل المتوفی عنها زوجها - حدیث: 3471، سنن سعید بن منصور - کتاب الطلاق، باب ما جاء فی عدة الحامل المتوفی عنها زوجها - حدیث: 1437، مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب النکاح، فی البراءة یتوفی عنها زوجها فتضع بعد وفاته یسیر - حدیث: 13095، مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب النکاح، فی البراءة یتوفی عنها زوجها فتضع بعد وفاته یسیر - حدیث: 13109، السنن الکبری للنسائی - کتاب الطلاق، ما استثنی من عدة المطلقات - حدیث: 5538، السنن الکبری للبیہقی - کتاب العدد، جماع ابواب عدة المدخول بها - باب عدة الحامل من الوفاة، حدیث: 14415، مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حدیث: 4133، مسند الشافعی - ومن کتاب الرسالة الا ما کان معادا، حدیث: 1127، مسند اسحاق بن راہویہ - ما یروی عن رجال اهل البصرة مثل: بريدة وسفيانة ومسة الازدية، حدیث: 1688، مسند ابی یعلی الموصلی - مسند امر سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 6820، المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف، من اسبه احمد - حدیث: 1946، المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء، الزيادات فی حدیث امر سلمة - الاعرج عن ابی سلمة عن زینب بنت ابی سلمة عن امر، حدیث: 19808



تو تمہارے شوہر کے انتقال کو چار ماہ دس دن نہیں ہوئے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کے سامنے ابوسناہل کی کہی ہوئی بات ذکر کی، تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا: جب تم نے بچہ کو جنم دیا تھا، تو تمہاری عدت ختم ہو گئی۔

**11723 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ تُوَفِّيَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَوَضَعَتْ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَعْتَدُ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَقُلْتُ: إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّ أَجْلُهَا؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَحْيَى، يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ، فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، وَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ يَسْأَلُونَهَا، فَأَخْبَرَتْ أَنَّ سَبْعَةَ بَنَاتٍ الْحَارِثِ تُوَفِّيَ عَنْهَا زَوْجَهَا، فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاتِهِ بِلَيَالٍ، فَلَقِيَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكُكٍ حِينَ تَعَلَّتْ مِنْ نَفَاسِهَا، وَقَدْ اكْتَحَلَتْ وَلَيْسَتْ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ تَرَيْنَ أَنَّ قَدْ حَلَّتْ، إِنَّكَ لَا تَحْلِينَ حَتَّى تَمْضِيَ لَكَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ مِنْ وَفَاةِ زَوْجِكَ، فَلَمَّا امْسَتْ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهُ شَأْنَهَا، وَمَا قَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَضَعْتَ حَمْلَكَ فَقَدْ حَلَّ أَجْلُكَ قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: كَذَبَ أَبُو السَّنَابِلِ.

\*\*\* ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس کی بیوی چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے بچہ کو جنم دے دیتی ہے، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت اُس عدت کو گزارے گی جو بعد میں ختم ہوگی۔ تو ابوسلمہ نے کہا: جب عورت بچہ کو جنم دے گی، تو اُس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں (یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں) تو حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حرمہ میں موجود تھیں اور یہ لوگ مسجد میں موجود تھے ان لوگوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: سب سے بڑا حارث کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اُس نے اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد بچہ کو جنم دیا، ابوسناہل کی اُس خاتون سے اُس وقت ملاقات ہوئی جب وہ نفاس کا شکار ہو چکی تھیں، انہوں نے سرمہ لگایا ہوا تھا اور لباس پہنا ہوا تھا، تو ابوسناہل نے کہا: شاید تم یہ سمجھتی ہے کہ تمہاری عدت ختم ہو گئی ہے؟ تمہاری عدت اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی، جب تک تمہارے شوہر کے انتقال کو چار ماہ دس دن نہیں گزر جاتے۔ شام کے وقت وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی صورت حال آپ کے سامنے ذکر کی اور ابوسناہل نے جو اُس سے کہا تھا، وہ بھی بیان کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا: جب تم نے بچہ کو جنم دے دیا، تو تمہاری عدت پوری ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے یہ بھی فرمایا تھا: ابوسناہل نے غلط کہا ہے۔

**11724 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ ابْنَ

عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَلَمَةَ: أَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، كَرِيماً مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

\*\*\* سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تھا۔

**11725 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: تُوَفِّي زَوْجِي، وَهِيَ حَامِلٌ فَذَكَرْتُ أَنَّهَا وَضَعَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ عَنْهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنْتِ لِأَخِيرِ الْأَجَلَيْنِ، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَقُلْتُ: إِنَّ عِنْدِي عِلْماً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَلَى الْمَرْأَةِ، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: تُوَفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا فَوَضَعَتْ فَأَخْبَرْتُهُ بِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سُبَيْعَةُ ارْبِعِي بِنَفْسِكَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْمَرْأَةِ: اسْمِعِي مَا تَسْمَعِينَ

\*\*\* ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے اسی دوران ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ عورت اُس وقت حاملہ تھی پھر اُس عورت نے یہ بات ذکر کی کہ اُس خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے چار ماہ گزرنے سے پہلے ہی بچہ کو جنم دے دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم وہ عدت گزارو گی جو بعد میں پوری ہوگی۔ تو ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اس بارے میں میرے پاس علم موجود ہے! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس خاتون کو واپس بلواؤ! پھر ابوسلمہ نے بتایا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ سبیعہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور انہوں نے عرض کی: اُن کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے بچہ کو جنم دے دیا، انہوں نے یہ بتایا کہ انہوں نے اپنے شوہر کے انتقال کے چار ماہ گزرنے سے پہلے ہی بچہ کو جنم دے دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے سبیعہ! تم اپنی تیاری کر لو! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس کے ساتھ گواہی دیتا ہوں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خاتون سے فرمایا: تم نے جو سنا ہے اُسے غور سے سن لو۔

**11726 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ سُبَيْعَةَ وَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ

\*\*\* ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد پندرہ دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

**11727 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَوْ سَمِعَهُ يَقُولُ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ لِسَبْعِ لَيَالٍ مِنْ يَوْمٍ تُوَفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا

\*\*\* ابو زبیر نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: سیدہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے سات دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

**11728 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ لِسَبْعٍ لَيَالٍ مِنْ يَوْمٍ تُوَفِّيَ عَنْهَا

زَوْجَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے سات دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

**11729 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّ عِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ حَدَّثَتْهُمْ: أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْكِحَ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: سیدہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے پینتالیس دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔ وہ نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ شادی کر لیں۔

**11730 -** حدیث نبوی: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي مَنْ أَصَدَّقُ أَنَّ سُبَيْعَةَ سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعْدَمَا وَضَعَتْ بِخُمْسٍ عَشْرَةَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں: سیدہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے

نبی اکرم ﷺ سے اُس وقت دریافت کیا تھا جب انہوں نے پندرہ دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

**11731 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: " إِذَا تُوَفِّيَ الرَّجُلُ

وَأَمْرَاتُهُ حَامِلٌ، فَاجْلُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، وَذَكَرَ أَنَّ سُبَيْعَةَ وَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعَشْرِينَ، أَوْ قَالَ: لِسَبْعٍ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْكِحَ "

\*\*\* امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد کا انتقال ہو جائے اور اُس کی بیوی

حاملہ ہو تو اُس کی عدت اُس وقت پوری ہوگی جب وہ بچہ کو جنم دیدے گی انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ سیدہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنے

شوہر کے انتقال کے بیس دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سترہ دن بعد جنم دیا تھا تو نبی اکرم ﷺ

نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ شادی کر لے۔

**11732 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: " يَقُولُ بَعْضُهُمْ: مَكَثَتْ سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَمِنْهُمْ مَنْ

يَقُولُ: أَرْبَعِينَ لَيْلَةً "

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اُس خاتون نے سترہ دن بعد جنم دیا تھا جبکہ بعض نے یہ کہا

ہے: چالیس دن بعد جنم دیا تھا۔

**11733 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ

وَعِیْرُهُمَا، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَضَعْتُ سُبُعَةً وَوَلَدْتُ بَعْدَ وَفَاةٍ زَوْجَهَا بِنَصْفِ شَهْرٍ  
 \* \* اسماعیل بن محمد اور یعقوب بن عتبہ اور دیگر حضرات نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: سبیعہ نے اپنے  
 شوہر کے انتقال کے پندرہ دن بعد بچہ کو جنم دیا تھا۔

**11734 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ  
 الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: إِنَّ سُبُعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلَى فَلَمْ تَمُكُثْ إِلَّا لَيَالِي حَتَّى وَضَعَتْ  
 فَلَمَّا نَفَسَتْ خُطِبَتْ فَاسْتَأْذَنْتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّكَاحِ حِينَ وَضَعَتْ، فَأَذِنَ لَهَا فَانْكَحَتْ  
 \* \* عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سبیعہ اسلمیہ کے شوہر کا جب انتقال  
 ہوا تو وہ خاتون حاملہ تھیں انہوں نے کچھ دن بعد بچہ کو جنم دے دیا جب انہیں نفاس آیا تو انہیں شادی کا پیغام دیا گیا انہوں نے  
 نبی اکرم ﷺ سے شادی کرنے کی اجازت مانگی جب وہ بچہ کو جنم دے چکی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دی تو اُس  
 خاتون نے شادی کر لی۔

**11735 -** اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَوْ  
 وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنْ لَحَلَّتْ  
 \* \* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اگر عورت حمل کو جنم دیدے اور مرد کی میت تختے پر موجود ہو اُسے ابھی دفن نہ کیا  
 گیا ہو تو عورت کی عدت ختم ہو جائے گی۔

**11736 -** اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ مُضْغَةً، أَوْ عِلْقَةً؟ قَالَ:  
 نَعَمْ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا اسْقَطَتِ الْمَرْأَةُ سَقَطًا بَيْنًا، فَقَدْ حَلَّ أَجْلُهَا،  
 وَإِذَا اسْقَطَتِ الْأَمَةُ سَقَطًا بَيْنًا فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهَا  
 \* \* معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: اگر (عورت نے جس بچہ کو جنم دیا ہے)  
 وہ صرف گوشت کا تو تھڑا ہو یا جما ہوا خون ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسی صورت میں بھی اُس کی عدت ختم ہو جائے  
 گی)۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی زہری کی مانند فتویٰ دیا ہے۔ زہری بیان کرتے ہیں: اگر عورت نامکمل بچہ کو جنم دیتی ہے  
 تو بھی اُس کی عدت پوری ہو جائے گی اور جب کوئی کنیز نامکمل بچہ کو جنم دے تو اب اُس کے آقا کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ  
 وہ اُس کنیز کو فروخت کرے (کیونکہ اب وہ اس کی ام ولد بن چکی ہے)۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فَلَا يَفْرِضُ صَدَاقًا حَتَّى يَمُوتَ

باب: جو شخص شادی کر لے اور مہر مقرر نہ کرے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جائے

**11737 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي

طَالِبٍ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، كَانَ يَجْعَلُ لَهَا الْمِيرَاثَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا يَجْعَلُ لَهَا صَدَاقًا

\*\*\* حکم بن عتیبه بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص عورت کے ساتھ شادی کرے اور پھر انتقال کر جائے جبکہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اور اُس کا مہر مقرر نہ کیا ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے لیے وراثت میں حصہ مقرر کیا ہے اور اُس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی، البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے لیے مہر کا حکم نہیں دیا۔

**11738 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ لَهَا الْمِيرَاثَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا يَجْعَلُ لَهَا صَدَاقًا

\*\*\* عبد خیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایسی عورت کے لیے وراثت میں حصہ تو قرار دیتے ہیں اور اُس پر عدت کی ادائیگی کو بھی لازم قرار دیتے ہیں، لیکن وہ اُسے مہر نہیں دیتے۔

**11739 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَنْكَحَ ابْنَهُ وَاقِدًا، فَتَوَقَّى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا ابْنُ عُمَرَ صَدَاقًا، فَابْتُ أُمُّهَا إِلَّا أَنْ تُحَاصِمَهُ، فَجَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّهَا قَدْ ابْتُ إِلَّا أَنْ تُحَاصِمَكَ، وَالْقَوْلُ كَمَا تَقُولُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَحَبُّ أَنْ تَدْعُوا حَقًّا إِنْ كَانَ لَكُمْ، فَحَاصِمَهُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا زَيْدٌ صَدَاقًا، وَجَعَلَ لَهَا الْمِيرَاثَ

\*\*\* نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے صاحبزادے واد کا نکاح کروایا، اُن صاحب کارِ رخصتی سے پہلے ہی انتقال ہو گیا، انہوں نے اپنی بیوی کے لیے مہر مقرر نہیں کیا تھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اُس عورت کو مہر کی ادائیگی نہیں کی، لڑکی کی ماں نے اس بات کا انکار کیا اور اس بارے میں اُن کے خلاف مقدمہ کیا، تو عبدالرحمن بن زید بن خطاب اُن کے پاس آئے اور بولے: اس لڑکی کی ماں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا، وہ آپ سے جھگڑا کرنا چاہتی ہے، تو آپ اس بارے میں جو کہیں گے وہی بات مانی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اگر تمہارا کوئی حق ہو تو تمہیں اُس کا دعویٰ کرنا پڑے۔ پھر اُن حضرات نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کے لیے مہر کا حق تسلیم نہیں کیا، البتہ اُسے وراثت میں حصہ دلوا دیا۔

**11740 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، وَلَا يَمْسُهَا، وَلَا يَفْرِضُ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى يَمُوتَ: قَالَ: حَسْبُهَا الْمِيرَاثَ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا، فَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَضَ لَهَا صَدَاقًا، فَلَهَا صَدَاقٌ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا

ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا اور اُس کے لیے مہر بھی مقرر نہیں کرتا؛ یہاں تک کہ اُس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس عورت کے لیے وراثت کا حصہ کافی ہے اُس عورت کو مہر نہیں ملے گا، لیکن اگر مرد نے اُس عورت کے لیے مہر مقرر کر دیا تھا تو اُس عورت کو مہر بھی ملے گا اور وراثت میں حصہ بھی ملے گا۔

**11741 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا صَدَاقَ لَهَا، حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ**

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا، اُس کے لیے وراثت کا حصہ کافی ہے۔

**11742 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا**

**صَدَاقَ لَهَا إِذَا مَاتَ، وَلَمْ يَقْرَضْ لَهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، حَتَّى سَمِعَ بِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَكَفَّ عَنْهَا، فَلَمْ يَقُلْ فِيهَا شَيْئًا**

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مرد کا انتقال ہو جائے تو ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا جبکہ مرد نے اُس کے لیے مہر کا تعین نہیں کیا تھا اور اُس کی رخصتی بھی نہیں کروائی تھی، لیکن طاووس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنی تو وہ یہ بیان کرنے سے رُک گئے اور انہوں نے اس بارے میں کوئی رائے پیش نہیں کی۔

**11743 - آثَارُ صَحَابَةٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا أَنَّ**

**رَجُلًا أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ، عَنِ امْرَأَةٍ تُوَفِّي عَنْهَا زَوْجُهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَقْرَضْ لَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ: سَلِ النَّاسَ، فَإِنَّ النَّاسَ كَثِيرٌ، أَوْ كَمَا قَالَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ لَوْ مَكَّنْتُ حَوْلًا مَا سَأَلْتُ غَيْرَكَ قَالَ: فَرَدَّدَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهْرًا، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مَا كَانَ مِنْ صَوَابٍ فَمِنْكَ، وَمَا كَانَ مِنْ خَطَاٍ فَمِنِّي، ثُمَّ قَالَ: أَرَى لَهَا صَدَاقَ إِحْدَى نِسَائِهَا، وَلَهَا الْمِيرَاثُ مَعَ ذَلِكَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقٍ، كَانَتْ تَحْتِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: هَلْ سَمِعَ هَذَا مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَتَى بَنَفَرَ مِنْ قَوْمِهِ فَشَهِدُوا بِذَلِكَ قَالَ: فَمَا رَأَوْا ابْنَ مَسْعُودٍ فَرِحَ بِشَيْءٍ مَا فَرِحَ بِذَلِكَ حِينَ وَافَقَ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

\*\*\* عاصم نے امام شعبی اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس

آیا اور اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا، جس کے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے اُس کے شوہر نے عورت کی رخصتی بھی نہیں کروائی تھی اور اُس کے لیے مہر بھی مقرر نہیں کیا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے فرمایا: تم اس بارے میں لوگوں سے دریافت کرو، کیونکہ بہت سے لوگ موجود ہیں یا اس کی مانند انہوں نے کوئی اول کلمات ارشاد فرمائے تو اُس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں ایک سال تک بھی ٹھہرا ہوں تو آپ کے علاوہ کسی اور سے دریافت نہیں کروں گا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ماہ تک اُسے لوٹاتے رہے (یعنی اس دوران انہوں نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا اور مسئلہ میں غور و فکر کرتے



رہے) پھر وہ اٹھے اور انہوں نے وضو کیا اور دو رکعت ادا کی پھر یہ بات کہی: اے اللہ! اگر تو یہ جواب درست ہوا تو تیری طرف سے ہوگا اور اس میں جو غلطی ہوئی تو وہ میری طرف سے ہوگی پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس لڑکی کو اُس جیسی دیگر خواتین کی طرح کا مہر ملے گا (یعنی مہر مثل ملے گا) اور اس کے ہمراہ اُس عورت کو وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی۔ اس پر اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس صورت حال میں وہی فتویٰ دیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے سیدہ بروہ بنت واشق رضی اللہ عنہا کے بارے میں دیا تھا جو ہلال بن امیہ کی اہلیہ تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے علاوہ کسی اور نے نبی اکرم ﷺ نے یہ فتویٰ سنا ہے؟ تو اُس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ اپنے قوم کے کچھ لوگوں کو لے کر آیا اور اُن سب نے اس بارے میں گواہی دی راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا گیا جتنے خوش اس بات پر ہوئے تھے جب اُن کا جواب نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق تھا۔

**11744 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَبَّلَ ذَلِكَ**

**عَلِيًّا، فَقَالَ: لَا تَصْدُقُ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

\*\*\* حکم بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تھی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دیہاتیوں کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

**11745 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:**

**أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فُسَيْلٌ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَمْسَسْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ: فَرَدَدَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: "فَإِنِّي أَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي، فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي، أَرَى لَهَا صَدَاقَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا، لَا وَكُسٍ، وَلَا شَطَطٍ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةً مِنْ بَنِي رُوَاسٍ، وَبَنُو رُوَاسٍ حَتَّى مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ"**

\*\*\* ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور اُن سے ایسے شخص

کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے وہ اُس عورت کا مہر مقرر نہیں کرتا اور اُس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہیں کرتا یہاں تک کہ اُس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کو لوٹاتے رہے پھر انہوں نے فرمایا: میں اس بارے میں اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دوں گا اگر وہ درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اگر غلطی ہوئی تو میری طرف سے ہوگی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس لڑکی کو اُس جیسی دیگر عورتوں کا سا مہر ملے گا جس میں کوئی کمی اور کوئی کوتاہی نہیں ہو گی اور اُس عورت پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا۔ اس پر حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ



کھڑے ہوئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس عورت کے بارے میں وہی فیصلہ دیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے بروء بنت واشق کے بارے میں دیا تھا جو بنو راس سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون تھیں۔  
راوی بیان کرتے ہیں: بنو راس بنو عامر بن صعصعہ کا ایک قبیلہ تھا۔

**11746 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ فِيهَا عَلَى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ  
\*\* معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے اس صورت حال کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ الْفِدَاءِ

### باب: فدیہ (کا حکم)

**11747 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ طَلَاقٍ كَانَ نِكَاحُهُ مُسْتَقِيمًا، إِذَا تَفَرَّقَا فِي ذَلِكَ النِّكَاحِ، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمَا بِالطَّلَاقِ فَهِيَ وَاحِدَةُ الْمُبَارَاةِ وَالْفِدَاءِ. إِلَّا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ يَقُولُ ذَلِكَ

\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر وہ طلاق جو درست نکاح کے بعد ہو، تو جب اس نکاح میں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے، تو اگرچہ مرد نے طلاق کے کلمات ادا نہ کیے ہوں، تو ایک طلاق شمار ہوگی، خواہ وہ علیحدگی مہارت کے نتیجہ میں ہو یا فدیہ کی ادائیگی کی صورت میں ہو، البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ رائے نہیں ہے۔

**11748 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "كُلُّ فُرْقَةٍ فِي نِكَاحٍ كَانَ عَلَى وَجْهِ النِّكَاحِ تَطْلِيقٌ كَهَيْئَةِ الْفِدَاءِ، وَالْأَمَةُ تَعْتِقُ، وَالَّتِي تَخْتَارُ نَفْسَهَا، وَالَّتِي تَفْقِدُ زَوْجَهَا فَيَجِيءُ زَوْجُهَا فَيُخْتَارُ أَمْرَاتُهُ فَيُرَاجَعُهَا الْآخَرُ، وَالَّتِي تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَيَسْلِمُ فَيُنْكِحُهَا بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ: فَهِيَ وَاحِدَةٌ فِي أَشْبَاهِ هَذَا"

\*\* قتادہ فرماتے ہیں: درست طور پر ہونے والے نکاح میں ہر علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی، جیسے فدیہ (دے کر طلاق حاصل کرنے کی صورت ہے) اور کنیز آزاد شمار ہوگی، جیسے وہ اپنی ذات کو اختیار کر لے یا وہ عورت ہے جس کا شوہر مفقود ہو گیا تھا اور پھر اس کا شوہر آ جائے اور وہ اپنی بیوی کو اختیار کر لے اور دوسرا اس سے رجوع کر لے یا کوئی عورت عیسائی شخص کی بیوی اور پھر وہ عیسائی مسلمان ہو جائے اور اس کے بعد اس عورت سے نکاح کر لے تو قتادہ فرماتے ہیں: ان تمام صورتوں میں (ہونے والی علیحدگی) ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11749 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: جَعَلَ الْفِدَاءَ تَطْلِيقًا، فَإِنْ اتَّبَعَ الطَّلَاقُ حِينَ تَفْتَدِي مِنْهُ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ لَزِمَهَا

\*\*\* یحییٰ بن ابوشیر بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے (عورت کی طرف سے) فدیہ کی ادائیگی کو ایک طلاق شمار کیا ہے اور جب عورت مرد کو فدیہ ادا کر دے اور اس کے ساتھ ہی اُسی محفل میں اسے طلاق دے دی جائے تو وہ واقع ہو جائے گی۔

**11750 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْفِدَاءُ تَطْلِيقَةٌ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: فدیہ ایک طلاق شمار ہوگا۔

**11751 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ

\*\*\* ابن ابوشحیح بیان کرتے ہیں: خلع ایک طلاق شمار ہوگا۔

**11752 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ،

وَالْخُلْعُ مَا دُونَ عِقَاصِ الرَّأْسِ، وَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَفْتَدِيَ بِبَعْضِ مَالِهَا

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: خلع ایک بائنے طلاق شمار ہوگا اور خلع سر کے جوڑے سے کم ہے اور عورت اپنے مال کے کچھ حصہ کو فدیہ کے طور پر ادا کرے۔

**11753 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَا يَبْرَى طَلَاقًا بَائِنًا إِلَّا فِي خُلْعٍ أَوْ إِيْلَاءٍ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف خلع یا ایلاء کی صورت میں طلاق بائنے کے قائل

تھے۔

**11754 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ

قَالُوا: إِذَا قَبِلَ الرَّجُلُ الْمَالَ، وَإِنْ لَمْ يُطْلَقْ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* قتادہ نے حسن بصری اور سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب مرد مال قبول کر لے تو اگرچہ وہ

طلاق (لفظی طور پر) نہ بھی دے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11755 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحُصَيْنِ الْحَارِثِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا

قَالَ: إِذَا أَخَذَ لِلطَّلَاقِ ثَمَنًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* حصین حارثی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد طلاق کی قیمت وصول

کر لے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11756 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهِ طَلَاقًا

فَهُوَ خُلْعٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ: لَيْسَ بِخُلْعٍ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے طلاق کا معاوضہ وصول کر لے تو یہ خلع شمار ہوگا۔ قتادہ کہتے

ہیں: یہ خلع شمار نہیں ہوگا۔

**11757 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي عَاصِمٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَكَانَ أَصْدَقَهَا حَدِيثَةً وَكَانَ غَيُورًا، فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ يَدَهَا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَكَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: أَنَا أَرُدُّ إِلَيْهِ حَدِيثَهُ قَالَ: أَوْ تَفْعَلِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَدَعَا زَوْجَهَا، فَقَالَ: إِنَّهَا تَرُدُّ عَلَيْكَ حَدِيثَكَ قَالَ: أَوْ ذَلِكَ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبَا، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ نَكَحَتْ بَعْدَهُ رِفَاعَةَ الْعَابِدِيِّ، فَضَرَبَهَا، فَجَاءَتْ عُثْمَانَ، فَقَالَتْ: أَنَا أَرُدُّ إِلَيْهِ صَدَاقَهُ، فَدَعَاهُ عُثْمَانُ، فَقَبِلَ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اذْهَبِي، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "وَإِخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَ خَبَرِ دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: شَجَّهَا."

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اسے ایک باغ مہر کے طور پر دیا تھا وہ صاحب مزاج کے تیز تھے انہوں نے اس خاتون کی پٹائی کر کے اس کا ہاتھ توڑ دیا وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے شکایت کی اس نے عرض کی: میں ان کا باغ انہیں واپس کر دیتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کے لیے تیار ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شوہر کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا باغ تمہیں واپس کر دے گی! انہوں نے عرض کی: کیا وہ مجھے مل جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو ان صاحب نے کہا: یا رسول اللہ! میں اسے قبول کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں چلے جاؤ! یہ ایک طلاق ہو گئی ہے۔ پھر اس کے بعد اس خاتون نے رفاعہ عابدی سے شادی کی انہوں نے اس کی پٹائی کی تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میں ان کا مہر انہیں واپس کر دیتی ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صاحب کو بلایا تو انہوں نے اس پیشکش کو قبول کر لیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ! یہ ایک طلاق ہو گئی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں: اس خاتون کے شوہر نے انہیں زخمی کر دیا تھا۔

**11758 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے۔

**11759 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا أَعْتَبْتُ عَلَى ثَابِتٍ دَيْنًا، وَلَا خُلُقًا، وَلَكِنْ

حدیث: 11759: صحیح البخاری - کتاب الطلاق - باب الخلع وکیف الطلاق فیہ - حدیث: 4974 سنن ابن ماجہ - کتاب الطلاق - باب المختلعة تأخذ ما اعطاها - حدیث: 2052 السنن للنسائی - کتاب الطلاق - باب: ما جاء فی الخلع - حدیث: 3427 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الطلاق - الخلع - حدیث: 5494 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسبه عبد اللہ - وما اسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما - عکرمۃ عن ابن عباس حدیث: 11626

أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرُدِّينَ إِلَيَّ حَدِيثَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا، فَأَخَذَ حَدِيثَهُ، وَفَارَقَهَا، وَهِيَ جَمِيلَةٌ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي أَنَّهَا قَالَتْ يَوْمَئِذٍ: أَكْرَهُ أَنْ أَعْصِيَ رَبِّي قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِي مِنَ الْجَمَالِ مَا تَرَى، وَثَابِتٌ رَجُلٌ دَمِيمٌ"

\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں ثابت کے دین یا اُن کے اخلاق کے حوالے سے اُن پر کوئی الزام عائد نہیں کرتی، لیکن اسلام قبول کر لینے کے بعد ناشکری کرنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اُس کا باغ اُسے لوٹانے کے لیے تیار ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا، انہوں نے اپنا باغ واپس لے لیا اور اُس عورت سے علیحدگی اختیار کر لی وہ خاتون جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول تھیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: اُس دن اُس خاتون نے یہ کہا تھا: میں اس بات کو ناپسند کرتی ہوں کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں۔ راوی کہتے ہیں: مجھ تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ عرض کی تھی: میں جتنی خوبصورت ہوں، وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، جبکہ ثابت ایک بد صورت شخص ہیں۔

**11760 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جُمُهَانَ: أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ الْأَسْلَمِيَّةَ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسِيدٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ، ثُمَّ نَدِمَتْ وَنَدِمَ، فَجَاءَ عُثْمَانُ فَخَبَرَهُ، فَقَالَ: هِيَ تَطْلِيقُهُ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمَّيْتَ شَيْئًا فَهُوَ عَلَى مَا سَمَّيْتَ فَرَجَعَهَا

\*\* عروہ بن زبیر نے جہان کا ایک بیان نقل کیا ہے: اُم بکر اسلمیہ، حضرت عبد اللہ بن اُسید رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، اُس خاتون نے اُن سے خلع لے لیا، پھر وہ خاتون ندامت کا شکار ہوئیں، وہ صاحب بھی ندامت کا شکار ہوئے، وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اس بارے میں بتایا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی، البتہ اگر تم نے (طلاق کو) متعین کر دیا ہو تو جو تم نے تعین کیا تھا، اُس کے مطابق طلاق شمار ہوگی، تو اُن صاحب نے اُس خاتون سے رجوع کر لیا تھا۔

**11761 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عُثْمَانَ جَعَلَ الْفِدَاءَ طَلَقًا قَالَ: إِنْ أَرَادَ شَيْئًا مِنَ الطَّلَاقِ فَهُوَ مَعَ الْفِدَاءِ

\*\* عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فدیہ کی ادائیگی کو ایک طلاق قرار دیا ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرد بھی طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ فدیہ کے ساتھ (دوسری یا تیسری طلاق شمار ہوگی)۔

**11762 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ سَهْلٍ حَدَّثَتْهَا أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ بَلَغَ مِنْهَا ضَرْبًا لَا يَدْرِي مَا هُوَ، فَجَانَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَلَسِ، فَذَكَرَتْ لَهُ الْاِدْيَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خُذْ مِنْهَا، فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّ الَّذِي أَعْطَانِي عِنْدِي كَمَا هُوَ قَالَ: فَخُذْ مِنْهَا، فَاحْذِ مِنْهَا، فَقَالَتْ عَمْرُو: فَقَعَدَتْ عِنْدَ أَهْلِهَا

\*\*\* عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتی ہیں: حبیبہ بنت سہل نے انہیں یہ بات بتائی ہے: ثابت بن قیس بن شماس نے اُن کی پٹائی کی، تو وہ اندھیرے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی صورتِ حال کو ذکر کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یعنی ثابت سے فرمایا: تم اس سے وصول کرلو! اُس خاتون نے کہا: انہوں نے مجھے (مہر کے طور پر) جو کچھ دیا تھا وہ اُسی طرح میرے پاس موجود ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس سے وہ لے لو! تو انہوں نے اُس خاتون سے وہ لے لیا۔ عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: تو وہ خاتون اپنے میکے میں جا کر بیٹھ گئی تھیں۔

**11763 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ فِي حَرْفِ أَبِي: أَنَّ الْفِدَاءَ تَطْلِيقٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَدْ كَرُثَ ذَلِكَ لِأَيُّوبَ، فَأَتَيْنَا رَجُلًا عِنْدَهُ مُصْحَفٌ قَدِيمٌ لِأَبِي حَرْجٍ مِنْ ثَقِيفٍ، فَقَرَأَنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ: إِلَّا أَنْ يَطْلُنَا إِلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ لَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\*\* ميمون بن مهران نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت اُبی بن الحنفیہ فرماتے ہیں: فدیہ کی وصولی ایک طلاق شمار ہوگی۔  
معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ ایوب سے کیا، تو انہوں نے بتایا: ہم ایک شخص کے پاس آئے، جس کے پاس حضرت اُبی بن الحنفیہ کے پاس موجود قرآن کا ایک نسخہ تھا، جو ایک ثقہ راوی کے حوالے سے ملا تھا، ہم نے اُس میں پڑھا تو اُس میں یہ تحریر تھا: ماسوائے اس صورت کے کہ وہ دونوں گمان کریں کہ اب وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، تو اُن دونوں پر اس حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا، جو وہ عورت اُس مرد کو فدیہ دے دیتی ہے، پھر اُس کے بعد وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی، جب تک وہ اُس کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کر لیتی (اور پھر اُسے طلاق نہیں ہو جاتی، یا وہ بیوہ نہیں ہو جاتی)۔

**11764 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ امْرَأَةً تُخَاصِمُ زَوْجَهَا إِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَتْ لَهُ: طَلِّقْنِي، وَلَكَ مَا عَلَيْكَ فَطَلَّقَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى تُمَرُّهُنَّ، فَقَعَلَ، قَالَ جُلَسَاءُ شُرَيْحٍ: ذَهَبَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ، وَلَا تَرَى مَالَكَ إِلَّا قَدْ ذَهَبَ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لَوْ كَانَ الْإِسْلَامُ كَمَا تَقُولُونَ لَكَانَ أَضْيَقَ مِنْ حَرْفِ السَّيْفِ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کو دیکھا، جو قاضی شریح کے سامنے اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ پیش کر رہی تھی، اُس خاتون نے اُس شوہر سے کہا: تم مجھے طلاق دے دو! تمہیں وہ کچھ مل جائے گا جس کی ادائیگی تم پر لازم تھی (یعنی تم نے جو مہر کی رقم ادا کی ہے، وہ تمہیں مل جائے گی) تو اُس مرد نے اُس عورت کو طلاق دے دی، اُس خاتون نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! جب تک تم انہیں جاری نہیں رکھتے! اُس مرد نے ایسا بھی کر لیا، تو قاضی شریح کے ساتھیوں نے کہا: تمہاری بیوی تم سے

رخصت ہوگئی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تمہارا مال بھی رخصت ہو گیا ہے۔ تو قاضی شریح نے کہا: اگر اسلام اُتنا سخت ہوتا جتنا تم کہہ رہے ہو تو یہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہونا تھا۔

**11765 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَّ حَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَنَّ طَاوُسًا قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ سَأَلَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَسْتَعْمَلُ هَاهُنَا - وَكَانَ ابْنُ الزَّيْبِرِ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى الْيَمَنِ عَلَى السَّعْيَاتِ - فَعَلَّمَنِي الطَّلَاقَ، فَإِنَّ عَامَّةَ تَطْلِيْقِهِمُ الْفِدَاءُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِوَاحِدَةٍ، وَكَانَ يُجِيزُهُ يُفَرِّقُ بِهِ قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ الْفِدَاءُ، وَلَكِنَّ النَّاسَ أَخْطَؤُوا اسْمَهُ، فَقَالَ لِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: قَالَ طَاوُسٌ: فَرَأَدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ: لَيْسَ الْفِدَاءُ بِتَطْلِيْقٍ قَالَ: وَكُنْتُ أَسْمَعُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتْلُو فِي ذَلِكَ: (وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ) (البقرة: 228)، ثُمَّ يَقُولُ: (لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ) ثُمَّ ذَكَرَ الطَّلَاقَ بَعْدَ الْفِدَاءِ قَالَ: "وَكَانَ يَقُولُ ذَكَرَ اللَّهُ الطَّلَاقَ قَبْلَ الْفِدَاءِ وَبَعْدَهُ، وَذَكَرَ اللَّهُ الْفِدَاءَ بَيْنَ ذَلِكَ فَلَا أَسْمَعُهُ ذَكَرَ فِي الْفِدَاءِ طَلَقًا قَالَ: وَكَانَ لَا يَرَاهُ تَطْلِيْقَةً"

\*\*\* حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: طَاوُس نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا اسی دوران حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابراہیم نے اُن سے دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے فلاں جگہ کا عامل مقرر کیا گیا ہے، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے انہیں یمن کا گورنر مقرر کیا تھا کہ وہ وہاں سے وصولیاں کریں گے (تو انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ مجھے طلاق کے احکام کے بارے میں بتائیے کیونکہ وہاں یہ رواج ہے کہ زیادہ تر فدیہ لے کر طلاق دی جاتی ہے۔ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ ایک طلاق شمار نہیں ہوتی، البتہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس چیز کو درست قرار دیتے تھے کہ اس طرح میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے۔

راوی کہتے ہیں: وہ یہ فرماتے تھے: یہ فدیہ ہے لیکن لوگوں نے اس کے نام میں غلطی کی ہے۔ اس پر حسن بن مسلم نے مجھ سے کہا: طَاوُس بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بار بار اس بارے میں دریافت کرتا رہا، تو وہ یہی فرماتے رہے کہ فدیہ کی ادائیگی طلاق شمار نہیں ہوتی۔

طَاوُس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: "اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین قروء تک روکے رکھیں۔"

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"اُن دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، اُس بارے میں جو وہ عورت فدیہ دے دیتی ہے۔"

پھر انہوں نے فدیہ کے بعد طلاق کا ذکر کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے پہلے اور فدیہ کے بعد طلاق کا ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا ذکر ان دونوں کے درمیان کیا ہے، تو میں نے اُسے فدیہ کے بارے میں یہ ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا کہ اُس نے فدیہ کو

طلاق قرار دیا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے طلاق نہیں سمجھتے تھے۔

**11766 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: كَانَ أَبِي لَا يَرَى الْفِدَاءَ

طَلَقًا، وَيُجِيزُهُ بَيْنَهُمَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے بتایا کہ میرے والد فدیہ (کی ادائیگی یا وصولی) کو

طلاق شمار نہیں کرتے تھے البتہ وہ فدیہ کو میاں بیوی کے درمیان جائز قرار دیتے تھے۔

**11767 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَوْلَا أَنَّهُ عَلِمَ لَا يَحِلُّ لِي

كِتْمَانُهُ - يَعْنِي الْفِدَاءَ - مَا حَدَّثَنِي أَحَدًا قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى الْفِدَاءَ طَلَقًا حَتَّى يُطْلَقَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَلَا تَرَى أَنَّهُ ذَكَرَ الطَّلَاقَ مِنْ قَبْلِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْفِدَاءَ، فَلَمْ يَجْعَلْهُ طَلَقًا، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: " فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ " (البقرة: 230)، وَلَمْ يَجْعَلِ الْفِدَاءَ بَيْنَهُمَا طَلَقًا "

\*\*\* ایوب نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اس بارے میں کوئی علم ہوتا تو میرے لیے اُسے یوں چھپانا جائز نہ ہوتا

کہ میں اُسے کسی کو بھی بیان نہ کرتا، یعنی فدیہ کے بارے میں اگر کوئی علم ہوتا۔ طاؤس نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فدیہ (کی ادائیگی یا وصولی) کو طلاق شمار نہیں کرتے تھے وہ یہ کہتے تھے کہ جب تک مرد باقاعدہ طلاق نہیں دیتا (اُس وقت تک طلاق نہیں ہوتی)۔ وہ یہ بھی فرماتے تھے کہ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے پہلے بھی طلاق کا ذکر کیا اور پھر اُس کے بعد فدیہ کا ذکر کیا، لیکن اُس نے فدیہ کو طلاق قرار نہیں دیا اور پھر دوسری مرتبہ میں یہ فرمایا:

”اگر مرد اُسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ عورت اُس مرد کے لیے اُس کے بعد اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک

وہ کسی اور کے ساتھ شادی کرنے (کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔“

تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں طلاقوں کے درمیان فدیہ کو طلاق کے طور پر ذکر نہیں کیا۔

**11768 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ،

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَا أَحْزَاؤُهُ الْمَالُ فَلَيْسَ بِطَلَقٍ قَالَ: وَلَا أَرَاهُ أَخْبَرَنِيهِ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قُلْتُ لِعَمْرُو: فَقَالَتْ: إِنَّ طَلَّقْتَنِي ثَلَاثًا فَمَالُكَ عَلَيْكَ رَدٌّ، وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى تَتَكَلَّمَ بِطَلَقٍ ثَلَاثًا، فَفَعَلَ "، فَقَالَ: وَاحِدَةٌ فَأَذْخَلَهَا فِيهَا، وَقَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ: وَأَقُولُ: أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ أَخَذَهُ مِنْهَا فَهُوَ فِدَاءٌ

\*\*\* عکرمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جس چیز کو مال واقع قرار دے وہ طلاق شمار نہیں

ہوتی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہی یہ بات مجھے بیان کی ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: اگر عورت یہ کہتی ہے کہ اگر تم نے مجھے تین طلاقیں دے دیں تو تمہارا مال تمہیں واپس مل جائے گا اور یہ اُس وقت تک نہیں ملے گی جب تک تم تین طلاقوں کے بارے میں کلام نہیں کرتے اور وہ مرد ایسا کر لیتا ہے تو عمرو نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی انہوں نے اسے اُس میں شامل قرار دیا جبکہ عکرمہ فرماتے ہیں:



میں یہ کہتا ہوں: ہر وہ چیز جسے مرد عورت سے وصول کر لیتا ہے وہ فدیہ شمار ہوگی۔

**11769 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: كُلُّ فُرْقَةٍ كَانَتْ مِنْ قَبْلِ الرَّجُلِ فِيهِی

تَطْلِيقٌ، وَكُلُّ فُرْقَةٍ مِنْ قَبْلِ الْمَرْأَةِ فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ

\*\*\* حماد بیان کرتے ہیں: ہر وہ علیحدگی جو مرد کی طرف سے ہو وہ طلاق شمار ہوگی اور ہر وہ علیحدگی جو عورت کی طرف

سے ہو وہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگی۔

**11770 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسَبُهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ أَجَارَهُ الْمَالُ فَلَيْسَ بِطَّلَاقٍ، يَعْنِي: الْخُلْعُ

\*\*\* عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر وہ چیز جسے مال جائز قرار دے وہ طلاق شمار نہیں

ہوتی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد خلع تھی۔

**11771 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَأَلَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سَعْدٍ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ ثُمَّ أَيْبَكُوهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَ اللَّهُ الطَّلَاقَ

فِي أَوَّلِ الْآيَةِ وَآخِرِهَا، وَالْخُلْعُ بَيْنَ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ

\*\*\* طاووس بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن سعد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں

دریافت کیا جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیتا ہے اور پھر وہ عورت اُس سے خلع حاصل کر لیتی ہے تو کیا وہ مرد اُس عورت کے

ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیت کے آغاز میں اور اختتام پر طلاق کا ذکر کیا

ہے اور خلع کا ذکر ان کے درمیان کیا ہے اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ الطَّلَاقِ بَعْدَ الْفِدَاءِ

باب: (مرد کا) فدیہ (کی وصولی) کے بعد طلاق دینا

**11772 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ بَعْدَ الْفِدَاءِ قَالَ: لَا

يُحْسَبُ شَيْئًا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَا يَمْلِكُ مِنْهَا شَيْئًا، فَرَدَّهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، فَقَالَ عَطَاءٌ: اتَّفَقَ عَلَى

ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي رَجُلٍ اخْتَلَعَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا بَعْدَ الْخُلْعِ، فَاتَّفَقَا عَلَى أَنَّهُ مَا طَلَّقَ بَعْدَ الْخُلْعِ،

فَلَا يُحْسَبُ شَيْئًا، قَالَا: مَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، إِنَّمَا طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو فدیہ وصول کر لینے کے

بعد طلاق دیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا کیونکہ اُس نے اپنی بیوی کو ایسی طلاق دے دی ہے کہ اب وہ

طلاق کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ سلیمان بن موسیٰ نے اُن سے دوبارہ اس بارے میں سوال کیا تو عطاء نے کہا: اس مسئلہ کے بارے

میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی رائے متفق ہے کہ جس شخص سے اُس کی بیوی خلع لے لیتی ہے اور پھر وہ شخص خلع کے بعد اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو ان دونوں حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خلع کے بعد وہ عورت کو طلاق نہیں دے سکتا، اس لیے وہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگی، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ شخص اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا، کیونکہ اُس نے ایسی طلاق دی ہے جس کا وہ مالک ہی نہیں ہے (یعنی جس کا اُسے اختیار ہی نہیں ہے)۔

**11773 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَرَعَمَ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنْ**

**طَلَّقَهَا بَعْدَ الْفِدَاءِ فِي عِدَّةٍ جَازَ**

\*\*\* طَاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرد فدیہ وصول کرنے کے بعد عدت کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو یہ درست ہوگی۔

**11774 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَنْ مَطَرٍ، عَنِ**

**الْحَسَنِ، قَالَ فِي الْمُفْتَدِيَةِ: إِنْ طَلَّقَهَا حِينَ يَفْتَدِي بِهَا، فَاتَّبَعَهَا فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ لَزِمَهَا الطَّلَاقُ مَعَ الْفِدَاءِ، وَإِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ مَا يَفْتَرِ قَانَ فَلَا يَلْزِمُهَا**

\*\*\* ابوسلمہ اور حسن بصری فدیہ دینے والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر مرد اُس عورت کو اُس وقت طلاق دیتا ہے جب وہ اُس سے فدیہ وصول کر لیتا ہے تو اُس فدیہ کی وصولی کے بعد اُسی محفل میں عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو فدیہ کے ہمراہ عورت پر طلاق بھی لازم ہو جائے گا، لیکن اگر وہ اُن دونوں میاں بیوی کے علیحدہ ہونے کے بعد اُس عورت کو طلاق دیتا ہے تو وہ طلاق اُس عورت پر واقع نہیں ہوگی۔

**11775 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:**

**إِنْ طَلَّقَتْ فِي الْعِدَّةِ بَعْدَ الْفِدَاءِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ**

\*\*\* ابوسلمہ عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: اگر عورت کو فدیہ کی ادائیگی کے بعد اُس کی عدت کے دوران طلاق دے دی جائے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**11776 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ: لَيْسَ طَلَّاقُهُ**

**فِي الْعِدَّةِ بَعْدَ الْخُلْعِ بِشَيْءٍ. قَالَ قَتَادَةُ: قَدْ كَانَ الْحَسَنُ مَرَّةً يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ**

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: عدت کے دوران مرد کی دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، جو خلع کے بعد دی گئی ہو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حسن بصری نے اس سے مختلف حکم بیان کیا تھا۔

**11777 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَيْسَ**

**الطَّلَاقُ بَعْدَ الْفِدَاءِ بِشَيْءٍ**

\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: فدیہ کی وصولی کے بعد دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

11778 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ الْفِدَاءِ فِي عِدَّةٍ جَازٍ، فَطَلَّاقُهُ جَائِزٌ

\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مرد عورت کو فدیہ وصول کرنے کے بعد اُس کی عدت کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو یہ جائز ہے اور اُس کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی۔

11779 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ طَلَّقَ بَعْدَ الْفِدَاءِ فِي الْعِدَّةِ فَطَلَّاقُهُ جَائِزٌ

\* زہری بیان کرتے ہیں: اگر مرد عدت کے دوران فدیہ وصول کرنے کے بعد طلاق دے دیتا ہے تو اُس کی دی ہوئی طلاق جائز ہوگی۔

11780 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالتَّحِيصِيِّ، قَالَا: طَلَّاقُهُ فِي الْعِدَّةِ جَائِزٌ

\* قتادہ نے سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: عدت کے دوران مرد کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی۔

11781 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمَنْصُورٍ، وَالْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي طَلَّاقِ الْمُفْتَدِيَةِ فِي الْعِدَّةِ؟ قَالَا: مَا تَبَعَهَا مِنَ الطَّلَاقِ فِي الْعِدَّةِ لَزِمَهَا

\* امام شعبی اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: فدیہ دینے والی عورت کی عدت کے دوران اُسے دی گئی طلاق کے بارے میں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اُس کی عدت کے دوران جو طلاق اُس تک جائے گی وہ اُس پر واقع ہو جائے گی۔

11782 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُثْبَةَ الْيَحْصَبِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُخْتَلَعَةُ فِي الطَّلَاقِ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ، فَذَكَرْنَاهُ لِلثَّوْرِيِّ، فَقَالَ: سَأَلْنَا عَنْهُ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ أَصْلًا

\* علی بن طلحہ ہاشمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خلع حاصل کرنے والی عورت طلاق یافتہ شمار ہوگی جب تک اُس کی عدت جاری رہتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس روایت کا تذکرہ سفیان ثوری سے کیا تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے اس کے بارے میں تحقیق کی، لیکن ہمیں اس روایت کی کوئی اصل نہیں مل سکی۔

**11783 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ امْرَأَةً اغْتَدَّتْ وَمَاءُ الرَّجُلِ فِي رَحِمِهَا، فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ مِنْهُ، وَلَا تَعْتَدُّ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَنْكِحُهَا وَلَا يَنْكِحُهَا غَيْرُهُ، وَيَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ فِي الْعِدَّةِ

\*\*\* ابراہیم نخعی نے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی عدت گزار رہی ہو اور مرد کا نطفہ اُس کے رحم میں موجود ہو تو وہ عورت صرف اُسی شخص سے عدت گزارے گی، کسی دوسرے سے عدت نہیں گزارے گی اور صرف وہی مرد اُس کے ساتھ نکاح کرے گا، کوئی دوسرا اُس کے ساتھ نکاح نہیں کرے گا اور عدت کے دوران اُس عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

**11784 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَجْرِي الطَّلَاقُ عَلَى الْمُخْتَلِعَةِ، مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا فَقَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَذْكُرُهُ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خلع کرنے والی عورت پر طلاق لاگو ہو جائے گی جب تک اُس کی عدت باقی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے معمر کو یہ روایت سنا تو انہوں نے کہا: میں نے یحییٰ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

### بَابُ الْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُؤَلَّى عَلَيْهَا يَتَزَوَّجُهَا فِي الْعِدَّةِ

باب: خلع حاصل کرنے والی عورت یا جس کے ساتھ ایلاء کیا گیا ہو

ایسی عورت کے ساتھ عدت کے دوران آدمی کا شادی کر لینا

**11785 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ افْتَدَّتْ مِنْهُ ثُمَّ طَلَّقَ فِي الْعِدَّةِ لَمْ يَلْزَمَهَا، فَإِنْ نَكَحَهَا فِي عِدَّتِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، وَلَمْ يَمَسَّهَا، وَقَدْ فَرَضَ لَهَا صَدَاقًا، فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ بَاقِيَ عِدَّتِهَا، وَلَهَا نِصْفُ صَدَاقِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر عورت مرد کو فدیہ دے دیتی ہے اور پھر مرد عورت کی عدت کے دوران اُسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ طلاق عورت پر واقع نہیں ہوگی اور اگر وہ مرد اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور پھر اُس عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے جبکہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اور اُس مرد نے اُس عورت کے لیے مہر بھی مقرر کر دیا ہو تو وہ عورت اپنی باقی رہ جانی والی عدت گزارے گی اور اُسے نصف مہر ملے گا۔

**11786 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ طَلَّقَ فِي الْعِدَّةِ لَمْ

يَلْزَمُهَا الطَّلَاقُ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا، وَالْعِدَّةُ مِنَ الْعِدَّةِ الْأُولَى

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر مرد عدت کے دوران طلاق دے دیتا ہے تو عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی، اگر مرد اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور پھر اُس کی رخصتی سے پہلے ہی عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو عورت کو نصف مہر ملے گا اور اُسے اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق حاصل ہوگا اور اُس کی عدت پہلی عدت ہی ہوگی۔

**11787 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسَأَلَتْهُ عَنِ الرَّجُلِ تَفْتَدِي مِنْهُ امْرَأَتُهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا فِي عِدَّتِهَا، ثُمَّ يَطْلُقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا: فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا. قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، يَقُولُونَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَتُكْمَلُ لَهَا بَقِيَّةُ الْعِدَّةِ**

\*\*\* امام عبد الرزاق نے معمر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس سے اُس کی بیوی نے خلع حاصل کیا ہوتا ہے اور پھر وہ مرد اُس عورت سے اُس کی عدت کے دوران شادی کر لیتا ہے پھر وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے تو ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا اور وہ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری، قتادہ اور زہری یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا اور وہ عورت اپنی بقیہ عدت مکمل کرے گی۔

**11788 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُؤْلِي عَنْهَا، فَمَضَى أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَمْ يَرْجِعْهَا، ثُمَّ خَطَبَهَا فَانْكَحَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَتَقْضَى بَقِيَّةُ الْعِدَّةِ، فَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَحْضِ اسْتَقْبَلَتِ الْعِدَّةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّخَعِيَّ كَانَ يَقُولُ: يَتِمُّ لَهَا الصَّدَاقُ**

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے پھر اُس سے ایلاء کر لیتا ہے پھر چار ماہ گزر جاتے ہیں وہ اُس عورت سے رجوع نہیں کرتا پھر وہ اُسے شادی کا پیغام دے کر اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے پھر اُس کی رخصتی کروانے سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس عورت کو نصف مہر ملے گا اور وہ باقی کی عدت گزار لے گی اگر اُسے حیض نہیں آیا تھا تو وہ نئے سرے سے عدت گزارے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا۔

**11789 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فَضِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَذَكَرَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: " إِذَا تَزَوَّجَ الْمُخْتَلَعَةُ وَالْمَوْلَى عَلَيْهَا، وَكُلَّ تَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٌ إِذَا تَزَوَّجَهَا**

فِي الْعِدَّةِ فَطَلَّقَ وَاحِدَةً قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا، وَهِيَ امْرَأَتُهُ يَقُولَانِ: لَا تَبَيِّنُ مِنْهُ، وَتَسْتَأْنِفُ الْعِدَّةَ لِهَذِهِ التَّطْلِيقَةِ مِنْ يَوْمٍ طَلَّقَهَا، وَانْهَدَمَتِ الْعِدَّةُ الْأُولَى بِتَرْوِجِهِ إِيَّاهَا، فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثِينَ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ بَيِّنَاتٌ مَعَ الْخُلْعِ، وَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا، وَتَسْتَأْنِفُ الْعِدَّةَ. وَبِهِ يَأْخُذُ سَفِيَّانٌ قَالَ: وَفِي قَوْلِهِمَا: لَا يَتَرَوَّجُهَا إِلَّا بِخُطْبَةٍ

\*\*\* ابراہیم نخعی اور حسن بصری کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے تاہم امام شعبی یہ فرماتے ہیں: جب مرد خلع حاصل کرنے والی عورت یا جس کے ساتھ ایلاء کیا تھا اُس عورت کے ساتھ شادی کر لے تو ہر طلاق بابت ہوگی جب مرد عدت کے دوران اُس کے دوران شادی کر لے اور پھر عورت کی رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دیدے تو ایسی صورت میں عورت کو مکمل مہر ملے گا اور وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ عورت اُس سے بابت نہیں ہوگی اور وہ نئے سرے سے عدت گزارے گی جو اس طلاق کے حوالے سے ہوگی جو اُس دن سے ہوگی جس دن مرد نے اُسے طلاق دی تھی اور مرد کے اُس عورت کے ساتھ شادی کرنے کی وجہ سے پہلی عدت کا عدم ہو جائے گی، لیکن اگر مرد نے اُس عورت کو دو طلاقیں دی ہوئی تھیں تو وہ عورت تین طلاقیں کے ساتھ اُس سے بابت ہو جائے گی جو خلع کے ہمراہ ہے اور ایسی صورت میں عورت کو مکمل مہر ملے گا اور وہ نئے سرے سے عدت گزارے گی۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اُن دونوں حضرات کے قول کے مطابق اب وہ شخص صرف شادی کا پیغام دے کر ہی اُس عورت کے ساتھ شادی کر سکے گا۔

**11790 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: فِي رَجُلٍ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِطَلْقِ امْرَأَتِهِ، ثُمَّ فَعَلَ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ فِي الْعِدَّةِ؟ قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، لَا يَقَعُ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْحَسَنِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق ہونے پر کوئی قسم اٹھالیتا ہے پھر وہ کام کر لیتا ہے جس پر اُس نے قسم اٹھائی تھی اور وہ عدت کے دوران کرتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے قول کے مطابق اُس پر یہ طلاق واقع ہو جائے گی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حسن بصری کے قول کے مطابق اُس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

**11791 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ كَانَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي غَرِيمٍ قَدْ اخْتَلَعَتْ نَفْسَهَا مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِمَ، فَأَتِمَ فِي الْأَجَلِ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ غَرِيمَهُ ذَلِكَ، ثُمَّ بَدَأَ لَهُ نِكَاحُهَا، فَبَجَاءَ عَطَاءٌ فَقَدْ كَرِهَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: أَنْكِحَهَا

\*\*\* عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے کسی قرض خواہ کے معاملہ کے بارے میں گناہ گار ہونے سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور وہ عورت اس سے پہلے اُس سے خلع حاصل کر چکی تھی اور پھر وہ شخص متعین مدت میں

گناہگار ہو گیا، اس سے پہلے کہ اُس کا قرض خواہ تقاضا کرتا۔ پھر اُس شخص کو یہ مناسب لگا کہ وہ اُس عورت کے ساتھ شادی کر لے وہ عطاء کے پاس آیا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو عطاء نے کہا: تم اُس عورت کے ساتھ شادی کر لو۔

### بَابُ يُرَاجِعُهَا فِي عِدَّتِهَا

باب: مرد کا عورت کی عدت کے دوران اُس سے رجوع کر لینا

**11792 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فِي عِدَّتِهَا

فَبَصْدَاقٍ جَدِيدٍ، وَخُطْبَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر مرد کو یہ مناسب لگے کہ وہ عورت کی عدت کے دوران اُس سے نکاح کر لے تو وہ نئے سرے سے مہر کے ساتھ اور نئے سرے سے شادی کے پیغام کے ساتھ اُس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

**11793 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَتَوَارَثَانِ فِي الْعِدَّةِ،

وَلَا يَمْلِكُ أَنْ يَرُدَّهَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ فَإِنْ فَعَلَتْ فَبِخُطْبَةٍ وَصَدَاقٍ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عدت کے دوران میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا البتہ اگر عورت چاہے گی تو حکم مختلف ہوگا، عورت شادی کے پیغام اور مہر کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے (یعنی نئے سرے سے شادی کرنی ہوگی)۔

**11794 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: إِنْ شَاءَ زَوْجُهَا وَشَاءَتْ

نَكَحَهَا فِي عِدَّتِهَا مَا لَمْ يَبْتَ طَلَاقُهَا بِمَهْرٍ جَدِيدٍ

\*\*\* معمر نے حسن بصری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر عورت کا شوہر چاہے اور عورت بھی چاہے تو وہ عورت کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے جبکہ اُس نے عورت کو طلاقِ بے نہی ہو اور یہ نکاح نئے مہر کے ساتھ ہوگا۔

**11795 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُرَاجِعُهَا إِلَّا بِخُطْبَةٍ، قَالَ

قَتَادَةُ: وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا عِنْدَ وَلِيِّ

\*\*\* قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد عورت کے ساتھ صرف شادی کے پیغام کے ذریعہ (یعنی نئے سرے سے شادی کر کے) رجوع کر سکتا ہے، قتادہ فرماتے ہیں: ایسا صرف اُس وقت ہو سکتا ہے جب (عورت کا) ولی بھی موجود ہو۔

**11796 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: إِنْ مَاتَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فِي

الْعِدَّةِ لَمْ يَتَوَارَثَا

\*\*\* حسن اور قتادہ فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں میں سے کوئی ایک عدت کے دوران انتقال کر جائے تو وہ دونوں ایک



دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

**11797 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: إِنْ شَاءَ أَنْ يَرَا جَعَهَا، فَلْيَرُدَّ عَلَيْهَا مَا أَخَذَ مِنْهَا فِي الْعِدَّةِ، وَلْيَشْهَدْ عَلَى رَجْعَتِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اگر مرد چاہے تو عورت کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے اور اُس نے عورت سے جو کچھ وصول کیا تھا وہ عدت کے دوران عورت کو واپس کر سکتا ہے اور اس رجوع پر اُسے گواہ بنالینے چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ الْفِدَاءِ بِالْشَّرْطِ

### باب: مشروط فدیہ کا حکم

**11798 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَامْرَأَتِهِ: إِنْ تَرَكَتِ لِي مَا عَلَيَّ فَانْتِ طَالِقٌ، فَهَمَّا تَطْلِقَتَانِ." وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ: الْفِدْيَةُ تَطْلِيقَةٌ، فَإِنْ رَادَّ شَيْئًا، فَهُوَ مَعَ الْفِدَاءِ

\*\*\* قتادہ اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: میرے ذمہ جو ادائیگی ہے اگر تم اُسے چھوڑ دو تو تمہیں طلاق دے! تو یہ دو طلاقیں شمار ہوں گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: فدیہ ایک طلاق شمار ہوتا ہے مرد اس میں جو اضافہ کرے گا وہ فدیہ کے ساتھ شمار ہوگا۔

**11799 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ إِنْ تَرَكَتِ لِي كَذَا وَكَذَا، فَانْتِ طَالِقٌ، فَإِنْ تَرَكَتَهُ فِيهِ وَاحِدَةً

\*\*\* معمر نے بعض علماء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد یہ کہے کہ جو کچھ میرے ذمہ تھا اگر تم اُسے چھوڑ دیتی ہو تو تمہیں طلاق ہے! تو اگر عورت اُسے چھوڑ دیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11800 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: إِنْ تَرَكَتِ لِي مَا عَلَيَّ طَهْرِي، فَانْتِ طَالِقٌ قَالَ: هُوَ خُلْعٌ، تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میری پشت پر جو بوجھ ہے (یعنی جو ادائیگی میرے ذمہ لازم ہے) اگر تم وہ چھوڑ دیتی ہو تو تمہیں طلاق ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ خلع اور ایک بائنہ طلاق شمار ہوگا۔

**11801 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي امْرَأَةٍ قَالَتْ لِرَوْجِهَا: اشْتَرِي مِنْكَ تَطْلِيقَةً بِمِئَةِ دِرْهَمٍ، فَفَعَلَ ذَلِكَ قَالَ: مَا أَرَاهُ فِدَاءً هِيَ تَطْلِيقَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا: میں ایک سودرہم کے عوض میں تم سے طلاق خریدنا چاہتی ہو تو شوہر ایسا کر لیتا ہے تو قاضی شریح نے کہا: میں اسے فدیہ نہیں سمجھتا یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا حق مرد کو حاصل ہوگا۔

**11802 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْهَا، فَقَالَ: أَرَاهَا خُلْعًا

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اس بارے میں دریافت کیا وہ بولے: میرے خیال میں یہ خلع ہے۔

**11803 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ: وَأَصْحَابِنَا قَالُوا فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ:

أَشْتَرِي مِنْكَ تَطْلِيقَةً بِدِينَارٍ قَالَ: هُوَ خُلْعٌ، وَإِنْ اشْتَرَطَ الرَّجْعَةَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ لَيْسَ شَرْطُهُ بِشَيْءٍ

\*\*\* سفیان ثوری نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہمارے اصحاب نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس کی بیوی اُس سے یہ کہتی ہے: میں ایک دینار کے عوض سے تم سے طلاق خرید لیتی ہوں! تو وہ فرماتے ہیں: یہ خلع ہے اور اگر مرد رجوع کرنے کی شرط عائد کرتا ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، یعنی اُس کی عائد کی ہوئی شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**11804 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَانَتْ امْرَأَتُهُ تَسْأَلُهُ أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَقَالَتْ:

طَلِّقْنِي وَاحِدَةً، وَأَنَا أَنْظُرُكَ بِالْأَلْفِ سَنَتَيْنِ، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ أَخْرَجَتْ عَنْهُ قَالَ: لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ لَيْسَتْ هَذِهِ بِفِدْيَةٍ، لِأَنَّهُ لَمْ يَأْخُذْ شَيْئًا

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی بیوی اُس سے ایک ہزار درہم مانگتی ہے وہ عورت کہتی ہے: تم مجھے ایک طلاق دے دو میں تمہیں ایک ہزار درہم کے بارے میں دو سال کی مہلت دے دوں گا تو مرد اُسے ایک طلاق دے دیتا ہے اور پھر وہ عورت اُسے مؤخر کر دیتی ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا یہ چیز فدیہ شمار نہیں ہوگی کیونکہ مرد نے کچھ بھی وصول نہیں کیا۔

**11805 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ: إِنْ جَعَلْتَ أَمْرِي بِيَدِي

فَلَنْكَ مَا عَلَيْكَ صَدَاقِي كُلَّهُ قَالَ: فَأَمْرُكَ بِيَدِكَ قَالَتْ: فَأَنَا طَالِقَةٌ ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ

\*\*\* (امام عبد الرزاق) سفیان ثوری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں

دریافت کیا جو یہ کہتی ہے: اگر تم میرا معاملہ میرے اختیار میں دے دو تو تم نے مجھے جو مہر دینا ہے وہ سارا تمہارا ہو جائے گا تو مرد یہ کہتا ہے: تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے! تو عورت کہتی ہے: میں تین طلاقیں دیتی ہوں۔ تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ ایک بائنہ طلاق ہوگی۔

**11806 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: بَعْضِي ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ بِالْأَلْفِ

دِرْهَمٍ، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ أَبَى قَالَ: "لَهُ ثَلَاثَةُ آلَافٍ، وَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَإِنْ قَالَتْ لَهُ: أُعْطِيكَ أَلْفَ دِرْهَمٍ عَلَى أَنْ تَطْلِقَنِي ثَلَاثًا، فَإِنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا كَانَ لَهُ الْآلْفُ دِرْهَمٍ، وَإِنْ طَلَّقَ وَاحِدَةً، أَوْ اثْنَتَيْنِ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ، وَهُوَ

أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی بیوی اُس سے یہ کہتی ہے: تم ایک ہزار درہم کے عوض میں تین طلاقیں مجھے فروخت کردو! تو وہ شخص اُسے ایک طلاق دے دیتا ہے، پھر انکار کر دیتا ہے، تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُس مرد کو تین ہزار درہم ملیں گے اور یہ ایک باندہ طلاق شمار ہوگی اگر عورت مرد سے یہ کہتی ہے: میں تمہیں ایک ہزار درہم دیتی ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے تین طلاقیں دے دو! تو اگر مرد نے اُسے تین طلاقیں دیں تو پھر اُسے ایک ہزار درہم ملیں گے، اگر وہ ایک یا دو طلاقیں دیتا ہے تو اُسے کچھ بھی نہیں ملے گا، البتہ مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

**11807 اقوال تابعین:-** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: إِنَّ أُعْطِيتَنِي مَا لِي فَأَنْتِ طَالِقٌ، فَفَعَلْتُ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، تَطْلِيقَةُ الْفِدَاءِ. وَقَالَ عَمْرُو

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اگر تم میرا مال مجھے دے دیتی ہو تو تمہیں طلاق ہے! تو وہ عورت ایسا ہی کرتی ہے تو عطاء فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی جو فدیہ کی طلاق ہوگی۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**11808 اقوال تابعین:-** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَتْ: أُعْطِيكَ مَا لَكَ، وَأَمْرِي بِيَدِي قَالَ: فَأَمْرُكَ بِيَدِكَ، أَتَطْلُقُ نَفْسَهَا؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا هُوَ فِدَاءٌ، وَلَيْسَ بِتَمْلِيكِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت یہ کہتی ہے: میں تمہارا مال تمہیں دے دیتی ہوں میرا معاملہ میرے اختیار میں دے دو! تو مرد یہ کہتا ہے: تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے! تو عطاء نے کہا: جی نہیں! یہ تو فدیہ ہے، یہ تملیک نہیں ہے۔

**11809 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "إِنْ أَخَذَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَاحِدًا عَلَى أَنَّ أَمْرَهَا بِيَدِهَا، فَإِنَّمَا هُوَ الْفِدَاءُ، قُلْتُ: لَا تَطْلُقُ نَفْسَهَا قَالَ: لَا

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مرد عورت سے ایک درہم لے لیتا ہے اس شرط پر کہ عورت کا معاملہ عورت کے اختیار میں ہوگا تو یہ چیز فدیہ شمار ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا عورت خود کو طلاق نہیں دے سکتی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

## بَابُ الْخُلْعِ دُونَ السُّلْطَانِ

باب: حاکم وقت کے علاوہ کسی کا خلع کروانا

**11810 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ خَيْثَمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةً اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِالْف

دِرْهِمٍ فَأَجَازَ ذَلِكَ

\*\*\* خیمہ بن عبدالرحمن نے عبداللہ بن شہاب خولانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت کا مقدمہ پیش کیا گیا، جس نے اپنے شوہر سے ایک ہزار درہم کے عوض میں خلع حاصل کیا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درست قرار دیا۔

**11811 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ: اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي، ثُمَّ نَدِمْتُ فَرَفَعْتُ ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَجَازَهُ

\*\*\* عبداللہ بن محمد بن عقیل نے سیدہ ربیعہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لیا، پھر مجھے ندامت ہوئی، میرا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا، تو انہوں نے اسے برقرار قرار دیا (یعنی خلع ہو گیا ہے)۔

**11812 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ الرَّبِيعَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَجَازَهُ

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: ربیع نامی خاتون نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا، تو انہوں نے اسے درست قرار دیا۔

**11813 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ: أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ

\*\*\* امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایسے خلع کو درست قرار دیتے ہیں جو حاکم وقت کے سامنے ہو۔

**11814 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَكُونُ الْخُلْعُ إِلَّا عِنْدَ السُّلْطَانِ

\*\*\* قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: خلع صرف حاکم وقت کے سامنے ہو سکتا ہے۔

## بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الْفِدَاءِ

باب: فدیہ میں کون سی چیز دینا جائز ہے؟

**11815 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ أَمْرَاتِهِ شَيْئًا مِنَ الْفِدْيَةِ حَتَّى يَكُونَ النُّشُورُ مِنْ قَبْلِهَا، فَيُلَ لَّهُ: وَكَيْفَ يَكُونُ النُّشُورُ؟ قَالَ: "النُّشُورُ: أَنْ تَظْهَرَ لَهُ الْبُغْضَاءُ، وَتُسَيَّءَ عِشْرَتُهُ، وَتَظْهَرَ لَهُ الْكَرَاهِيَّةُ، وَتَعْصِيَ أَمْرَهُ"

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ فدیہ میں عورت سے کچھ بھی وصول

کرے جب تک زیادتی عورت کی طرف سے نہ ہو۔ اُن سے دریافت کیا گیا: یہ زیادتی کیسے ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: زیادتی یہ ہوگی کہ عورت مرد پر ناپسندیدگی کا اظہار کرے اور اُس کے ساتھ براسلوک اختیار کرے اور اُس کے سامنے یہ ظاہر کرے کہ وہ اُسے ناپسند کرتی ہے اور اُس کے حکم کی نافرمانی کرے۔

**11816 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ:

إِذَا كَانَ النُّشُوزُ مِنْ قِبَلِهَا حَلَّ لَهُ فِدَاؤُهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے ابو شعثاء کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے، وہ فرماتے ہیں: اگر نافرمانی عورت کی طرف سے ہو تو مرد کے لیے اُس سے فدیہ لینا جائز ہے۔

**11817 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ أَكْثَرَ

مِمَّا أَعْطَاهَا، وَلَا يَقُولَ قَوْلَ الَّذِينَ يَقُولُونَ: لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا فِدْيَةً حَتَّى يَقُولَ: لَا أَقِيمُ حُدُودَ اللَّهِ، وَلَا أَغْتَسِلَ مِنْ جَنَابَةٍ"

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ عورت سے اُس سے زیادہ وصول کرے جتنا اُس نے (عورت کو مہر کے طور پر) ادا کیا تھا۔ (طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ) طاؤس اُن لوگوں کے قول کے قائل نہیں تھے جو یہ کہتے ہیں کہ مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ عورت سے فدیہ کے طور پر کچھ بھی وصول کرے جب تک وہ عورت یہ نہیں کہتی کہ میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو برقرار نہیں رکھ سکتی اور غسل جنابت نہیں کروں گی (یعنی تمہارے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا نہیں کروں گی)۔

**11818 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "يَقُولُ مَا قَالَ اللَّهُ: (أَلَا أَنْ يَخَافَا إِلَّا يُقِيمَا

حُدُودَ اللَّهِ) (البقرة: 229)، قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَقُولُ يَقُولُ السُّفَهَاءِ: لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَقُولَ: لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنَّهُ يَقُولُ: (أَلَا أَنْ يَخَافَا إِلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ) (البقرة: 229)، فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ مِنَ الْعَشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”ماسوائے اس صورت کے کہ اُن دونوں کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔“

تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ اس بارے میں بیوقوف لوگوں کے موقف کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے تھے کہ مرد کے لیے یہ بات اُس وقت تک جائز نہیں ہوگی جب تک عورت یہ نہیں کہتی کہ میں تم سے ہونے والی جنابت کا غسل نہیں کروں گا (یعنی تمہارے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا نہیں کروں گی) بلکہ وہ یہ کہتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: )

”ماسوائے اس صورت کے کہ اُن دونوں کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔“

اس سے مراد وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی میں سے ہر ایک پر دوسرے کے بارے میں لازم قرار دی ہے جس کا

تعلق معاشرت اور ساتھ رہنے کے حوالے سے ہے۔

**11819 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ دَعَتْهُ عِنْدَ غَضَبٍ أَوْ غَيْرِهِ فَفَعَلَ، وَكَانَتْ لَهُ مَطْوَعًا فَلْتَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَمَا لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ الثَّالِثَةَ فَتَذْهَبْ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر عورت مرد کو غصہ کے وقت یا غصہ کے علاوہ میں یہ دعوت دیتی ہے اور مرد ایسا کر لیتا ہے جبکہ عورت مرد کی فرمانبردار بھی ہو تو عورت کو مرد کی طرف رجوع کر لینا چاہیے اور اسے حق حاصل نہیں ہوگا، البتہ اگر تیسری طلاق بھی ہوگئی ہو تو عورت رخصت ہو جائے گی۔

**11820 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ لَهُ عَاصِيَةٌ مُسِينَةٌ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَدَعَاَهَا إِلَى الْخُلْعِ أَيْحِلُّ؟ قَالَ: لَا، إِمَّا أَنْ يَرْضَى فِيمُسِكَ، أَوْ يَسْرِحَ، وَلَيْسَ لَهُ هُوَ أَنْ يُسِيءَ إِلَيْهَا لِتَفْتَدِيَ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت مرد کی نافرمان ہو اور اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرتی ہو اُن معاملات میں جو مرد اور عورت کے درمیان تعلق ہے اور پھر مرد عورت کو خلع کی طرف دعوت دیتا ہو تو کیا یہ بات جائز ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مرد کی مرضی ہے وہ چاہے تو اُسے روک کے رکھے یا اُسے الگ کر دے مرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرے تاکہ عورت فدیہ دینے پر مجبور ہو جائے۔

**11821 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: إِنْ كَانَ لَهُ صَالِحًا، وَكَانَتْ لَهُ مُطِيعَةً حَسَنَةً الصُّحْبَةِ، فَدَعَتْهُ عِنْدَ غَضَبٍ إِلَى فِدَائِهَا فَفَعَلَ، فَمَا أَرَى أَنْ يَأْخُذَ مَا لَهَا

\*\*\* ابن جریج نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو اور عورت مرد کی فرمانبردار ہو اچھے طریقے سے اُس کے ساتھ رہتی ہو اور پھر غصہ کے وقت وہ مرد کو فدیہ کی دعوت دیدے اور مرد ایسا کر لے تو میرے خیال میں مرد کو عورت کا مال نہیں لینا چاہیے۔

**11822 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو: "إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهَا مُسِينًا، يَعْصِلُهَا فَلَا يَجُوزُ، وَإِنْ دَعَتْهُ، فَقُولُ: أَمَّا مَا أَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفِدَاءِ"

\*\*\* ابن جریج نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو فرماتے ہیں: البتہ مرد اگر عورت کے ساتھ بُرا سلوک کرتا ہو اور اُسے تنگ کرتا ہو تو یہ بات جائز نہیں ہے (کہ وہ عورت سے فدیہ لے) اگرچہ عورت نے اُسے اس کی دعوت بھی دی ہو۔ میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم ﷺ نے فدیہ کی ادائیگی کو درست قرار دیا ہے۔

**11823 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: كَيْفَ أَبُو فَلَانَةَ يَرَى أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا فَجَرَتْ فَاطَّلَعَ زَوْجُهَا عَلَى ذَلِكَ فَلْيَضْرِبْهَا حَتَّى تَفْتَدِيَ مِنْهُ

\*\* \* عمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابو قلابہ اس بات کے قائل تھے کہ جب عورت نافرمانی کرتی ہو (یا گناہ کا ارتکاب کرے) اور مرد اس پر مطلع ہو جائے تو مرد عورت کی پٹائی کرے یہاں تک کہ عورت اُسے فدیہ دینے پر مجبور ہو جائے۔

**11824 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: "يَحِلُّ خُلْعُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثًا: إِذَا أَفْسَدَتْ عَلَيْكَ ذَاتَ يَدِكَ، أَوْ دَعَوَتْهَا لِتَسْكُنَ إِلَيْهَا فَأَبَتْ عَلَيْكَ، أَوْ خَرَجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِكَ"

\*\* \* علی بن وہب نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: عورت کے خلع کو تین چیزیں حلال کر دیتی ہیں: اگر تو وہ تمہارے مال کو خراب کرنے لگے یا تم اُسے اپنے قریب بلاؤ تو وہ تمہارے پاس آنے سے انکار کر دے یا وہ تمہاری اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے۔

**11825 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعِيزَةَ، - أَوْ غَيْرِهِ شَكَ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلِهَا حَلَّ لَهُ مَا أَخَذَ مِنْهَا فَإِنْ جَاءَ مِنْ قَبْلِهِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ مَا أَخَذَ مِنْهَا

\*\* \* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو مرد کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ عورت سے (فدیہ) وصول کر لے لیکن اگر زیادتی مرد کی طرف سے ہو تو اُس کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ عورت سے (فدیہ) وصول کرے۔

**11826 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَرِهَتْ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا حَلَّ لَهُ مَا أَخَذَ مِنْهَا

\*\* \* امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب عورت شوہر کو ناپسند کرتی ہو تو مرد کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اُس سے (فدیہ) وصول کر لے۔

## بَابُ الْمَرْأَةِ تَنْزِلُ صَدَاقَهَا ثُمَّ تَتَزَوَّجُ

باب: جب کوئی عورت اپنا کچھ مہر (معاف کر دے) اور پھر وہ شادی کر لے

**11827 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءَ عَنِ الرَّجُلِ أَرَادَ طَلَاقَ امْرَأَتِهِ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنْ بَعْضِ صَدَاقِهَا، فَفَعَلْتُ طَيِّبَةً نَفْسُهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: "وَلَمْ؟" وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَإِنْ طَبَنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ) (النساء: 4)، فَنَلَا: (وَأَنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ) (النساء: 20)

\*\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی عورت کو طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی بیوی اپنے مہر کا کچھ حصہ اُسے ہبہ کر دیتی ہے وہ عورت اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرتی ہے لیکن پھر مرد اُس عورت کو طلاق دے دیتا ہے میں نے اُن سے دریافت کیا: وہ کیوں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:



”اگر وہ اُس (مہر) میں سے کوئی چیز اپنی خوشی سے تمہیں دیدے۔“

تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ کرتے ہو۔“

**11828 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ آلِ أَبِي

مُعَيْطٍ أَعْطَتْهُ امْرَأَتُهُ أَلْفَ دِينَارٍ، وَكَانَ لَهَا عَلَيْهِ صَدَاقٌ، ثُمَّ لَبِثَ شَهْرًا، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، وَأَنَا حَاضِرٌ، فَقَالَ الْمُطَّلِقُ: أَعْطَيْتَنِي طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسًا، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ: (فَإِنْ طَبِنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا) (النساء: 4)

الْأَيَّةُ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: "فَإِنَّ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا (وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ) (النساء: 20)؟ أَرَدْتُ إِلَيْهَا أَلْفَهَا"، فَقَضَى بِهٖ لَهَا عَلَيْهِ، وَأَنَا حَاضِرٌ. فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أُخْبِرْتُ أَنَّهَا عَائِشَةُ "

\* \* \* عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ابومعیط کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اُس کی بیوی نے ایک ہزار دینار دے دیئے یہ اُس مرد کے ذمہ اُس عورت کا مہر تھا پھر ایک ماہ گزر گیا پھر اُس شخص نے اُس عورت کو طلاق دے دی تو وہ عورت اپنا مقدمہ لے کر عبد الملک کے پاس آئی میں اُس وقت وہاں موجود تھا طلاق دینے والے شخص نے یہ کہا کہ اس نے اپنی خوشی کے ساتھ مجھے وہ رقم دی تھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اگر وہ اپنی خوشی کے ساتھ تمہیں کچھ دے دیتی ہے۔“

تو عبد الملک نے کہا: اس کے بعد والی آیت کہاں جائے گی:

”اگر تم ایک بیوی کے ساتھ دوسری بیوی لانا چاہتے ہو۔“

تم اس کا ایک ہزار اسے واپس کرو! تو عبد الملک نے اُس مرد کے خلاف اُس عورت کے حق میں فیصلہ دیا میں اُس وقت وہاں موجود تھا۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ اُس خاتون کا نام عائشہ تھا۔

**11829 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اخْتَصِمَ إِلَى عَبْدِ

الْمَلِكِ بَنِي مَرْوَانَ، وَأَنَا حَاضِرٌ فِي رَجُلٍ تَرَكَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ صَدَاقَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا، فَقَالَ قَائِلٌ عِنْدَهُ: قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَإِنْ طَبِنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيئًا مَرِيئًا) (النساء: 4)، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: "أَوْ لَيْسَ قَدْ قَالَ

اللَّهُ: (وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ) (النساء: 20)؟"، فَتَلَاهَا قَالَ: فَرَدَّ إِلَيْهَا مَالَهَا، قَالَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنْ كَانَ حِينَ اسْتَوْهَبَهَا يُرِيدُ الطَّلَاقَ، وَاعْتَرَفَ بِذَلِكَ فَإِنَّهُ يَرُدُّ إِلَيْهَا صَدَاقَهَا "

\* \* \* عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: عبد الملک بن مروان کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا گیا میں اُس وقت میں

وہاں موجود تھا یہ مقدمہ ایک شخص کے بارے میں تھا جس کی بیوی نے اُسے مہر معاف کر دیا تھا اور پھر بھی اُس مرد نے اُس عورت کو طلاق دے دی تو اُس مرد نے اُس موقع پر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو ارشاد فرمایا ہے:

”اگر وہ عورتیں اپنی خوشی سے اُس میں سے کچھ چیز تمہیں دے دیتی ہیں تو تم اُسے خوش ہو کر حاصل کر لو۔“

تو عبد الملک نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

”اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ کرتے ہو۔“

انہوں نے اس آیت کو مکمل تلاوت کیا، راوی کہتے ہیں: تو پھر اُس مرد نے اُس عورت کا مال اُسے واپس کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: بعض حضرات نے یہ کہا ہے: جب مرد اُس عورت کو مبہ کرنے کے لیے کہتا ہے اور وہ طلاق کا ارادہ کرتا ہے

اور وہ اس کا اعتراف بھی کر لیتا ہے، تو وہ عورت کا مہر اُسے واپس کر دے گا۔

**11830 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ لِرَوْحِهَا شَيْئًا بِطِيبِ نَفْسِهَا،**

**ثُمَّ مَكَّنَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ: هُوَ جَائِزٌ لِلزَّوْجِ، وَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ**

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے جو اپنے شوہر سے اپنی خوشی سے

کچھ مہر معاف کر دیتی ہے، پھر وہ دونوں ایسے ہی رہتے ہیں، پھر اُس کے بعد مرد اُسے طلاق دے دیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: مرد

کے لیے یہ بات جائز ہے اور عورت کو (مہر) واپس لینے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

**11831 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: تُسْتَحْلَفُ بِأَنَّهُ مَا تَرَكَتْهُ بِطِيبِ**

**نَفْسِهَا، ثُمَّ يَرُدُّ إِلَيْهَا مَا تَرَكَتْ لَهُ**

\*\*\* ابن شبرمہ فرماتے ہیں: اس عورت سے حلف لیا جائے گا کہ میں نے اپنی ذاتی خوشی سے اسے ترک نہیں کیا تھا اور

پھر وہ مرد اس چیز کو عورت کو واپس کر دے گا جو عورت نے اس کے لیے چھوڑ دی تھی۔

**11832 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَمَّنْ، سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُولُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ: (فَإِنْ طَبَنَ**

**لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا) (النساء: 4) قَالَ: حَتَّى الْمَمَاتِ**

\*\*\* ابن عیینہ نے ایک شخص کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اگر وہ (خواتین) اپنی خوشی سے (مہر) معاف کر دیں۔“

مجاہد فرماتے ہیں: یہ مرتے دم تک کے لئے ہے۔

**11833 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ شُرَيْحًا**

**وَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تُخَاصِمُ مَعَ زَوْجِهَا فَادَّعَى أَنَّهَا أَبْرَأَتْهُ مِنْ صَدَاقِهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لِلْبَيِّنَةِ، هَلْ رَأَيْتُمُ الْوَرِقَ؟ قَالُوا:**

**لَا، فَلَمْ يُجْزِهِ**

\*\*\* ابو جعفر بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو دیکھا کہ ایک عورت اُن کے پاس آئی جو اپنے شوہر کے ساتھ

ایک معاملہ میں جھگڑا کر رہی تھی شوہر کا یہ دعویٰ تھا کہ اُس نے عورت کا مہر اُس سے معاف کروا لیا تھا، تو قاضی شریح نے ثبوت کے

لیے دریافت کیا، تو قاضی شریح نے گواہوں سے دریافت کیا: کیا تم نے چاندی (یعنی درہم کی رقم) دیکھی تھی؟ انہوں نے جواب

دیا: جی نہیں! تو قاضی شریح نے اسے درست قرار نہیں دیا۔

## بَابُ يَضَارُّهَا حَتَّى تَخْتَلِعَ مِنْهُ

باب: جو شخص عورت کو تنگ کرتا ہے، تاکہ عورت اُس سے خلع حاصل کر لے

**11834 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اخْتَلَعَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْخُلْعُ، وَشَرَطَ أَنْتَ أَنْ خَاصَمْتَنِي فَأَنْتِ امْرَأَتِي قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ أَمْلَكَ بِأَمْرِهَا، وَمَالُهَا عَلَيْهَا رَدٌّ، قُلْتُ: فَإِنْ شَرَطَهُ؟ قَالَ: شَرَطَ اللَّهُ قَبْلَ شَرَطِهِ قَالَ: وَقَدْ طَلَّقَ، الْخُلْعُ: طَلَاقٌ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي قَالَ: قَدْ قَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِذَلِكَ، وَمَا أَرَاهُ إِلَّا نِعَمَ مَا قَضَى بِهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کی بیوی اُس سے خلع حاصل کرنا چاہتی ہے، لیکن وہ اُسے خلع نہیں دیتا، وہ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ اگر تم نے مجھ سے جھگڑا کیا، تو تم میری بیوی ہوگی! تو عطاء نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنے معاملہ کی مالک ہوگی اور اُس عورت کا مال اُسے واپس کر دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: تو پھر یہ شرط کہاں جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: آدمی کی شرط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط ہوگی، وہ شخص طلاق دے چکا ہے اور خلع طلاق ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شخص نے یہ بات بتائی ہے: عمر بن عبدالعزیز نے بھی اس بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس بارے میں بہترین فیصلہ ہے۔

**11835 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا افْتَدَتْ امْرَأَةٌ مِنْ زَوْجِهَا، وَأَخْرَجَتْ الْبَيْتَةَ أَنَّ النُّشُوزَ كَانَ مِنْ قَبْلِهِ، وَأَنَّهُ كَانَ يَضُرُّهَا، وَيَضَارُّهَا رَدَّ إِلَيْهَا مَالُهَا، وَقَدْ جَارَ بَيْنَهُمَا الطَّلَاقُ وَهِيَ أَمْلَكَ بِأَمْرِهَا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت مرد کو فدیہ ادا کر دے اور ثبوت پیش کر دے کہ زیادتی مرد کی طرف سے تھی، مرد اُسے تنگ کرتا تھا اور اُسے تکلیف پہنچاتا تھا، تو مرد اُس عورت کا مال اُسے واپس کر دے گا اور اُن دونوں کے درمیان طلاق درست ہوگی اور عورت اپنے معاملہ کی حقدار ہوگی (یعنی مرد کو رجوع کا حق نہیں ہوگا)۔

**11836 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ كَانَتْ خَاصَمَتْهُ فِي الْعِدَّةِ، فَأَخْرَجَتْ الْبَيْتَةَ أَنَّهُ كَانَ يَضُرُّهَا، وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا حَتَّى افْتَدَتْ مِنْهُ، رَدَّ إِلَيْهَا مَالُهَا، وَلَهُ الرُّجْعَةُ عَلَيْهَا، وَإِنْ كَانَتْ الْعِدَّةُ قَدْ مَضَتْ رَدَّ إِلَيْهَا مَالُهَا، وَهِيَ أَمْلَكَ بِنَفْسِهَا

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر عورت عدت کے دوران مرد کے خلاف مقدمہ کر دیتی ہے اور ثبوت پیش کرتی ہے کہ مرد اُسے ضرر پہنچاتا تھا، اُس کے ساتھ برا سلوک کرتا تھا، یہاں تک کہ اُس عورت کو فدیہ دینا پڑا، تو (قتادہ فرماتے ہیں: مرد عورت کا مال اُسے واپس کرے گا، البتہ مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا، لیکن اگر عدت گزر چکی ہو تو مرد عورت کا مال اُسے

واپس کرے گا اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھے گی۔

**11837 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنْ أَخَذَ فِدَانَهَا، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَخْذُهَا، أَرْجَعَ إِلَيْهَا مَالَهَا، وَرَجَعَتْ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَذْهَبْ بِنَفْسِهَا وَمَالِهَا

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مرد نے عورت سے فدیہ وصول کر لیا تو مرد کے لیے اسے لینا جائز نہیں ہوگا وہ عورت کا مال اُسے واپس کر دے گا عورت اُس سے رجوع کرے گی (یعنی اپنا مال واپس لے لی گی) مرد اُس کی ذات یا اُس کے مال کو نہیں لے جائے گا۔

### بَابُ الْمُفْتِدِيَةِ بِرِيَادَةٍ عَلَى صَدَاقِهَا

باب: اپنے مہر سے زیادہ فدیہ ادا کرنے والی عورت کا حکم

**11838 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا

\*\*\* معمر اور ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاووس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات ہمیں بتائی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: مرد کے لیے اُس سے زیادہ (فدیہ کے طور پر) وصول کرنا جائز نہیں ہے جو اُس نے (مہر کے طور پر) عورت کو دیا تھا۔

**11839 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا

\*\*\* عمرو بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے طاووس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اُس نے عورت کو (مہر کے طور پر) جو دیا تھا اُس سے زیادہ اُس سے (فدیہ کے طور پر) وصول کرے۔

**11840 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: افْتَدَتْ امْرَأَةٌ مِنْ زَوْجِهَا بِرِيَادَةٍ عَلَى صَدَاقِهَا قَالَ: لَا، الزِّيَادَةُ رَدُّ إِلَيْهَا، وَإِنْ قَدْ حَلَّ لَهُ فِدَاؤُهَا وَأَعْطَتْهُ نَفْسَ بَهْ، وَالْمُبَارَاةُ مِثْلُ ذَلِكَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت اپنے شوہر کو اپنے مہر سے زیادہ فدیہ کے طور پر دے دیتی ہے تو انہوں نے جواب دیا: یہ درست نہیں ہے اضافی رقم عورت کو واپس کر دی جائے گی اگرچہ مرد کے لیے فدیہ لینا حلال ہے اور عورت نے اپنی خوشی کے ساتھ وہ دیا ہے مبارات کا بھی حکم اس کی مانند ہوگا۔

**11841 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا نَرَى لِلرَّجُلِ وَلَوْ صَلَحَ لَهُ خُلْعُ امْرَأَتِهِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِنْ مَهْرِهَا

\*\*\* حسن بن مسلم نے طاووس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ہم مرد کے لیے اس بات کو

درست نہیں سمجھتے کہ وہ عورت کے مہر سے زیادہ رقم عورت سے وصول کرے خواہ اس رقم پر عورت کے خلع کے بارے میں صلح ہو چکی ہو۔

**11842 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ، آتَتْ امْرَأَةً نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَبْغَضُ زَوْجِي، وَأُحِبُّ فُرَاقَهُ قَالَ: فَتَرَدِّينَ إِلَيْهِ حَدِيثَهُ الَّتِي أَصَدَقَكَ؟، وَكَانَ أَصَدَقَهَا حَدِيثَةً قَالَتْ: نَعَمْ، وَزِيَادَةٌ مِنْ مَالِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا زِيَادَةٌ مِنْ مَالِكَ فَلَا، وَلَكِنَّ الْحَدِيثَةَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقَضَى بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ، فَأَخْبَرَ بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ قَبِلْتُ قَضَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اُس نے عرض کی: میں اپنے شوہر کو ناپسند کرتی ہوں اور اُس سے علیحدگی اختیار کرنا چاہتی ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اُس مرد کا باغ اُسے واپس کر دو گی؟ جو اُس نے تمہیں مہر کے طور پر دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس مرد نے اُس عورت کو ایک باغ مہر کے طور پر دیا تھا۔ اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! بلکہ میں اپنے مال میں سے مزید ادائیگی بھی کر دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے مال میں سے مزید ادائیگی کا تعلق ہے، تو وہ تو نہیں ہوگی، لیکن باغ ادا کرنا ہوگا! اُس عورت نے کہا: ٹھیک ہے! تو نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں مرد کے خلاف فیصلہ دیا، اُسے نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے بارے میں بتایا گیا، تو اُس نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کو قبول کرتا ہوں۔

**11843 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ بْنِ شِمَاسٍ كَانَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلُولٍ، وَكَانَ أَصَدَقَهَا حَدِيثَةً فَكَرِهَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ الَّتِي أَعْطَاكَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخَذَهَا، وَخَلَّى سَبِيلَهَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: قَدْ قَبِلْتُ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "سَمِعَهُ أَبُو الزُّبَيْرِ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابو زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ عبد اللہ بن سلول کی صاحبزادی تھیں، حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک باغ مہر کے طور پر دیا تھا، وہ خاتون اُن صاحب کو پسند نہیں کرتی تھیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس نے جو باغ تمہیں دیا تھا، کیا تم وہ واپس کر دو گی؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حاصل کر لیا اور اُس عورت کو چھوڑ دیا۔ جب اس بات کی اطلاع حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے کہا: میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کو قبول کرتا ہوں۔

ابو زبیر نے یہ روایت کئی حوالوں سے نقل کی ہے۔

**11844 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

قَالَ: لَا يَأْخُذُ مِنْهَا فَوْقَ مَا أَعْطَاهَا.

\*\* حکم بن عتیہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرد عورت سے اُس سے زیادہ وصول نہیں کرے گا جو اُس نے عورت کو (مہر کے طور پر) ادا کیا تھا۔

11845 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

11846 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَا أَحْبَبَ أَنْ

يَأْخُذَ مِنْهَا كُلَّ مَا أَعْطَاهَا حَتَّى يَدَّعَ لَهَا مَا يُعِيشُهَا

\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مرد عورت سے وہ سب چیزیں وصول کر لے جو اُس

نے عورت کو دی تھیں یہاں تک کہ وہ عورت کو ایسی حالت میں چھوڑے کہ اُس کے پاس ضروریات کا سامان ہی نہ ہو۔

11847 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: لَا يَأْخُذُ

كُلَّ مَا أَعْطَاهَا

\*\* عبدالکریم جزری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد نے عورت کو جو کچھ دیا تھا، وہ سب کچھ وہ نہیں لے

گا۔

11848 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يَأْخُذُ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا

أَعْطَاهَا

\*\* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد عورت سے اُس سے زیادہ وصول نہیں

کرے گا جو اُس نے عورت کو دیا تھا۔

11849 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا

كُلَّ مَا أَعْطَاهَا

\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں اس بات کو نا پسندیدہ قرار دیتا ہوں کہ مرد عورت سے ہر وہ چیز لے جو اُس نے

عورت کو دی تھی۔

11850 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ: أَنَّ الرَّبِيعَ ابْنَ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ، أَخْبَرْتَهُ قَالَتْ: كَانَ لِي زَوْجٌ يَقُلُّ الْخَيْرَ عَلَيَّ إِذَا حَضَرَ،

وَيَحْرَمُنِي إِذَا غَابَ قَالَتْ: فَكَانَتْ مِنِّي زَلَّةٌ يَوْمًا، فَقُلْتُ لَهُ: اأَخْتَلِعْ مِنْكَ بِكُلِّ شَيْءٍ أَمْلِكُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ:

فَفَعَلْتُ، فَخَاصَمَ عَمِي مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَجَارَ الْخُلْعَ " قَالَتْ: وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عِقَاصَ رَأْسِي فَمَا

دُونَهُ، أَوْ قَالَتْ: دُونَ عِقَاصِ الرَّأْسِ

\*\* عبداللہ بن محمد بن عقیل بن علی بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: ربیع بنت معوذ بن عفراء نے انہیں یہ بات بتائی وہ

خاتون بیان کرتی ہیں: میرے شوہر جب گھر میں موجود ہوتے تھے تو میرے ساتھ بھلائی کم کرتے تھے اور جب غیر موجود ہوتے تھے تو مجھے محروم رکھتے تھے ایک دن اسی طرح ناراضگی کے دوران میں نے اُن سے یہ کہہ دیا کہ میں ہر اُس چیز کے ذریعہ آپ سے خلع حاصل کرنا چاہتی ہوں جس کی میں مالک ہوں انہوں نے کہا: ٹھیک ہے! میں نے کہا: پھر میں ایسا ہی کرتی ہوں۔ پھر میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو درست قرار دیا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میرے شوہر کو یہ ہدایت کی کہ وہ میرے سر کے بالوں کے جوڑے یا اس سے کم کسی چیز کو حاصل کر لیں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

**11851 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ كَثِيرٍ، مَوْلَى سَمُرَةَ قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ امْرَأَةً نَاشِئَةً فَوَعَّظَهَا فَلَمْ تَقْبَلْ بِخَيْرٍ، فَحَبَسَهَا فِي بَيْتِ كَثِيرِ الزَّبْلِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِ؟ فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ رَاحَةً إِلَّا هَذِهِ الثَّلَاثَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخْلَعُهَا وَيَحْكُ وَلَوْ مِنْ قُرْطِهَا** \* کثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک (شوہر کو) ناپسند کرنے والی عورت کو وعظ و نصیحت کی لیکن اُس نے بھلائی کی بات کو قبول نہیں کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے تین دن کے لیے ایک ایسے کمرے میں بند کروادیا جس میں حشرات الارض بہت زیادہ تھے پھر اُسے وہاں سے نکلوا دیا اور دریافت کیا: اب تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! مجھے صرف ان تین دنوں میں راحت محسوس ہوئی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اُس کے شوہر سے) فرمایا: تمہارا استیئناس ہو! تم اسے خلع دے دو خواہ اس کی بالیوں کے عوض میں دو۔

**11852 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ مَوْلَاةً لَابْنِ عُمَرَ اخْتَلَعَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ دِرْعِهَا فَلَمْ يَعْزِمْ ذَلِكَ عَلَيْهَا**

\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک کنیز نے اپنے لباس کے علاوہ ہر چیز کے عوض میں خلع حاصل کر لیا تھا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس پر اعتراض نہیں کیا تھا۔

**11853 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَتْهُ مَوْلَاةٌ لَامْرَأَتِهِ اخْتَلَعَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ لَهَا، وَكُلَّ ثَوْبٍ عَلَيْهَا حَتَّى نَفْسِهَا، فَلَمْ يَنْكُرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ** \* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ کی کنیز حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئی اُس نے اپنی ہر چیز کے عوض میں خلع حاصل کر لیا تھا یہاں تک کہ اپنے جسم پر موجود ہر کپڑے کے عوض میں خلع حاصل کر لیا تھا۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی اس بات پر انکار نہیں کیا۔

**11854 - اقبال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرَمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: يَأْخُذُ مِنْهَا حَتَّى قُرْطِهَا** \* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا



ہے: مرد عورت سے کچھ بھی وصول کر سکتا ہے یہاں تک کہ اُس کی بالیاں بھی وصول کر سکتا ہے۔

**11855 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُعِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْخُلْعُ مَا دُونَ عِقَاصِ

الرَّاسِ

\* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سر کے بالوں کے پراندے سے کم کی چیز پر بھی خلع ہو سکتا ہے۔

**11856 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْخُلْعُ مَا دُونَ عِقَاصِ

الرَّاسِ، وَاَنَّ الْمَرْأَةَ لَتَفْتَدِيَ بِبَعْضِ مَا لَهَا

\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: سر کے پراندے سے کم چیز پر بھی خلع حاصل ہو سکتا ہے اور عورت اپنے کچھ مال کو فدیہ

کے طور پر دے گی۔

**11857 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لِيَاْخُذُ مِنْهَا

حَتَّى عَطَا فِيْهَا

\* مجاہد فرماتے ہیں: مرد اُس سے کچھ بھی لے سکتا ہے یہاں تک کہ اُس کی دو چادریں بھی لے سکتا ہے۔

### بَابُ عِدَّةِ الْمُخْتَلَعَةِ

#### باب: خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت کا حکم

**11858 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

اِخْتَلَعَتْ امْرَأَةٌ ثَابِتَ بْنِ قَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ مِنْ زَوْجِهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً

\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لیا تھا، تو

نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کی عدت ایک حیض مقرر کی تھی۔

**11859 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ زَوَّجَ ابْنَةَ أَخِيهِ

رَجُلًا كَانَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، فَرَفَعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى عُثْمَانَ فَأَجَازَهُ، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعُدَّ حَيْضَةً

\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے اپنی بھتیجی کی شادی ایک شخص کے ساتھ کی جو شراب پیا کرتا

تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا، تو انہوں نے اسے درست قرار دیا (یعنی

علحدگی کا فیصلہ دیا) اور اُس عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایک حیض عدت گزارے۔

**11860 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

أَبِي طَالِبٍ قَالَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلَعَةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُطَلَّاقَةِ

\* محمد بن حنفیہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت طلاق

یا فترت عورت کی مانند ہوگی۔

**11861 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَ: ثَلَاثُ حَيْضَاتٍ. قَالَ مَعْمَرٌ:

قَالَهُ الْحَسَنُ، وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

\*\*\* زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: تین حیض ہوگی۔ معمر کہتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات کی ہے اور لوگوں کا بھی

اسی پر عمل ہے۔

**11862 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: عِدَّةُ

الْمُخْتَلِعَةِ ثَلَاثُ حَيْضٍ

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت تین حیض ہوگی۔

### بَابُ نَفَقَةِ الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ

باب: خلع حاصل کرنے والی حاملہ عورت کے خرچ کا حکم

**11863 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: نَفَقَةُ الْمُفْتَدِيَةِ الْجُبَلِيِّ عَلَى

زَوْجِهَا قَالَ: قَالَهُ ابْنُ شَهَابٍ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: إِنْ كَانَ عَلِيمٌ بِحَيْلِهَا، أَوْ لَمْ يَعْلَمْ، فَالْنَّفَقَةُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

اشْتَرَطَ أَنْ نَفَقَتِكَ لَيْسَتْ عَلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ: "يُنْفِقُ عَلَيْهَا إِنَّمَا يُنْفِقُ عَلَى وَلَدِهِ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: فدیہ دینے والی حاملہ عورت کا خرچ

اُس کے شوہر کے ذمہ ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے بھی یہی بات بیان کی ہے ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر مرد کو

عورت کے حاملہ ہونے کا علم ہو یا اُسے علم نہ ہو خرچ کی ادائیگی مرد کے ذمہ ہوگی البتہ اگر مرد یہ شرط عائد کر دیتا ہے کہ تمہارا خرچ

میرے ذمہ نہیں ہوگا (تو حکم مختلف ہوگا)۔

عمر و بن دینار بیان کرتے ہیں: مرد عورت پر جو خرچ کرے گا وہ اصل میں اپنی اولاد پر خرچ کرے گا۔

**11864 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَهَا النَّفَقَةُ

\*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

**11865 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي نَفَقَةِ الْمُفْتَدِيَةِ الْجُبَلِيِّ

قَالَ: لَهَا السُّكْنَى، وَلَهَا النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ أَنْ لَا نَفَقَةَ لَكَ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَجُوزُ شَرْطُهُ فِي النَّفَقَةِ، وَلَا يَجُوزُ

فِي السُّكْنَى

\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کا بیان ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو خلع حاصل کرتی ہے اور حاملہ بھی ہوتی ہے تو

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُسے رہائش کا حق بھی ملے گا اور خرچ بھی ملے گا البتہ اگر مرد یہ شرط عائد کر دیتا ہے کہ تمہیں خرچ نہیں ملے

گا (تو حکم مختلف ہوگا)۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مرد خرچ کے بارے میں تو شرط عائد کر سکتا ہے، لیکن رہائش کے بارے میں شرط عائد نہیں کر سکتا۔

**11866 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُخْتَلَعَةِ الْحَامِلِ قَالَ: لَهَا النِّفْقَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ، يَقُولُ فِيهَا عَلَى قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَيَقُولُ: لَهَا الْمُتْعَةُ أَيْضًا \* \* \* سعيد بن مسیب خلع حاصل کرنے والی حاملہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُسے خرچ ملے گا۔

معمربیان کرتے ہیں: زہری ایسی عورت کے بارے میں سعید بن مسیب کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: اُسے ساز و سامان بھی ملے گا۔

**11867 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَهَا النِّفْقَةُ \* \* \* امام شعی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

**11868 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ شُرَيْحًا، وَابَا الْعَالِيَةِ، وَخِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو قَالُوا: لَهَا النِّفْقَةُ قَالَ: وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْحَسَنُ: لَا نِفْقَةَ لَهَا \* \* \* سعید نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح، ابوالعالیہ اور خلاس بن عمرو یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

جابر بن عبد اللہ اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔

**11869 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي الْمُخْتَلَعَةِ الْحَامِلِ إِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ فَالْنِّفْقَةُ لَهَا

\* \* \* ابراہیم نخعی خلع حاصل کرنے والی حاملہ عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر مرد نے شرط عائد نہ کی ہو تو ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

### بَابُ (وَاهْجُرُوهُنَّ) (النساء: 34)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"تَمُّ أَنْ سَلَّطْتُ عَلَى خَيْرِ مَا خَلَقَ"

**11870 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: قُلْتُ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ وَقَتَّ فِي الْهَجْرَةِ شَيْئًا قَالَ: لَا

\* \* \* ابن جریج، طاووس کے صاحبزادے کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ نے

اپنے والد کو اس لائق کے بارے میں کسی مدت کو متعین کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**11871 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: وَإِيَّاكَ وَطُولَ الْهَجْرَةِ، فَإِنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي إِبِلَاءٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سعید بن العاص سے فرمایا: تم طویل لائق اختیار کرنے سے بچنا، کیونکہ تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایلاء کے بارے میں چار ماہ کی مدت مقرر کی ہے۔

**11872 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ: مَا فَعَلْتَ تَهَلُّ؟ عَهْدِي بِهَا لِسَنَةِ قَالَ: أَجَلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَرَجْتُ وَمَا أَكَلِمَهَا قَالَ: فَعَجَلَ الْمَسِيرَ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِقُكَ بَائِنَةً، وَأَنْتَ خَاطِبٌ

\*\*\* یزید بن اصرم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت کیا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تو وہ کچھ زبان دراز تھی، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! جب میں نکلا تھا تو میں نے اُس عورت کے ساتھ بات بھی نہیں کی تھی، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار ماہ گزرنے سے پہلے ہی اُس کے پاس چلے جانا، کیونکہ اگر چار ماہ گزر گئے تو یہ ایک بائنہ طلاق ہو جائے گی اور پھر تمہیں نئے سرے سے رشتہ کا پیغام دینا ہوگا۔

**11873 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ: مَا فَعَلْتَ تَهَلُّ؟ عَهْدِي بِهَا لَسِنَةِ الْخُلُقِ قَالَ: أَجَلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَرَجْتُ وَمَا أَكَلِمَهَا قَالَ: فَأَذَرْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

\*\*\* یزید بن اصرم نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تو وہ کچھ زبان دراز تھی، اُس کا اخلاق بہت بُرا تھا تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! جب میں نکلا تھا تو میں نے اُس کے ساتھ کوئی بات چیت بھی نہیں کی تھی، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار ماہ گزرنے سے پہلے تم اُس کے پاس چلے جانا۔

**11874 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَاهْجُرُوهُنَّ) (النساء: 34) قَالَ: يَهْجُرُهَا بِلِسَانِهِ وَيُعْلِظُ لَهَا فِي الْقَوْلِ، وَلَا يَدْعُ جَمَاعَهَا

\*\*\* ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم اُن سے لائق اختیار کرو“۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی زبانی طور پر اُس سے لائق اختیار کرے گا اور اُس سے سختی کے ساتھ بات کرے گا، البتہ اُس کے ساتھ صحبت کرنے کو ترک نہیں کرے گا۔

**11875 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: إِنَّمَا الْهَجْرَانُ بِالنُّطْقِ

أَنْ يُعْلِظَ لَهَا، وَلَيْسَ بِالْجَمَاعِ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: یہ لائق زبانی اعتبار سے ہوگی کہ آدمی اُس سے سختی سے بات کرے گا، اس سے مراد صحبت کرنا نہیں ہے (یعنی صحبت کے حوالے سے لائق اختیار کرنا نہیں ہے)۔

**بَابُ (وَاضِرٍ بُوْهُنٍ) (النساء: 34)**

**باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)** ”تم اُن کی پٹائی کرو“

**11876 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ (وَاضِرٍ بُوْهُنٍ) (النساء: 34) قَالَ:

يَضْرِبُ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرَّحٍ

\*\*\* قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم اُن کی پٹائی کرو“۔

قتادہ فرماتے ہیں: آدمی ایسی پٹائی کرے گا جو زیادہ تکلیف دینے والی نہ ہو۔

**11877 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ فِي قَوْلِهِ (وَاضِرٍ بُوْهُنٍ) (النساء: 34) قَالَ:

سَمِعْنَا أَنَّهُ ضَرَبَ غَيْرَ مُبَرَّحٍ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ

ہے:)

”تم اُن کی پٹائی کرو“۔

وہ یہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ یہ ایسی پٹائی ہوگی جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو۔

**11878 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُنَا: "يَسَدُ فَيَعْطُهَا فَإِنْ قَبِلَتْ، وَلَا

هَجَرَهَا بِلِسَانِهِ، وَأَغْلَظَ لَهَا فِي ذَلِكَ، فَإِنْ قَبِلَتْ وَلَا ضَرَبَهَا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرَّحٍ، (فَإِنْ أَطْعَمَكُمْ) (النساء: 34) آتَتْ الْفِرَاشَ وَهِيَ تَبْغِضُكَ (فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا) (النساء: 34) "

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی شروع میں اُسے وعظ و نصیحت

کرے گا، اگر وہ قبول کر لے گی تو ٹھیک ہے، ورنہ زبانی طور پر اُس سے لائق اختیار کرے گا اور اُس کے ساتھ سختی سے بات کرے

گا، اگر وہ اس بات کو قبول کر لیتی ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ پھر وہ آدمی اُس کی پٹائی کرے گا جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو۔ (ارشاد باری

تعالیٰ ہے:)

”اگر وہ تمہاری اطاعت کریں“۔

اس سے مراد یہ ہے: جب وہ بستر پر آئے اور وہ تمہیں ناپسند کرتی ہو۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تو تم اُن کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔“

**11879 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: الْعِلَلُ

\*\*\* مجاہد اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد عتلتیں (تلاش کرنا) ہے۔

## بَابُ الْحَكَمَيْنِ

باب: (دونوں طرف کے) دو ثالثوں کا حکم

**11880 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَيَقْرَأَانِ الْحَكَمَانِ؟ قَالَ:

لَا إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ الزَّوْجَانِ ذَلِكَ بَايَدِهِمَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا دونوں طرف کے

ثالث علیحدگی کروا سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر میاں بیوی اُن کو اس کا حق دے دیں تو ایسا ہو سکتا ہے۔

**11881 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَحْكُمَانِ فِي الْاجْتِمَاعِ، وَلَا

يَحْكُمَانِ فِي الْفُرْقَةِ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: وہ دونوں اکٹھے ہونے کے بارے میں تو فیصلہ دے سکتے ہیں لیکن علیحدگی کے

بارے میں فیصلہ نہیں دے سکتے۔

**11882 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ: إِنْ شَاءَ الْحَكَمَانِ أَنْ يُفَرَّقَا فَرَقًا، وَإِنْ شَاءَا أَنْ يَجْمَعَا جَمْعًا

\*\*\* ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: اگر دونوں ثالث کروانا چاہیں تو وہ علیحدہ کروا سکتے ہیں اور اگر اکٹھے کروانا

چاہیں تو اکٹھے کروا سکتے ہیں۔

**11883 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ:

شَهِدْتُ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ، وَجَائِثُهُ امْرَأَةٌ وَزَوْجُهَا مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَنَامَ مِنَ النَّاسِ، فَأَخْرَجَ هَؤُلَاءِ حَكَمًا

مِنَ النَّاسِ، وَهَؤُلَاءِ حَكَمًا، فَقَالَ عَلِيُّ لِلْحَكَمَيْنِ: أَتَدْرِيَانِ مَا عَلَيَكُمَا؟ إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرَّقَا فَرَقْتُمَا، وَإِنْ رَأَيْتُمَا

أَنْ تَجْمَعَا جَمَعْتُمَا، فَقَالَ الزَّوْجُ: أَمَّا الْفُرْقَةُ فَلَا، فَقَالَ عَلِيُّ: كَذَبْتَ، وَاللَّهِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى تَرْضَى بِكِتَابِ اللَّهِ

لَكَ وَعَلَيْكَ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: رَضِيتُ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى لِي وَعَلَيَّ

\*\*\* عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک خاتون اور اُس کا شوہر

اُن کے پاس آئے اُن دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے ایک فریق نے ایک شخص کو ثالث کے طور پر پیش کر دیا

دوسرے فریق نے دوسرے ثالث کو پیش کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں ثالثوں سے فرمایا: کیا تم دونوں یہ بات جانتے ہو کہ تم

پر کیا لازم ہے؟ اگر تم یہ دیکھتے ہو کہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروانی ہے تو تم علیحدگی کروادینا اور اگر تم یہ مناسب سمجھو کہ ان کو اکٹھے رکھنا ہے تو اکٹھے کر دینا۔ اس پر شوہر نے کہا: جہاں تک علیحدگی کا تعلق ہے اُس کا اختیار نہیں ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو! اللہ کی قسم! تمہیں اس بات پر آنا ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اُس فیصلہ پر راضی ہو خواہ تمہارے حق میں ہو خواہ تمہارے خلاف ہو۔ تو اُس عورت نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے فیصلہ پر راضی ہوں خواہ وہ میرے حق میں ہو خواہ میرے خلاف ہو۔

**11884 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِنْ شَاءَ الْحَكَمَانِ

فَرَقَا، وَإِنْ شَاءَا جَمَعَا

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر دونوں ثالث چاہیں تو علیحدگی کروادیں اور اگر وہ دونوں چاہیں تو اکٹھے رکھیں۔

**11885 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

بُعِثْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَكَمَيْنِ، فَقِيلَ لَنَا: إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمْعَتُمَا، وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَفْرَقَا فَرَقْتُمَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَّغْنِي أَنَّ الْإِذَى بَعْنَهُمَا عُثْمَانُ "

\*\*\* عکرمہ بن خالد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دو ثالثوں کے طور پر بھیجا گیا، تو ہم سے یہ کہا گیا کہ اگر آپ دونوں مناسب سمجھیں کہ یہ دونوں اکٹھے رہیں تو ان دونوں کو جمع کر دیں اور اگر آپ مناسب سمجھیں کہ علیحدگی کروادیں تو پھر آپ علیحدگی کروادیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں صاحبان کو (ثالث کے طور پر) بھیجوا یا تھا۔

**11886 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: إِنْ شَاءَ

الْحَكَمَانِ أَنْ يَفْرَقَا فَرَقَا، وَإِنْ شَاءَا أَنْ يَجْمَعَا جَمَعَا

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر ابوسلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر دونوں ثالث علیحدگی کروانا چاہیں تو علیحدگی کروادیں اور اگر اکٹھا کرنا چاہیں تو اکٹھا کروادیں۔

**11887 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ: أَنَّ عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَتْ: تَصْبِرْ لِي وَأَنْتُفِقْ عَلَيْكَ، فَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ: أَيْنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ؟ فَيَسْكُتُ عَنْهَا، حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا وَهُوَ بِرِمٍ قَالَتْ: أَيْنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ؟ قَالَ: عَنْ يَسَارِكَ فِي النَّارِ إِذَا دَخَلْتَ، فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، فَجَاءَتْ عُثْمَانَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا كُنْتُ لَا فَرْقَ بَيْنَ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، فَاتَّيَا فَوَجَدَاهُمَا قَدْ أَغْلَقَا عَلَيْهِمَا أَبْوَابَهُمَا وَأَصْلَحَا أَمْرَهُمَا فَرَجَعَا



\*\* ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جناب عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کے ساتھ شادی کر لی تو اُس خاتون نے کہا: آپ مجھ پر صبر کریں! میں آپ کو خرچ فراہم کرتی رہوں گی۔ ایک مرتبہ وہ صاحب اپنی اہلیہ کے پاس آئے تو اُس خاتون نے دریافت کیا: عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ (آخرت میں) کہاں ہوں گے؟ تو وہ صاحب خاموش رہے، ایک دن وہ صاحب گھر آئے تو اُن کا مزاج ٹھیک نہیں تھا، اُس عورت نے دریافت کیا: عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کہاں ہوں گے؟ تو اُن صاحب نے جواب دیا: جہنم میں تمہارے بائیں طرف ہوں گے، جب تم بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ گی۔ اُس خاتون نے چادر اوڑھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئی اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہنس پڑے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو (ان دونوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے) بھیجا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے درمیان علیحدگی ضرور کروا دوں گا! تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بنو عبد مناف سے تعلق رکھنے والے دو بوڑھے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کرواؤں گا۔ جب یہ دونوں حضرات اُن کے گھر آئے تو ان دونوں حضرات نے انہیں پایا کہ اُن دونوں میاں بیوی نے دروازہ بند کر دیا ہوا تھا اور آپس میں صلح کر لی ہوئی تھی، تو یہ دونوں صاحبان واپس آ گئے۔

**11888 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الْحَكَمَيْنِ، فَعَضِبَ، وَقَالَ: مَا وَلَدْتُ إِذَا ذَاكَ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَعْنِي حَكَمِي شِقَاقٍ قَالَ: وَإِذَا كَانَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَأَمْرَاتِهِ تَدَارُءٌ وَابْتَغُوا حَكَمَيْنِ فَأَقْبَلَا عَلَى الَّذِي جَاءَ التَّدَارُءُ مِنْ قِبَلِهِ فَوَعَّظَاهُ، فَإِنْ أَطَاعَهُمَا، وَإِلَّا أَقْبَلَا عَلَى الْآخَرِ، فَإِنْ سَمِعَ مِنْهُمَا وَأَقْبَلَ لِلَّذِي يُرِيدَانِ، وَإِلَّا مَا حَكَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ

\*\* عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دونوں طرف کے ثالثوں کے بارے میں دریافت کیا تو وہ غصہ میں آ گئے اور بولے: جب یہ واقعہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اختلاف میں ثالثوں کا واقعہ) پیش آیا تھا، اُس وقت میری پیدائش ہی نہیں ہوئی تھی، میں نے کہا: جناب میری مراد وہ دو ثالث ہیں جو میاں بیوی کی علیحدگی میں صورت میں بنتے ہیں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: جب آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان اختلافات ہو جائے اور وہ دونوں اپنی طرف سے ثالث مقرر کریں، تو وہ دونوں ثالث آئیں گے اور اس بات کا جائزہ لیں گے کہ کس کی طرف سے زیادتی ہو رہی ہے، پھر وہ اُس فریق کو وعظ و نصیحت کریں گے، اگر وہ فریق اُن دونوں ثالثوں کی بات مان لیتا ہے تو ٹھیک ہے! ورنہ پھر وہ دوسرے فریق کے پاس جائیں گے، اگر وہ دونوں سے کچھ سن لیتے ہیں اور اُس کی طرف آتے ہیں جو وہ دونوں چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے! ورنہ دونوں ثالث اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ دیں گے وہ درست ہوگا۔

**11889 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " (إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا) (النساء: 35) (الْحَكَمَيْنِ، (يُوقِّقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا) (النساء: 35) (بَيْنَ الْحَكَمَيْنِ) "

\*\* ابو ہاشم نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اگر وہ دونوں صلح کروانا چاہیں۔“

اس سے مراد دونوں ثالث ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔“

اس سے مراد دونوں ثالثوں کے درمیان ہے۔

## بَابُ مَا يُقَالُ فِي الْمُخْتَلَعَةِ وَالَّتِي تَسْأَلُ الطَّلَاقَ

باب: خلع حاصل کرنے والی عورت یا طلاق کا مطالبہ کرنے والی

عورت کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

**11890** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى الْحَسَنِ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَعِيدٍ لَا

وَاللَّهِ مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ زَوْجِي، وَأَنَّهُ لَيَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، فَهَلْ تَأْمُرُنِي أَنْ أَخْتَلِعَ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْمُخْتَلَعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ قَالَ: فَضَرَبْتُ رَأْسَهَا بِيَدِهَا، فَقَالَتْ: إِذَا أَصْبِرُ عَلَى بَرَكََةِ اللَّهِ تَعَالَى، فَقَالَ الْحَسَنُ: يَرْحَمُهَا اللَّهُ مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ تَفْعَلَ

\*\* معمر بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حسن بصری کے پاس آئی اور بولی: اے ابوسعید! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کوئی

بھی ایسی چیز پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک میرے شوہر سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اور اُسے یہ لگتا ہے کہ روئے زمین پر مجھے اُس سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے تو کیا آپ مجھے یہ ہدایت کریں گے کہ میں اُس سے خلع حاصل کر لوں؟ تو حسن بصری نے جواب دیا: ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے خلع حاصل کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس خاتون نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر مارا اور بولی: اس صورت میں میں اللہ تعالیٰ کی برکت پر صبر سے کام لوں گی۔ تو حسن بصری نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم کرے! میرے خیال میں یہ ایسا نہیں کر سکے گی (یا میرا یہ خیال نہیں تھا کہ یہ ایسا کرے گی)۔

**11891** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنِ الْأَشْعَثِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: الْمُخْتَلَعَاتُ وَالْمُنْتَزِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

\*\* اشعث نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”خلع حاصل کرنے والی اور علیحدگی کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔“

حدیث: 11891: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم - مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 9174، مسند

ابی یعلیٰ الموصلی - الحسن - حدیث: 6105، السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب العلم والطلاق - باب ما یکرہ للبراءۃ من

مسالتھا طلاق زوجها - حدیث: 13894

**11892 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ لَمْ تَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ - أَوْ قَالَ: - حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ تَجِدَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ"

\*\*\* ابوقلابہ نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو عورت کسی وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ اُس عورت کے لیے اس بات کو حرام کر دے گا کہ وہ جنت کی خوشبو ہی پائے۔“

**11893 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، وَخَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ \*\*\* ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو عورت کسی حرج کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی۔“

**بَابُ الْمَرْأَةِ تُمْلِكُ امْرَئًا فَرَدَّتْهُ، هَلْ تُسْتَحْلَفُ؟**

**باب: جب کوئی عورت اپنے معاملہ کی مالک بنائی جائے**

**اور پھر وہ اُسے مسترد کر دے تو کیا اُس سے حلف لیا جائے گا؟**

**11894 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يَمْلِكُ امْرَأَتَهُ قَالَ: إِنْ رَدَّتْ امْرَأَتَهُ إِلَيْهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، فَإِنْ قَبِلَتْ امْرَأَتَهُ فَهُوَ عَلَى مَا قَضَتْ

\*\*\* سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اُس معاملہ کو مرد کی طرف واپس کر دیتی ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی اور اگر وہ اپنے

حدیث 11892: سنن ابی داود - کتاب الطلاق - ابواب تفریع ابواب الطلاق - باب فی العلم - حدیث 1912: سنن ابن ماجہ - کتاب الطلاق - باب کراہیۃ العلم للبراء - حدیث 2051: مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب الطلاق - ما کرہ من الکراہیۃ للنساء ان یطلبن العلم - حدیث 15686: سنن الدارمی - ومن کتاب الطلاق - باب النهی عن ان تسال البراءہ زوجها طلاقها - حدیث 2237: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الطلاق - حدیث 2741: صحیح ابن حبان - کتاب الحج - باب الہدی - ذکر تحریم اللہ جل و علا الجنۃ علی السائلۃ طلاقها زوجها من حدیث 4245: السنن الکبری للبیہقی - کتاب العلم والطلاق - باب ما یکرہ للبراءہ من مسائلها طلاق زوجها - حدیث 13893: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار - ومن حدیث ثوبان - حدیث 21814: المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین - باب البیم من

معاملہ کو قبول کر لیتی ہے تو عورت جو فیصلہ دے گی اُس کے مطابق حکم ہوگا۔

**11895 - احوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، كَانَتْ عِنْدَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ، فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنْ يُمْلِكَهَا أَمْرَهَا، فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَائِشَةَ عَلَى حَفْصَةَ فَأَبَتْ فَرَأَتْهُ عَائِشَةُ عَلَى الْمُنْذِرِ فَلَمْ يَحْسِبْ شَيْئًا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بتایا: حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابوبکر جناب منذر بن زبیر کی اہلیہ تھیں ان دونوں کے درمیان کچھ ناراضگی ہوئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر بن زبیر سے یہ کہا: وہ خاتون کا معاملہ اُس کے اختیار میں دے دیں! پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی پیشکش حفصہ نامی خاتون کو کر دی تو انہوں نے علیحدگی اختیار کرنے سے انکار کر دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ اختیار منذر کو واپس کر دیا اور انہوں نے اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا۔

**11896 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، يُخْبِرُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَتْ حَيَّةُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَقُرْبَيَّةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ فَأَغَارَهُمَا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: مَا أَنْكَحَنَا إِلَّا عَائِشَةَ، وَلَكِنَّ الزَّوْجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَمَا يَقْهَرُنَا إِلَّا بِعَائِشَةَ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ أَخَاهَا أَنْ يَجْعَلَ أَمْرَ قُرْبَيَّةَ إِلَى قُرْبَيَّةَ، فَفَعَلَ، فَبَعَثَ بِذَلِكَ عَائِشَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَا أُخَيِّهَا: أَمَّا عَائِشَةُ فَقَدْ قَضَتْ مَدَّتَهَا، وَأَمَّا أَنْتِ فَأَخِذِي مِنْ أَمْرِكَ مَا شِئْتِ، فَقَالَتْ: فَإِنِّي أَرَدُ أَمْرِي عَلَى زَوْجِي، فَلَمْ يَحْسِبْ شَيْئًا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَذَكَرَ الْقَاسِمُ أَنَّهُ يَرَوِي رَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا وَاحِدَةً عَنْ عَلِيٍّ

\*\*\* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حییہ نامی خاتون اور قریبہ بنت ابوامیہ یہ دونوں عبد الرحمن بن ابوبکر کی بیویاں تھیں انہوں نے ان دونوں پر غصہ کا اظہار کیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہمارے ساتھ یہ رشتہ عائشہ نے کروایا تھا لیکن شوہر عبد الرحمن ہے اور وہ صرف عائشہ کی وجہ سے ہم پر غصہ کرتا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی سے یہ کہا کہ وہ قریبہ نامی اہلیہ کو علیحدگی کا اختیار دے دیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ پیغام سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن (یعنی قریبہ) سے کہا: عائشہ نے تو اپنا فرض پورا کر دیا ہے! اب تم اپنے معاملہ کے بارے میں جو چاہو کر لو۔ تو اُس خاتون نے کہا: میں اپنے اختیار کو اپنے شوہر کو واپس کرتی ہوں۔ (راوی کہتے ہیں: تو اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا گیا۔

عبد اللہ بن عبید بن عمیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: قاسم نے یہ بات ذکر کی ہے: یہ بات روایت کی گئی ہے: عورت کا اپنے اختیار کو شوہر کو واپس کر دینا ایک طلاق شمار ہوگا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**11897 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الرَّجُلِ يُمْلِكُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ أَمْرَهَا فَتَرُدُّهُ إِلَيْهِ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ عورت وہ اختیار اُسے واپس کر دیتی ہے تو زہری فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز شمار نہیں ہوگا (یعنی اس طرح طلاق نہیں ہوگی)۔

**11898 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنَّ طَلَّقَتْ نَفْسَهَا فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ

إِنْ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً وَإِنْ ثِنْتَانِ فِثْنَتَانِ ، وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: اگر عورت خود کو طلاق دے دیتی ہے تو قاضی کے مطابق وہ فیصلہ ہوگا جو عورت نے کیا

ہے کہ اگر اُس نے ایک کا فیصلہ کیا تھا تو ایک شمار ہوگی اگر دو کا کہا تھا تو دو ہوں گی اور اگر تین کا کہا تھا تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

**11899 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ

رَجُلَيْنِ جَعَلَا أَمْرَ نِسَائِهِمَا بِأَيْدِيهِمَا فَرَدَّتَا الْأَمْرَ إِلَيْهِمَا فَلَمْ يَعُدَّ النَّاسُ ذَلِكَ شَيْئًا

\*\*\* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے اپنی بیویوں کو اُن کے معاملہ کا اختیار دے دیا تو اُن دونوں نے اپنے

شوہر کو اپنے معاملہ کا اختیار واپس کر دیا تو لوگوں نے اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا۔

**11900 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ

عَائِشَةَ ، أَنَّهَا زَوَّجَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَوْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ

فَكَانَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ: أَهْلُهَا وَاللَّهِ مَا زَوَّجَنَا إِلَّا عَائِشَةُ ، فَبَلَغَهَا ، وَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ: أَمَرُهَا بِبَيْدِهَا ، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَا

أَخْتَارُ عَلَيْهِ أَحَدًا ، فَقَالَ الْقَاسِمُ: فَلَمْ يَعُدَّ النَّاسُ ذَلِكَ شَيْئًا

\*\*\* عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں

نے عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی صاحبزادے یعنی اپنے بھتیجے کی شادی ابوامیہ کی صاحبزادی قریبہ کے ساتھ کر دی

ان دونوں میاں بیوی کے درمیان کچھ اختلافات ہوئے تو لڑکی کے گھر والوں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ہاں شادی سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کروائی ہے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی تو لوگوں نے اُس خاتون کے شوہر کو بھی اس بارے میں بتایا تو

اُن صاحب نے کہا: اُس عورت کا معاملہ اُس کے اختیار میں ہے! تو اُس خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! میں انہیں چھوڑ کر کسی اور کو

اختیار نہیں کروں گی! قاسم بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے اسے کچھ بھی (طلاق) شمار نہیں کیا۔

**11901 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَمْرًا مَلَكَتْ أَمْرَهَا فَرَدَّتْهُ إِلَى

زَوْجِهَا قَالَ: لَيْسَتْ بِشَيْءٍ فَإِنْ طَلَّقَتْ نَفْسَهَا فَهُوَ عَلَى ذَلِكَ إِنْ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً ، وَإِنْ ثِنْتَانِ فِثْنَتَانِ ، وَإِنْ ثَلَاثٌ

فَثَلَاثٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک خاتون اپنے معاملہ کی مالک بن جاتی ہے پھر وہ

اس اختیار کو اپنے شوہر کو واپس کر دیتی ہے تو عطاء نے جواب دیا: یہ کوئی بھی چیز شمار نہیں ہوگا! لیکن اگر وہ خود کو طلاق دے دیتی

ہے تو یہ اُس کے مطابق شمار ہوگا! اگر اُس نے ایک طلاق دی تھی تو ایک طلاق شمار ہوگی! اگر دودہ تھیں تو دو شمار ہوں گی! اگر تین دی

تھیں تو تین شمار ہوں گی۔

**11902 - اقول تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَابْنِ أَبِي حَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَلَالِ الْعَتَكِيِّ ، أَنَّهُ وَقَدْ عَلَى عُثْمَانَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْهَا رَجُلٌ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَقَالَ : هُوَ بِيَدِهَا

\*\*\* ابو حلال عتکی بیان کرتے ہیں: وہ ایک وفد کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا، جن میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے معاملہ کو اُس کے اختیار میں دے دیتا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ عورت کے اختیار میں چلا جائے گا۔

**11903 - اقول تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ ، إِنْ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً ، وَإِنْ ثِنْتَانِ فِثْنَتَانِ ، وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ . قَالَ قَتَادَةُ : فَإِنْ رَدَّتْ إِلَى زَوْجِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* زہری اور قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب آدمی اپنے بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنادے تو اس صورت میں عورت جو فیصلہ کرے گی وہی حکم شمار ہوگا، اگر وہ ایک طلاق دے گی تو ایک شمار ہوگی، اگر دو دیں گی تو دو شمار ہوں گی، اگر تین دیں گی تو تین شمار ہوں گی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار واپس کر دیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

**11904 - اقول تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ يَمْلِكُ امْرَأَتَهُ قَالَ : إِنْ رَدَّتْ أَمْرَهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِنْ قَبِلَتْ أَمْرَهَا فَهُوَ عَلَى مَا قَضَتْ

\*\*\* سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو (اُس کے معاملہ کا) مالک بنادیتا ہے تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر عورت اس اختیار کو واپس کر دیتی ہے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا اور اگر وہ اپنے معاملہ کو قبول کر لیتی ہے تو جو وہ فیصلہ دے گی وہی حکم ہوگا۔

**11905 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : " إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ ، فَإِنْ نَاكَرَهَا اسْتُحْلِفَ ، وَكَانَ يَقُولُ : إِنْ رَدَّتْهُ عَلَيْهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .

\*\*\* نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنادے تو عورت جو فیصلہ کرے گی وہی حکم شمار ہوگا اور اگر اس کا انکار کیا جاتا ہے تو اُس سے حلف لیا جائے گا، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت مرد کو یہ اختیار واپس کر دیتی ہے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

**11906 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**11907 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ جُعِلَ أَمْرُهَا بِيَدِهَا، أَوْ بِيَدِ وَلِيِّهَا، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ، فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ.

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے حارث بن عبد اللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جس بھی عورت کو اُس کے معاملہ کا اختیار دیا جائے یا اُس عورت کے ولی کو اختیار دیا جائے اور پھر وہ عورت خود کو تین طلاقیں دیدے تو وہ مرد سے لاتعلق ہو جائے گی۔

**11908 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، قَضَى بِذَلِكَ \*\*\* رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: عبد الملک بن مروان نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

**11909 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَسَأَلَ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: مَهْرٌ قَالَ: مَهْرٌ أَحْمَقُ، عَمَدَتْ إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي يَدِكَ فَجَعَلْتَهُ فِي يَدِهَا، فَقَدْ بَانَتْ مِنْكَ

\*\*\* نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اُس کے اختیار میں دے دیا، تو اُس عورت نے خود کو تین طلاقیں دے دیں، اُس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے دریافت کیا: تم نام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: مہر! تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ایک احمق آدمی ہو! اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا اختیار تمہیں دیا تھا، تم اُس کی طرف بڑھے اور تم نے وہ اختیار عورت کے ہاتھ میں دے دیا، اب وہ عورت تم سے بانہ ہو گئی ہے۔

**11910 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا جَعَلَ أَمْرُهَا بِيَدِهَا، فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ هِيَ وَغَيْرُهَا سَوَاءٌ

\*\*\* حکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت کے معاملہ کا اختیار اُسے دیدے تو اس بارے میں عورت جو حکم کرے گی وہی حکم شمار ہوگا، اس بارے میں وہ اور اُس کے علاوہ لوگ برابر شمار ہوں گے۔

**11911 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَلَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَلَكَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ: طَلَّقَتْ، وَرَغِمَ أَنْفُهُ

\*\*\* خلاد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ عورت خود کو تین طلاقیں دے دیتی ہے، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس عورت کو طلاق ہو گئی اور اُس مرد کی ناک خاک آلود ہو!

**11912 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَنْ مَلَكَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ، طَلَّقَتْ،



وَعَصَى رَبَّهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو مالک بنا دیتا ہے اُس عورت کو طلاق ہو جاتی ہے اور وہ شخص اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا ہے۔

معمربیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

**11913 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَقُلْتُ لَهُ:**

**فَكَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ مَلَكَ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا؟ أَتَمْلِكُ أَنْ تُطْلِقَ نَفْسَهَا؟ قَالَ: لَا، كَانَ يَقُولُ: لَيْسَ إِلَيَّ النِّسَاءُ طَلَاقٌ**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے مجھے بتایا تو میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ کے والد ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے تو کیا وہ عورت اس بات کی مالک بن جاتی ہے کہ وہ خود کو طلاق دیدے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ یہ فرماتے تھے کہ عورتوں کو طلاق کا اختیار نہیں ہوتا۔

**11914 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ**

**عَلْقَمَةَ، أَوْ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ: لَوْ أَنَّ الْأَذَى بِيَدِي مِنْ أَمْرِي بِيَدِي، لَعَلِمْتُ كَيْفَ أَضْنَعُ، فَقَالَ: إِنَّ الْأَذَى بِيَدِي مِنْ أَمْرِكَ بِيَدِكَ قَالَتْ: فَأَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَقَالَ: أَرَاهَا وَاحِدَةً، وَأَنْتَ أَحَقُّ بِالرَّجْعَةِ، وَسَلَّمَنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، فَلَقِيَهُ فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قَالَ: فَقَالَ: فَعَلَ اللَّهُ بِالرِّجَالِ، وَفَعَلَ اللَّهُ بِالرِّجَالِ، يَعْمِدُونَ إِلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ فَيَجْعَلُونَهُ فِي أَيْدِي النِّسَاءِ، فِيهَا التُّرَابُ، مَاذَا قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَرَاهَا وَاحِدَةً، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ: وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ، وَلَوْ رَأَيْتَ غَيْرَ ذَلِكَ لَرَأَيْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصِبْ، قَالَ مَنْصُورٌ: فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: خَطَا اللَّهُ نَوَاءَ هَا لَوْ كَانَتْ قَالَتْ: طَلَّقْتُ نَفْسِي. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: هُمَا سَوَاءٌ"**

\*\*\* علقمہ یا اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میرے اور میری بیوی کے درمیان کچھ اختلافات ہو گئے جس طرح لوگوں کے درمیان ہوتے ہیں تو میری بیوی نے کہا: میرے معاملہ میں جو اختیار تمہارے پاس ہے اگر وہ میرے پاس ہوتا تو پھر تمہیں پتا چلتا کہ میں کیا کرتی ہوں؟ تو شوہر نے کہا: تمہارے معاملہ کا جو اختیار میرے پاس ہے وہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ تو اُس عورت نے کہا: پھر تمہیں تین طلاقیں ہیں! اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: میرے خیال میں ایک طلاق ہوئی ہے اور تمہیں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے تاہم میری ملاقات امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوگی (میں اُن سے اس بارے میں مزید دریافت کروں گا)۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور انہوں نے اُن کو پورا واقعہ سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے مردوں کے ساتھ براسلوک کرے! اللہ تعالیٰ ایسے مردوں کے ساتھ براسلوک کرے! کہ جو کچھ اُن کے اختیار میں ہے وہ اُس کی طرف جاتے ہیں اور اُسے عورتوں کے اختیار میں دے دیتے ہیں ایسی عورت کے منہ میں خاک ہو! آپ نے اس بارے میں کیا جواب دیا؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے جواب دیا کہ میرے خیال میں یہ ایک طلاق ہوئی ہے اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے اور اگر آپ نے اس کے علاوہ کوئی اور جواب دیا ہوتا تو میرے خیال میں وہ درست نہ ہوتا۔

منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو یہ فرماتے ہیں: اگر وہ عورت یہ کہہ دیتی ہے: میں نے خود کو طلاق دی! تو اللہ تعالیٰ اُس کے مقصد کو خراب کرے! تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس بارے میں دونوں برابر ہیں۔

**11915 -** اقوال تابعین: عبد الرزاق، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الصُّحَيْ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِبَيْدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا، فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْهَا ابْنُ مَسْعُودٍ مَا تَرَى فِيهَا؟ فَقَالَ: أَرَاهَا وَاحِدَةً، وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ

\* \* مسروق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار عورت کے ہاتھ میں دے دیا تو اُس عورت نے خود کو طلاق دے دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے خیال میں ایک طلاق ہو گئی ہے البتہ مرد کو عورت سے رجوع کا حق حاصل ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے۔

**11916 -** آثار صحابہ: عبد الرزاق، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِبَيْدِهَا فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ مَا جَعَلْتُ أَمْرَكَ بِبَيْدِكَ إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ، فَتَرَفَعَا إِلَى عُمَرَ، فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا جَعَلْتُ أَمْرَهَا بِبَيْدِهَا إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ، فَحَلَفَ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

\* \* عبد الکریم ابو امیہ بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار عورت کے ہاتھ میں دے دیا تو اُس عورت نے خود کو تین طلاقیں دے دیں اُس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تمہارے معاملہ کا اختیار تمہیں صرف ایک طلاق کے بارے میں دیا تھا ان دونوں نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرد سے اُس اللہ کے نام کا حلف لیا جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ وہ یہ کہے: میں نے عورت کے اختیار میں صرف ایک طلاق کا اختیار دیا تھا۔

اُس مرد نے یہ حلف اٹھا لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو اُس مرد کے ساتھ واپس بھجوادیا۔

**11917 -** آثار صحابہ: عبد الرزاق، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

ثَابِتٌ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* قاسم بن محمد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کے اختیار میں اُس کا معاملہ دے دیتا ہے اور وہ عورت خود کو تین طلاقیں دے دیتی ہے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11918 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ مُجَاهِدًا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَمَّا مَلَكَتُ امْرَأَتِي أَمْرَهَا طَلَّقْتَنِي ثَلَاثًا، فَقَالَ: خَطَأَ اللَّهُ نَوَاءَهَا، إِنَّمَا الطَّلَاقُ لَكَ عَلَيْهَا، وَلَيْسَ لَهَا عَلَيْكَ

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: جب میں نے اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنایا تو اُس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس عورت کے مقصد کو پورا نہ کرے! طلاق کا حق تمہیں اُس پر حاصل ہے اُسے تم پر حاصل نہیں ہے۔

**11919 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً مَلَكَهَا زَوْجُهَا أَمْرَهَا، فَقَالَتْ: أَنْتَ الطَّلَاقُ، وَأَنْتَ الطَّلَاقُ، وَأَنْتَ الطَّلَاقُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَطَأَ اللَّهُ نَوَاءَهَا، وَإِنَّمَا الطَّلَاقُ لَكَ عَلَيْهَا، لَيْسَ لَهَا عَلَيْكَ

\*\*\* عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ ایک عورت کے شوہر نے اُس کے معاملہ کا اختیار اُس عورت کو دے دیا تو اُس عورت نے کہا: تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! تمہیں طلاق ہے! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کے مقصد کو پورا نہ کرے! طلاق کا حق تمہیں اُس عورت کے خلاف حاصل ہے اُس عورت کو تم پر حاصل نہیں ہے۔

**11920 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "خَطَأَ اللَّهُ نَوَاءَهَا، أَلَا قَالَتْ: أَنَا طَالِقٌ، أَنَا طَالِقٌ"

\*\*\* عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ اُس عورت کے مقصد کو پورا نہ کرے! اُس نے یہ کیوں نہیں کہا: مجھے طلاق ہے! مجھے طلاق ہے!

**11921 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالتَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "إِذَا قَالَتْ لَزَوْجِهَا: أَنْتَ طَالِقٌ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، هُمَا سَوَاءٌ قَالَتْ: أَنَا طَالِقٌ، أَوْ أَنْتَ طَالِقٌ."

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب عورت شوہر سے یہ کہے: تمہیں طلاق ہے! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور اس بارے میں دونوں کا حکم برابر ہوگا اگر وہ عورت یہ کہے کہ مجھے طلاق ہے! یا تمہیں طلاق ہے!

**11922 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

\*\* اسی کی مانند روایت عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

## بَابُ يُمْلِكُهَا فَتَقُولُ قَدْ قَبِلْتُ

باب: جب مرد عورت کو (طلاق کا) مالک بنائے اور عورت یہ کہے: میں نے قبول کیا!

11923 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

الشَّعْثَاءِ، سَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ مَلَكَ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، فَهُوَ أَمْلَكَ بِهَا

\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابو شعثاء کو سنا: کسی نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی

بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور عورت جواب دیتی ہے: میں نے قبول کیا! تو ابو شعثاء نے جواب دیا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، مرد عورت کا مالک ہے (یا طلاق کا مالک ہے)۔

11924 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: "قَوْلُهَا: قَدْ قَبِلْتُ، لَيْسَ

بِشَيْءٍ"، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَابْنُ شِهَابٍ، كَمَا أَخْبَرْتُ يَقُولَانِ: قَدْ قَبِلْتُ، لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلِي

\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عورت کا یہ کہنا: میں نے قبول کیا! اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ابن جریج بیان

کرتے ہیں: عمرو بن عبد العزیز اور ابن شہاب یہ دونوں حضرات میری اطلاع کے مطابق یہی کہتے ہیں: عورت کا یہ کہنا: میں نے قبول کیا! اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) اس بارے میں میری رائے بھی یہی ہے۔

11925 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُمْلِكُ امْرَأَتَهُ فَتَقُولُ: قَدْ قَبِلْتُ ذَلِكَ قَالَ:

لَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو مالک بنا دیتا ہے اور وہ عورت کہتی ہے: میں

نے اسے قبول کیا! تو سفیان ثوری کہتے ہیں: ان کلمات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

11926 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "إِنْ مَلَكَهَا، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ،

فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكَ بِهَا إِلَّا أَنْ يَقُولَ بَعْدَ ذَلِكَ: فَأَمْرُكَ بِيَدِكَ، فَتَقُولُ: قَدْ قَبِلْتُ، فَيَكُونُ كَمَا مَلَكَهَا فَتَقُولُ: قَدْ قَبِلْتُ وَاحِدَةً، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ تَقُلْ شَيْئًا، وَقَامَتْ تَنْقِلُ مَتَاعَهَا، وَخَرَجَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ"

\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کو مالک بنا دے اور عورت یہ کہے: میں نے قبول کیا! تو یہ

ایک طلاق شمار ہوگی البتہ مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا البتہ اگر وہ اُس کے بعد یہ کہہ دے: تمہارا معاملہ تمہارے

اختیار میں ہے! اور عورت یہ کہے: میں نے قبول کیا! تو اسی طرح ہوگا جس طرح مرد نے اُسے مالک بنایا اور عورت یہ کہے: میں

نے ایک کو قبول کیا۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگر عورت کچھ نہیں کہتی اور اٹھ کر اپنا ساز و سامان منتقل کرنے لگتی

ہے اور نکل کر اپنے میکے چلی جاتی ہے؟ تو (انہوں نے جواب دیا) اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**11927 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَرَجُلٌ قَالَ: أَمْرُكَ بِبَيْدِكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَبِلْتُ قَالَ: وَاحِدَةً. وَقَالَ عَمْرُو: "كَيْسَ بِشْيءٍ قَوْلُهَا: قَدْ قَبِلْتُ"

\* \* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: مرد یہ کہتا ہے: تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے، وہ تین مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے اور عورت اسے قبول کر لیتی ہے تو عطاء نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہو گی۔

عمر و بیان کرتے ہیں: عورت کا یہ کہنا: میں نے قبول کیا! اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

**11928 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "إِنْ خَيْرَهَا، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ نَفْسِي، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا"

\* \* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کو اختیار دیتا ہے اور عورت یہ کہتی ہے: میں نے اپنے آپ کو قبول کیا! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

### بَابُ الْخِيَارِ وَالتَّمْلِيكِ مَا كَانَا فِي مَجْلِسِهِمَا

باب: اختیار اور تملیک اُس وقت تک رہیں گے جب تک وہ دونوں

(میاں بیوی) ایک ہی نشست میں موجود ہیں

**11929 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

إِذَا مَلَكَهَا أَمْرَهَا فَتَفَرَّقَا قَبْلَ أَنْ تَقْضَى شَيْئًا فَلَا أَمْرَ لَهَا

\* \* ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جب مرد عورت کے اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے اور عورت کے کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو عورت کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔

**11930 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ

أَمْرَاتِهِ فَلَمْ تَخْتَرْ فِي مَجْلِسِهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

\* \* ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی کو اختیار دیدے اور عورت اُسی نشست میں اُس کو اختیار نہ کرے تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔

**11931 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ مِثْلَهُ

\* \* عمرو بن دینار نے ابوشعناء کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**11932 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا مَلَكَهَا أَمْرَهَا فَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا حَتَّى يَفْتَرِقَا مِنْ مَجْلِسِهِمَا ، فَلَا قَوْلَ لَهَا ، وَلَيْسَ بِيَدِهَا شَيْءٌ إِنْ ارْتَدَّ هُوَ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ شَيْئًا حَتَّى تَقُومَ مِنْ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ ، فَلَا خِيَارَ لَهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد عورت کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے اور عورت اس بارے میں کچھ بھی نہ کہے یہاں تک کہ وہ دونوں اس نشست سے اٹھ جائیں تو پھر عورت کے قول کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی اور اُس کے پاس کوئی اختیار نہیں رہے گا اور اگر عورت کے کچھ کہنے سے پہلے مرد اٹھ کر چلا جاتا ہے اور اُس محفل سے اٹھ جاتا ہے تو پھر بھی عورت کے پاس اختیار نہیں رہے گا۔

**11933 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ ، كَانَ يَقُولُ : " إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا ، فَإِنْ تَفَرَّقَا مِنْ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ شَيْئًا : فَلَا شَيْءَ لَهَا ، فَإِنْ ارْتَدَّ أَمْرُهُ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ شَيْئًا ، فَلَا شَيْءَ لَهَا "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: ابو شعثاء فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے تو اگر وہ عورت کے کچھ کہنے سے پہلے اُس نشست سے دونوں اٹھ جائیں تو پھر عورت کے پاس کوئی اختیار نہیں رہے گا اور اگر عورت کے کچھ کہنے سے پہلے مرد اپنے دیئے ہوئے اختیار کو واپس لے لیتا ہے تو پھر بھی عورت کو کوئی حق نہیں رہے گا۔

**11934 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : " إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَأَلْقَوْا مَا قَالَتْ : فِي مَجْلِسِهَا ، فَإِنْ تَفَرَّقَا ، وَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا فَلَا أَمْرَ لَهَا . " قَالَ عَمْرُو : قَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ : كَيْفَ يَمْشِي فِي النَّاسِ وَأَمْرُ امْرَأَتِهِ بِيَدِ غَيْرِهِ ؟

\*\*\* ابو شعثاء بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو مالک بنا دے تو اس بارے میں عورت کے قول کا اعتبار اُس وقت تک ہوگا جب تک وہ عورت اُس نشست میں موجود ہے اگر وہ دونوں میاں بیوی وہاں سے اٹھ جاتے ہیں اور عورت اس بارے میں کچھ بھی نہیں کہتی تو پھر عورت کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔

عمرو بیان کرتے ہیں: ابو شعثاء فرماتے ہیں: ایسا شخص آدمیوں کے درمیان کیسے چل سکتا ہے؟ جبکہ اُس کی بیوی کے معاملہ کا اختیار کسی دوسرے کے ہاتھ میں ہو۔

**11935 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : إِنْ خَيَّرَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا حَتَّى تَقُومَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ \*\*\* ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کو اختیار دیدے اور عورت کچھ نہ کہے یہاں تک کہ وہاں سے اٹھ جائے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**11936 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُمْلِكُ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا ثُمَّ يَرْتَدُّه قَبْلَ أَنْ تَقُومَ قَال: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا خَرَجَ مِنْهُ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور پھر عورت کے اٹھنے سے پہلے ہی اسے واپس لے لیتا ہے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اُس نے جو اختیار دیا ہے اب وہ اسے واپس نہیں لے سکتا۔

**11937 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا

\*\*\* محمد بن سالم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت جب تک اُس نشست میں موجود ہے، اُس وقت تک اُسے اختیار حاصل ہوگا۔

**11938 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، كَانَا يَقُولَانِ: إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، أَوْ مَلَكَهَا، وَافْتَرَقَا مِنْ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ، وَلَمْ يَحْلِفْ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا إِلَى زَوْجِهَا

\*\*\* عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی کو اختیار دیدے یا اُسے (طلاق کا) مالک بنا دے اور پھر وہ دونوں میاں بیوی اُس نشست سے اُٹھ جائیں اور مرد نے کسی چیز کے بارے میں حلف نہ اٹھایا ہو تو عورت کے معاملہ کا اختیار اُس کے شوہر کی طرف چلا جائے گا۔

**11939 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَكَتَ فَهُوَ رِضَاهَا، وَذَكَرَ غَيْرُهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ مَا كَانَتْ فِي مَجْلِسِهَا، فَإِنْ لَمْ تَخْتَرْ فِي مَجْلِسِهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب عورت خاموش رہے تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہوگی، جبکہ دیگر حضرات نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: عورت کو یہ اختیار اُس وقت تک رہے گا جب تک وہ اُس نشست میں موجود ہے اگر وہ اُس نشست میں (طلاق کو) اختیار نہیں کرتی تو پھر اُسے کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

**11940 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ يَخِيَرُهَا زَوْجُهَا فَلَا تَقُولُ شَيْئًا، حَتَّى يَفْتَرِقَا مِنْ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ قَالَ: لَا خِيَارَ لَهَا إِلَّا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ

\*\*\* ابو معشر نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جسے اُس کا شوہر اختیار دیتا ہے اور وہ کچھ بھی نہیں کہتی یہاں تک کہ وہ دونوں میاں بیوی سے اُس نشست سے اُٹھ جاتے ہیں تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس عورت کے پاس اختیار صرف اُس نشست تک باقی رہے گا۔



**11941 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مُعَشَّرٍ، عَنْ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَخْتَارُ مَا لَمْ تَتَحَوَّلْ مِنْ مَقْعَدِهَا، فَإِنْ تَحَوَّلْتَ فَلَا خِيَارَ لَهَا

\*\*\* سعید نے ابو معشر کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت یہ اختیار اُس وقت تک استعمال کر سکتی ہے جب تک وہ اپنی نشست سے اٹھ نہیں جاتی؛ جب وہ اٹھ جائے گی تو پھر اُس کے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

**11942 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هُوَ بَيْدَهَا حَتَّى تَتَكَلَّمَ

\*\*\* حکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اختیار عورت کے پاس اُس وقت تک رہے گا جب تک وہ کلام نہیں کرتی۔

**11943 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: أَمَرُهَا بِبَيْدَهَا حَتَّى تَقْضِيَ، قَالَ قَتَادَةُ: فَإِنْ أَصَابَهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَ

\*\*\* زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: عورت کا اختیار اُس کے پاس اُس وقت تک رہے گا جب تک وہ فیصلہ نہیں کرتی۔ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر عورت کے فیصلہ نہانے سے پہلے اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے (تو عورت کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا)۔

**11944 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَمَرُهَا بِبَيْدَهَا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ، وَفِي غَيْرِهِ حَتَّى تَقْضِيَ فِيهِ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: عورت کا اختیار اُس نشست میں اُس کے پاس باقی رہے گا اور اُس نشست کے بعد بھی باقی رہے گا جب تک عورت اس بارے میں فیصلہ نہیں دیتی۔

### بَابُ: يُمْلِكُ امْرَأَتُهُ غَيْرَهَا

باب: جو شخص اپنی بیوی (کو طلاق دینے) کا مالک بیوی کی بجائے کسی اور کو بنائے

**11945 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا؟ قَالَ عَمْرُو: وَاحِدَةً وَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا. وَقَالَ عَلِيُّ: مَنْ كَانَتْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ فَجَعَلَهَا بِيَدِ غَيْرِهِ فَهِيَ كَمَا جَرَتْ عَلَى لِسَانِهِ

\*\*\* جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کے معاملہ (یعنی اسے طلاق دینے) کا اختیار کسی اور شخص کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور وہ دوسرا شخص اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیتا ہے (تو امام شعبی نے جواب دیا:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع

کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا، جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس کوئی اختیار ہو اور وہ اُس اختیار کو کسی دوسرے شخص کو دیدے تو اس کا حکم اُسی طرح ہوگا جس طرح اُس دوسرے شخص کی زبان پر جاری ہوا۔

**11946 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: إِذَا جَعَلَ أَمْرُ امْرَأَتِهِ بِيَدِ وَلِيِّهَا فَطَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حارث بن عبد اللہ بن ابوربیعہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص

اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار اُس عورت کے ولی کے ہاتھ میں دیدے اور ولی تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اُس شخص سے بانہ ہو جائے گی۔

**11947 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ،

"زَوَّجَتِ الْمُنْذِرَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَلَيْسَ بِشَاهِدٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أَفْتَاتُ فِي بَنَاتِي، فَأَمَرَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ أَنْ يَجْعَلَ الْأَمْرَ بِيَدِهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَعُدْ ذَلِكَ الْأَمْرَ شَيْئًا"

\*\*\* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر کی شادی عبدالرحمن بن ابوبکر کی صاحبزادی کے پاس

کروادی عبدالرحمن بن ابوبکر اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے جب عبدالرحمن وہاں آئے تو وہ بولے: اے اللہ کے بندو! کیا میری بیٹیوں کے بارے میں مجھے نظر انداز کیا جائے گا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر کو یہ ہدایت کی وہ (اپنی اہلیہ کو طلاق دینے کے اختیار) کا معاملہ عبدالرحمن کے ہاتھ میں دیدیں تو عبدالرحمن نے یہ حق واپس کر دیا اور انہوں نے اسے کچھ بھی (طلاق) شمار نہیں کیا۔

**11948 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَمْلِكُهَا هِيَ آخَرًا؟

قَالَ: لَا. قُلْتُ: مَلَكْتُ عَائِشَةَ حَفْصَةَ حِينَ مَلَكَهَا الْمُنْذِرُ أَمْرَهَا؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا عَرَضْتُ عَلَيْهَا لَنُطَلِّقَهَا أَمْ لَا وَلَمْ تَمْلِكْهَا أَمْرَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ عورت یہ اختیار کسی دوسرے کو منتقل کر سکتی ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: جب منذر نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا اختیار سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا مالک حفصہ کو بنا دیا تھا تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاتون کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ اُسے طلاق دیدیں یا نہ دیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاتون کو اُس کے معاملہ کا مالک نہیں بنایا تھا۔

**11949 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: وَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ كَانَ

أَبُوكَ يَقُولُ: فِي رَجُلٍ مَلَكَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيْمَلِكُ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَهَا؟ قَالَ: لَا

\*\*\* ابن جریج نے طاووس کے صاحبزادے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ

کے والد اس بارے میں کیا کہتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے معاملہ کا مالک کسی اور شخص کو بنا دیتا ہے تو کیا وہ شخص اس بات کا

مالک بن جائے گا کہ اُس عورت کو طلاق دیدے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**11950 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: اذْهَبْ فَطَلِّقِ امْرَأَتِي ثَلَاثًا فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ الْوَاحِدَةَ مِنَ الثَّلَاثِ، وَإِنْ قَالَ: طَلِّقْ وَاحِدَةً، فَطَلِّقْ ثَلَاثًا فَهُوَ خِلَافٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ"

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: تم جاؤ اور میری بیوی کو تین طلاقیں دے دو! اور دوسرا شخص اُس عورت کو ایک طلاق دے تو یہ جائز ہوگا کیونکہ ایک طلاق بھی اُن تین طلاقیں کا حصہ ہے، لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے: تم ایک طلاق دے دو! اور وہ شخص تین طلاقیں دیدے تو اس بارے میں اختلاف پایا گیا اس لیے یہ کوئی چیز شمار نہیں ہو گی۔

**11951 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ قَالَ: إِذَا قَالَ: طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: جب مرد یہ کہے: تم اُسے تین طلاقیں دیدو اور وہ شخص اُس عورت کو ایک طلاق دے تو معمر فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11952 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ مَلَكَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ: فَهُوَ فِي يَدِهِ حَتَّى يَقْضَى فِيهِ

\*\*\* زہری نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا مالک ایک اور شخص کو بنا دیتا ہے تو زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اس بارے میں دوسرے شخص کو اختیار حاصل ہوگا جب تک وہ اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیتا۔

**11953 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِرَجُلٍ لآخر: أَمْرُ امْرَأَتِي بِيَدِكَ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَّا أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ الرَّجُلُ"

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے: میری بیوی کا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے تو اب اُس شخص کو اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا البتہ اگر دوسرا شخص اسے حق واپس کر دیتا ہے تو حکم مختلف ہوگا۔

## بَابُ: الْمَمْلَكَةُ إِلَى آجَلٍ

باب: جس عورت کو کسی متعین مدت کے لیے (خود کو طلاق دینے کا) مالک بنایا گیا ہو

**11954 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَمْرُكِ بِيَدِكَ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ: لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ. قُلْتُ: فَأَرْسَلَ رَجُلًا أَنَّ أَمْرَهَا بِيَدِهَا يَوْمًا أَوْ سَاعَةً. قَالَ: مَا أَدْرَى هَذَا

مَا أَظُنُّ هَذَا شَيْئًا. وَأَقُولُ أَنَا قَدْ أَرَسَلْتُ عَائِشَةَ بِتَمْلِيكَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَرِيبَةً إِلَيْهِمْ وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَ هَذَا يَقُولُ هُوَ بَيْدَهَا "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: ایک یا دو دن بعد تک کے لیے تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے، تو عطاء نے جواب دیا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر ایک شخص کسی کو بھیجتا ہے کہ اس کی بیوی کا معاملہ اُس کی بیوی کے اختیار میں ایک دن تک یا ایک گھڑی تک رہے گا، تو عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! البتہ میں اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتا، البتہ میں یہ کہتا ہوں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمن کو مالک بنانے کا پیغام اُن لوگوں کو بھیج دیا تھا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) اس سے پہلے میں انہیں یہ کہتے ہوئے سن چکا تھا: وہ اختیار اُس عورت کے پاس رہے گا۔

**11955 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَمْرُكَ بِبَيْدِكَ بَعْدَ يَوْمَيْنِ قَالَ: أَمْرُهَا بِبَيْدِهَا حَتَّى تَقُولَ ذَلِكَ

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: دو دن تک تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے، تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس عورت کا معاملہ اُس کے اختیار میں رہے گا، جب تک وہ اس بارے میں کچھ کہتی نہیں ہے۔

**11956 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ يَمْلِكُ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا إِلَى أَجَلٍ قَالَ: هُوَ بَيْدَهَا مَا لَمْ يُصِبْهَا

\*\*\* حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک کسی متعین مدت تک بناتا ہے، تو حسن بصری بیان کرتے ہیں: یہ اختیار اُس عورت کے پاس اُس وقت تک رہے گا، جب تک وہ مرد عورت کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔

**11957 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَمْرُكَ بِبَيْدِكَ إِلَى آخِرِ عَشْرَةِ أَيَّامٍ قَالَ: هُوَ بَيْدَهَا إِلَّا أَنْ يَطَّاهَا وَهُوَ عَلَى مَا قَالَتْ

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: دس دن تک تمہارے معاملہ کا اختیار تمہارے پاس رہے گا، تو قتادہ فرماتے ہیں: یہ اختیار اُس عورت کے پاس رہے گا، البتہ اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، تو حکم مختلف ہوگا، ورنہ یہ عورت کے بیان کے مطابق ہوگا۔

**11958 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَمْلِكُ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا إِلَى أَجَلٍ قَالَ: "هُوَ إِلَى الْأَجَلِ. وَمِثْلُهُ إِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ: أَنْتَ حُرٌّ إِلَى سَنَةٍ فَهُوَ إِلَى الْأَجَلِ. " هَذَا قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ، وَغَيْرِهِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک کسی متعین مدت تک بنا دیتا ہے، تو سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ اُس متعین مدت تک کے لیے شمار ہوگا اور اسی کی مانند یہ حکم بھی ہوگا کہ جب وہ اپنے غلام سے یہ کہتا ہے:

تم ایک سال تک آزاد ہو گئے تو یہ اُس متعین مدت تک کے لیے ہوگا۔  
ابراہیم نخعی اور دیگر حضرات بھی اس بات کے قائل ہیں۔

### باب: مَلَکَهَا نَفَرًا شَتَّى

باب: اگر وہ شخص (عورت کو طلاق دینے) کا اختیار مختلف لوگوں کو دے دیتا ہے

**11959 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلَيْنِ فَطَلَّقَ

أَحَدَهُمَا وَرَدَّ الْآخَرَ قَالَ: هِيَ طَالِقٌ

\*\*\* زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار دو آدمیوں کو دے دیتا ہے تو اُن دونوں میں سے ایک طلاق دے دیتا ہے اور دوسرا مسترد کر دیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

**11960 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلَيْنِ فَطَلَّقَ

أَحَدَهُمَا ثَلَاثًا وَرَدَّ الْآخَرَ قَالَ: هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا

\*\*\* قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار دو آدمیوں کو دے دیتا ہے تو دو میں سے ایک تین طلاقیں دے دیتا ہے اور دوسرا اس کو مسترد کر دیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

**11961 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ إِلَى قَوْمٍ شَتَّى فَطَلَّقَ بَعْضَهُمْ

قَالَ: لَيْسَ لِأَحَدِهِمْ أَنْ يُطَلِّقَ دُونَ الْآخَرِ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار متفرق لوگوں کو دے دیتا ہے اور اُن میں سے کوئی ایک طلاق دے دیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اُن میں سے کسی ایک شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا، کہ باقیوں کو چھوڑ کر صرف وہ طلاق دیدے۔

### باب: الْمَمْلُكَةُ يَمُوتُ أَحَدُهُمَا

باب: جب عورت کو طلاق کا مالک بنایا گیا ہو

اور پھر میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے

**11962 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ فِي يَدَيْهَا قَالَ: إِنْ

مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ شَيْئًا لَمْ يَرِثْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، وَإِنْ جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِ غَيْرِهَا، فَمَاتَ الَّذِي جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ شَيْئًا، فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِنْ مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ شَيْئًا، لَمْ يَتَوَارَثَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ: إِنْ مَاتَ الَّذِي جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ شَيْئًا فَلَيْسَ

بَشَىءٍ. وَهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ قَوْلِ قَتَادَةَ

\*\*\* قنادہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار عورت کو دے دیتا ہے تو قنادہ فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال عورت کے کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہو جاتا ہے تو دونوں میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنے گا، اور اگر مرد عورت کے معاملہ کا اختیار کسی دوسرے شخص کو دیتا ہے اور جس دوسرے شخص نے اُس نے اختیار دیا تھا، اُس دوسرے شخص کے کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اُس دوسرے شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو اب وہ عورت اپنے شوہر کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری جگہ شادی کر کے (طلاق یافتہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی) اور اگر دوسرے شخص کے کوئی فیصلہ کرنے سے میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مرد نے جس دوسرے شخص کو اختیار دیا تھا اگر اُس کے کوئی فیصلہ کرنے سے اُس دوسرے شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ (معمر کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ رائے قنادہ کے قول کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہے۔)

**11963 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ إِلَى يَدِ رَجُلٍ فَمَاتَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى شَيْئًا قَالَ: إِنْ شَاءَ طَلَقَهَا وَاحِدَةً وَرَاجَعَهَا**

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو اپنی بیوی کے معاملہ کا اختیار کسی دوسرے شخص کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور پھر اُس دوسرے شخص کا کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو جاتا ہے تو عمرو فرماتے ہیں: اگر وہ عورت چاہے تو اُس عورت کو ایک طلاق دے کر پھر اُس سے رجوع کر لے۔

**بَابُ: الرَّجُلُ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ إِنْ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَأَمْرُكَ بِيَدِكَ**

باب: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم نے یہ یا وہ کام کیا

تو تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا

**11964 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَامْرَأَتِهِ: إِنْ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَأَمْرُكَ بِيَدِكَ" قَالَ: فَإِنْ فَعَلَتْهُ فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا**

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم نے یہ یا یہ کام کیا، تو تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہوگا! تو قنادہ فرماتے ہیں: اگر وہ عورت وہ کام کر لیتی ہے تو اُس کا معاملہ اُس کے اختیار میں ہوگا۔

**11965 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً وَشَرَطَ عَلَيْهَا أَنَّ إِنْ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا قَالَ: كُلُّ شَرْطٍ قَبْلَ النِّكَاحِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَكُلُّ شَرْطٍ بَعْدَ النِّكَاحِ فَهُوَ عَلَيْهِ**

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور یہ شرط عائد کرتا ہے کہ اگر تم نے یہ یا یہ کام کیا تو تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہوگا! تو قتادہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے کی عائد کردہ ہر شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی اور نکاح کے بعد لازم ہونے والی ہر شرط کی ادائیگی مرد پر لازم ہوگی۔

**11966 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، أَرَأَيْتَ إِنْ أَسَاءَ صُحْبَتُهَا، وَلَمْ يَعْدِلْ عَلَيْهَا فِي الْقَسَمِ وَكَانَ بَارِضٌ فَتَرَكَ النِّفْقَةَ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: إِنْ عُدْتُ إِلَى ذَلِكَ فَأَمَرُهَا بِبَيْدِهَا. قَالَ: "لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ، وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَ هَذَا يَقُولُ: هُوَ بِبَيْدِهَا"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مرد عورت کے ساتھ بر اسلوک کرتا ہے اور وقت کی تقسیم میں اُس کے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیتا یا مرد کسی اور جگہ رہتا ہے اور عورت کو خرچ دینا بند کر دیتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ اگر میں نے دوبارہ ایسا کیا تو عورت کا معاملہ اُس کے اختیار میں ہوگا۔ تو عطاء نے جواب دیا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: اس سے پہلے میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا تھا: اس صورت میں اختیار عورت کے ہاتھ میں ہوگا۔

## بَابُ: التَّمْلِيكُ وَالْخِيَارُ سَوَاءً

باب: مالک بنانا اور اختیار دینا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

**11967 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: التَّمْلِيكُ وَالْخِيَارُ سَوَاءٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَيُّوبَ، فَقَالَ: مَا أَرَاهُمَا إِلَّا سَوَاءً

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مالک بنانا اور اختیار دینا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ایوب سے کیا تو انہوں نے کہا: میرے خیال میں یہ دونوں برابر کی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔

**11968 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ مَنْصُورٍ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: التَّمْلِيكُ وَالْخِيَارُ سَوَاءٌ \*\*\* منصور نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مالک بنانا اور اختیار دینا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

**11969 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ مَسْرُوقٍ قَالَ: التَّمْلِيكُ وَالْخِيَارُ سَوَاءٌ

\*\*\* داؤد بن ابو ہند نے امام شعبی کے حوالے سے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: مالک بنانا اور اختیار دینا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔



**11970 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلُ ذَلِكَ .

\*\*\* ابن ابویلی نے امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**11971 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هُوَ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ ،

وَعُمَرَ ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَوَاءٌ

\*\*\* ابن ابویلی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ رضی اللہ عنہم کے قول کے

مطابق یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

## بَابُ: الْخِيَارُ

### باب: اختیار دینا

**11972 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَاخْتَارَتْهُ

فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، فَإِنْ اخْتَارَتْ الطَّلَاقَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا . وَبَلَّغْنَا ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ قَوْلِ عَطَاءٍ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی کو اختیار دیدے اور عورت اُسے اختیار کر لے تو اس کی

کوئی حیثیت نہیں ہوگی، لیکن عورت طلاق کو اختیار کر لے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت کے بارے میں حق حاصل ہوگا (یعنی وہ اُس سے رجوع کر سکتا ہے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے بارے میں بھی ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: اُن کی رائے بھی عطاء

کے قول کی مانند ہے۔

**11973 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : إِنْ

اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو اس کی کوئی

حیثیت نہیں ہوگی، لیکن اگر عورت اپنے آپ کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

**11974 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ : إِذَا خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْهُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ

وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا ، وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا . وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب مرد عورت کو اختیار دیدے اور عورت شوہر کو اختیار کر لے

تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا، لیکن عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے تو یہ ایک طلاق

شمار ہوگی اور عورت اپنے معاملہ کی زیادہ حقدار ہوگی (یعنی مرد اس سے رجوع نہیں کر سکے گا)۔  
 قتادہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**11975 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ قَالَ :  
 اِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ : وَقَالَ عُمَرُ بْنُ  
 الْخَطَّابِ ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : اِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ .  
 قَالَ : وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : اِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ

\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کو اختیار دے دیتا ہے تو  
 ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی  
 ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی جس میں مرد اس عورت سے رجوع کر سکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر  
 لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ تین طلاقیں  
 شمار ہوں گی۔

**11976 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ،  
 وَأَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ امْرَأَةً ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ  
 أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے خارجہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابان نے حضرت زید  
 بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب مرد عورت کو اس کے معاملہ کا مالک بنادے اور عورت  
 اپنی ذات کو اختیار کر لے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

**11977 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ :  
 اِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا . وَقَالَ زَيْدُ بْنُ  
 ثَابِتٍ : اِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ . " وَقَالَ عُمَرُ ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : اِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا بَأْسَ ، وَإِنْ  
 اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک بائنہ  
 طلاق ہوگی اور اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق ہوگی جس میں مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔  
حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی) لیکن اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

**11978 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سَمِعٍ ، الْحَسَنَ يَقُولُ: إِنَّ خَيْرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَكِنَّهُ الرُّجْعَةُ عَلَيْهَا

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو اختیار دیتا ہے اور عورت شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

**11979 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سَمِعٍ ، الْحَسَنَ يَقُولُ: إِنَّ خَيْرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ. يَرْفَعُهُ الْحَسَنُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. وَكَانَ الْحَسَنُ يُفْتِي بِهِ وَيَقُولُ: هُوَ أَمْلَكُ بِهَا، وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ. يَرْفَعُهُ الْحَسَنُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. وَكَانَ الْحَسَنُ يُفْتِي بِهِ حَتَّى مَاتَ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر مرد عورت کو اختیار دیتا ہے اور عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔ حسن بصری نے یہ روایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ حسن بصری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس بارے میں مرد عورت کا مالک ہوگا (یعنی اُس سے رجوع کر سکے گا) لیکن اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی، حسن بصری نے یہ قول بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور حسن بصری مرتے دم تک اس کے مطابق فتویٰ دیتے رہے۔

**11980 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: خَيْرِ أَمْرَاتِكَ، وَلَكَ بَعِيرٌ فَخَيْرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا، ثُمَّ قَالَ: خَيْرُهَا وَلَكَ بَعِيرٌ فَخَيْرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا، ثُمَّ قَالَ: خَيْرُهَا أَيضًا وَلَكَ بَعِيرٌ فَخَيْرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَمْرَاتَهُ: قَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ، ثُمَّ أَتَى عَلِيًّا فَقَالَ: لَا تَقْرُبْهَا فَارْجُمُكَ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے یہ کہا: تم اپنی بیوی کو اختیار دے دو! تمہیں اس کے بدلے میں ایک اونٹ ملے گا۔ اُس شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دے دیا، تو اُس عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا، پھر دوسرے شخص نے کہا: تم اُسے عورت کو اختیار دے دو! تمہیں اس کے بدلے میں ایک اونٹ ملے گا۔ اُس شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا، تو اُس عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا۔ پھر دوسرے شخص نے کہا: تم اُس عورت کو پھر اختیار دے دو! تمہیں ایک اونٹ ملے گا۔ اُس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا، تو اُس عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا، تو وہ شخص جس نے اُسے اپنی بیوی کو اختیار دینے کا کہا تھا اُس نے کہا: یہ عورت تمہارے لیے حرام ہو گئی ہے، پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس عورت کے قریب نہ جانا! ورنہ میں تمہیں سنگسار کروادوں گا۔

**11981 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ : إِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ ، وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَانِيَّةٌ . قَالَ مُحَمَّدٌ : فَإِنَّهُ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ بِغَيْرِ هَذَا . فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَجَدُوهُ فِي الصَّحُفِ . قَالَ الثَّوْرِيُّ : وَهَذَا الْقَوْلُ أَعْدَلُ الْأَقْوَالِ عِنْدِي وَآحَبُّهَا إِلَيَّ

\*\*\* امام باقر بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی کو اختیار دے دیتا ہے (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اگر عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو کچھ بھی لازم نہیں ہوگا اور اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو ایک بانیہ طلاق واقع ہوگی۔

نخول نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے برعکس روایت بھی منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے انہوں نے تحریروں میں پایا ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ سب سے مناسب رائے ہے اور سب سے پسندیدہ رائے ہے۔

**11982 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : مَا أَبَالِي أَنْ أُخَيِّرَ امْرَأَتِي مِائَةَ مَرَّةٍ كُلِّ ذَلِكَ تَخْتَارُنِي .

\*\*\* امام شعبی نے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کو ایک سو مرتبہ اختیار دے دوں اور وہ ہر مرتبہ مجھے اختیار کر لے۔

**11983 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ مِثْلَهُ \*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مسروق سے منقول ہے۔

**11984 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْتَرَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَلَمْ يُعَدِّ ذَلِكَ طَلَاً . قَالَ مَعْمَرٌ : وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ، الْحَسَنَ يَقُولُ : إِنَّمَا خَيَّرَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَلَمْ يُخَيِّرْهُنَّ فِي الطَّلَاقِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو ہم نے اللہ اور اس

حدیث 11984: صحیح مسلم - کتاب الطلاق، باب بیان ان تخیر امراتہ لا یكون طلاقاً الا بالنیة - حدیث: 2777، مستخرج ابی عوانة - مبتدا کتاب الطلاق، باب الخبر البین ان الرجل اذا قال لامراته: اختاری - حدیث: 3694، سنن الدارمی - ومن کتاب الطلاق، باب فی الخيار - حدیث: 2236، سنن سعید بن منصور - کتاب الطلاق، باب الرجل یجعل امر امراتہ بیدها - حدیث: 1568، السنن الکبری للبیہقی - کتاب النکاح، جباة ابواب ما خص به رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما وجب علیه من تخیر النساء، حدیث: 12399، مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، الملحق المستدرک من مسند الانصار - حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها، حدیث: 24835

کے رسول کو اختیار کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے طلاق شمار نہیں کیا تھا۔

معر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے انہیں طلاق کے بارے میں اختیار نہیں دیا تھا۔

**11985 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدْ خَيْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، أَفَكَانَ ذَلِكَ طَلَاً؟

\*\*\* امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تھا تو کیا یہ چیز طلاق شمار ہوئی تھی؟

**11986 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَاخْتَرْتَهُ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ طَلَاً. قَالَ: فَكَانَ مَكْحُولٌ يَقُولُ: إِذَا خَيْرَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فَاخْتَارْتَهُ فَلَيْسَ بِنِسَاءٍ، وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تھا تو آپ کی ازواج نے نبی اکرم ﷺ کو اختیار کر لیا تھا تو یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوئی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مکحول یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی کو اختیار دیدے اور عورت اپنے شوہر کو اختیار کر لے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی (یعنی یہ طلاق شمار نہیں ہوگی) لیکن اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

**11987 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: فِي الرَّجُلِ يُخَيَّرُ امْرَأَتَهُ فَتَخْتَارُ الطَّلَاقُ قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَأَكْرَهُ أَنْ يُخَيَّرَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابو زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دیتا ہے اور عورت طلاق کو اختیار کر لیتی ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مرد عورت کو اس بارے میں اختیار دے۔

**11988 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي رَجُلٍ مَلَكَ امْرَأَتَهُ فَطَلَّقَهَا نَفْسَهَا ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* قاسم بن محمد، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ عورت خود کو تین طلاقیں دے دیتی ہے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

## بَابُ: يُخَيِّرُهَا ثَلَاثًا

باب: جب آدمی عورت کو تین طلاقیں کا اختیار دیدے

11989 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ،

وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِمَرْأَتِهِ: اخْتَارِي، فَسَكَتَتْ، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي، فَسَكَتَتْ، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّلَاثَةَ: اخْتَارِي، فَقَالَتْ: قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي، قَالَ: هِيَ ثَلَاثٌ

\*\*\* مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم اختیار کر لو! وہ عورت خاموش رہتی ہے، مرد پھر یہ کہتا ہے: تم اختیار کر لو! وہ عورت خاموش رہتی ہے، مرد تیسری مرتبہ اُسے یہ کہتا ہے: تم اختیار کر لو! تو عورت کہتی ہے: میں نے اپنے آپ کو اختیار کر لیا! تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

11990 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَّانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِنْ خَيَّرَهَا ثَلَاثًا فَاخْتَارَتْ

نَفْسَهَا فَقَدْ بَانَ مِنْهُ، وَإِنْ خَيَّرَهَا وَاحِدَةً فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر مرد عورت کو تین مرتبہ اختیار دیتا ہے اور عورت اپنے آپ کو اختیار کر لیتی ہے تو عورت اُس سے بانہ ہو جائے گی، لیکن اگر مرد عورت کو ایک مرتبہ اختیار دیتا ہے اور عورت اپنی ذات کے لیے تین طلاقیں اختیار کرتی ہے تو یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

11991 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ قَالَ: اخْتَارِي، ثُمَّ اخْتَارِي، ثُمَّ

اخْتَارِي، فَقَالَتْ: قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي، قَالَ: فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ. قَالَ: "وَلَكِنْ لَوْ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي. كُلُّ ذَلِكَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ كُنْ ثَلَاثًا. " قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَقُلْتُ: أَنْتِ طَالِقٌ، وَأَنَا طَالِقٌ. قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد یہ کہتا ہے: تم اختیار کر لو! پھر اختیار کر لو! پھر اختیار کر لو! اور عورت یہ کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! پھر اپنی ذات کو اختیار کر لیا! پھر اپنی ذات کو اختیار کر لیا! تو عطاء نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ اگر مرد یہ کہتا ہے: تم اختیار کر لو! اور وہ عورت کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! پھر مرد کہتا ہے: تم اختیار کر لو! اور عورت کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! پھر مرد کہتا ہے: تم اختیار کر لو! اور عورت کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! تو اگر یہ تمام مکالمہ ایک ہی نشست کے دوران ہوا ہو تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں یہ کہتا ہوں: تمہیں طلاق ہے اور مجھے طلاق ہے! تو انہوں نے جواب دیا: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

**11992 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَامْرَأَتِهِ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي فَقَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُ"

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: تم اختیار کر لو! اور عورت جواب دیتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! پھر مرد یہ کہتا ہے: تم اختیار کر لو! اور عورت جواب دیتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! پھر مرد یہ کہتا ہے: تم اختیار کر لو! اور عورت یہ کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! تو عورت مرد سے جدا ہو جائے گی۔

**11993 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: خَيْرَ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ امْرَأَتَهُ فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَسَأَلَ مُحَمَّدُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ أَمْلَكَ بِهَا. فَحَدَّثْتُ أَيُّوبَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِي نَحْوُ هَذَا، عَنْ زَيْدٍ وَسَمِعْتُ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يُحَدِّثُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَ قَوْلِ أَيُّوبَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

\*\*\* یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: محمد بن ابوعتیق نے اپنی اہلیہ کو اختیار دیا، تو اُس خاتون نے خود کو تین طلاقیں دے دیں، محمد بن ابوعتیق نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، تو انہوں نے اسے ایک طلاق قرار دیا اور مرد کے لیے عورت سے رجوع کے حق کو برقرار رکھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو یہ روایت بیان کی، تو انہوں نے جواب دیا: مجھ تک اس کی مانند روایت حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں پہنچی ہے۔ میں نے ایک محفل میں اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک اور شخص کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے جس طرح ایوب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے۔

**11994 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّرَيْحِيِّ فِي رَجُلٍ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ: إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثًا، وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ، وَإِنْ خَيَّرَهَا وَاحِدَةً فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَيَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں کا اختیار دے دیتا ہے، تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے، تو اُسے تین طلاقیں ہو جائیں گی اور اگر وہ اپنی شوہر کو اختیار کر لیتی ہے، تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، اگر مرد عورت کو ایک کے بارے میں اختیار دیتا ہے اور عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے، تو یہ ایک طلاق ہوگی اور عورت کو اپنی ذات کے بارے میں حق حاصل ہوگا (یعنی مرد اُس سے رجوع نہیں کر سکا) لیکن



اگر وہ چاہے تو عورت کو شادی کا پیغام دے کر اُس سے دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔

**11995 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ،

عَنْ رَجُلٍ خَيْرَ امْرَأَتِهِ فَسَكَتَ، ثُمَّ خَيْرَهَا الثَّانِيَةَ فَسَكَتَ، ثُمَّ خَيْرَهَا الثَّلَاثَةَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\*\* اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: امام شعیبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو اختیار دیتا ہے اور وہ عورت خاموش رہتی ہے پھر وہ اُس عورت کو دوسری مرتبہ اختیار دیتا ہے تو وہ عورت خاموش رہتی ہے پھر وہ تیسری مرتبہ اُس عورت کو اختیار دیتا ہے تو وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے امام شعیبی نے جواب دیا: وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

**11996 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبَانُ بْنُ

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ امْرَأَةً فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا

\*\*\* خارجہ بن زید اور ابان بن عثمان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی کو اُس کے معاملہ کا مالک بنا دے اور وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور مرد عورت سے رجوع کرنے کا حق رکھے گا۔

**11997 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

ثَابِتٍ فِي رَجُلٍ جَعَلَ امْرَأَتَهُ بِبَيْدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا قَالَ: هِيَ وَاحِدَةٌ

\*\*\* قاسم بن محمد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کے معاملہ کو اُس عورت کے اختیار میں دے دیتا ہے اور وہ عورت خود کو تین طلاق دے دیتی ہے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

## بَابُ: اخْتَارِي إِنْ شِئْتَ

باب: (مرد کا یہ کہنا): اگر تم چاہو تو اختیار کر لو!

**11998 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "إِنْ قَالَ: اخْتَارِي إِنْ شِئْتَ

فَشَاءَتْ أَنْ تَخْتَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ، فَإِنْ لَمْ تَقُلْ شَيْئًا حَتَّى تَفْرَقَا مِنْ مَجْلِسِهِمَا ذَلِكَ فَلَا خَيْرَ لَهَا إِذَا تَفَرَّقَا"

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: اگر مرد یہ کہے: اگر تم چاہو تو اختیار کر لو! اور عورت اختیار کرنا چاہے تو اُسے اختیار حاصل ہو گا، لیکن عورت کچھ نہیں کہتی یہاں تک کہ وہ دونوں اس نشست سے اٹھ جاتے ہیں تو پھر عورت کے پاس اُن دونوں کے جدا

ہونے کے بعد کوئی اختیار باقی نہیں رہے گا۔

**11999 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِنْ قَالَ: اخْتَارِي إِنْ شِئْتَ فَقَالَتْ: قَدْ

اخْتَرْتُ نَفْسِي فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَمْلَكَ بِنَفْسِهَا"

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہتا ہے: اگر تم چاہو تو اختیار کر لو! اور عورت یہ کہتی ہے: میں نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا! تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ مالک ہوگی (یعنی مرد کو اس سے رجوع کا حق حاصل نہیں ہوگا)۔

**12000 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "إِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ

شِئْتَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْخِيَارِ مَا دَامَا فِي الْمَجْلِسِ"

\*\*\* اشعث نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہتا ہے: اگر تم چاہو تو تمہیں طلاق ہے! تو یہ اختیار دینے کے حکم میں ہوگا جب تک وہ دونوں ایک ہی نشست میں موجود ہیں۔

### بَابُ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتَ

باب: (مرد کا یہ کہنا: تم کو طلاق ہے اگر تم چاہو!)

**12001 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: "إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتَ، فَالْخِيَارُ لَهَا مَا

دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا، فَإِنْ لَمْ تَقْضِ شَيْئًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَلَا مَشِيئَةَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ مَتَى شِئْتَ، وَإِذَا شِئْتَ، فَمَتَى شَاءَتْ، وَإِذَا شَاءَتْ، تَطْلِيقٌ، لَيْسَ لَهَا فَوْقَ ذَلِكَ، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ كُلَّمَا شِئْتَ، فَهِيَ كُلَّمَا شَاءَتْ طَالِقٌ، حَتَّى تَبِينَ بِنَالِثٍ، وَهُوَ لَهَا وَإِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ كَمْ شِئْتَ، فَهِيَ طَالِقٌ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَا شَاءَتْ، إِنْ شَاءَتْ ثَلَاثًا وَإِنْ شَاءَتْ وَاحِدَةً، وَإِنْ قَامَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ شَيْئًا فَلَا مَشِيئَةَ لَهَا"

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر مرد یہ کہے: اگر تم چاہو تو تمہیں طلاق ہے! تو اس بارے میں عورت کو اختیار ہو گا جب تک وہ اس نشست میں موجود ہے اگر وہ اس نشست میں اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیتی تو اس کے بعد اس عورت کے پاس اختیار نہیں رہے گا جب مرد یہ کہے: تمہیں طلاق ہے تب تم چاہو یا جب تم چاہو! تو تب وہ عورت چاہے یا جب وہ عورت چاہے تو اسے ایک طلاق ہوگی اس سے زیادہ نہیں ہوگی، لیکن اگر مرد یہ کہے: تم جب بھی چاہو تو تمہیں طلاق ہے! تو عورت جب بھی چاہے گی اسے طلاق ہو جائے گی یہاں تک کہ تین طلاقیں کے ذریعہ وہ عورت بائنے ہو جائے گی عورت کے پاس یہ اختیار باقی رہے گا اگرچہ مرد اس کے ساتھ صحبت بھی کر لے جب مرد یہ کہے: تمہیں طلاق ہے جتنی تم چاہو! تو اس نشست کے دوران عورت جتنی چاہیں گی اسے اتنی طلاقیں ہو جائیں گی اگر وہ تین چاہے گی تو تین ہو جائیں گی اگر ایک چاہے گی تو ایک ہو

جائے گی اگر عورت کچھ کہنے سے پہلے اس نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی تو پھر اس کا اختیار باقی نہیں رہے گا۔  
**12002** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتَ، فَإِنْ قَالَتْ: قَدْ شِئْتُ فَهِيَ طَالِقٌ"

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم چاہو تو تمہیں طلاق ہے! اور عورت یہ کہہ دے: میں نے چاہ لیا! تو اسے طلاق ہو جائے گی۔

**12003** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "إِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتَ، فَشَاءَتْ، فَهِيَ طَالِقٌ"

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد یہ کہے: اگر تم چاہو تو تمہیں طلاق ہے! اور عورت چاہ لے تو اسے طلاق ہو جائے گی۔

**12004** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتَ قَالَ: إِنْ قَالَتْ: قَدْ شِئْتُ، طَلَّقْتُ وَاحِدَةً، وَإِنْ قَالَتْ: لَمْ أَشَأْ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ"

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم چاہو تو تمہیں طلاق ہے! اور اگر عورت یہ کہہ دے کہ میں نے چاہ لیا! تو اسے ایک طلاق ہو جائے گی اور اگر وہ عورت یہ کہہ دے: میں نے نہیں چاہا! تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔

**12005** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ لَامْرَأَتِهِ: إِنْ شِئْتَ طَلَّقْتُكَ، فَقَالَتْ: قَدْ شِئْتُ، فَقَالَ الزَّوْجُ: لَا أَفْعَلُ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ"

\*\*\* قتادہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر تم چاہو تو میں تمہیں طلاق دے دوں! اور عورت یہ کہے: میں نے چاہ لیا! اور شوہر کہے: میں ایسا نہیں کروں گا! تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔

### بَابُ: يُخَيِّرُهَا وَهُوَ مَرِيضٌ

باب: جب آدمی بیمار ہو اور اس دوران عورت کو (علیحدگی کا) اختیار دیدے

**12006** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، أَوْ اخْتَلَعَتْ، أَوْ سَأَلَتْهُ الطَّلَاقَ، فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا، لِأَنَّ ذَلِكَ جَاءَ مِنْ قِبَلِهَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنی بیوی کو (علیحدگی کا) اختیار دیدے اور آدمی اس وقت مریض ہو اور عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے یا (آدمی کی بیماری کے دوران) عورت خلع حاصل کر لے یا عورت مرد سے طلاق کا مطالبہ کر دے تو اب ان دونوں میاں بیوی کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے کیونکہ یہ چیز عورت کی طرف سے پائی جا رہی ہے۔

## بَابُ: الْمُطَلَّقةُ الْحَامِلُ فِي بَطْنِهَا تَوَامَنَ

باب: جب طلاق یافتہ حاملہ عورت کے پیٹ میں جڑواں بچے موجود ہوں

**12007 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ طَلَّقَهَا وَفِي بَطْنِهَا تَوَامَنَ، فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى وَضَعَتْ وَاحِدًا، وَفِي بَطْنِهَا الْآخَرُ، فَإِنَّهَا امْرَأَتُهُ مَا لَمْ تَضَعْ حَمْلَهَا كُلَّهُ

\* \* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کو طلاق دیدے اور عورت کے پیٹ میں جڑواں بچے ہوں تو مرد اُس عورت کے ساتھ رجوع نہ کرے یہاں تک کہ جب وہ ایک بچے کو جنم دیدے اور دوسرا ابھی اُس کے پیٹ میں موجود ہو (اور آدمی اُس وقت اُس سے رجوع کر لے) تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی جب تک وہ پورے حمل کو جنم نہیں دیتی۔

**12008 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنْ طَلَّقَهَا وَفِي بَطْنِهَا تَوَامَنَ، فَوَضَعَتْ أَحَدَهُمَا، رَاجِعَهَا زَوْجَهَا مَا لَمْ تَضَعْ الْآخَرَ

\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر عورت کو طلاق دیدے اور اُس کے پیٹ میں جڑواں بچے موجود ہوں اور پھر عورت اُن میں سے ایک بچے کو جنم دیدے تو جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہیں دیتی اُس عورت کا شوہر اُس سے رجوع کر سکتا ہے۔

**12009 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا كُلَّهُ إِذَا لَمْ يَبْتَ طَلَّاقُهَا

\* \* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد اُس عورت سے اُس وقت تک رجوع کر سکتا ہے جب تک وہ پورے حمل کو جنم نہیں دیتی جبکہ مرد نے طلاق بتہ ندی ہوئی ہو۔

**12010 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا مَا لَمْ تَضَعْ حَمْلَهَا كُلَّهُ، إِذَا كَانَ فِي بَطْنِهَا اثْنَانِ

\* \* امام شعبی بیان کرتے ہیں: مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حاصل اُس وقت تک حاصل رہے گا جب تک عورت پورے حمل کو جنم نہیں دیتی جبکہ عورت کے پیٹ میں جڑواں بچے ہوں۔

**12011 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ الْآخَرَ، إِذَا كَانَ لَمْ يَبْتَ طَلَّاقُهَا

\* \* محمد بن سالم نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا جب تک عورت دوسرے بچے کو جنم نہیں دیتی جبکہ مرد نے اُسے طلاق بتہ ندی ہوئی ہو۔

**12012 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْحَسَنِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ

يَسَارٍ قَالُوا: لَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ الْآخَرَ مِنْهُمَا، إِذَا كَانَ لَمْ يَبْتَ طَلَقَهَا. قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِذَا وَضَعَتْ وَاحِدًا فَقَدْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

\*\*\* قتادہ نے سعید بن مسیب، حسن بصری اور سلیمان بن یسار کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد کو اُس عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل رہے گا جب تک کہ وہ عورت دوسرے بچہ کو بھی جنم نہیں دے دیتی بشرطیکہ مرد نے عورت کو طلاقِ بینه نہ دی ہوئی ہو۔ قتادہ بیان کرتے ہیں: عکرمہ فرماتے ہیں: جب عورت ایک بچہ کو جنم دے گی تو اُس کی عدت پوری ہو جائے گی (اس لیے ایسی صورت حال میں مرد کو رجوع کا حق باقی نہیں رہے گا)۔

### بَابُ: إِذَا ارْتَابَتْ فِي الْحَمْلِ

باب: جب عورت کو حمل کے بارے میں شک ہو!

12013 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُطَلِّقَةٍ، أَوْ مُتَوَفَّى عَنْهَا، تَحِدُّ فِي بَطْنِهَا كَالْحَشِيَّةِ، لَا تَدْرِي أَفَى بَطْنِهَا وَلَدٌ أَمْ لَا، وَهِيَ تَحِدُّ كَالْحَرَكَةِ، تَشْكُ قَالَ: فَلَا تُعْجَلُ بِنِكَاحٍ حَتَّى تَسْتَبِينَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي بَطْنِهَا وَلَدٌ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جس بھی طلاق یافتہ یا بیوہ عورت کو اپنے پیٹ میں تبدیلی سی محسوس ہو، لیکن اُسے یہ پتا نہ چلے کہ کیا اُس کے پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں ہے، لیکن اُسے حرکت سی محسوس ہوتی ہو اور اُسے شک ہو تو عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت اُس وقت تک آگے نکاح نہیں کرے گی جب تک اُس کے سامنے یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ اُس کے پیٹ میں کوئی بچہ نہیں ہے۔

12014 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسَيْلٍ عَنْهَا؟ فَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْ فِيهَا بِشَيْءٍ غَيْرَ، أَنَّ عُمَرَ: جَعَلَ لِلْنِّى تَرْتَابُ أَنْ تَنْتَظِرَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، ثُمَّ تَعْتَدُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ

\*\*\* معمر سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایسی عورت کے بارے میں کچھ بھی نہیں سنا ہے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شک والی عورت کے بارے میں یہ بات مقرر کی ہے کہ وہ نو ماہ تک انتظار کرے گی اُس کے بعد وہ تین ماہ تک عدت گزارے گی۔

### بَابُ: عِدَّةُ الْحَبْلَى وَنَفَقَتُهَا

باب: حاملہ عورت کی عدت اور اُس کے خرچ کا حکم

12015 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَتْ الْمُبْتَوَةُ الْحَبْلَى مِنْهُ فِي شَيْءٍ، إِلَّا أَنَّهُ يُنْفِقُ عَلَيْهَا مِنْ أَجْلِ وَلَدِهِ، فَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ حَبْلَى فَلَا نَفَقَةَ لَهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جس حاملہ عورت کو طلاقِ بینه دے دی گئی ہو اُسے کچھ بھی نہیں ملے گا البتہ

آدمی اپنے بچہ کی وجہ سے اُسے خرچ فراہم کرے گا، لیکن اگر عورت حاملہ نہ ہو تو پھر اُسے کوئی خرچ نہیں ملے گا۔

**12016 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَبْتُوتَةِ الْحُبْلَى قَالَ: لَهَا النِّفْقَةُ حَتَّى

تَضَعُ حَمْلَهَا

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے طلاقِ بے یافتہ حاملہ عورت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی، اُس وقت تک اُسے خرچ ملے گا۔

**12017 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَهَا النِّفْقَةُ حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا، وَلَا

يَتَوَارَثَانِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت کو بچہ کو جنم دینے تک خرچ ملے گا، لیکن میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

**12018 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا نَفَقَةَ لِلْمَبْتُوتَةِ

إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا

\*\*\* ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاقِ بے یافتہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا، البتہ اگر وہ حاملہ ہو تو حکم مختلف ہے۔

**12019 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ

يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، هَلْ يَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ؟ وَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ فَقَالَ: لَا يَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، وَلَا نَفَقَةَ لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ حُبْلَى

\*\*\* ابن جریج نے ہشام بن عروہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو اپنی بیوی کو طلاقِ بے دے دیتا ہے تو کیا اُن دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث بنے گا اور کیا ایسی عورت کو خرچ ملے گا؟ انہوں نے جواب دیا: اُن میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنے گا اور ایسی عورت کو خرچ بھی نہیں ملے گا، البتہ اگر وہ حاملہ ہو تو حکم مختلف ہے۔

**12020 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فِي الْمُطَلَّاقَةِ الْحَامِلِ قَالَ: لَهَا النِّفْقَةُ

وَلَا سُكْنَى قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ: لَهَا النِّفْقَةُ وَالسُّكْنَى

\*\*\* سفیان ثوری نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حاملہ طلاق یافتہ عورت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایسی عورت کو خرچ ملے گا، لیکن رہائش نہیں ملے گی۔

حماد بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ اور رہائش دونوں ملیں گے۔

**12021 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتُ الصَّحَّاحِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ، وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي، وَأَمَرَ وَكِيلًا لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ، فَاسْتَقْلَتْهَا، فَانْطَلَقَتْ إِلَى إِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ، فَرَدَّتْهَا، وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ ثُمَّ قَالَ لَهَا: انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ مَكْنُومٍ فَأَعْتَدِي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ: "إِلَّا أَنَّ أُمَّ مَكْنُومٍ امْرَأَةٌ يَكْثُرُ عَوَادُهَا، وَلَكِنْ انْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْنُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى، فَانْتَقَلَتْ عِنْدَهُ، حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو جَهْمٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْمِرُهُ فِيهِمَا، فَقَالَ: أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَأَخَافُ عَلَيْكَ قِسْقَاسَتَهُ بِالْعَصَا، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ ذَلِكَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی: عبدالرحمن بن عاصم بن ثابت نے مجھے یہ بات بتائی: حضرت صحاح بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی: وہ بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیوی تھیں، اُن صاحب نے اُس خاتون کو تین طلاقیں دے دیں اور کسی جنگ میں حصہ لینے کے لیے چلے گئے، انہوں نے کسی شخص کو اپنا وکیل مقرر کیا کہ وہ اُس خاتون کو کچھ خرچ فراہم کر دیں، اُس خاتون نے اُس خرچ کو کم تصور کیا، وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئیں، جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے، تو وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کے پاس موجود تھیں، اُن زوجہ محترمہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہے! جسے فلاں شخص نے طلاق دے دی ہے اور اسے کچھ خرچ بھی بھیجا ہے، جسے اس نے واپس کر دیا ہے، اس کے شوہر کا یہ کہنا ہے کہ وہ یہ خرچ بھی خواہ مخواہ دے رہا ہے (اُس پر اس کی ادائیگی لازم نہیں ہے)۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس نے ٹھیک کہا ہے! پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا: تم اُم مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ اور وہاں عدت گزارو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُم مکتوم تو ایک ایسی عورت ہے، جن کے مہمان بہت زیادہ آتے ہیں، تم ایسا کرو کہ عبد اللہ بن اُم مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ، کیونکہ وہ نابینا ہیں۔ تو وہ خاتون اُن کے ہاں منتقل ہو گئیں یہاں تک کہ جب اُس خاتون کی عدت گزر گئی، تو ابو جہم اور معاویہ بن ابوسفیان نے اُس خاتون کو شادی کا پیغام دیا، وہ خاتون ان دونوں کے بارے میں مشورہ لینے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابو جہم کا تعلق ہے، تو مجھے اُس کے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ تمہاری پٹائی کیا کرے گا اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے، تو وہ ایک کڑگال شخص ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس خاتون نے بعد میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی۔

12022 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ



تَطْلِيقَاتٍ، فَرَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا، فَأَمَرَهَا، زَعَمَتْ أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى، فَأَبَى مَرْوَانُ إِلَّا أَنْ يَتَّهَمَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّاقَةِ مِنْ بَيْتِهَا.

\*\*\* ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی: وہ ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ کی اہلیہ تھیں، اُن صاحب نے اُس خاتون کو آخری تیسری طلاق دے دی، اُس خاتون کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے گھر سے منتقل ہونے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ ابن اُم مکتوم کے ہاں منتقل ہو جائے، جو نابینا ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے اس بات سے انکار کر دیا کہ طلاق یافتہ عورت کے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے بارے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر تہمت عائد کی جائے۔

**12023 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ**

\*\*\* ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی اس بات کا انکار کیا۔

**12024 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، خَرَجَ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ قَدْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا، وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ، وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رِبْعَةَ، بِنَفَقَةٍ، فَاسْتَقْلَتْهَا، فَقَالَا لَهَا: وَاللَّهِ مَا لَكَ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا، فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَمْرَهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَفَقَةَ لِكَ وَأَسْتَاذَنَّتُهُ فِي الْإِنْتِقَالِ، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانَ أَعْمَى، تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا، فَلَمَّا مَضَتْ عَدَّتْهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ فَيُصِصَ بِنَ دُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَحَدَّثَتْهُ، فَاتَى مَرْوَانُ، فَآخَبَهَا، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ، سَنَأْخُذُ بِالْعَصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلَ مَرْوَانَ: بَنِيَّ وَبَيْنَكُمْ الْقُرْآنُ. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا يَخْرُجَنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا) (الطلاق: 1) قَالَتْ: هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مَرَا جَعَةٌ، فَأَتَى أَمْرٌ يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ، فَكَيْفَ تَقُولُونَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا، فَعَلَى مَا تَحْسِبُونَهَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَوَّلًا ثُمَّ حَدَّثَنَا. بِهَذَا الْآخَرِ بَعْدَ**

\*\*\* عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن چلے

گئے، انہوں نے اپنی اہلیہ فاطمہ بنت قیس کو ایک طلاق بھجوا دی، جو اُس خاتون کی طلاقوں میں سے باقی رہ گئی تھی، ابو عمرو بن حفص نے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابوربیعہ کو اُس خاتون کو خرچ فراہم کرنے کی ہدایت لی، اُس خاتون نے اُس خرچ کو کم قرار دیا، تو ان دونوں صاحبان نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خرچ ملنے کا حق تو نہیں ہے، یہ تو اُس وقت ہو سکتا ہے جب تم حاملہ ہو۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے معاملہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے فرمایا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا۔ اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے بارے میں اجازت مانگی، تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو اجازت دے دی، اُس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کہاں جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے ہاں چلی جاؤ، کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہے، تم اُس کی موجودگی میں چادر وغیرہ اتار سکو گی، وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ جب اُس عورت کی عدت گزر گئی، تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی شادی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مروان نامی گورنر نے قبیصہ بن ذویب کو اُس خاتون کے پاس بھیجا، تاکہ اُن سے اس بارے میں دریافت کرے، تو اُس خاتون نے قبیصہ کو یہ حدیث سنائی، وہ مروان کے پاس آئے اور انہیں اس بارے میں بتایا، تو مروان نے کہا: مجھے تو اس روایت کا پتا صرف ایک خاتون کے حوالے سے ہی چل رہا ہے، تو ہم اُس احتیاط کو اختیار کریں گے، جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے۔

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مروان کے اس بیان کے بارے میں پتا چلا، تو انہوں نے فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان قرآن فیصلہ دے گا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور وہ باہر نہیں نکلیں گے، ماسوائے اس صورت کے کہ جب وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرتا ہے، وہ اپنے اوپر ظلم کرتا ہے، وہ یہ بات نہیں جانتیں کہ شاید اللہ تعالیٰ بعد میں اس معاملہ میں کوئی نیا حکم دیدے۔“

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ حکم اُس عورت کے لیے ہے، جس میں رجوع کی گنجائش ہو، لیکن تین طلاقوں کے بعد کون سا نیا حکم آ سکتا ہے؟ اور پھر تم کیسے کہو گے کہ اُس عورت کو خرچ نہیں ملے گا، جبکہ وہ حاملہ نہ ہو۔ (جب تم اُسے خرچ ہی فراہم نہیں کرو گے) تو کس بات پر اُسے گھر رکنے پر مجبور کرو گے۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے پہلے ہمیں یہ حدیث سنائی اور اس کے بعد یہ دوسری حدیث سنائی۔

**12025 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ عُثْمَانَ، طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي امْرَأَةِ مَرْوَانَ، ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، وَأُمُّهَا ابْنَةُ قَيْسٍ، فَطَلَّقَهَا ابْنَةُ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، فَأَمَرَتْهَا بِالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَسَمِعَ ذَلِكَ مَرْوَانُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكِنِهَا، فَسَأَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْإِنْتِقَالِ، قَبْلَ

أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا؟ فَأَرْسَلَتْ تُخْبِرُهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ اقْتَنَاهَا بِذَلِكَ، وَأَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْتَاهَا بِالْخُرُوجِ - أَوْ قَالَ: بِالْإِنْتِقَالِ - حِينَ طَلَقَهَا أَبُو عَمْرٍو بْنُ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيُّ، فَأَرْسَلَ مَرْوَانَ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ إِلَى فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيِّ قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَلِيًّا عَلَى بَعْضِ الْيَمَنِ، فَخَرَجَ مَعَهُ رَوْجُهَا، وَبَعَثَ إِلَيْهَا بِطَبْلِيْقَةٍ كَانَتْ بَقِيَّتَ لَهَا، وَأَمَرَ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ أَنْ يَنْفَقَا عَلَيْهَا، فَقَالَا: وَاللَّهِ، مَا لَهَا نَفَقَةٌ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا قَالَتْ: فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لِكَ، إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْإِنْتِقَالِ، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: عِنْدَ ابْنِ مَكْنُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يُبْصِرُهَا، فَلَمْ تَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَأَنكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَرَجَعَ قَبِيصَةَ بِنْتُ ذُوَيْبٍ إِلَى مَرْوَانَ، فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ، فَنَآخِذُ بِالْعِصْمَةِ النَّبِيِّ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذَلِكَ: بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1) حَتَّى (لَا تَذْرى لَعَلَّ اللَّهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا) (الطلاق: 1) فَاتَى أَمْرٌ يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ وَإِنَّمَا هِيَ مُرَاجَعَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، فَكَيْفَ تَقُولُونَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا، فَكَيْفَ تُحْبِسُ امْرَأَةً بِغَيْرِ نَفَقَةٍ؟

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دے دی وہ ایک نوجوان شخص تھے یہ مروان کے گورنری کے زمانہ کی بات ہے انہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو طلاق دی تھی اُس خاتون کی والدہ قیس کی صاحبزادی تھیں اُن صاحب نے اُس خاتون کو طلاق دے دی تھی اُس خاتون کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے اُس خاتون کو پیغام بھجوایا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے شوہر عبد اللہ بن عمرو کے گھر سے منتقل ہو جائے جب مروان کو اس بارے میں اطلاع ملی تو اُس نے اُس خاتون کو پیغام بھجوا کر اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے گھر واپس چلی جائے پھر اُس نے اُس خاتون سے دریافت کیا کہ وہ اپنے گھر سے عدت گزرنے سے پہلے کیوں منتقل ہوئی تھی؟ تو اُس خاتون نے جوابی پیغام بھجوا کر اُسے بتایا کہ سیدہ فاطمہ بنت قیس نے اُسے یہ مسئلہ بتایا تھا اور اُسے یہ اطلاع دی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر سے نکلنے کا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) منتقل ہونے کا حکم دیا تھا جب ابو عمرو بن حفص مخزومی نے انہیں (سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا کو) طلاق دے دی تھی۔ تو مروان نے قبیسہ بن ذویب کو سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ اُن سے اس بارے میں دریافت کرے تو سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا:

وہ ابو عمرو بن حفص مخزومی کی اہلیہ تھیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کے کسی حصہ کا امیر مقرر کیا تو اُن کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے گئے اُن کے شوہر نے انہیں ایک باقی رہ جانے والی طلاق بھی بھجوادی اور عیاش

بن ابوربیعہ اور حارث بن ہشام کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کو خرچ فراہم کر دیں تو ان دونوں صاحبان نے کہا: اللہ کی قسم! ایسی عورت کو خرچ اسی وقت ملے گا جب وہ حاملہ ہو۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس صورت حال کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا، صرف اُس وقت ملے گا جب تم حاملہ ہو۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے منتقل ہونے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو اجازت دے دی۔ اُس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کہاں منتقل ہو جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ابن مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ، کیونکہ وہ نابینا شخص ہے، تم اُس کی موجودگی میں اپنی چادر اتار بھی دو گی، تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ اُس کے بعد وہ خاتون اُن صاحب کے ہاں رہیں یہاں تک کہ اُن کی عدت گزر گئی تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کی شادی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ کروادی۔

قیصہ بن ذویب واپس مروان کے پاس آئے اور انہیں اس روایت کے بارے میں بتایا تو مروان نے کہا: میں نے یہ روایت صرف ایک خاتون کے حوالے سے سنی ہے تو ہم اُس احتیاط کو اختیار کریں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے۔ جب سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: میرے اور تمہارے اللہ کی کتاب فیصلہ دے گی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم اُن عورتوں کو اُن کی عدت کے حساب سے طلاق دو۔“ یہاں تک کہ یہ فرمایا ہے: ”تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ

بعد میں اس بارے میں کوئی نیا فیصلہ دیدے۔“

تو تین طلاقیں کے بعد کون سی نئی چیز ہو سکتی ہے؟ اس سے مراد تو آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنا ہے تو تم یہ کیسے کہو گے کہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا؟ جبکہ وہ حاملہ نہ ہو اور تم خرچ کے بغیر عورت کو کیسے روکے رکھو گے؟

**12026 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، وَكَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو - أَوْ عِنْدَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ - فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفَقَةِ وَالسُّكْنَى، فَقَالَتْ: قَالَ لِي: أَسْمَعِي مِنِّي يَا بِنْتُ آلِ قَيْسٍ وَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَمَدَّهَا عَلَى بَعْضِ وَجْهِهِ، كَأَنَّهُ يَسْتَتِرُ مِنْهَا، وَكَأَنَّهُ يَقُولُ لَهَا: "أَسْكُنِي إِنَّمَا النَّفَقَةُ لِلْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا إِذَا كَانَتْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ، فَإِذَا لَمْ تَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَلَا سُكْنَى، أَذْهَبِي إِلَى فُلَانَةٍ - أَوْ قَالَ: أُمِّ شَرِيكِ - فَاعْتَدِي عِنْدَهَا" ثُمَّ قَالَ: "لَا، بَلْكَ امْرَأَةٌ يُجْتَمَعُ إِلَيْهَا، - أَوْ قَالَ: يُتَحَدَّثُ عِنْدَهَا -، اعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ"

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا: حضرت ابو عمرو بن حفص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں وہ خرچ اور رہائش کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے آل قیس کے خاندان کی صاحبزادی! تم میری بات سنو! نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعہ اشارہ کیا اور پھر اُسے اپنے چہرے کے کچھ حصہ تک کھینچ لیا، گویا کہ آپ اُس سے

پردہ کرنا چاہ رہے تھے، گویا کہ آپ اُس خاتون سے یہ فرمانا چاہ رہے تھے کہ تم خاموش ہو جاؤ! خرچ اُس عورت کو ملتا ہے جس سے رجوع کرنے کا اختیار شوہر کے پاس باقی ہو، لیکن شوہر کے پاس اُس عورت سے رجوع کرنے کا اختیار باقی نہ رہے تو ایسی عورت کو نہ تو خرچ ملے گا اور نہ رہائش ملے گی، تم فلاں خاتون کے گھر چلی جاؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُم شریک کے ہاں چلی جاؤ اور اُس کے ہاں عدت گزارو۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تو ایک ایسی خاتون ہے جس کے ہاں زیادہ لوگ آتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کے ہاں بات چیت کی جاتی ہے (یعنی وہاں لوگ زیادہ آتے ہیں) تم ابن اُم مکتوم کے ہاں عدت گزارو۔

**12027 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ:

طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَكَ وَلَا سُكْنَى. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابِرَاهِيمَ فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا نَدْعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى

\*\*\* امام شعبی نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت ہوئی، میں نے آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں خرچ اور رہائش نہیں ملے گی۔  
راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اس روایت کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے حکم کو ترک نہیں کریں گے، ایسی خاتون کو خرچ اور رہائش ملے گی۔

## بَابُ: الْكَفِيلُ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے خرچ میں کفیل ہونا

**12028 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَالَنَاهُ، عَنِ الْمَرْأَةِ تَدْعِي حَبْلًا قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي

لَيْلَى يُرْسِلُ إِلَيْهَا نِسَاءً فَيَنْظُرْنَ إِلَيْهَا فَإِنْ عَرَفْنَ ذَلِكَ وَصَدَّقْنَهَا، أَعْطَاهَا النَّفَقَةَ، وَآخَذَ مِنْهَا كَفِيلًا"

\*\*\* سفیان ثوری سے ہم نے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو حاملہ ہونے کی دعویٰ دہاتی ہے، تو انہوں نے جواب دیا: ابن ابویلیٰ ایسی عورت کی طرف خواتین کو بھیجتے تھے، وہ اُس عورت کا جائزہ لیتی تھیں، اگر انہیں حمل کا اندازہ ہو جاتا تھا اور وہ عورت کے بیان کی تصدیق کرتی تھیں، تو ابن ابویلیٰ ایسی عورت کو خرچ دلوا کر دیتے تھے اور اُس سے کفیل (یعنی ضمانتی) لے لیتے تھے۔

**12029 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: تَعْتَدُ الْمُبْتَرَّةُ حَيْثُ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طلاقِ بتہ یافتہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

**12030** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي الْمُبْتَوَةِ: لَا نَفَقَةَ لَهَا وَلَا سُكْنَى

\*\*\* ابراہیم بن محمد نے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: طلاقِ بتہ یافتہ عورت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُسے نہ تو خرچ ملے گا اور نہ ہی رہائش ملے گی۔

**12031** - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: تَعْتَدُ الْمُبْتَوَةُ حَيْثُ شَاءَتْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابو زبیر نے مجھے یہ بتایا: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: طلاقِ بتہ یافتہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

**12032** - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: طَلَّقْتُ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدَ نَحْلَهَا، فَرَجَّهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ، فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَلَى جُدِي نَحْلُكَ، فَإِنَّكَ عَسَى أَنْ تُصَدِّقِينَ، أَوْ تَفْعَلِينَ مَعْرُوفًا

\*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری خالہ کو طلاق ہو گئی تو اُس خاتون نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کریں ایک شخص نے اُسے گھر سے باہر نکلنے پر ڈانٹا، وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرو! کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تم اُسے (آگے چل کے) صدقہ کرو یا نیکی کے کسی اور کام میں استعمال کرو۔

**12033** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ، وَعِكرِمَةَ، يَقُولَانِ: تَعْتَدُ الْمُبْتَوَةُ كَيْفَ شَاءَتْ أَى حَيْثُ شَاءَتْ

\*\*\* حسن بصری اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: طلاقِ بتہ یافتہ عورت جیسے چاہے گی، ویسے عدت گزارے گی۔

**12034** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْمُطَلَّغَةُ تَخُجُّ فِي

عَدَّتِهَا

\*\*\* یونس نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاق یافتہ عورت اپنی عدت کے دوران حج کر سکتی ہے۔

**12035** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ،

قَالَا: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَالْمُبْتَوَةُ تَحْجَانِ، وَتَعْتَمِرَانِ، وَتَتَقَلَّانِ، وَتَبَيِّتَانِ

\*\*\* عمرو بن دینار نے طاووس اور عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ اور طلاق یافتہ عورتیں حج کر سکتی ہیں، عمرہ کر سکتی



ہیں (اپنے گھر سے کسی اور جگہ) منتقل ہو سکتی ہیں (اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ) رات بسر کر سکتی ہیں۔

**12036 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَنْهَى الْمُطَلَّقَةَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

\*\*\* ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ طلاق یافتہ عورت کو

اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ اپنی عدت گزرنے سے پہلے اپنے گھر سے باہر نکلے۔

**12037 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ:

ذَا كَرِهْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ حَدِيثَ فَاطِمَةَ قَالَ: فَتَنَّتْ فَاطِمَةُ النَّاسَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران نے مجھے یہ بتایا ہے: میں نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ

حدیث کے بارے میں سعید بن مسیب کے ساتھ مذاکرہ کیا تو انہوں نے جواب دیا: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے۔

**12038 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ

بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، اتَّخَرُجُ الْمُطَلَّقَةُ الثَّلَاثَ مِنْ بَيْتِهَا؟ فَقَالَ: لَا.

فَقُلْتُ: فَإِنَّ حَدِيثَ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: تِلْكَ امْرَأَةٌ فَتَنَّتِ النَّاسَ كَانَتْ لِسِنَةِ عَلَى أَحْمَانِهَا

\*\*\* میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: کیا تین طلاقیں یافتہ عورت اپنے گھر

سے باہر نکل سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: پھر سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کہاں جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ایک ایسی خاتون ہیں جنہوں نے لوگوں کو آزمائش کا شکار کر دیا تھا، وہ اپنے سرکاری عزیزوں کے خلاف زبان چلایا کرتی تھیں۔

**12039 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَنْتَقِلُ

الْمُبْتَوَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى يَخْلُوَ أَجْلُهَا

\*\*\* سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاق یافتہ عورت اپنی عدت پوری ہونے سے پہلے

اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہیں ہوگی۔

**12040 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّ

رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَأَبَتْ أَنْ تَجْلِسَ فِي بَيْتِهَا، فَأَتَى ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: هِيَ تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى أَهْلِهَا،

فَقَالَ: أَحْبِسْهَا، وَلَا تَدْعُهَا. قَالَ: إِنَّهَا تَأْتِي عَلَى قَالَ: فَقَبِلَهَا. فَقَالَ: إِنَّ لَهَا إِخْوَةً غَلِيظَةً رِقَابُهُمْ قَالَ: فَاسْتَأْدَ

عَلَيْهِمُ الْأَمِيرَ

\*\*\* ابراہیم خنی نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اُس کی بیوی نے



اپنے گھر میں رہنے سے انکار کر دیا، وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ وہ خاتون یہ چاہتی ہے کہ اپنے میکے منتقل ہو جائے! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس عورت کو روک کے رکھو اور تم اُسے نہ چھوڑو! اُس شخص نے کہا کہ وہ میری بات نہیں مانتی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُسے قید کر دو! اُس شخص نے کہا: اُس عورت کے بھائی بڑے ٹکڑے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم گورنر سے اُن کے خلاف مدد حاصل کرو۔

**12041 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْمُطَلَّغَةِ ثَلَاثًا قَالَ: لَهَا النِّفْقَةُ وَالسُّكْنَى

\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ تین طلاقیں یافتہ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ اور رہائش ملے گی۔

**12042 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ عَزَلَهَا عَنْ مَنْزِلِهِ، حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، ثُمَّ تَحَوَّلَ بَعْدُ

\*\*\* ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ اپنی بیویوں میں سے کسی خاتون کو طلاق دیتے تھے، تو اُس خاتون کو اپنے گھر سے الگ کر دیتے تھے یہاں تک کہ جب اُس خاتون کی عدت گزر جاتی تھی، تو اُس کے بعد وہ عورت منتقل ہوتی تھی۔

**12043 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ؟ قَالَ: لَا يَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، وَلَا نِفْقَةَ لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ حُبْلَى، أَوْ يُطْلَقَ مُضَارًّا فِي مَرَضِهِ، فَيَمُوتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا

\*\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دیتا ہے اور وہ شخص بیمار ہوتا ہے، تو عروہ نے جواب دیا: اُن دونوں میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنے گا اور ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا البتہ اگر وہ حاملہ ہو، تو حکم مختلف ہے، تاہم اگر مرد اپنی بیماری کے دوران عورت کو نقصان پہنچانے کے لیے طلاق دیتا ہے اور پھر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے اور عورت ابھی عدت گزار رہی ہوتی ہے (تو حکم مختلف ہوگا، یعنی ایسی صورت میں عورت مرد کی وارث بنے گی)۔

**12044 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَاجَةٌ قَالَ: تَعَدُّ فِي سَفَرِهَا

\*\*\* معمر نے زہری کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ عورت حج کے لیے جانا چاہتی ہے (یا حج کے لیے جا رہی ہوتی ہے) تو زہری فرماتے ہیں: وہ اپنے سفر کے دوران عدت گزار لے گی۔

بَابُ أَيْنَ تَعْتَدُ الْمُخْتَلَعَةُ؟ وَهَلْ تَنْقُضِي الْعِدَّةَ مِنَ السَّقَطِ؟

خلع حاصل کرنے والی عورت عدت کہاں گزارے گی؟

نیز کیا مردہ بچے کی پیدائش پر عدت پوری ہو جائے گی

12045 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَعْتَدُ الْمُخْتَلَعَةُ حَيْثُ شَاءَتْ

معر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خلع یافتہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

12046 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا، وَكُلِّ مُطْلَقَةٍ،

وَالْمَلَأَعْنَةُ

معر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت اپنے گھر میں عدت گزارے گی، ہر طلاق یافتہ عورت اور ہر لعان

کرنے والی عورت (کا بھی یہی حکم ہے)۔

12047 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: فِي الْمَرْأَةِ تَعْتَدُ مِنْ وَفَاةٍ، أَوْ طَلَاقٍ،

فَتُسَقِطُ؟ قَالَ: قَدْ خَلَا أَجَلُهَا قَالَ: وَإِنْ كَانَ مُضْغَةً، أَوْ عِلْقَةً قَالَ: نَعَمْ. قَالَهُ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ "

معر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا، جو اپنے شوہر کے انتقال کے

بعد یا طلاق ملنے کے بعد عدت گزار رہی ہوتی ہے، تو وہ نامکمل بچہ کو جنم دیتی ہے، زہری نے جواب دیا: اُس کی عدت پوری ہو

جائے گی، اگرچہ اُس نے جس بچہ کو جنم دیا ہے وہ صرف گوشت کا ٹکڑا ہو یا تو تھڑا ہو۔ انہوں نے جواب دیا:

معر نے بھی یہی نقل کیا ہے اور قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

12048 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: إِذَا اسْقَطَتِ الْمَرْأَةُ سَقَطًا بَيْنًا فَلَا

سَبِيلَ إِلَى بَيْعِهَا

معر نے زہری فرماتے ہیں: جب عورت نامکمل بچہ کو جنم دے (اور وہ عورت کثیر ہو) تو اُسے فروخت کرنے کی کوئی گنجائش

نہیں ہوگی۔

بَابُ: عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کی عدت کا بیان

12049 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَعْتَدُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَإِنْ لَمْ يُصْبَهَا زَوْجُهَا، وَإِنْ كَانَتْ مُرْضِعًا أَوْ فَطِيمًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ،

الْحَسَنُ يَقُولُ مِثْلَهُ

\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی، اگرچہ اُس کے شوہر نے اُس کے ساتھ صحبت بھی نہ کی ہو، خواہ وہ عورت دودھ پلانے والی ہو یا دودھ چھڑانے والی ہو۔  
معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی اسی کی مانند بیان کیا ہے۔

### بَابُ: اَيْنَ تَعْتَدُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کہاں عدت گزارے گی؟

12050 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَصُرُ الْمُتَوَفَّى

سُحْبًا اَيْنَ اعْتَدَتْ

\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت جہاں بھی عدت گزارے، اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

12051 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "إِنَّمَا

قَالَ اللَّهُ: تَعْتَدُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَمْ يَقُلْ تَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا، تَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ.

\*\* عطاء نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ایسی عورت چار ماہ

دس دن تک عدت گزارے گی، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: وہ اپنے گھر میں عدت گزارے گی، اس لیے وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

12052 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

12053 - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ عَائِشَةَ: حَبَّتْ -

أَوْ اعْتَمَرَتْ - بِأُخْتِهَا بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي عِدَّتِهَا، وَقِيلَ عَنْهَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أُمُّ كُلْثُومٍ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو جو حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں، انہیں اُن کی عدت کے دوران اپنے ساتھ حج کرنے کے لیے یا شاید عمرہ کرنے کے لیے لے کر گئی تھیں، اُن کے شوہر حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔

12054 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَرَجَتْ عَائِشَةُ بِأُخْتِهَا أُمِّ

كُلْثُومٍ حِينَ قِيلَ عَنْهَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ فِي عُمْرَةٍ. قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَفْتِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا بِالْخُرُوجِ فِي عِدَّتِهَا

\*\* ابن جریج نے ایک اور سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: اُس خاتون کا نام اُم کلثوم تھا۔

**12055 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَبَّتْ عَائِشَةُ بِأُخْيَئِهَا فِي عِدَّتِهَا فَكَانَتْ الْفِتْنَةُ وَخَوْفُهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: أَبِي النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا

\*\*\* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو اُس کی عدت کے دوران اپنے ساتھ لے کر حج کے لیے چلی گئی تھیں، کیونکہ اُس خاتون کو آزمائش کا شکار ہونے کا اندیشہ تھا۔

عبید اللہ بن عمر نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے قاسم بن محمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: لوگوں نے اس حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر اعتراض بھی کیا تھا۔

**12056 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ رِجْلِهِ يَقُولُ: يُقْلَهُنَّ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسی خواتین کو سفر پر لے جایا کرتے تھے وہ یہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ (ایسی خواتین کو اُن کے گھر سے) منتقل کروادیتے تھے۔

**12057 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ عَلِيًّا انْتَقَلَ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ فِي عِدَّتِهَا، وَقُتِلَ عَنْهَا عُمَرُ

\*\*\* ایوب یا شاید دیگر راوی نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی اُم کلثوم کو اُس کی عدت کے دوران (اُس کے گھر سے دوسرے گھر میں) منتقل کروادیا تھا، اُس خاتون کے شوہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔

**12058 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ خَرَجَ بِامْرَأَتِهِ فِي بَادِيَةٍ فَمَاتَ قَالَ: تَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهَا فَتَعْتَدُ فِيهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حِينَ خَرَجَ قَدْ أَجْمَعَ عَلَى طَلَاقِهَا فَتَعْتَدُ فِي بَادِيَتِهَا

\*\*\* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: جو اپنی بیوی کے ساتھ ویرانہ میں مقیم ہو جاتا ہے اور پھر انتقال کر جاتا ہے تو زہری نے جواب دیا: وہ عورت اپنے گھر واپس چلی جائے گی اور وہاں عدت گزارے گی البتہ جب وہ نکلا تھا اور اُس نے طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا تو پھر وہ عورت اُس ویرانے میں ہی عدت گزارے گی۔

**12059 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: تَعْتَدُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا حَيْثُ شَاءَتْ

\*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بیوہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

**12060 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، وَعَطَاءٍ

قَالَ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا تَحُجُّ، وَتَعْتَمِرُ، وَتَسْقِلُ، وَتَبِيتُ

\*\*\* عمرو بن دینار نے طاؤس اور عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: بیوہ عورت حج کے لیے یا عمرہ کے لیے جاسکتی ہے وہ (اپنے گھر سے کسی دوسرے گھر میں) منتقل ہو سکتی ہے اور (کسی دوسرے گھر میں) رات بسر کر سکتی ہے۔

**12061 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "لَا يَصْلُحُ أَنْ تَبِيتَ لَيْلَةً وَاحِدَةً إِذَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ وَفَاةٍ، أَوْ طَلَاقٍ يَقُولُ: إِلَّا فِي بَيْتِهَا"

\*\*\* سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب عورت بیوگی کی یا طلاق کی عدت گزار رہی ہو تو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایک رات بھی (کسی اور گھر میں) رہے اُسے اپنے گھر میں ہی رہنا چاہیے۔

**12062 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا تَخْرُجُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا فِي عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

\*\*\* سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت اپنے شوہر کے گھر سے نہیں نکلے گی (یعنی کسی اور جگہ منتقل نہیں ہوگی)۔

**12063 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَخْرُجُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

\*\*\* نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: بیوہ عورت اپنے شوہر کے گھر سے نہیں نکلے گی۔

**12064 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ تَعْتَدُ مِنْ وَفَاةٍ زَوْجِهَا، فَكَانَتْ تَأْتِيهِمْ بِالنَّارِ فَتُحَدِّثُ عَنْهُمْ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی اپنے شوہر کے انتقال کے بعد عدت گزار رہی تھیں، تو وہ خاتون آگ لینے کے لیے اپنے میکے آیا کرتی تھیں وہاں بات چیت کیا کرتی تھیں لیکن جب رات کا وقت ہوتا تھا، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اُسے یہ ہدایت کرتے تھے تو وہ اپنے گھر واپس چلی جاتی تھیں۔

**12065 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لَمْ يَأْذَنْ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَبِيتَ عِنْدَ أَبِيهَا إِلَّا لَيْلَةً وَاحِدَةً وَهُوَ فِي الْمَوْتِ

\*\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیوہ عورت کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے باپ کے گھر

میں رات گزارے البتہ ایک رات کا حکم مختلف ہے جبکہ اُس کے باپ کا انتقال ہوا ہو (یا انتقال ہونے والا ہو)۔

**12066 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يُحَدِّثُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَرْخَصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَنْ تَبْتَئَ عِنْدَ أَبِيهَا وَهُوَ وَجَعٌ، لَيْلَةً وَاحِدَةً. قَالَ يَحْيَى: فَتَحْنُ عَلَى أَنْ تَطْلُقَ يَوْمَهَا أَجْمَعَ حَتَّى اللَّيْلِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَاءَتْ، وَتَقْلِبَ وَذَكَرَ نِسَاءً فَعَلْنِ ذَلِكَ بِالنَّهَارِ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ

\*\*\* یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک بیوہ عورت کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ اپنے باپ کے گھر میں رات کے وقت ٹھہر جائے اُس کا باپ بیمار تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کے لیے یہ اجازت دی تھی۔

یحییٰ بیان کرتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں: وہ عورت سارا دن (اپنے گھر کی بجائے کسی اور گھر میں) گزار سکتی ہے لیکن رات کے وقت وہ اپنے گھر چلی جائے گی۔ پھر انہوں نے کچھ ایسی خواتین کا ذکر کیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور دیگر زمانوں میں دن کے وقت ایسا کر لیا کرتی تھیں (یعنی دن کے وقت کہیں اور چلی جایا کرتی تھیں)۔

**12067 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ أُمِّهِ مَسِيكَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا زَارَتْ أَهْلَهَا فِي عِدَّتِهَا وَضَرَبَهَا الطَّلُقُ، فَاتَوَّا عُثْمَانَ فَسَأَلُوهُ؟ فَقَالَ: أَحْمِلُوهَا إِلَى بَيْتِهَا وَهِيَ تُطْلُقُ

\*\*\* یوسف بن ماہک نے اپنی والدہ مسیکہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون کے شوہر کا انتقال ہو گیا، وہ اپنی عدت کے دوران اپنے میکے والوں کے پاس ملنے کے لیے گئی، طلاق نے اُس کی پٹائی کی تو وہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو اس کے گھر چھوڑ دو!

**12068 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ نِسَاءً مِنْ هَمْدَانَ نَعِيَ إِلَيْهِنَّ أَزْوَاجَهُنَّ، فَقُلْنَ: إِنَّا نَسْتَوْحِشُ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تَجْتَمِعْنَ بِالنَّهَارِ، ثُمَّ تَرْجِعُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَى بَيْتِهَا بِاللَّيْلِ

\*\*\* علتمہ بیان کرتے ہیں: ہمدان سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا: ان خواتین کو اُن کے شوہروں کے انتقال کی اطلاع ملی تھی اُن خواتین نے کہا کہ ہمیں (اکیلے گھر میں) وحشت محسوس ہوتی ہے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دن کے وقت اکٹھی ہو جایا کرو اور پھر رات کے وقت ہر ایک اپنے گھر واپس چلی جایا کرے۔

**12069 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: تُؤَفِّي عَنْهُنَّ أَزْوَاجَهُنَّ فِي طَاعُونٍ كَانَ بِالْكُوفَةِ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُن

خواتین کے شوہر کوفہ میں پھیلنے والی طاعون کی وبا میں انتقال کر گئے تھے۔

**12070 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا تَوْفَى عَنْهَا زَوْجَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي وَجَعَ قَالَتْ: كُونِي أَحَدَ طَرَفِي النَّهَارِ فِي بَيْتِكَ

\* \* ابراہیم نخعی نے اسلم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک خاتون نے جو بیوہ ہوئی تھیں، اُس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا اور بتایا کہ میرے والد بہت بیمار ہیں، تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دن کے دونوں کناروں میں سے کسی ایک میں تم اپنے گھر میں ہو (یعنی شام کے وقت گھر واپس چلی جانا اور اگلے دن دن چڑھنے کے بعد پھر وہاں چلی جانا)۔

**12071 - آثارِ صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمِيدُ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعُثْمَانُ، يُرْجِعَانِيَنَّ حَوَاجَ وَمُعْتِمِرَاتٍ مِنَ الْجُحْفَةِ وَذِي الْحُلَيْفَةِ

\* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: حمید اعرج نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرہ کے لیے جانے والی خواتین کو حجہ اور ذوالحلیفہ سے واپس کروا دیا تھا۔

**12072 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: رَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِسَاءَ حَاجَّاتٍ - أَوْ مُعْتِمِرَاتٍ - تَوْفَى أَرْوَأْجَهُنَّ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ

\* \* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج یا شاید عمرہ کرنے کے لیے آنے والی خواتین کو واپس کروا دیا تھا جن کے شوہر کوفہ میں انتقال کر گئے تھے۔

**12073 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ لَكْبَبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمَّتِي، وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ فُرَيْعَةَ، حَدَّثَتْهَا أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجِ أَبَاقٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقُدُومِ - وَهُوَ جَبَلٌ - أَدْرَكَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَ: فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ زَوْجَهَا قُتِلَ، وَأَنَّهُ تَرَكَهَا فِي مَسْكَنِ لَيْسَ لَهُ، وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْإِنْتِقَالِ، فَأَذِنَ لَهَا، فَانْطَلَقَتْ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِبَابِ الْحُجْرَةِ أَمَرَهَا فَرَدَّتْ وَأَمَرَهَا أَنْ تُعِيدَ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا، فَفَعَلَتْ، فَأَمَرَهَا أَنْ لَا تَخْرُجَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ "

\* \* زہری نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میری پھوپھی نے مجھے یہ بات بتائی، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، انہوں نے یہ بات بتائی کہ سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاتون کو یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ فریہ رضی اللہ عنہ کے شوہر اپنے کچھ مفروز غلاموں کی تلاش میں گئے یہاں تک کہ قدم جو ایک پہاڑ ہے اُس کے پاس انہوں نے غلاموں کو پایا، اُن غلاموں نے اُن صاحب کو قتل کر دیا، سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اُن کے شوہر کو قتل کر دیا گیا ہے، اُن کے شوہر نے انہیں ایک ایسے گھر میں چھوڑا ہے جو



اُن کی ملکیت نہیں ہے تو اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے اُس گھر سے منتقل ہونے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے منتقل ہونے کی اجازت دیدی وہ خاتون وہاں سے اُٹھ کر روانہ ہوئی یہاں تک کہ جب وہ حجرہ کے دروازہ کے پاس پہنچی تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُس خاتون کو واپس بلوا کر لایا گیا، نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو ہدایت کی کہ وہ اپنی بات دوبارہ بیان کرے اُس خاتون نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ جب تک اُس کی عدت پوری نہیں ہو جاتی، اُس وقت تک وہ اپنے گھر سے نہ نکلے (یعنی کسی اور جگہ منتقل نہ ہو)۔

**12074 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبٍ، عَنْ فُرَيْعَةَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ، أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَتْ فُرَيْعَةُ: قَدْ كَرِهْتُ لَهُ فَارْسَلْ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَهَا أَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ

\*\*\* معمر نے سعد بن اسحاق کے حوالے سے اُن کی پھوپھی زینب بنت کعب کے حوالے سے سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور اُن سے اس طرح کی صورت حال کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے واقعہ کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر اس بارے میں مجھ سے دریافت کیا تھا میں نے اس بارے میں انہیں بتایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ جب تک اُس کی عدت ختم نہیں ہو جاتی، اُس وقت تک وہ اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہ ہو۔

**12075 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ، عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ، أَنَّ زَوْجَهَا قُتِلَ بِالْقُدُومِ قَالَتْ: فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ لَهَا أَهْلًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ، فَلَمَّا أَذْبَرَتْ رَدَّهَا فَقَالَ: امْكُثِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حدیث: 12075: موطا مالک - کتاب الطلاق' باب مقام المتوفی عنها زوجها فی بیتها حتی تحل - حدیث: 1242: سنن الدارمی - ومن کتاب الطلاق' باب خروج المتوفی عنها زوجها - حدیث: 2252: سنن ابی داود - کتاب الطلاق' ابواب تفریم ابواب الطلاق - باب فی المتوفی عنها تنتقل' حدیث: 1970: سنن ابن ماجہ - کتاب الطلاق' باب این تعدد المتوفی عنها زوجها - حدیث: 2027: السنن للنسائی - کتاب الطلاق' عدة المتوفی عنها زوجها من یوم یتاہا الخبر - حدیث: 3492: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الطلاق' حدیث: 2763: صحیح ابن حبان - کتاب الطلاق' باب العدة - ذکر وصف عدة المتوفی عنها زوجها' حدیث: 4354: سنن سعید بن منصور - کتاب الطلاق' باب المتوفی عنها زوجها این تعدد - حدیث: 1302: مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب الطلاق' فی المتوفی عنها - حدیث: 15289: السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الطلاق' عدة المتوفی عنها زوجها من یوم یتاہا الخبر - حدیث: 5559: السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب العدة' جماع ابواب عدة المدخول بها - باب سکنی المتوفی عنها زوجها' حدیث: 14443: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حدیث فریة بنت مالک' حدیث: 26506: مسند الشافعی - ومن کتاب الرسالة الا ما کان معادا' حدیث: 1118: المعجم الکبیر للطبرانی - باب الفاء' فریة بنت مالک بن سنان الخدریة - حدیث: 20900

\*\*\* سعد بن اسحاق نے سیدہ فریجہ بنت مالک کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے شوہر کو قدم کے مقام پر قتل کر دیا گیا، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ اُن کا میکہ تھا، نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ وہاں سے منتقل ہو جائے، جب وہ خاتون واپس گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے واپس بلوایا اور پھر فرمایا: جب تک عدت یعنی چار ماہ دس دن پورے نہیں ہو جاتے تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔

**12076 - حدیث نبوی:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنَ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ فُرَيْعَةَ ابْنَةَ مَالِكِ - أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ زَوْجًا لَهَا خَرَجَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ عِنْدَ طَرَفِ جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: الْقُدُومُ تَعَادَى عَلَيْهِ اللَّصُوصُ فَقَتَلُوهُ، وَكَانَتْ فُرَيْعَةُ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فِي مَسْكَنِ لَمْ يَكُنْ لِبَعْلِهَا، إِنَّمَا كَانَ سُكْنَى، فَجَاءَهَا إِخْوَتُهَا، فِيهِمْ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالُوا: لَيْسَ بِأَيْدِينَا سَعَةٌ فَنُعْطِيكَ وَنُتَمِسِكَ، وَلَا يُصْلِحُنَا إِلَّا أَنْ نَكُونَ جَمِيعًا، وَنَخْشَى عَلَيْكَ الْوَحْشَةَ، فَاسْأَلِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ فَقَضَّتْ عَلَيْهِ مَا قَالَ إِخْوَتُهَا، وَالْوَحْشَةَ، وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي أَنْ تَعْتَدَ عَنْهُمْ، فَقَالَ: أَفْعَلِي إِنْ شِئْتَ، فَأَذْبَرَتْ حَتَّى إِذَا كَانَتْ فِي الْحُجْرَةِ قَالَ: تَعَالَى، عُودِي لِمَا قُلْتَ، فَقَالَتْ: فَقَالَ: امْكُئِي فِي مَسْكِنِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ، ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ بَعَثَ إِلَيْهِ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِهِ تَسْأَلُهُ عَنْ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فَتَعْتَدَ فِي غَيْرِهِ، فَقَالَ: أَفْعَلِي ثُمَّ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: هَلْ مَضَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ مِنْ صَاحِبِي فِي مِثْلِ هَذَا شَيْءٌ؟ فَقَالُوا: إِنَّ فُرَيْعَةَ تَحَدَّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَأَخْبَرَتْهُ، فَأَنْتَهَى إِلَى قَوْلِهَا، وَأَمَرَ الْمَرْأَةَ أَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا. أَخْبَرَتْ أَنَّ هَذِهِ الْمَرْأَةَ الَّتِي أَرْسَلَتْ إِلَى عُثْمَانَ أُمُّ أَيُّوبَ بِنْتُ مَيْمُونِ بْنِ عَامِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، وَأَنَّ زَوْجَهَا عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

\*\*\* سعد بن اسحاق نے اپنی پھوپھی سیدہ زینب بنت کعب بن عجرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ فریجہ نے انہیں یہ بتایا کہ اُن کے شوہر نکلے یہاں تک کہ جب وہ مدینہ منورہ سے چومیل کے فاصلہ پر موجود ایک پہاڑ جس کا نام قدم تھا، اُس کے پاس پہنچے تو چوروں نے اُن پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ سیدہ فریجہ رضی اللہ عنہا بنو حارث بن خزرج کے محلہ میں ایک ایسے گھر میں رہتی تھیں جو اُن کے شوہر کی ملکیت نہیں تھا، وہاں انہوں نے صرف عارضی طور پر رہائش رکھی ہوئی تھی، سیدہ فریجہ کے بھائی جن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اُن کے پاس آئے اور بولے: ہمارے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ہم تمہیں اتنا خرچ فراہم کر دیں کہ تم اُسے لے کر یہاں پر رہو، تو ہمارے لیے مناسب یہی ہے کہ ہم سب اکٹھے رہیں کیونکہ ہمیں تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے کہ تم اکیلی ہوگی، تم نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کر لو۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کے سامنے اپنے بھائیوں کے بیان اور اپنی تنہائی کا ذکر کیا اور آپ سے یہ اجازت لی کہ وہ اپنے بھائیوں کے ہاں عدت گزاریں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کر لو۔

وہ خاتون واپس گئیں جب وہ خاتون حجرہ کے دروازہ پر پہنچیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ادھر آؤ! تم نے جو بات بیان کی تھی اُسے دوبارہ بیان کرو! اس خاتون نے دوبارہ بات بیان کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی رہائش گاہ پر اُس وقت تک ٹھہری رہو جب تک تمہاری عدت پوری نہیں ہو جاتی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے عہد خلافت میں) اُن کی قوم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے انہیں پیغام بھیجا اور اُن سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے منتقل ہو کر (اپنے میکے میں) عدت گزاریں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کرو! پھر انہوں نے اپنے پاس موجود لوگوں سے دریافت کیا: کیا اس سے پہلے نبی اکرم ﷺ یا میرے دو پیشرو حضرات اس بارے میں کوئی فیصلہ دے چکے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا اور اپنا پورا واقعہ سنایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے گھر سے نہ نکلے۔

سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: وہ خاتون جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تھا وہ ام ایوب بن میمون بن عامر حضری تھیں اور اُس خاتون کے شوہر حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عمر ان تھے۔

**12077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: اسْتَشْهَدَ رَجُلًا يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ نِسَائِهِمْ، وَكُنْ مُتَجَاوِرَاتٍ فِي دَارِهِ، فَجِئْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: إِنَّا نَسْتَوْحِشُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِاللَّيْلِ، فَنَبِيتُ عِنْدَ أَحَدِنَا، حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا تَبَدَّدْنَا إِلَى بُيُوتِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَدَّثْنِ عِنْدَ أَحَدِكُنَّ مَا بَدَأَ لِكُنَّ، حَتَّى إِذَا ارْتَدْتِ النُّومَ فَلْتَاكِ كُلُّ امْرَأَةٍ إِلَى بَيْتِهَا**

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: غزوہٴ اُحد میں کچھ حضرات شہید ہو گئے اُن کی بیویاں اپنے محلہ میں رہتی تھیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں رات کے وقت ڈر لگتا ہے تو کیا ہم مل کر کسی ایک گھر میں رات گزار لیا کریں یہاں تک کہ جب صبح ہو تو ہم اپنے گھر واپس چلی جایا کریں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تمہیں مناسب لگے تم کسی ایک کے ہاں اکٹھی ہو کر بات چیت کرتی رہا کرو یہاں تک کہ جب تمہارا سونے کا ارادہ ہو تو ہر عورت اپنے گھر چلی جایا کرے۔

**12078 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا تَخْرُجُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا إِلَّا أَنْ يَنْتَوِيَ أَهْلُهَا مَنْزِلًا فَتَنْتَوِيَ مَعَهُمْ**

\*\*\* ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت اپنے گھر سے منتقل نہیں ہوگی البتہ اگر اُس کے میکے والے اُسے منتقل کروانا چاہتے ہوں تو وہ اُن کے ساتھ منتقل ہو جائے گی۔

**12079 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنِ أَبِيهِ، أَنَّهُ سِيلَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا اتَّيَقَلُّ؟ فَقَالَ: لَا تَتَقَلُّ إِلَّا أَنْ يَنْتَوِيَ أَهْلُهَا مَنْزِلًا فَتَنْتَوِيَ مَعَهُمْ**

\*\*\* ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے بیوہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ منتقل ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ منتقل نہیں ہوگی البتہ اگر اُس کے اہل خانہ اُسے منتقل کروانا چاہتے ہوں تو وہ اُن کے ساتھ منتقل ہو جائے گی۔

**12080 - اِتْوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخَذَ الْمُرَحِّصُونَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا**

**بِقَوْلِ عَائِشَةَ، وَأَخَذَ أَهْلَ الْعَزْمِ وَالْوَرَعَ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ**

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: بیوہ عورت کے بارے میں رخصت دینے والے حضرات نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو اختیار کیا ہے اور اس بارے میں شدت اور احتیاط کرنے والے حضرات نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کیا ہے۔

**بَابُ: النِّفْقَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا**

**بَابُ: بیوہ عورت کے خرچ کا حکم**

**12081 - اِتْوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا نَفَقَةَ لِلْمُتَوَفَّى الْحَامِلِ إِلَّا مِنْ مَالِ**

**نَفْسِهَا**

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: حاملہ بیوہ کو خرچ نہیں ملے گا وہ اپنے مال سے ہی اپنے اخراجات پورے کرے گی۔

**12082 - آثَارِ صَحَابِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:**

**لَا نَفَقَةَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا الْحَامِلِ، وَجَبَّتِ الْمَوَارِثُ**

\*\*\* عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: حاملہ بیوہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا کیونکہ وراثت لازم ہو چکی ہوگی (یعنی اُسے وراثت میں حصہ مل چکا ہوگا)۔

**12083 - آثَارِ صَحَابِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا نَفَقَةَ**

**لَهَا**

\*\*\* عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔

**12084 - آثَارِ صَحَابِهِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ مُوسَى**

**بْنَ بَازَانَ تَوَفَّى، وَامْرَأَةً لَهُ حَبْلَى، فَسِيلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النِّفْقَةِ عَلَيْهَا، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا. فَاتَى ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ:**

**أَنْفِقُوا عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا لَهَا، إِنْ شِئْتُمْ. فَحَدَّثَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُسَيَّبِ، أَوْ قَالَ ابْنَ السَّائِبِ - أَنَا أَشْكُ -**

**الْعَائِدِيَّ لِقَاهُ لَا نَفَقَةَ لَهَا قَالَ: لَا تُنْفِقُوا عَلَيْهَا إِنْ شِئْتُمْ**

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن باذان کا انتقال ہو گیا، اُن کی اہلیہ حاملہ تھیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سے اُس خاتون کو خرچ فراہم کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: ایسی خاتون کو خرچ نہیں ملے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ اُس عورت کو خرچ فراہم کرو! پھر انہوں نے اُس عورت کے گھر والوں سے کہا: اگر تم چاہو (تو تم خرچ فراہم کرو)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ عبداللہ بن مسیب یا شاید عبداللہ بن سائب عاندی کی اُن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ ایسی خاتون کو خرچ نہیں ملتا، تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے خرچ نہ دو۔

**12085 -** آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَيْسَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ

\*\*\* حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بیوہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا، اُس کے لیے وراثت (میں ملنے والا حصہ) کافی ہے۔

**12086 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّرَيْبِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَيْسَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ.

\*\*\* ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا، اُس کے لیے وراثت (میں ملنے والا حصہ) کافی ہے۔

**12087 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**12088 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الْحَامِلِ قَالَ: لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ

\*\*\* قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حاملہ بیوہ عورت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔

**12089 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ كُرَيْمَةَ، قَالَا: فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى

\*\*\* حسن بصری اور کرمہ فرماتے ہیں کہ بیوہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا اور رہائش نہیں ملے گی۔

**12090 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: أَرْسَلَ ابْنُ سِيرِينَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى، يَسْأَلُهُ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ، وَذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الْتِي اخْتَلَفُوا فِيهَا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَعْلَى نَفَقَةً

\*\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے عبد الملک بن یعلیٰ کی طرف پیغام بھیج کر اُن سے ایسی بیوہ عورت کے بارے میں دریافت کیا جو حاملہ بھی ہو اُس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی عدت کے اختتام کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تو عبد الملک بن یعلیٰ نے ایسی خاتون کے لیے خرچ مقرر نہیں کیا۔

**12091 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ: لَهَا النِّفْقَةُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِقَبِيصَةَ بِنِ دُؤَيْبٍ، فَقَالَتْ: لَا نَفَقَةَ لَهَا، وَلَوْ كُنْتُ لَا بَدَّ فَاعِلًا جَعَلْتُهُ مِنْ نَصِيبِ ذِي بَطْنِهَا

\*\*\* سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے بیوہ حاملہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایسی عورت کو خرچ ملے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ قبیسہ بن ذویب سے کیا تو انہوں نے فرمایا: ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا، اگر میں نے ضرور ایسا کرنا ہو تو میں اُسے اُس کے میکے والوں کی طرف سے حصہ دلوادوں گا۔

**12092 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ عَلَى مَنْ نَفَقَتُهَا قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى: نَفَقَتُهَا إِنْ كَانَتْ حَامِلًا أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ فِيمَا تَرَكَ زَوْجُهَا، فَأَبَى الْأَنْثَمَةُ ذَلِكَ، وَقَضَوْا بِأَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے بیوہ حاملہ کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اُس کا خرچ کس کے ذمہ ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں کہ اگر عورت حاملہ ہو یا نہ ہو اُس کا خرچ اُس کے شوہر کے ترکہ میں سے دیا جائے گا، لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا، انہوں نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایسی عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔

**12093 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، كَانَا يَقُولَانِ: النِّفْقَةُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ لِلْحَامِلِ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: حاملہ عورت کا خرچ (میت کے) پورے مال میں سے دیا جائے گا۔

**12094 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: النِّفْقَةُ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ، وَالرِّضَاعِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

\*\*\* قاضی شریح بیان کرتے ہیں: حاملہ بیوہ کو خرچ پورے مال میں سے دیا جائے گا اور رضاعت (کا معاملہ) پورے مال میں سے دیا جائے گا۔

**12095 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ:

إِنْ كَانَ الْمَالُ ذَا مِزْ فَهُوَ مِنْ نَصِيْبِهِ - يَعْنِي الرِّضَاعَ -

\*\*\* ابراہیم خنی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں کہ اگر مال زیادہ ہو تو یہ اُس کے حصہ میں سے ہوگا، یعنی رضاعت (کا خرچ) اس میں سے ہوگا۔

**12096 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِنْ كَانَ نَصِيْبُهُ تَمَامَ رِضَاعِهِ فَهُوَ مِنْ نَصِيْبِهِ، وَإِلَّا فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ  
\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم خنی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اُس کا حصہ رضاعت کا مکمل معاوضہ ہو تو یہ اُس کے حصہ میں سے ہو گا ورنہ یہ پورے مال میں سے ہوگا۔

**12097 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: الرِّضَاعُ مِنْ نَصِيْبِهِ  
\*\*\* حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رضاعت اُس کے حصہ میں سے ہوگی۔

**12098 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَالْنَاهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَدْعِي حَمَلًا قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يُرْسِلُ إِلَيْهَا نِسَاءً فَيَنْظُرْنَ إِلَيْهَا، فَإِنْ عَرَفْنَ ذَلِكَ وَصَدَّقْنَهَا أَعْطَاهَا النِّفْقَةَ، وَأَخَذَ مِنْهَا كَفِيلًا  
\*\*\* سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ہم نے اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو حاملہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے تو انہوں نے جواب دیا: ابن ابولیلی ایسی عورت کی طرف خواتین کو بھجاتے تھے وہ اُس کا جائزہ لیتی تھیں اگر انہیں حمل کے آثار محسوس ہوتے تھے اور اُس عورت کے دعویٰ کی تصدیق کر دیتی تھیں تو ابن ابولیلی ایسی عورت کو خرچ دیا کرتے تھے اور وہ اُس عورت سے کفیل (ضامتی) لے لیتے تھے۔

بَابُ: السُّكْنَى لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کی رہائش کا حکم

**12099 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِي كِرَاءٍ، مَنْ يُعْطَى الْكِرَاءُ؟ قَالَ: زَوْجُهَا فَإِنْ لَمْ، فَلَا مِيرُ  
\*\*\* یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے بیوہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کرائے کے گھر میں رہتی ہے کہ اُس کا کرایہ کون ادا کرے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُس عورت کا شوہر (یعنی شوہر کے ترکہ میں سے ادا کیا جائے گا) اگر نہ ہو تو حاکم وقت ادا کرے گا۔

**12100 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي امْرَأَةٍ تُوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِي كِرَاءٍ قَالَ: هُوَ فِي مَالِ زَوْجِهَا إِنَّمَا تُحْبَسُ فِي حَقِّهِ عَلَيْهَا



\*\*\* زہری ایسی خاتون کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جس کا شوہر انتقال کر جاتا ہے اور وہ عورت کرائے کے گھر میں رہتی ہے تو زہری فرماتے ہیں: اُس کا کرایہ (یعنی عدت کے دوران کا کرایہ) اُس کے شوہر کے مال میں سے ادا کیا جائے گا اور اُس عورت کو اُس گھر میں اسی لیے روکا گیا ہے کیونکہ مرد کا اُس عورت پر حق ہے۔

**12101 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "كَانَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا النِّفَقَةُ وَالسُّكْنَى حَوْلًا فَتَسَخَّرَهَا: (وَالَّذِينَ يَتَوَقَّفُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا) (البقرة: 234) وَتَسَخَّرَهَا: (وَأُولَئِذَا أَهْمَالُ أَجْلِهِنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4) فَإِذَا كَانَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا، انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَإِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا تَرَبَّصَتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا"

\*\*\* سفیان ثوری نے بعض فقہاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: پہلے بیوہ عورت کو خرچ اور رہائش ایک سال تک ملتے تھے تو اس آیت نے اُس کے حکم کو منسوخ کر دیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)" تم میں سے جو لوگ فوت ہو جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ کر جاتے ہیں تو وہ عورتیں چار ماہ دس دن تک خود کو روک رہیں گے۔"

پھر اس آیت کو درج ذیل آیت نے منسوخ کر دیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)" اور حمل والی عورتوں کی عدت کا اختتام اُس وقت ہوگا جب وہ حمل کو جنم دے دیں۔" تو جب عورت حاملہ ہو تو وہ جیسے ہی حمل کو جنم دے گی اُس کی عدت مکمل ہو جائے گی اور اگر وہ حاملہ نہ ہو تو وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی۔

**12102 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، وَاسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَأْكُلُ نَصِيحَهَا مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، وَلَا تَعْلَمُ بِوَفَاتِهِ قَالَ: مَا أَكَلْتُ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَهُوَ عَلَيْهَا يُؤْخَذُ مِنْ نَصِيحِهَا.

\*\*\* سلیمان شیبانی اور اسماعیل نے امام شعبی کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اپنے شوہر کے مال میں سے اپنا حصہ کھاتی رہتی ہے اور اُسے اپنے شوہر کے انتقال کا علم نہیں ہوتا تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد جو کچھ کھایا ہے اُس کی ادائیگی اُس عورت پر لازم ہوگی وہ (وراثت میں) اُس عورت کے حصہ میں سے وصول کر لیا جائے گا۔

**12103 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

**12104 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ لَهَا بِمَا

حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ. وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ: أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ"

\*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: وہ مال اُس عورت کی ملکیت شمار ہوگا، کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو اُس مرد کے لیے روک کر رکھا ہوا تھا۔  
امام شعبی کا قول سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

### بَابُ: الْمُطْلَقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا سَوَاءٌ

باب: طلاق یافتہ اور بیوہ عورت (سوک کرنے کے حوالے سے) برابر کی حیثیت رکھتی ہیں

**12105 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَطَاءٍ الْخُرَّاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: تُحَدِّثُ الْمَبْتُوتَةُ، كَمَا تُحَدِّثُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا، فَلَا تَمَسُّ طَبِيًّا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ الْجُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَلْبَسُ الْمُعْصَفَرُ

\*\*\* زہری اور عطاء خراسانی نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاق یافتہ عورت بھی اُسی طرح سوگ کرے گی جس طرح بیوہ عورت سوگ کرتی ہے، وہ خوشبو نہیں لگائے گی، رنگے ہوئے کپڑے نہیں پہنے گی، سرمہ نہیں لگائے گی، زیور نہیں پہنے گی، خضاب نہیں لگائے گی اور معصر نہیں پہنے گی۔

**12106 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْمُطْلَقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا حَالُهُمَا وَاحِدٌ فِي الزَّيْنَةِ \*\*\* عبدالعزیز بن مسیب بیان کرتے ہیں: طلاق یافتہ اور بیوہ عورتیں یہ دونوں زینت کے حوالے سے یکساں حیثیت رکھتی ہیں۔

**12107 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ الزَّيْنَةُ لِلنِّسَاءِ لَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا مِنَ الْمُطْلَقَاتِ \*\*\* ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایسی عورت کے لیے زیب و زینت کو مکروہ قرار دیا ہے جو طلاق یافتہ ہو اور مرد کو اُس سے رجوع کرنے کا حق باقی نہ رہا ہو۔

**12108 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا تُحَدِّثُ حُلِيًّا، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهَا لَمْ تَنْزِعْهُ، وَلَا تَمَسُّ طَبِيًّا، وَتَمْتَشِطُ بِالْحِثَاءِ، وَالْكُتَمِ، وَتَدْهِنُ بِالذَّهْنِ الَّذِي يُنَشُّ بِالرَّيْحَانِ، وَكُرِّهَ الَّذِي فِيهِ الْأَفْوَاهُ

\*\*\* زہری فرماتے ہیں: ایسی عورت زیور نہیں پہنے گی اور اگر پہلے سے اُس کے جسم پر موجود ہو تو اُسے اتارے گی نہیں، وہ خوشبو نہیں لگائے گی، مہندی نہیں لگائے گی، کتم نہیں لگائے گی اور ایسا تیل استعمال کرے گی جسے ریحان سے نچوڑا گیا ہو اور ایسے تیل کو مکروہ قرار دیا گیا ہے جس میں خوشبو پائی جاتی ہے۔

**12109 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا تُحَدِّثِ الْمُبْتَوَةَ، تَلْبَسُ مَا شَاءَتْ، وَتَدَّهِنُ مَا شَاءَتْ

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: طلاق یافتہ عورت سوگ نہیں کرے گی، وہ جو چاہے لباس پہن سکتی ہے اور جو چاہے تیل لگا سکتی ہے۔

**12110 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَلَتَزِينُ الْمُبْتَوَةُ، تُنْفِقُ نَفْسَهَا، وَغَيْرُ الْمُبْتَوَةِ لِبَعْلِهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق یافتہ عورت زیب و زینت اختیار کرے گی، وہ اپنے اوپر خرچ بھی کر سکتی ہے جبکہ جس عورت کو طلاق دینے نہ ہوئی ہو وہ اپنے شوہر کے لیے زیب و زینت اختیار کر سکتی ہے۔

بَابُ: مَا تَتَّقِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت کن چیزوں سے بچ کے رہے گی؟

**12111 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَأْمُرُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِاعْتِزَالِ الطَّيِّبِ قَالَ عَطَاءٌ: نَهَيْتُ عَنِ الطَّيِّبِ وَالزَّيْنَةِ، فَأَيَّاهَا وَكُلَّ لُبْسَةٍ إِذَا رُئِيتُ عَلَيْهَا، قِيلَ: تَزَيَّنَتْ، وَلَا تَلْبَسُ صِبَاغًا، وَلَا حُلِيًّا، وَزَعَمَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اعْتِزَالُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطَّيِّبِ وَالزَّيْنَةِ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیوہ عورت کو خوشبو سے الگ رہنے کا حکم دیتے تھے۔ عطاء بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو خوشبو لگانے سے اور زیب و زینت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے، تو ایسی عورت کو ہر اُس قسم کے لباس سے بچ کے رہنا ہوگا جو اُس نے پہنا ہو تو یہ کہا جائے: اس نے زیب و زینت اختیار کی ہوئی ہے، ایسی عورت رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی، زیور نہیں پہنے گی۔

عطاء کا یہ بھی کہنا ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ بیوہ خوشبو اور زیب و زینت کے بچ کے رہے گی۔

**12112 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: تَنْهَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا عَنِ الطَّيِّبِ وَالزَّيْنَةِ، وَلَا تَكْتَحِلُ بِإِثْمِدٍ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ زِينَةٌ، وَأَنَّ فِيهِ مِسْكَ، وَلَا بِحُضْضٍ، فَإِنَّ فِيهِ زَعْمُوا وَرَسًا، وَلَكِنْ بَصُرَ إِنْ شَاءَتْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: بیوہ عورت کو خوشبو لگانے اور زیب و زینت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے، وہ اشمسہ نہیں لگائے گی، کیونکہ یہ بھی زیب و زینت میں شمار ہوتا ہے اور اس میں مشک پائی جاتی ہے اور وہ حضض (مخصوص دوائی) بھی نہیں لگائے گی، کیونکہ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اس میں ورس پایا جاتا ہے البتہ اگر وہ چاہے تو صبر

(نامی بوٹی) کا سرمہ لگا سکتی ہے۔

**12113 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِاعْتِزَالِ الطَّيِّبِ وَالزَّيْنَةِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى الْفَضَّةَ مِنَ الْحُلِيِّ الَّذِي يُكْرَهُ

\*\*\* عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیوہ عورت کو خوشبو اور زیب و زینت سے بچ کر رہنے کی ہدایت کرتے تھے۔

ابن جریر بیان کرتے ہیں: عطاء نے چاندی کو اُس زیور میں شامل نہیں کیا جسے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

**12114 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةِ ابْنَةِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ حُلِيًّا، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَطْيِبُ

\*\*\* حسن بن مسلم نے سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت زیور نہیں پہنے گی، وہ خضاب نہیں لگائے گی اور وہ خوشبو نہیں لگائے گی۔

**12115 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا عَنْ بَيْتِهَا، وَلَا تَطْيِبُ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طَيِّبًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ تَجَلْبِبُ بِهِ.

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیوہ عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات بسر نہیں کرے گی، وہ خوشبو نہیں لگائے گی، وہ خضاب نہیں لگائے گی، وہ سرمہ نہیں لگائے گی، وہ خوشبو کو چھوئے گی نہیں، وہ رنگے ہوئے کپڑے کو نہیں پہنے گی، البتہ عصب (پٹی) کا حکم مختلف ہے، وہ اُسے چادر کے طور پر اوڑھ سکتی ہے۔

**12116 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مثلاً

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**12117 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: يُكْرَهُ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا الْعَصَبُ، وَالسَّوَادُ، وَلَا تَلْبَسُ الْقِيَابَ الْمُضَيَّعَةَ، وَلَا تَلْبَسُ حُلِيًّا، وَلَا تَمَسُّ طَيِّبًا

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت کے لیے عصب اور سیاہ کپڑے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے، وہ عورت رنگے ہوئے کپڑے کو بھی نہیں پہنے گی، زیور بھی نہیں پہنے گی اور خوشبو بھی نہیں لگائے گی۔

**12118 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ، أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا لَا تَحُجُّ، وَلَا تَعْتَمِرُ، وَلَا تَلْبَسُ مُحْسِئًا، وَلَا تَكْتَحِلُ

\*\*\* ابو مقدام بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بیوہ عورت (عدت کے دوران) حج کے لیے نہیں جائے

گی، عمرہ کے لیے نہیں جائے گی، وہ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی اور سرمہ نہیں لگائے گی۔

**12119 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِنْ كَانَ عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا حُلْيٌ مِنْ فِضَّةٍ حِينَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا، فَلَا تَنْزَعُهُ إِنْ شَاءَتْ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا حِينَ مَاتَ، فَلَا تَلْبَسُهُ هِيَ حِينَئِذٍ تُرِيدُ الزَّيْنَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُهُ الذَّهَبُ كُلُّهُ، وَيَقُولُ: هُوَ زِينَةٌ وَيَكْرَهُهُ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَلِغَيْرِهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب بیوہ عورت کے شوہر کا انتقال ہوا تھا، اگر اُس وقت اُس نے چاندی کا کوئی زیور پہنا ہوا تھا، تو اگر وہ چاہے تو اُسے نہیں اتارے گی، لیکن اگر شوہر کے انتقال کے وقت کوئی زیور نہیں پہنا ہوا تھا، تو پھر وہ اُس زیور کو نہیں پہنے گی، کیونکہ اس طرح تو وہ زینت کا ارادہ کرنے والی شمار ہوگی اور عطاء نے ہر قسم کے سونے کو مکروہ قرار دیا ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: یہ زینت ہے اور انہوں نے بیوہ عورت کے لیے اور بیوہ کے علاوہ عورت کے لیے (یعنی طلاق یافتہ عورت کے لیے بھی) اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

**12120 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَطَاءٍ الْخُرَّاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، - قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَرَأَيْتُ فِي كِتَابِ غَيْرِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ مَكَانَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَلَا تَمَسُّ طَبِيبًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ الْحُلْيَ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَلْبَسُ الْمُعْصَفَرِ

\*\*\* زہری اور عطاء خراسانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک روایت میں یہ منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بجائے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت خوشبو نہیں لگائے گی، وہ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی، وہ سرمہ نہیں لگائے گی، وہ زیور نہیں پہنے گی، وہ خضاب نہیں لگائے گی اور وہ معصفر نہیں پہنے گی۔

**12121 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَمْتَشِطُ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ، وَتَدَّهِنُ بِالذَّهْنِ الَّذِي يَنْشُ بِالرِّيحَانِ، وَيُكْرَهُ الذَّهْنُ الَّذِي فِيهِ الْافْوَاهُ، وَلَا تَمَسُّ طَبِيبًا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: وہ مہندی اور کتم لگا سکتی ہے اور ایسا تیل لگا سکتی ہے، جس میں ریحان کو چھڑکا گیا ہو، البتہ اُس کے لیے ایسے تیل کو مکروہ قرار دیا گیا ہے، جس میں سے خوشبو پھوٹی ہو اور وہ عورت خوشبو بھی نہیں لگائے گی۔

**12122 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ أَصَابَهَا ضَرْوَةٌ إِلَى الْإِئْتِدِ وَالْإِي غَيْرِهِ مِنَ الطَّبِيبِ فَلْتَكْتَحِلْ بِهِ، وَلْتُدَاوِ بِهِ. قَالَ: وَتَمْتَشِطُ بِحِنَاءٍ وَكَتَمٍ، وَتَدَّهِنُ بِزَيْتِ نَبِيٍّ، وَفِي هَذِهِ الْأَذْهَانِ الْفَارِسِيَّةِ، وَأَمَّا كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ أَفْوَاهٌ فَلَا وَلَا تَمَسُّ بِيَدِهَا طَبِيبًا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر ایسی عورت کو اشد یا اس کے علاوہ کوئی اور خوشبو والا سرمہ لگانے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، تو وہ خوشبو کے طور پر یا دواء کے طور پر اُسے استعمال کر لے گی۔

عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت مہندی اور کتم لگا سکتی ہے اور زیتون کا کچا تیل لگا سکتی ہے اور وہ ایرانی تیل اُن کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جس بھی تیل میں خوشبو ہوتی ہو، اُسے وہ نہیں لگائے گی اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ خوشبو کو بھی نہیں چھوئے گی۔

**12123 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ مَطِيعٍ، فِي إِحْدَادِهَا كَانَتْ تَصْنَعُ عَلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذَلِكَ  
 \* نافع بیان کرتے ہیں: عائشہ بنت مطیع نے اپنے سوگ کے دوران اسی طرح کیا تھا، انہوں نے عاصم بن عمر کا سوگ کیا تھا۔

**12124 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْكُسْتُ وَالْأَظْفَارُ لَيْسَتْ بِطَبِيبٍ  
 \* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: کست اور اظفار یہ خوشبو نہیں ہیں۔  
**12125 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ، اشْتَكَّتْ عَيْنَهَا وَهِيَ حَادَّةٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ، فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتَّى كَادَتْ عَيْنَاهَا تُرْمَصَان  
 \* نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ صفیہ بنت ابوعبیدؓ کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی، وہ اُس وقت حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا سوگ کر رہی تھیں، تو انہوں نے سرمہ نہیں لگایا، یہاں تک کہ اُن کی آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو گیا۔

**12126 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ، اشْتَكَّتْ عَيْنَيْهَا وَهِيَ حَادَّةٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ، حَتَّى اشْتَدَّ وَجَعُ عَيْنَيْهَا، فَلَمْ تَكْتَحِلْ بِإِثْمِدٍ، كَانَتْ تَلْكُ عَيْنَهَا بِالصَّبْرِ  
 \* نافع بیان کرتے ہیں: صفیہ بنت ابوعبیدؓ کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی، وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا سوگ کر رہی تھیں یہاں تک کہ جب اُن کی آنکھوں میں درد شدید ہو گیا، تو بھی انہوں نے اِثْمِد نامی سرمہ نہیں لگایا، وہ اپنی آنکھوں پر صبر (نامی بوٹی) لگالیتی تھیں۔

**12127 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ، لَمَّا مَاتَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَكَّتْ عَيْنَيْهَا فَكَانَتْ تَكْتَحِلُ بِالصَّبْرِ  
 \* نافع بیان کرتے ہیں: صفیہ بنت ابوعبیدؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے انتقال پر (سوگ کرتے ہوئے) جب اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی تو وہ صبر (نامی بوٹی) کو سرمہ کے طور پر لگاتی تھیں۔

**12128 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ: "أَمَرَنَا أَنْ لَا نَلْبَسَ فِي الْإِحْدَادِ الْقِيَابَ الْمُصْبَغَةَ إِلَّا الْعَصْبَ، وَأَمَرَنَا أَنْ لَا نَحْدَّ عَلَى هَالِكٍ - أَوْ قَالَتْ: عَلَى مَيْتٍ - فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا الزَّوْجَ، وَأَمَرَنَا أَنْ لَا نَمَسَّ طَبِيبًا إِلَّا أَذْنَى الطَّهْرِ: الْكُسْتُ وَالْأَظْفَارُ"

\* ابن سیرین نے سیدہ اُم عطیہؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم خواتین کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ہم سوگ کے دوران رنگین کپڑے نہ پہنیں، البتہ عصب کا حکم مختلف ہے اور ہمیں یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ہم کسی بھی مرنے والے پر سوگ تین دن سے زیادہ نہ کریں البتہ شوہر کا حکم مختلف ہے اور ہمیں یہ بھی ہدایت کی گئی تھی کہ ہم خوشبو استعمال نہ کریں البتہ حیض کے اختتام پر تھوڑی سی

کست یا اظفار استعمال کر سکتی ہیں۔

**12129 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أُمِّ الْهَذِيلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا: لَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، وَلَا تَطِيبُ إِلَّا بِنَذَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ عِنْدَ طَهْرِهَا  
\* \* \* اُم ہذیل نے سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیوہ عورت رنگین کپڑا نہیں پہنے گی، وہ خوشبو نہیں لگائے گی، البتہ وہ حیض سے پاک ہونے پر معمولی سی کست یا اظفار لگا سکتی ہے۔

**12130 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سُفْيَانَ، فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خُلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ حَاجَةٌ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحَدِّثَ عَلَى مِيتَةٍ فَوْقَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَ: وَقَالَتْ زَيْنَبُ: وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَعْفَرٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي حَاجَةٌ بِالطِّيبِ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ

حدیث: 12130: صحیح البخاری - کتاب الجنائز - باب احداث البراءة علی غیر زوجہا - حدیث: 1233، صحیح مسلم - کتاب الطلاق - باب وجوب الاحداث فی عدة الوفاة - حدیث: 2808، مستخرج ابی عوانة - مبتدا کتاب الطلاق - باب الاباحة للبراءة ان تحد علی زوجہا اربعة اشهر وعشرا - حدیث: 3760، صحیح ابن حبان - کتاب الطلاق - فصل فی احداث المعتدة - ذکر وصف الاحداث الذی تستعمل البراءة علی زوجہا - حدیث: 4366، موطا مالک - کتاب الطلاق - باب ما جاء فی الاحداث - حدیث: 1257، سنن الدارمی - ومن کتاب الطلاق - باب فی احداث البراءة علی الزوج - حدیث: 2250، سنن ابی داود - کتاب الطلاق - ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب احداث المتوفی عنہا زوجہا - حدیث: 1967، السنن للنسائی - کتاب الطلاق - باب : عدة المتوفی عنہا زوجہا - حدیث: 3461، سنن سعید بن منصور - کتاب الطلاق - باب ما جاء فی الایلاء - باب ما تجتنبه المتوفی عنہا زوجہا فی عدتها - حدیث: 1978، السنن الکبری للنسائی - کتاب الطلاق - عدة المتوفی عنہا زوجہا - حدیث: 5527، السنن الکبری للبیہقی - کتاب العدد - جماع ابواب عدة المدخول بها - باب الاحداث - حدیث: 14463، معرفة السنن والآثار للبیہقی - کتاب العدد - باب الاحداث - حدیث: 4896، مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار - مسند النساء - حدیث زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا - حدیث: 26194، مسند الشافعی - ومن کتاب العدد الا ما کان منہ معادا - حدیث: 1337، مسند الطیالسی - احادیث النساء - ما روت ام حبیبہ بنت ابی سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 1682، مسند الحمیدی - احادیث ام حبیبہ بنت ابی سفیان زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 301، مسند ابن الجعد - حمید بن نافع - حدیث: 1268، مسند اسحاق بن راہویہ - ما یروی عن ام حبیبہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 1839، مسند ابی یعلی البوصلی - حدیث زینب بنت جحش - حدیث: 6996، المعجم الکبیر للطبرانی - باب الباء - ما اسندت ام حبیبہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حمید بن نافع - حدیث: 19322



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَنِيْرِ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحَدِّثَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوقِي زَوْجَهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا، أَفَأَكْتَحِلُهَا؟ قَالَ: لَا، مَرَّتَيْنِ - أَوْ ثَلَاثًا - كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُن تَرْمِي بِالْبُعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ. قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لَزَيْنَبُ: وَمَا تَرْمِي الْبُعْرَةَ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ قَالَتْ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا تُوقِي زَوْجَهَا دَخَلَتْ حِفْشًا، قِيلَ لِمَالِكٍ: وَمَا الْحِفْشُ؟ قَالَ: الْخُصُّ. وَلَبَسْتُ مِنْ شَرِّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيَّابًا، وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتِي بِلَدَائِبَةِ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَقْتَضُ بِهِ "فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَقْتَضُ بِهِ؟ قَالَ: تَمَسُّحُ بِهِ، فَقُلْتُ: مَا تَقْتَضُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ قَالَ: ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطِي الْبُعْرَةَ فَتَرْمِي بِهَا، ثُمَّ تَرَجِعُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا شَاءَتْ مِنَ الطَّيِّبِ

\*\*\* حمید بن نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں تین روایات سنائی ہیں:

ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے ہاں گئیں یہ اُس وقت کی بات ہے جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا، تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں زرد رنگ اور خلوق یا کوئی اور خوشبو ملی ہوئی تھی، ایک کینر نے اُس میں تیل ملایا، تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اُسے اپنے رخساروں پر لگالیا، پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کا حکم مختلف ہے، اُس کا سوگ چار ماہ دس دن ہوگا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی، یہ اُس موقع کی بات ہے جب اُن کے بھائی کا انتقال ہوا تھا، تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اُسے لگالیا، پھر یہ بتایا کہ اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، صرف یہ بات ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔“

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ (اور اپنی والدہ) سیدہ ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، میری بیٹی کی آنکھوں میں تکلیف ہے، تو کیا میں اُسے سرمہ لگا دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! یہ مکالمہ دو یا شاید تین مرتبہ ہوا، نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے: جی نہیں! پھر نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں پہلے (زمانہ جاہلیت میں) کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد میٹگی پھینکا کرتی تھی۔

حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: ایک سال کے بعد میٹگی پھینکنے کا مطلب کیا ہے؟ تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر انتقال کر جاتا تھا تو وہ ایک گندی سی کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی تھی۔ امام مالک سے دریافت کیا گیا: حشش سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: چھپر کی بنی ہوئی کوٹھڑی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ عورت انتہائی خراب کپڑے پہنتی تھی، وہ خوشبو نہیں لگاتی تھی اور کوئی چیز استعمال نہیں کرتی تھی یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا تھا، پھر کسی جانور کو جیسے گدھے کو یا بکری کو لایا جاتا تھا یا پرندے کو لایا جاتا تھا تو وہ اُس پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: یہاں روایت کے لفظ کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اُس پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) ایسی عورت جس بھی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی اکثر اوقات وہ جانور مر جاتا تھا، پھر وہ عورت باہر نکلتی تھی اور اُسے ایک میٹگی دی جاتی تھی وہ اُسے پھینکتی تھی اُس کے بعد وہ جیسے چاہے خوشبو وغیرہ استعمال کر سکتی تھی۔

**12131 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَوْ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مِثِّ فَوْقِ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ**

\*\*\* صفیہ بنت ابوعبید سیدہ عائشہ یا شاید سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر کا حکم مختلف ہے۔

**12132 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى هَالِكٍ فَوْقِ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ**

\*\*\* عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر پر سوگ کرنے کا حکم مختلف ہے۔

**12133 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا، فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَنْهُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا**

\*\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ یہ فرماتے ہیں: کوئی بھی عورت اپنے شوہر کے علاوہ اور کسی پر بھی تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کرے گی، اپنے شوہر کا سوگ وہ اُس وقت تک کرے گی جب تک اُس کی عدت نہیں گزر جاتی۔

**12134 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْجَرَّاحِ، مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ - أَوْ قَالَ: تُوْمِنُ بِاللَّهِ**

وَرَسُولِهِ - تَحَدُّ عَلَى هَٰلِكَ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا، فَإِنَّهَا تَحَدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا "

\*\*\* سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے بات یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اُس کا شوہر پر سوگ کرنے کا حکم مختلف ہے، وہ شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔"

**12135 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ مُتَوَفَّى عَنْهَا سَأَلَتْ

عُرْوَةَ، فَقَالَتْ: لَيْسَ لَهَا إِلَّا خِمَارٌ بِقَمِّ أَفَالَيْسَ؟ قَالَ: لَا. قَالَتْ: لَيْسَ لِي غَيْرُهُ. قَالَ: اصْبُغِيهِ بِسَوَادٍ

\*\*\* ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک بیوہ عورت نے عروہ سے سوال کیا، اُس نے کہا کہ اُس کے پاس صرف ایک

ایسی چادر ہے جو قہم سے رنگی ہوئی ہے تو کیا میں اُسے پہن لوں؟ عروہ نے جواب دیا: جی نہیں! اُس عورت نے کہا: میرے پاس اُس کے علاوہ اور کوئی چادر نہیں ہے تو عروہ نے کہا: تم اُس پر سیاہ رنگ کروالو۔

**12136 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، سُئِلَتْ عَنِ الْإِنْمِدِ

لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا؟ فَقَالُوا: إِنَّهَا تَعُوذُ بِهِ، وَإِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا، فَقَالَتْ: لَا، وَإِنْ فُقِنْتُ عَيْنَاهَا

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیوہ عورت کے اثمد (نامی سرمہ) لگانے کے بارے میں

دریافت کیا گیا، لوگوں نے بتایا کہ وہ عورت عدت گزار رہی ہے اور اُس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! اگرچہ اُس کی آنکھیں پھوٹ جائیں (وہ پھر بھی نہیں لگا سکتی)۔

**12137 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ أَصَابَهَا إِلَى الْإِنْمِدِ ضَرُورَةٌ، أَوْ

إِلَى غَيْرِهِ مِنَ الطَّيِّبِ فَلَتَكْتَحِلْ وَلْتَدَاوِ بِهِ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر عورت کو اثمد یا اس کے علاوہ کوئی اور خوشبو لگانے کی ضرورت پیش

آ جاتی ہے تو وہ (اثمد کو) سرمہ کے طور پر (یا کسی اور خوشبو کو) دواء کے طور پر استعمال کر سکتی ہے۔

**12138 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا تَكْتَحِلُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا إِلَّا أَنْ

تَشْتَكِيَ عَيْنَيْهَا فَتُعَاهِدَ بَدَوَاءٍ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: بیوہ عورت سرمہ نہیں لگائے گی البتہ اگر اُس کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو وہ دواء کے طور پر

اُسے لگا سکتی ہے۔

**12139 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ مُتَوَفَّى

عَنْهَا فَقَالَتْ: أُمِّي عَطَّارَةٌ أَبِيعُ الطَّيِّبُ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، فَلَمَّا وَلَّتْ قَالَ: إِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَيَكْرَهُ لَهَا أَنْ

تُعَالَجَ الطَّيِّبُ

\*\*\* لیث بن ابوسلم نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک بیوہ عورت نے اُن سے دریافت کیا: میری والدہ عطر کا کام کرتی ہیں تو کیا میں خوشبو فروخت کر سکتی ہوں؟ مجاہد نے جواب دیا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔ جب وہ مڑ کر جانے لگی تو مجاہد نے کہا: عورت کے لیے خوشبو استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

**12140 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ وَفِي بَيْتِهَا أَفْرَشَةٌ؟ قَالَ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ تَنْتَزِعَهَا. قُلْتُ: تَجْعَلُ مَرْكَبًا فِي الْمَوْسِمِ بَزِينَةٍ هِيَ فِيهِ مُتَزَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَيَقَالُ: مَنْ هُوَ لَا؟ فَيَقَالُ: فَلَانَةٌ قَدْ تَزَيَّنَتْ حِينِيذٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے اور عورت کے گھر میں بچھونے موجود ہوتے ہیں تو عطاء نے جواب دیا: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ عورت انہیں اُتار دے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ عورت اسے زینت کے موقع پر بیٹھنے کے لیے استعمال کرتی ہے تو وہ کیا زینت کرنے والی شمار ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے کہا: پھر تو دریافت کیا جائے گا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو جواب دیا جائے گا: فلاں عورت ہے جس نے اُس موقع پر زینت کی تھی۔

**12141 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْمُتَوَفَّى عَنْهَا تَزَيْنُ الْجَارِيَةَ، مِنْ جَوَارِدِهَا تُرْسِلُهَا فِي الْحَاجَةِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنِ الزَّيْنَةِ. وَسَأَلْتُهُ عَنِ السَّابِرِيِّ؟ قَالَ: يَشْفُ، فَكَبَّرَهُ لِلنِّسَاءِ كُلِّهِنَّ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بیوہ عورت اپنی لڑکیوں (یا کنیزوں) میں سے کسی کو آراستہ کر کے اُسے کسی کام کے سلسلہ میں بھیج سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اُس عورت کو خود زینت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ میں نے اُن سے سابری (مخصوص قسم کے باریک کپڑے) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس سے جسم ظاہر ہوتا ہے انہوں نے اسے ہر قسم کی خواتین کے لیے مکروہ قرار دیا۔

**12142 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِسْهَرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تَلْبَسُوا نِسَاءَ كُفَّاتِ الْقَبَاطِيِّ، فَإِنَّهُ إِنْ لَا يَشْفُ يَصِفُ

\*\*\* سلیمان بن مسہر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی عورتوں کو قباطی (نامی مخصوص قسم کا کپڑا) نہ پہنایا کرو کیونکہ اس سے جسم ظاہر ہوتا ہے۔

**12143 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَا يَشْفُ السَّابِرِيُّ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَتَلْبَسُ مِنْ حَسَنِ ثِيَابِ الْبَيَاضِ، فَلْنَا لَهُ: الْمَرْوِيُّ وَالْهَرَوِيُّ؟ قَالَ: فَرِيئَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سابری کپڑے میں جسم ظاہر نہیں ہوتا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ایسی عورت کو عمدہ سفید لباس پہننا چاہیے۔ ہم نے اُن سے دریافت کیا: مروی اور ہروی کپڑے

کے بارے میں کیا رائے ہے؟ (یعنی جو مرد سے بن کر آتا ہے یا ہرات سے بن کر آتا ہے) انہوں نے جواب دیا: یہ زینت شمار ہوتا ہے۔

**12144 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: لِعَطَاءٍ: شَعْرُهَا؟ قَالَ: لَا يَصْبِرُهَا مَا لَمْ

تَلْبَسَ ثِيَابَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اُس کے بالوں کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جب تک وہ (رنگین کپڑے) نہیں پہنتی اس وقت تک وہ بال نہیں سنوارے گی۔

**12145 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْفِضَّةُ يَمُوتُ

زَوْجُهَا وَهِيَ عَلَيْهَا الزَّيْنَةُ هِيَ مَا لَمْ تُحْدِثْهَا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَتَوَقَّى عَنْهَا، وَعَلَيْهَا خَلْخَالًا فِضَّةً، وَذَمْلُوجَان، وَقُلْبَان، وَقِلَاسَةٌ، وَخَوَاتِمٌ، كُلُّ ذَلِكَ فِضَّةٌ قَالَ: لَا تَنْزِعُهُ إِنْ شَاءَتْ، لَيْسَ ذَلِكَ بِزَيْنَةٍ، قُلْتُ: اللَّوْلُؤُ؟ قَالَ: زَيْنَةٌ. قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ فِي خَوَاتِمِ الْفِضَّةِ فُصُوصٌ فَيَزُورُ زَيْنَةً، أَوْ يَأْقُوتُ؟ قَالَ: فَلَا تَنْزِعُهُ إِنْ شَاءَتْ، وَإِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ ذَهَبٌ فَلْتَنْزِعْهُ إِنْ شَاءَتْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ خَاتَمًا يَسِيرًا، وَهُوَ يَكْرَهُ الذَّهَبَ لَهَا وَلِغَيْرِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب عورت کے شوہر کا انتقال ہوتا ہے تو اُس نے چاندی کی کوئی پہنی ہوئی ہوتی ہے جو زینت کے طور پر پہنی ہوئی ہوتی ہے وہ عورت اُسے بعد میں نہیں پہنتی، تو عطاء نے جواب دیا: یہ درست نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: جب اُس کے شوہر کا انتقال ہوا تھا اُس وقت اُس نے چاندی کی پازیب یا بالی یا کڑے یا ہار یا انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں یہ سب چاندی کی تھیں تو انہوں نے جواب دیا: اگر وہ چاہے گی تو اُسے نہیں اتارے گی یہ چیز زینت شمار نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: موتی؟ انہوں نے جواب دیا: یہ زینت شمار ہوتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اگر چاندی کی انگوٹھی میں فیروزہ یا یاقوت لگینے کے طور پر لگا ہوا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگر عورت چاہے گی تو اُسے نہیں اتارے گی لیکن اگر ان میں سے کسی بھی زیور میں سونا لگا ہوا ہو تو عورت اُسے اتار دے گی البتہ اگر انگوٹھی میں معمولی سا لگا ہوا ہو تو اُس کا حکم مختلف ہے۔ انہوں نے عورت کے لیے سونے کو اور دوسری عورتوں کے لیے بھی سونے کو مکروہ قرار دیا۔

**12146 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: خَلْخَالَ الذَّهَبِ تَحْتَ

الْيَقَابِ؟ قَالَ: زَيْنَةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: سونے کی پازیب جو کپڑوں کے نیچے ہوتی ہے (اُس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: یہ زینت شمار ہوتی ہے۔

**12147 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْخُرْصُ؟ قَالَ: لَا تَنْزِعْهُ، فَإِنْ كَانَ

لَيْسَ عَلَيْهَا مِنْ هَذَا شَيْءٌ حِينَ مَاتَ، فَلَا تَلْبَسُ ذَلِكَ، لِأَنَّهَا تُرِيدُ الزَّيْنَةَ حِينَئِذٍ قَالَ: قُلْتُ: فَلَادَةٌ أَوْ خِمَارَةٌ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الشَّيْءُ الْيَسِيرَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بالی کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: عورت اُسے نہیں اُتارے گی لیکن اگر ان زیورات میں سے کوئی بھی زیور اُس نے مرد کے انتقال کے وقت نہیں پہنا ہوا تھا تو پھر وہ بعد میں انہیں نہیں پہنے گی، کیونکہ اس صورت میں وہ زینت اختیار کرنے والی شمار ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: ہار اور جھومر کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تھوڑی سی چیز ہو تو حکم مختلف ہے۔

**12148 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: وَإِنْ تَوَقَّيْ عَنْهَا وَهِيَ جَارِيَةٌ قَدْ بَلَغَتِ الرِّجَالَ، وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَحْضُ، فَعَلَيْهَا مَا عَلَى الْيَتَى قَدْ حَاضَتْ مِنَ الْمَوَاعِدَةِ، وَالزَّيْنَةِ، وَالطَّيْبِ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً صَغِيرَةً لَمْ تَبْلُغْ، فَلَا يَضِيرُ أَهْلَهَا أَنْ يُزَيِّنُوهَا، أَوْ يُطَيِّبُوهَا، إِنْ شَاءَ وَابْنُ جُرَيْجٍ يَبَيِّنُ كَرْتِے هیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر شوہر کے انتقال کے وقت بیوی ایسی لڑکی تھی جو بڑی لگتی ہے اگرچہ اُسے حیض آنا شروع نہیں ہوا تھا تو اُس پر بھی وہی چیزیں لازم ہوں گی جو حیض والی عورت پر لازم ہوتی ہیں وہ زیب و زینت اختیار نہیں کرے گی، خوشبو نہیں لگائے گی، لیکن اگر وہ کسن پچی تھی جو ابھی بالغ نہیں ہوئی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر اُس کے گھر والے اُسے آراستہ کر دیتے ہیں وہ چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

**12149 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: أُمُّ الْوَلَدِ تَخْرُجُ، وَتَطْلُبُ، وَتَخْتَصِبُ، لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْمُتَوَقَّيْ عَنْهَا، إِذَا مَاتَ سَيِّدُهَا \*\*\* سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُم ولد کا آقا جب انتقال کر جائے تو وہ گھر سے باہر بھی نکل سکتی ہے، خوشبو بھی لگا سکتی ہے، خضاب بھی لگا سکتی ہے، اُس کی حیثیت بیوہ عورت کی مانند نہیں ہوتی ہے۔

### بَابُ يُعَرِّضُ الْخَاطِبُ فِي الْعِدَّةِ

باب: رشتہ دینے والے کا عدت کے دوران اشارے کنایہ میں (نکاح کا پیغام دینا)

**12150 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَقُولُ الْخَاطِبُ؟ قَالَ: "يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ بِشَيْءٍ، إِنْ لِيَ حَاجَةٌ، وَأَبْشَرِي، فَإِنَّتِ بِحَمْدِ اللَّهِ نَافِقَةً، وَتَقُولُ هِيَ: قَدْ أَسْمَعَ مَا تَقُولُ: وَلَا تَعُدُّ شَيْئًا، وَلَا تَقُولُ لَعَلَّ ذَلِكَ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نکاح کا پیغام دینے والا شخص کیسے کہے گا: انہوں نے جواب دیا: وہ اشارہ کنایہ میں ذکر کرے گا واضح طور پر ذکر نہیں کرے گا، یعنی یہ کہے گا: مجھے ضرورت ہے! تمہارے لیے خوشخبری ہے! تم الحمد للہ اچھی ہو! اور عورت یہ کہے گی: تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا، تم دوبارہ نہ دُہرائنا! البتہ عورت یہ نہیں کہے گی: شاید ایسا ہوا!

**12151 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: "إِنْ

خَيْرَ مَا تَقُولُ إِذَا ذَكَرْتَ وَخَطَبْتَ أَنْ تَقُولَ: إِنَّهَا ذَاتُ شَرَفٍ، وَإِنَّهَا ذَاتُ مِسَمٍ وَجَمَالٍ \*  
ابن میسرہ نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: طاؤس سے اُن سے کہا: جب تم (کسی عورت کے سامنے) شادی کا پیغام دینے لگو یا ذکر کرنے لگو، تو تم یہ کہو: وہ عورت شرف والی ہے! وہ حسن و جمال والی ہے!

12152 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "يَعْرِضُ نَهَا فِي خَطْبَتِهَا يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنَّكَ لَجَمِيلَةٌ، وَإِنَّ النِّسَاءَ لَيَمُنَّ حَاجَتِي، وَإِنَّكَ لَأَلِي خَيْرٍ أَنْ شَاءَ اللَّهُ" \*  
مجاہد بیان کرتے ہیں: آدمی شادی کا پیغام دیتے ہوئے اشارہ کنایہ میں ذکر کرے گا اور یہ کہے گا: اللہ کی قسم! تم بہت خوبصورت ہو! اور یا یہ کہے گا: مجھے شادی کی ضرورت ہے! یا یہ کہے گا: اگر اللہ نے چاہا، تو تم بھلائی کی طرف جاؤ گی۔

12153 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي: (أَلَا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا) (البقرة: 235) قَالَ: "يَقُولُ: إِنَّكَ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكَ لَأَلِي خَيْرٍ، وَإِنَّ النِّسَاءَ لَيَمُنَّ حَاجَتِي" \*  
مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"ماسوائے اس صورت کے کہ تم مناسب بات کہو۔"  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی یہ کہے گا: تم خوبصورت ہو! تم بھلائی کی طرف جاؤ گی! اور مجھے خواتین کی ضرورت ہے!

12154 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "يَقُولُ: إِنِّي لَا رِيْدُ التَّزْوِيجَ" \*  
مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی یہ کہے گا: میں شادی کرنا چاہتا ہوں!

12155 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "يَقُولُ: إِنِّي لَا رِيْدُ التَّزْوِيجَ" \*  
مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی یہ کہے گا: میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔

12156 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "يَقُولُ: إِنَّكَ لَجَمِيلَةٌ، إِنَّكَ لِحَسَنَاءُ، إِنَّكَ لَنَافِقَةٌ، إِنَّكَ لَأَلِي خَيْرٍ، وَنَحْوُ هَذَا." \*  
لیث نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کہے گا: تم خوبصورت ہو! تم حسین ہو! تم برکت والی ہو! تم بھلائی کی طرف جانے والی ہو! یا اس کی مانند کلمات کہے گا۔



**12157 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

\*\*\* ابن جریج نے مجاہد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**12158 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "يُعْرِضُ لَهَا: إِنِّي فِيكَ لَرَاعِبٌ، وَإِنَّكَ

لَجَمِيلَةٌ، وَإِنَّ النِّسَاءَ لَمِنْ حَاجَتِي"

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی اشارہ کنایہ میں اُس سے ذکر کرے گا: میں تم میں دلچسپی رکھتا ہوں! یا تم

خوبصورت ہو! یا مجھے خواتین (کے ساتھ) کی ضرورت ہے۔

**12159 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: (أَلَا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا) (البقرة: 235) قَالَ:

"يَقُولُ: إِنِّي فِيكَ لَرَاعِبٌ، وَإِنِّي لَا رُجُؤَ إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ نَجْتَمِعَ"

\*\*\* سفیان ثوری اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"ماسوائے اس صورت کے کہ تم مناسب سی بات کہو۔"

سفیان ثوری کہتے ہیں: آدمی یہ کہے گا: میں تم میں دلچسپی رکھتا ہوں! یا مجھے یہ امید ہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم اکٹھے ہو

جائیں گے۔

## بَابُ مَوَاعِدَةِ الْخَاطِبِ فِي الْعِدَّةِ

باب: (عورت کی) عدت کے دوران شادی کا پیغام دینے والے شخص کا وعدہ کرنا

**12160 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ يُوَاعِدَ الرَّجُلَ وَلِيَّ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ

عِلْمِهَا

\*\*\* ابن جریج نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آدمی کو عورت کے علم میں لائے بغیر عورت کے ولی کے

ساتھ ملے کر لینا چاہیے (کہ وہ اُس عورت کے ساتھ شادی کرے گا)۔

**12161 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ لَوْ وَاقَفْتُ،

وَعَاقَدْتُ، وَوَاعَدْتُ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا لِنِكَاحِهِ، ثُمَّ تَمَّتْ لَهُ، أَيْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَّغْنِي أَنَّ

ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: خَيْرٌ لَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت اپنی

عدت کے دوران آدمی کے ساتھ بیٹھا کر لیتی ہے یا عقد کر لیتی ہے یا وعدہ کر لیتی ہے کہ وہ اُس آدمی کے ساتھ نکاح کرے گی اور

پھر وہ بعد میں اس وعدے کو پورا بھی کرتی ہے تو کیا اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی جائے گی؟ انہوں نے

جواب دیا: جی نہیں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی کے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ عورت سے علیحدگی اختیار کر لے۔

**12162 - اقوال تابعین:** قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُبْتَوَّةُ تَعَاهِدُ الرَّجُلَ وَتُؤَافِقُهُ فِي عِدَّتِهَا؟ قَالَ: وَلَمْ تَعَاهِدْ قَالَ: تَقُولُ لَمْ أَعِدْكَ "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: طلاقیتہ یافتہ عورت اپنی عدت کے دوران کسی مرد کے ساتھ (شادی کرنے کا) عہد کرتی ہے یا اس کی موافقت کرتی ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: وہ عورت عہد نہیں کرے گی، انہوں نے یہ فرمایا: وہ عورت یہ کہے گی کہ میں تمہارے ساتھ وعدہ نہیں کرتی۔

**12163 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْمُبْتَوَّةِ قَالَ: تَوَاعَدُ فِي عِدَّتِهَا غَيْرَ عَهْدٍ؟ قَالَ: ذَلِكَ مَكْرُوهٌ

\*\*\* معمر نے طلاقیتہ یافتہ عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اس کا عدت کے دوران عہد کے بغیر معاہدہ کرنا مکروہ ہے۔

**12164 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: الْمُبْتَوَّةُ وَالْمَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي الْمَوَاعِدَةِ سَوَاءٌ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: طلاقیتہ یافتہ عورت یا بیوہ عورت (عدت کے دوران آگے شادی کرنے کا) وعدہ کرنے میں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

**12165 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (لَا تَوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) (البقرة: 235) قَالَ: هُوَ الَّذِي يَأْخُذُ عَلَيْهَا عَهْدًا أَوْ مِيثَاقًا أَنْ تَحْبِسَ نَفْسَهَا، وَلَا تَنْكِحَ غَيْرَهُ \*\*\* ابن ابوشیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): "تم ان کے ساتھ پوشیدہ طور پر وعدہ نہ کرو۔"

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آدمی عورت کے ساتھ عہد یا ميثاق کرے کہ وہ عورت اپنے آپ کو اس کے لیے روک کر رکھے گی اور اس کے علاوہ کسی اور کے ساتھ شادی نہیں کرے گی۔

**12166 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (لَا تَوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) (البقرة: 235) قَالَ: "يَقُولُ: إِنَّكَ لِمَنْ حَاجَتِي"

\*\*\* مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

"تم ان کے ساتھ پوشیدہ طور پر وعدہ نہ کرو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی کو یہ کہنا چاہیے کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔

**12167 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ: (لَا تُؤَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) (البقرة: 235) قَالَ: لَا يُقَاضُهَا عَلَى كَذَا وَكَذَا عَلَى أَنْ لَا تَتَزَوَّجَ غَيْرَهُ. قَالَ الشَّعْبِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: هُوَ الزَّانَا

\*\*\* سعید بن جبیر، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم اُن کے ساتھ پوشیدہ طور پر وعدہ نہ کرو“۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: وہ مرد اسے کے ساتھ یہ بات نہیں کرے گا اس شرط پر کہ وہ عورت اُس کے علاوہ کسی اور سے شادی نہ کرے۔

امام شعیبی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (یہاں آیت میں ”خفیہ وعدہ“ سے مراد) زنا کرنا ہے۔

**12168 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ: (لَا تُؤَاعِدُوهُنَّ سِرًّا)

قَالَ: هُوَ الْفَاحِشَةُ

\*\*\* حسن بصری، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تم اُن کے ساتھ خفیہ وعدہ نہ کرو“۔

حسن بصری کہتے ہیں: اس سے مراد زنا کرنا ہے۔

**12169 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: هُوَ الزَّانَا

\*\*\* ابوبکر بیان کرتے ہیں: اس سے مراد زنا کرنا ہے۔

**12170 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ كَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ "يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ: لَا

تَسْبِقْنِي نَفْسِكَ"

\*\*\* لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی عورت کی عدت کے

دوران (اُس سے) یہ کہے: تم خود کو مجھ سے آگے نہ لے جانا!

**12171 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ مَرْحَمٍ فِي قَوْلِهِ: (أَوْ

اَكُنْتُمْ) (البقرة: 235) ثُمَّ قَالَ: أَسْرَرْتُمْ

\*\*\* صحاح بن مرزاحم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”یا جسے تم چھپاتے ہو“۔

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: جسے تم پوشیدہ رکھتے ہو۔

بَابُ: (حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ) (البقرة: 235)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"یہاں تک کہ اُس کی مدت پوری ہو جائے"

بَابُ: (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ) (البقرة: 233)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"اور مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں"

12172 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ

أَجَلَهُ) (البقرة: 235) قَالَ: حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ

\*\*\* لیٹ نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"یہاں تک کہ لازمی چیز آخری حد تک پہنچ جائے۔"

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اُس کی مدت گزر جائے۔

12173 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (وَالْوَالِدَاتُ

يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ) (البقرة: 233)؟ قَالَ: إِذَا أَرَادَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تَقْصِرَ عَنْ حَوْلَيْنِ كَانَ حَقًّا عَلَى امِّهِ أَنْ تُبْلِغَهُ، وَلَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ، وَهِيَ الْمُطْلَقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا، وَيُرْوَى أَنَّهَا بَيْنَ النَّاسِ بَعْدَ أَنْ اخْتَلَفُوا فِي وَقْتِ الرِّضَاعَةِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں۔"

اس سے مراد کیا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: اگر کوئی عورت دو سال سے کم عرصہ تک دودھ پلاتی ہے تو بچہ کی ماں پر یہ بات

لازم ہوگی کہ وہ اُس مدت تک اُسے پورا کروائے، لیکن اس سے زیادہ نہیں کروا سکتی، اگر وہ عورت چاہے گی تو ایسا کر سکے گی جبکہ وہ طلاق یافتہ یا بیوہ ہو۔

یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: رضاعت کے وقت کے بارے میں بعد میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا۔

12174 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا أَرَادَ وَارَادَتِ الْوَالِدَةُ أَنْ يَفْصِلَا

وَلَدَهُمَا قَبْلَ الْحَوْلَيْنِ، فَكَانَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا بَأْسَ

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: جب مرد اور بچہ کی ماں یہ ارادہ کریں کہ وہ دو سال سے پہلے بچہ کا دودھ چھڑوا دیں تو یہ اُن

کی باہمی رضامندی اور مشورہ کے ساتھ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12175 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ

تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ) (البقرة: 233) قَالَ: يَتَشَاوَرَانِ فِيمَا دُونَ الْحَوْلَيْنِ، لَيْسَ لَهَا أَنْ تَقْطَعَ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَيْسَ لَهُ

أَنْ يَقْطِعَ إِلَّا بِإِذْنِهَا

\*\*\* مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
”اگر وہ دونوں باہمی رضامندی اور مشورہ کے ساتھ دودھ چھڑانے کا ارادہ کر لیں۔“

مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ دونوں میاں بیوی دو سال سے کم عرصہ کے بارے میں مشورہ کریں گے، عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر بچہ کا دودھ چھڑائے اور مرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ عورت کی اجازت کے بغیر بچہ کا دودھ چھڑائے۔

بَابُ: (لَا تُضَارَّ وَالِدَةُ بِوَلَدِهَا) (البقرة: 233)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”ماں کو اُس کی اولاد کے حوالے سے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا“

12176 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (لَا تُضَارَّ وَالِدَةُ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ) (البقرة: 233)؟ قَالَ: لَا تَدْعُهُ عَلَيْهِ مَضَارَّةً، وَلَا يَمْنَعُهَا إِيَّاهُ بِالَّذِي يَجِدُ  
\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”ماں کو اُس کی اولاد کے حوالے سے اور باپ کو اُس کے بچوں کے حوالے سے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا۔“

اس سے مراد کیا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: نہ تو عورت محض مرد کو نقصان پہنچانے کے لیے اسے ترک کرے گی اور نہ ہی مرد عورت کو ضرر پہنچانے کے لیے عورت کو اس سے منع کرے گا۔

12177 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (لَا تُضَارَّ وَالِدَةُ بِوَلَدِهَا) (البقرة: 233) فَتَرْمِي بِهِ عَلَى ابْنِهِ ضَرَارًا (وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ) (البقرة: 233) يَقُولُ: وَلَا الْوَالِدُ، فَيَنْتَزِعُهُ مِنْهَا ضَرَارًا، إِذَا رَضِيتَ مِنْ أَجْرِ الرِّضَاعِ بِمَا تَرْضَى بِهِ غَيْرُهَا، فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ إِذَا رَضِيتَ بِذَلِكَ  
\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”ماں کو اُس کی اولاد کے حوالے سے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا۔“

(ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”اور نہ ہی باپ کو اُس کی اولاد کے حوالے سے پہنچایا جائے گا۔“

قتادہ فرماتے ہیں: نہ ہی والد کو یعنی والد اُس عورت سے نقصان پہنچانے کے طور پر بچہ کو الگ کر دے جبکہ وہ عورت رضاعت کے اُس معاوضہ پر راضی ہو جس پر دوسری عورت راضی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں ماں بچہ کو دودھ پلانے کی زیادہ حقدار ہوگی جب وہ اس معاوضہ پر راضی ہو۔

12178 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَالَ: (لَا تُضَارَّ وَالِدَةُ بِوَلَدِهَا) (البقرة: 233) قَالَ:

فَرَمَى بِوَلَدِهَا وَلَا تَرْضِعُهُ، (وَلَا مَوْلُودٍ لَهُ) (البقرة: 233) قَالَ: "يَقُولُ: وَلَا الْوَالِدُ فَيَنْتَزِعُهُ مِنْهَا"، (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ) (البقرة: 233) يَقُولُ: وَعَلَى وَارِثِ الصَّبِيِّ مِثْلُ مَا عَلَى الْوَالِدِ، لَا يَنْتَزِعُهُ مِنْهَا، وَعَلَيْهِ بَقِيَّةُ الرِّضَاعِ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
”ماں کو اُس کی اولاد کے حوالے سے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا۔“

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: یعنی وہ عورت بچہ کو چھوڑ دے اور اُسے دودھ نہ پلائے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
”اور نہ ہی بچہ کے باپ کو۔“

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ باپ اُس بچہ کو ماں سے الگ نہیں کرے گا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
”اور وارث پر بھی اس کی مانند لازم ہے۔“

سفیان ثوری فرماتے ہیں: بچہ کے وارث پر وہی چیز لازم ہے جو اُس کے والد پر لازم ہوگی، یعنی وہ اُس بچہ کو اُس کی ماں سے الگ نہیں کرے گا اور اُس پر رضاعت کی تکمیل لازم ہوگی۔

### بَابُ: الرِّضَاعُ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَيْهِ

باب: رضاعت کا حکم اور کس کو اس پر مجبور کیا جائے گا (کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کرے)؟

12179 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ) (البقرة: 233)؟ قَالَ: وَارِثُ الْمَوْلُودِ مِثْلُ مَا ذَكَرَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”اور وارث پر اس کی مانند لازم ہے۔“

اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد پیدا ہونے والے بچہ کا وارث شخص ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو پہلے ذکر کیا گیا۔

12180 - اِتَوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُجْبَسُ وَارِثُ الْمَوْلُودِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْمَوْلُودِ مَالٌ بِأَجْرِ مُرْضِعَةٍ؟ وَإِنْ كَرِهَ الْوَارِثُ؟ قَالَ: أَفْتَدَعُهُ يَمُوتُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نومولود بچہ کے وارث کو مجبوس کر دیا جائے گا اگر مولود کا اپنا مال نہ ہو جس کے ذریعہ دودھ پلانے والی عورت کو معاوضہ دیا جاسکے خواہ وارث کو یہ بات ناپسند ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: تو کیا تم اُسے مرنے کے لیے چھوڑ دو گے!

12181 - آثَارِ صَاحِبِهِ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ،

أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَقَفَ بَيْنَ عَمِّ مَفُوسِ ابْنِ عَمِّ كَلَالَةٍ، بِالنَّفَقَةِ عَلَيْهِ مِثْلَ الْعَاقِلَةِ. فَقَالُوا: لَا مَالَ لَهُ. قَالَ: فَوْقَهُمْ بِالنَّفَقَةِ عَلَيْهِ كَهَيْئَةِ الْعَقْلِ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک بچہ کے چچا زاد بھائیوں کو بچہ کا خرچ فراہم کرنے کا پابند کیا تھا؛ جس طرح خاندان پر پابندی لازم ہوتی ہے۔ اُن چچا زاد بھائیوں نے کہا: اس بچہ کا تو کوئی مال ہی نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں پر خرچ کی فراہمی لازم قرار دی؛ جس طرح دیت کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

12182 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ

جَبَرَ رَجُلًا عَلَى رِضَاعِ ابْنِ أَخِيهِ

\*\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اپنے بھتیجے کی رضاعت (کا معاوضہ دینے) پر

مجبور کیا تھا۔

12183 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ فِي قَوْلِهِ: (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ)

(البقرة: 233) قَالَ: هُوَ عَلَى وَارِثِ الصَّبِيِّ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلصَّبِيِّ مَالٌ

\*\*\* معمر نے قتادہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری

تعالیٰ ہے:)

”اور وارث پر اس کی مانند لازم ہے۔“

قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد بچہ کا وارث ہے؛ جب بچہ کے پاس مال موجود نہ ہو (تو اُس کا وارث اُس کی رضاعت کا

معاوضہ ادا کرے گا)۔

12184 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: أَعْرَمَ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ يَرِثُ

الصَّبِيِّ أَجْرَ رِضَاعِهِ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو بچہ کی رضاعت کا معاوضہ ادا

کرنے کا پابند کیا تھا؛ وہ سب اُس بچہ کے وارث بنتے تھے۔

12185 - احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ، جَعَلَ

نَفَقَةَ صَبِيِّ مِنْ مَالِهِ، وَقَالَ لَوَارِثِهِ: "أَمَا أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ أَخَذْنَاكَ بِنَفَقَتِهِ، أَلَا تَرَى أَنَّهُ يَقُولُ: (وَعَلَى

الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ) (البقرة: 233)"

\*\*\* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن عتبہ نے ایک بچہ کا خرچ اُس بچہ کے مال میں سے قرار دیا تھا اور اُس کے

وارث سے یہ فرمایا تھا: اگر اس بچہ کا مال نہ ہوتا تو اس کا خرچ ہم تم سے وصول کرتے؛ کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا ہے:



”وارث پر اس کی مانند لازم ہے۔“

**12186** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَجْرُ رَضَاعِ الْمَوْلُودِ قَدْ مَاتَ أَبُوهُ فِي حِطِّ الْمَوْلُودِ مِنَ الْمَالِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: قَبْلَ انْقِضَاءِ الْحَوْلَيْنِ \*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: نومولود بچہ جس کا والد فوت ہو چکا ہو اُس کی رضاعت کا معاوضہ اُس بچہ کے مال میں سے وصول کیا جائے گا جو اُس بچہ کے حصہ میں آیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ دو سال گزرنے سے پہلے ہوگا۔

**12187** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ فِيهَا بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ؟ (رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ) (البقرة: 233) قَالَ: لَا، وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ (فَاتَوْهُنَّ أَجُورُهُنَّ) (الطلاق: 8): (رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ) (البقرة: 233)

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کو اس بارے میں کسی متعین چیز کا معلوم ہے؟ (جس کا ذکر اس آیت میں ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”أَنْ كَارِزُقٍ وَأَنْ كَالْبَاسِ“

انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

ابن کثیر بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تَمْ أَنْهِي أَنْ كَالْمَعَاوِضَةِ“

(ابن کثیر کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”أَنْ كَارِزُقٍ وَأَنْ كَالْبَاسِ“

**12188** - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَأَنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ) (البقرة: 233)؟ قَالَ: ”أُمُّهُ، وَغَيْرُهَا (إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ) (البقرة: 233) أَعْطَيْتُمْ“

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور اگر تم یہ ارادہ کرو کہ تم اپنی اولاد کو دودھ پلواؤ“

عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد بچہ کی ماں ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور عورت ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو تم نے دینا ہے جب وہ تم پر درود“

اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم عطا کردو۔

**12189** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَجْرُهُ فَأُمُّهُ أَحَقُّ بِهِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ أَبَتْ أُمُّهُ اسْتَوْجِرَ لَهْ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا يَرْضَعُهُ. فَإِنْ جُوبِرَ أَخْبَرَنِي،

عَنِ الصَّحَّاحِ، أَنَّهُ قَالَ: تُجْبَرُ أُمُّهُ عَلَى أَنْ تُرَضِعَهُ، فَإِنْ وَجَدُوا مَنْ يُرَضِعُهُ لَمْ تُجْبَرِ الْأُمُّ  
 \*\*\* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب اجر طے ہوگا تو بچہ کی ماں اُس کی زیادہ حقدار ہوگی۔ سفیان بیان کرتے ہیں: اگر  
 بچہ کی ماں انکار کر دیتی ہے تو بچہ کے لیے معاوضہ پر کوئی عورت حاصل کی جائے گی، اگر بچہ کے پاس مال نہیں ہوتا اور انہیں کوئی  
 ایسی عورت نہیں ملتی جو اُسے دودھ پلائے تو جو بیرونہ ضحاک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت  
 میں بچہ کی ماں کو اس پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اُس بچہ کو دودھ پلائے لیکن اگر اُن لوگوں کو وہ عورت مل جاتی ہے جو بچہ کو دودھ پلا سکے  
 تو پھر بچہ کی ماں کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔

**12190 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَائِلُهُ عَنْ رَجُلٍ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ امْرَأَتَهُ تُرَضِعُ، وَلَيْسَ  
 لَهَا مَالٌ، وَتَأْتِي أُمُّهُ أَنْ تُرَضِعَهُ قَالَ: لَا تُجْبَرُ عَلَى رَضَاعِهِ وَهُوَ عَلَى الْعَصَبَةِ. قَالَ: وَآحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى  
 الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَعَلَى أُمِّهِ بِقَدْرِ مِيرَاثِهَا مِنْهُ

\*\*\* سفیان ثوری کے بارے میں امام عبدالرزاق نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں  
 دریافت کیا جو انتقال کر جاتا ہے اور اپنی بیوی کو دودھ پلاتا ہوا چھوڑ کر مرتا ہے اُس عورت کے پاس مال نہیں ہوتا پھر بچہ کی ماں اس  
 بات سے انکار کر دیتی ہے کہ وہ بچہ کو دودھ پلائے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ایسی صورت میں بچہ کو دودھ پلانے پر اُس  
 عورت کو مجبور نہیں کیا جائے گا اور بچہ اُس کے عصبہ رشتہ داروں کے سپرد ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ محبوب یہ بات  
 ہے کہ بچہ کا خرچ اُس کے مرد اور خواتین رشتہ داروں پر ہو اور اُس کی ماں پر بھی وراثت میں اُس کے حصہ کے مطابق ہو۔

## بَابُ: طَلَاقُ الْمَرِيضِ

### باب: بیمار شخص کا طلاق دینا

**12191 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَرَّتْ  
 امْرَأَةً عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، وَكَانَ طَلَقَهَا مَرِيضًا  
 \*\*\* زہری نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی  
 اہلیہ کو اُن کی عدت گزر جانے کے بعد بھی وارث قرار دیا تھا، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو اپنی بیماری کے دوران طلاق  
 دے دی تھی۔

**12192 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ  
 الزُّبَيْرِ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ فَيُتُّهَا، ثُمَّ يَمُوتُ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: طَلَّقَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ  
 عَوْفٍ ابْنَةَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّ فَبَتَّهَا، ثُمَّ مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرَى أَنَّ  
 تَرِثُ الْمَبْتُوتَةَ. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَهِيَ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا مَرِيضًا

\*\* ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور بے طلاق دے دیتا ہے، پھر وہ شخص انتقال کر جاتا ہے اور وہ عورت ابھی عدت گزار رہی ہوتی ہے تو ابن زبیر نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) جو اصغ کلبی کی صاحبزادی تھیں، انہیں طلاق بے دیدی پھر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور وہ خاتون ابھی عدت گزار رہی تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو وارث قرار دیا۔

ابن زبیر بیان کرتے ہیں: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میرے خیال میں طلاق بے یافتہ عورت وارث نہیں بنتی ہے۔ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اُس خاتون کا یہ کہنا تھا کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنی بیماری کے دوران طلاق دی تھی (جس بیماری میں بعد میں اُن کا انتقال ہوا)۔

**12193 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، وَسَالَتْهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي وَجَعٍ، كَيْفَ تَعْتَدُ أَنْ مَاتَ؟ وَهَلْ تَرِثُهُ؟ قَالَ: قَضَى عُثْمَانُ فِي امْرَأَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا تَعْتَدُ، وَتَرِثُهُ، وَإِنَّهُ وَرِثَهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا، وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ طَاوَلَهُ وَجَعُهُ. "اسْمُ ابْنَةِ الْأَصْبَغِ: تَمَاضِرُ بِنْتُ الْأَصْبَغِ بْنِ زِيَادِ بْنِ الْحَصِينِ وَهِيَ أُمُّ أَبِي سَلَمَةَ"

\*\* ابن شہاب کے بارے میں ابن جریج نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیماری کے دوران اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے، تو اگر اُس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ عورت کون سی عدت گزارے گی (مطلقہ کے طور پر یا بیوہ کے طور پر؟) اور کیا وہ عورت اُس شخص کی وارث بنے گی؟ تو ابن شہاب نے جواب دیا: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ عورت اُن کی عدت بھی گزارے گی اور وہ اُن کی وارث بھی بنے گی، اور انہوں نے اُس خاتون کی عدت گزرنے کے بعد وارث قرار دیا تھا، اسی کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی بیماری طویل ہو گئی تھی۔

اصغ کی صاحبزادی (جو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں) اُن کا نام تماضر بنت اصغ بن زیاد بن حصین تھا، یہ ابوسلمہ کی والدہ تھیں۔

**12194 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مَرِيضًا، ثُمَّ مَاتَ فَوَرِثَهَا عُثْمَانُ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیماری کے دوران اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی، پھر اُن کا انتقال ہو گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو وارث قرار دیا۔

**12195 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ، وَرَثَ امْرَأَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، وَكَانَ طَلَّقَهَا مَرِيضًا

\*\*\* ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو اُس کی عدت گزرنے کے بعد بھی وارث قرار دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو بیماری کے دوران طلاق دی تھی۔

**12196 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ، أَخْبَرَهُ، " أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُكَيْمٍ كَانَ عِنْدَهُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ، أَحَدَاهُنَّ ابْنَةُ قَارِظٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَنَّهَا جَوَيْرِثَةٌ - وَكَانَ ذَا مَالٍ كَثِيرٍ -، خَرَجَ تَاجِرًا حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَخَذَهُ الْقَالِجُ، فَرَكِبَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَبِهِمْ نَافِعُ بْنُ طَرِيفٍ، وَإِنَّهُ طَلَّقَ اثْنَتَيْنِ مِنْهُمُ، ثُمَّ مَكَتَ بَعْدَ طَلَاغِهِمَا أَيَّاهُمَا سَتَتَيْنِ، وَإِنَّهُمَا وَرَثَاهُ، وَمَاتَ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ، وَهُوَ - أَظُنُّ وَرَثَهُمَا -، وَلَا أَظُنُّهُمَا نِكَحَتَا "**

\*\*\* عبدالرحمن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن مکمل نے انہیں بتایا کہ اُن کی تین بیویاں تھیں اُن میں سے ایک قارظ کی صاحبزادی تھی عثمان بن ابوسلیمان نامی راوی کا یہ کہنا ہے کہ اُس خاتون کا نام جویریہ تھا اور وہ صاحب بڑے مالدار تھے وہ تجارت کے لیے نکلے راستہ میں کسی جگہ اُن پر فالج کا حملہ ہوا قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ سوار ہو کر اُن کے پاس گئے اُن لوگوں میں نافع بن طریف بھی تھے اُن صاحب نے اپنی بیویوں میں سے دو کو طلاق دے دی ہوئی تھی اور پھر اُن دونوں خواتین کو طلاق دینے کے بعد دو سال گزر چکے ہوئے تھے تو وہ دونوں خواتین اُن کی وارث بنی تھیں اُن صاحب کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا تھا اور میرا خیال ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں خواتین کو وارث قرار دیا تھا اور میرا خیال ہے کہ اُن دونوں کا نکاح نہیں ہوا تھا۔

**12197 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ امْرَأَةَ ابْنِ مُكَيْمٍ وَرَثَتَهَا عُثْمَانُ بَعْدَ مَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا "**

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ابن مکمل کی بیوی کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کی عدت گزرنے کے بعد بھی وارث قرار دیا تھا۔

**12198 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، لَمَّا أُمِرَ بِيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يَقْتَلَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَوْرَثَةً**

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب یزید بن عبداللہ کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ انہیں قتل کر دیا جائے تو انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو وہ خاتون اُن کی وارث بنی تھی۔

**12199 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ الْبَتَّةَ مَرِيضًا، ثُمَّ يَمُوتُ مِنْ وَجَعِهِ ذَلِكَ قَالَ: تَرِثُهُ، وَإِنْ انْقَضَتِ الْعِدَّةُ إِذَا مَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ، وَلَمْ تُنْكَحْ**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص بیماری کے عالم میں طلاق بتہ دے دیتا ہے اور پھر اُسی بیماری کے دوران اُس کا انتقال ہو جاتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: وہ عورت اُس کی وارث بنے گی خواہ اُس عورت کی

عدت گزر چکی ہو بشرطیکہ اُس آدمی کا انتقال اُسی بیماری کے دوران ہوا ہو اور عورت نے آگے دوسری شادی نہ کر لی ہو۔

**12200 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سَمْعٍ ، الْحَسَنَ يَقُولُ: تَرِثُهُ، وَإِنْ انْقَضَتِ الْعِدَّةُ

إِذَا مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذَلِكَ.

وَقَالَ الْحَسَنُ: يَتَوَارَثَانِ، إِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ. وَقَالَ غَيْرُ الْحَسَنِ: تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا

\*\*\* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ عورت اُس شخص کی وارث بنے گی اگرچہ

اُس کی عدت گزر چکی ہو بشرطیکہ اُس آدمی کا انتقال اُسی بیماری کے دوران ہوا ہو۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر اُس آدمی کا انتقال اُسی بیماری کے درمیان ہوا ہو تو وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔ جبکہ حسن بصری کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: وہ عورت تو اُس کی وارث بنے گی لیکن وہ مرد اُس کا وارث نہیں بنے گا۔

**12201 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: إِذَا

طَلَّقَهَا مَرِيضًا وَرِثَتُهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ، وَلَا يَرِثُهَا

\*\*\* ابراہیم خنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اپنی بیوی کو بیماری کے دوران طلاق

دیدے تو وہ عورت اُس کی وارث بنے گی جب تک وہ عدت گزار رہی ہے، لیکن وہ مرد اُس عورت کا وارث نہیں بنے گا۔

**12202 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: يَتَوَارَثَانِ إِنْ مَاتَ

مِنْ مَرَضِهِ ذَلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ: تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی کا اُسی بیماری کے دوران انتقال ہو جاتا ہے تو دونوں میاں بیوی ایک

دوسرے کے وارث بنیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ عورت تو اُس کی وارث بنے گی لیکن وہ مرد

اُس عورت کا وارث نہیں بنے گا۔

**12203 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا

طَلَّقَهَا فَبَتَّهَا مَرِيضًا فَانْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مرد عورت کو طلاق دے اور طلاقیتہ دیدے اور بیماری

کے دوران ایسا کرے اور پھر عورت کی عدت گزر جائے تو اب اُن دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

**12204 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، وَغَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِذَا انْقَضَتِ

الْعِدَّةُ فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* ایوب اور دیگر حضرات نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عدت گزر جائے تو اُن دونوں کے درمیان

وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

**12205 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا

مِيرَاتَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح فرماتے ہیں: جب عدت گزر جائے تو دونوں کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

**12206 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طَلَّقَهَا فَبَتَّهَا مَرِيضًا، ثُمَّ اسْتَصَحَّ

فِي عِدَّتِهَا، ثُمَّ مَرِضَ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا قَالَ: لَا مِيرَاتَ لَهَا، وَلَا يَمْلِكُ مِنْهَا فِي عِدَّتِهَا ارْتِجَاعًا، وَلَا يَرْتُهَا إِنْ مَاتَتْ فِيمَا يَجُوزُ عَلَيْهِ بَتُّهَا، وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهَا فِي مِيرَاتِهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد بیماری کے دوران عورت کو طلاق بتہ دے دیتا ہے اور پھر اُس عورت کی عدت کے دوران ہی مرد تندرست ہو جاتا ہے پھر بیمار ہوتا ہے اور عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے ہی انتقال کر جاتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اُس عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا اور نہ ہی وہ عورت کی عدت کے دوران اُس عورت سے رجوع رکھنے کا حق رکھے گا اور اگر عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ مرد عورت کا وارث بھی نہیں بنے گا۔

**12207 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَانْهَآ تَكُونُ عَلَى

أَقْصَى الْعِدَّتَيْنِ، إِنْ كَانَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا أَكْثَرَ مِنْ حَيْضِهَا أَحَدَتْ بِالْأَرْبَعَةِ وَالْعَشْرِ، وَإِنْ كَانَ الْحَيْضُ أَكْثَرَ أَحَدَتْ بِالْحَيْضِ

\*\*\* سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب مرد بیماری کے دوران اپنی بیوی کو طلاق دے دے (اور پھر انتقال کر جائے) تو عورت وہ عدت گزارے گی جو بعد میں پوری ہو۔ اگر چار ماہ دس دن کی عدت اس کی حیض والی عدت سے زیادہ ہو تو وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے گی، اگر حیض والی عدت زیادہ ہو تو وہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی۔

**12208 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: تَعْتَدُ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

\*\*\* ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: ایسی عورت چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی۔

**12209 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَحَاضَتْ

حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ صَحَّ فَطَلَّقَهَا الثَّالِثَةَ قَالَ: لَا تَرْتُهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَبَانَهَا وَهُوَ صَحِيحٌ، وَإِنْ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ وَهُوَ صَحِيحٌ، ثُمَّ مَرِضَ فَبَتَّهَا وَرَثَتُهُ

\*\*\* امام عبد الرزاق نے سفیان ثوری کا یہ بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کو بیماری کے دوران

دو طلاقیں دے دیتا ہے پھر اُس عورت کو دو مرتبہ حیض آ جاتا ہے پھر وہ شخص تندرست ہوتا ہے اور اُس عورت کو تیسری طلاق دے دیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ عورت اُس شخص کی وارث نہیں بنے گی کیونکہ جب اُس شخص نے اُس عورت کو بانہ طلاق دی تو اُس وقت وہ تندرست تھا لیکن اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو تندرست ہونے کے عالم میں دو طلاقیں دی ہوں اور پھر بیمار ہونے کے عالم میں طلاقِ بٹہ دیدے تو وہ عورت اُس کی وارث بنے گی۔

**12210 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ**

**طَلَقْتُ امْرَأَتِي مُنْذُ عَشْرِ سِنِينَ، وَلَهَا عَلَى الْفِ دَرَاهِمٌ قَالَتْ: صَدَقْتَ إِنْ كَانَ مَا أَقَرَّ لَهَا بِهِ أَكْثَرُ مِنْ مِيزَانِهَا، لَمْ تَزِدْ عَلَى الْمِيرَاثِ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ الْمِيرَاثِ لَمْ تَزِدْ عَلَيْهِ، لِأَنَّهَا رَضِيَتْ بِهِ**

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا موت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے: میں نے تو اپنی بیوی کو دس سال پہلے طلاق دے دی ہوئی تھی اور میں نے اُس کے ایک ہزار درہم بھی دینے ہیں اور عورت کہتی ہے: تم ٹھیک کہہ رہے ہو! تو مرد نے اُس عورت کے لیے جس ادائیگی کا اعتراف کیا ہے اگر تو وہ اُس عورت کے وراثت کے حصہ سے زیادہ ہو تو پھر اُس عورت کو وراثت کے حصہ سے زیادہ ادائیگی نہیں کی جائے گی لیکن اگر وہ وراثت کے حصہ سے کم ہو تو اُس عورت کو اس سے زائد ادائیگی نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ عورت اس پر اب خود راضی ہوئی ہے۔

**بَابُ: تُخْلَعُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ أَوْ تَقُولُ: لَا صَدَاقَ لَهَا**

**باب: جو عورت شوہر کی بیماری کے دوران اُس سے خلع لے لیتی ہے یا عورت یہ کہتی ہے کہ اُس کو مہر نہیں ملا (یعنی اپنے شوہر کے انتقال کے بعد ایسا کہتی ہے)**

**12211 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْأَةُ أَوْ خَيْرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا،**

**أَوْ سَأَلَتْهُ الطَّلَاقَ فِي مَرَضِهِ فَلَا مِيرَاثَ لَهَا لِأَنَّهُ جَاءَ مِنْ قِبَلِهَا**

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب عورت آدمی کی بیماری کے دوران اُس سے خلع حاصل کر لے یا مرد نے اُسے اختیار دیا ہو اور وہ خود کو اختیار کر لے یا طلاق کا مطالبہ کر دے تو ایسی صورت میں اُس عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا کیونکہ یہاں علیحدگی عورت کی طرف سے پائی جا رہی ہے۔

**12212 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِنْ اخْتَلَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا بَعْشَرَةَ آلَافٍ**

**وَهِيَ مَرِيضَةٌ، ثُمَّ تَوَقَّيْتُ، جَعَلْنَا لَهُ قَدْرَ مِيرَاثِهِ مِنْهَا، وَإِنْ كَانَ مِيرَاثُهُ أَقَلَّ أَعْطَيْنَاهُ مِيرَاثَهُ، وَإِنْ كَانَ مِيرَاثُهُ أَكْثَرَ لَمْ يَزِدْ عَلَى الْعَشْرِ، لِأَنَّهُ رَضِيَ بِهَا، وَإِنْ صَحَّتْ جَارَ لَهُ**

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر عورت اپنی بیماری کے دوران دس ہزار (درہم) کے عوض میں اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لیتی ہے اور پھر اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو ہم اُس مرد کو وراثت میں سے اُس کے حصہ کے مطابق ادائیگی کریں



گئے اگر مرد کا وراثت کا حصہ اُس سے کم ہو تو ہم اُسے وراثت کا پورا حصہ دیں گے اور اگر وراثت کا حصہ اُس سے زیادہ ہو تو ہم دس ہزار سے زیادہ ادائیگی نہیں کریں گے کیونکہ مرد خود اس پر راضی ہوا ہے اگر وہ عورت تندرست ہوتی تو مرد کے لیے یہ بات جائز ہوتی۔

**12213 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي مَرَضِهَا: كَسْتُ أَطْلُبُ زَوْجِي صَدَاقًا ثُمَّ مَاتَتْ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: تُصَدَّقُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ وَالْحَكَمُ: لَا تُصَدَّقُ

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کی بیوی اپنی بیماری کے دوران اُس سے یہ کہتی ہے: میں اپنے شوہر سے مہر کا مطالبہ نہیں کروں گی! پھر اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: امام شععی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو مہر دیا جائے گا جبکہ ابراہیم خنی اور حکم بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کو مہر نہیں دیا جائے گا۔

**12214 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا بَرَّاتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا مِنْ صَدَاقِهَا وَهِيَ مَرِيضَةٌ لَمْ يَحْزَ. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْهُ  
\*\*\* جابر نامی راوی نے امام شععی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت اپنے شوہر کو بیماری کے دوران مہر سے بری الذمہ قرار دے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

محمد بن یحییٰ نے بھی اُن کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

**بَابُ: تَقُولُ: طَلَّقْنِي وَهُوَ مَرِيضٌ وَتَقُولُ الْوَرَثَةُ: صَحِيحٌ**

**باب: عورت یہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے اپنی بیماری کے دوران مجھے طلاق دے دی تھی اور ورثاء یہ کہتے ہیں: اُس نے تندرستی کے دوران دی تھی**

**12215 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَمُوتُ فَتَقُولُ: طَلَّقْنِي وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ أَهْلُهُ: بَلْ طَلَّقَكَ صَحِيحًا. عَلَى مِنَ الْبَيِّنَةِ؟ قَالَ: "الْقَوْلُ قَوْلُهَا: إِلَّا أَنْ يَأْتُواهُمْ بِالْبَيِّنَةِ أَنَّهُ طَلَّقَهَا وَهُوَ صَحِيحٌ"

\*\*\* سفیان ثوری ایسی عورت کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں جس کا شوہر اُسے تین طلاقیں دے دیتا ہے اور پھر انتقال کر جاتا ہے تو عورت یہ کہتی ہے کہ مرد نے بیماری کے دوران مجھے طلاق دی تھی اور مرد کے اہل خانہ یہ کہتے ہیں کہ اُس نے تندرستی کے عالم میں تمہیں طلاق دے دی تو ثبوت فراہم کرنا کس پر لازم ہوگا؟ سفیان ثوری نے جواب دیا: اس بارے میں عورت کا قول معتبر ہوگا البتہ اگر مرد کے رشتہ دار اس بارے میں ثبوت پیش کر دیتے ہیں کہ مرد نے تندرستی کے دوران اُس عورت کو طلاق دے دی تھی (تو حکم مختلف ہوگا)۔

**12216 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

طَلَّقَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ نِسَاءَهُ وَقَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ نِسَائِهِ، - قَالَ: فِي خِلَافَةِ عُمَرَ - فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرُ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ، وَقَسَمْتَ مَالَكَ بَيْنَ نِسَائِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ فِيمَا يَسْرِقُ مِنَ السَّمْعِ سَمِعَ بِمَوْتِكَ، فَأَلْقَاهُ فِي نَفْسِكَ، فَلَعَلَّكَ أَنْ لَا تَمُوتَ إِلَّا قَلِيلًا، وَإِنَّمَا اللَّهُ لَتُنْ لَمْ تُرَاجِعْ نِسَاءَكَ، وَتُرْجِعَ فِي مَالِكَ، لَأُورِثَنَّ مِنْكَ إِذَا مِتُّ، ثُمَّ لَأَمُرَنَّ بِقَبْرِكَ فَلْيُرْجَمَنَّ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رُغَالٍ - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَبُو رُغَالٍ أَبُو ثَقِيفٍ قَالَ: فَرَاغَ نِسَاءَهُ وَرَاجَعَ مَالَهُ. " قَالَ نَافِعٌ: فَمَا مَكَتَ إِلَّا سَبْعًا حَتَّى مَاتَ

\*\*\* سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: غیلان بن سلمہ ثقفی نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی اور اپنا مال اپنے بچوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے اور اپنا مال اپنے بچوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے! انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیطان نے چوری چھپے یہ بات سن لی ہے کہ تم مرنے والے ہو اور پھر آ کر یہ بات تمہارے دل میں ڈال دی ہے تو اب تم تھوڑا سا ہی زندہ رہے گا اللہ کی قسم! اگر تم نے اپنی بیویوں سے رجوع نہ کیا اور اپنا مال (اپنے بچوں سے) واپس نہ لیا تو میں اُن عورتوں کو تمہارے مرنے کے بعد تمہارا وارث قرار دوں گا اور پھر تمہاری قبر کے بارے میں ہدایت کروں گا تو اُس کو یوں سنگسار کیا جائے گا جس طرح ابورغال کی قبر کو سنگسار کیا گیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابورغال ثقیف قبیلہ کا جد امجد تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُس شخص نے اپنی بیویوں سے رجوع کر لیا اور اپنا مال واپس لے لیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: اُس کے ایک ہفتہ بعد ہی اُن صاحب کا انتقال ہو گیا۔

## بَابُ: الْمَرِيضُ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ

باب: بیمار شخص کا باکرہ بیوی کو طلاق دینا

12217 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کی رخصتی سے پہلے ہی اُسے طلاق دے دیتا ہے اور وہ اُس وقت بیمار ہوتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا البتہ اُسے وراثت میں حصہ نہیں ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم نہیں ہوگی۔

12218 - اقوال تابعين: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّخَعِيِّ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا

✽ ✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی اور عمر بن عبد العزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا، ایسی عورت کو وراثت میں حصہ بھی نہیں ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم نہیں ہوگی۔

**12219 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَصَدَّقُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ إِلَى عِدِّي فِي رَجُلٍ طَلَّقَ مَرِيضًا، وَلَمْ يَجْمَعْ وَقَدْ فَرَضَ الصَّدَاقُ فَإِنَّ لَهَا شَطْرَهُ. وَإِنَّمَا أَخَذَهَا مِنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے عدی کو ایسی شخص کے بارے میں خط لکھا تھا: جس نے بیماری کے دوران طلاق دے دی تھی اور اُس نے (اپنی بیوی کی رخصتی نہیں کروائی تھی) لیکن مہر مقرر کر دیا ہوا تھا (تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا: کہ اُس عورت کو نصف مہر ملے گا۔ انہوں نے یہ مسئلہ سلیمان بن یسار سے حاصل کیا تھا۔

**12220 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا مِيرَاثَ لِلتَّيِّ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا إِذَا طَلَّقَهَا مَرِيضًا، وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ. قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ مِثْلُ ذَلِكَ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ وَبِهِ أَخَذُوا

✽ ✽ ابن ابولیلی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا، جس کی رخصتی نہ ہوئی ہو اور شوہر نے اپنی بیماری کے دوران اُسے طلاق دے دی ہو، ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

امام عبد الرزاق فرماتے ہیں: لوگوں کا بھی اسی پر عمل ہے اور میں اس کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

**12221 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَهَا صَدَاقُهَا تَامًّا، وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ

✽ ✽ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا، اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی۔

**12222 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ لَهَا إِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ إِنْ مَاتَ مِنْ وَجْهِهِ ذَلِكَ، مَا لَمْ تُنْكَحْ

✽ ✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو صرف نصف مہر ملے گا اور اُسے وراثت میں حصہ بھی ملے گا اگر شوہر کا انتقال اسی صورت میں ہوا ہو، جبکہ اُس عورت نے آگے نکاح نہ کیا ہو۔

**12223 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا الشَّعْنَاءِ قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَلَا

مِيرَات لَهَا، وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا

\*\*\* قنادہ بیان کرتے ہیں: ابو شعثاء فرماتے ہیں: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا اور ایسی عورت کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا، اور اس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم نہیں ہوگی۔

### بَابُ: مُتْعَةُ الْمُطَلَّاقَةِ

باب: طلاق یافتہ عورت کو دیئے جانے والے ساز و سامان کا حکم

12224 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّاقَةٍ مُتْعَةٌ،

إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، وَقَدْ فُرِضَ لَهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَا مُتْعَةَ لَهَا

\*\*\* نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا ماسوائے اُس عورت کے جس کی رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی گئی ہو اور اُس کا مہر مقرر کیا گیا ہو، تو اُسے نصف مہر ملے گا، ساز و سامان نہیں ملے گا۔

12225 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّاقَةٍ مَتَاعٌ

إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، وَقَدْ فُرِضَ لَهَا، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، لَا مُتْعَةَ لَهَا.

\*\*\* نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان (کپڑے وغیرہ) دیئے جائیں گے ماسوائے اُس عورت کے جسے رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی گئی ہو اور اُس کا مہر مقرر کر دیا گیا ہو، تو اُسے صرف نصف مہر ملے گا، اُس کے ساتھ ساز و سامان نہیں ملے گا۔

12226 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

\*\*\* معمر نے ایوب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

12227 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مُتْعَةَ لَهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا، اُسے ساز و سامان نہیں ملے گا۔

12228 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَنَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ،

وَلَا مُتْعَةَ لَهَا

\*\*\* قنادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا، اُسے ساز و سامان نہیں ملے گا۔

12229 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ

يَدْخُلْ بِهَا، وَقَدْ فُرِضَ لَهَا قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَا مُتْعَةَ

\*\*\* امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو طلاق دے

دیتا ہے حالانکہ اُس نے اُس عورت کی رخصتی نہیں کروائی تھی البتہ اُس نے اُس عورت کے لیے مہر مقرر کر دیا تھا تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا، اُسے ساز و سامان نہیں ملے گا۔

**12230 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَافِظَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الذِّي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَقَدْ فَرَضَ لَهَا قَالَ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَلَا مُتْعَةٌ لَهَا، فَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ، فَلَهَا الْمُتْعَةُ، وَلَا صَدَاقُ لَهَا

\*\*\* امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اُس نے اُس کی رخصتی نہیں کروائی ہوتی البتہ مہر مقرر کر دیا ہوتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا، اُسے ساز و سامان نہیں ملے گا، اگر مرد نے مہر مقرر کرنے سے پہلے عورت کو طلاق دے دی تو ایسی عورت کو ساز و سامان ملے گا، اُسے مہر نہیں ملے گا۔

**12231 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، فَلَهَا الْمُتْعَةُ، وَلَا صَدَاقُ لَهَا.

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد نے عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو اور اُس کا مہر نہ مقرر کیا ہو تو ایسی عورت کو ساز و سامان ملے گا، اُسے مہر نہیں ملے گا۔

**12232 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ: لَهَا النِّصْفُ

\*\*\* حکم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا۔

**12233 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الَّتِي قَدْ فَرَضَ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: لَيْسَ لَهَا إِلَّا النِّصْفُ

\*\*\* ابن ابی لیلیٰ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا مہر مقرر کیا گیا ہو لیکن اُس کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت کو صرف نصف مہر ملے گا۔

**12234 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ، إِلَّا الَّتِي طَلَّقَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَهَا النِّصْفُ، وَلَا مَتَاعُ لَهَا

\*\*\* حمید اعرج نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر طلاق یافتہ کو ساز و سامان ملے گا، سوائے اُس عورت کے جسے رخصتی سے پہلے طلاق دے دی گئی ہو ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا، اُسے ساز و سامان نہیں ملے گا۔

**12235 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِي لَمْ

يَدْخُلُ بِهَا مُتْعَةٌ

\*\*\* ابن ابونعیم نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ طلاق یافتہ عورت جس کی رخصتی نہ ہوئی ہو اُسے ساز و سامان ملے گا۔

**12236 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ

شُرَيْحًا: جَبَرَ رَجُلًا فِي الْمُطَلَّاقَةِ الَّتِي لَمْ يَفْرِضْ لَهَا رَوْحَهَا عَلَى الْمَتَاعِ

\*\*\* زید بن حارث بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے ایک آدمی کو مجبور کیا کہ وہ ایسی طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دے جس کے شوہر نے اُس کے لیے مہر مقرر نہیں کیا تھا۔

**12237 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: تُجْبَرُ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَدَاقِ نِسَائِهَا

\*\*\* سفیان ثوری نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو مہر مثل کا نصف دیا جائے گا۔

**12238 - اقوال تابعین:** مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّاقَةٍ مُتْعَةٌ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا۔

**12239 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: الْمُتْعَةُ لِلَّتِي قَدْ جُمِعَتْ، وَالَّتِي لَمْ

تُجْمَعَ سَوَاءٌ يَقُولُ: لَهَا الْمُتْعَةُ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ساز و سامان ایسی عورت کو دیا جاتا ہے جس کی رخصتی ہو گئی ہو اور جس کی رخصتی نہ ہوئی

ہو اُس بارے میں دونوں کا حکم برابر ہے وہ یہ فرماتے ہیں: خواتین کو ساز و سامان ملے گا۔

**12240 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّاقَةٍ مُتْعَةٌ.

وَذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ

\*\*\* معمر نے ایوب کے حوالے سے ابو قلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا

انہوں نے یہ بات ابو قلابہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

**12241 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: لِكُلِّ مُطَلَّاقَةٍ مُتْعَةٌ

\*\*\* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان کیا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا۔

**12242 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ

يَقُولُ: لِرَجُلٍ طَلَّقَ مَتَّعَ فَلَمْ أَدْرِ مَا رَدَّ عَلَيْهِ قَالَ: فَسَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ: لَا تَأْبَى أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ، لَا تَأْبَى أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

\*\*\* ابن سیرین قاضی شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: جس نے طلاق دی تھی

اور ساز و سامان دیا تھا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اُسے کیا جواب دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے قاضی شریح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تم اس بات سے انکار نہ کرو کہ تم پر ہیز گاروں میں سے ہو جاؤ اور تم اس بات سے انکار نہ کرو کہ تم بھلائی کرنے

والوں میں سے ہو جاؤ۔

**12243 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مُتَعَبَانِ أَحَدَاهُمَا يَقْضَىٰ بِهَا السُّلْطَانُ، وَالْأُخْرَىٰ حَقٌّ مِنَ الْمُتَقِينِ، مَنْ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ وَيَذْخُلَ، فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ بِالْمُتْعَةِ لِأَنَّهُ لَا صَدَاقَ عَلَيْهِ، وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ مَا يَذْخُلُ وَيَفْرِضُ، فَالْمُتْعَةُ حَقٌّ عَلَيْهِ.

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: دو قسم کا ساز و سامان ہوتا ہے اُن میں سے ایک کی ادائیگی حاکم وقت کرتا ہے اور دوسرے کی ادائیگی پر ہیہ زگار لوگوں کا حق ہے جو شخص مہر مقرر کرنے سے پہلے اور رخصتی کرنے سے پہلے عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو اُس شخص سے ساز و سامان لیا جائے گا کیونکہ ایسے شخص پر مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی اور جو شخص رخصتی کروانے کے بعد اور مہر مقرر کرنے کے بعد طلاق دیتا ہے تو اُس پر بھی ساز و سامان دینا لازم ہے۔

**12244 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

\*\*\* ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

**12245 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ مُتْعَةٌ حَتَّى تَنْقُضِيَ الْعِدَّةَ، فَإِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ مَتَّعَ مَكَانَهُ

\*\*\* عمرو نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد رجوع کرنے کا حق رکھتا ہو تو اُس پر ساز و سامان دینا اُس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک عورت کی عدت نہیں گزر جاتی، لیکن اگر وہ رجوع کا حق نہ رکھتا ہو تو پھر وہ اُسی وقت ساز و سامان دیدے گا۔

### بَابُ: مُتْعَةُ الْمُخْتَلَعَةِ

باب: خلع حاصل کرنے والی عورت کو ساز و سامان دینا

**12246 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ امْرَأَةٍ افْتَلَتْتْ نَفْسَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَلَهَا الْمُتْعَةُ وَهُوَ فَعَلَ ذَلِكَ. وَعَمْرُو، قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ مَلَكَهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا، أَوْ خَيْرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، أَوْ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ، أَوْ طَلَّقَهَا أَنْ لَا يَفْعَلَ شَيْئًا، ثُمَّ فَعَلَهُ أَوْ جَاءَهُ عَمْدًا فَإِنَّ لَهَا الْمُتْعَةَ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر وہ عورت جو اپنے آپ کو شوہر سے علیحدہ کر دیتی ہے اُسے ساز و سامان ملے گا اور مرد ایسا کرے گا۔ عمرو کہتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر مرد عورت کو (طلاق دینے کا) مالک بنا دیتی ہے اور عورت خود کو طلاق دے دیتی ہے یا مرد عورت کو اختیار دیتا ہے اور عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے یا اُس سے خلع حاصل کر لیتی ہے یا مرد عورت کو اس بات پر طلاق دیتا ہے کہ وہ کچھ نہیں کرے گا اور پھر وہ ایسا کر لیتا ہے یا جان بوجھ کر اُس کے پاس آ جاتا ہے تو ایسی عورت کو ساز و سامان ملے گا۔

**12247 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ: لِلْمُطَلَّغَةِ وَالْمُخْتَلَعَةِ الْمُتْعَةُ.



\*\*\* حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاق یافتہ عورت کو اور خلع حاصل کرنے والی عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا۔

**12248 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مَرْجَمٍ مِثْلَهُ

\*\*\* اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے حوالے سے ضحاک بن مرجم کے بارے میں منقول ہے۔

**12249 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ قَالَ: لِلْمُخْتَلِعَةِ الْمَتَاعُ،

وَلَا يُكْرَهُ الرَّجُلُ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا، البتہ آدمی کو اس پر مجبور نہیں

کیا جائے گا۔

**12250 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لِلْمُخْتَلِعَةِ مُتْعَةٌ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: خلع حاصل کرنے والی عورت کو ساز و سامان ملے گا۔

### بَابُ: وَقْتُ الْمُتْعَةِ

#### باب: ساز و سامان کی ادائیگی کا وقت

**12251 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " لَا أَعْلَمُ لِلْمُتْعَةِ وَقْتًا، قَالَ اللَّهُ عَزَّ

وَجَلَّ: (عَلَى الْمُوسِعِ قَدْرُهُ) (البقرة: 236) وَقَدْ مَتَّعَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ بَغْلَامٍ "

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھے ساز و سامان کے بارے میں کسی تعین کا علم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا ہے:

"خوشحال شخص پر اس کی حیثیت کے مطابق لازم ہوگا۔"

عبید اللہ بن عدی نے ایک "غلام" ساز و سامان کے طور پر دیا تھا۔

**12252 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الْمُطَلِّقَ، كَانَ يُمَتَّعُ

بِالْخَادِمِ وَالْحَلَةِ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ مِثْلَهُ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: طلاق دینے والا شخص (اپنی بیوی کو ساز و سامان

کے طور پر) ایک خادم اور حلہ دے گا۔

ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**12253 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ،

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ

\*\* سعید بن جبیر نے سعد بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دی تو اُسے ساز و سامان کے طور پر ایک خادم بھی دیا۔

**12254 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بَجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِ: فَتَمَنَّا ثَمَانُونَ دِينَارًا

\*\* سفیان ثوری اور ابن جریج نے سعد بن ابراہیم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک سیاہ فام کنیز دی تھی۔

ابن جریج نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس کی قیمت اتنی دینار تھی۔

**12255 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَدْنَى مَا أَرَاهُ يَجْزِي مِنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا، أَوْ مَا أَشَبَّهَا

\*\* موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: خواتین کو ساز و سامان کے طور پر دی جانے والی چیزوں میں میرے نزدیک کم از کم تیس درہم یا اس کے برابر کی کوئی چیز کفایت کرے گی۔

**12256 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "كَانَ يُمْتَعُ بِالْخَادِمِ، أَوِ النَّفَقَةِ، وَالْكَسْوَةِ، وَمَتَعَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِمَالٍ - أَحْسَبُهُ قَالَ: عَشْرَةَ آلَافٍ - يَعْنِي دِرْهَمٍ -

\*\* ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی خاتون کو خادم یا خرچ یا لباس فراہم کیا جائے گا (ایسی صورت حال میں) حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے دس ہزار درہم دیئے تھے۔

**12257 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ أَبِيهِ قَالَ: "مَتَعَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ امْرَأَتَيْنِ بَعِشْرَيْنِ أَلْفٍ وَرِزْقًا مِنْ عَسَلٍ، فَقَالَتْ إِحْدَاهُمَا: فَأَرَاهَا جُعْفِيَّةً، مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ"

\*\* حسن بن سعد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنی دو بیویوں کو بیس ہزار (درہم) اور شہد کے مشکیزے دیئے تھے تو ان میں سے ایک خاتون نے یہ کہا تھا: میرا خیال ہے یہ وہ خاتون تھی جو جعفیہ تھیں، کہ جدا ہونے والے محبوب کی طرف سے یہ تھوڑا سا ساز و سامان ہے (یعنی یہ اُن کا بدل نہیں بن سکتا)۔

**12258 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ شُرَيْحًا مَتَعَ بِخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

\*\* جابر نامی راوی امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: قاضی شریح نے پانچ سو درہم ساز و سامان کے طور پر دلوائے تھے۔

**12259 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ: مَتَعَ بِثَلَاثِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

\*\*\* منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اسود بن یزید نے ساز و سامان کے طور پر تین سو درہم دلوائے تھے۔

**12260 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ شُرَيْحًا مَتَّعَ بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَمَتَّعَ الْأَسْوَدُ بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَمَتَّعَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَمَّا أُتِيَتْ بِهَا وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَتْ: مَتَّاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ

\*\*\* ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے پانچ سو درہم دلوائے تھے اور اسود نے تین سو درہم دلوائے تھے جبکہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بیس ہزار درہم ادا کیے تھے جب یہ چیزیں اُس خاتون کے پاس لائی گئیں (جنہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے طلاق دی تھی) اور اُس خاتون کے سامنے رکھی گئیں تو اُس نے جواب دیا: جدا ہونے والے محبوب کی طرف سے یہ تھوڑا سا ساز و سامان ہے (یعنی یہ ساز و سامان اُن کا بدل نہیں ہو سکتا)۔

**12261 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ ابْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّي مُوسِعٌ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَدْرِي قَالَ: تُعْطَى كَذَا، وَتَكْسُو كَذَا. فَحَسَبْنَا ذَلِكَ قَوْلَ جَدِّنَا ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا

\*\*\* محمد بن عجلان نے ابان بن معاویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: اُس نے کہا: میں خوشحال شخص ہوں تو آپ میری حیثیت کے بارے میں مجھے بتائیے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اتنا کچھ دے دو اور اس طرح کا لباس دے دو۔ جب ہم نے اُس کا حساب لگایا تو اُس کی قیمت تیس درہم بنتی تھی۔

**12262 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: مَتَّعَ أَبِي بِخَادِمٍ

\*\*\* ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ایک خادم سامان کے طور پر دیا تھا۔

**12263 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْمُتَعَةُ جَلْبَابٌ وَدِرْعٌ وَخِمَارٌ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سامان میں بڑی چادر، قمیص اور اوڑھنی ہوگی۔

**بَابُ: هَلْ لِلذِّمِّيَّةِ وَالْمَمْلُوكَةِ مُتْعَةٌ**

**باب: کیا ذمی عورت یا کنیز کو (طلاق ملنے پر) ساز و سامان دیا جائے گا؟**

**وَبَابُ الْمُوهَبَاتِ**

**باب: ہبہ کی ہوئی چیز کا حکم**

**12264 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، قَالَ: الْمَمْلُوكَةُ ..... وَالنَّصْرَانِيَّةُ ..... إِذَا

طَلَّقَتْ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: کنیز عیسائی عورت (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نقل نہیں ہو پائے) جب انہیں طلاق دی گئی ہو۔

**12265 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتِهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَهَبَتْ امْرَأَةٌ لَهُ نَفْسَهَا فَلَمْ يَنْكِحْهَا، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ فَعَلَ يَسْتَنْكِحُهَا أَيْكُونُ ذَلِكَ بَغَيْرِ صَدَاقٍ؟ قَالَ: فِيمَا إِذَا خُلِصَ، وَأَقُولُ: أَفَلَيْسَ فِي نِكَاحِهَا مَا قَدْ عَلِمْتُ "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کو کسی خاتون نے شادی کی پیشکش کی تھی؟ تو عطاء نے جواب دیا: ایک خاتون نے اپنا آپ نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کیا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ نے اُس کے ساتھ شادی نہیں کی تھی اور یہ حق صرف نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ اُس کے ساتھ نکاح کر لیتے تو کیا یہ مہر کے بغیر ہوتا؟ انہوں نے جواب دیا: اُس چیز میں جب وہ خالص ہواور میں یہ کہتا ہوں کہ کیا اُس کے نکاح میں وہ چیز نہیں ہوگی جس کو تم جانتے ہو۔

**12266 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وَهَبَتْ مَيْمُونَةُ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ذات نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کی تھی۔

**12267 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْمٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے اپنا آپ نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کیا تھا۔

**12268 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ خَوْلَةَ ابْنَةَ حَكِيمِ بْنِ الْأَوْقَصِ، مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، كَانَتْ مِنَ اللَّائِي وَهَبَتْ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. \*\*\* ہشام بن عروہ عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنو سلیم سے تھا یہ ان خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے اپنا آپ نبی اکرم ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا۔

**12269 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّهُ

قَبِلَهَا

\*\*\* معمر نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے یہ روایت نہیں سنی: نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو (یعنی خولہ بنت حکیم کو) قبول کیا تھا۔

**12270 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "لَا تَحِلُّ الْهَبَةُ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ) (الاحزاب: 50)"  
 \*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی ہبہ جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مؤمنوں کو چھوڑ کر یہ صرف تمہارے لیے ہے۔"  
**12271 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ الْهَبَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\* جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے بعد اور کسی کے لیے ہبہ جائز نہیں ہے۔  
**12272 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، وَرَجُلَيْنِ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا: لَا تَحِلُّ الْهَبَةُ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَزَوَّجَهَا عَلَى سَوَاطِلَ لَحَلَّتْ  
 \*\* ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب اور ان کے ہمراہ دو اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے بعد ہبہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے اگر مرد عورت کے ساتھ کسی کوڑے کے مہر ہونے کی شرط پر شادی کر لیتا ہے تو وہ عورت حلال ہو جائے گی (یعنی ایسا کرنا درست ہوگا)۔

**12273 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، إِذْ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَشَرَ بِجَارِيَةٍ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: هَبْهَا لِي فَوَهَبَهَا لَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: لَا تَحِلُّ الْهَبَةُ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ أَصَدَقَهَا سَوَاطِلَ لَحَلَّتْ لَهُ

\*\* یزید بن عبید اللہ بن قسیط بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیب کے پاس موجود تھا ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو حاضرین میں سے ایک شخص اُسے یہ کہتا ہے: تم اُسے مجھے ہبہ کر دو! تو وہ اُس لڑکی کو اُس شخص کو ہبہ کر دیتا ہے تو سعید بن مسیب نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے بعد اور کسی کے لیے (عورت کو) ہبہ کرنا جائز نہیں ہے اگر وہ مرد ایک کوڑا اُس لڑکی کو مہر کے طور پر دے دیتا ہے تو وہ عورت اُس کے لیے جائز ہوگی۔

**12274 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبَتْ نَفْسَهَا لَهُ قَالَ: فَصَمَتَ، ثُمَّ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، فَصَمَتَ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا قَانِمَةً مَلِيًّا - أَوْ قَالَ: هَوِيًّا - تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ وَهُوَ صَامِتٌ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ قَالَ: أَحْسَبُهُ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَوَّجْنِيهَا قَالَ: لَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: أَذْهَبَ فَالْتِمَسَ شَيْئًا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ: فَذَهَبَ. ثُمَّ رَجَعَ.

فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا غَيْرَ ثَوْبِي هَذَا اشْقَقُهُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي ثَوْبِكَ فَضْلٌ عَنْكَ، فَهَلْ تَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَاذَا؟ قَالَ: سُورَةُ كَذَا، وَكَذَا، وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَقَدْ أَمَلَكْتُكُمَا بِمَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يَمْضِي وَهِيَ تَتَّبَعُهُ

\*\*\* ابو حازم بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اُس نے اپنا آپ نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کر دیا، تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے، اُس خاتون نے دوبارہ اپنی پیشکش کی، تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُس خاتون کو دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی، اپنی پیشکش کے لیے تیار تھی اور نبی اکرم ﷺ خاموش تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک صاحب کھڑے ہوئے، میرا خیال ہے کہ اُن کا تعلق انصار سے تھا، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس میں دلچسپی نہیں ہے، تو میرے ساتھ اس کی شادی کروادیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (مہر میں دینے کے لیے) کچھ ہے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! (کچھ بھی نہیں ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور کچھ تلاش کرو، خواہ سونے کی انگوٹھی ہی ہو! راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص گیا اور پھر واپس آیا اور بولا: اللہ کی قسم! مجھے اپنے اس کپڑے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ملا، اسے میں چیر کر اپنے اور اس کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کپڑا اتنا نہیں ہے جو تمہارے لیے اضافی ہو، کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ آتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سا حصہ آتا ہے؟ اُس نے عرض کی: فلاں

حدیث: 12274: صحیح البخاری - کتاب النکاح، باب عرض البراءة نفسها على الرجل الصالح - حدیث: 4831، صحیح مسلم - کتاب النکاح، باب الصداق - حدیث: 2632، مستخرج ابی عوانة - مبتدا کتاب النکاح وما يشاكله، بیان الخبر المبیح للرجل ان يتزوج علی خاتم من حديد اذا - حدیث: 3373، صحیح ابن حبان - کتاب الحج، باب الهدی - ذکر البیان بان جواز المهر للنساء يكون علی اقل من عشرة - حدیث: 4155، موطا مالک - کتاب النکاح، باب ما جاء فی الصداق والحباء - حدیث: 1096، سنن الدارمی - ومن کتاب النکاح، باب ما يجوز ان يكون مهرًا - حدیث: 2171، سنن ابی داود - کتاب النکاح، باب فی التزویج علی العمل یعمل - حدیث: 1819، سنن ابن ماجہ - کتاب النکاح، باب صداق النساء - حدیث: 1885، السنن للنسائی - کتاب النکاح، ذکر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النکاح وازواجه - حدیث: 3166، سنن سعید بن منصور - کتاب الوصایا، باب تزویج الجارية الصغيرة - حدیث: 617، السنن الکبری للنسائی - کتاب النکاح، ذکر امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وازواجه فی النکاح - حدیث: 5163، شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب النکاح، باب التزویج علی سورة من القرآن - حدیث: 2756، مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ حدیث: 2062، سنن الدارقطنی - کتاب النکاح، باب المهر - حدیث: 3154، السنن الکبری للبیہقی - کتاب النکاح، جباع ابواب ما خص به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما ابیح له من تزویج البراءة من غیر استنبارها واذا - حدیث: 12490، مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، حدیث ابی مالک سہل بن سعد الساعدی - حدیث: 22255، مسند الشافعی - ومن کتاب الصداق والایلاء، حدیث: 1132، مسند ابی یعلی الموصلی - حدیث سہل بن سعد الساعدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 7352، المعجم الکبیر للطبرانی - من اسبه سهل، ومما اسند سهل بن سعد - هشام بن سعد عن ابی حازم، حدیث: 5615

سورت آتی ہے فلاں آتی ہے فلاں سورت اور فلاں سورت آتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے اُس کے عوض میں میں اس عورت کو تمہاری ملکیت میں دیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ شخص چلا گیا اور وہ عورت اُس کے پیچھے چلی گئی۔

**12275 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا وَهَبَتِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ بِنَيْتَةٍ فَدَخَلَ بِهَا فَلَهَا مِثْلُ صَدَاقِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا ، فَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَيَفْرِضَ فَلَهَا الْمُتْعَةُ

\*\*\* امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی عورت ثبوت کے ہمراہ (یا گواہوں کے ہمراہ) اپنا آپ کسی مرد کے لیے ہبہ کرتی ہے اور مرد اُس عورت کی رخصتی کروا لیتا ہے تو اُس عورت کو مہر مثل دیا جائے گا اور اگر مرد اُس عورت کی رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دیتا ہے اور اُس نے اُس کے لیے مہر مقرر بھی کیا تھا تو ایسی عورت کو ساز و سامان دیا جائے گا۔

### بَابُ: طَلَاقِ الْمُعْتَوَةِ

### باب: پاگل شخص کا طلاق دینا

**12276 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: كُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمُعْتَوَةِ.

\*\*\* ابواسحاق نے ایک شخص کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر دی ہوئی طلاق جائز ہوتی ہے البتہ پاگل کی دی ہوئی طلاق کا حکم مختلف ہے۔

**12277 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

\*\*\* اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے عامر بن ربیعہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**12278 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَتَادَةَ ، قَالَ: لَا يَجُوزُ لِلْأَحْمَقِ الْمُعْتَوَةِ الدَّاهِبُ الْعَقْلِ عَتَقٌ وَلَا طَلَاقٌ.

\*\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایسا احمق شخص جو پاگل ہو جس کی عقل رخصت ہو چکی ہو اُس کا غلام آزاد کرنا اور طلاق دینا واقع نہیں ہوتے ہیں۔

**12279 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ مِثْلَهُ

\*\*\* معمر نے ایوب کے حوالے سے ابو قلابہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**12280 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَجُوزُ لِأَحْمَقٍ



فَاسِدِ طَلَّاقٍ وَلَا عِتَاقٍ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: فاسد احمق (یعنی پاگل شخص) کا طلاق دینا یا غلام آزاد کرنا واقع نہیں

ہوتے ہیں۔

12281 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ

الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يَحُوزُ طَلَّاقُ الْمَعْتُوهِ وَلَا نِكَاحُهُ

\*\*\* اسماعیل بن ابون خالد نے عامر کے حوالے سے امام شعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پاگل شخص کی دی ہوئی طلاق یا کیا ہوا

نکاح درست نہیں ہوتے ہیں۔

بَابُ: الْمَجْنُونُ وَالْمُوسُوسُ

باب: جنون کا شکار شخص یا وسوسہ کا شکار شخص کا حکم

12282 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا كَانَ فِي إِفَاقَةِ

الْمَجْنُونِ مِنْ طَلَّاقٍ، أَوْ عِتَاقَةٍ، أَوْ قَذْفٍ فَهُوَ جَائِزٌ، وَمَا صَنَعَ وَهُوَ يَجُنُّ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* جابر نامی راوی نے امام شعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جنون کے شکار شخص کو جب افاقہ ہو تو اُس کی دی ہوئی طلاق یا

غلام آزاد کرنا یا کسی پر زنا کا الزام عائد کرنا یہ درست شمار ہوں گے اور جنون لاحق ہونے کے دوران جو کچھ وہ کرتا ہے اُس کی کوئی

حیثیت نہیں ہوگی۔

12283 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الْمَجْنُونُ

فَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ كَانَ يَعْقِلُ جَارَ طَلَّاقِهِ، وَالْأُحْلِفُ بِاللَّهِ مَا كَانَ يَعْقِلُ، فَإِنْ حَلَفَ وَالْأُحْلِفُ طَلَّاقُهُ، وَقَالَ فِي

الْمَجْنُونِ الَّذِي يُسْتَكْرُ يَفْتُلُ رَجُلًا: يُحْلَفُ بِاللَّهِ مَا كَانَ يَعْقِلُ، فَإِنْ حَلَفَ غَرِمَ الدِّيَّةَ، وَالْأُحْلِفُ

\*\*\* معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مجنون طلاق دیدے اور ثبوت کے ذریعہ یہ

بات ثابت ہو جائے کہ اُس وقت اُسے عقل تھی تو اُس کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی ورنہ اس بات پر اللہ کے نام کا حلف اٹھایا

جائے گا کہ اُسے اُس وقت عقل نہیں تھی اگر وہ حلف اٹھالیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی اور ایسا پاگل

شخص جس کی حرکت قابل انکار ہوتی ہے اگر وہ کسی شخص کو قتل کر دیتا ہے تو اس بات پر اللہ کے نام کا حلف اٹھایا جائے گا کہ اُس

وقت اُسے عقل نہیں تھی اگر وہ حلف اٹھالیتا ہے تو اُسے دیت کی ادائیگی کا پابند کیا جائے گا ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

12284 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَيُطَلَّقُ وَلِيُّ

الْمُوسُوسِ وَلَيْسَتْ ظَرْهُ لَعَلَّهُ يَصْحُ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: وسوسہ کا شکار ہونے والے شخص کا ولی طلاق دیدے گا اور وہ اس بات کا

انتظار کرے گا کہ شاید وہ ٹھیک ہو جائے۔

**12285 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي الْمَعْتُوهِ، وَالْمَجْنُونِ الذِّي لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ:

يُطْلَقُ عَلَيْهِ وَلِيَّتُهُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے پاگل اور مجنون کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کلام نہ کر سکتا ہو کہ اُس کا ولی اُس کی طرف سے طلاق دیدے گا۔

**12286 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ:

وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو، عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخَطَّابِ: إِذَا تَجَنَّبَ الْمُؤَسَّوسُ بِأَمْرَاتِهِ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيَّتُهُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَأْخُذُ بِذَلِكَ، نَرَى أَنَّهَا بَلِيَّتُهُ وَقَعَتْ، فَإِنْ كَانَ يَخْشَى عَلَيْهَا غُرْلَتْ وَأَنْفَقَ عَلَيْهَا مِنْ مَالِهِ

\*\*\* حبیب بن ابوثابت نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی تحریر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات پائی ہے: جب دوسوہ کا شکار شخص اپنی عورت سے الگ رہتا ہو تو اُس کا ولی اُس کی طرف سے طلاق دیدے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک آزمائش ہے جو واقع ہوئی ہے اگر اُس عورت کی طرف سے اندیشہ ہو تو وہ علیحدہ ہو جائے گی اور اُس دوسوہ کا شکار شخص کے مال میں سے اُس عورت کو خرچ فراہم کیا جائے گا۔

**12287 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يُطْلَقُ عَنْهُ وَلِيَّتُهُ وَلَتَضْبِرُ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے شخص کی طرف سے اُس کا ولی طلاق نہیں دے گا اور عورت صبر سے کام لے گی۔

**12288 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي طَبِيَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً

مَجْنُونَةً أَصَابَتْ فَاحِشَةً عَلَى عَهْدِ عُمَرُو، فَأَمَرَ عُمَرُو بِرَجْمِهَا، فَمَرَّ بِهَا عَلَى عَلِيٍّ وَالصَّبِيَّانِ يَقُولُونَ: مَجْنُونَةٌ بَنِي فُلَانٍ تُرْجَمُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَصَابَتْ فَاحِشَةً، فَأَمَرَ عُمَرُو بِرَجْمِهَا. فَقَالَ: رُدُّوْهَا فَرَدُّوْهَا فَقَامَ إِلَى عُمَرُو فَقَالَ: "أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ مَرْفُوعٌ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمُتَبَتِّلِ حَتَّى يَبْرَأَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ - أَوْ قَالَ: يَحْتَلِمَ -" قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَمَا بَالُ هَذِهِ قَالَ: فَخَلَّى سَبِيلَهَا

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک پاگل عورت نے زنا کر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اُس عورت کا گزر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جبکہ اس کے ارد گرد بچے یہ کہہ رہے تھے کہ بنو فلاں کی پاگل عورت کو سنگسار کر دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے واپس

لے جاؤ۔ لوگ اسے واپس لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سوئے ہوئے شخص سے، جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے، پاگل شخص سے جب تک وہ تندرست نہ ہو جائے اور بچے سے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں (ایسا ہی ہے)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

## بَابُ: طَلَاُقِ السَّفِيهِ

### باب: سفیہ کا طلاق دینا

**12289 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَفِيَهُ مَحْجُورٌ عَلَيْهِ قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاُقُهُ، وَلَا نِكَاحُهُ، وَلَا يَجُوزُ بَيْعُهُ \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا سفیہ شخص کے تصرف پر پابندی لگائی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: ایسے شخص کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوگی اور کیا ہوا نکاح درست نہیں ہوگا، البتہ اس کی خرید و فروخت درست ہوگی۔

**12290 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَرِيرِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ: "مَهْمَا أَقْلَتِ السُّفَهَاءُ فِي شَيْءٍ فَلَا تُقْلَهُمْ فِي ثَلَاثٍ: عِتْقٍ، وَنِكَاحٍ، وَطَلَاُقٍ"

\*\*\* عبدالکریم جری بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کندی کو خط میں لکھا کہ تم سفیہ لوگوں کے تصرف کو جن بھی چیزوں میں درست قرار دے دینا، تم تین چیزوں میں درست قرار نہ دینا: غلام آزاد کرنا، نکاح کرنا اور طلاق دینا۔

**12291 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مَاذَا أَقْلَتِ السُّفَهَاءُ، فَلَا تُقْلَهُمْ بِالطَّلَاُقِ وَالْعِتَاَقَةِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہوں نے یہ کہا تھا کہ تم سفیہ لوگوں کے تصرف کو جتنا بھی درست قرار دو، لیکن طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے میں اُسے درست قرار نہ دینا۔

## بَابُ: طَلَاُقِ الْمُبْرَسَمِ

### باب: برسام کے شکار شخص کا طلاق دینا

**12292 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ طَلَاُقِ الْمُبْرَسَمِ

قَالَ: لَا يَجُوزُ حَتَّى يَعْقِلَ

\*\*\* جابر نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے برسام زدہ شخص کے طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ اُس وقت تک درست نہیں ہوگا، جب تک اُسے عقل نہیں آ جاتی۔

**12293 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُبْرَسِمِ، وَلَا عَتَاقُهُ إِلَّا أَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَعْقِلُ حِينَئِذٍ، وَلَا حَلْفَ فَإِنْ حَلَفَ وَلَا جَارَ عَلَيْهِ

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے جبکہ ایوب نے ابو قلابہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: برسام زدہ شخص کا طلاق دینا یا اُس کا غلام آزاد کرنا درست نہیں ہوتا، البتہ اگر اُس کے خلاف گواہی دے دی جائے کہ اُس وقت اُسے عقل تھی (تو حکم مختلف ہوگا) ورنہ اُس سے حلف لیا جائے گا، اگر وہ حلف اٹھالے، تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کے خلاف فیصلہ دیا جائے گا۔

### بَابُ: طَلَاقُ الْآخَرَسِ

باب: گونگے شخص کا طلاق دینا

**12294 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْآخَرَسِ الَّذِي لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ: يُطَلِّقُ عَنْهُ

وَلَيْتُهُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے گونگے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کلام نہ کر سکتا ہو، قتادہ فرماتے ہیں: اُس کا ولی اُس کی طرف سے طلاق دیدے گا۔

**12295 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي طَلَاقِ الْآخَرَسِ وَسَأَلَتْهُ قَالَ: لَيْسَ لَهُ طَلَاقٌ إِلَّا أَنْ يَكْتَسِبَ؟ قَالَ: وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ كَتَبَ قَالَ: وَلَا يَجُوزُ بَيْنُهُ وَلَا ابْتِغَاؤُهُ

\*\*\* سفیان ثوری نے گونگے شخص کے طلاق کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا: ایسے شخص کی دی ہوئی طلاق نہیں ہوتی، البتہ اگر وہ لکھ کے دے، تو اُس کا کیا حکم ہوگا؟ اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا: اس کے حوالے سے میرے ذہن میں الجھن پائی جاتی ہے کہ اگر وہ لکھ کر بھی دیدے (تو کیا حکم ہوگا؟) البتہ سفیان ثوری نے یہ فرمایا: اُس کا کسی چیز کو فروخت کرنا یا کوئی چیز خریدنا جائز نہیں ہوگا۔

### بَابُ طَلَاقِ السَّكَرَانِ

باب: مدہوش شخص کا طلاق دینا

**12296 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكَرَانِ، إِنَّهُ لَيْسَ

كَالْمَرِيضِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ، إِنَّمَا أَتَى مَا أَتَى وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَقُولُ: مَا لَا يَصْلُحُ وَيَعْلَمُهُ"

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے کیونکہ وہ ایسے بیمار کی مانند نہیں ہے جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو وہ ایک ایسا کام کر رہا ہے جس کے بارے میں اُسے علم ہوتا ہے کہ وہ کیا کرنے لگا ہے اور اُسے یہ پتا ہوتا ہے کہ اُسے یہ کام نہیں کرنا چاہیے۔

**12297 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ:

يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكَرَانِ، وَيُجْلَدُ جَلْدًا

\*\*\* ایوب نے حسن بصری اور ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (نشہ میں) مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے اور اُسے کوڑے بھی لگائے جائیں گے۔

**12298 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَجُوزُ طَلَاقُهُ، وَيُجْلَدُ جَلْدًا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے اور اُسے کوڑے بھی لگائے جائیں گے۔

**12299 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: يَجُوزُ طَلَاقُهُ، وَعِنَاقُهُ، وَلَا يَجُوزُ

شِرَافُهُ، وَلَا بَيْعُهُ، وَلَا نِكَاحُهُ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے شخص کی دی ہوئی طلاق اور غلام آزاد کرنا درست ہوتے ہیں البتہ اُس کا خرید و فروخت کرنا درست نہیں ہوتا ہے اور نکاح کرنا بھی درست نہیں ہوتا ہے۔

**12300 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: يَجُوزُ الطَّلَاقُ لِلْسَّكَرَانِ لِأَنَّهُ

يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَقَدْ نَهَى اللَّهُ عَنْهَا، وَلَا يَجُوزُ هِبَتُهُ وَلَا صَدَقَتُهُ

\*\*\* ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: (نشہ میں) مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے کیونکہ اُس نے شراب پی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع کیا ہے، لیکن ایسے شخص کا بیہ کرنا یا صدقہ کرنا درست نہیں ہوتا۔

**12301 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَحْزَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذْ كَانَ عَامِلًا عَلَى

الْمَدِينَةِ طَلَاقَ السَّكَرَانِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَيْمَنَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ رَمْلَةً ابْنَةَ طَارِقٍ، فَأَجَازَهُ مُعَاوِيَةُ عَلَيْهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو انہوں نے نشہ میں مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق کو درست قرار دیا تھا۔

عبداللہ بن ایمن نے بتایا: ایک شخص نے اپنی بیوی رملہ بنت طارق کو طلاق دے دی تھی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُسے درست قرار دیا تھا۔

**12302 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

وَأَبِرَاهِيمَ، قَالَا: يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكَرَانِ وَعَتَقُهُ

\*\* اسماعیل بن ابوالخالد نے امام شعبی اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: نشہ میں مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق اور اس کا غلام آزاد کرنا جائز ہوتے ہیں (یعنی واقع ہو جاتے ہیں)۔

**12303 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: يَجُوزُ

طَلَاُقِ السَّكَرَانِ

\*\* ابراہیم بن محمد نے حرمہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے۔

**12304 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: طَلَاُقِ

السَّكَرَانِ جَائِزٌ

\*\* ابن ابونجیح، مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے۔

**12305 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَا اَصَابَ السَّكَرَانِ فِي سُكْرِهِ اُقِيمَ عَلَيْهِ

\*\* عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص اپنی مدہوشی کے دوران جس چیز کا

ارتکاب کرے گا، اس پر اس کی حد جاری کی جائے گی۔

**12306 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: لَيْسَ طَلَاُقِ السَّكَرَانِ

بَشَىءٍ

\*\* تیمی کے صاحبزادے نے لیث سے طائوس کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق کی

کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

**12307 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ

يَقُولُ: لَا يَجُوزُ طَلَاُقِ السَّكَرَانِ

\*\* یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق

درست نہیں ہوتی (یعنی واقع نہیں ہوتی)۔

**12308 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَنَّهُ

قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاُقِ السَّكَرَانِ وَالْمَعْتُوهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي

ذَنْبٍ

\*\* زہری نے ابان بن عثمان بن عفان کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص اور پاگل شخص کی دی ہوئی طلاق درست نہیں

ہوتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**12309 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ

\*\*\* معمر نے طاووس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی۔

**12310 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ ابْنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الدَّبَّالِ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: يَجُوزُ

طَلَاقُ السَّكْرَانِ ، فَأَمَّا نِكَاحُهُ فَلَيْتَى لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ لَا يَجُوزُ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى: يَجُوزُ نِكَاحُهُ وَطَلَاقُهُ

\*\*\* مسلم بن دیال نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدہوش شخص کی دی ہوئی طلاق درست ہوتی ہے جہاں تک اُس کے نکاح کرنے کا تعلق ہے تو مجھے نہیں معلوم شاید یہ درست نہ ہوتا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیل کہتے ہیں: ایسے شخص کا کیا ہوا نکاح یا دی ہوئی طلاق درست ہوتے ہیں۔

### بَابُ: طَلَاقِ الصَّبِيِّ

#### باب: بچے کا طلاق دینا

**12311 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَجُوزُ طَلَاقُ الْغُلَامِ إِذَا بَلَغَ أَنْ

يُصِيبَ النِّسَاءَ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: لڑکا جب اس عمر تک پہنچ جائے کہ وہ عورتوں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہو تو اُس کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی۔

**12312 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَعَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الصَّبِيِّ قَالَا: لَا

يَجُوزُ طَلَاقُهُ، وَلَا عَتَاقُهُ، وَلَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ حَتَّى يَحْتَلِمَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے اور زہری کے حوالے سے بچہ کے بارے میں نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اُس کی طلاق دینا اور اُس کا غلام آزاد کرنا درست نہیں ہوتا اور اُس پر اُس وقت تک حد جاری نہیں ہوگی جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شخص نے یہ بات بتائی ہے: اُس نے حسن بصری کو بھی زہری کے قول کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

**12313 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الشَّوَرِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: لَا

يَجُوزُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ شَيْئًا حَتَّى يَحْتَلِمَ



\*\* اسماعیل بن ابوالخالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: بچہ کی دی ہوئی طلاق اُس وقت تک درست نہیں ہوتی جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

**12314 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَ طَلَّاقَ الصَّغَارِ شَيْئًا

\*\* سفیان ثوری نے اعمش کے حوالے سے ابو معشر کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگ کس بچوں کی دی ہوئی طلاق کو کچھ بھی شمار نہیں کرتے ہیں۔

**12315 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى طَلَّاقَ الصِّبْيَانِ شَيْئًا

\*\* حکم نے یحییٰ بن جزار کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بچوں کو دی ہوئی طلاق کو کچھ بھی شمار نہیں کرتے تھے۔

**12316 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَجُوزُ عَلَى الْغُلَامِ طَلَّاقٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ

\*\* ابراہیم بن محمد نے حسین بن عبد اللہ کے حوالے سے اُن کے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: بچہ کی دی ہوئی طلاق درست نہیں ہوتی جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

## بَابُ: الَّتِي لَا تَعْلَمُ مَهْلِكَ زَوْجِهَا

باب: ایسی عورت کا حکم جسے اُس کے شوہر کے انتقال کے بارے میں پتا نہ ہو

**12317 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، قَضَيَا فِي الْمَفْقُودِ أَنَّ امْرَأَتَهُ تَتَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ وَأَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا بَعْدَ ذَلِكَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ فَإِنْ جَاءَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ خَيْرٌ بَيْنَ الصَّدَاقِ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ

\*\* زہری نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے ایسے شخص کے بارے میں جو مفقود ہو چکا ہو یہ فیصلہ دیا ہے کہ اُس کی بیوی چار ماہ تک انتظار کرے گی اُس کے بعد چار ماہ دس دن تک (عدت گزارے گی) پھر وہ شادی کر لے گی، اگر اس کے بعد اُس کا پہلا شوہر آ گیا تو اُس کے شوہر نے اُس کی ادا کی ہوئی مہر کی رقم یا اُس کی بیوی کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔

**12318 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ: قَضَيَا فِي مِيرَاثِ الْمَفْقُودِ يُقْسَمُ مِنْ يَوْمِ تَمْضِي الْأَرْبَعِ سِنَوَاتٍ عَلَى امْرَأَتِهِ، وَتَسْتَقْبِلُ

عَدَّتْهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

\*\*\* عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے انہیں بتایا: حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے مفقود شخص کی وراثت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اُس کی گمشدگی کو چار سال گزر جائیں گے تو اُس کی بیوی کو وراثت میں سے اُس کا حصہ دے دیا جائے گا اور وہ عورت چار ماہ دس دن مزید عدت گزارے گی۔

**12319 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عُمَرَ، أَمَرَ مَوْلَى الْمُغَيَّبِ عَنْهَا أَنْ يُطَلِّقَهَا

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غائب ہونے والے شخص کے ولی کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اُس کی بیوی کو طلاق دیدے۔

**12320 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْفَقِيدِ الَّذِي فَقَدَ قَالَ: دَخَلْتُ الشَّعْبَ فَاسْتَعْوَيْتُنِي الْجَنُّ، فَمَكَّثْتُ أَمْرَاتِي أَرْبَعَ سِنِينَ، ثُمَّ أَتَتْ عُمَرَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْتَبِصَ أَرْبَعَ سِنِينَ مِنْ حِينَ رَفَعْتَ أَمْرَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ دَعَا وَلِيَّهِ فَطَلَّقَ، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجْتُ فَخَيَّرَنِي عُمَرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّدَاقِ الَّذِي أَصْدَقْتُ "

\*\*\* یونس بن خباب نے مجاہد کے حوالے سے مفقود شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ (مفقود صاحب) بیان کرتے ہیں: میں گھائی کی داخل ہوا تو جنوں نے مجھے پکڑ لیا پھر میری بیوی چار سال تک ایسے ہی رہی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ جب اُس نے اپنا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تھا تو اُس کے بعد چار سال انتظار کرے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس مفقود شخص کے ولی کو بلایا تو اُس ولی نے طلاق دے دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے۔ وہ مفقود شخص بیان کرتا ہے: اُس عورت کے شادی کرنے کے بعد میں آ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ اختیار دیا کہ میں یا تو اُس عورت کو اختیار کر لوں یا مہر کی وہ رقم لے لوں (جو میں نے اُس عورت کو ادا کی تھی)۔

**12321 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: فَقَدْتُ امْرَأَةً زَوْجَهَا، فَمَكَّثْتُ أَرْبَعَ سَنَوَاتٍ، ثُمَّ ذَكَرْتُ أَمْرَهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْتَبِصَ أَرْبَعَ سِنِينَ مِنْ حِينَ رَفَعْتَ أَمْرَهَا إِلَيْهِ، فَإِنْ جَاءَ زَوْجُهَا وَلَا تَزَوَّجَتْ بَعْدَ السِّنِينَ الْأَرْبَعِ وَلَمْ تَسْمَعْ لَهُ بِذَكَرٍ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى بَابِهِ يَسْتَفْتِحُ أَوْ بَيْنَا هُوَ ذَاهِبٌ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ: قِيلَ: إِنَّ أَمْرَآتَكَ تَزَوَّجَتْ بَعْدَكَ، فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَ خَيْرُ أَمْرَاتِهِ فَأَتَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اْعْدِنِي عَلَى مَنْ غَصَصَنِي عَلَى أَهْلِي، وَحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَفَرَعَ عُمَرُ لَذَلِكَ وَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَكَيْفَ؟ فَقَالَ: ذَهَبَتْ بِيَ الْجِنُّ فَكُنْتُ أَتِيهِ فِي الْأَرْضِ، فَجِئْتُ وَقَدْ تَزَوَّجَتْ أَمْرَاتِي، رَاعِمُوا أَنْكَ أَمْرُتَهَا بِذَلِكَ. قَالَ عُمَرُ:

إِنْ شِئْتَ رَدَدْنَا إِلَيْكَ أَمْرَآتَكَ، وَإِنْ شِئْتَ رَوَّجْنَاكَ غَيْرَهَا. قَالَ: بَلَى، رَوَّجْنِي غَيْرَهَا فَجَعَلَ عُمَرُ يَسْأَلُهُ عَنِ الْجَنِّ وَهُوَ يُخْبِرُهُ

\*\*\* عبد الرحمن بن ابیہلی بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنے شوہر کو مفقود پایا، چار سال گزر گئے پھر اُس نے اپنا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی کہ جب اُس نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تھا تو اُس کے بعد وہ چار سال انتظار کرے اگر اُس کا شوہر آ گیا تو ٹھیک ہے! ورنہ چار سال گزرنے کے بعد وہ عورت شادی کر لے اس دوران اُس عورت کو اپنے شوہر کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ملے! اُس کے بعد اُس کا شوہر آ گیا، وہ ابھی دروازہ پر کھڑا ہوا تھا، دروازہ کھولنے کے لیے کہہ رہا تھا یا اپنے گھر میں جانے والا تھا کہ اُسے بتایا گیا کہ تمہاری بیوی نے تو شادی کر لی ہے! اُس نے اس بارے میں تحقیق کی تو اُسے اُس کی بیوی کی صورت حال کے بارے میں بتایا گیا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: آپ مجھے اُس شخص سے بدلہ دلوائیے جس نے میری بیوی کو غصب کروا دیا اور میرے اور اُن لوگوں کے درمیان رکاوٹ بن گیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان ہو گئے، انہوں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے (جس نے یہ جرم کیا ہے؟) اُس شخص نے جواب دیا: امیر المؤمنین! آپ ہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: مجھے جنات پکڑ کر لے گئے تھے میں اُن کی سرزمین پر چلا گیا، پھر جب میں آیا تو میری بیوی دوسری شادی کر چکی تھی لوگوں نے بتایا کہ آپ نے اُس عورت کو اس بات کا حکم دیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہاری بیوی تمہیں واپس دلوا دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو اُس کی بجائے کسی اور عورت کے ساتھ تمہاری شادی کروا دیتے ہیں۔ اُس نے کہا: ٹھیک ہے! کسی اور عورت کے ساتھ میری شادی کروادیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس سے جنات کے حالات کے بارے میں دریافت کرنے لگے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتانے لگا۔

**12322 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَرَجَ إِلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ لِيَشْهَدَ الْعِشَاءَ فَاسْتُطِيرَ، فَجَاءَتْ أَمْرَأَتُهُ إِلَى عُمَرَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَا قَوْمَهُ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ؟ فَصَدَّقُوهَا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَرَبَّصَ أَرْبَعَةَ أَحْجَجٍ، ثُمَّ آتَتْهُ بَعْدَ انْقِضَائِهِنَّ فَأَمَرَهَا فَتَرَوَّجَتْ، ثُمَّ قَدِمَ رَوْجَهَا فَصَاحَ بِعُمَرَ، فَقَالَ: أَمْرَأَتِي لَا طَلْقُ وَلَا مِثٌّ قَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَخَبِرَهُ بَيْنَ أَمْرَاتِهِ وَبَيْنَ الْمَهْرِ. وَسَأَلَهُ، فَقَالَ: ذَهَبَتْ بِي حَتَّى مِنَ الْجَنِّ كَفَّارٌ فَكُنْتُ فِيهِمْ. قَالَ: فَمَا كَانَ طَعَامُكَ فِيهِمْ؟ قَالَ: مَا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَالْفَوْلُ حَتَّى غَزَاهُمْ حَتَّى مُسْلِمُونَ فَهَزَمُوهُمْ، فَأَصَابُونِي فِي السَّبِي فَقَالُوا: مَاذَا دِينُكَ؟ فَقُلْتُ: الْإِسْلَامُ. قَالُوا: أَنْتَ عَلَى دِينِنَا إِنْ شِئْتَ مَكَثْتَ عِنْدَنَا، وَإِنْ شِئْتَ رَدَدْنَا عَلَى قَوْمِكَ، قُلْتُ: رُدُّونِي فَبَعَثُوا مَعِيَ نَفَرًا مِنْهُمْ، أَمَّا اللَّيْلُ فَيَحْدِثُونِي وَأُحْدِثُهُمْ، وَأَمَّا النَّهَارُ فَأَعْصَارُ الرِّيحِ أَتْبَعُهَا حَتَّى رُدَدْتُ عَلَيْهِمْ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَمَّا أَبُو قُرْعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ عُمَرَ سَأَلَهُ أَيْنَ كُنْتُ؟ فَقَالَ: ذَهَبَ بِي جِنٌّ كَفَّارٌ فَلَمْ يَزَلْ**

يَذُورُونَ بَنَى الْأَرْضَ حَتَّى وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فِيهِمْ مُسْلِمُونَ، فَأَخَذُونِي فَرَّدُونِي قَالَ: مَاذَا يُشَارِ كُونًا فِيهِ مِنْ طَعَامِنَا؟ قَالَ: فِيمَا لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ مِنْهَا وَفِيمَا سَقَطَ. قَالَ عُمَرُ: إِنْ اسْتَطَعْتُ، لَا يَسْقُطُ مِنِّي شَيْءٌ

\*\*\* داؤد بن ابوبند نے ایک شخص کے حوالے سے عبدالرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنے محلہ کی مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا کہ عشاء کی نماز میں شریک ہو تو اس دوران وہ غائب ہو گیا، اُس کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُن کے سامنے یہ صورت حال ذکر کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی قوم کے افراد کو بلایا اور اس بارے میں دریافت کیا، تو اُن لوگوں نے عورت کے بیان کی تصدیق کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ چار سال انتظار کرے، وہ چار سال گزرنے کے بعد دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی تو اُس نے شادی کر لی، پھر اُس کا پہلا شوہر بھی آ گیا، اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلند آواز میں پکار کر کہا: میری بیوی کو نہ تو میں نے طلاق دی اور نہ ہی میرا انتقال ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جس کا فلاں، فلاں معاملہ ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے اس کی بیوی اور مہر کے درمیان اختیار دے دو۔ پھر انہوں نے اُس سے اس بارے میں دریافت کیا، تو اُس نے بتایا کہ مجھے جنات کا ایک قبیلہ لے گیا تھا، وہ کافر تھے، میں اُن کے درمیان رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اُن کے درمیان تم کھاتے کیا تھے؟ اُس نے جواب دیا: وہ کھانا جس پر (کھاتے ہوئے انسان) اللہ کا نام ذکر نہیں کرتے ہیں، زمین پر گرا ہوا کھانا، یہاں تک کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے اُن کے ساتھ لڑائی کر کے انہیں پسپا کر دیا اور اُن لوگوں نے مجھے بھی قیدیوں میں پکڑ لیا، تو انہوں نے دریافت کیا: تمہارا دین کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: اسلام! تو اُن لوگوں نے کہا کہ تم تو ہمارے دین پر ہو! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ رہو اور اگر چاہو تو ہم تمہاری قوم میں تمہیں واپس کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا: تم لوگ مجھے واپس بھجوادو۔ تو انہوں نے میرے ساتھ کچھ لوگوں کو بھیجا، جو اُن میں سے ہی تھے، رات کے وقت میرے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے اور میں اُن کے ساتھ بات چیت کیا کرتا تھا اور دن کے وقت ہوا چلا کرتی تھی اور میں اُس کے پیچھے جاتا رہتا تھا، یہاں تک کہ میں آپ لوگوں کے پاس آ گیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: جہاں تک ابو قزحہ کا تعلق ہے: تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئے تھے؟ تو اُس نے کہا: مجھے کافر جنات لے گئے تھے، وہ مجھے لے کر پوری زمین پر گھومتے رہے، یہاں تک کہ میں ایک گھرانے میں پہنچا، وہ لوگ مسلمان تھے، انہوں نے مجھے پکڑا اور مجھے واپس کروادیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اُن لوگوں کے درمیان ہمارے کھانے میں سے کیا چیز پائی؟ تو اُس نے کہا: وہ چیز جس پر اللہ کا نام نہ ذکر کیا گیا ہو اور جو نیچے گر گئی ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھ سے ہو سکا، تو اب مجھ سے کوئی چیز نیچے نہیں گرے گی۔

**12323 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَرْأَةِ تَفْقُدَ زَوْجِهَا وَلَا تَدْرِي مَا الَّذِي أَهْلَكَهُ أَنَّهَا تَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ، ثُمَّ تَعْتَدُ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا، ثُمَّ تَنْكِحُ إِنْ بَدَأَ لَهَا

\*\*\* یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے جس کا شوہر مفقود ہو جاتا ہے اور اسے یہ پتا نہیں چل پاتا کہ وہ انتقال کر چکا ہے یا نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ عورت چار سال تک انتظار کرے گی، پھر وہ بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارے گی، پھر اس کے بعد اگر اسے مناسب لگے گا، تو وہ دوسری شادی کر لے گی۔

**12324 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: تَرَبَّصُ امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ أَرْبَعَ سِنِينَ

\*\*\* یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مفقود شخص کی بیوی چار سال تک انتظار کرے گی۔

**12325 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيدُ إِلَى الْحَجَّاجِ، أَنْ سَلْ مَنْ يَسَلُّكَ عَنِ الْمَفْقُودِ إِذَا جَاءَ وَقَدْ تَزَوَّجَتْ امْرَأَتُهُ؟ فَسَأَلَ الْحَجَّاجُ أَبَا مَلِيحٍ بِنِ اسْمَاءَ، فَقَالَ أَبُو مَلِيحٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْمَةُ بِنْتُ عَمِيرٍ الشَّيْبَانِيَّةُ، أَنَّهَا فَقَدَتْ زَوْجَهَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَلَمْ تَدْرِ أَهْلَكَ أَمْ لَا، فَتَرَبَّصَتْ أَرْبَعَ سِنِينَ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ فَبَاءَ زَوْجَهَا الْأَوَّلَ وَقَدْ تَزَوَّجَتْ قَالَتْ: فَرَكِبَ زَوْجَايَ إِلَى عُثْمَانَ فَوَجَدَاهُ مَحْصُورًا، فَسَأَلَاهُ وَذَكَرَا لَهُ أَمْرَهُمَا. فَقَالَ عُثْمَانُ: أَعْلَى هَذِهِ الْحَالِ؟ قَالَا: قَدْ وَقَعَ وَلَا بَدَّ. قَالَ عُثْمَانُ: فَخَيْرِ الْأَوَّلِ بَيْنَ أَمْرَانِهِ وَبَيْنَ صَدَاقِهَا قَالَ: فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ قِيلَ عُثْمَانُ. فَرَكِبَا بَعْدَ حَتَّى آتِيَا عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ فَسَأَلَاهُ؟ فَقَالَ: أَعْلَى هَذِهِ الْحَالِ؟ قَالَا: قَدْ كَانَ مَا تَرَى، وَلَا بَدَّ مِنَ الْقَوْلِ فِيهِ. قَالَتْ: وَأَخْبَرَاهُ بِقَضَاءِ عُثْمَانَ فَقَالَ: مَا أَرَى لَهُمَا إِلَّا مَا قَالَ عُثْمَانُ. فَاخْتَارَ الْأَوَّلَ الصَّدَاقَ. قَالَتْ: فَاعْنَتُ زَوْجِي الْأَخْرَ بِالْفَيْنِ كَانَ الصَّدَاقُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَرَدَّ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ لَهُ تَزَوَّجْنَ بَعْدَهُ وَرَدَّ أَوْلَادَهُنَّ مَعَهُنَّ، عَلِمَ أَنَّهُ قَالَ

\*\*\* معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ولید نے حجاج کو خط لکھا کہ تم اپنی طرف کے لوگوں سے مفقود شخص کے بارے میں دریافت کرو کہ جب وہ آئے اور اس کی بیوی شادی کر چکی ہو (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) حجاج نے اس بارے میں ابولیح بن اسامہ سے دریافت کیا، تو ابولیح نے جواب دیا: سہیمہ بنت عمیر شیبانیہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے ایک جنگ کے دوران اپنے شوہر کو مفقود پایا، انہیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ کیا وہ صاحب انتقال کر گئے ہیں یا نہیں؟ تو اس خاتون نے چار سال انتظار کیا، پھر اس نے شادی کر لی، پھر اس کا پہلا شوہر آ گیا، جبکہ وہ خاتون شادی کر چکی تھی، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میرے دونوں شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سوار ہو کر گئے تو انہوں نے پایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا جا چکا تھا، اُن دونوں نے حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا اور اُن کے سامنے پوری صورت حال ذکر کی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ صورت حال ہے! اُن دونوں نے کہا: جناب! یہ ہو چکا ہے اور اس کا کوئی فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہلے شوہر کو اُس کی بیوی اور اُس کی ادا کی ہوئی مہر کی رقم کے درمیان اختیار دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، تو اُن کی شہادت کے بعد یہ دونوں حضرات سوار ہو کر کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا، تو اُنہوں نے کہا: کیا یہ واقعہ ہوا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جو صورت حال ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، اس بارے میں کوئی فیصلہ دینا ضروری ہے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں ان دونوں صاحبان نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے بارے میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں ان دونوں لوگوں کے لیے وہی حکم ہوگا، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ تو پہلے شوہر نے مہر کو اختیار کر لیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے دوسرے شوہر کی دو ہزار درہم کے ساتھ مدد کی، کیونکہ پہلے شوہر کو مہر کی ادا کی جانے والی رقم چار ہزار تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو اُس کی اُمہات اولاد بھی واپس کروادی تھی، جنہوں نے اُس کے بعد شادی کر لی تھی اور اُن عورتوں کے ساتھ اُن کی اولاد کو بھی واپس کروا دیا تھا۔ اُنہیں یہ بات چل گئی تھی کہ اُنہوں نے یہ کہا ہے۔

**12326 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: إِذَا فُقِدَ

فِي الصَّفِّ تَرَبَّصْتُ سَنَةً، وَإِذَا فُقِدَ فِي غَيْرِ الصَّفِّ فَارْبَعُ سِنِينَ

\*\*\* داؤد بن ابوبند نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی جنگ کے دوران مفقود ہوا ہو، تو عورت ایک

سال تک انتظار کرے گی اور جب جنگ کے علاوہ مفقود ہوا ہو، تو چار سال تک انتظار کرے گی۔

**12327 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَتَرَبَّصُ أَرْبَعُ سَنَوَاتٍ

مِنْ يَوْمٍ تَكَلَّمُ، ثُمَّ يَطْلُقُهَا وَلِيَّهُ لِنَاخِذٍ بِالْوُقْفَى وَلَا تَمْنَعُ زَوْجَهَا تِلْكَ التَّطْلِيقَةُ إِنْ جَاءَهَا فَاخْتَارَهَا وَكَانَتِ الْبَيْتَةَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَنَعَتَهُ عِدَّةَ الْمُتَوَقَّى عَنْهَا، فَإِنْ جَاءَهَا فَاخْتَارَهَا اخْتَارَتْ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنْ اخْتَارَ صَدَاقَهَا غَرِمَتْهُ هِيَ مِنْ مَالِهَا، وَلَمْ تَعْتَدْ مِنَ الْآخِرِ قَرَّتْ عِنْدَهُ كَمَا هِيَ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت نے جس دن کلام کیا ہے، اُس دن کے بعد سے لے کر وہ چار سال

تک انتظار کرے گی، پھر اُس مرد کا ولی اُس عورت کو طلاق دیدے گا، تاکہ وہ عورت رستی کو تھام لے اور پھر یہ طلاق اُس کے شوہر کے لیے رکاوٹ نہیں بن سکے گی، اگر اُس عورت کا شوہر اُس کے پاس آتا ہے اور اُس عورت کو اختیار کر لیتا ہے اور نیت یہ ہو کہ وہ اُس سے رجوع کر لے گا، تو ایسی عورت بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارے گی، اگر اُس کا شوہر آ جاتا ہے اور اُسے اختیار کر لیتا ہے، تو وہ عورت پہلے شوہر کے پاس چلی جائے گی اور اگر وہ اُس کے مہر کو اختیار کر لیتا ہے، تو وہ عورت تاوان کے طور پر اپنے مال میں سے اس کی ادائیگی کرے گی، البتہ وہ دوسرے شوہر سے اس کی عدت نہیں گزارے گی، وہ اُس کے پاس اُسی طرح رہے گی جس طرح ہے۔



**12328 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : " يُغَرِّمُ الزَّوْجُ الصَّدَاقَ قَالَ : أَمَّا

نَحْنُ فَنَقُولُ : تُغَرِّمُهُ الْمَرْأَةُ وَهُوَ أَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ إِلَيْنَا "

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: شوہر مہر کی رقم کو تاوان کے طور پر ادا کرے گا۔

(امام عبد الرزاق کہتے ہیں:) البتہ ہم یہ کہتے ہیں: عورت تاوان کی وہ رقم ادا کرے گی اور ہمارے نزدیک پسندیدہ قول یہی

ہے۔

**12329 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُ سِنِينَ مِنْ حِينَ تَرَكَ

امْرَأَةً الْمَفْقُودَ أَمْرَهَا أَنَّهُ يُقَسِّمُ مَالَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت کے مفقود شخص کا مقدمہ پیش کرنے کے بعد چار سال گزر جائیں

گے، تو پھر اُس مفقود شخص کا مال اُس کے ورثاء کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔

**12330 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ

فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ : هِيَ امْرَأَةٌ ابْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتَّى يَأْتِيَهَا مَوْتُ ، أَوْ طَلَاقٌ

\*\*\* محمد بن عبد اللہ عزیزی نے حکم بن عتبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود شخص کی بیوی

کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ایک ایسی عورت ہے جسے آزمائش کا شکار کیا گیا ہے اُسے صبر سے کام لینا چاہیے جب تک اُس کے

پاس (اپنے شوہر کے) انتقال کی یا (اُس کی طرف سے دی جانے والی) طلاق کی اطلاع نہیں آ جاتی۔

**12331 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : تَتَرَبَّصُ حَتَّى

تَعْلَمَ أَحَىُّ هُوَ ، أَوْ مَيِّتٌ

\*\*\* سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے حکم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ عورت اُس

وقت تک انتظار کرے گی جب تک اُسے پتا نہیں چل جاتا کہ اُس کا شوہر زندہ ہے یا انتقال کر چکا ہے؟

**12332 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ : هِيَ امْرَأَةٌ

ابْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتَّى يَأْتِيَهَا مَوْتُ ، أَوْ طَلَاقٌ

\*\*\* حکم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت آزمائش میں مبتلا ہوئی ہے تو اسے صبر سے کام لینا چاہیے

جب تک اس کے پاس (اپنے شوہر کے) انتقال (یا اس کے) طلاق دینے کی اطلاع نہیں آتی۔

**12333 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : بَلَغْنِي أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَافَقَ عَلِيًّا عَلَى أَنَّهَا تَنْتَظِرُهُ

أَبَدًا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت

علی رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے کہ ایسی عورت ہمیشہ اپنے شوہر کا انتظار کرے گی۔



**12334 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: هِيَ امْرَأَةٌ ابْتُلِيَتْ

فَلْتَصْبِرُ حَتَّى يَأْتِيَهَا مَوْتُ، أَوْ طَلَاقٌ

\*\*\* امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ایک ایسی عورت ہے جسے آزمائش کا شکار کیا گیا ہے تو اُسے صبر سے کام لینا چاہیے جب تک اُس کے پاس (اپنے شوہر کے) انتقال کی یا (اُس کی طرف سے دی جانے والی) طلاق کی اطلاع نہیں آ جاتی۔

**12335 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَتَرَبَّصُ حَتَّى تَعْلَمَ أَحَى

هُوَ، أَوْ مَيِّتٌ

\*\*\* سفیان ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی عورت انتظار کرے گی جب تک اُسے یہ پتا نہیں چل جاتا کہ کیا اُس کا شوہر زندہ ہے یا انتقال کر چکا ہے؟

**باب: يَجِيءُ الْأَوَّلُ وَقَدْ مَاتَتْ**

**باب: جب پہلا شوہر آئے اور عورت کا انتقال ہو چکا ہو**

**12336 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ جَاءَ فَوْجَدَهَا قَدْ مَاتَتْ قَالَ:

مِيرَاثُهَا قَطْ. قَالَ عَطَاءٌ: هِيَ مِنْهُ، وَهُوَ مِنْهَا، إِذَا كَانَتْ نِكَاحَتْ فِي حَيَاتِهِ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد آئے اور پھر عورت کو پائے کہ اُس کا انتقال ہو چکا ہے تو اُس کی میراث کا کیا حکم ہوگا؟ عطاء فرماتے ہیں: وہ اُس کی بیوی شمار ہوگی اور وہ اُس کا شوہر شمار ہوگا جبکہ عورت کے ساتھ اُس مرد کی زندگی میں نکاح کیا جا چکا ہو۔

**12337 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: يَقُولُ: مَا قَالَ عُمَرُ: يُسْتَحْلَفُ

بِاللَّهِ أَيْ ذَلِكَ كَانَ مُخْتَارًا لَوْ وَجَدَهَا حَيَّةً، إِيَّاهَا أَوْ صَدَقَاقُهَا

\*\*\* ابن جریج نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ایسے مرد سے اللہ کے نام پر حلف لیا جائے گا کہ اگر وہ اُس عورت کو زندہ پالیتا اور اسے اختیار دیا جاتا تو وہ عورت کو اختیار کرتا یا پھر اُس کے مہر کو اختیار کرتا؟

**12338 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: إِذَا جَاءَ الْمَفْقُودُ فَوْجَدَهَا قَدْ مَاتَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَمِيرَاثُهَا لِلْأَوَّلِ دُونَ الْآخِرِ، وَلَهَا مَهْرُهَا مِنَ الْآخِرِ بِمَا اسْتَحْلَفَ مِنْهَا

\*\*\* معمر نے حسن بصری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مفقود آئے اور اپنی بیوی کو پائے کہ اُس کے دوسرے شوہر کے ہاں انتقال ہو چکا ہے تو اُس عورت کی وراثت دوسرے شوہر کی بجائے پہلے شوہر کو ملے گی اور اُس عورت کو دوسرے شوہر کی طرف سے مہر ملے گا، کیونکہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا تھا۔

## بَابُ: يَجِيءُ وَقَدْ مَاتَ آخَرُ

باب: جب پہلا شوہر آئے اور دوسرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہو

**12339 -** اِتَوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ جَاءَ الْأَوَّلُ فَوَجَدَهَا قَدْ تَزَوَّجَتْ وَمَاتَ زَوْجُهَا الْآخَرُ أَلَيْسَ يَخْتَارُ أَيضًا؟ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: فَمَاتَ الْأَوَّلُ وَعَلِمَ ذَلِكَ أَيَاخُذُ وَرَثَتُهُ مَهْرَهُ أَيَاهَا ثُمَّ لَا تَرْتُهُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر پہلا شوہر آتا ہے اور اپنی بیوی کو پاتا ہے کہ اُس نے بعد میں شادی کر لی تھی اور اُس کے دوسرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے تو کیا پھر بھی اُسے اس بارے میں اختیار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر پہلے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُسے اس بات کا پتا تھا تو کیا اُس کے ورثاء اُس کا دیا ہوا مہر اُس عورت سے وصول کریں گے اور پھر وہ عورت اُس کی وارث نہیں بنے گی؟ انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم!

**12340 -** اِتَوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: فِي امْرَأَةٍ فَتَدَّتْ زَوْجَهَا فَتَزَوَّجَتْ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجُهَا الْآخَرُ ثُمَّ جَاءَ الْأَوَّلُ قَالَ: تَرُدُّ مِيرَاثَهَا مِنَ الْآخِرِ إِلَى أَهْلِ الْآخِرِ وَهِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: تَرِثُ الْآخَرَ، فَإِنْ مَاتَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ فَإِنَّهَا تَرِثُهُ أَيضًا، وَتَعْتَدُ مِنْهُمَا جَمِيعًا عَدَّتَيْنِ \*\*\* معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسی عورت کے بارے میں ہے: جو اپنی شوہر کو مفقود پاتی ہے اور پھر دوسری شادی کر لیتی ہے پھر اُس کے دوسرے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے پھر پہلا شوہر آ جاتا ہے تو حسن بصری فرماتے ہیں: دوسرے شوہر سے اُس کی وراثت لے کر پہلے شوہر کے گھر والوں کو دی جائے گی کیونکہ وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہوگی۔

قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت دوسرے شخص کی وارث بنے گی، اگر پہلے شوہر کا اُس کے آنے سے پہلے انتقال ہو جاتا تو وہ عورت اُس کی بھی وارث بنتی اور پھر اُن دونوں کے حوالے سے دو عورتیں گزارتی۔

**12341 -** اِتَوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، سَمِعَ عَنْ امْرَأَةٍ فَتَدَّتْ زَوْجَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ، ثُمَّ مَاتَ زَوْجُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ جَاءَ الْأَوَّلُ قَالَ: تَرُدُّ مِيرَاثَ الْآخِرِ، وَهِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ تَرِثُهُ وَبَرِثُهَا

\*\*\* سفیان ثوری نے جابر نامی راوی کے حوالے سے امام شعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے شوہر کو مفقود پاتی ہے پھر شادی کر لیتی ہے پھر اُس کے دوسرے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے پھر پہلا شوہر بھی آ جاتا ہے تو امام شعی نے فرمایا: وہ دوسرے شوہر کی وراثت واپس کر دے گی وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہوگی وہ اُس کی وارث بنے گی اور پہلا شوہر اُس کا وارث بنے گا۔

**12342 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : فُيْ

امْرَأَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَتَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ ، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا أَنَّهُ يَتَزَوَّجُهَا الْآخِرُ . قَالَ : نَعَمْ لَا يَسُوِي طَلَّاقُهُ بَعْدَهُ بَعْرَةٌ

\*\*\* اسماعیل بن ابوالخالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو عورت اپنے شوہر کو مفقود پاتی ہے اور پھر دوسرے شخص

کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور پہلا شوہر اُسے تین طلاق دے دیتا ہے تو کیا دوسرا شوہر اُس عورت کے ساتھ شادی کر لے گا؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ اُس کے بعد اُس کی دی ہوئی طلاق ایک میٹگی کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھے گی۔

**12343 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَقَتَادَةَ فِي الْمَفْقُودِ تَزَوَّجَتْ امْرَأَتُهُ وَهُوَ

حَيٌّ ، ثُمَّ تَوَفَّى الْمَفْقُودُ وَامْرَأَتُهُ عِنْدَ زَوْجِهَا الْآخِرِ ، فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتُحِلَّ مِنْهَا وَتَرِثُ الْأَوَّلَ ، وَتَعْتَدُ مِنْ هَذَا

الْآخِرِ عِدَّةَ الطَّلَاقِ ، وَتَعْتَدُ مِنَ الْأَوَّلِ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا . " قَالَ قَتَادَةُ : وَتَكُونُ هَذِهِ الْفُرْقَةُ مِنَ الْآخِرِ تَطْلِيقَةً .

\*\*\* معمر نے حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے مفقود شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کی بیوی دوسری

شادی کر لیتی ہے اور وہ شخص ابھی زندہ ہوتا ہے پھر مفقود شخص کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس کی بیوی دوسرے شوہر کے ہاں ہوتی ہے

تو اُس عورت کو دوسرے شوہر کی طرف سے مہر ملے گا، کیونکہ دوسرے شوہر نے اُس کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا تھا اور وہ

عورت پہلے شوہر کی وارث بنے گی، پھر وہ دوسرے شوہر کی طرف سے طلاق کی عدت گزارے گی، پھر پہلے شوہر کی طرف سے بیوہ

کی عدت گزارے گی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: دوسرے شوہر سے ہونے والی یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی۔

**12344 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ نَعِيَ

إِلَى امْرَأَتِهِ ، وَتَزَوَّجَتْ قَبْلَ الْأَوَّلِ فَطَلَّقَهَا قَالَ : حُرِّمَتْ عَلَى الْآخِرِ ، وَتَعْتَدُ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ، ثُمَّ تَبَيَّنُ مِنْهُمَا جَمِيعًا ،

وَأَنَّ كَانَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ بَعْدَ شَهْرٍ اِغْتَدَّتْ شَهْرَيْنِ مِنَ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ تَبَيَّنُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَالنَّفَقَةُ عَلَى الَّذِي

تَعْتَدُ مِنْ مَائِهِ ، وَأَنَّ كَانَتْ حَامِلًا فَوَضَعَتْ بَعْدَ شَهْرٍ فَإِنَّهَا تَرُدُّ الَّذِي مِنْهُ الْحَمْلُ نَفَقَتَهُ ، وَصَارَتْ النَّفَقَةُ عَلَى

الَّذِي طَلَّقَهَا وَالْعِلَّةُ مِنْهُ بَقِيَّةُ شَهْرَيْنِ ، فَإِذَا اِغْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ بَرِثَتْ مِنَ الْأَوَّلِ ، وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنْهُ ،

وَاعْتَدَتْ مِنَ الْآخِرِ بِقِيَّةِ الْحَمْلِ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا فَعَلَ

\*\*\* تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل

کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے انتقال کی اطلاع اُس کی بیوی کو دی جائے اور وہ عورت دوسری شادی کر لے، پھر پہلے

شخص کو اس بات کی اطلاع ملے اور وہ اُس عورت کو طلاق دیدے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حرام ہو

جائے گی، وہ تین حیض تک عدت گزارے گی، پھر وہ دونوں شوہروں کے لیے حرام ہو جائے گی، اگر وہ حاملہ تھی اور ایک ماہ کے بعد

حمل کو جنم دے دیتی ہے تو وہ مزید دو ماہ پہلے شوہر سے عدت گزارے گی، پھر اُن دونوں سے بائندہ ہو جائے گی اور اُس کا خرچ اُس

شخص کے ذمہ ہوگا، جس کے نطفہ کے حوالے سے وہ عدت گزار رہی ہے، اگر وہ حاملہ ہو اور ایک مہینہ بعد بچہ کو جنم دیدے تو پھر وہ

خرچ کے لیے اُس شخص کی طرف رجوع کرے گی؛ جس سے حمل ٹھہرا ہے اور اُس کا خرچ اُس شخص کے ذمہ ہوگا؛ جس نے اسے طلاق دی ہے اور وہ بقیہ دومہینہ اُس سے عدت گزارے گی؛ جب وہ دو ماہ تک عدت گزار لے گی؛ تو پہلے شوہر سے لائق ہو جائے گی؛ جب اُس شوہر سے اُس کی عدت گزار جائے گی؛ تو وہ حمل کا بقیہ حصہ دوسرے شوہر سے عدت گزارے گی؛ پھر اگر اُس کا شوہر چاہے گا تو اُس کی عدت کے دوران اُس کے ساتھ شادی کر سکتا ہے۔

### بَابُ: الْمَرْأَةُ يَأْبِقُ زَوْجَهَا وَهُوَ عَبْدٌ

باب: جس عورت کا شوہر مفرور ہو اور وہ ایک غلام ہو

12345 - اِتَوَالٍ تَابِعِينَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يَأْبِقُ وَلَهُ الْمَرْأَةُ قَالَ: هِيَ امْرَأَتُهُ حَتَّى يَمُوتَ. قَالَ: وَقَالَ خَالِدٌ: عَنِ الْحَسَنِ إِذَا أَبَقَ فِيهِ فُرْقَةٌ وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ أَحَبُّ إِلَيَّ "

\*\*\* جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مفرور ہو جاتا ہے اور اُس کی بیوی بھی ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس غلام کے مرنے تک وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: خالد نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: جب غلام مفرور ہو جائے تو یہ علیحدگی شمار ہوگی۔ (امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: شعبی کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

### بَابُ الرَّجُلِ يَغِيبُ عَنِ امْرَأَتِهِ فَلَا يُنْفِقُ عَلَيْهَا

باب: جو شخص اپنی عورت کو چھوڑ کر چل جاتا ہے اور اُسے خرچ فراہم نہیں کرتا

12346 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ: أَنْ اذْءُ فَلَانًا وَقَلَانًا نَاسًا قَدْ انْقَطَعُوا مِنَ الْمَدِينَةِ وَخَلَوْا مِنْهَا، فَمَا أَنْ يَرْجِعُوا إِلَى نِسَائِهِمْ، وَأَمَّا أَنْ يَبْعُوا إِلَيْهِمْ بِنَفَقَةٍ، وَأَمَّا أَنْ يُطَلِّقُوا وَيَبْعُوا بِنَفَقَةٍ مَا مَضَى

\*\*\* نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو یہ خط لکھا تھا کہ تم فلاں اور فلاں کو بلاؤ! انہوں نے کچھ بارے میں بتایا جو مدینہ منورہ سے لائق ہو چکے تھے اور وہ چھوڑ کر چلے گئے تھے پھر یا تو وہ لوگ اپنی بیویوں کے پاس واپس آ جائیں یا پھر ان بیویوں کو خرچ دیں یا پھر طلاق بھجوا دیں اور گزرے ہوئے وقت کا خرچ بھی بھجوائیں۔

12347 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَمَّالِهِ فِي الْبَدْيِ يَغِيبُ عَنِ امْرَأَتِهِ فَلَا يَبْعُ بِنَفَقَةٍ، فَكَتَبَ أَنْ اذْعُهُمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُنْفِقُوا أَوْ يُطَلِّقُوا، فَإِنْ لَمْ يُطَلِّقُوا خَذَوْهُمْ بِنَفَقَةٍ مَا مَضَى، وَمَا اسْتَقْبَلَ

\*\*\* ایوب نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو اُس شخص کے بارے میں خط لکھا تھا

جو اپنی بیویوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور اُن کا خرچ بھی نہیں بھجواتے ہیں، انہوں نے خط میں لکھا تھا کہ تم اُن لوگوں کو بلوؤ اور انہیں یہ ہدایت کرو! کہ وہ یا تو خرچ دیا کریں یا طلاق دے دیں، اگر وہ طلاق نہیں دیتے تو تم گزشتہ زمانہ کا خرچ بھی اُن سے وصول کرو اور آگے کا بھی۔

**12348 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا أَدَّانْتَ فَهُوَ عَلَيْهِ،

وَمَا أَكَلْتُ مِنْ مَالِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ

\*\*\* منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت (اپنے غیر موجود شوہر کے نام پر) قرض لیتی ہے تو اُس کی ادائیگی مرد کے ذمہ ہوگی اور اپنے مال میں سے اگر عورت کچھ کھا لیتی ہے تو اس کی ادائیگی مرد کے ذمہ نہیں ہوگی۔

**12349 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ مَنْصُورٍ، عَنِ النَّحْعِيِّ قَالَ: إِذَا أَدَّانْتَ أَخَذَ بِهِ حَتَّى

يَقْضَى عَنْهَا، وَإِنْ لَمْ تَسْتَدِنْ فَلَا شَيْءَ لَهَا عَلَيْهِ إِذَا أَكَلْتُ مِنْ مَالِهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَأَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْهَا؟ قَالَ:

إِذَا شَكَّتْ إِلَى الْجِيرَانِ مِنْ يَوْمَئِذٍ يُؤْخَذُ بِالنَّفَقَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَيَقُولُ آخَرُونَ مِنْ يَوْمِ تَرَفُّعِ أَمْرِهَا إِلَى السُّلْطَانِ

\*\*\* منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر عورت قرض لے لیتی ہے تو اس کی وصولی اُس کے شوہر سے کی جائے گی یہاں تک کہ وہ شوہر اُس کی طرف سے ادائیگی کرے گا، لیکن اگر عورت قرض نہیں لیتی ہے تو پھر عورت کو کچھ دینا مرد کے لیے لازم نہیں ہوگا اگر عورت نے اپنے مال میں سے کچھ کھا لیا ہو۔

معمربیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ اپنے پڑوسیوں کے سامنے اُسی دن شکایت کر دیتی ہے تو پھر اُس کا خرچ وصول کیا جائے گا۔

معمربتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ حساب اُس دن سے شروع ہوگا جس دن عورت اپنا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش کرتی ہے۔

**12350 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا أَدَّانْتَ فَهُوَ عَلَيْهِ.

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: "وَنَحْنُ لَا نَقُولُ ذَلِكَ يَقُولُ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَفْرِضَهُ السُّلْطَانُ"

\*\*\* امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: عورت جو قرض لیتی ہے اُس کی ادائیگی مرد کے ذمہ ہوگی۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ہم یہ بات نہیں کہتے وہ یہ فرماتے ہیں: عورت کو کچھ بھی نہیں ملے گا، صرف وہ ملے گا جو حاکم وقت

اُس کے لیے مقرر کر دے۔

**12351 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: آتَتْ

امْرَأَةً شَرِيحًا، فَقَالَتْ: أَنْ زَوْجِي غَابَ، وَإِنِّي اسْتَدَنْتُ دِينَارًا، فَأَنْفَقْتُ عَلَى نَفْسِي. قَالَ: أَنْ كَانَ أَمْرُكَ

بِذَلِكَ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَأَقْضِي دَيْنَكَ

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ہم یہ بات نہیں کہتے وہ یہ فرماتے ہیں: عورت کو کچھ بھی نہیں ملے گا، صرف وہ ملے گا جو حاکم وقت

اُس کے لیے مقرر کر دے۔

**12351 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: آتَتْ

امْرَأَةً شَرِيحًا، فَقَالَتْ: أَنْ زَوْجِي غَابَ، وَإِنِّي اسْتَدَنْتُ دِينَارًا، فَأَنْفَقْتُ عَلَى نَفْسِي. قَالَ: أَنْ كَانَ أَمْرُكَ

بِذَلِكَ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَأَقْضِي دَيْنَكَ

\*\* اسماعیل بن ابوالخالد نے امام شعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک عورت قاضی شریع کے پاس آئی اور بولی: میرا شوہر غیر موجود ہے میں نے ایک دینار قرض لیا ہے اور اُسے اپنے اوپر خرچ کر لیا ہے۔ قاضی صاحب نے کہا: کیا تمہارے شوہر نے تمہیں اس کی ہدایت کی تھی؟ اُس نے کہا: جی نہیں! قاضی صاحب نے کہا: تم اپنا قرض ادا کرو۔

**12352 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ لِلْعَاصِيَةِ نَفَقَةٌ؟

يَقُولُ: إِذَا عَصَتْ زَوْجَهَا فَخَرَجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

\*\* سفیان ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعی کا یہ قول نقل کیا ہے: نافرمان عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرے گی اور اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل جائے گی (تو اُسے خرچ نہیں ملے گا)۔

**12353 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا حُسِنَ الْمَرْأَةُ مِنْ

قِيلَهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا

\*\* سفیان ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب عورت کو اُس کے کسی اپنے جرم کی وجہ سے محبوس کر دیا جائے تو پھر اُسے خرچ نہیں ملے گا۔

**بَابُ: الرَّجُلُ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ**

**باب: جو شخص عورت کو خرچ فراہم کرنے کی گنجائش نہیں پاتا**

**12354 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْمَرْأَةِ لَا

تَجِدُ عِنْدَ الرَّجُلِ مَا يُصْلِحُهَا مِنَ النِّفَقَةِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهَا إِلَّا مَا وَجَدَ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يُطْلَقَهَا

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو مرد کے پاس وہ چیز نہیں پاتی جس کے ذریعہ مرد اُس کا خرچ پورا کر سکے تو انہوں نے جواب دیا: عورت کو صرف وہ چیز ملے گی جس کی گنجائش مرد کے پاس ہو اور مرد پر یہ لازم نہیں ہوگا کہ وہ اُس عورت کو طلاق دے۔

**12355 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى

امْرَأَتِهِ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: "يُسْتَأْنَى لَهُ، وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَتَلَا: (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا) (الطلاق: 7) " قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَّغْنِي، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی عورت کو خرچ فراہم نہیں کر پاتا تو کیا اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: مرد کو مہلت دی جائے گی اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی، انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اللہ تعالیٰ نے آدمی کو صرف اُس چیز کا پابند کیا ہے جو چیز اُس نے اُسے عطا کی ہے تو وہ عنقریب تنگی کے بعد خوشحالی پیدا کر دے گا۔“

معمربیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے بھی زہری کے قول کی مانند قول مجھ تک پہنچا ہے۔

**12356 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الشَّوَرِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : إِذَا لَمْ

يَجِدَ الرَّجُلُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ جَبَرَ عَلَى أَنْ يُفَارِقَهَا . قَالَ الشَّوَرِيُّ : وَنَحْنُ لَا نَأْخُذُ بِهَذَا الْقَوْلِ ، هُوَ بَلَاءٌ ابْتَلَيْتَ بِهِ فَلْتَصْبِرْ

\*\*\* یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی کے پاس عورت کو خرچ فراہم کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی تو آدمی کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اُس عورت سے علیحدگی اختیار کر لے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے، یہ ایک آزمائش ہے جس میں اُس عورت کو مبتلا کیا گیا ہے تو اُسے صبر سے کام لینا چاہیے۔

**12357 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ : سَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ ؟ قَالَ : يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا . قَالَ : قُلْتُ : سَنَةٌ . قَالَ : نَعَمْ ، سَنَةٌ

\*\*\* سفیان بن عیینہ نے ابوزناد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو عورت کو خرچ فراہم نہیں کر پاتا تو انہوں نے جواب دیا: اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: کیا خوراک کی عدم دستیابی کی صورت میں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! خوراک کی عدم دستیابی کی صورت میں۔

**12358 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : إِذَا لَمْ يَجِدْ مَا يُنْفِقُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ

يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا

\*\*\* معمر نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی کو وہ چیز نہیں ملتی جسے وہ اپنی بیوی کو خرچ کے طور پر دے سکے تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**12359 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : إِذَا لَمْ يَجِدِ الرَّجُلُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ

فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی کے پاس یہ گنجائش نہیں ہوتی کہ وہ اپنی بیوی کو خرچ فراہم کرے تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**12360 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : لَا تُحْبَسُ الْمَرْأَةُ عَلَى الْحَسَفِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت کو خوراک کی عدم دستیابی کی صورت میں محبوس نہیں کیا جائے گا۔



## بَابُ: الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

باب: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے

12361 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَوْ رَأَى رَجُلٌ مَعَ

امْرَأَتِهِ عَشْرَةَ تَفَجَّرَ بِهِمْ لَمْ تُحْرَمَ عَلَيْهِ

\* \* \* سفیان ثوری نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ دس آدمیوں کو پائے کہ وہ عورت ان سب کے ساتھ گناہ کر رہی ہو تو بھی وہ عورت مرد کے لیے (محض اس وجہ سے) حرام نہیں ہوگی۔

12362 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالَ: إِذَا فَجَّرَتْ

الْمَرْأَةُ فَإِنْ شَاءَ امْسَكَهَا

\* \* \* ابن تیمی نے لیس کے حوالے سے عطاء اور مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب عورت زنا کا ارتکاب کرے تو اگر مرد

چاہے تو اسے اپنے ساتھ رکھے۔

12363 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا يَقْرَبُهَا لِإِفْهَارِهَا

\* \* \* تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد اس عورت کے قریب نہ جائے تاکہ اس سے علیحدگی اختیار کر لے۔

12364 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَيْعُبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيَّ بَكْرٍ: أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتَ مَعَ امْرَأَتِكَ رَجُلًا؟ قَالَ: أَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ. ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مِثْلَ

ذَلِكَ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ تَبَاعَعَ الْقَوْمُ عَلَى قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، ثُمَّ سَأَلَ سَهِيلُ بْنُ بَيْضَاءَ قَالَ: أَقُولُ: لَعَنَكَ

اللَّهُ فَإِنَّكَ خَبِيثٌ، وَلَعَنَكَ اللَّهُ فَإِنَّكَ خَبِيثَةٌ، وَلَعَنَ اللَّهُ أَوَّلَ الثَّلَاثِ مَا يُحَدِّثُ بِهِذَا الْحَدِيثِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَأَوَّلْتَ يَا ابْنَ بَيْضَاءَ

\* \* \* زید بن اشجعیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے

ہے؟ اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پاتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: میں تلوار کے ذریعے اس شخص کو قتل کر دوں گا۔ پھر

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی اسی کی مانند جواب دیا۔ باقی لوگوں نے بھی حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کی مانند جواب دیا۔ پھر آپ نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تو انہوں

نے جواب دیا: میں یہ کہوں گا: اے مرد! تم پر اللہ کی لعنت ہو کیونکہ تم خبیث ہو۔ اے عورت! تم پر اللہ کی لعنت ہو کیونکہ تم خبیث

ہو۔ اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو (ہم) تینوں میں سے اس بات کو سب سے پہلے آگے بیان کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اے ابن بیضاء! تم نے صحیح طریقے پر عمل کیا ہے۔

**12365 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ امْرَأَتِي ذَاتُ مَيْسَمٍ، وَأَنْهَا وَاللَّهِ مَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَّقْهَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ آتَى أَفَارِقُهَا ثَلَاثًا؟ قَالَ: فَاسْتَمْعَ بِأَهْلِكَ

\*\*\* عبد اللہ بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیوی بہت خوبصورت ہے وہ کسی چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کاش کہ میں اسے تین دن کے لئے بھی الگ کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی بیوی سے نفع حاصل کرو۔

**12366 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَوْلَى لَيْسَى هَاشِمٍ، أَنَّ رَجُلًا، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ فَارِقُهَا. قَالَ: إِنَّهَا تُعْجِنِي. قَالَ: فَتَمْنَعُ بِهَا

\*\*\* عبد الکریم جزری نے بنو ہاشم کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: میری بیوی چھونے والے کے ہاتھ کو روکتی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس سے علیحدگی اختیار کر لو اس نے عرض کی: وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ رہو۔

### بَابُ: الرَّجُلُ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ، وَيَقْرُرُ بِاصَابَتِهَا

باب: جو شخص عورت پر زنا کا الزام لگائے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے کا بھی اعتراف کرے

**12367 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلُ يَقْذِفُ، وَيَقْرُرُ بَأَن قَدْ يُصِيبُهَا فِي الطَّهْرِ الَّذِي رَأَى عَلَيْهَا فِيهِ، مَا رَأَى وَقَبْلَ أَنْ يَرَى عَلَيْهَا مَا رَأَى قَالَ: فَيَلَاغِيهَا وَالْوَلَدُ لَهَا \*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ایک شخص (اپنی بیوی پر) زنا کا الزام لگاتا ہے اور اس بات کا اعتراف بھی کر لیتا ہے کہ اس نے اس عورت کے ساتھ اسی طہر کے دوران صحبت بھی کر لی، جس طہر کے دوران اس نے بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور بیوی کے یہ عمل کرنے سے پہلے بھی اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی تو عطاء نے جواب دیا: وہ مرد اس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور بچہ عورت کی طرف منسوب ہوگا۔

حدیث: 12366: سنن ابی داود - کتاب النکاح، باب النہی عن تزویج من لم یلد من النساء - حدیث: 1766، السنن للنسائی - کتاب النکاح، تزویج الزانیة - حدیث: 3194، مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب النکاح، فی الرجل یری امراتہ تفجر او یبلغہ ذلک یطوہا ام لا - حدیث: 12362، السنن الکبری للنسائی - کتاب النکاح، تحریم تزویج الزانیة - حدیث: 5195، السنن الکبری للبیہقی - کتاب النکاح، جباء ابواب ما یحل من الحرائر - باب ما یتبدل بہ علی قصر الآیة علی ما نزلت فیہ، حدیث: 12961، معرفة السنن والآثار للبیہقی - کتاب النکاح، نکاح المحدودین یعنی الزناة - حدیث: 4367، مسند الشافعی - ومن کتاب عشرة النساء، حدیث: 1296، المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین من اسبہ عبد الرحمن - حدیث: 4809

**12368 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَذَفَ امْرَأَتَهُ، لَاعَنَهَا أَقْرَأَتْهُ أَصَابَهَا،

أَوْ لَمْ يُقَرَّ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام عائد کر دے تو وہ اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا، خواہ اُس نے یہ اقرار کیا ہو کہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی یا اس بات کا اقرار نہ کیا ہو۔

### بَابُ الرَّجُلِ يَتَفَقَّحُ مِنْ وَلَدِهِ

باب: جو شخص اپنے بچہ کی نفی کر دے (اُس کا حکم کیا ہے؟)

**12369 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَفَاهَ بَعْدَ مَا تَضَعُهَا؟

قَالَ: وَيَلَاعِنُهَا، وَالْوَلَدُ لَهَا، قُلْتُ: أَوَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّمَا ذَلِكَ لِأَنَّ النَّاسَ فِي الْإِسْلَامِ ادَّعَوْا أَوْلَادًا وَلِدُوا عَلَى فُرْشِ رَجُلٍ فَقَالُوا: هُمْ لَنَا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ عورت کے بچہ کو جنم دینے کے بعد اگر مرد اُس کی نفی کر دیتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور بچہ کی نسبت عورت کی طرف ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے: بچہ فراش والے کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کچھ ایسے بچوں کے اپنی اولاد ہونے کا دعویٰ کیا تھا جو دوسرے لوگوں کے فراش پر پیدا ہوئے تھے، لوگوں نے یہ کہا تھا کہ یہ ہماری اولاد ہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے بارے میں یہ فرمایا تھا: بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

**12370 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَنَفَاهُ بَعْدَ مَا احْتَلَمَ

قَالَ: "فَيَجْلَدُ وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِنَّمَا ذَلِكَ لِاحْدَثَانِ مَا تَضَعُ وَأَقُولُ: إِذَا أَقْرَأَ بِذَلِكَ بَابِهَا وَلَا يُنْكِرُهُ فَلَا نِفَايَةَ لَهُ، وَإِنْ لَمْ تَضَعْ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آدمی بچہ کے بالغ ہونے کے بعد اُس کی نفی کرتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اُس آدمی کو کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ عورت اُس کی بیوی رہے گا، یہ تو اُس وقت ہوگا جب عورت نے بچہ کو جنم دیا ہو۔

(ابن جریج یا امام عبد الرزاق فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جب مرد بچہ کے اپنی اولاد ہونے کا اقرار کر لے اور اُس کا انکار نہ کرے تو پھر اُس کے بعد اُسے بچہ کی نفی کرنے کا حق حاصل نہیں رہے گا، اگرچہ اُس وقت عورت نے بچہ کو جنم نہ دیا ہو۔

**12371 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَلَدَتْ امْرَأَتَهُ وَلَدًا فَقَارَ بِهِ ، ثُمَّ نَفَاهُ بَعْدَ قَالَ : يُلْحَقُ بِهِ إِذَا اقْرَبَ بِهِ وَلَدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ ، وَقَالَ : إِنَّمَا كَانَتْ الْمَلَاعِنَةُ الَّتِي كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُ الْفَاحِشَةَ عَلَيْهَا . ثُمَّ ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ ، حَدِيثَ الْفَزَارِيِّ . فَقَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : وَلَدَتْ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينِيذٌ يَعْرِضُ بَانَ يَنْفِيهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَاكَ إِبِلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : مَا الْوَأْنُهَا ؟ قَالَ : حُمْرٌ . قَالَ : أَفِيهَا أَوْرَقٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فِيهَا ذَوْدٌ وَرَقٌ . قَالَ : مِمَّا ذَلِكَ تَرَى ؟ قَالَ : مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزْعُهَا عَرَقٌ . قَالَ : وَهَذَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عَرَقٌ . وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ مِنَ الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ

\*\*\* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی بیوی ایک بچہ کو جنم دیتی ہے وہ شخص اُس بچہ کے اپنی اولاد ہونے کا اقرار کر لیتا ہے اُس کے بعد اُس کی نفی کر دیتا ہے تو زہری نے جواب دیا: جب وہ آدمی اُس بچہ کا اقرار کر لیتا ہے تو وہ بچہ اُس سے منسوب کرے گا جبکہ وہ اُس کے فراش پر بھی پیدا ہوا ہو۔ زہری نے یہ بات بھی بیان کی: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جس خاتون کے ساتھ لعان کیا گیا تھا اُس کے بارے میں اُس کے شوہر نے یہ کہا تھا: میں نے اس عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اُس کے بعد زہری نے فزاری کی نقل کردہ روایت ذکر کی کہ سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: میری بیوی نے ایک سیاہ فام بچہ کو جنم دیا ہے وہ شخص اشارے کنایہ میں اُس بچہ کی نفی کرنا چاہ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اُن کا رنگ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: سرخ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اُس میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں ایک اونٹ خاکستری بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُس نے کہا: مجھے نہیں معلوم! ہو سکتا ہے کہ کسی رگ نے اُسے کھینچ لیا ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تو سکتا ہے کہ اُسے (تمہارے بچہ کو) کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ (ابن شہاب کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو بچہ کی نفی کرنے کی اجازت نہیں دی۔

**12372 -** اِتَوَالِ تَالِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الَّذِي يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ بَعْدَ أَنْ يَقَرَّ: إِذَا اقْرَبَ سَاعَةً فَهُوَ وَلَدُهُ ، فَإِنْ انْكَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ قَدْ تَلَاعَنَ مُسْتَقْبَلٌ يَلَاعِنُ وَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهُ الَّذِي كَانَ اقْرَبَ بِهِ \*\*\* سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے بچہ کا اقرار کرنے کے بعد اُس کی نفی کر دیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: وہ جس گھڑی میں اقرار کرے گا اُس وقت وہ بچہ اُس کا شمار ہو جائے گا اگر وہ اس کے بعد اس کا انکار کرتا ہے تو اس کو جھوٹا الزام قرار دیا جائے گا وہ لعان کرے گا تو بھی وہ بچہ اُس کے ساتھ منسوب ہوگا جس کے بارے میں اُس نے اقرار کر لیا تھا۔

**12373 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: " إِذَا أَقَرَّ ، ثُمَّ نَفَاهُ قَالَ: يَلْزَمُهُ الْوَلَدُ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَيُلَاعِنُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ " \*  
 ابو معشر نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اقرار کر لے اور پھر بچہ کی نفی کر دے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق بچہ اُس سے منسوب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق وہ شخص (اپنی بیوی کے ساتھ) لعان کرے گا۔

**12374 -** آثَارِ صَحَابَةٍ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: إِذَا اعْتَرَفَ بِوَلَدِهِ سَاعَةً وَاحِدَةً ، ثُمَّ أَنْكَرَ بَعْدَ لِحْقٍ بِهِ

\* مجالد نے امام شعبی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص ایک گھڑی کے لیے بھی اپنی اولاد ہونے کا اعتراف کر لے اور بعد میں اگر وہ انکار کرے تو وہ بچہ اُس سے منسوب ہوگا۔

**12375 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ ، أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُقَرُّ بِوَلَدِهِ ثُمَّ يُنْكِرُ: يُلَاعِنُ قَبْلَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ إِذَا أَقَرَّ بِهِ طَرَفَةٌ عَيْنٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُنْكِرَ "

\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے: قاضی شریح ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے بچہ کا اقرار کرتا ہے اور پھر انکار کر دیتا ہے تو ایسا شخص لعان کرے گا اُس بات کی اطلاع حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے قاضی شریح کو خط میں لکھا کہ جب وہ پلک جھپکنے کے وقت کے لیے بھی بچہ کا اقرار کر لے تو اُس شخص کو انکار کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

**12376 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا اعْتَرَفَ الرَّجُلُ بِوَلَدِهِ ، ثُمَّ انْتَفَى مِنْهُ فَلَيْسَ ذَلِكَ لَهُ يُلْحَقُ بِهِ ، وَإِنْ كَرِهَ . وَقَالَ عَامِرٌ: رَأَيْتُ شُرَيْحًا فَعَلَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ مِنْ كِنْدَةَ أَقَرَّ بِوَلَدِهِ ، ثُمَّ نَفَاهُ فَالْحَقُّ بِهِ ، ثُمَّ انْتَفَى إِلَيْنَا فَقَالَ: لَوْ كَانَ هَذَا هَكَذَا لَأَوْشَكَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَنْتَفَى وَلَدُهُ

\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے بچہ کا اعتراف کر لے اور پھر اُس کی نفی کر دے تو اُس بات کا حق اُسے حاصل نہیں ہوگا اور وہ بچہ اُس سے منسوب ہوگا اگرچہ وہ اس کو پسند نہ کرتا ہو۔

عامر شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو دیکھا کہ انہوں نے کندہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جس نے اپنے بچہ کا پہلے اقرار کیا تھا پھر اُس کی نفی کر دی تو قاضی شریح نے اُس بچہ کو اُس شخص سے منسوب کیا تھا پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اگر اس طرح ہونے لگے تو پھر تو ہر شخص اپنے بچہ کی نفی کرنا شروع کر دے گا۔

**12377 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُقَرُّ بِوَلَدِهِ ثُمَّ يُنْكِرُهُ قَالَ: يُلَاعِنُهَا وَيَصِيرُ الْوَلَدُ لَهَا مَا كَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَهُ . ذَكَرَهُ ، عَنْ حَمَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَوْ أَقَرَّ بِوَلَدٍ سِتِّينَ سَنَةً ، ثُمَّ قَذَفَهَا لِأَعْنَاهَا وَالزَّوْمَهَا الْوَلَدَ . وَقَالَ عُثْمَانُ أَيْضًا

\*\*\* عثمان بن سعید نے حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے بچہ کا اقرار کرتا ہے اور پھر اُس کا انکار کر دیتا ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرے گا اور بچہ اُس عورت کی طرف منسوب ہوگا جب تک اُس کی ماں اُس کے ساتھ رہتی ہے۔

یہی روایت حماد نے بھی ابراہیم نخعی کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ساٹھ سال تک کسی بچہ کے بارے میں اقرار کرے اور پھر عورت پر زنا کا الزام لگا دے تو وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور اُس بچہ کو اُس عورت کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

عثمان نے بھی یہی بات بیان کی ہے (اس سے مراد شاید عثمان بن سعید نامی راوی ہیں)۔

**12378 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يَلَاغِنُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَلْزَمُهُ الْوَلَدُ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*\*\* ابو معشر نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے تحت مرد لعان کرے گا اور نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے تحت بچہ اُس مرد کی طرف منسوب ہوگا۔

### بَابُ : يُنْكَرُ حَمْلَهَا قَبْلَ أَنْ تَضَعَ

باب: جب مرد عورت کے بچہ کو پیدا کرنے سے پہلے اُس کے حمل کا انکار کر دے

**12379 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ حَامِلًا فَقَالَ زَوْجُهَا : لَيْسَ هَذَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا مِنِّي ، لَمْ يَلَاغِنُ حَتَّى تَضَعَ لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي ، أَفَى بَطْنِهَا وَلَدٌ أَمْ لَا ؟ فَإِنْ رَمَاهَا بِالزَّوْنِ لَا عَنُ \*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور اُس کا شوہر یہ کہے کہ اس میں پیٹ میں موجود بچہ مجھ سے نہیں ہے تو وہ لعان اُس وقت تک نہیں کرے گا جب تک عورت بچہ کو جنم نہیں دیتی کیونکہ ابھی تو یہ پتا ہی نہیں چل سکتا کہ عورت کے پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں ہے اور اگر مرد نے عورت پر زنا کا الزام عائد کیا ہو تو وہ لعان کرے گا۔

### بَابُ : تَنْفِي الْمَرْأَةِ وَلَدَهَا عَنْ أَبِيهِ

باب: جب عورت بچہ کے اُس کے باپ کی طرف نسبت کی نفی کر دے

**12380 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً زَنَتْ فَقَالَتْ : إِنَّ وَلَدَهَا مِنْ غَيْرِ زَوْجِهَا ، وَقَالَ الزَّوْجُ : بَلْ هُوَ لِي قَالَ : هُوَ لَهُ إِنْ اعْتَرَفَ بِهِ \*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک عورت زنا کرتی ہے اور پھر یہ کہتی ہے کہ اُس کا بچہ اُس کے شوہر کی بجائے کسی اور کی اولاد ہے جبکہ شوہر یہ کہتا ہے کہ یہ میری اولاد ہے تو زہری نے جواب دیا: اگر مرد اس کا اعتراف کر لیتا ہے تو وہ بچہ اُسی کا شمار ہوگا۔



**12381 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُمُّ وَلَدٍ مَيْسِرَةٍ مَوْلَى ابْنِ زِيَادٍ تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لَيْسَ مِنْ مَيْسِرَةٍ قَالَ: لَا، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُيَيْدٍ بَنُ عُمَيْرٍ: أَفَلَا يُدْعَى لَهُ الْغَافَةُ؟ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَقُولُ أَنَا: "إِذَا قَالَتْهُ الْحُرَّةُ: كَذَبْتُ وَضُرِبْتُ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ابن زیاد کے غلام میسرہ کی ام ولد کا یہ کہنا ہے کہ اس کا بچہ میسرہ کی اولاد نہیں ہے، تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بچہ فراش والے کا ہوگا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اس پر عبید بن عمیر کے صاحبزادے نے اُن سے کہا: اس کے لیے کسی قیافہ شناس کو کیوں نہیں بلایا جاتا؟ تو عطاء نے یہی کہا کہ بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ جب آزاد عورت نے یہ بات کہی ہو تو اُسے جھوٹا قرار دیا جائے گا اور اُس کی پٹائی کی جائے گی۔

### بَابُ: الرَّجُلُ يَقْذِفُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ

باب: جب مرد زنا کا الزام لگا کر (اپنی بیوی کو) طلاق دیدے

**12382 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ قَذَفَ امْرَأَتَهُ يَلَاغِنَهَا، وَإِنْ بَتَّ طَلَّاقَهَا ثُمَّ قَذَفَهَا جِلْدًا وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ. قَالَ قَتَادَةُ: وَإِذَا انْقَضَتْ الْعِدَّةُ فِي الْوَاحِدَةِ جِلْدًا وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

\*\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد ایک یا دو طلاقیں دیدے اور پھر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے تو مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا، اگر مرد عورت کو طلاق بتہ دے دیتا ہے اور پھر اُس پر زنا کا الزام عائد کرتا ہے تو مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کا بچہ اُس کے ساتھ منسوب ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: جب ایک طلاق کی عدت گزر چکی ہو (اور مرد نے پھر الزام لگایا ہو) تو اُس کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کا بچہ اُسی کی طرف منسوب ہوگا۔

**12383 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِالزَّوْنِ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فِيهَا نِكَاحًا قَالَ: يَلَاغِنَهَا لِأَنَّهُ قَذَفَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ وَقَالَ مَعْمَرٌ: عَنِ الزُّهْرِيِّ: يُجْلَدُ وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

\*\*\* ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے ایک شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا اور پھر سزا کے طور پر اسی دوران اُسی عورت کو طلاق دے دی تو ابن شہاب نے کہا: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا کیونکہ اُس نے جس وقت عورت پر الزام عائد کیا تھا اُس وقت وہ عورت اُس کی بیوی تھی۔



معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کا بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔

**12384** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ ، ثُمَّ قَدَّفَهَا جُلْدَ وَلَا مَلَاعِنَةَ بَيْنَهُمَا . وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : يَلَاغِنُ إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ .  
 \*\* عثمان بن سعید نے قتادہ کے حوالے سے جابر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرد نے عورت کو ایک یا دو طلاقیں دے دی ہوں، پھر وہ عورت پر زنا کا الزام لگا دے تو مرد کو سنگسار کیا جائے گا، ایسے میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تک مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا اُس وقت تک وہ لعان کرے گا۔  
**12385** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِذَا قَدَّفَهَا فَلَمْ تَعْلَمْ حَتَّى طَلَّقَهَا ثَلَاثًا حُدَّ وَلِحَقَّ بِهِ الْوَلَدُ

\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت پر الزام عائد کر دے اور عورت کو اس کا پتا نہ ہو یہاں تک کہ مرد عورت کو تین طلاق دے دیں تو مرد پر حد جاری ہوگی اور اُس کا بچہ اُسی کی طرف منسوب ہوگا۔

**12386** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَدَفَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَلَمْ تَعْلَمْ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَالَ : يُجْلَدُ وَلَا مَلَاعِنَةَ

\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور پھر اُسے طلاق دے دیتا ہے اور عورت کو اس کا پتا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جاتی ہے تو عطاء فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ان میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

**12387** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا قَدَفَ امْرَأَتَهُ وَلَيْسَتْ لَهُ رَجْعَةٌ ، فَإِنَّهُ يَلَاغِنُ إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ، فَإِذَا كَانَ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ضُرِبَ وَلِحَقَّ بِهِ الْوَلَدُ

\*\* سفیان ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت پر زنا کا الزام لگا دے اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہ ہو تو مرد لعان کرے گا، اُس وقت تک جب تک اُسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو، لیکن جب اُسے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا تو مرد کی پٹائی کی جائے گی اور بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔

**12388** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ : إِنْ قَدَّفَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا وَلَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ لَاعِنَهَا ، وَإِنْ قَدَّفَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا وَبَتَّهَا لَمْ يَلَاغِنَهَا

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر مرد عورت پر الزام لگائے

اور اُس سے پہلے وہ اُسے طلاق دے چکا ہو اور مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق بھی حاصل ہو تو مرد عورت کے ساتھ لعان کرے گا لیکن جب مرد نے عورت پر اُس وقت الزام لگایا جب وہ اُسے طلاق بتہ دے چکا تھا تو پھر وہ مرد اُس عورت سے لعان نہیں کرے گا۔

**12389 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ:

لَا ضَرْبَ، وَلَا لِعَانَ قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: الضَّرْبُ. وَقَالَ جَابِرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: يُلَاعِنُ

\*\*\* سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور پھر اُسے طلاق دے دیتا ہے تو حماد فرماتے ہیں: نہ تو پٹائی ہوگی اور نہ لعان ہوگا۔ حکم کہتے ہیں: پٹائی ہوگی۔ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ مرد لعان کرے گا۔

**12390 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ يَزِيدَ

الْعُكْلِيِّ، قَالَ لِلشَّعْبِيِّ: لَا يُلَاعِنُ أَمَّا إِنِّي لَأَسْتَحْيِي إِذَا رَأَيْتُ الْحَقَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِ

\*\*\* اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: حارث بن یزید عکلی نے امام شعبی سے کہا: وہ لعان نہیں کرے گا مجھے اس بات سے شرم نہیں آتی کہ جب میں حق بات دیکھوں تو اُس کی طرف رجوع کر لوں۔

**12391 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا كَانَ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ضَرْبَ

وَلِحَقِّ بِهِ الْوَلَدَ، وَلَا مَلَاعِنَةَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل نہ ہو تو اُس کی پٹائی کی جائے گی

بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا اور میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

**12392 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: "إِنْ قَذَفَ

رَجُلٌ، ثُمَّ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ: أَلَزِمَهُ مَا فَرَّ مِنْهُ قَالَ: يُلَاعِنُهَا"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا کہ اُس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر

مرد الزام لگائے اور پھر تین طلاقیں دیدے تو حسن بصری فرماتے ہیں: تم وہ چیز اُس پر لازم کرو جس سے وہ بھاگنا چاہ رہا ہے وہ یہ

فرماتے ہیں: وہ مرد عورت کے ساتھ لعان کرے گا۔

**12393 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي الْمُخْتَلِعَةِ إِنْ قَذَفَهَا قَبْلَ أَنْ تَفْتَدِيَ

مِنْهُ جِلْدَةً، وَلَا مَلَاعِنَةَ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے خلع حاصل کرنے والی عورت کے بارے میں یہ کہا ہے: اگر مرد عورت سے

فدیہ حاصل کرنے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان

لعان نہیں ہوگا۔

## باب: قَدْ فَهَهَا قَبْلَ أَنْ تُهْدَى لَهُ

باب: اگر مرد عورت کی رخصتی ہونے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دے

**12394 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ تُهْدَى إِلَيْهِ قَالَ: يَلَاغِيهَا

\*\*\* سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرد اپنی بیوی پر رخصتی ہونے سے پہلے زنا کا الزام لگا دے

تو وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا۔

**12395 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا قَذَفَ

امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ إِذَا لَاعَنَهَا

\*\*\* سلیمان شیبانی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا

دے تو عورت کو نصف مہر ملے گا جب وہ مرد اُس کے ساتھ لعان کرے گا۔

**12396 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: إِذَا قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ

يَدْخُلَ بِهَا، وَبِهَا حَمْلٌ فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَيَلَاغِيهَا

\*\*\* مطرف نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اُس پر زنا کا الزام لگا دے اور

عورت حاملہ بھی ہو تو عورت کو مکمل مہر ملے گا اور مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا۔

**12397 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَادٍ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ

تُهْدَى إِلَيْهِ، قَالَا: إِنْ كَانَتْ حَامِلًا لَاعَنَهَا، وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَهْرُهَا تَامًّا، وَالْوَلَدُ لَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ:

لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، وَيَلَاغِيهَا إِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

\*\*\* معمر نے زہری کے بارے میں اور حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص اپنی بیوی کی رخصتی سے پہلے

اُس پر زنا کا الزام لگا دے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر تو وہ عورت حاملہ ہوگی تو مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا

اور اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کرادی جائے گی اور عورت کو مکمل مہر ملے گا اور بچہ عورت کی طرف منسوب ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا اور اگر اُس کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو مرد عورت کے

ساتھ لعان کرے گا۔

**12398 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَقْذِفُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ

تُهْدَى إِلَيْهِ قَالَ: يَلَاغِيهَا وَالْوَلَدُ لَهُ. وَعَمَرُو قَالَهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد عورت کی رخصتی ہونے سے پہلے اُس پر زنا کا

الزام لگا دیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا اور بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔ عمرو نے بھی یہی

بات بیان کی ہے۔

### بَابُ: يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ بَارِضٌ بِأَنِّيَّةٍ

باب: جب مرد اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے اور مرد اُس وقت دور کی سرزمین پر موجود ہو  
**12399 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ بَارِضٌ بِأَنِّيَّةٍ، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَإِنَّهُ يُجْلَدُ

\*\*\* معمر نے خصیف کے حوالے سے امام شععی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگائے اور وہ دور کی سرزمین پر موجود ہو اور مرد نے ابھی اُس عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو تو اُس مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

**12400 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ بَارِضٌ بِأَنِّيَّةٍ قَالَ:

إِذَا جَاءَ لَا عَنَ

\*\*\* سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور مرد دور کی سرزمین پر موجود ہو تو جب وہ آئے گا تو وہ لعان کرے گا۔

### بَابُ: قَوْلُهُ لَمْ أَجِدْكَ عَذْرَاءَ

باب: مرد کا (اپنی بیوی سے) یہ کہنا: میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا ہے!

**12401 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ: إِذَا قَالَ لَامْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكَ عَذْرَاءَ، وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ مِنْ زَنَاءٍ، فَلَا يُجْلَدُ، لَمْ يَجْلِدْ عُمَرُ: زَعَمُوا أَنَّ الْعُدْرَةَ تُذْهِبُهَا الْوُضُوءُ وَأَشْبَاهُهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: اگر مرد اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا ہے! اور میں یہ نہیں کہتا کہ زنا کے نتیجے میں ایسا ہوا ہے! تو مرد کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں کوڑے نہیں لگوائے تھے لوگوں کا یہ کہنا ہے: کنوارا اپنی بعض اوقات وضو کرنے سے یا اس جیسا کوئی اور کام کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔

**12402 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: لَمْ أَجِدْكَ عَذْرَاءَ قَالَ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، الْعُدْرَةُ تُذْهِبُهَا الْحَيْضَةُ وَالْوَبْئَةُ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا! تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی، کیونکہ کنوارا اپنی (یعنی پردہ بکارت) حیض کی وجہ سے یا کوڈنے کی وجہ سے بھی ختم ہو جاتا ہے۔

**12403 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنَّ الْعُدْرَةَ يُذْهِبُهَا غَيْرُ

الْوُطْءِ، وَلَا مَلَاعَنَةً بَيْنَهُمَا

\*\*\* معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنوارا پن (یعنی پردہ بکارت) وطی کے علاوہ بھی ختم ہو جاتا ہے ایسے میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

**12404 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّ الْعُدْرَةَ تَذْهَبُهَا الْحَيْضَةُ وَالْوَبَةُ

\*\*\* معمر نے حکم بن ابان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سالم بن عبد اللہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: حیض یا چھلانگ لگانے کی وجہ سے بھی کنوارا پن (یعنی پردہ بکارت) رخصت ہو جاتا ہے۔

**12405 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لَا مَرَاتِي لَمْ أَجِدْكَ عَذْرَاءً قَالَ: لَا يُضْرَبُ، إِلَّا أَنْ يَرُمِيهَا بِالزَّنَا لِأَنَّ الْعُدْرَةَ تَذْهَبُ بِهَا الْحَيْضَةُ وَالسَّيْءُ

\*\*\* سفیان ثوری نے سلیمان شیبانی کے حوالے سے امام شعبی کے بارے میں نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں کنوارا نہیں پایا تو امام شعبی فرماتے ہیں: اُس شخص کی پٹائی نہیں ہوگی البتہ اگر وہ اُس عورت کو زنا کا الزام عائد کر دے تو حکم مختلف ہوگا کیونکہ کنوارا پن (یعنی پردہ بکارت) حیض کی وجہ سے یا کسی بیماری کی وجہ سے بھی ختم ہو جاتا ہے۔

**12406 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِالْمَرْأَةِ لَمْ يَجِدْهَا عَذْرَاءً قَالَ: إِنَّ الْعُدْرَةَ تَذْهَبُ مِنَ الزَّوْءِ وَالنَّفْسِ

\*\*\* شعبہ نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور اُسے کنواری نہ پائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کنوارا پن بعض اوقات کودنے کی وجہ سے یا حیض کی وجہ سے بھی رخصت ہو جاتا ہے۔

**بَابُ: وَلَدٌ لَهُ اثْنَانِ فَانْتَفَى مِنْ أَحَدِهِمَا**

**باب: جس شخص کے ہاں دو بچے ہوں اور وہ اُن میں سے ایک کی نفی کر دے**

**12407 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ وَلَدَ لَهُ اثْنَانِ فِي بَطْنٍ، فَانْتَفَى مِنْ أَحَدِهِمَا، وَأَقَرَّ بِالْآخَرِ قَالَ: يَنْتَفَى مِنْ أَحَدِهِمَا جَمِيعًا، أَوْ يَدَّعِيهِمَا جَمِيعًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَتَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا: إِنْ انْتَفَى بِالْأَوَّلِ، وَأَقَرَّ بِالْآخِرِ، ضَرَبَ وَالْحَقُّ بِهِ جَمِيعًا، وَإِنْ أَقَرَّ بِالْأَوَّلِ، وَانْتَفَى عَنِ الْآخِرِ لَا عَنَ وَالزَّوْءَ بِهِ جَمِيعًا

\*\*\* سفیان ثوری نے جابر نامی راوی کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کے ہاں دو بچے ایک

ساتھ ہوں اور وہ اُن میں سے ایک کی نفی کر دے اور دوسرے کا اقرار کر لے تو امام شعیبی فرماتے ہیں: اُن میں سے ایک کی نفی دونوں کی نفی شمار ہوگی اور ایک کا دعویٰ دونوں کا دعویٰ شمار ہوگا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے: اگر وہ پہلے کی نفی کرتا ہے اور دوسرے کا اقرار کر لیتا ہے تو اُس کی پٹائی کی جائے گی اور دونوں بچوں کو اُس کی طرف منسوب کیا جائے گا، اگر وہ پہلے کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے کی نفی کرتا ہے تو پھر وہ لعان کر سکتا ہے اور اُن دونوں کو اُس کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

### بَابُ: يَقْذِفُهَا وَيَقُولُ: لَمْ أَرِ ذَلِكَ عَلَيْهَا

باب: جو مرد عورت پر الزام عائد کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے عورت کو زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا

12408 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "إِنَّمَا كَانَتِ الْمَلَاعِنَةُ الَّتِي كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ الْفَاحِشَةَ عَلَيْهَا"

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جن میاں بیوی کے درمیان لعان ہوا تھا، اُس میں مرد نے یہ کہا تھا: میں نے اس عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

12409 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: يَا زَانِيَةً، وَيَقُولُ: لَمْ أَرِ ذَلِكَ عَلَيْهَا، أَوْ عَنْ غَيْرِ حَمَلٍ قَالَ: لَا يَلَاعِنُهَا. قَالَ: وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ: "لَا مَلَاعِنَةَ إِلَّا عَنْ حَمَلٍ، أَوْ يَقُولُ: رَأَيْتُ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: اے زنا کرنے والی عورت! یا وہ یہ کہتا ہے: میں نے اسے زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یا یہ (زنا کی وجہ سے) حاملہ نہیں ہوئی تو عطاء نے فرمایا: وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان نہیں کرے گا۔ ابن جریج کہتے ہیں: بعض فقہاء نے یہ کہا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان لعان صرف اُس وقت ہوگا جب عورت حاملہ ہو جائے یا مرد یہ کہے: میں نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

12410 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا قَالَ لَهَا يَا زَانِيَةً، لَاعَنَهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ، رَأَى ذَلِكَ أَوْ لَمْ يَرَهُ، أَعْمَى كَانَ أَوْ غَيْرَ أَعْمَى. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِينَ يَزْمُونَ

أَزْوَاجَهُمْ) (النور: ۸)"

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت سے یہ کہتا ہے: زنا کرنے والی عورت! تو وہ ہر صورت میں اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا جب اُن دونوں کا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوگا، خواہ اُس نے عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو، خواہ وہ مرد نابینا ہو یا نابینا نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں۔“

## بَابُ: قَذَفَهَا وَلَمْ يَتَرَافَعَا إِلَى السُّلْطَانِ

باب: جب مرد عورت پر الزام لگا دے اور وہ دونوں اپنا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش نہ کریں  
**12411 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يَتَرَافَعَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ

\*\*\* سفیان ثوری نے اسماعیل بن ابوالخالد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور وہ دونوں اپنا مقدمہ پیش نہ کریں تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

**12412 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَرْفَعَهُ إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ: إِنْ شَاءَتْ لَمْ تَرْفَعَهُ إِلَى السُّلْطَانِ وَهِيَ امْرَأَتُهُ

\*\*\* سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور پھر اپنا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش کرنے سے پہلے مرد کا انتقال ہو جائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ عورت چاہے تو اپنا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش نہ کرے وہ اُس کی بیوی ہی شمار ہوگی۔

**12413 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَرْفَعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ لَا بُدَّ. قَالَ: وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ

\*\*\* معمر نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس عورت کے لیے اپنا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابُ: يَقْذِفُهَا وَهِيَ صَمَاءٌ بَكْمَاءُ

باب: جب مرد عورت پر الزام لگائے اور وہ عورت گوئی اور بہری ہو

## وَبَابُ: يَقْذِفُهَا ثُمَّ يَمُوتُ

باب: جب مرد عورت پر الزام لگائے اور پھر مرد کا انتقال ہو جائے

**12414 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّوَرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ صَمَاءً بَكْمَاءً قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَيِّتَةِ، أَضْرِبُهُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: لَا أَضْرِبُهُ حَتَّى تُعْرِبَ عَنْ نَفْسِهَا

\*\*\* یحییٰ بن ایوب نے امام شعبی کے حوالے سے نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور وہ عورت گوئی اور بہری ہو تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس کی مثال مردہ کی مانند ہوگی۔ میں ایسے شخص کی پٹائی کروں گا جبکہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: میں اُس شخص کی پٹائی اُس وقت تک نہیں کروں گا جب تک وہ عورت بولنے پر قادر نہ ہو۔



**12415 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَاتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَتْلَاعَنَا قَالَ:

يَرِثُهُ الْآخَرُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اُن دونوں میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُن دونوں نے ابھی لعان نہیں کیا تھا تو عطاء نے فرمایا کہ اُن میں سے ہر فرد دوسرے کا وارث بنے گا۔

**12416 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يَمُوتُ أَحَدُهُمَا قَالَ: يَتَوَارَثَانِ وَلَا مَلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا.

\*\*\* سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور پھر اُن دونوں میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اُن کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

**12417 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ مِثْلَهُ.

\*\*\* معمر نے حماد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**12418 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا، قَالَ:

يَتَوَارَثَانِ وَلَا يُسَالُّ الْبَاقِي عَنْ شَيْءٍ

\*\*\* زہری کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور جو بیچ جائے گا اُس سے کوئی تحقیق نہیں کی جائے گی۔

**12419 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ

يَلَاعِنَهَا، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ وَرِثَتْ زَوْجَهَا وَرُجِمَتْ، وَإِنْ شَهِدَتْ وَرِثَتْ زَوْجَهَا، وَلَمْ تُرْجَمْ، وَإِنْ مَاتَتْ فَجَاءَ بَارِبَعَةَ شَهَدَاءَ يَشْهَدُونَ وَرِثَتَهَا، وَإِنْ شَهِدَ لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يَرِثْ، وَإِنْ اعْتَرَفَ الزَّوْجُ جِلْدَ وَوَرِثَ، وَإِنْ مَاتَ وَلَمْ يَشْهَدْ وَلَمْ يَعْتَرَفْ لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يَرِثْ. قَالَ قَتَادَةُ: لَوْ سَكَتَ كَانَ بِمَنْزِلَتِهَا لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يَرِثْ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگائے اور پھر اُس کے ساتھ لعان کرنے سے پہلے

مرد کا انتقال ہو جائے تو اگر تو عورت اعتراف کر لے تو وہ اپنے شوہر کی وارث بنے گی اور اُسے سنگسار کر دیا جائے گا اور اگر وہ گواہی دیدے (کہ اُس نے یہ جرم نہیں کیا) تو وہ اپنے شوہر کی وارث بنے گی اور اُسے سنگسار نہیں کیا جائے گا اگر عورت کا انتقال ہو جائے اور مرد چار گواہ پیش کر دے جو گواہی دے دیں تو مرد عورت کا وارث بنے گا، لیکن اگر مرد گواہی کے کلمات ادا کر دے تو اُسے سنگسار نہیں کیا جائے گا لیکن وہ وارث بھی نہیں بنے گا اگر مرد اعتراف کر لے (کہ اُس نے جھوٹا الزام لگایا ہے) تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ وارث بنے گا اگر مرد کا انتقال ہو جائے اور اُس نے گواہی نہ دی ہو اور اعتراف بھی نہ کیا ہو تو نہ تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور نہ ہی وہ وارث ہوگا۔ قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ خاموش رہے تو وہ عورت کے حکم میں ہوگا، یعنی

اُسے نہ تو کوڑے لگائے جائیں گے اور نہ ہی وہ وارث ہوگا۔

**12420 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ الثَّوْرِيِّ. عَنْ إِبْرَاهِيمَ، يَتَوَارَثَانِ، وَلَا مَلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا. قَالَ الْحَكَمُ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: يَلَاعِنُ بَعْدَ الْمَوْتِ. وَقَالَ الْحَكَمُ: يُجْلَدُ، وَيَرْتُهَا، إِذَا قَذَفَهَا، ثُمَّ مَاتَتْ

\*\*\* شعبہ نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے یہ بات نقل کی ہے: اُن کا قول بھی سفیان ثوری کے قول کی مانند ہے جبکہ ابراہیم نخعی سے ایک روایت یہ منقول ہے: وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور اُن دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

حکم بیان کرتے ہیں: امام شعی فرماتے ہیں: موت کے بعد مرد لعان کرے گا جبکہ حکم کہتے ہیں: اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ عورت کا وارث ہوگا جب اُس نے عورت پر الزام لگایا تھا اور عورت کا انتقال ہو گیا ہو۔

**بَابُ: يَقْذِفُهَا بَعْدَ مَوْتِهَا**

**باب: جو شخص عورت کے انتقال کے بعد اُس پر زنا کا الزام لگائے**

**12421 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَيَّةٌ لَا عَنَافَهَا، وَإِنْ قَذَفَهَا بَعْدَ مَا تَمُوتُ جِلْدَ الْحَدِّ

\*\*\* امام شعی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام لگائے اور وہ عورت زندہ ہو تو مرد اُس کے ساتھ لعان کرے گا، لیکن اگر وہ عورت کے انتقال کے بعد اُس پر الزام لگائے تو مرد پر حد قذف جاری ہوگی۔

**بَابُ: يَقْذِفُهَا قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا**

**باب: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے اُس پر الزام لگا دے**

**12422 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَرَأَتْهُ إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ: يُجْلَدُ، وَلَا يَلَاعِنُهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو عورت کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے ہی اُس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے اور پھر اُس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے وہ عورت اپنا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش کرتی ہے تو زہری فرماتے ہیں: ایسے مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے وہ اپنی بیوی کے ساتھ لعان نہیں کر سکتا وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

**12423 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُضْرَبُ لَهَا، لِأَنَّ الْحَدَّ وَجَبَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ

يَتَزَوَّجَهَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: عورت کی وجہ سے مرد کی پٹائی کی جائے گی، کیونکہ عورت کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے ہی مرد پر حد قذف لازم ہو چکی تھی۔

### بَابُ: الَّذِي يُكَذِّبُ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَعَ مِنَ اللِّعَانِ

باب: جب مرد لعان سے فارغ ہونے سے پہلے ہی اپنی بات کو جھوٹا قرار دیدے

12424 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى تَلَاعْنَهَا

كُلُّهُ، جُلِدَ وَرَاجَعَهَا

\*\*\* معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد لعان کی کارروائی پوری ہونے سے پہلے ہی اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے تو مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ عورت سے رجوع کر لے گا۔

12425 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَ مَا يَبْقَى مِنَ التَّلَاعْنِ شَيْءٌ

ضَرْبَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر لعان کی کارروائی میں سے کچھ بھی حصہ باقی رہ جانے سے پہلے ہی مرد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے تو اُس کی پٹائی کی جائے گی اور وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

12426 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ نَزَعَ الَّذِي

يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَلَاعِنَهَا قَالَ: فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَيُجْلَدُ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی پر الزام لگایا تھا وہ اُس عورت کے ساتھ لعان کرنے سے پہلے ہی اگر اپنے موقف سے رجوع کر لیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی اور اُس مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

12427 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ،

ثُمَّ أَكْذَبَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَلَاعِنَهَا جُلِدَ ثَمَانِينَ وَالزَّقَ بِهِ الْوَلَدُ وَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا، فَإِنْ قَذَفَهَا بَعْدَ مَا يُجْلَدُ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مَلَاعَنَةٌ، وَلَكِنَّهُ يُجْلَدُ كُلَّمَا قَذَفَهَا لِأَنَّهَا شَهَادَةٌ لَا تُقْبَلُ

\*\*\* امام عبدالرزاق نے قیس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام ابوحنیفہ

فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور پھر اُس عورت کے ساتھ لعان کرنے سے پہلے ہی اپنی بات کو غلط قرار دیدے تو مرد کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا اور اُن دونوں میاں بیوی کا نکاح برقرار رہے گا اگر مرد کو کوڑے لگائے جانے کے بعد مرد پھر عورت پر الزام عائد کر دیتا ہے تو ایسی صورت میں وہ اپنے آپ کو جھوٹا رہا ہوگا تو ایسی صورت میں اُن دونوں میاں بیوی کے دوران لعان نہیں ہوگا البتہ وہ جب بھی عورت پر الزام لگائے گا تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے

‘کیونکہ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو قبول نہیں ہوتی۔

### بَابُ: يُكْذِبُ نَفْسَهُ بَعْدَ اللَّعَانِ أَوْ قَبْلَهُ

باب: جو شخص لعان سے پہلے یا اُس کے بعد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے

**12428 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَدْ نَزَعَ وَكَذَّبَ نَفْسَهُ بَعْدَمَا يَلَاعِنُهَا قَالَ: لَا يُجْلَدُ. قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: قَدْ تَفَرَّقَا، قَدْ بَاءَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مرد عورت کے ساتھ لعان کرنے کے بعد الگ ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اُسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔ میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے کہا: کیونکہ اب وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ ہو چکے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کی لعنت مرد کی طرف آئے گی۔

**12429 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَمَا يَلَاعِنُهَا جُلِدَ وَالْحَقُّ بِهِ الْوَلَدُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: يُجْلَدُ وَلَا يُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مرد عورت کے ساتھ لعان کرنے کے بعد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے دیتا ہے تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کا بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔

معمر نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے البتہ اُس کا بچہ اُس کی طرف منسوب نہیں ہوگا۔

**12430 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: إِذَا تَابَ الْمُلَاعِنُ وَاعْتَرَفَ بَعْدَ الْمُلَاعِنَةِ، فَإِنَّهُ يُجْلَدُ وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ، وَتُطَلَّقُ امْرَأَتُهُ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً، وَيَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَابِ، وَيَكُونُ ذَلِكَ مَتَى أَكْذَبَ نَفْسَهُ

\*\*\* داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب لعان کرنے والا مرد توبہ کر لے اور لعان کرنے کے بعد اعتراف کر لے (کہ اُس نے جھوٹا الزام لگایا تھا) تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا اور اُس کی بیوی کو ایک بائنہ طلاق ہو جائے گی اب وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنا رشتہ اُس عورت کی طرف بھیج سکتا ہے اور ایسا اُس وقت ہوگا جب وہ اپنے آپ کو جھٹلا دے گا۔

**12431 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمُلَاعِنِ إِذَا اعْتَرَفَ بَعْدَ مُلَاعِنَتِهِ أَنَّهُ: يُجْلَدُ، وَتُدْفَعُ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ

\*\*\* داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے سعید بن مسیب کو سنا جن سے

لعان کرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو لعان کرنے کے بعد اعتراف کر لیتا ہے (کہ اُس نے جھوٹا الزام لگایا تھا) تو مسعد نے فرمایا: اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اُس کی بیوی اُسے لوٹادی جائے گی۔

**12432 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا اكْتَذَبَ نَفْسُهُ بَعْدَ أَنْ يَقْضَى تَلَاْعُهُ

فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد لعان کے مکمل ہو جانے کے بعد اپنے آپ کو جھٹلا دے تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

### بَابُ: لَا يَجْتَمِعُ الْمُتْلَاعَانِ أَبَدًا

باب: لعان کرنے والے میاں بیوی دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے

**12433 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ: لَا يَجْتَمِعُ الْمُتْلَاعَانِ أَبَدًا

\*\*\* سفیان ثوری اور معمر نے اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں: لعان کرنے والے میاں بیوی کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

**12434 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ الْمُتْلَاعَانِ أَبَدًا

\*\*\* عاصم بن ابونجود نے شقیق بن سلمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: لعان

کرنے والے دونوں فریق کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

**12435 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَدًا. قَالَ: لَمْ أَرَهُمْ

يُرِيدُونَ أَنْ يَجْتَمِعُوا أَبَدًا. قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ نَكَحَتْ غَيْرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ عورت اُس آدمی کے لیے کبھی حلال نہیں ہوگی۔

انہوں نے فرمایا ہے: میں نے نہیں دیکھا کہ لوگوں نے کبھی انہیں اکٹھا کرنے کا ارادہ کیا ہو۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے

دریافت کیا: اگرچہ وہ عورت کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

**12436 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ،

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ الْمُتْلَاعَانِ

\*\*\* عاصم بن ابونجود نے زید بن حبیش کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: لعان کرنے والے دونوں

فریق اکٹھے نہیں ہوں گے۔

**12437 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلْدَ وَلِحَقِّ بِهِ

الْوَلَدُ وَلَا يَجْتَمِعَانِ

\*\*\* ابو ہاشم نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور بچہ اُس سے منسوب ہوگا اور وہ دونوں فریق اکٹھے نہیں ہوں گے۔

**12438 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ فَلَا يَتَنَكَحَانِ أَبَدًا .

قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے تو بھی وہ دونوں مرد اور عورت کبھی نکاح نہیں کر سکیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا: جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُن کی رائے بھی زہری کے قول کی مانند ہے۔

**12439 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الشُّورِيِّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ

ضُرِبَ الْحَدَّ

\*\*\* سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنے آپ کو جھٹلا دے تو اُس پر حد جاری کی جائے گی۔

**12440 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَنْ

أَكْذَبَ جُلْدَ، وَخَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ

\*\*\* داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد جھٹلا دے تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے البتہ وہ دیگر لوگوں کے ساتھ عورت کو رشتہ بھیج سکتا ہے۔

**12441 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ: الْمَلَأَعْنَةُ تَطْلِقُ بَائِنَةً

\*\*\* امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: لعان ایک بائنہ طلاق شمار ہوتا ہے۔

**12442 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الشُّورِيِّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: إِذَا

أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلْدَ وَرَدَّتْ إِلَيْهِ

\*\*\* داؤد بن ابوہند نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اپنے آپ کو جھٹلا دے تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت اُسے واپس کر دی جائے گی۔

**12443 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِذَا تَابَ

الْمَلَأَعْنُ وَاعْتَرَفَ بَعْدَ الْمَلَأَعْنَةِ، فَإِنَّهُ يُجْلَدُ وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ وَتَطْلُقُ امْرَأَتُهُ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً، وَيَخْطُبُهَا مَعَ

الْخُطَابِ وَيَكُونُ ذَلِكَ مَتَى اكْذَبَ نَفْسَهُ

\*\*\* داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب لعان کرنے والا مرد توبہ کر لے اور لعان کے بعد اعتراف کر لے (کہ اُس نے غلط الزام لگایا تھا) تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے اور بچہ اُس سے منسوب ہوگا اور اُس کی بیوی کو ایک باندہ طلاق ہو جائے گی اب وہ دیگر لوگوں کے ساتھ اُسے رشتہ بھیج سکتا ہے اور ایسا اُس وقت ہو سکتا ہے جب وہ اپنے آپ کو جھٹلا دے۔

12444 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (الَّذِينَ يَرْمُونَ

أَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6) الْآيَةَ. قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: إِنِّي أَطَّلَعُ الْآنَ، تَفْخِذَهَا رَجُلٌ فَتَنْطَرْتُ حَتَّى أَذْمَنْتُ، فَإِنْ ذَهَبَتْ أَجْمَعَ الشَّهْدَاءُ، ثُمَّ أَجْمَعَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، وَإِنْ حَدَّثْتُكُمْ بِمَا رَأَيْتُمْ ظَهَرْتُمْ ثَمَانِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: أَلَا تَسْمَعُونَ إِلَى مَا قَالَ سَيِّدُكُمْ؟ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَا تَلْمُهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ فِينَا أَحَدٌ أَشَدَّ غَيْرَةً مِنْهُ، وَاللَّهِ مَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا بِكُرٍّ، وَلَا طَلَّقَ امْرَأَةً قَطُّ فَاسْتَطَاعَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، إِلَّا الْبَيِّنَةُ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ. قَالَ: فَأَبْتُلِيَ ابْنُ عَمٍّ لَهُ، وَهُوَ هَالِكٌ بَنُ أُمِّيَّةَ، فَجَاءَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَذْرَكَ عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6) الْآيَةَ، إِلَى (الصَّادِقِينَ) (النور: 6)، فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِفُوهُ فَإِنَّهَا وَاجِبَةٌ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا قُتِبْ. قَالَ: لَا وَاللَّهِ، إِنِّي لَصَادِقٌ. ثُمَّ مَضَى عَلَى الْخَامِسَةِ، ثُمَّ شَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لَيْمَنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِفُوهَا فَإِنَّهَا وَاجِبَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهَا: إِنْ كُنْتَ كَاذِبَةً فَتُوبِي، فَسَكَتَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْلِي سَائِرَ الْيَوْمِ، ثُمَّ مَضَتْ عَلَى الْخَامِسَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ جَاءَتْ بِهَ كَذًا، وَجَاءَتْ بِهَ كَذًا فَهُوَ لَفُلَانٍ، فَجَاءَتْ بِهَ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَبْلَغْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ كَانَ لِي فِيهِ أَمْرٌ

\*\*\* معمر نے ایوب کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں۔“

تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ابھی یہ دیکھا کہ ایک مرد میری بیوی کے قریب گیا، میں نے یہ دیکھا اور خود پر قابو پایا، اب میں کیا جا کر گواہ جمع کرتا، جتنی دیر میں میں گواہ جمع کرتا اُس شخص نے اپنی حاجت پوری کر لینی تھی، میں نے جو دیکھا ہے اگر میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں تو آپ میری پشت پر اسی کوڑے لگائیں گے، تو نبی اکرم ﷺ نے اُس صاحب سے فرمایا: کیا تم سن نہیں رہے ہو کہ تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ اسے ملامت نہ کریں! کیونکہ ہمارے درمیان اس سے زیادہ غصہ والا اور کوئی نہیں ہے اللہ کی قسم! اس نے ہمیشہ کنواری لڑکی کے ساتھ ہی شادی کی ہے اور جب اس نے کسی عورت کو طلاق دی تو ہم میں سے کوئی اس عورت کے ساتھ شادی کر سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! ثبوت



پیش کرنا ہوں گے، جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن کے چچا زاد کو اس آزمائش میں مبتلا کیا گیا، وہ صاحب ہلال بن اُمیہ تھے، وہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا کہ انہوں نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ پایا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”سچے“۔

جب انہوں نے چار مرتبہ یہ گواہی دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے روک دو! کیونکہ یہ چیز واجب کر دے گی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: اگر تم جھوٹے ہو تو تم توبہ کرلو۔ اُس نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں سچا ہوں! پھر وہ پانچویں مرتبہ بھی ان کلمات کو ادا کر گئے، پھر اُس عورت نے چار مرتبہ اللہ کے نام پر گواہی دی کہ وہ صاحب جھوٹے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو روک دو! کیونکہ یہ چیز واجب کر دے گی! پھر آپ نے اُس عورت سے فرمایا: اگر تم جھوٹی ہو تو تم توبہ کرلو! وہ عورت کچھ دیر خاموش رہی، پھر وہ بولی: میں اپنی قوم کو کبھی رسوا نہیں کروں گی، پھر اُس نے پانچویں مرتبہ بھی یہ کلمات ادا کر لیے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اس طرح کے بچہ کو جنم دیا تو وہ فلاں کا ہوگا، تو (بعد میں) اُس عورت نے اُسی ناپسندیدہ شکل کے بچہ کو جنم دیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم نازل نہ کیا ہوا ہوتا، تو میں اس بارے میں اور حکم دیتا۔

**12445 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ حِينَ تَلَاعَنَّا، وَقَالَ: إِذَا وَضَعْتَ فَاتُونِي بِهِ قَبْلَ أَنْ تُرْضِعَهُ وَقَالَ: إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَطَطًا فَهُوَ لِلَّذِي رُمِيَ بِهِ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ سَبْطًا، فَهُوَ مِنْ زَوْجِ الْمَرْأَةِ فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمْرَهُ لَيْسَ لَوْلَا مَا قَضَى اللَّهُ فِيهِ

\*\*\* ابراہیم بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان لعان کے بعد علیحدگی کروادی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ عورت بچہ کو جنم دے گی، تو اُس عورت کے اُس بچہ کو دودھ پلانے سے پہلے اُسے میرے پاس لے کر آنا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس نے سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والے بچہ کو جنم دیا، تو یہ اُس شخص کا ہوگا جس پر الزام عائد کیا گیا ہے اور اگر سرخ رنگ کے سیدھے بالوں والے بچہ کو جنم دیا، تو یہ عورت کے شوہر کا ہوگا۔ تو اُس عورت نے سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والے بچہ کو جنم دیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم نہ دے دیا ہوتا، تو اس کا معاملہ مختلف ہوتا۔

**12446 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُتَلَاعِنَةِ، وَعَنِ الشَّنَةِ فِيهَا عَلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ: فَتَلَاعِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا حَاضِرٌ قَالَ: فَلَمَّا فَرَعَا قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَقْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَعَا مِنَ التَّلَاعِنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَلِكَ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنِينَ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَهُ فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ

\*\*\* ابن شہاب نے لعان کرنے کے بارے میں اور اس کے طریقہ کے بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک اور شخص پاتا ہے تو اگر وہ اُسے قتل کر دیتا ہے تو آپ لوگ اُسے قتل کر دیں گے تو ایسے شخص کو کیا کرنا چاہیے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے معاملہ میں وہ چیز نازل کی جس کا ذکر قرآن میں لعان کرنے والوں کے حوالے سے ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ نازل کر دیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن دونوں میاں بیوی نے مسجد میں لعان کیا، میں بھی وہاں موجود تھا جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو مرد نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں اب بھی اس عورت کو اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب میں نے اس پر جھوٹا الزام عائد کیا ہوگا تو نبی اکرم ﷺ کے اُسے کوئی ہدایت کرنے سے پہلے ہی اُس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں جب وہ دونوں لعان کر کے فارغ ہوئے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں اُس نے عورت سے علیحدگی اختیار کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ علیحدگی ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان ہوگی۔ (راوی کہتے ہیں: وہ عورت حاملہ تھی تو اُس شخص نے اُس حمل کا انکار کیا تھا تو اُس عورت کے بچہ کو اُس کی ماں کی نسبت سے بلایا جاتا تھا۔

**12447 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، لَعَلَّه عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

حدیث: 12446: صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن 'سورة البقرة - باب قوله عز وجل: والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم' حدیث: 4475: صحیح ابن حبان - کتاب الطلاق' باب اللعان - ذکر اسم هذا البلاعن امراته اللذين ذكرناهما' حدیث: 4346: موطا مالك - کتاب الطلاق' باب ما جاء في اللعان - حدیث: 1183: سنن الدارمی - ومن کتاب النکاح' باب في اللعان - حدیث: 2199: سنن ابی داود - کتاب الطلاق' ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب في اللعان' حدیث: 1930: سنن ابن ماجه - کتاب الطلاق' باب اللعان - حدیث: 2062: السنن للنسائي - کتاب الطلاق' باب الرخصة في ذلك - حدیث: 3366: شرح معاني الآثار للطحاوي - کتاب الطلاق' باب الرجل ينفي خبل امراته ان يكون منه - حدیث: 3013: مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن سهل بن سعد الساعدي' حدیث: 4490: السنن الكبرى للبيهقي - کتاب الفرائض' جماع ابواب الجد - باب ميراث ولد البلاعة' حدیث: 11688: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث ابی مالك سهل بن سعد الساعدي - حدیث: 22254: مسند الشافعي - ومن کتاب الظهار واللعان' حدیث: 1164: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومبا اسند سهل بن سعد - باب' حدیث: 5542:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ جَاءَتْ بِهٍ أُحْيِمَرَ قَضِيئًا أَقْضَى كَأَنَّهُ وَحْرَةٌ فَلَا أَرَاهَا إِلَّا صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَسْوَدَ ذَا الْيَتَيْنِ، فَلَا أَرَاهُ إِلَّا صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٍ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ

\*\*\* زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اُس عورت نے سرخ رنگ کے بچہ کو جنم دیا جو چھپکلی کی مانند ہوتا ہے تو میرے خیال میں عورت نے سچ کیا ہے اور مرد نے اُس پر جھوٹا الزام عائد کیا ہے اور اگر اُس عورت نے سیاہ رنگ کے بھاری سرین والے بچہ کو جنم دیا تو میرے خیال میں مرد نے اُس عورت کے بارے میں سچ کہا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو اُس عورت نے ناپسندیدہ شکل و صورت والے بچہ کو جنم دیا۔

**12448 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ: "قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّهَا قَامَدَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَصَرِهِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ، قَائِلٌ لَهُ شَيْئًا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا"

\*\*\* عبد اللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! یہ اُس عورت کا بچہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نگاہ اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے لیکن آپ نے کچھ بھی ارشاد نہیں فرمایا۔

**12449 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَلَاغْنَا: أَمَا أَنْتُمْ فَقَدْ عَرَفْتُمَا إِنِّي لَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب مرد اور عورت نے لعان کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تم دونوں کا معاملہ ہے تو تم دونوں یہ بات جانتے ہو کہ میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔

**12450 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا كَانَ مِنْ شَأْنِ الْمُتَلَاعِنِينَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْأَرْبَعَةِ

\*\*\* امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب لعان کرنے والوں کا معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں چار میں سے پہلا ہو جاؤں۔

**12451 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لِي عَهْدٌ بِأَهْلِي مُدَّ عَفَارِ النَّخْلِ قَالَ: وَعَفَارُهَا أَنَّهُمَا كَانَتْ تُؤَبَّرُ، ثُمَّ تَعَفَّرُ أَرْبَعِينَ لَا تُسْقَى بَعْدَ الْإِبَارِ قَالَ: فَوَجَدْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي قَالَ: وَكَانَ رَوْجُهَا مُصْفَرًّا حَمَشًا سَبَطَ الشَّعْرَ وَالَّذِي رُمِيتَ بِهِ خَذَلٌ إِلَى السَّوَادِ جَعَدًا قَطَطًا مُسْتَهْمًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيْنَ، ثُمَّ لَا عَنَ بَيْنَهُمَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ يُشَبِّهُ الَّذِي رُمِيتَ بِهِ.

\*\*\* قاسم بن محمد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: جب سے کھجوروں کی پیوند کاری کا وقت ہوا ہے تب سے میں نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کی۔ یہاں عفار سے مراد اُن کی پیوند کاری ہے اور پیوند کاری کے بعد چالیس دن تک اُس کو کنویں سے پانی نہیں دیا جاتا۔ اُس شخص کا کہنا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا۔ راوی کہتے ہیں: وہ شخص زرد رنگ کا مالک دُبلّا پتلا سا آدمی تھا جس کے بال سیدھے تھے اور جس شخص پر الزام عائد کیا گیا تھا اُس کا رنگ سیاہی مائل تھا وہ گھنگھریالے بالوں کا مالک بھاری بھر کم شخص تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تُو واضح کر دے! پھر آپ نے میاں بیوی کے درمیان لعان کروایا تو اُس عورت نے اُس بچہ کو جنم دیا جو اُس شخص کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا جس پر الزام عائد کیا گیا۔

**12452 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ. وَزَادَ الْقَاسِمُ، فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ ابْنُ الْهَادِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هِيَ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا وَلَكِنَّهَا تِلْكَ الْمَرْأَةُ كَانَتْ قَدْ أَغْلَنْتْ فِي الْإِسْلَامِ

\*\*\* قاسم بن محمد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت منقول ہے، تاہم قاسم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: شداد بن الہاد کے صاحبزادے نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں نے کسی عورت کو ثبوت کے بغیر سنگسار کرنا ہوتا تو میں اسے سنگسار کروا دیتا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! یہ وہ عورت ہے جو اسلام کے آنے کے بعد اعلانیہ طور پر گناہ کیا کرتی تھی۔

**12453 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَجَلَانِيَّ وَامْرَأَتِهِ، وَكَانَتْ حُبْلَى، وَقَالَ زَوْجُهَا: مَا قَرَبْتُهَا مِنْذُ عَفَّارِ النَّخْلِ، - وَعَفَّارُ النَّخْلِ أَنَّهَُا كَانَتْ لَا تُسْقَى بَعْدَ الْإِتَارِ شَهْرَيْنِ -، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيْنَ قَالَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ زَوْجَ الْمَرْأَةِ كَانَ حَمَشَ الذَّرَاعَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ، أَصْهَبَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي رُمِيَ بِهِ أَسْوَدَ، فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ أَحْلَى جَعْدًا قَطَطًا عَبْلَ الذَّرَاعَيْنِ، خَذَلَ السَّاقَيْنِ. قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ ابْنُ شَدَّادٍ ابْنُ الْهَادِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَيْ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ الْمَرْأَةُ كَانَتْ قَدْ أَغْلَنْتْ فِي الْإِسْلَامِ

\*\*\* قاسم بن محمد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے عجلانی اور اُس کی اہلیہ کے درمیان لعان کروایا تھا، وہ عورت حاملہ ہو گئی تھی اُس کے شوہر نے یہ کہا تھا: میں تو کھجوروں کی پیوند کاری کے زمانہ سے اس کے قریب نہیں گیا، کھجوروں کی پیوند کاری یوں ہوتی ہے کہ اُس کے بعد دو ماہ تک اُسے پانی نہیں دیا جاتا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! تو معاملہ کو واضح کر دے۔ تو راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ عورت کا شوہر پتلی پنڈلیوں اور پتلی کلائیوں والا ایک شخص تھا جس کے بال سیدھے تھے اور جس شخص پر الزام عائد کیا گیا تھا وہ ایک سیاہ فام شخص تھا تو عورت نے سیاہ رنگ کے بچہ کو جنم دیا جس کے بال گھنگھریالے تھے اور اُس کی کلائیاں اور پنڈلیاں موٹی تھیں۔

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: شداد بن الہاد کے صاحبزادے نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اگر میں نے ثبوت کے بغیر کسی کو سنگسار کروانا ہوتا تو اسے سنگسار کروادیتا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! وہ عورت تو اسلام آنے کے بعد اعلانیہ طور پر گناہ کیا کرتی تھی۔

### بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ وَلِمَنِ الصَّدَاقُ

باب: لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروادینا اور مہر کی رقم کسے ملے گی؟

12454 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: كُنَّا بِالْكُوفَةِ نَخْتَلِفُ فِي الْمُلَاعِنَةِ يَقُولُ بَعْضُنَا: لَا نُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا. قَالَ سَعِيدٌ: فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ فَلَمْ يَعْتَرِفْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَتَلَاعَنَّا، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

قَالَ أَيُّوبُ: فَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَاقِي؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ كُنْتَ صَادِقًا فَهُوَ لَهَا بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَذَلِكَ أَوْجَبُ لَهَا - أَوْ كَمَا قَالَ -

\*\*\* ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم لوگ کوفہ میں موجود تھے ہم لعان کرنے کے بارے میں بحث کر رہے تھے بعض کا یہ کہنا تھا کہ ہم اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائیں گے تو سعید بن جبیر نے بتایا کہ میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی، میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے دو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی آپ نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ کی قسم! تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں سے کوئی ایک توبہ کرے گا! لیکن اُن میں سے کسی نے بھی اعتراف نہیں کیا، اُن دونوں نے لعان کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ مرد نے کہا: یا رسول اللہ! میرے مہر کا کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو تم سچے ہو تو یہ مہر اُس چیز کا معاوضہ بن جائے گا جو تم نے اُس عورت کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا تھا اور اگر تم جھوٹے ہو تو پھر تو یہ عورت کے حق میں اور زیادہ لازم ہو جائے گا۔

**12455 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنِينَ: حَسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَالِي؟ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا

\*\*\* سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے لعان کرنے والوں دونوں میاں بیوی سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے تم دونوں میں کوئی ایک جھوٹا ہے (اے مرد!) اب تمہارا اس عورت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اُس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے مال کا کیا ہوگا؟ (یعنی جو میرے طور پر میں نے رقم دی تھی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا، اگر تم سچے ہو تو تم نے اس کے ساتھ جو وظیفہ زوجیت ادا کیا تھا وہ مال اُس کا معاوضہ بن جائے گا اور اگر تم جھوٹے ہو تو پھر تو وہ دور بھی دور ہو جائے گا۔

## بَابُ كَيْفِ الْمَلَاعَنَةِ

### باب: لعان کیسے ہوگا؟

**12456 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ الْمَلَاعَنَةُ؟

قَالَ: "يَشْهَدُ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ شَهَادَةً، ثُمَّ لِيَشْهَدَ أَرْبَعًا أَنَّهُ لَيْمِنُ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ يَقُولُ: وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، وَهِيَ مِثْلُ ذَلِكَ، وَتَقُولُ: وَعَلَيْهَا غَضَبُ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لعان کیسے ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: مرد چار مرتبہ اللہ کے نام پر یہ گواہی دے گا کہ وہ سچا ہے پھر وہ یہ کہے گا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اُس پر اللہ کی لعنت ہو! عورت بھی اس کی مانند کہے گی اور یہ کہے گی: اور اُس پر اللہ کا غضب نازل ہوا اگر مرد سچا ہو!

**12457 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي

الشَّعْثَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: وَيُذْرَأُ عَنْهَا لِلْحَدِّ الْعَذَابُ، أَنْ يَلَاعِنَ كَمَا يُذْرَأُ عَنْهَا هِيَ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ ابوشعثاء فرماتے ہیں: حد جاری ہونے کی وجہ سے عورت سے عذاب کو ہٹا لیا جائے گا کہ وہ لعان کرے جس طرح عورت کو الگ کر دیا جائے گا۔ (یہاں اصل متن کے الفاظ کا مفہوم یہی ہے لیکن شاید متن کے الفاظ ٹھیک طور پر نقل نہیں ہوئے ہیں)

**12458 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: " أَخْبَرَنِي أَمِيرٌ مِّنَ

الْأَمْرَاءِ أَنَّ الْأَعْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ أَمْرَاتِهِ فَلَا عُنْتُ بَيْنَهُمَا قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ فَعَلْتُ؟ قَالَ: كَمَا هُوَ فِي كِتَابِ



اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ "

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے یہ بات بتائی: میں نے ایک مرتبہ ایک مرد اور اُس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا، جب میں نے اُن کے درمیان لعان کروایا، راوی کہتے ہیں: تو میں نے دریافت کیا: تو آپ نے کیا کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُسی طرح جس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

**12459 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَقُولُ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ إِنِّي لِمِنَ الصَّادِقِينَ فِيمَا رَمَيْتُهَا مِنَ الزَّانَا بَيِّنًا هُوَ، ثُمَّ هِيَ بَعْدُ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مرد یہ کہے گا: میں اللہ کے نام کی گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں! اُس چیز کے بارے میں جو میں نے اس عورت پر زنا کا الزام عائد کیا ہے۔ مرد پہلے لعان کرے گا، اُس کے بعد عورت لعان کرے گی۔

### بَابُ اللَّعَانِ أَكْثَرُ مِنَ الرَّجْمِ

باب: لعان سنگسار کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے

### وَبَابُ مَنْ قَذَفَ الْمَلَاعِنَةَ

باب: جو شخص لعان کرنے والی عورت پر زنا کا الزام لگائے

**12460 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَّانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اللَّعَانُ أَكْثَرُ مِنَ الرَّجْمِ

\*\*\* بیان نے امام شعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: لعان سنگسار کرنے سے بڑا (عمل) ہے۔

**12461 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ

يَقُولُ: وَجَبَتْ اللَّعْنَةُ وَالْعُصْبُ عَلَى أَكْذَبِهِمَا

\*\*\* داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جو اُن میں سے جھوٹا ہو

گا اُس پر لعنت اور غضب لازم ہو جائے گا۔

**12462 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ افْتَرَى عَلَيْهَا قَالَ: يُحَدِّثُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص ایسی عورت پر الزام لگا دے؟ انہوں نے

جواب دیا: اُس پر حد جاری ہوگی۔

**12463 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَ: مَنْ قَذَفَ الْمَلَاعِنَةَ جِلْدَ

الْحَدِّ

\*\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص لعان کرنے والی عورت پر زنا کا الزام لگائے اُس شخص پر حد

جاری ہوگی۔



**12464 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، وَالشَّعْبِيِّ، أَنَّهُمَا قَالَا فِي الَّذِي يَلَا عَيْنَ امْرَأَتِهِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهَا بَعْدَ الْفُرْقَةِ لَيْسَ الْوَلَدُ مِنِّي؟ قَالَا: يُجْلَدُ. وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا فَقَالَا مِثْلَ ذَلِكَ.

\*\*\* عبد اللہ بن کثیر نے شعبہ کے حوالے سے مغیرہ اور امام شعی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ان دونوں حضرات نے اُس شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرتا ہے اور پھر علیحدگی کے بعد عورت سے یہ کہتا ہے: بچہ میری اولاد نہیں ہے! تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا ہے: اُس شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حکم اور حماد سے دریافت کیا تو ان دونوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا۔

**12465 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، مِثْلَ حَدِيثِ شُعْبَةَ

\*\*\* اسی کی مانند روایت ابراہیم نخعی اور امام شعی کے بارے میں منقول ہے۔

**بَابُ مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمَلَاعِنَةِ، وَالرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ أُخْتَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ**

باب: جو شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے پر الزام لگائے  
یا جو شخص اپنی رضاعی بہن کے ساتھ شادی کر لے (اُس کا حکم کیا ہے؟)

**12466 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمَلَاعِنَةِ جُلِدَ الْحَدَّ

\*\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جو شخص زنا کرنے والی عورت کے بیٹے پر الزام لگائے اُس شخص پر حد جاری ہوگی۔

**12467 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمَلَاعِنَةِ جُلِدَ

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم نخعی اور امام شعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے پر الزام لگائے اُسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

**12468 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يَتَزَوَّجُ أُخْتَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَلَا يَعْلَمُ حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا، ثُمَّ يَقْذِفُهَا، ثُمَّ يَعْلَمُ ذَلِكَ قَالَ: لَا مَلَاعِنَةَ بَيْنَهُمَا، وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَيُجْلَدُ، وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی رضاعی بہن کے ساتھ لاعلمی میں

شادی کر لیتا ہے یہاں تک کہ اُس کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے پھر وہ اُس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے پھر اُسے اس بات کا علم ہوتا ہے تو زہری نے فرمایا: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا، اُن کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی، مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے اور بچہ اُس کی طرف منسوب ہوگا۔

**12469 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمَّا مَاتَتْ أُعْلِمَ أَنَّهَا أُخْتُهِ مِنَ الرَّصَاعَةِ قَالَ: يُعْرَمُ الصَّدَاقُ وَلَا يَرْتُهَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: يَرْتُهَا

\*\*\* زہری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتا ہے: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے جب اُس عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو اُس مرد کو پتا چلتا ہے کہ وہ عورت تو اُس کی رضاعی بہن تھی تو زہری فرماتے ہیں: وہ مہر جرمانہ کے طور پر وصول ہو جائے گا اور وہ مرد اُس عورت کا وارث نہیں بنے گا۔  
قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ مرد اُس عورت کا وارث بنے گا۔

### بَابُ مَنْ دُعِيَ لِلذِّي انْتَفَى مِنْهُ

باب: جس شخص کو اُس (باپ) کی نسبت سے بلایا جائے، جس (باپ نے) اُس کی نفی کر دی تھی  
**12470 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "إِنْ قَالَ إِنْسَانٌ لِابْنِ الْمُلَاعِنَةِ: يَا ابْنَ فَلَانٍ لِلذِّي انْتَفَى مِنْهُ عَزَّزَ وَلَمْ يُجْلَدْ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے سے یہ کہتا ہے: فلاں کے بیٹے! یعنی اُس شخص کی طرف منسوب کرتا ہے جس نے اُس بچہ کے اپنی اولاد ہونے کی نفی کر دی تھی تو ایسے شخص کو سزا دی جائے گی البتہ اُسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔

**12471 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "إِذَا قَالَ إِنْسَانٌ: يَا ابْنَ فَلَانٍ لِلرَّجُلِ لِلذِّي انْتَفَى مِنْهُ قَالَ: لَا يَتَّبَعِي أَنْ يَدْعَى لَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَيْهِ حَدًّا

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: اے فلاں کے بیٹے! یعنی وہ اُس شخص کو اُس شخص کی طرف منسوب کر دے جس نے اُسے اپنی اولاد قرار دینے سے انکار کر دیا تھا تو زہری فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اُس شخص کو یوں بلایا جائے البتہ زہری نے ایسے شخص پر حد جاری ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

**12472 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "مَنْ قَالَ لِابْنِ الْمُلَاعِنَةِ: يَا ابْنَ فَلَانٍ الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ"

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص لعان کرنے والی عورت کے بیٹے سے یہ کہے: اے فلاں کے بیٹے! یعنی اُس شخص کی طرف منسوب کر دے جس نے اُس کی نفی کر دی تھی تو ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

## بَابُ ادِّعَاہِ اَبُوہُ بَعْدَ مَا مَاتَ

باب: جس کا باپ اُس کے انتقال کے بعد اُس کے بارے میں دعویٰ کرے

## وَبَابُ لَا عَنَہَا وَہُوَ مَرِیضٌ

باب: جو شخص بیماری کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ لعان کر لے

12473 - اِتَوَالِ تَابِعِیْنَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ فِی الْمَلَاعِنَةِ: اِذَا ادَّعَى الَّذِیْ لَا عَنَ اُمَّہُ بَعْدَ مَا یَمُوْتُ

فَلَا یَجُوزُ لِاَنَّهُ اِنَّمَا ادَّعَى مَالًا، وَانِ ادَّعَى وَہُوَ حَتَّى ضُرِبَ وَلَحِقَ بِہِ

\*\*\* سفیان ثوری لعان کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جب وہ شخص دعویٰ کر دے جس نے بچہ کی ماں کے ساتھ لعان کیا تھا اور بچہ کی ماں (یا بچہ کے) انتقال کے بعد وہ یہ دعویٰ کرے تو یہ بات درست نہیں ہوگی، کیونکہ اُس نے مال کا دعویٰ کیا ہے اگر وہ اُس کی زندگی میں دعویٰ کرتا تو اُس کو اس کا حصہ مل جاتا اور یہ اُس کے ساتھ لاحق ہو جاتا۔

12474 - اِتَوَالِ تَابِعِیْنَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا قَذَفَ اِمْرَاَتَہُ وَہُوَ مَرِیضٌ لَا عَنَہَا، ثُمَّ

مَاتَ مِنْ مَرَضِہِ ذَلِکَ وَرِثَہُ مَا کَانَتْ فِی الْعِدَّةِ لِاَنَّهُ جَاءَ مِنْ قِبَلِہِ، وَانِ مَاتَتْ ہِیَ لَمْ یَرِثْہَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام لگا دے اور وہ شخص اُس وقت بیمار ہو تو وہ اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا، اگر وہ اُسی بیماری کے دوران انتقال کر جاتا ہے تو اگر اُس عورت کی عدت باقی ہو تو وہ اُس کی وارث بنے گی کیونکہ یہاں پر علیحدگی مرد کی طرف سے پائی جا رہی ہے البتہ اگر عورت انتقال کر جاتی ہے تو مرد اُس کا وارث نہیں بنے گا۔

## بَابُ ادِّعَاءِ الْمَرْأَةِ الْوَلَدَ

باب: عورت کا بچہ کے بارے میں دعویٰ کرنا

## وَبَابُ مِیْرَاثِ الْمَلَاعِنَةِ

باب: لعان کرنے والی عورت کی وراثت کا حکم

12475 - اِتَوَالِ تَابِعِیْنَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: لَا یَجُوزُ دَعْوَى النِّسَاءِ فِی الْوَلَدِ اَنَّہَا وَلَدَتْہُ اِلَّا

بِیِّنَةٍ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: بچہ کے بارے میں عورتوں کا دعویٰ درست نہیں ہوگا کہ اُس نے اُس بچہ کو جنم دیا ہے البتہ اگر وہ ثبوت پیش کر دے تو حکم مختلف ہوگا۔

12476 حدیث نبوی: - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ ہِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰهُ يَعْنِي ابْنَ عَبِيدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَسْأَلُ عَنِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ مَنْ يَرِثُهُ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّهُ سَأَلَ فَاجْتَمَعُوا عَلَيَّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى بِهِ لِلْأُمِّ، وَجَعَلَهَا بِمَنْزِلَةِ ابْنِهِ وَأُمِّهِ

\*\*\* عبد اللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے اہل مدینہ میں سے بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو خط لکھا اور اُس سے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس کا وارث کون ہوگا؟ تو اُس نے مجھے جوابی خط میں لکھا کہ اُس نے لوگوں سے دریافت کیا تو سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے بچے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ اُس کی ماں کو ملے گا اور اُس کی ماں اُس بچے کے ماں اور باپ دونوں کی جگہ ہوگی۔

**12477 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبِيدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَخِي مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ لِمَنْ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابِنِ الْمَلَاعِنَةِ؟ قَالَ: قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهِ هِيَ بِمَنْزِلَةِ ابْنِهِ وَأُمُّهُ قَالَ سُفْيَانُ: تَرِثُهُ أُمُّهُ، الْمَالُ كُلُّهُ

\*\*\* عبد اللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے بنو زریق سے تعلق رکھنے والے اپنے ایک بھائی کی طرف خط لکھا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کیا فیصلہ دیا تھا؟ تو اُس نے جواب میں لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ اُس کی ماں کو ملے گا اور اُس کی ماں کے لیے ماں اور باپ دونوں کی جگہ ہوگی۔ سفیان بیان کرتے ہیں: اُس کی ماں اُس کی وارث بنے گی، اُس کے پورے مال کی وارث بنے گی۔

**12478 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "ابْنُ الْمَلَاعِنَةِ يُدْعَى لِأُمِّهِ، وَمَنْ قَذَفَ لِأُمِّهِ يَقُولُ: يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ضَرْبَ الْحَدِّ، وَأُمُّهُ عَصَبَتُهُ بِرِثَتِهَا، وَتَرِثُهُ." قَالَ سُفْيَانُ: الْمَالُ كُلُّهُ

\*\*\* نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کو اُس کی ماں کے حوالے سے بلایا جائے گا اور جو شخص اُس کی ماں پر زنا کا الزام عائد کرتے ہوئے یہ کہے: اے زنا کرنے والی عورت کے بیٹے! تو اُس شخص پر حد جاری کی جائے گی، اُس کی ماں اُس کا عصبہ ہوگا، اُس کی ماں کا وہ وارث بنے گا اور اُس کی ماں اُس کی وارث بنے گی۔ سفیان کہتے ہیں: اُس کی ماں اُس کے پورے مال کی وارث بنے گی۔

**12479 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مِيرَاثُ وَلَدِ الْمَلَاعِنَةِ كُلُّهُ لِأُمِّهِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لعان کرنے والی عورت کے بچے کی پوری وراثت اُس کی ماں کو ملے گی۔

**12480 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ابْنُ الْمَلَاعِنَةِ عَصَبَتُهُ

أُمُّهُ هُمْ يَرُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ، وَيُضْرَبُ قَافِذُ أُمِّهِ، وَلَا يَجْتَمِعُ أَبُوهُ وَأُمُّهُ

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا عصبہ اُس کی ماں ہے۔ وہی لوگ اُس کے وارث ہوں گے اور اُس کی طرف سے دیت ادا کریں گے اور اُس کی ماں پر زنا کا الزام لگانے والے کی پٹائی کی جائے گی اُس کا باپ اور ماں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

12481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ،

قَالَ: عَصْبَةُ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ عَصْبَةُ أُمِّهِ

\*\*\* یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے عصبہ وہ لوگ ہوں

گے جو اُس کی ماں کا عصبہ ہیں۔

12482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبِ لَهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ

مَسْعُودٍ، قَالَا: عَصْبَةُ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ عَصْبَةُ أُمِّهِ

\*\*\* امام شعبی نے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے یہ دونوں حضرات

فرماتے ہیں: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا عصبہ وہ لوگ ہوں گے جو اُس کی ماں کا عصبہ ہیں۔

12483 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَنْ يَرِثُ وَلَدَ الْمَلَاعِنَةِ تَرَكَ أُمُّهُ

وَحَدَّهَا؟ قَالَ: لَهَا الثَّلَاثُ، وَلِعَصْبَةِ أُمِّهِ مَا بَقِيَ. قُلْتُ: وَتَرَكَ ابْنَتَهُ؟ قَالَ: لَهَا الشَّطْرُ، وَلِعَصْبَةِ أُمِّهِ مَا بَقِيَ

\*\*\* ابن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لعان کرنے والی عورت کے بچہ کا وارث کون ہوگا اگر

وہ صرف پسماندگان میں اپنی ماں کو چھوڑ کر جاتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اُس کی ماں کو ایک تہائی کو ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ

اُس کی ماں کے عصبہ رشتہ داروں کو ملے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ بچہ اپنی بیٹی کو چھوڑ کر جاتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

اُس کی بیٹی کو نصف حصہ ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ ماں کے عصبہ رشتہ داروں کو ملے گا۔

12484 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: جَرَتْ السُّنَّةُ فِي ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ

أَنَّهُ يَرِثُهَا، وَتَرِثُ أُمُّهُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہی معمول جاری ہے کہ لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اپنی ماں کا وارث بنتا ہے اور

اُس کی ماں اُس کی وارث بنتی ہے اُس حصہ کے حساب سے جو اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کے لیے مقرر کیا ہے۔

12485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: تَرِثُ أُمُّهُ مِنْهُ الثَّلَاثُ، وَمَا

بَقِيَ فِي بَنَاتِ الْمَمَالِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيْضًا

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس کی ماں اُس کی وراثت کے ایک تہائی حصہ کی

مالک بنے گی اور جو باقی بچ جائے گا وہ بیت المال میں جمع ہو جائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**12486 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّحَعِيُّ، وَالشَّعْبِيُّ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ

فَبَعَثُوا إِلَى الْمَدِينَةِ رَسُولًا يَسْأَلُ عَنْ ذَلِكَ، فَرَجَعَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّ الْمَرَأَةَ الَّتِي لَا عَنَتَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجَهَا، فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَتَزَوَّجَتْ فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا، ثُمَّ تَوَفَّى ابْنُهَا الَّذِي لَا عَنَتَ عَلَيْهِ، فَوَرِثَتْ أُمُّهُ مِنْهُ السُّدُسَ، وَوَرِثَتْ إِخْوَتُهُ مِنْهُ الثَّلَاثَ، وَكَانَ مَا بَقِيَ بَيْنَ إِخْوَتِهِ وَأُمِّهِ عَلَى قَدَرِ مَوَارِيثِهِمْ، صَارَ لِأُمِّهِ الثَّلَاثُ وَلِإِخْوَتِهِ الثَّلَاثَانِ .

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت کے بارے میں ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے درمیان اختلاف ہو گیا، ان حضرات نے ایک قاصد مدینہ منورہ بھیجا تا کہ وہ اس بارے میں تحقیق کرے وہ واپس آیا تو اُس نے اُن لوگوں کو اہل مدینہ کے بارے میں یہ بتایا کہ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ لعان کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی پھر اُس عورت نے شادی کر لی تھی اُس کے ہاں اور بھی اولاد ہوئی پھر اُس عورت کے اُس بیٹے کا انتقال ہوا جس کی وجہ سے اُس نے لعان کیا تھا تو اُس کی ماں اُس کی وراثت کے چھٹے حصہ کی وارث بنی تھی اور اُس کی بہنیں ایک تہائی حصہ کی وارث بنی تھیں اور جو باقی بچا تھا وہ اُس کی ماں اور بہنوں کے درمیان وراثت میں اُن کے حصہ کے حساب سے تقسیم ہو گیا تھا اُس کی ماں کو ایک تہائی حصہ ملا تھا اور اُس کی بہنوں کو دو تہائی حصہ ملا تھا۔

**12487 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**12488 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ بَعْضَهُمْ يَقُولُ: لِأُمِّهِ الثَّلَاثُ، وَلِعَصْبَةِ أُمِّهِ

مَا بَقِيَ " قَالَ: " وَآرَى إِنْ كَانَ مَعَهَا إِخْوَةٌ فَلَهُمْ مَا بَقِيَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ. أُمُّ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: أَخْبَرْتُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ.

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: اُس کی ماں کو ایک تہائی ملے گا اور اُس کی ماں کے عصبہ رشتہ داروں کو باقی حصہ ملے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں اس بات کا قائل ہوں کہ اگر اُس کی ماں کے ساتھ اُس کے بھائی بھی ہوں تو باقی بچ جانے والا حصہ اُن لوگوں کو مل جائے گا اگرچہ اُس کی ماں موجود نہ ہو۔

طاوُس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اہل مدینہ کے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اُس کا وارث ہوتا ہے اور جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ کے رسول اُس کے مولیٰ ہوتے ہیں۔“

**12489 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاووس کے صاحبزادے کے حوالے سے منقول ہے۔

**12490 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ: لِأُمِّهِ الثُّلُثُ، فَإِنْ

كَانَتْ مِنَ الْعَرَبِ فَالثُّلُثَانِ فِي بَيْتِ الْمَالِ، وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَرَبِ فَالثُّلُثَانِ فِي بَيْتِ الْمَالِ، وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْمَوَالِي فَلِمَوَالِي أُمِّهِ الثُّلُثُ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہل مدینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُس کی ماں کو ایک تہائی حصہ ملے

گا، اگر وہ عرب ہوگی، تو دو تہائی حصہ بیت المال میں جمع ہوگا، اگر موالی ہو تو اُس کی ماں کے موالیوں کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔

## بَابُ وَلَدِ الزَّانَا

باب: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کا حکم

**12491 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَدُ الزَّانَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ حُرًّا قَالَ:

مِيرَاثُهُ مِيرَاثُ الْمَلَاعِنَةِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا وہ بچہ جسے اُس کی ماں

آزاد ہونے کے طور پر جنم دیتی ہے، تو عطاء نے فرمایا: اُس کی وراثت لعان کرنے والی عورت کی وراثت کی مانند ہوگی۔

**12492 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: مِيرَاثُ وَلَدِ الزَّانَا مِيرَاثُ وَلَدِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کی وراثت کا حکم وہی ہوگی جو لعان کرنے والی

عورت کے بچہ کی وراثت کا ہوتا ہے۔

**12493 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي أَوْلَادِ الزَّانَا لَا يَرِثُهُمْ مَنِ ادَّعَاهُمْ،

وَيَتَوَارَثُونَ مِنْ قَبْلِ الْأُمَّهَاتِ لِأَنَّا لَا نَدْرِي لَعَلَّ آبَاهُمْ لَيْسَ بِوَاحِدٍ، وَلَا نَصَدِّقُ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ قَالَتْ ذَلِكَ فَإِنْ

وَلَدَتْ غُلَامَيْنِ مِنْ زَنَاءٍ فَمَاتَ أَحَدُهُمَا وَرِثَ الْآخَرُ الشُّدُسَ "

\*\*\* زہری نے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو شخص اُن کے اپنی اولاد ہونے کا

دعویدار ہو وہ اُن کا وارث نہیں بنے گا، یہ لوگ ماؤں کی طرف سے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے کیونکہ ہمیں یہ پتا نہیں ہے کہ

اُن کا باپ کوئی ایک ہے یا نہیں ہے، ہم اُن کی ماؤں کے بیان کی بھی تصدیق نہیں کریں گے، اگر وہ اس بات کو بیان کر دیتی ہیں، اگر

عورت نے زنا کے نتیجہ میں دو لڑکوں کو جنم دیا ہو اور اُن میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے، تو دوسرا چھٹے حصہ کا وارث بنے گا۔



**12494 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنْ تَرَكَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَأُخُوْتَهُ لِأَمِّهِ وَأُخُوَالِهِ فَإِنَّ الْمَالَ كُلَّهُ لِابْنَتِهِ

\*\*\* طاووس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر ایسا آدمی اپنی ایک بیٹی اور ماں کی طرف سے بھائی اور ماموں چھوڑتا ہے تو اُس کا سارا مال اُس کی بیٹی کو ملے گا۔

## بَابُ الْمُسْلِمِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ النَّصْرَانِيَّةَ

باب: جو شخص اپنی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے

**12495 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً: قَالَ: عَلَيْهَا غَضَبُ اللَّهِ هِيَ امْرَأَتُهُ كَمَا هِيَ، لَا يَلَاغِيهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی یہودی یا عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو عطاء فرماتے ہیں: ایسی عورت پر اللہ کا غضب نازل ہوگا، لیکن وہ اُس کی بیوی ہی شمار ہوگی، وہ مرد اُس عورت کے ساتھ لعان نہیں کرے گا۔

**12496 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: لَا مَلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* سلیمان بن موسیٰ نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

**12497 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَحَمَّادٍ ، قَالَا: إِذَا قَذَفَ الْمُسْلِمُ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً حَامِلًا فَلَا مَلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* معمر نے زہری اور حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب مسلمان (شوہر) عیسائی حاملہ بیوی پر زنا کا الزام لگا دے تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

**12498 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَيَّاشٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: مِنْ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَابُ بْنُ أَسِيدٍ أَنْ لَا لِعَانَ بَيْنَ أَرْبَعٍ وَبَيْنَ أَرْوَاجِهِنَّ الْيَهُودِيَّةِ، وَالنَّصْرَانِيَّةِ عِنْدَ الْمُسْلِمِ وَالْأَمَةِ عِنْدَ الْحَرِّ، وَالْحُرَّةِ عِنْدَ الْعَبْدِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي ذَلِكَ عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ مَا كَتَبَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَتَابِ بْنِ أَسِيدٍ: "وَأَنَّ قَالَ رَجُلٌ لِنِسْوَةٍ: قَدْ زَنْتُ أَحَدًا كُنَّ وَلَا يَدْرِي أَتَيْتُهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ هِيَ فُلَانَةٌ، فَلَا حَدَّ وَلَا مَلَاعَنَةَ"

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو جو تلقین کی تھی اُس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ چار قسم کے میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا: آدمی اور اُس کی یہودی بیوی یا اُس کی عیسائی بیوی جبکہ مرد

مسلمان ہو یا کثیر کسی آزاد شخص کی بیوی ہو یا آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو (تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہو گا)۔

معمر بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے یہ روایت سن رکھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا۔

اگر مرد کچھ عورتوں سے یہ کہتا ہے: تم میں سے کسی ایک نے زنا کیا ہے اور مرد کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ ان میں سے وہ کون سی ہے اور مرد یہ نہیں کہتا کہ وہ فلاں عورت ہے تو نہ تو حد جاری ہوگی اور نہ ہی وہ لعان کرے گا۔

**12499 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يَلْعَنُ الْيَهُودِيَّةَ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ، إِنَّمَا يَلْعَنُ النِّسَى إِذَا قَدْ فَهَتْ ضَرْبَ**

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: مرد یہودی یا عیسائی بیوی سے لعان نہیں کرے گا، وہ لعان اُس بیوی کے ساتھ کر سکتا ہے کہ اگر وہ اُس پر زنا کا الزام لگائے تو اُس کی پٹائی ہو۔

**12500 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الْحُرُّ امْرَأَتَهُ أَمَةً الْحَقَّ بِهِ الْوَلَدُ، وَلَا مَلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا، وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ، وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، تَكُونُ امْرَأَتُهُ عَلَى حَالِهَا**

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آزاد شخص اپنی کثیر بیوی پر زنا کا الزام لگادے تو بچہ اُس مرد سے ہی منسوب ہوگا اور ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا، مرد پر حد بھی جاری نہیں ہوگی اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی بھی نہیں ہوگی، وہ عورت بدستور اُس کی بیوی شمار ہوگی۔

**12501 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: لَا لِعَانَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ وَالْمَمْلُوكَةِ**

\*\*\* لیث نے عطاء اور مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مسلمان (شوہر) اور یہودی، عیسائی یا کثیر (بیوی) کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

**12502 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ إِبرَاهِيمَ يَقُولُ: لَا يَلْعَنُ الْيَهُودِيَّةَ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ، وَلَا الْمَمْلُوكَةَ، وَقَسَمْتُهَا وَقَسَمْتُ الْحُرَّةَ سَوَاءً، وَعَدَّتُهُمَا وَطَلَّقَهُمَا، - يَعْنِي الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ - وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ، وَلَا مِيرَاثٌ، وَتَنْكَحُ النَّصْرَانِيَّةُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ الْحُرَّةِ، وَلَا تَنْكَحُ الْأَمَةَ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ**

\*\*\* سفیان ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان (مرد) یہودی یا عیسائی یا کثیر بیوی کے ساتھ لعان نہیں کرے گا، البتہ (وقت کی تقسیم میں) اُس بیوی کا حصہ اور آزاد عورت کا حصہ برابر ہوگا، ان دونوں کی عدت اور ان دونوں کی طلاق بھی ہوگی، یعنی یہودی اور عیسائی بیوی کی (اور مسلمان بیوی کی) البتہ ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا، وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے، مسلمان آزاد بیوی کی موجودگی میں عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کیا جا

سکتا ہے لیکن عیسائی بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

**12503 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: "فِي الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَحْتَ الْمُسْلِمِ يَقْدَفُهَا إِنَّهُ يُلَاعِنُهَا، وَكَذَلِكَ قَوْلُهُمْ فِي الْحَرِّ تَحْتَهُ الْأَمَةُ، وَكَانُوا يَقُولُونَ: لَيْسَ عَلَى قَادِفِهِمْ حَدٌّ

\*\*\* طاووس، مجاہد امام شعی اور ابراہیم نخعی ایسی یہودی اور عیسائی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی مسلمان کی بیوی ہو اور مسلمان اُس پر زنا کا الزام لگا دے تو وہ مسلمان مرد اُس عورت کے ساتھ لعان کرے گا ان حضرات نے آزاد مسلمان کی کنیز بیوی کی صورت میں بھی یہی حکم بیان کیا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: البتہ ان خواتین پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

**12504 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَا مَلَاعَنَةَ بَيْنَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ وَالْمَمْلُوكَةِ وَالْمُسْلِمِ

\*\*\* عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودی یا عیسائی یا کنیز بیوی اور مسلمان (شوہر) کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

**12505 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الْمُسْلِمُ امْرَأَتَهُ النَّصْرَانِيَّةَ لَاَعْنَهَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مسلمان اپنی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے تو وہ اُس کے ساتھ لعان کرے گا۔

**12506 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُلَاعِنُ فِي كُلِّ زَوْجٍ

\*\*\* ثوری نے یونس کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد ہر قسم کی بیوی کی صورت میں لعان کرے گا۔

**12507 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: يُجْلَدُ قَادِفُهَا، سَمَّاها اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْمُحْصَنَاتِ

\*\*\* داؤد بن ابو ہند نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت پر زنا لگانے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کا ذکر پاکدامن عورتوں میں کیا ہے۔

**12508 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بن عمرو بن العاصی قَالَ: "أَرْبَعٌ لَا لِعَانَ بَيْنَهُنَّ، وَبَيْنَ أَرْوَاجِهِنَّ: الْيَهُودِيَّةُ، وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْحَرَّةُ عِنْدَ الْعَبْدِ، وَالْأَمَةُ عِنْدَ الْعَبْدِ، وَالنَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَ النَّصْرَانِي"۔

\*\*\* عمرو بن شعیب نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: چار قسم کے میاں بیوی ایسے ہیں جن کے

درمیان لعان نہیں ہوگا: یہودی یا عیسائی عورت کسی مسلمان کی بیوی ہو یا آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو یا کوئی کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو یا کوئی کنیز کسی غلام کی بیوی ہو یا کوئی عیسائی عورت کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ النَّصْرَانِيَّةَ تَحْتَ الْمُسْلِمِ

باب: جو شخص کسی مسلمان کی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگائے (اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

12509 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ النَّصْرَانِيَّةَ وَهِيَ عِنْدَ

الْمُسْلِمِ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ

\* \* \* معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے اور وہ عورت کسی مسلمان شخص کی بیوی ہو تو ایسے شخص پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

12510 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَذَفَ النَّصْرَانِيَّةَ تَحْتَ الْمُسْلِمِ جُلِدَ

الْحَدَّ

\* \* \* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص ایسی عورت پر زنا کا الزام لگائے جو کسی مسلمان کی بیوی ہو تو اُس شخص کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے۔

12511 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ جُلِدَ قَاضِيهَا

بِحُرْمَةِ الْإِسْلَامِ، وَإِلَّا فَلَا حَدَّ عَلَى قَاضِيهَا

\* \* \* موسیٰ نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اُس عورت کے مسلمان بچے ہوں تو اسلام کی حرمت کی وجہ سے اُس پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے ورنہ اُس پر زنا کا الزام لگانے والے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

12512 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي

رَجُلٍ قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً لَهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَجُلِدَهُ عُمَرُ بِضِعَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَوْطًا

\* \* \* ابواسحاق شیبانی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص نے ایک عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگایا جس کا بچہ مسلمان تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُس الزام لگانے والے شخص کو تیس سے زیادہ سوٹیاں لگوائیں۔

## بَابُ قَذَفِ الرَّجُلِ النَّصْرَانِيَّةَ

باب: جو شخص کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے

12513 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَذَفَ نَصْرَانِيًّا أَوْ نَصْرَانِيَّةً غَيْرَ

وَلَمْ يُحَدَّ

\* \* \* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی عیسائی مرد یا عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے، اُسے سزا دی جائے گی لیکن اُس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

**12514 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: قَوْلُنَا لَا حَدَّ عَلَيَّ مَنِ افْتَرَى عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كَانَ عَبْدٌ مُسْلِمٌ \* \* \* سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: ہماری رائے یہ ہے کہ جو شخص اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کسی بھی عورت پر الزام عائد کرے گا، اُس پر حد جاری نہیں ہوگی اگرچہ الزام عائد کرنے والا مسلمان غلام ہی کیوں نہ ہو۔

**12515 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ قَالَ: اسْتَقَامَ بِنَا وَنَحْنُ أَنْاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ سُلَيْمَانٌ فِي خِلَافَتِهِ، وَمَعَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ عُمَرُ: "كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا شَارِبَ الْخَمْرِ؟" قَالَ: قُلْنَا نَحْذَرُهُ. قَالَ عُمَرُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا نَحْذَرُ إِلَّا مَنْ قَذَفَ مُسْلِمًا

\* \* \* سلیمان بن موسیٰ نے رجا بن حیوہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے ہمیں بٹھرایا، ہم اہل شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ تھے، سلیمان بن عبد الملک نے اپنے عہد خلافت میں ایسا کیا تھا، اُس کے ساتھ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو دوسرے شخص کو کہتا ہے: اے شراب پینے والے! تو رجا بیان کرتے ہیں: ہم نے جواب دیا: ہم اُس پر حد جاری کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! ہم حد صرف اُس شخص پر جاری کریں گے جو کسی مسلمان پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے گا۔

**12516 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: لَا حَدَّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ افْتَرَى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمَشْرِكِينَ نَصْرَانِيٍّ، أَوْ يَهُودِيٍّ، أَوْ مَجُوسِيٍّ \* \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی ایسے مسلمان پر حد جاری نہیں ہوگی جس نے مشرکین تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص پر جھوٹا الزام لگایا ہو، خواہ وہ عیسائی ہو یا یہودی ہو یا مجوسی ہو (جس پر الزام لگایا گیا ہو)۔

**12517 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: افْتَرَى عَلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ الْآبُ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ فَعُقُوبَةُ وَلَا خِلَاف \* \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر کسی مسلمان شخص پر اُس کا مشرک باپ الزام لگا دیتا ہے تو اُس کو سزا دی جائے گی اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

**12518 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقٍ، وَمُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، قَالَا: كُنَّا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، وَنَصْرَانِيٌّ قَذَفَ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ، فَضَرَبَ النَّصْرَانِيُّ لِلْمُسْلِمِ ثَمَانِينَ، وَقَالَ

لِلنَّصْرَانِيِّ: مَا فِيكَ أَعْظَمُ مِنَ الْقَذْفِ، فَتَرَكْهُ، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ فَكَتَبَ فِيهِ، إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَذْكُرُ مَا صَنَعَ الشَّعْبِيُّ فَحَسَّنَ ذَلِكَ عُمَرُ

\*\*\* طارق اور مطرف بن طریف بیان کرتے ہیں: ہم لوگ امام شعی کے پاس موجود تھے ایک مسلمان اور ایک عیسائی اُن کے پاس آئے اُن میں سے ایک نے دوسرے پر زنا کا الزام لگایا تھا تو مسلمان پر الزام لگانے کی وجہ سے عیسائی شخص کو اسی کوڑے لگائے گئے پھر امام شعی نے عیسائی سے کہا: تمہارے اندر جو خرابی پائی جاتی ہے وہ زنا کے الزام سے زیادہ بُری ہے تو انہوں نے اسے ایسے ہی چھوڑ دیا یہ معاملہ عبد الحمید کے سامنے پیش کیا گیا اُس نے اس بارے میں حضرت عمر بن العزیز کو خط لکھا اور امام شعی کے طرز عمل کا ذکر کیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اُسے عمدہ قرار دیا۔

**12519 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي نَصْرَانِيَّةٍ: قَدْ نَصْرَانِيَّةٌ: لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

إِذَا تَحَاكَمُوا إِلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، كَمَا لَا يُضْرَبُ الْمُسْلِمُ لَهُمْ إِذَا قَدْ قُتِلَ كَذَلِكَ لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ \*\*\* سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگاتا ہے کہ اُن میں سے کسی ایک کو دوسرے کی وجہ سے مار نہیں جائے گا جب وہ اپنا مقدمہ اہل اسلام کے سامنے پیش کریں گے (تو انہیں مارا نہیں جائے گا) جس طرح کسی مسلمان کو اُن پر الزام لگانے کی وجہ سے مارا نہیں جاتا جب مسلمان اُن پر الزام لگاتا ہے تو اسی طرح اُن میں سے کسی ایک کو دوسرے کی وجہ سے مارا نہیں جائے گا۔

**بَابُ الرَّجُلِ يَطَأُ سُرِّيَّتَهُ، وَيَنْتَفِي مِنْ حَمْلِهَا**

**باب: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے اور پھر اُس کے حمل کی نفی کر دے**

**12520 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا أَنْكَرَ الرَّجُلُ

حَمْلَ سُرِّيَّتِهِ دُعِيَ لَهُ الْقَافَةُ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْصَنَهَا فَهُوَ لَهُ، لَا يَجُوزُ عَلَيْهَا مَا قَالَ \*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے حمل کا انکار کر دے تو اُس کے لیے قیافہ شناس کو بلایا جائے گا اگر قیافہ شناس عورت کو پا کدامن قرار دے دیتا ہے تو وہ بچہ اُس شخص کا شمار ہوگا اور مرد نے جو بیان کیا ہے عورت کے خلاف اُس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

**12521 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، أَنَّ عُمَرَ

قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَطَأُ جَارِيَتَهُ فَلْيُحْصِنَهَا، فَإِنْ أَحَدًا مِنْكُمْ لَا يَقْرُ بِإِصَابَةِ جَارِيَتِهِ إِلَّا أَلْحَقَتْ بِهِ الْوُلْدُ \*\*\* نافع نے سیدہ صفیہ بنت ابوعبید کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے وہ اُسے محض نہ بنا دیتا ہے تو تم میں سے جو بھی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا اعتراف کرے گا اُس کنیز کے بچہ کو اُس شخص کی طرف منسوب کر دیا جائے گا۔

**12522 -** آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: "قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ يَغْرُلُونَ فَإِذَا حَمَلَتِ الْحَارِيَّةُ قَالَ: لَيْسَ مِنِّي، وَاللَّهِ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ مِنْكُمْ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا أَحَقَّتْ بِهِ الْوَلَدَةُ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَغْرُلْ، وَمَنْ شَاءَ لَا يَغْرُلْ"

\*\*\* سالم نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ عزل کرتے ہیں اور جب کنیز حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ آدمی یہ کہہ دیتا ہے: یہ میرا نطفہ نہیں ہے! اللہ کی قسم! تم میں سے جس بھی ایسے شخص کو لایا گیا جس نے ایسا کیا ہوگا تو میں اُس بچہ کو اُس کے ساتھ لاحق کر دوں گا تو جو شخص چاہے وہ عزل کرے اور جو شخص چاہے وہ عزل نہ کرے۔

**12523 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّ عُمَرَ، مَرَّ بِأَمَةٍ تَنْزِعُ عَلَى إِبِلٍ تَسْقَى، فَقَالَ: لَعَلَّ سَيِّدَ هَذِهِ، أَنْ يَكُونَ يَطْوُهَا ثُمَّ يَنْكِرُ وَلَدَهَا، أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ الزَّمْتُهَ إِيَّاهُ \*\*\* عبد الکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک کنیز کے پاس سے ہوا جو اونٹ کے لیے پانی نکال کر اُس پانی پلا رہی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید اس کنیز کا مالک اسکے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر اس کے بچہ کا انکار کرتا ہے اگر اُس نے انکار کیا تو میں اس بچہ کو اس (مالک) کے ساتھ منسوب کر دوں گا۔

**12524 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ وَلَا تَدْكُمُ، فَإِنْ أَحَدًا لَا يَطَا وَلِيدَةً فَتَلَدَ إِلَّا أَحَقَّتْ بِهِ وَلَدَهَا.

\*\*\* عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: اے لوگو! تم اپنی کنیزوں کو اپنے ساتھ روک کے رکھو! جو شخص بھی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہو اور وہ کنیز بچہ کو جنم دے تو میں اُس کے بچہ کو اُس شخص کے ساتھ لاحق کر دوں گا۔

**12525 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَ ذَلِكَ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

**12526 -** آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ عُمَرَ، قَضَى فِي وَلِيدَةٍ رَجُلٍ أَتَتْهُ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهَا كَانَ يُصِيبُهَا وَهِيَ خَادِمٌ لَهُ، تَخْتَلِفُ لِحَاجَتِهِ وَأَنَّهَا حَمَلَتْ فَشَكَ فِي حَمْلِهَا فَأَعْتَرَفَ بِاصَابَتِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: "أَيُّهَا النَّاسُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يُصِيبُونَ وَلَا يَدْكُمُ، ثُمَّ يَقُولُ أَحَدُهُمْ: إِذَا حَمَلْتُ لَيْسَ مِنِّي. فَأَيُّمَا رَجُلٍ اعْتَرَفَ بِاصَابَةِ وَلِيدَتِهِ فَحَمَلْتُ فَإِنَّ وَلَدَهَا لَهُ، أَحْصَنَاهَا أَوْ لَمْ يُحْصِنَهَا، وَأَنَّهَا إِنْ وَلَدَتْ حَبِيسٌ عَلَيْهِ لَا تَبَاعُ وَلَا تُورَثُ وَلَا تُوَهَّبُ، وَإِنَّهُ يَسْتَمْتَعُ



بِهَا مَا كَانَ حَيًّا، فَإِنْ مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ لَا تُحْسَبُ فِي حِصَّةٍ وَلَدَهَا وَلَا يُدْرِكُهَا دَيْنٌ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَوْلَدٍ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ وَالِدُهُ وَلَا يَتْرُكُ فِي مِلْكِهِ."

\*\*\* عبد العزیز بن عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے ایک مکتوب میں یہ بات تحریر ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی کنیز کے بارے میں فیصلہ دیا تھا وہ کنیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اُس کا آقا اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے وہ کنیز اُس کی خدمت بھی کرتی ہے اور اُس کے کام کے سلسلہ میں باہر بھی آتی جاتی ہے اب وہ حاملہ ہو گئی ہے تو اُس کے آقا نے اُس کے حمل کے بارے میں شک کا اظہار کیا ہے پھر اُس کے آقا نے اعتراف کیا کہ وہ اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کنیزوں کے ساتھ صحبت کرتے ہیں اور پھر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اگر یہ حاملہ ہو گئی تو وہ میرا نطفہ نہیں ہوگا، جو شخص بھی اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا اعتراف کرے اور وہ کنیز حاملہ ہو جائے تو اُس کنیز کا بچہ اُس شخص کا شمار ہوگا، خواہ اُس نے اُس کنیز کو محض نہ کیا ہو یا محض نہ کیا ہو اور ایسی کنیز بچہ کو جنم دیدے گی اور اُس شخص کے لیے مخصوص ہو جائے گی اُسے نہ تو فروخت کیا جائے گا نہ وراثت میں تقسیم ہوگی نہ بہہ کیا جاسکے گا، اُس کا مالک جب تم زندہ رہے گا، اُس سے نفع حاصل کرتا رہے گا اور جب مالک انتقال کر جائے گا تو وہ کنیز آزاد شمار ہوگی اُسے اُس کی اولاد کے حصہ میں سے روکا نہیں جائے گا اور قرض اُس تک نہیں پہنچے گا (یعنی قرض کی ادائیگی میں اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"کسی بھی بچہ کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والد کا مالک بن جائے یا اُس کے باپ کو اُس کی ملکیت میں چھوڑ انہیں جائے گا (بلکہ وہ خود بخود آزاد شمار ہوگا)۔"

**12527 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: نَحْبَرُنِي أَبُو نُفَيْلٍ مُسْلِمُ بْنُ عَمِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمِيرٍ بْنِ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ - أَوْ عُمَرَ - أَصَابَ وَلِيدَةً لَهُ سَوْدَاءَ فَعَزَّاهَا، ثُمَّ بَاعَهَا فَأَنْطَلَقَ بِهَا سَيِّدَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَرَادَهَا فَاثْمَعَتْ مِنْهُ، فَإِذَا هُوَ بِرَأْعَى غَنَمٍ فَدَعَاهُ فَرَأَتْهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ سَيِّدَهَا. قَالَتْ: إِنِّي حَمَلْتُ مِنْ سَيِّدِي الَّذِي كَانَ قَبْلَ هَذَا، وَإِنِّي فِي دِينِي لَا يُصْنِي رَجُلٌ فِي حَمَلٍ مِنْ آخَرٍ فَكَتَبَ سَيِّدَهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ - أَوْ عُمَرَ - فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، وَكَانَ مَجْلِسُهُمُ الْحَجَرِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "جَاءَ نَبِيَّ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَجْلِسِي هَذَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَنَّ أَحَدَكُمْ لَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللَّهِ إِذَا تَنَجَّعَ الْمُتَنَجِّعُ وَلَكِنَّهُ: (يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاءًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الدُّكُورَ) (الشورى: 49) فَأَعْتَرَفَ بَوْلَدِكَ. فَكَتَبَ بِذَلِكَ فِيهَا"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابو نوفل مسلم بن عمرو نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُس نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر بن حارث کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سیاہ فام کنیز کے ساتھ صحبت کی اور اُس کے

ساتھ عزل کیا، پھر اُسے فروخت کر دیا، اُس کا نیا مالک اُسے لے کر جا رہا تھا، راستہ میں کسی جگہ اُس نے اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا چاہی، تو اُس کنیز نے اُسے ایسا نہیں کرنے دیا، وہاں بکریوں کا ایک چرواہا بھی تھا، اُس نے اُسے بلایا، تو اُس کنیز نے اُسے بتایا کہ یہ اُس کا آقا ہے، اُس کنیز نے یہ بھی بتایا کہ میں اس سے پہلے والے آقا سے حاملہ ہو چکی ہوں، اور میرے دین میں یہ بات شامل ہے کہ جب میں ایک شخص سے حاملہ ہو گئی ہوں، تو اب دوسرا شخص میرے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا۔ اُس کنیز کے آقا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا اور انہیں اس صورتِ حال کے بارے میں بتایا، تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، نبی اکرم ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ اگلے دن جب یہ سب حضرات حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل میرے پاس اس محفل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر آئے:

”کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ اختیار نہیں ہوگا کہ جب جب گھاس کا طلبگار گھاس والی جگہ کا رخ کرتا ہے (یعنی وہ اولاد کے حصول کے لیے عورت کے پاس جاتا ہے) بلکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) جسے چاہتا ہے، بیٹے دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹا دے دیتا ہے۔“

تو تم اپنی اولاد کا اعتراف کر لو تو انہوں نے اس بارے میں خط لکھا۔

**12528 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: ابْتَعَ أَبُو بَكْرٍ جَارِيَةً أَعْجَمِيَّةً مِنْ رَجُلٍ قَدْ كَانَ أَصَابَهَا فَحَمَلَتْ لَهُ فَارَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَطَافَهَا فَحَامَلَتْ عَلَيْهِ، وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ حَامِلًا فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهَا حَفِظَتْ فَحَفِظَ اللَّهُ لَهَا، إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اتَّجَعَ بِذَلِكَ الْمُنْتَجِعِ فَلَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللَّهِ قَالَ: فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَاحِبِهَا

\*\*\* غیلان بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک عجمی کنیز ایک شخص سے خریدی، جس کے مالک نے اُس کنیز کے ساتھ صحبت کی ہوئی تھی اور وہ کنیز اُس سے حاملہ ہو گئی تھی، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ کیا، تو اُس کنیز نے انہیں ایسا نہیں کرنے دیا اور انہیں بتایا کہ وہ حاملہ ہو چکی ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ صورتِ حال پیش کی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس عورت نے حفاظت کی ہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت کرے گا، جب گھاس کا طلبگار گھاس والی جگہ کا رخ کرتا ہے (یعنی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے) ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختیار نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کنیز کو اُس کے سابقہ مالک کی طرف واپس کروادیا۔

**12529 - اقوال تابعین:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيلَ لِعَطَاءٍ: أُمُّ وَلَدٍ مَيْسَرَةٍ مَوْلَى ابْنِ بَازَانَ تَزْعُمُ أَنَّ ابْنَهَا لَيْسَ مِنْ مَيْسَرَةٍ قَالَ: لَا تُصَدِّقْ، أَلَوْلَدٌ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ: وَسَأَلَهُ ابْنُ عُيَيْدٍ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ شَانَ مَيْسَرَةٍ، وَقَالَ: لَا تَدْعُنَّ لَهُ الْقَافَةَ؟ قَالَ: لَا، أَلَوْلَدٌ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. قَالَ: وَأَقُولُ أَنَا: إِذَا قَالَتِ الْحُرَّةُ لَوْلَدَهَا مِنَ الرَّجُلِ كُذِّبَتْ وَضُرِبَتْ

\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: ابن باذان کے غلام میسرہ کی ام ولد یہ کہتی ہے کہ اُس کا بیٹا، میسرہ کی اولاد نہیں ہے، تو عطاء نے جواب دیا: اُس کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی، بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے اُن سے میسرہ کے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا اور یہ کہا: اُس کے لیے کسی قیافہ شناس کو کیوں نہ بلایا جائے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جب کوئی آزاد عورت اپنے بچہ کے بارے میں یہ کہے: یہ دوسرے شخص کی اولاد ہے، تو اُس کی بات کو جھوٹا قرار دیا جائے گا اور اُس کی پٹائی کی جائے گی۔

**12530 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّورِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ، تَدْخُلُ وَتَخْرُجُ، ثُمَّ حَمَلَتْ فَقَالَ لَيْسَ مِنِّي لَا يُلْحَقُ بِهِ

\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ کنیز باہر آتی جاتی ہو، پھر وہ کنیز حاملہ ہو جائے اور وہ شخص یہ کہے: اس کا نطفہ میری اولاد نہیں ہے، تو اُس کے بچہ کو اُس کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا۔

**12531 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّورِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَتْ: كَانَ زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ يُطَيِّبُ نَفْسَهَا لِأَنَّهَا كَانَتْ جَارِيَةً لَهُ، فَلَمَّا وَلَدَتْ لَهُ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا وَضَرَبَهَا مِائَةً، ثُمَّ اعْتَقَ الْغُلَامَ.

\*\* خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک کنیز کے ساتھ صحبت کر لی، کیونکہ وہ کسن تھی اس لیے وہ انہیں اچھی لگی، جب اُس نے بچہ کو جنم دیا، تو انہوں نے اُس بچہ کے اپنی اولاد ہونے کی نفی کی اور اس کنیز کو ایک سو کوڑے لگوائے اور پھر لڑکے کو آزاد کرادیا۔

**12532 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ مِثْلَهُ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ الْجَارِيَةُ فَارِسِيَّةً

\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ خارجہ بن زید سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ لڑکی ایرانی تھی۔

**12533 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشُّورِيِّ: أَنَّ يُنَكِّرُ وَلَدَ الْأَمَةِ إِذَا كَانَ اعْتَرَفَ بِهِ، وَإِنْ انْتَفَى مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يَعْتَرِفَ بِهِ لَمْ يُلْحَقْ

\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی کنیز کی اولاد کا انکار کر دیتا ہے جبکہ پہلے وہ اس کا اعتراف کر چکا ہو، تو اگر وہ اعتراف کرنے سے پہلے اُس کی نفی کر دیتا ہے، تو پھر اُس بچہ کو اُس کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا۔

**12534 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ، وَكَانَ يَعْرِضُهَا فَوَلَدَتْ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا

\*\* عمرو بن دیناریاں کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ایک کنیز کے ساتھ صحبت کی وہ اُس عورت کے ساتھ عزل کرتے رہے پھر اُس عورت نے بچہ کو جنم دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس بچہ کی نفی کر دی۔

**12535 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسُبُّ الْغُلَامَ، وَأُمُّهُ فَتَنَّاوَلَهُ بِلِسَانِهِ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْكَ فَدَعَاهُ وَحَمَلَتْ أُمُّهُ عَلَى رَاحِلَةٍ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْتَفَى مِنْهُ

\*\* عبدالکریم جزری نے زیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا وہ ایک لڑکے اور اُس کی ماں کو بُرا کہہ رہے تھے اور زبانی طور پر اُس کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے وہ یہ کہہ رہے تھے: یہ تمہارا بیٹا ہے انہوں نے اُسے بلایا اور اُس کی ماں کو ایک سواری پر سوار کروادیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس بچہ کے اپنی اولاد ہونے کی نفی کی تھی۔

**12536 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَغْزُلُ عَنْ جَارِيَةٍ لَهُ، فَحَمَلَتْ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تُلْحَقْ بِأَلِ عُمَرَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ: فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَسَأَلَهَا، فَقَالَتْ: مِنْ رَاعِي الْإِبِلِ. قَالَ: فَاسْتَبْشَرَ

\*\* ابن ابی نعج نے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی ایک کنیز کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے وہ کنیز حاملہ ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان ہوئے اور بولے: اے اللہ! عمر کی اولاد کے ساتھ ایسے لوگوں کو شامل نہ کرنا جو اُن میں سے نہیں ہیں! راوی بیان کرتے ہیں: اُس کنیز نے ایک سیاہ فام لڑکے کو جنم دیا انہوں نے اُس کنیز سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُس کنیز نے بتایا کہ یہ اونٹوں کے ایک چرواہے کی اولاد ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر بہت خوش ہوئے۔

**12537 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي أُمِّ الْوَلَدِ قَالَتْ: لَيْسَ وَلَدِي مِنْ سَيِّدِي قَالَ: لَا تُصَدِّقُ السَّيِّدَ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا ضَرْبٌ إِذَا اعْتَرَفَ بِهِ

\*\* سفیان ثوری نے ایسی اُم ولد کے بارے میں یہ بیان کیا ہے: جو یہ کہتی ہے: میرا بچہ میرے آقا کی اولاد نہیں ہے! سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسی عورت کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور آقا اُس کے بچہ کا زیادہ حقدار ہوگا البتہ اُس کنیز کی پٹائی نہیں کی جائے گی جب وہ یہ اعتراف کر لے گی۔

## بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى امْرَأَةٍ رَجُلٍ غَائِبٍ

باب: آدمی کا کسی ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو

**12538 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ غَائِبٌ عَنِ

أَمْرَاتِهِ، وَلَمْ تَكُنْ اسْتَأْذَنَتْهُ بِالْخُرُوجِ اتَّخَرَجَ فِي طَوَافٍ، أَوْ عِيَادَةٍ مَرِيضٍ ذِي رَحِمٍ؟ قَالَ: لَا، أَبِي إِبَاءٌ شَدِيدًا فَقُلْتُ: أَبُوهَا يَمُوتُ؟ فَأَبَى أَنْ يَرَّخَصَ لَهَا فِي أَبِيهَا. قَالَ: وَأَقُولُ إِنَّهَا تَأْتِيهِ، وَذَا رَحِمٍ قَرِيبٍ، قَدْ تَرَكَ ابْنُ عُمَرَ الْجُمُعَةَ، وَانْطَلَقَ إِلَى ذِي رَحِمٍ دَعَى إِلَيْهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو چھوڑ کر کہیں گیا ہوا ہوتا ہے اور اُس کی بیوی نے اُس سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں لی ہوتی تو کیا وہ کسی کے ہاں جانے کے لیے یا کسی بیماری رشتہ دار کی عیادت کرنے کے لیے گھر سے نکل سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اور انہوں نے اس بات کا سختی سے انکار کیا، میں نے دریافت کیا: اگر اُس کے والد کا انتقال ہو جائے؟ تو انہوں نے اُس عورت کے والد کے بارے میں بھی اُس عورت کو رخصت دینے سے انکار کر دیا۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں ایسی صورت میں یہ کہتا ہوں: وہ اپنے والد کے انتقال پر یا اپنے کسی اور قریبی محرم عزیز کے انتقال پر جائے گی، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تو (اپنے ایک عزیز کے انتقال کی وجہ سے) جمعہ چھوڑ دیا تھا اور اُس عزیز کے ہاں چلے گئے تھے جس کے انتقال کے بارے میں انہیں بتایا گیا تھا۔

**12539 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ، عَنْ عَمِّهِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "لَا يَدْخُلُ عَلَى امْرَأَةٍ مُعَيَّنَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، إِلَّا وَإِنْ قِيلَ: حُمُوهَا، أَلَا وَإِنْ حُمُوهَا الْمَوْتُ"

\*\*\* حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو البتہ اُس کے محرم عزیز کا حکم مختلف ہے خبردار! اگر یہ کہا جائے گا کہ عورت کا سرالی رشتہ دار تو اُس کا سرالی رشتہ دار موت ہوتا ہے۔

**12540 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهُوَ غَائِبٌ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: کوئی شخص ایسی عورت کے پاس نہ جائے جبکہ اُس کا شوہر موجود نہ ہو البتہ محرم عزیز کا حکم مختلف ہے۔

**12541 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَدْخُلُ رَجُلٌ عَلَى مُعَيَّنَةٍ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ أَحَايِي أَوْ ابْنَ عَمِّ لِي خَارِجٌ غَارِبًا وَأَوْ صَانِي بَاهِلِهِ، فَادْخُلْ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: فَضَرَبَهُ بِالِدَرَّةِ، ثُمَّ قَالَ: "اذْنُ كَذَا، اذْنُ ذُونُكَ، وَقُمْ عَلَى الْبَابِ لَا تَدْخُلْ، فَقُلْ: أَلَكُمْ حَاجَةٌ؟ أَتُرِيدُونَ شَيْئًا؟"

\*\*\* ابو عبدالرحمن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ہاں نہ

جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو۔ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے: میرا ایک بھائی ہے یا میرا ایک چچا زاد ہے جو جنگ میں حصہ لینے کے لیے گیا ہوا ہے اُس نے اپنی بیوی کا خیال رکھنے کی مجھے تلقین کی تھی تو کیا میں اُس کے گھر چلا جاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے دُڑہ مارا اور پھر فرمایا: تم اتنا قریب ہو جاؤ! لیکن اُس سے پرے رہو تم دروازہ پر کھڑے ہو اور اندر نہ جاؤ تم یہ کہو کہ کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ کیا تم لوگ کچھ چاہتے ہو؟

**12542 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ، اسْتَأْذَنَ عَلَى عَلِيٍّ فَلَمْ يَجِدْهُ فَرَجَعَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ مَرَّةً أُخْرَى فَوَجَدَهُ فَكَلَّمَ امْرَأَةً عَلَيْهِ فِي حَاجَتِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ حَاجَتَكَ كَانَتْ إِلَى الْمَرْأَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى أَنْ يُدْخَلَ عَلَى الْمَغِيبَاتِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَجَلُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى أَنْ يُدْخَلَ عَلَى الْمَغِيبَاتِ

\*\*\* حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی جب انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا تو وہ واپس چلے گئے پھر انہوں نے دوسری مرتبہ اجازت مانگی تو انہیں پالیا پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے ساتھ اپنے کسی کام کے سلسلہ میں بات چیت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو خاتون کے ساتھ کام تھا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایسی عورت کے پاس جایا جائے جس کا شوہر گھر موجود نہ ہو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایسی خاتون کے پاس جایا جائے جس کا شوہر گھر میں موجود نہ ہو۔

**12543 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى لَأَمِّ ابْنِهِ أَبِي بُرْدَةَ: إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ رَجُلٌ لَيْسَ بِذِي مَحْرَمٍ فَأَدْعِ إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِكَ فَلْيَكُنْ عِنْدَكَ، فَإِنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ إِذَا حَلَّوْا جَرَى الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا

\*\*\* عرفجہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے ابو بردہ کی والدہ سے کہا: جب کوئی ایسا شخص تمہارے ہاں آئے جو ذی محرم نہ ہو تو تم اپنے بہن بھائیوں میں سے کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو تمہارے پاس موجود رہے کیونکہ جب (غیر محرم) مرد اور عورت تنہائی میں اکٹھے ہوں تو شیطان اُن کے درمیان آ جاتا ہے۔

**12544 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ أَنْ يَخْلُوَ بِامْرَأَةٍ لَيْسَتْ ذَاتَ مَحْرَمٍ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں

ہو جو اُس کی محرم نہ ہو البتہ اگر عورت کے ساتھ اُس کا کوئی محرم ہو تو حکم مختلف ہے۔“

**12545 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: لَا

يَدْخُلُ ذُو مَحْرَمٍ لَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدَهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا ذُو مَحْرَمٍ لَهَا قَالَ: أَكَادُ أَنْ أَتَيِّقَنَّ أَنَّهُ أَثَرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عورت کا غیر محرم عزیز اُس کے پاس اُس وقت تک نہیں جائے گا جب تک اُس عورت کے پاس اُس کے محرم رشتہ داروں میں سے کوئی شخص موجود نہ ہو۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا یقین ہے کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

**12546 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا عِنْدَهُ أَيْدُخُلُ بَعْدَهُ؟ قَالَ: لَا وَإِذَا حَضَرَ فَلْيَدْخُلْ عَلَيْهَا غَيْرُ ذِي مَحْرَمٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ، قُلْتُ: فَيَجْلِسُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ: نَعَمْ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَّا يُوطِءُ عَلَى فِرَاشِهِ لَزْنَتِهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص کسی عورت کے ہاں اُس وقت جا سکتا ہے جب اُس کا شوہر موجود ہو تو کیا وہ شوہر کے بعد بھی اُس کے ہاں جا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب اُس کا شوہر موجود ہو گا تو پھر وہ آدمی اُس کے پاس جائے گا البتہ شوہر منع کر دے تو حکم مختلف ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ آدمی اُس کے پلنگ پر بیٹھ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایسا ہو سکتا ہے البتہ وہ اُس کے بچھونے پر نہ بیٹھے۔

**12547 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: مِثْلَ الَّذِي يَأْتِي الْمُغِيبَةَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِهَا، وَيَتَحَدَّثَ عِنْدَهَا، كَمِثْلِ الَّذِي يَنْهَشُهُ أَسْوَدُ مِنَ الْأَسْوَدِ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی ایسی عورت کے پاس جاتا ہے جس کا شوہر موجود نہ ہو تا کہ اُس پر بچھونے پر بیٹھے اور اُس کے ساتھ بات چیت کرے تو اُس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جسے شیر نوچ کر کھا لیتے ہیں۔

**12548 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ سَفَرٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَدْ نَزَلْتَ عَلَى فَلَانَةٍ، وَغَلَقْتَ عَلَيْكَ بَابَهَا، لَا يَحْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرَاءِ \*\*\* عمرو بن دینار نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص سفر سے آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: کیا تم نے فلاں عورت کے ہاں قیام کیا تھا اور تم نے دروازہ بند کر دیا تھا، کوئی بھی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے۔

بَابُ: الْعَزْلُ عَنِ الْإِمَاءِ

باب: کنیز کے ساتھ عزل کرنا

**12549 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ بِشْرِ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ



بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَسْأَلُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَزْلِ النِّسَاءِ فَقَالَ: زَعَمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ لِي أَمَةً تَسْنُو عَلَيَّ - أَوْ تَنْصُحُ عَلَيَّ - وَإِنِّي أَغْزِلُهَا، وَلَا أَغْزِلُهَا إِلَّا خَشِيَةَ الْوَلَدِ، وَزَعَمْتُ يَهُودُ أَنَّهَا الْمَوءُ وَدَّةُ الصَّغْرَى. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَتْ يَهُودُ كَذَبَتْ يَهُودُ قَالَ: فَسَأَلْنَا أَبَا سَلَمَةَ أَسَمِعَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِيهِ رَجُلٌ عَنْهُ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے خواتین کے ساتھ عزل کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو ابوسلمہ نے جواب دیا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری ایک کنیز ہے، جو مجھ پر پانی چھڑکتی ہے (یعنی اُسے انزال ہو جاتا ہے) لیکن میں اُس سے عزل کر لیتا ہوں اور میں صرف بچہ سے بچنے کے لیے اُس کے ساتھ عزل کرتا ہوں، جبکہ یہودیوں کا یہ کہنا ہے: یہ چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہودی غلط کہتے ہیں! یہودی غلط کہتے ہیں! راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے دریافت کیا: کہ کیا انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی زبانی خود یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ایک شخص نے اُن کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

**12550 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا تَكُونُ لَنَا الْإِمَاءُ فَنَعَزِلُ عَنْهُنَّ، وَزَعَمْتُ يَهُودُ أَنَّهَا الْمَوءُ وَدَّةُ الصَّغْرَى. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَتْ يَهُودُ كَذَبَتْ يَهُودُ وَكَذَبَتْ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَرُدَّهُ**

\*\*\* محمد بن عبد الرحمن نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ مسلمان نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہماری کنیزیں ہیں، جن سے ہم عزل کرتے ہیں، یہودیوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہودی غلط کہتے ہیں! یہودی غلط کہتے ہیں! وہ غلط کہتے ہیں! اللہ تعالیٰ جس کو پیدا کرنا چاہے آدمی اُسے لوٹا نہیں سکتا (یعنی روک نہیں سکتا)۔

حدیث: 12550: سنن ابی داود - کتاب النکاح، باب ما جاء فی العزل - حدیث: 1869، السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب عشرة النساء، العزل وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك - حدیث: 8802، مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب النکاح، من کره العزل ولم یرخص فيه - حدیث: 12622، شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب النکاح، باب العزل - حدیث: 2793، مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ، حدیث: 1640، مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ - حدیث: 11291، مسند الحمیدی - احادیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، حدیث: 720، المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين، باب الميم من اسمه: محمد - حدیث: 7825

**12551 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزَلُ عَنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَضَى اللَّهُ لِنَفْسٍ أَنْ تَخْرُجَ هِيَ كَانَتْهُ.

\*\*\* سالم بن ابوالجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: میری ایک کنیز ہے جس سے میں عزل کرتا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس جان کے پیدا ہونے کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

**12552 -** حدیث نبوی: - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ،

إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

**12553 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ،

وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ عَطَاءٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَهُ عَنْ عَزْلِ النِّسَاءِ، فَقَالَ: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، فَدَعَا ابْنُ عَبَّاسٍ جَارِيَةً لَهُ تَرْمِي فَقَالَ: إِنِّي لَا صُنْعُهُ بِهِدِه - فَقَالَ عَطَاءٌ حِينَئِذٍ - فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّهَا الْمَوْوَدَّةُ الصَّغْرَى. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُبْحَانَ اللَّهِ، تَكُونُ نُطْفَةً، ثُمَّ تَكُونُ عَلَقَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً، ثُمَّ تَكُونُ عَظْمًا، ثُمَّ يَكْسَى الْعَظْمُ قَالَ: وَقَالَ بِيَدِهِ وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَمَدَّهَا فِي الْإِلَهِ سَمَاءٍ وَقَالَ: الْعَزْلُ يَكُونُ قَبْلَ هَذَا كَيْلَهُ

\*\*\* عبید اللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سے ایک شخص نے سوال کیا، وہ اُس وقت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اُس نے اُن سے خواتین سے عزل کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی کنیز کو بلوایا اور فرمایا: میں اس کنیز کے ساتھ بھی ایسا کر لیتا ہوں۔ عطاء بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے ایک صاحب نے مجھ سے کہا: کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سبحان اللہ! پہلے نطفہ ہوتا ہے، پھر خون کا لوتھڑا بن جاتا ہے، پھر گوشت بن جاتا ہے، پھر ہڈی بنتی ہے، پھر ہڈی پر (گوشت یا چمڑا) چڑھایا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے ایک ایک کر کے انگلی کو بند کیا اور پھر اُسے آسمان کی طرف پھیلایا اور فرمایا: عزل ان سب سے پہلے ہوتا ہے (یعنی زندہ درگور کرنا، تو ان سب چیزوں کے بعد ہوتا ہے اور عزل ان سے پہلے ہوتا ہے)۔

**12554 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ

الْخُدْرِي يَقُولُ: كَانَتْ لِي جَارِيَّةٌ كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا فَوَلَدَتْ لِي أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ

✽ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میری ایک کنیز تھی جس کے ساتھ میں عزل کیا کرتا تھا، پھر اُس نے میرے ہاں اُس بچہ کو جنم دیا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

12555 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ كَانَ

جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَجَاءَهُ ابْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، عِنْدِي جَوَارٍ لَيْسَ نِسَائِي اللَّائِي أُكِنُّ أَغْجَبَ إِلَيَّ مِنْهُنَّ وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبُنِي أَنْ تَحْمِلَ مِنِّي أَفَاعْزِلُ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: أَفْتِيهِ يَا حَجَّاجُ. قَالَ: فَقُلْتُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ إِنَّمَا نَجْلِسُ إِلَيْكَ لِنَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ: أَفْتِيهِ. قَالَ: قُلْتُ: هُوَ حَرْثُكَ إِنْ شِئْتَ سَقَيْتَ، وَإِنْ شِئْتَ أَعْطَشْتَ قَالَ: وَكُنْتُ أَسْمَعُ ذَلِكَ مِنْ زَيْدٍ فَقَالَ: زَيْدٌ: صَدَقَ

✽ حجاج بن عمرو بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ابن فہد اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید! میری کچھ کنیزیں ہیں میری بیویاں مجھے اُن سے زیادہ محبوب نہیں ہیں، لیکن مجھے یہ پسند بھی نہیں ہے کہ وہ مجھ سے حاملہ ہو جائیں، تو کیا میں عزل کر لوں؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حجاج! تم اسے فتویٰ دو! میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! ہم تو خود آپ کے پاس سیکھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، لیکن انہوں نے یہی فرمایا: تم جواب دو! تو میں نے کہا: وہ تمہارا کھیت ہے اگر تم چاہو، تو اسے سیراب کرو، اگر چاہو تو پیاسا رکھو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہی جواب حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زبانی پہلے سنا ہوا تھا، تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے!

12556 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَانَ يَعْزِلُ عَنْ

أَمَةٍ لَهُ، ثُمَّ يُرِيهَا إِيَّاهُ مَخَافَةَ أَنْ تَحِيَّ بِشَيْءٍ

✽ منصور نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی کنیز کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے اور پھر اُس کا جائزہ بھی لیا کرتے تھے اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس کے ہاں بچہ نہ ہو جائے۔

12557 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي سَرِيَّةٌ

لِعَلِيٍّ يَقَالُ لَهَا جُمَانَةٌ أَوْ أُمُّ جُمَانَةَ قَالَتْ: كَانَ عَلِيٌّ يَعْزِلُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهُ: فَقَالَ: أَحْيَى شَيْئًا أَمَاتَهُ اللَّهُ

✽ عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیز نے مجھے بتایا: اُس کنیز کا نام جمانہ یا اُم جمانہ تھا، وہ کنیز بیان کرتی ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے، ہم نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا: میں کسی ایسی چیز کو زندہ کر سکتا ہوں؟ جسے اللہ تعالیٰ نے موت دے دی ہو۔

12558 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهَا كَانَتْ سَرِيَّةً لِلْحَسَنِ بْنِ

عَلِيٍّ فَكَانَ: يَعْزِلُ عَنْهَا

\*\*\* ابوعلی نے اپنی دادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی کنیز تھیں، تو وہ اُس خاتون کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے۔

**12559 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ سَعْدًا كَانَ: يَعْزِلُ عَنْ أُمِّ وَلَدِهِ

\*\*\* مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی اُم ولد کے ساتھ عزل کیا کرتے تھے۔

**12560 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ

عَزْلِ الْإِمَاءِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَفْعَلُ

\*\*\* طاوُس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن سے کنیز کے ساتھ عزل کرنے کے

بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا: وہ خود بھی ایسا کرتے ہیں۔

بَابُ: تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ .

باب: عزل کے بارے میں آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی

البتہ کنیز سے اجازت نہیں لی جائے گی

**12561 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ

الْحُرَّةِ إِلَّا بِأَمْرِهَا يَقُولُ: هُوَ مِنْ حَقِّهَا

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آزاد عورت کی

مرضی کے بغیر اُس کے ساتھ عزل کیا جائے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ عورت کا حق ہے۔

**12562 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الشَّوَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ: تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ ، وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ

\*\*\* عبدالکریم نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: آزاد عورت سے اس کے

بارے میں اجازت لی جائے گی، البتہ کنیز سے اجازت نہیں لی جائے گی۔

**12563 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حَمِيدِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا

يُعْزَلُ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِأَمْرِهَا

\*\*\* حمید اعرج نے سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: آزاد عورت کے ساتھ اُس کی مرضی کے بغیر عزل نہیں کیا جائے

گا۔

**12564 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُعْزَلَ

الرَّجُلُ عَنِ امْرَأَتِهِ إِذَا اسْتَأْمَرَهَا فَأَذْنَتْ لَهُ

\*\*\* قنادہ نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ عزل کر لیتا ہے جبکہ اُس نے بیوی سے اجازت لی ہو اور بیوی نے اُسے اجازت دے دی ہو۔

## بَابُ الْعَزْلِ

### باب: عزل کا بیان

**12565 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَابْنَ عَبَّاسٍ: كَانُوا يَعْزِلُونَ \*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم عزل کیا کرتے تھے۔

**12566 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَذَكَرُوا لَهُ الْعَزْلَ فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ مجھے بتایا ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: لوگوں نے اُن کے سامنے عزل کا ذکر کیا، تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم یہ کیا کرتے تھے۔

**12567 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ النَّخَعِيِّ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: كَانَ لَا يَرَى بِالْعَزْلِ بَأْسًا \*\*\* ابراہیم بن مہاجر نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عزل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

**12568 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: لَوْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ نَسَمَةٍ مِنْ صُلْبِ آدَمَ، ثُمَّ أَفْرَعَهُ عَلَى صَفَا لَا خُرْجَهُ مِنْ ذَلِكَ الصَّفَا فَأَعَزَلَ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعَزَلَ

\*\*\* امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم میں سے جس جان سے عہد لیا ہے اُس کے بارے میں اگر تم پتھر کے اوپر بھی (اپنا نطفہ) انڈیل دو گے، تو اللہ تعالیٰ اُس پتھر میں سے بھی اُس جان کو پیدا کرے گا اب تمہاری مرضی ہے تم عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

**12569 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ

النُّطْفَةُ الَّتِي قَضَى اللَّهُ فِيهَا الْوَلَدَ لَوْ وَضَعْتَ عَلَى صَخْرَةٍ لَخَرَجَ مِنْهَا الْوَلَدُ

\*\*\* اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگ یہ کہتے ہیں: جس نطفہ کے پیدا ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دے دیا ہے اگر اُسے پتھر پر بھی ڈال دیا جائے تو اُس میں سے بھی بچہ نکل جائے گا۔

**12570 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: أَوْجَلُّكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا قَالُوا: فَسَأَلْنَا نَحْنُ بَيْتَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَنَلَا عَلَيْنَا: (وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ) (المؤمنون: 12) حَتَّى (ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ) (المؤمنون: 14) فَقَالَ: كَيْفَ تَكُونُ مِنَ الْمُؤَوَّدَةِ حَتَّى تَمُرَّ عَلَى هَذَا الْخَلْقِ

\*\*\* عبد الملک بن میسرہ نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم کچھ دیر بعد یہ سوال کرنا! لوگ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے گھر واپس چلے گئے جب ہم واپس آئے تو انہوں نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے“۔ انہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ”یہاں تک کہ ہم اُسے دوبارہ پیدا کریں گے“۔

تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس وقت زندہ درگور کی ہوئی (بچی) کا کیا عالم ہوگا جب وہ اس تخلیق پر گزرے گی۔

**12571 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ لَابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَاسًا يَرَوْنَ أَنَّهَا الْمُؤَوَّدَةُ الصُّغْرَى - يَعْنِي الْعَزْلَ - فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، تَكُونُ نُّطْفَةً، ثُمَّ تَكُونُ عَلَقَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً، ثُمَّ تَكُونُ عِظَامًا، ثُمَّ تُكْسَى الْعِظَامُ لَحْمًا فَقَالَ بَيْدَهُ: فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ مَدَّهَا فِي السَّمَاءِ، وَقَالَ: الْعَزْلُ قَبْلَ هَذَا كَيْفَ يَكُونُ مَوءٌ وَدَّةٌ، ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَيَكُونُ الْعَزْلُ قَبْلَ هَذَا كَيْفَ

\*\*\* عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ یعنی عزل کرنا چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سبحان اللہ! پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر وہ جما ہوا خون بنتا ہے پھر وہ گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے پھر ہڈیاں بنتی ہیں پھر ہڈیوں پر گوشت پڑھایا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے اپنی سب انگلیوں کو جمع کیا اور پھر اُسے آسمان کی طرف پھیلا کر یہ کہا: عزل تو ان سب کاموں سے پہلے ہوتا ہے تو یہ زندہ درگور کرنا کیسے ہوگا پھر اُس میں روح بھی پھونکی جاتی ہے تو عزل تو ان سب سے پہلے ہوتا ہے۔

**12572 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: مَا كَانَ ابْنُ آدَمَ لَيَقْتُلَ نَفْسًا قَضَى اللَّهُ بِخَلْقِهَا، هُوَ حَرْتُكَ إِنْ شِئْتَ سَقَيْتَ، وَإِنْ شِئْتَ أَعْطَشْتَ \*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو انسان اُسے قتل نہیں کر سکتا، وہ (عورت) تمہارا کھیت ہے اگر تم چاہو تو (اُس کو) سیراب کرو اگر چاہو تو پیاسا رکھو۔

**12573 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لَأَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَعْزِلُ

\*\*\* ابو نصر نے عبد الرحمن بن اَفْلَح کے حوالے سے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اُم ولد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

**12574 -** آثارِ صحابہ: قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَعْزِلُ

\*\*\* ابو زناد نے خارجہ بن زید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

**12575 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ: اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا حَرْثُكَ إِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَعْطَشْتَهُ

\*\*\* یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کے بارے میں حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہو گیا، اللہ کی قسم! وہ (عورت) تمہارا کھیت ہے اگر تم چاہو تو (اُس کو) سیراب کرو اور اگر چاہو تو پیاسا رکھو۔

**12576 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: أَوَ أَنْتُمْ تَفْعَلُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَقْضِ نَفْسًا أَنْ يَخْلُقَهَا إِلَّا وَهِيَ كَانَتْ

\*\*\* عطاء بن یزید لیشی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس بھی جان کے پیدا کرنے کے بارے میں فیصلہ کر لیا ہے وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

**12577 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ الْعَزْلَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا أَعْلَمُ الزُّهْرِيَّ إِلَّا قَدْ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ ذَلِكَ

\*\*\* زہری نے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عزل کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق زہری نے یہ بات بھی بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسے مکروہ قرار دیتے



تھے۔

**12578 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عِيَّاضٍ قَالَ: وَاللَّهِ، إِنِّي لَقَائِمٌ أَصْلَى إِذْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يُشَدِّدُ فِي الْعَزْلِ فَاَنْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: أَرَأَيْ هَذَا مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

\*\*\* عروہ نے عیاض کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کی قسم! میں کھڑا نماز ادا کر رہا تھا جب میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو عزل کے بارے میں شدت سے بات کرتے ہوئے سنا پھر میں مڑ کر ان کی طرف گیا اور دریافت کیا: کیا یہ آپ کی اپنی رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**12579 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ، عَنْ عَزْلِ النِّسَاءِ، فَقَالَ: ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ

\*\*\* محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خواتین کے ساتھ عزل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ پوشیدہ قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔

**12580 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ فِي الْعَزْلِ: هُوَ الْمَوُودَةُ الْخَفِيَّةُ

\*\*\* ابو عمرو شیبانی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے عزل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ پوشیدہ قسم کا زندہ درگور کرنا ہے۔

**12581 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِلِحْيَتِي حِينَ نَبَتَتْ فَقَالَ: أَسَعِيدُ، تَزَوَّجْتُ؟ قُلْتُ: لَا، وَمَا ذَاكَ فِي نَفْسِي الْيَوْمَ. قَالَ: لَنْ كَانَ فِي صُلْبِكَ وَدِيعَةٌ فَسَتَخْرُجُ

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میری داڑھی پکڑ لی جب وہ اُگی تھی، انہوں نے دریافت کیا: اے سعید! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اور ان دنوں میرا اس کا ارادہ بھی نہیں تھا، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہاری پشت میں کوئی (ودیعت کے طور پر) رکھی ہوئی چیز موجود ہے، تو وہ عنقریب نکل آئے گی۔

**12582 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَهُوَ شَابٌّ حِينَ خَرَجَ وَجْهُهُ قَالَ: فَقَالَ لِي: أَتَزَوَّجْتُ يَا خَلَادُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَمَا ذَاكَ فِي نَفْسِي الْيَوْمَ. قَالَ: فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى ظَهْرِي ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي ظَهْرِكَ وَدِيعَةٌ فَسَتَخْرُجُ

\*\*\* خلاد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سعید بن جبیر کے پاس گئے وہ ان دنوں نوجوان تھے یہ اُس وقت

کی بات ہے جب ان کی داڑھی نئی نئی لگی تھی انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: اے غلام! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اور میرے ذہن میں اس بارے میں کوئی خیال بھی نہیں ہے تو انہوں نے اپنا ہاتھ میری پشت پر مارا اور بولے: اگر تمہاری پشت میں کوئی چیز رکھوائی گئی ہے تو وہ عنقریب نکل آئے گی۔

**12583 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَغُولُ

\*\*\* ابو زناد نے خارجہ بن زید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

## بَابُ: حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا وَفِي كَمِّ تَشْتَاقُ

باب: عورت کا شوہر پر کیا حق ہے اور وہ کتنے عرصہ میں مشتاق ہوگی؟

**12584 - حدیث نبوی:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَرْعَةَ، إِيَّايَ وَعَطَاءُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قُشَيْرٍ، عَنِ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَقُّ امْرَأَتِي عَلَيَّ؟ قَالَ: تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبُ الْوُجْهَ، وَلَا تُقَبِّحَ - أَوْ لَا تَهْجُرَ - وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابو قرقہ نے مجھے بتایا کہ عطاء نے بوقیصر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُس کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: میری بیوی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ جب تم کھاؤ تو اُسے بھی کھلاؤ اور جب تم لباس پہنو تو اُسے بھی لباس پہنے کے لیے دو تم اُس کے چہرے پر نہ مارو تم اُسے قبیح قرار نہ دو اور تم اُس کے ساتھ لائق اختیار نہ کرو البتہ گھر کی حد تک لائق اختیار کر سکتے ہو (یعنی صرف بول چال چھوڑ دو)۔

**12585 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَشْكُو زَوْجَهَا أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا قَالَ: لَهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلَهَا يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

\*\*\* سفیان ثوری نے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے شوہر کی شکایت کرتی ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا تو سفیان ثوری کہتے ہیں: تین دن کا حق مرد کے پاس ہوگا اور ایک دن کا حق عورت کے پاس ہوگا۔

**12586 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى عُمَرَ، فَقَالَتْ: زَوْجِي خَيْرُ النَّاسِ يَقُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ أَحْسَنْتِ الشَّاءَ عَلَى زَوْجِكَ. فَقَالَ كَعْبُ بْنُ سُوْرٍ لَقَدْ اشْتَكَيْتِ فَأَعْرَضْتَ الشَّكِيَّةَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَخْرُجِي مِمَّا قُلْتِ. قَالَ: أَرَى أَنْ تُنْزِلَهُ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ لَهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلَهَا يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر سب سے بہتر ہیں وہ رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں اور دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اپنے شوہر کی اچھی تعریف بیان کی ہے۔ اس پر کعب نامی ایک صاحب نے کہا: یہ شکایت کر رہی ہے اور اس نے اشارے کنایہ میں شکایت کی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جو کہتے ہو تم ظاہر کرو! تو انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اسے ایک ایسے شخص کی مانند قرار دیں جس کی چار بیویاں ہوتی ہیں تو اس کے شوہر کو تین دن کا حق حاصل ہوگا اور اس عورت کو ایک دن کا حق حاصل ہوگا۔

**12587 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: آتَتْ امْرَأَةً عُمَرَ فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، زَوْجِي خَيْرُ النَّاسِ يَصُومُ النَّهَارَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَا كَرُهُ أَنْ أَشْكُوهُ، وَهُوَ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. فَقَالَ كَعْبُ بْنُ سُوْرٍ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ شَكْوَى أَشَدَّ وَلَا عَدْوَى أَجْمَلَ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: تَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ زَوْجِهَا نَصِيبٌ. قَالَ: فَإِذَا فَهِمْتَ ذَلِكَ فَاقْضِ بَيْنَهُمَا قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَلَّ اللَّهُ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثَلَاثَ وَرُبَاعَ فَلَهَا مِنْ كُلِّ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يُفْطِرُ، وَيَقِيمُ عِنْدَهَا، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعٍ لَيْلَةٌ يَبِيتُ عِنْدَهَا**

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اے امیر المؤمنین! میرے شوہر سب سے اچھے ہیں وہ دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اُن کی شکایت کروں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر رہے ہوتے ہیں بہر حال آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو اور اُس کی رحمت نازل ہو! اس پر کعب نامی شخص نے کہا: میں نے آج کی طرح کا شکوہ کرنے کا انداز کبھی نہیں دیکھا! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ عورت کیا کہنا چاہ رہی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ کہہ رہی ہے کہ اس کا شوہر اسے وقت نہیں دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم یہ بات سمجھ گئے تو تم ان کے درمیان فیصلہ بھی دیدو۔ تو کعب نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے دو یا تین یا چار خواتین کو حلال قرار دیا ہے تو ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک دن ہوگا تو وہ شخص ہر چار دن میں سے ایک دن روزہ نہیں رکھے گا اور اس عورت کے پاس مقیم رہے گا اور ہر چار راتوں میں سے ایک رات اس عورت کے ساتھ گزارے گا۔

**12588 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى عُمَرَ، فَقَالَتْ: زَوْجِي يَصُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ. قَالَ: أَفَتَأْمُرِينِي أَنْ أَمْنَعَهُ قِيَامَ اللَّيْلِ وَصِيَامَ النَّهَارِ؟ فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ عَادَتْهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ لَهُ: مِثْلَ ذَلِكَ وَرَدَّ عَلَيْهَا مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ، فَقَالَ لَهُ كَعْبُ بْنُ سُوْرٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: إِنَّ لَهَا حَقًّا. قَالَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعًا فَاجْعَلْ لَهَا وَاحِدَةً مِنَ الْأَرْبَعِ لَهَا فِي كُلِّ أَرْبَعٍ لَيْلَةٌ، وَفِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا قَالَ: فَدَعَا عُمَرَ زَوْجَهَا، وَأَمَرَهُ أَنْ يَبِيتَ مَعَهَا مِنْ كُلِّ أَرْبَعٍ لَيْلَةٌ، وَيُفْطِرُ مِنْ كُلِّ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا**

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرا شوہر رات بھر نفل پڑھتا رہتا ہے اور دن کے وقت روزہ رکھ لیتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم مجھے یہ کہنا چاہتی ہو کہ میں اُسے رات کو نفل پڑھنے سے اور دن کو

روزہ رکھنے سے منع کر دوں؟ وہ عورت چلی گئی۔ اُس کے بعد وہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہی بات کہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے جواب کی مانند اُسے جواب دیا، تو کعب نامی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! اس عورت کا بھی ایک حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس عورت کا حق کیا ہے؟ کعب نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مرد کے لیے چار بیویاں حلال قرار کر دی ہیں تو آپ اس عورت کو اُن میں سے ایک قرار دیں تو ہر چار راتوں میں سے ایک رات اس عورت کا حق ہوگا اور چار دنوں میں سے ایک دن اس کا حق ہوگا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے شوہر کو بلایا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ ہر چار راتوں میں سے ایک رات اُس عورت کے ساتھ گزارا کرے اور ہر چار دنوں میں سے ایک دن روزہ نہ رکھا کرے۔

**12589 - آثار صحابہ:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ عُمَرَ فَقَالَتْ: زَوْجِي رَجُلٌ صَدِيقُ يَوْمِ اللَّيْلِ، وَيَصُومُ النَّهَارَ، وَلَا أَصْبِرُ عَلَى ذَلِكَ. قَالَ: فَدَعَاهُ، فَقَالَ: لَهَا مِنْ كُلِّ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِ لَيَالٍ لَيْلَةٌ

\*\*\* ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرا شوہر ایک سچا آدمی ہے (یعنی نیک آدمی ہے) وہ رات بھر نفل پڑھتا رہتا ہے اور دن کو نفلی روزہ رکھتا ہے مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے شوہر کو بلایا اور فرمایا: اس عورت کو ہر چار دنوں میں سے ایک دن ملے گا اور ہر چار راتوں میں سے ایک رات ملے گی۔

**12590 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: بَلَغَنِي، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا لَا يُصِيبُهَا فَارْسَلْ إِلَى زَوْجِهَا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: قَدْ كَبُرْتُ، وَذَهَبَتْ قُوَّتِي. فَقَالَ عُمَرُ: أَتُصِيبُهَا فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً؟ قَالَ: فِي أَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فِي كَمْ؟ قَالَ: أُصِيبُهَا فِي كُلِّ طَهْرٍ مَرَّةً، قَالَ عُمَرُ: اذْهَبِي فَإِنَّ فِي هَذَا مَا يَكْفِي الْمَرْأَةَ

\*\*\* زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور بولی: اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے شوہر کو پیغام بھجوایا اور اُس سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُس کے شوہر نے جواب دیا: میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور میری قوت رخصت ہو گئی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اس کے ساتھ صحبت کر سکتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: اس سے زیادہ جلدی کر سکتا ہوں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کتنے عرصہ میں؟ اُس نے کہا: میں ہر طہر میں ایک مرتبہ اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اُس خاتون سے) فرمایا: تم چلی جاؤ! کیونکہ اتنے میں ایک عورت کی کفایت ہو جاتی ہے۔

**12591 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: دَخَلَتْ خَوْلَةُ ابْنَةِ حَكِيمٍ امْرَأَةً عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بَادَةٌ الْهَيْئَةِ فَسَأَلَتْهَا، مَا شَأْنُكَ، فَقَالَتْ: زَوْجِي

يَقُومُ اللَّيْلَ، وَيَصُومُ النَّهَارَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا، أَفَمَا لَكَ فِي أَسْوَةِ، فَوَاللَّهِ إِنِّي أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَحْفَظُكُمْ لِحُدُودِهِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ: لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ التَّبْتَالَ، وَلَوْ أَحَلَّهُ لَهُ لَأَخْتَصَمْنَا

\*\*\* عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: خولہ بنت حکیم جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اُن کا حلیہ خراب تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: میرے شوہر رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں اور دن کو نفلی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی (بعد میں) نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: اے عثمان! ہم پر رہبانیت لازم قرار نہیں دی گئی ہے کیا تمہارے لیے میرے طریقہ کار میں نمونہ نہیں ہے اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اُس کی حدود کی تم سب سے زیادہ حفاظت کرتا ہوں۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے بتایا: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی مجرد رہنے کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا اگر آپ اُن کے لیے اسے حلال قرار دیتے تو ہم خصی کروا لیتے۔

**12592 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَبَتَّلَ فَلَيْسَ مِنَّا

\*\*\* ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجرد رہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

**12593 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَصْدَقُ، أَنَّ عُمَرَ، وَهُوَ يَطُوفُ سَمِعَ امْرَأَةً، وَهِيَ تَقُولُ:

تَطَاوَلَ هَذَا اللَّيْلُ وَاحْضَلَّ جَانِبُهُ  
وَأَرَقَيْتُ إِذْ لَا خَلِيلَ إِلَّا عُنِي  
فَلَوْلَا حَذَارُ اللَّهِ لَا شَيْءَ مِثْلُهُ  
لَزُعْزَعُ مِنْ هَذَا السَّرِيرِ جَوَانِبُهُ

فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا لَكَ؟ قَالَتْ: اغْرَبَتْ زَوْجِي مُنْذُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، وَقَدْ اسْتَقْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: أَرَدْتَ سُوءًا؟ قَالَتْ: مَعَاذَ اللَّهِ قَالَ: فَاْمْلِكِي عَلَى نَفْسِكَ فَإِنَّمَا هُوَ الْبَرِيدُ إِلَيْهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ أَمْرِ قَدْ أَهْمَنِي فَأَفْرِجِي عَنِّي، كَمْ تَشْتَأِي الْمَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا؟ فَحَفْضَتْ رَأْسَهَا فَاسْتَحْيَتْ. فَقَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَأَشَارَتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَلَا فَارِبَةَ. فَكَتَبَ عُمَرُ أَلَّا تُحْبَسَ الْجِيُوشُ فَوْقَ أَرْبَعَةِ

اَشْهُرُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ طواف کرتے ہوئے ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

”یہ رات لمبی ہو گئی ہے اس کا دوسرا کنارہ دور ہے اور مجھے اس بات پر رونا آ رہا ہے کہ کوئی ایسا ساتھی ہی نہیں ہے جس کے ساتھ میں ہنسی مذاق کروں، اگر اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہوتا تو اس پلنگ کے کنارے چیخ و پکار کرتے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: میرا شوہر چار مہینے سے گیا ہوا ہے اور مجھے اُس کی دوری گراں گزر رہی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے بُرائی کا ارادہ کیا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود پر قابو رکھو! اُس کو پیغام بھجوواتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پیغام بھجوایا، پھر آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں تم سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے لگا ہوں جو میرے لیے بہت اہم ہے تو تم مجھے اس کے بارے میں وضاحت کرو، کوئی عورت اپنے شوہر سے کتنا عرصہ دور رہ سکتی ہے؟ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کو جھکا لیا، انہیں شرم آ گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا! تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اشارہ میں بتایا کہ تین ماہ یا زیادہ سے زیادہ چار ماہ! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا کہ کسی لشکر کے ہر فرد کو چار ماہ سے زیادہ نہ روکا جائے (یعنی وہ ہر چار ماہ میں ایک مرتبہ اپنے گھر سے ہو کر آئے)۔

12594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَمِعَ امْرَأَةً، وَهِيَ

تَقُولُ:

وَأَرَقَّيْنِي إِذْ لَا حَيْبَ الْإِعْبَةِ

تَطَاوَلَ هَذَا اللَّيْلُ وَأَسْوَدَ جَانِبُهُ

لَزَعَزِعَ مِنْ هَذَا السَّرِيرِ جَوَانِبُهُ

فَلَوْلَا الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ عَرْشُهُ

فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَالَ: أَنْتِ الْقَائِلَةُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَتْ: أَجْهَزْتُ زَوْجِي فِي هَذِهِ الْبُعُوثِ. قَالَ: فَسَأَلَ عُمَرُ حَفْصَةَ كَمْ تَصْبِرُ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا؟ فَقَالَتْ: سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ بُعُوثُهُ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ

\*\*\* معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کو یہ شعر پڑھتے

ہوئے سنا:

”یہ رات طویل ہو گئی ہے اور اس کا کنارہ سیاہ ہو گیا ہے اور مجھے یہ چیز زلزلہ ہی ہے کہ کوئی محبوب نہیں ہے جس کے

ساتھ میں ہنسی مذاق کروں، اگر وہ ذات نہ ہوتی جس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے تو اس پلنگ کے کنارے بل رہے

ہوتے۔“

اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُس خاتون کو پیغام بھیج کر بلوایا اور دریافت کیا: کیا تم نے فلاں فلاں شعر کہے تھے؟ اُس عورت

نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُس نے جواب دیا: آپ نے میرے شوہر کو ایک جنگی مہم پر بھجوا دیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کوئی عورت اپنے شوہر سے کتنا عرصہ دور رہ سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: چھ ماہ! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد اس بات کی پابندی لگائی کہ لشکر میں شریک ہونے والا ہر شخص چھ ماہ میں واپس آیا کرے۔

### بَابُ: الرَّجُلُ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: يَا أُخِيَّةُ

باب: جو شخص اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: اے بہن!

12595 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ، قَالَ: "مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ لَامْرَأَتِهِ: يَا أُخِيَّةُ، فَزَجَرَهُ وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ: وَالْأَمَانَةَ فَقَالَ: قُلْتُ: وَالْأَمَانَةَ، قُلْتُ: وَالْأَمَانَةَ

\*\*\* ابو تميمہ جہمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنی بیوی کو کہہ رہا تھا: اے بہن! تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے ڈانٹا پھر آپ کا گزر ایک اور شخص کے پاس سے ہوا جو کہہ رہا تھا: اے امانت! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کہہ رہے تھے: امانت؟ تم کہہ رہے تھے: امانت!

### بَابُ: أَيُّ الْأَبَوَيْنِ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ

باب: ماں باپ میں سے بچہ کا حقدار کون ہوگا؟

12596 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ امْرَأَةً طَلَّقَهَا زَوْجَهَا، وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَ وَلَدَهَا مِنْهَا، فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِينَ كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ، وَتَدْيِي لَهُ سِقَاءٌ، وَحَجْرِي لَهُ حِوَاءٌ، أَرَادَ أَبُوهُ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَزَوَّجِي

\*\*\* عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون کے شوہر نے اُسے طلاق دے دی اور اُس کے بچہ کو اُس سے الگ کرنے کا ارادہ کیا تو وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا بیٹا اس بچہ کے لیے ٹھکانہ رہا، میرا سینہ اس کے لیے سیرابی کا باعث رہا، میری گود اس کے لیے آرام کا باعث رہی اور اب اس کا باپ اسے مجھ سے الگ کرنا چاہتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بچہ کی زیادہ حقدار ہو جب تک تم (دوسری) شادی نہیں کرتی ہو۔

12597 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِابْنٍ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِينَ



كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ، وَتُدْبِي سِقَاءً، وَحَجْرِي حَوَاءً، أَرَادَ أَبُوهُ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَزَوِّجِي

\*\*\* عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہوئی، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا بیٹ اس کے لیے رہائش گاہ ہے میرا سینہ اس کے لیے سیرابی کا باعث تھی میری گود اس کے لیے آرام کا باعث ہے اور اب اس کا باپ یہ ارادہ کیے ہوئے ہے کہ اسے مجھ سے جدا کر دے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی زیادہ حقدار ہو جب تک تم (دوسری) شادی نہیں کرتی ہو۔

**12598 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَضَى عَلَى عُمَرَ فِي ابْنِهِ أَنَّهُ مَعَ أُمِّهِ، وَقَالَ: أُمُّهُ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَزَوِّجْ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف اُن کے بیٹے کے بارے میں فیصلہ دیا تھا کہ وہ بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اُس کی ماں اس بچہ کی زیادہ حقدار ہوگی جب تک وہ (دوسری) شادی نہیں کرتی ہے۔

**12599 -** احوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْمَرْأَةُ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوِّجْ، فَإِذَا تَزَوَّجَتْ فَإِنَّ أَبَاهُ يَأْخُذُ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: عورت بچہ کی زیادہ حقدار ہوتی ہے جب تک وہ دوسری شادی نہیں کرتی، جب وہ دوسری شادی کر لے تو اُس کا باپ اُسے حاصل کر لے گا۔

**12600 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: خَاصَمَتِ امْرَأَةٌ عُمَرَ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَكَانَ طَلَّقَهَا فَقَالَ: هِيَ أَعْطَفُ، وَالْطُّفُ، وَارْحَمُ، وَأَحْنَأُ، وَأَرَأَفُ، وَهِيَ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوِّجْ

\*\*\* عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو طلاق دے دی تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ زیادہ مہربان اور زیادہ لطف کرنے والی، زیادہ رحم کرنے والی، زیادہ نرمی کرنے والی، زیادہ آرام دینے والی ہے اور یہ اپنے بچہ کی زیادہ حقدار ہوگی جب تک یہ دوسری شادی نہیں کرتی ہے۔

**12601 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ امْرَأَتَهُ الْأَنْصَارِيَّةَ أُمَّ ابْنِهِ عَاصِمٍ فَلَقِيَهَا تَحْمِيلُهُ بِمَحْسَرٍ، وَلَقِيَهُ قَدْ فُطِمَ وَمَشَى، فَأَخَذَ بِيَدِهِ لِيَنْتَزِعَهُ مِنْهَا وَنَارَ عَهَا إِيَّاهُ حَتَّى أَوْجَعَ الْعُلَامَ وَبَكَى، وَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِابْنِي مِنْكَ فَاخْتَصِمَا إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى لَهَا بِهِ، وَقَالَ: "رَبِحَهَا وَحَرَّهَا وَفَرَشَهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْكَ حَتَّى يَشَبَّ وَيَخْتَارَ لِنَفْسِهِ - وَمَحْسَرٌ: سُوقٌ بَيْنَ قَبَا وَبَيْنَ الْحُدَيْبِيَّةِ -، وَرَعَمَ لِي أَهْلُ الْمَدِينَةِ إِنَّمَا لَقِيَ جَدَّتَهُ الشَّمُوسُ تَحْمِيلُهُ بِمَحْسَرٍ"

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک اہلیہ کو طلاق دے دی جو انصاری خاتون تھیں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عاصم کی والدہ بھی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس خاتون سے سامنا ہوا اُس خاتون نے بچہ کو اٹھایا ہوا تھا اور اُس بچہ کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا اور وہ چلتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ پکڑا تا کہ اُس بچہ کو اُس کی ماں سے جدا کر دیں تو اُس خاتون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ کیا یہاں تک کہ بچہ کو تکلیف ہوئی تو وہ رونے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارے مقابلہ میں اپنے بیٹے کا زیادہ حقدار ہوں۔ پھر وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ عورت کو ملنے کا فیصلہ دیا۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: اس عورت کی خوشبو اس کی گرمائش اور اس کا ساتھ بچہ کے لیے تم سے زیادہ بہتر ہے جب تک بچہ بڑا نہیں ہو جاتا اور اپنے بارے میں خود کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔

مصر، قیہ اور حدیبیہ کے درمیان ایک بازار ہے اہل مدینہ نے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات اُس بچے کی نانی سے ہوئی تھی جس کا نام شمس تھا اور اُس نے مصر نامی جگہ پر اُس بچہ کو گود میں اٹھایا ہوا تھا۔

**12602 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَبْصَرَ عُمَرُ عَاصِمًا ابْنَةً مَعَ جَدَّتِهِ ، أُمِّ امِّهِ فَكَانَتْ جَاذِبَهَا إِيَّاهُ ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ مُقْبِلًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ : هِيَ أَحَقُّ بِهِ قَالَ : فَمَا رَاجَعَةُ الْكَلَامِ

\*\*\* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عاصم کو اُس کی نانی کے ساتھ دیکھا تو اُسے کھینچنے کی کوشش کی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دیکھا تو وہ آئے اور اُنہوں نے فرمایا: یہ عورت اس کی زیادہ حقدار ہے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

**12603 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ تَيْمٍ أَنَّ امْرَأَةً عُمَرَ هَذِهِ ابْنَةُ عَاصِمِ بْنِ الْأَقْلَحِ ، وَالْأَقْلَحُ مِنْ بَنِي عُمَرَو بْنِ عَوْفٍ مِنَ الْأَوْسِ "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن تیم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ اہلیہ عاصم بن اُح کی صاحبزادی تھیں اور اُح کا تعلق بنو عمرو بن عوف بن اوس سے تھا۔

**12604 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ : طَلَّقَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حُبْلَى ، فَلَمْ يُطْلِقْهَا بِشَيْءٍ حَامِلًا ، وَلَا وَالِدًا ، وَلَا مُرْضِعًا ، وَلَا بَعْدَ ذَلِكَ ، وَلَا ابْنَهُ ، حَتَّى أَنْشَأَ النَّاسُ مَرَّةً فِي الْحَجِّ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَالْأَبُ فِي الرُّفْقَةِ : يَا فُلَانُ اتْرَى ابْنَكَ فِي الرُّفْقَةِ اتَّعْرِفُهُ إِنْ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ : لَا وَاللَّهِ قَالَ : هَذَا ابْنُكَ فَجَبَدَ بِخَطَائِهِ فَأَنْطَلَقَ فَلَمَّا قَدِمَا لِعُمَرَ اِخْتَجَزَتْ أُمُّهُ بِرِدَائِهَا ، ثُمَّ ارْتَجَزَتْ فَقَالَتْ :

الْحَمْلُ حَوْلٌ وَالْفِصَالُ حَوْلَانِ

خَلُّوا إِلَيْكُمْ يَا عُيَيْدَ الرَّحْمَنِ

فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَهَا فَقَالَ: خَلُّوا عَنْهَا فَقَصَّصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَخَيَّرَ الْفَتَى فَاخْتَارَ أُمُّهُ فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ

\*\*\* عبد اللہ بن عبید بن عیمر بیان کرتے ہیں: اہل عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی وہ عورت حاملہ تھی اُس نے اُس کے بعد اُس عورت کو مزید طلاق نہیں دی نہ اُس کے حمل کے دوران نہ بچہ کی پیدائش کے وقت نہ اُس کے دودھ پلانے کے دوران نہ اُس کے بعد اُس نے اپنے بیٹے کو دیکھا بھی نہیں یہاں تک کہ ایک مرتبہ لوگ حج پر روانہ ہوئے تو حاضرین میں نے ایک صاحب نے کہا: اے فلاں! کیا تم نے اپنے بیٹے کو دیکھا ہے کہ وہ بھی اس قافلے میں شامل ہے! اگر تم اُسے دیکھو گے تو اُسے پہچان لو گے اُس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! تو پہلے شخص نے کہا: یہ تمہارا بیٹا ہے تو اُس شخص نے اُس شخص کے اونٹ کو لگام کو کھینچا اور اُسے اپنے ساتھ لے گیا پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو بچے کی ماں نے اپنی چادر کو اوڑھا اور رجز کے طور پر یہ اشعار پڑھے:

”اے رحمان کے بندے! تمہارے لیے راستہ خالی ہے، حمل ایک سال کا ہوتا ہے اور دودھ دو سال بعد چھڑوایا جاتا ہے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو قول سنا تو فرمایا: اس عورت کو آنے دو! اُس عورت نے اپنا پورا واقعہ سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس بچہ کو اختیار دیا اُس بچہ نے اپنی ماں کو اختیار کر لیا تو اُس کی ماں اُسے ساتھ لے گئی۔

**12605 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ: اخْتَصَمَ ابْنُ وَامٍّ فِي ابْنِ لَهْمَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: فَخَيَّرَهُ فَاخْتَارَ أُمُّهُ فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ**

\*\*\* عبد اللہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں: ایک بچہ کے باپ اور ماں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچہ کو اختیار دیا تو بچہ نے اپنی ماں کو اختیار کر لیا تو وہ عورت اُسے ساتھ لے گئی۔

**12606 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ: اخْتَصَمَ إِلَى عُمَرَ فِي صَبِيِّ فَقَالَ: هُوَ مَعَ أُمِّهِ حَتَّى يُعْرَبَ عَنْهُ لِسَانُهُ فَيُخْتَارَ**

\*\*\* عبد الرحمن بن غنم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بچہ کا مقدمہ پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا جب تک اسے بولنا نہیں آ جاتا پھر یہ کسی ایک کو اختیار کر لے گا۔

**12607 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَضَى عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ أَنَّهُ مَعَ أُمِّهِ حَتَّى يَتَشَبَّ فَيُخْتَارَ**

\*\*\* عبد اللہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دوران یہ فیصلہ دیا تھا کہ بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا جب تک وہ بولنا نہیں ہو جاتا پھر وہ (ان میں سے کسی ایک کو) اختیار کر لے گا۔

**12608 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ: اخْتَصَمَ عَمٌّ وَامٌّ إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: جَذِبْ أَمَّكَ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَصْبِ عَمِّكَ**

✽ ✽ ابو ولید بیان کرتے ہیں: ایک (بچہ کے) چچا اور ماں نے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ماں کی قسط سالی تمہارے حق میں تمہارے چچا کی خوشحالی سے زیادہ بہتر ہے۔

**12609 - آثار صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ: خَاصَمْتُ فِي أُمِّي عَمِّي مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ إِلَى عَلِيٍّ قَالَ: فَجَاءَ عَمِّي وَأُمِّي فَأَرْسَلُونِي إِلَى عَلِيٍّ فَدَعَوْتُهُ فَجَاءَ فَقَصَّوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: أُمُّكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ عَمُّكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ أُمِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ الثَّلَاثَ فِي كُلِّ شَيْءٍ. فَقَالَ لِي: أَنْتَ مَعَ أُمِّكَ وَأَخُوكَ هَذَا إِذَا بَلَغَ مَا بَلَغْتَ خَيْرٌ كَمَا خَيْرْتَ قَالَ: وَأَنَا غُلَامٌ

✽ ✽ عمارہ بن ربیعہ جرمی بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے میرے چچا کے خلاف مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرے چچا اور میری والدہ آئے، انہوں نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں انہیں بلا کے لایا، وہ تشریف لائے، تو میرے چچا اور میری والدہ نے اُن کے سامنے صورت حال ذکر کی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری ماں تمہیں زیادہ اچھی لگتی ہے یا تمہارا چچا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میری ماں! میں نے تین مرتبہ یہ کہا۔ راوی کہتے ہیں: پہلے لوگ تین مرتبہ بات دہرانے کو مستحب قرار دیتے تھے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی ماں کے ساتھ رہو گے اور تمہارا یہ بھائی جب اتنا بڑا ہو جائے گا، جتنے تم بڑے ہو، تو پھر اُسے بھی اختیار دیا جائے گا، جس طرح تمہیں دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن دنوں لڑکا تھا۔

**12610 - اقوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ: أَنَّهُ قَضَى أَنَّ الصَّبِيَّ مَعَ أُمِّهِ إِذَا كَانَتِ الدَّارُ وَاحِدَةً، وَيَكُونُ مَعَهُمْ فِي النِّفْقَةِ مَا يُصْلِحُهُمْ قَالَ: فَتَنْظَرُوا فَإِذَا غَنِيمَاتٌ وَابْعَرَةٌ فَقَالَ: مَا فِي هَذِهِ فَضَّلَ عَنْ هَؤُلَاءِ

✽ ✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے یہ فیصلہ دیا تھا: بچہ ماں کے ساتھ رہے گا، جب تک گھر ایک ہی ہو اور اُس کا خرچہ اُن لوگوں کے ذمہ ہوگا، جو اُن کے حق میں بہتر ہو۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اس بات کا جائزہ لیا تو وہاں کچھ بکریاں تھیں اور کچھ میٹگیاں تھیں۔ تو قاضی شریح نے کہا: اس میں تو ان کے لیے اضافی چیز نہیں ہوگی۔

**12611 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بْنِ أَسَامَةَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مَيْمُونَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: جَاءَتْ أُمُّ وَابٍ يَخْتَصِمَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنٍ لَهُمَا، فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بَنِي أَبِي عِنَبَةَ وَنَفَعْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ، هَذَا أَبُوكَ، وَهَذِهِ أُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ ابْنَيْهِمَا شِئْتَ، فَاخْذْ بِيَدِ أُمِّهِ فَأَنْطَلَقْتَ بِهِ

✽ ✽ سلیم ابومیمونہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک (بچہ کے) ماں

اور باپ اپنے بچہ کے بارے میں مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُس عورت نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میرا شوہر یہ چاہتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جائے حالانکہ اُس نے مجھے ابو عبہ کے کنویں سے سیراب کیا اور مجھے نفع پہنچایا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! یہ تمہارے ابو ہیں اور یہ تمہاری امی ہیں، تم ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ تو لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا، تو اُس کی ماں اُسے ساتھ لے گئی۔

**12612 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَمَةَ، أَنَّ أَبَا مَيْمُونَةَ، سُلَيْمًا مَوْلَى مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلٌ صَدَقٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْ امْرَأَةً فَارِسِيَّةً مَعَهَا ابْنٌ لَهَا قَدْ أَغْنَاهَا، وَقَدْ طَلَقَهَا زَوْجَهَا فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، ثُمَّ رَطَنْتُ بِالْفَارِسِيَّةِ، زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اسْتَهْمَا عَلَيْهِ وَرَكْنَ لَهَا بِذَلِكَ، فَجَاءَ زَوْجَهَا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: مَنْ يُحَاقِنِي فِي وَلَدِي؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا، إِنِّي سَمِعْتُ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بَنِي أَبِي عِنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَهْمَا عَلَيْهِ، فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ يُحَاقِنِي عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَهْمَا عَلَيْهِ، يَا غُلَامُ، هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدَيْهِمَا شِئْتَ. فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ "

\*\*\* ابو میمونہ سلیم جو اہل مدینہ کے غلام ہیں اور ایک سچے آدمی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک ایرانی عورت اُن کے پاس آئی، اُس کے ساتھ اُس کا بیٹا بھی تھا، اُس کے شوہر نے اُسے طلاق دے دی ہوئی تھی، اُس عورت نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! پھر اُس نے فارسی زبان میں کہا کہ میرا شوہر میرے بیٹے کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس کے حوالے سے قرعہ اندازی کر لو! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی زبان میں ہی اُسے جواب دیا، پھر اُس عورت کا شوہر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرے بچہ کے بارے میں کون میرا مقابلہ کر سکتا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے! میں نے اپنی طرف سے یہ بات نہیں کہی ہے، میں نے ایک خاتون کو سنا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اُس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، حالانکہ اس نے مجھے ابو عبہ کے کنویں سے سیراب کیا ہے اور مجھے نفع بھی دیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کے بارے میں قرعہ اندازی کر لو۔ تو اُس عورت کے شوہر نے کہا: یا رسول اللہ! اس بچہ کے بارے میں کون میرے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کر لو! اے لڑکے! یہ تمہارے ابو ہیں اور یہ تمہاری امی ہیں، تم ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ تو لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُس کی ماں اُسے ساتھ لے گئی۔

**12613 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَجْلَحٌ قَالَ: إِنِّي لَاؤُلَّ

خَلَقَ اللَّهُ بِالْكُوفَةِ نَشْرَ هَذَا الْحَدِيثِ، أَنَّ جَدَّةً وَأُمًّا اخْتَصَمَتَا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَتِ الْجَدَّةُ:

أَبَا أُمِّيَّةَ أَتَيْنَاكَ  
أَتَاكَ ابْنِي وَأُمِّي  
غُلَامٌ هَالِكُ الْوَالِدِ  
فَلَوْ كُنْتَ تَأَيَّمْتَ  
تَزَوَّجْتَ فَهَاتِيهِ  
أَلَا يَا أَيُّهَا الْقَاضِي

فَقَالَتِ الْأُمُّ:

لَقَدْ قَالَتْ لَكَ الْجَدَّةُ  
وَلَا يُنْظَرُكَ لِي رَدَّةُ  
وَكَبِدِي حَمَلْتُ كِبْدَهُ  
يَعِمُّمَا ضَائِعًا وَحَدَهُ  
لِمَنْ يَضْمَنُ لِي رِفْدَهُ  
وَمَنْ يَكْفِيَنِي فَقْدَهُ

فَقَالَ شُرَيْحٌ: فَوَمَا عَنْكُمَا إِلَى الْعَشِيَّةِ، فَرَجَعَتَا إِلَيْهِ فَقَالَ:

قَدْ سَمِعَ الْقَاضِي الَّذِي قُلْتُمَا  
بِقَضَاءِ بَارِزٍ بَيْنَكُمَا  
قَالَ لِلْجَدَّةِ: بِنِي بِالصَّبِيِّ  
إِنَّهَا لَوَرَضِيَتْ كَانَ لَهَا  
فَقَضَى بَيْنَكُمَا ثُمَّ فَصَلَ  
وَعَلَى الْقَاضِي جَهْدٌ إِنْ عَدَلَ  
ابْنُكَ لَبُكٌ مِنْ ذَاتِ الْعِلَلِ  
قَبْلَ دَعْوَاهَا الْبَدَلِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: اچانک نامی راوی نے مجھے بتایا: میں اللہ کی مخلوق میں پہلا شخص ہوں جس نے کوفہ میں

اس روایت کو نشر کیا، ایک مرتبہ (ایک بچہ کی) دادی اور اس کی ماں اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئیں تو دادی نے (اشعار میں یہ کہا:)

”اے ابو اُمیہ! ہم تمہارے پاس آئے ہیں اور تم ایک ایسے شخص ہو جن کے پاس ہم آتے ہیں تمہارے پاس میرا بیٹا اور اس کی ماں آئے ہیں ہم دونوں اس کا فدیہ دینا چاہتے ہیں یہ ایک ایسا بچہ ہے جس کا باپ انتقال کر چکا ہے اور یہ اس بات کا امیدوار ہے کہ اب تم اس کی تربیت کے لیے کوئی فیصلہ دو گے (پھر اس نے بچہ کی ماں کو مخاطب کیا) اگر تم بیوہ ہوئی ہو تو میں اس بچہ کے بارے میں تمہارے ساتھ مقدمہ بازی نہ کرتی لیکن تم نے شادی کر لی ہے تو

اب تم جاؤ! اب تم اسے نہیں لے کر جا سکتی ہو! اے قاضی! یہ پورا واقعہ ہے جو اس بچہ کے بارے میں ہے۔  
اُس کے بعد اُس بچہ کی ماں نے یہ اشعار کہے:

”اے قاضی! دادی نے جو کچھ تمہارے سامنے کہا، وہ کہہ دیا، اب تم میری بات سنو! اور تم اُسے مسترد نہیں کر پاؤ گے  
میں نے اپنا آپ اپنے بچہ کے لیے وقف کر دیا، یہ میرے وجود کا حصہ ہے، جب یہ میری گود میں تھا ایسی حالت میں  
کہ یہ یتیم تھا اور اس کا کوئی پُرسانہ حال نہیں تھا، یہ اکیلا تھا، تو میں نے ایک بھلائی والے شخص کے ساتھ شادی کر لی  
جس نے مجھے اس بات کی ضمانت دی کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے گا، اور اگر یہ مجھ سے الگ ہو جائے گا، تو پھر اس  
کے ساتھ کون محبت کرے گا اور میری غیر موجودگی میں کون اس کی کفایت کرے گا؟“

قاضی شریع نے کہا: تم دونوں شام تک کے لیے چلی جاؤ! جب وہ شام کو دوبارہ واپس آئیں، تو قاضی شریع نے یہ اشعار  
کہے:

”قاضی نے وہ بات سن لی ہے، جو تم دونوں نے بیان کی ہے اور اُس نے تمہارے بارے میں فیصلہ بھی کر لیا ہے اور  
اُس نے تمہارے بارے میں ایک واضح فیصلہ کیا ہے اور قاضی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ انصاف کرنے کی  
بھرپور کوشش کرے وہ دادی سے یہ کہتا ہے کہ تم بچہ سے جدا ہو جاؤ، تمہارا بیٹا علل والا ہے، اگر یہ عورت راضی ہوتی ہے  
تو یہ اسے مل جائے گا، اس سے پہلے کہ اس کا دعویٰ بدل جائے۔“

## بَابُ وَلَدِ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتَبِ

باب: غلام اور مکاتب کے بچے (کا حکم کیا ہے؟)

12614 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُسْأَلُ عَنْ وَلَدِ الْمُكَاتَبِ،  
وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ فَقَالَ: أُمُّهُ أَحَقُّ بِهِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا حُرَّةٌ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا، اُن سے مکاتب یا غلام کے اُس بچے کے بارے میں دریافت کیا  
گیا، جو کسی آزاد عورت سے ہو، تو عطاء نے جواب دیا اُس کی ماں اُس کی زیادہ حقدار ہوگی کیونکہ وہ آزاد ہے۔

12615 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي وَلَدِ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتَبِ فَقَالَ: أُمُّهُ أَحَقُّ بِهِ لِأَنَّهَا حُرَّةٌ  
\*\*\* سفیان ثوری غلام یا مکاتب کے بچہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اُس کی ماں اُس کی زیادہ حقدار ہوگی کیونکہ وہ

آزاد ہے۔

## بَابُ الْمُسْلِمِ لَهُ وَلَدٌ مِنْ نَصْرَانِيَّةٍ

باب: جب کسی مسلمان کا بچہ کسی عیسائی عورت سے ہو

12616 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ النَّيَّي، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ



الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ جَدَّهُ أَسْلَمَ، وَأَبَتْ أُمْرَأَتَهُ أَنْ تُسْلِمَ، فَجَاءَ بِابْنٍ لَهُ صَغِيرٍ لَمْ يَبْلُغْ قَالَ: فَاجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هَاهُنَا، وَالْأُمَّ هَاهُنَا، ثُمَّ خَيَّرَهُ وَقَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ

\* عبد الحمید انصاری نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کے دادا نے اسلام قبول کر لیا، تو اُن کی اہلیہ نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا، اُن کے دادا اپنے کمسن بچہ کو لے آئے جو ابھی بالغ نہیں ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اُس بچہ کے باپ کو ایک طرف بٹھایا اور ماں کو دوسری طرف بٹھایا، پھر اُس بچہ کو اختیار دیا اور دعا کی: اے اللہ! اسے ہدایت نصیب کر! تو وہ بچہ اپنے باپ کی طرف چلا گیا۔

## بَابُ الْمُرْتَدِّينَ

### باب: مرتد لوگوں (کا حکم کیا ہوگا؟)

12617 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا ارْتَدَّتِ الْمُرْتَدَّةُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَدْ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُمْرَأَتِهِ. فَقَالَ الثَّوْرِيُّ: وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ سَوَاءٌ

\* حسن بھری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے، تو اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس بارے میں مرد اور عورت کا حکم برابر ہے۔

12618 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا ارْتَدَّتِ الْمَرْأَةُ وَلَهَا زَوْجٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فَلَا صَدَاقَ لَهَا، وَقَدْ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا، فَإِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا

\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب عورت مرتد ہو جائے اور اُس کا شوہر بھی موجود ہے اور اُس کے شوہر نے اُس کی رخصتی نہ کروائی ہو، تو ایسی عورت کو مہر نہیں ملے گا، اُن کے درمیان رشتہ ختم ہو جائے گا، اگر مرد نے اُس کی رخصتی کروائی ہوئی ہو، تو اُس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔

12619 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يُؤَسَّرُ فَيَتَصَرَّرُ قَالَ: إِذَا عَلِمَ بِذَلِكَ بَرَأَتْ مِنْهُ أُمْرَأَتُهُ وَاعْتَدَتْ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

\* اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو قید کر لیا جاتا ہے اور پھر وہ عیسائیت اختیار کر لیتا ہے، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اُس کے بارے میں اس بات کا پتا چلے گا تو اُس کی بیوی اُس سے الگ ہو جائے گی اور وہ تین حیض تک عدت گزارے گی۔

12620 - اَقْوَالُ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْمُرْتَدِّ كَمْ تَعْتَدُ أُمْرَأَتُهُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ قَالَ: قُلْتُ: قُبِّلَ. قَالَ: فَارَبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

\* موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے مرتد شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس کی

بیوی کتنی عدت گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا: تین حیض! میں نے دریافت کیا: اگر اُسے قتل کر دیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: چار ماہ دس دن!

### بَابُ مَنْ فَرَّقَ الْإِسْلَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ

باب: جس شخص کے اور اُس کی بیوی کے درمیان اسلام علیحدگی کروادے (اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

**12621 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ غِيلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. ذَكَرَهُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَخْتَارُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يُمَسِّكُ الْأَرْبَعَ الْأَوَّلَ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، اُس وقت اُن کی دس بیویاں تھیں، نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی: وہ اُن میں سے چار کو اختیار کر لیں۔

انہوں نے یہ روایت سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔  
معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی: جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایسا آدمی اُن میں سے کسی چار کو اختیار کر لے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن چار کو ساتھ رکھے گا، جن کے ساتھ پہلے شادی ہوئی تھی۔

**12622 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُمَسِّكُ الْأَرْبَعَ الْأَوَّلَ. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

\*\*\* ابن عمارہ نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ پہلی چار بیویوں کو روک کر رکھے گا۔

سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

**12623 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ تَحْتَهُ الْأَخْتَانِ، ثُمَّ يُسْلِمُونَ؟ قَالَ: يُفَارِقُ الْأَخْرَةَ، وَيُقَرُّ عَلَى الْأُولَى، وَلَا يَجَامِعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْأَخْرَةِ، وَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُمَا فِي عَقْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَارَقَهُمَا جَمِيعًا

\*\*\* سفیان ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص کی دو بیویاں سگی بہنیں تھیں، اُن لوگوں نے اسلام قبول کیا، تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ دوسری والی عورت سے علیحدگی کر لے گا اور پہلی والی بیوی کے ساتھ رہے گا، البتہ وہ پہلی والی عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے گا، جب تک دوسری بہن کی عدت نہیں گزر جاتی، اگر اُس نے اُن دونوں بہنوں کے ساتھ ایک ہی وقت میں نکاح کیا تھا، تو وہ اُن دونوں سے علیحدگی اختیار کر لے گا۔

**12624 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَسَدِيِّ

قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي ثَمَانِ نِسْوَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرِ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا

\*\*\* کبھی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت قیس بن حارث اسدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اسلام قبول

کیا، تو میری آٹھ بیویاں تھیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے (کسی بھی) چار کو اختیار کر لو۔

12625 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَرَّقَ الْإِسْلَامُ بَيْنَ

أَرْبَعٍ، وَبَيْنَ أَبْنَاءِ بُعُولَتَيْنِ حُمَيْنَةَ ابْنَةِ أَبِي طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الدَّارِ كَانَتْ عِنْدَ خَلْفِ بْنِ

سَعْدِ بْنِ عِيَّاضٍ بْنِ عُمَارَةَ الْخُزَاعِيِّ فَخَلَفَ عَلَيْهَا الْأَسْوَدُ بْنُ خَلْفٍ، وَفَاحِشَةُ بِنْتُ الْأَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ

أَسَدٍ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّئَةَ بْنِ خَلْفٍ فَخَلَفَ عَلَيْهَا صَفْوَانُ بْنُ أُمِّئَةَ بْنِ خَلْفٍ، وَأُمُّ عُبَيْدٍ بِنْتُ ضَمْرَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ

عَزِيزٍ كَانَتْ عِنْدَ الْأَسَلَتِ فَخَلَفَ عَلَيْهَا أَبُو قَيْسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَمُلَيْكَةُ بِنْتُ خَارِجَةَ بْنِ سِنَانِ بْنِ

أَبِي حَارِثَةَ كَانَتْ عِنْدَ زَبَانَ بْنِ سِنَانٍ فَخَلَفَ عَلَيْهَا مَنْظُورُ بْنُ زَبَانَ بْنِ سِنَانٍ وَجَاءَ الْإِسْلَامَ وَعِنْدَ الْقَيْسِ بْنِ

الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ جَدَلِ الْأَسَدِيِّ ثَمَانِ نِسْوَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلِّقْ وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا

وَطَلِّقْ أَرْبَعًا فَجَعَلَتْ هَذِهِ تَقُولُ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ، وَتَقُولُ هَذِهِ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ وَالْقَرَابَةَ

قَالَ عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: "وَجَاءَ الْإِسْلَامَ وَعِنْدَ صَفْوَانَ بْنِ أُمِّئَةَ بْنِ خَلْفٍ سِتُّ نِسْوَةٍ: عَاتِكَةُ بِنْتُ

الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، وَأُمِّئَةُ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ، وَبَرْزَةُ بِنْتُ مَسْعُودِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ يَاسِينَ النَّفْقِيِّ،

وَأَبْنَةُ عَامِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جَعْفَرٍ مَلَاعِبِ الْأَسِنَةِ، وَفَاحِشَةُ بِنْتُ الْأَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، وَأُمُّ وَهْبٍ بِنْتُ أَبِي أُمِّئَةَ بْنِ

قَيْسِ السَّهْمِيِّ: فَطَلَّقَ أُمَّ وَهْبٍ بِنْتُ أَبِي أُمِّئَةَ، وَكَانَتْ عَجُوزًا، وَفَارَقَ الْيَتَى كَانَتْ عِنْدَ أَبِيهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهِيَ

فَاحِشَةُ بِنْتُ الْأَسْوَدِ، وَكَانَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ الْوَلِيدِ مِنْ آخِرِ مَنْ نَكَحَ، وَأَبْنَةُ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ أَمْسَكَ

حَتَّى طَلَّقَ عَاتِكَةَ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ "

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ نے یہ بات بیان کی ہے: اسلام نے چار

بیویوں اور خواتین کے شوہروں کے بیٹوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ حمینہ بنت ابوطالحہ نامی خاتون خلف بن سعد کی اہلیہ تھیں، پھر اُس

کے بعد خلف کے صاحبزادے اسود نے اُن کے ساتھ شادی کر لی، فاختہ بنت اسود نامی خاتون اُمیہ بن خلف کی اہلیہ تھیں، اُس کے

بعد صفوان بن اُمیہ نے اُن کے ساتھ شادی کر لی، اُم عبیدہ بنت ضمیرہ نامی خاتون اسلت کی اہلیہ تھیں، اُن کے بعد ابوقیس بن اسلت

نے اُن کے ساتھ شادی کر لی، جن کا تعلق انصار سے تھا، ملیکہ بنت خارجه نامی خاتون زبان بن سنان کی اہلیہ تھیں، اُن کے بعد منظور

بن زبان نے اُن کے ساتھ شادی کر لی۔

جب اسلام آیا، تو حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ کی آٹھ بیویاں تھیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چار کو اپنے ساتھ رکھو اور

چار کو طلاق دے دو! تو اُن کی کوئی بیوی یہ کہہ رہی تھی: میں آپ کو اللہ کے نام پر اپنے پرانے ساتھ کا واسطہ دے رہی ہوں! ایک یہ

کہہ رہی تھی: میں آپ کو اللہ کا اور اپنی رشتہ داری کا واسطہ دیتی ہوں! (کہ آپ مجھے طلاق نہ دیں)۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب اسلام آیا تو حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کی چھ بیویاں تھیں: عاتکہ بنت ولید، آمنہ بنت ابوسفیان، برزہ بنت مسعود، عامر بن مالک کی صاحبزادی، فاختہ بنت اسود، ام وہب بنت ابوامیہ، تو حضرت صفوان بنت امیہ رضی اللہ عنہ نے ام وہب بنت ابوامیہ کو طلاق دے دی تھی وہ ایک عمر رسیدہ خاتون تھیں اس کے علاوہ انہوں نے اپنی اس بیوی سے علیحدگی اختیار کر لی تھی جو زمانہ جاہلیت میں ان کے والد کی بیوی رہی تھی اور اس خاتون کا نام فاختہ بنت اسود تھا جبکہ عاتکہ بنت ولید وہ آخری خاتون تھیں جن کے ساتھ انہوں نے نکاح کیا تھا اور عامر بن مالک کی صاحبزادی ان خواتین میں سے تھیں جنہیں انہوں نے اپنے ساتھ رکھا تھا پھر انہوں نے عاتکہ بنت ولید کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں طلاق دی تھی۔

**12626 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: وَجَاءَ الْإِسْلَامُ وَعِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَشْرُ نِسْوَةٍ، وَعِنْدَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيِّ تِسْعُ نِسْوَةٍ، وَعِنْدَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ سِتُّ نِسْوَةٍ، قَالَ عُمَرُو: هُنَّ سِتٌّ مِنْ جَمَحَ

عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب اسلام آیا تو حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دس بیویاں تھیں اور حضرت صفوان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی نو بیویاں تھیں اور حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی چھ بیویاں تھیں۔  
عمر و بیان کرتے ہیں: وہ چھ جمع سے تعلق رکھتی تھیں۔

**12627 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي خَرَّاشٍ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ، أَنَّهُ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَخْتَارَ أَيَّتَهُمَا شَاءَ وَيُطْلِقَ الْأُخْرَى

ابو وہب جیشانی نے ابوخریش نے دہلی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو دو بہنیں ان کے نکاح میں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں اور دوسری کو طلاق دے دیں۔

**12628 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَالَ: يُمَسِّكُ الْأَوَّلَ الْأَرْبَعَ، وَيُخَلِّي سَبِيلَ الْأُخْرَى

عکرمہ نے ابراہیم نخعی کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اسلام قبول کرتا ہے تو اس کی کئی بیویاں ہوتی ہیں (جو چار سے زیادہ ہوں) تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ پہلے والی چار کو اپنے ساتھ رکھے گا اور باقی کو چھوڑ دے گا۔

**12629 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَنَادَةَ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ قَالَ: يُمَسِّكُ الْأَوَّلَى مِنْهُمَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَآخِزْنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَخْتَارُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ

عکرمہ نے قنادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اسلام قبول کرے اور اس کے عقد میں دو بہنیں ہوں تو وہ ان میں سے اس کو اپنے ساتھ رکھے گا جس کے ساتھ پہلے نکاح کیا تھا۔

معمرنے ایک اور شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ اُن میں سے جسے چاہے گا اختیار کر لے گا۔

**12630 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ هَنْدٍ، أَنَّ رَجُلًا اسَلَّمَ

وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَتَفَارِقَنَّ أَحَدَهُمَا أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ

\* \* \* معمرنے عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمرو بن ہند نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک شخص نے اسلام قبول کیا، اُس

کے نکاح میں دو بہنیں تھیں، تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: یا تو تم اُن دونوں میں سے ایک سے علیحدگی اختیار کر لو یا میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔

## بَابُ: مَتَى اَدْرَكَ الْاِسْلَامَ مِنْ نِكَاحٍ أَوْ طَلَاقٍ

باب: جب اسلام نکاح یا طلاق میں سے کسی معاملہ تک پہنچ جائے

**12631 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ بِشْرِ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَأْنَا عَلَ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: أَنَّهُ

مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِمَوَارِيثِهِ عَلَى نَحْوِ مَوَارِيثِهِمْ فِيهَا، وَمَا كَانَ مِنْ نِكَاحٍ أَوْ طَلَاقٍ كَانَ فِي

الْجَاهِلِيَّةِ فَأَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَرَّهُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا الرِّبَا فَمَا اَدْرَكَ الْاِسْلَامُ

مِنْ رِبَا لَمْ يُقْبَضْ رَدُّهُ إِلَى الْبَايِعِ رَأْسُ مَالِهِ وَطَرِحَ الرِّبَا، وَذَكَرَ أَنَّ النَّاسَ كَلَّمُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيثِهِمْ وَكَانُوا يَتَوَارَثُونَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ لِيَرْجِعَهَا قَابِي

\* \* \* عمرو بن شعيب بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں وراثت کے جو احکام چل رہے تھے وہ زمانہ جاہلیت کی

وراثت کے مطابق وارثوں کو ملے تھے اور جو زمانہ جاہلیت میں نکاح اور طلاق کے رواج سے تھے جب اسلام آیا، تو نبی اکرم ﷺ

نے اُسے برقرار رکھا، البتہ سود کا معاملہ مختلف ہے کہ جب اسلام آیا، تو اُس وقت جو سود تھا جو قبضہ میں نہیں لیا گیا تھا، وہ فروخت

کرنے والے کی طرف واپس کر دیا گیا، اصل مال واپس کر دیا گیا اور سود کو الگ کر لیا گیا۔ یہ بات ذکر کی گئی ہے: لوگوں نے نبی

اکرم ﷺ کے ساتھ اپنے وراثت کے حصوں کے بارے میں دریافت کیا، وہ لوگ ایک دوسرے کے جس طرح سے وارث بنے

تھے وہ اُس میں تبدیلی چاہتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

**12632 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءَ، أَبْلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَرَّ النَّاسَ عَلَى مَا اَدْرَكَهُمْ عَلَيْهِ الْاِسْلَامُ مِنْ طَلَاقٍ أَوْ نِكَاحٍ أَوْ مِيرَاثٍ؟ قَالَ: مَا بَلَّغْنَا إِلَّا ذَلِكَ

\* \* \* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

لوگوں کو اُس چیز پر برقرار رکھا تھا، جس نکاح یا طلاق یا وراثت کی تقسیم پر اسلام آیا تھا۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہم تک تو یہی

روایت پہنچی ہے۔

**12633 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْمَوَارِثُ فَمَنْ أَسْلَمَ عَلَى

مِيرَاثٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

\*\*\* معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وراثت کی تقسیم ہو جائے تو جو شخص اس کے بعد وراثت پر اسلام قبول کرے گا تو اُس وراثت کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

**12634 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَالٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَكُلُّ مَالٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمِ الْإِسْلَامِ

\*\*\* عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جو بھی مال تقسیم ہوا وہ زمانہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق رہے گا اور جس مال کو اسلام کا زمانہ مل جائے تو وہ اسلام کی تقسیم کے مطابق ہوگا۔

**12635 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَيُّوبَ، عَنِ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ وَرِثَ مِنْهُ

\*\*\* ابوقلابہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص وراثت کی تقسیم سے پہلے وراثت کے لیے اسلام قبول کرتا ہے وہ اُس وراثت میں حصہ دار بنے گا۔

**12636 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَمَا كَانَ مِنْ نِكَاحٍ فِي الشِّرْكِ إِلَّا أَنْ يُسْلِمَ عَلَيْهِ فَهُوَ عَلَيْهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: زمانہ شرک میں جو نکاح ہوا تھا اگر آدمی اسلام اُس پر قبول کر لیتا ہے تو وہ اُس پر برقرار ہوگا۔

**12637 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَقَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ لَمْ يُقْسَمَ قِسْمَ عَلَى قِسْمِ الْإِسْلَامِ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زمانہ جاہلیت کی وراثت کی تقسیم جو بھی تھی اُسے برقرار رکھا تھا لیکن جسے اسلام کا زمانہ مل گیا اور وہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی تو اُسے اسلام کے احکام کے مطابق تقسیم کیا گیا۔

**12638 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّهُ: مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ اقْتَسَمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَتِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أَدْرَكَ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں جو وراثت کی تقسیم ہوئی تھی وہ زمانہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق رہے گی اور جسے اسلام کا زمانہ مل گیا تو اب وہ اسلام کی تقسیم کے مطابق ہوگی۔

**12639 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ : وَلَقَدْ جَاءَ الْإِسْلَامُ وَنِسَاءُ

عِنْدَ رِجَالٍ فَمَا عَلِمْتُهُنَّ إِلَّا كُنَّ عِنْدَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ عَلَى نِكَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب اسلام آیا تو جو خواتین جن لوگوں کی بیویاں تھیں میرے علم کے مطابق وہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی وہ ان کی بیویاں ہی رہی تھیں جو زمانہ جاہلیت کے کیے ہوئے نکاح کی بنیاد پر باقی رہا۔

**12640 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ أَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِحِينٍ فَلَمْ يُجَدِّدْ نِكَاحًا . وَذَكَرَ مَعْمَرٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ

\*\*\* جابر نے امام شعبی کا بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا، ان کے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع اُس وقت مشرک ہی تھے انہوں نے کچھ عرصہ بعد اسلام قبول کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح دوبارہ نہیں کروایا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

**12641 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ النَّصْرَانِيَّانِ فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب دو عیسائی (میاں بیوی) اسلام قبول کر لیں تو وہ اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے۔

**12642 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ لَمْ

يُقَسِّمَ قَالَ : فَلَا حَقَّ لَهُ لِأَنَّ الْمَوَارِيثَ وَقَعَتْ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ ، وَالْعِيْدُ بَيْنَكَ الْمَنْزِلَةِ

\*\*\* مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی ایسی وراثت کے حصول کے لیے اسلام قبول کرتا ہے جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوئی حق حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے وراثت کا حکم لازم ہو چکا ہے غلام کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

**12643 -** حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، أَنَّ

الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى بْنَ عَبْدِ شَمْسٍ بْنَ عَبْدِ مَنَافٍ ، أَخْبَرَهُ ، وَكَانَ تَزْوُجَ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَدِيجَةَ قَالَ : فَجِئَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ ، فَحَلَّتْهُ زَيْنَبُ قَالَ عَمْرُو : فَلَا أَظُنُّهُمَا إِلَّا أَقْرَأَ عَلَى نِكَاحِهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

\*\*\* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حسن بن محمد بن علی نے انہیں بتایا: حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ان صاحبزادی کے ساتھ شادی کی جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد تھیں وہ بیان کرتے ہیں: انہیں باندھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں کھول دیا۔

عمر و نامی راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں میاں بیوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان کو زمانہ



جاہلیت میں کیے گئے نکاح پر برقرار رہا تھا۔

**12644 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "أَسْلَمْتُ زَيْنَبَ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَوْجُهَا الْعَاصُ بْنُ الرَّبِيعِ - يَعْنِي: مُشْرِكًا -، ثُمَّ أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَقَرَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِكَاحِهِمَا"

\*\*\* عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا، جبکہ اُن کے شوہر ابو العاص بن ربیع مشرک ہی تھے انہوں نے اُس کے بعد اسلام قبول کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کو اُن کے سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔

**12645 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَهَا وَعِلِمْتُ بِإِسْلَامِي مَعَهَا: فَتَزَعَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْأَخْرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ

\*\*\* عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون نے اسلام قبول کر لیا، پھر اُس کا پہلا شوہر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اُس نے بتایا کہ میں نے اس عورت کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا اور میرا اس کے ساتھ اسلام قبول کرنا ایک معلوم شدہ چیز ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کو اُس کے دوسرے شوہر سے علیحدہ کروادیا تھا اور اُس کے پہلے شوہر کو واپس کروادیا تھا۔

**12646 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءَ فِئَةِ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ أَسْلَمْنَ بِأَرْضِهِنَّ غَيْرَ مُهَاجِرَاتٍ وَأَزْوَاجُهُنَّ - حِينَ أَسْلَمْنَ - كُفَّارٌ، مِنْهُنَّ عَاتِكَةُ ابْنَةُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ فَاسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ مِنَ الْإِسْلَامِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِ ابْنُ عَمِّهِ وَهَبُ بْنُ عُمَيْرٍ بْنُ وَهْبٍ بْنُ خَلْفٍ بِرِذَاءٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَانًا لَصَفْوَانَ فَدَعَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَنْ يَقْدِمَ عَلَيْهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَلِّمَ أَسْلَمَ وَإِلَّا سَيَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهْرَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِذَائِهِ نَادَاهُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ وَهُوَ عَلَى فَرَسِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَهْبُ بْنُ عُمَيْرٍ أَتَانِي بِرِذَائِكَ، يَزْعُمُ أَنَّكَ دَعَوْتَنِي إِلَى الْقُدُومِ عَلَيْكَ، إِنْ رَضِيتَ مِنِّي أَمْرًا قَبْلَتَهُ، وَإِلَّا سَيَّرْتَنِي شَهْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْزِلْ أَبَا وَهْبٍ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ لَا أَنْزِلُ حَتَّى تَبِينَ لِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، بَلْ لَكَ سِيرٌ أَرْبَعَةٌ قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ هَوَازِنَ بِجَيْشٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَفْوَانَ يَسْتَعِيرُهُ أَدَاةً وَسِلَاحًا عِنْدَهُ، فَقَالَ صَفْوَانُ: أَطُوعًا أَوْ كَرْهًا؟

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، بَلْ طَوْعًا، فَأَعَارَهُ صَفْوَانُ الْأَذَاةَ وَالسَّلَاحَ الَّتِي عِنْدَهُ، وَسَارَ صَفْوَانُ وَهُوَ كَافِرٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ وَأَمْرَاتُهُ مُسْلِمَةٌ، فَلَمْ يَفْرِقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَمْرَاتِهِ حَتَّى أَسْلَمَ صَفْوَانُ، وَاسْتَقَرَّتْ أَمْرَاتُهُ عِنْدَهُ بِذَلِكَ النِّكَاحِ فَاسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمِ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا عِكْرَمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمِ بِنْتُ الْحَارِثِ حَتَّى قَدِمَتْ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمَ، فَقَدِمَتْ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَّ إِلَيْهِ فَرَحًا، وَمَا عَلَيْهِ رِذَاءٌ حَتَّى بَايَعَهُ، ثُمَّ لَمْ يَلْغُنَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ عَلَى ذَلِكَ النِّكَاحِ، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَلْغُنَا أَنَّ أَمْرًا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مُقِيمٌ بِدَارِ الْكُفْرِ إِلَّا فَرَّقَ هِجْرَتَهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْكَافِرِ إِلَّا أَنْ يَقْدِمَ مُهَاجِرًا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، فَإِنَّهُ لَمْ يَلْغُنَا أَنَّ أَمْرًا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا إِذَا قَدِمَ عَلَيْهَا مُهَاجِرًا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں کچھ ایسی خواتین تھیں جنہوں نے اپنی سرزمین پر ہی اسلام قبول کیا، انہوں نے ہجرت نہیں کی اور جب ان خواتین نے اسلام قبول کیا، اُس وقت اُن کے شوہر کفار تھے، اُن خواتین میں سے ایک عاتکہ بنت ولید بن مغیرہ ہیں، جو حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، اُس خاتون نے فتح مکہ کے دن مکہ میں اسلام قبول کیا تھا، جبکہ اُن کے شوہر صفوان بن امیہ اسلام سے بچ کے بھاگ گئے تھے، وہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے، پھر اُن کے چچا زاد وہب بن عمیر نے اُن کی طرف ایک قاصد بھیجا اور اُس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی چادر بھیجی، جو صفوان کے لیے امان کی علامت کے طور پر تھی۔ (جب وہ آ گئے) تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تھی اور انہیں اپنے ہاں آنے کی ہدایت کی تھی کہ اگر وہ پسند کریں، تو اسلام قبول کر لیں، ورنہ نبی اکرم ﷺ انہیں دو ماہ تک رہنے کا موقع دیں گے، جب صفوان بن امیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ کی چادر لے کر آئے، تو انہوں نے اپنے گھوڑے پر سوار رہتے ہوئے، تمام لوگوں کی موجودگی میں نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کیا اور بولے: اے حضرت محمد! یہ وہب بن عمیر میرے پاس آپ کی چادر لے کر آیا تھا، اس کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے مجھے یہ دعوت دی ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں، اگر آپ میرے معاملہ سے راضی ہوئے، تو آپ اسے قبول کر لیں گے، ورنہ مجھے دو ماہ تک رہنے کا موقع دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! نیچے اتر آؤ! انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اُس وقت تک نیچے نہیں اترؤں گا، جب تک آپ میرے سامنے واضح نہیں کر دیتے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تمہیں چار ماہ کا موقع ملے گا۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ ہوازن کی طرف جنگ کرنے کے لیے ایک لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے، نبی اکرم ﷺ نے صفوان کو پیغام بھجوایا اور اُن سے اُن کے پاس موجود ساز و سامان اور ہتھیاروں کو عارضی طور پر لینے کا مطالبہ کیا، صفوان نے کہا: کیا اپنی مرضی چلے گی یا زبردستی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اپنی مرضی ہوگی۔ تو صفوان نے نبی

اکرم ﷺ کو ساز و سامان اور تھیار دے دیئے جو اُن کے پاس موجود تھے پھر صفوان بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے وہ اُس وقت کافر بھی تھے انہوں نے کافر رہتے ہوئے غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں شرکت کی اُن کی اہلیہ مسلمان تھیں نبی اکرم ﷺ نے اُن کے اور اُن کی بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی تھی یہاں تک کہ صفوان نے اسلام قبول کر لیا تو اُن کی اہلیہ سابقہ نکاح کی بنیاد پر ہی اُن کے ہاں رہیں۔

اسی طرح اُم حکیم بنت حارث بن ہشام نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں اسلام قبول کر لیا تھا اُن کے شوہر عکرمہ بن ابوجہل اسلام سے بچ کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے وہ یمن چلے گئے پھر اُم حکیم بنت حارث سوار ہو کر یمن گئی انہوں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا وہ خاتون انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو تیزی سے اُٹھ کر اُن کی طرف گئے آپ نے اوپر چادر نہیں اوڑھی ہوئی تھی آپ نے اُن کی بیعت لے لی۔ پھر ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی تھی بلکہ وہ خاتون اُن صاحب کے ساتھ اسی نکاح کی بنیاد پر رہی تھیں۔

البتہ ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ کسی خاتون نے نبی اکرم ﷺ کی طرف ہجرت کی ہو اور اُن کے شوہر کافر ہونے کے طور پر دار الکفر میں ہی مقیم رہے ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اُس ہجرت کی وجہ سے اُس خاتون اور اُس کے کافر شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی ہو البتہ اُس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے اُن کے شوہر مہاجر ہو کر آجائیں تو حکم مختلف ہے۔ اور ہم تک ایسی بھی کوئی روایت نہیں پہنچی کہ کسی خاتون کے اور اُس کے شوہر کے درمیان علیحدگی کروائی گئی ہو اور جب اُس کا شوہر اُس عورت کی عدت کے دوران ہجرت کر کے آ گیا ہو تو اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائی گئی ہو۔

**12647 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ فَرَّ يَوْمَ الْفَتْحِ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَرَدَّتْهُ فَاسْلَمَ، وَكَانَتْ قَدْ اسْلَمَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَقْرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِكَاحِهِمَا

\*\*\* معمر نے عکرمہ بن خالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عکرمہ بن ابوجہل فتح مکہ کے موقع پر فرار ہو گئے تھے اُن کی اہلیہ نے انہیں خط لکھا اور انہیں واپس بلوایا تو عکرمہ نے بھی اسلام قبول کر لیا اُن کی اہلیہ اس سے پہلے اسلام قبول کر چکی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں میاں بیوی کو اُن کے سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔

**12648 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اسْلَمْتُ زَيْنَبُ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ زَوْجِهَا أَبِي الْعَاصِ بِسَنَةٍ، ثُمَّ اسْلَمَ فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ

\*\*\* عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے پہلے ایک سال پہلے اسلام قبول کر لیا تھا پھر اُن کے

شوہر نے اسلام قبول کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے نکاح کی بنیاد پر اُس خاتون کو اُن کے شوہر کے ساتھ کیا تھا۔

**12649 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَسْلَمْتُ زَيْنَبُ بِنْتُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَجْرَةِ الْأُولَى، وَزَوَّجَهَا أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى بِمَكَّةَ مُشْرِكٌ، ثُمَّ شَهِدَ أَبُو الْعَاصِ بَذْرًا مُشْرِكًا، فَأُسِرَ فَقَدَى، وَكَانَ مُؤْسِرًا، ثُمَّ شَهِدَ أَحَدًا أَيْضًا مُشْرِكًا، فَرَجَعَ عَنْ أَحَدٍ إِلَى مَكَّةَ، ثُمَّ مَكَتَ بِمَكَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ تَاجِرًا فَاسْرَهُ بِطَرِيقِ الشَّامِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَدَخَلَتْ زَيْنَبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَذْنَاهُمْ قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا زَيْنَبُ؟ قَالَتْ: أَجَرْتُ أَبَا الْعَاصِ، فَقَالَ: قَدْ أَجَرْتُ جَوَارِكَ، ثُمَّ لَمْ يُجَزْ جَوَارَ أَمْرًا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَسْلَمَ فَكَانَا عَلَى نِكَاحِهِمَا، وَكَانَ عُمَرُ خَطَبَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِي ذَلِكَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فَقَالَتْ: أَبُو الْعَاصِ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ قَدْ عَلِمْتَ، وَقَدْ كَانَ نِعَمَ الصَّهْرِ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَنْتَظِرَهُ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ: وَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالرُّوحَاءِ مَقْبِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَتْحِ، فَقَدِمَ عَلَى جُمَانَةَ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ مُشْرِكَةٍ، فَأَسْلَمَتْ فَجَلَسَا عَلَى نِكَاحِهِمَا، وَأَسْلَمَ مَخْرَمَةَ بْنُ نَوْفَلٍ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ، ثُمَّ قَدِمُوا عَلَى نِسَائِهِمْ مُشْرِكَاتٍ فَاسْلَمْنَ فَجَلَسُوا عَلَى نِكَاحِهِمْ، وَكَانَتْ أَمْرًا مَخْرَمَةَ شَقَا ابْنَةَ عَوْفٍ أُخْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَأَمْرًا حَكِيمُ زَيْنَبُ بِنْتُ الْعَوَامِ، وَأَمْرًا أَبِي سُفْيَانَ هِنْدُ ابْنَةُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عِنْدَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ مَعَ عَاتِكَةَ ابْنَةِ الْوَلِيدِ أَمْنَةَ ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ فَاسْلَمَتْ أَيْضًا مَعَ عَاتِكَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، ثُمَّ أَسْلَمَ صَفْوَانُ بَعْدَ مَا قَامَ عَلَيْهِمَا

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا اور نبی

اکرم ﷺ کے بعد پہلی ہجرت میں انہوں نے بھی ہجرت کر لی جبکہ اُن کے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ مکہ میں مشرک کے طور پر رہے، پھر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں مشرک کے طور پر شرکت کی، انہیں قید کر لیا گیا، انہوں نے فدیہ دیا، وہ ایک تنگدست شخص تھے، پھر انہوں نے غزوہ احد میں بھی مشرک کے طور پر شرکت کی، وہ جب احد سے واپس مکہ گئے، تو جب تک اللہ کو منظور تھا، اتنا عرصہ مکہ میں مقیم رہے، پھر تجارت کے سلسلہ میں وہ شام جا رہے تھے کہ شام کے راستہ میں ایک جگہ کچھ انصاریوں نے انہیں قید کر لیا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے عرض کیا: کیا مسلمان کا عام سافر بھی اُن کی طرف سے پناہ دے سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے زینب! کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ابوالعاص کو (یعنی اپنے شوہر کو) پناہ دے دی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری دی ہوئی پناہ کو برقرار رکھتا ہوں۔ (شاید راوی کے یہ الفاظ ہیں:) اُس کے بعد کبھی بھی نبی اکرم ﷺ نے عورت کی دی ہوئی پناہ کو برقرار نہیں رکھا، پھر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے

اسلام قبول کر لیا، تو وہ دونوں میاں بیوی اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہے، اس دوران نبی اکرم ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے لیے شادی کا پیغام دیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو اُن صاحبزادی نے عرض کی: یا رسول اللہ! جناب ابوالعاص کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ بہترین داماد ہیں، اگر آپ مناسب سمجھیں، تو اُن کا انتظار کر لیں۔ تو نبی اکرم ﷺ اُس موقع پر خاموش ہو گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ”روحاء“ کے مقام پر اسلام قبول کیا تھا، جب نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لیے آ رہے تھے، وہ صاحب ”جمانہ بنت ابوطالب“ کے پاس گئے، جو ایک مشرک خاتون تھی، تو اُس خاتون نے اسلام قبول کر لیا، تو یہ دونوں میاں بیوی اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہے۔

مخرمہ بن نوفل، ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن خزام نے ”مرظہان“ کے مقام پر اسلام قبول کیا، پھر یہ لوگ اپنی مشرک بیویوں کے پاس گئے، اُن خواتین نے بھی اسلام قبول کر لیا، تو یہ لوگ اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہے۔

مخرمہ کی اہلیہ شفاء بنت عوف تھیں، جو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، جبکہ حکیم بن خزام کی اہلیہ زینب بنت عوام تھیں اور ابوسفیان کی اہلیہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ تھیں۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: صفوان بن امیہ کی بیویوں میں عاتکہ بنت ولید اور آمنہ بنت ابوسفیان تھیں، فتح مکہ کے فوراً بعد عاتکہ نے اسلام قبول کر لیا تھا، پھر صفوان نے بھی اسلام قبول کر لیا، تو وہ اُن دونوں بیویوں کے ساتھ رہے گا۔

**12650 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقُولُ: يُخَيَّرُ زَوْجُهَا إِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَهُ، فَإِنْ أَسْلَمَ فِيهِ أَمْرَاتُهُ وَالْأَفْرَقُ الْإِسْلَامَ بَيْنَهُمَا. قَالَ: وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَهُ خَلَعَهَا مِنْهُ الْإِسْلَامُ كَمَا تَخْلَعُ الْأَمَةُ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا أُغْتِقَتْ قَبْلَهُ

\*\*\* ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب عورت شوہر سے پہلے اسلام قبول کر لے گی، تو اُس کے شوہر کو اختیار دیا جائے گا، اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے، تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہوگی، ورنہ اسلام ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ خط میں لکھا تھا: جب عورت مرد سے پہلے اسلام قبول کر لے تو اسلام اُس عورت کو مرد سے لا تعلق کر دے گا، جس طرح کنیر اگر اپنے غلام شوہر سے پہلے آزاد کر دی جائے، تو وہ اُس شوہر سے الگ ہو جاتی ہے۔

**12651 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: إِذَا أَسْلَمَ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ أَيْضًا

\*\*\* تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری اور عمر بن عبدالعزیز کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد اسلام قبول کر لے اور عورت ابھی عدت گزار رہی ہو، تو مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**12652 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمُشْرِكِينَ الْمُعَاهِدِينَ يُسَلِّمُ أَحَدُهُمَا مَتَى مَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا . قَالَ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : كُلُّ فُرْقَةٍ طَلَاقٌ . قَالَ : وَقَالَ أَصْحَابُنَا : كُلُّ شَيْءٍ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِ فَهُوَ طَلَاقٌ ، وَكُلُّ شَيْءٍ جَاءَ مِنْ قِبَلِهَا فَهُوَ فُرْقَةٌ وَلَيْسَ بِطَلَاقٍ

\*\*\* سفیان ثوری نے دوزخی مشرک (میاں بیوی) کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جب اُن دونوں میں کوئی ایک اسلام قبول کر لے اور اُن کا مقدمہ حاکم وقت کے پاس پیش ہو تو حاکم وقت شوہر کو اسلام کی دعوت دے گا ورنہ اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گی۔

امام شعیبی بیان کرتے ہیں: ہر علیحدگی طلاق شمار ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ چیز جو شوہر کی طرف سے آئے وہ طلاق شمار ہوگی اور ہر وہ علیحدگی جو عورت کی طرف سے ہو وہ علیحدگی شمار ہوگی طلاق شمار نہیں ہوگی۔

### بَابُ الْمُحَارِبِينَ يُسَلِّمُ أَحَدُهُمَا

باب: اہل حرب سے تعلق رکھنے والے دونوں میاں بیوی میں سے کوئی ایک اگر اسلام قبول کر لے

**12653 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ : إِذَا كَانَا مُحَارِبِينَ فَاسَلَّمَ أَحَدُهُمَا فَقَدْ انْقَطَعَ

النِّكَاحُ

\*\*\* سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب اہل حرب سے (تعلق رکھنے والے دو میاں بیوی) میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو اُن کا نکاح منقطع ہو جائے گا۔

### بَابُ النَّصْرَانِيِّينَ تُسَلِّمُ الْمَرْأَةُ قَبْلَ الرَّجُلِ

باب: دو عیسائی میاں بیوی میں سے اگر عورت مرد سے پہلے اسلام قبول کر لے

**12654 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ : فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ فَتُسَلِّمُ الْمَرْأَةُ قَالَ : لَا يَغْلُو النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَةَ ، يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا

\*\*\* عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو عیسائی عورت کسی عیسائی مرد کی بیوی ہو اور عورت اسلام قبول کر لے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عیسائی شخص، مسلمان عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا، اس لیے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

**12655 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : إِنِّي ابْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي فَرَّقَ

بَيْنَهُمَا عُمَرُ حِينَ عَرَضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ فَأَبَى فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

\*\*\* سفیان ثوری نے سلیمان شیبانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون کے صاحبزادے نے مجھے بتایا کہ حضرت



عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے شوہر کے سامنے اسلام پیش کیا تھا، اُس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی۔

**12656** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نِسَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ لَنَا حِلٌّ، وَنَسْأُونَا عَلَيْهِمْ حَرَامٌ

\*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اہل کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں اور ہماری عورتیں اُن کے لیے حرام ہیں۔

**12657** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ، فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ أَمْرَأَتُهُ، وَإِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب فرماتے ہیں: ایسے شخص کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا، اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ عورت اُس کی بیوی رہے گی ورنہ اسلام اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا۔

**12658** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَسْلَمَتْ امْرَأَةٌ وَزَوَّجَهَا مُشْرِكٌ، فَلَمْ تَنْقُصْ مُدَّتَهَا حَتَّى أَسْلَمَ؟ قَالَ: هُوَ أَحَقُّ بِهَا، قُلْتُ: كَيْفَ وَقَدْ فَرَّقَ الْإِسْلَامُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَا أَذْرِي وَاللَّهِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عورت اسلام قبول کر لیتی ہے اور اُس کا شوہر مشرک ہوتا ہے اور ابھی اُس کی عدت پوری نہیں ہوئی ہوتی کہ مرد بھی اسلام قبول کر لیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: مرد اُس عورت کا زیادہ حق رکھے گا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اسلام اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا چکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم!

**12659** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي امْرَأَةٍ أَسْلَمَتْ وَزَوَّجَهَا مُشْرِكٌ، فَلَمْ تَنْقُصْ عِدَّتَهَا حَتَّى أَسْلَمَ؟ قَالَ: يُقْرَأُ عَلَى نِكَاحِهِمَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَمْرُهُمَا قَدْ رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ، فَيَفْرِقُ بَيْنَهُمَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

\*\*\* معمر نے زہری کا قول ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اسلام قبول کر لیتی ہے اور اُس کا شوہر مشرک ہوتا ہے اور ابھی اُس عورت کی عدت نہیں گزری ہوتی کہ مرد اسلام قبول کر لیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: وہ دونوں سابقہ نکاح پر برقرار رہیں گے، البتہ اُن کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوا ہو، اور حاکم وقت نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی ہو، تو حکم مختلف ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبد العزیز نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**12660** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدٍ الْخَطْمِيِّ



قَالَ: أَسْلَمَتْ امْرَأَةً فِي أَهْلِ الْحِيرَةِ، وَلَمْ يُسَلِّمْ زَوْجَهَا، فَكَتَبَ فِيهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَنْ خَيْرُوهَا فَإِنْ شَاءَتْ فَارْقَنَهُ، وَإِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عِنْدَهُ

\*\*\* ابن سیرین نے عبد اللہ بن یزید حطمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہل حیرہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے اسلام قبول کر لیا، اُس کے شوہر نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم اُس عورت کو اختیار دو، اگر وہ چاہے تو مرد سے علیحدگی اختیار کر لے اور اگر چاہے تو اُس کے ساتھ رہے۔

**12661 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا

لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ مَصْرِهَا

\*\*\* مطرف نے امام شعی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا جب تک اُس کا شوہر اُسے اُس کے شہر سے نہیں نکالتا ہے۔

**12662 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ

يُخْرِجْهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا

\*\*\* منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرد اُس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا جب تک وہ اُس کو اُس کے دارِ ہجرت سے نکالتا نہیں ہے۔

**بَابُ: لَا يُزَوَّجُ مُسْلِمٌ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا**

**باب: کوئی مسلمان کسی یہودی یا عیسائی کی شادی نہیں کروا سکتا**

**12663 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَقَسَادَةَ، قَالَا: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تُنِكَحَ يَهُودِيًّا، وَلَا

نَصْرَانِيًّا، وَلَا مَجُوسِيًّا، وَلَا رَجُلًا مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِكَ

\*\*\* سفیان ثوری اور قتادہ فرماتے ہیں: تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم کسی یہودی یا عیسائی یا مجوسی یا اپنے دین کے علاوہ کسی اور دین سے تعلق رکھنے والی کسی بھی شخص کی شادی کرواؤ۔

**12664 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: كَتَبَ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْكِحُ النَّصْرَانِيَّةَ، وَأَنَّ النَّصْرَانِيَّ لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمَةَ، وَيَتَزَوَّجُ الْمُهَاجِرُ الْأَعْرَابِيَّةَ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الْأَعْرَابِيُّ الْمُهَاجِرَةَ لِيُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا

\*\*\* زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط میں لکھا تھا: مسلمان عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے، لیکن عیسائی مرد مسلمان عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا، مہاجر شخص دیہاتی عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے، لیکن دیہاتی مرد مہاجر عورت کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا کہ اُسے اُس کے دارِ ہجرت سے باہر لے جائے۔

**12665 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نِسَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ لَنَا حِلٌّ، وَنَسَاؤُنَا عَلَيْهِمْ حَرَامٌ

\*\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اہل کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں اور ہماری عورتیں اُن کے لیے حرام ہیں۔

## بَابُ: نِكَاحِ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا

**12666 -** اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَلَا بِنِكَاحِ الْمُسْلِمُونَ نِسَاءَ الْعَرَبِ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مسلمان عرب (کی عیسائی) عورتوں سے نکاح نہیں کریں گے۔

**12667 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ) (البقرة: 221) قَالَ: الْمُشْرِكَاتُ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

\*\*\* معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور تم لوگ مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کرو۔“

تو قتادہ فرماتے ہیں: مشرک عورتیں وہ ہیں جو اہل کتاب نہ ہوں۔

**12668 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ حَذِيفَةَ نَكَحَ يَهُودِيَّةً زَمَنَ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: طَلَّقْهَا، فَإِنَّهَا جَمْرَةٌ قَالَ: أَحْرَامٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَلِمَ يَطْلُقُهَا حَذِيفَةُ لِقَوْلِهِ: حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ طَلَّقَهَا

\*\*\* قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک یہودی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے طلاق دے دو، کیونکہ یہ ایک انگارہ ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ حرام ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے پر اُس عورت کو طلاق نہیں دی لیکن بعد میں انہوں نے اُس عورت کو طلاق دے دی۔

**12669 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَمَّنْ نَكَحَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ؟ فَقَالَ: حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے اُن صحابی کے بارے میں دریافت کیا گیا، جنہوں نے اہل کتاب کے ساتھ شادی کی تھی تو انہوں نے جواب دیا: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ (نے ایسا کیا تھا)۔

**12670 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، عَنْ أَبِي وَاثِلٍ، أَنَّ حُذَيْفَةَ، تَزَوَّجَ

يَهُودِيَّةً، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: أَنْ يُفَارِقَهَا

\*\*\* ابو وائل بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی عورت کے ساتھ شادی کر لی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ وہ اس عورت سے علیحدگی اختیار کریں۔

**12671 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ

بْنُ الْخَطَّابِ: أَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْكِحُ النَّصْرَانِيَّةَ، وَأَنَّ النَّصْرَانِيَّ لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمَةَ، وَيَتَزَوَّجُ الْمُهَاجِرُ الْأَعْرَابِيَّةَ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الْأَعْرَابِيُّ الْمُهَاجِرَةَ لِيُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا، وَمَنْ وَهَبَ هَبَةً لِذِي رَحِمٍ جَارَتْ هِبَتُهُ، وَمَنْ وَهَبَ هَبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ فَلَمْ يُثَبِّهْ مِنْ هِبَتِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

\*\*\* زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ مسلمان عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے، لیکن عیسائی مرد مسلمان عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا، مہاجر شخص دیہاتی عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے، لیکن دیہاتی مرد مہاجر عورت کے ساتھ یوں شادی نہیں کر سکتا کہ اسے اس کی ہجرت کی جگہ سے نکال کر لے جائے اور جو شخص کسی ذی رحم رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے، تو اس کا ہبہ درست ہوگا اور جو شخص کسی رشتہ دار کے علاوہ کسی کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے، تو اگر اس نے اس ہبہ کا معاوضہ وصول نہیں کیا، تو وہ اس ہبہ کی ہوئی چیز کا زیادہ حقدار ہوگا۔

**12672 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نِسْطَاسٍ، أَنَّ

طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ نَكَحَ بِنْتَ عَظِيمٍ يَهُودِيَّةً قَالَ: فَعَزَمَ عَلَيْهِ عُمَرُ: إِلَّا مَا طَلَّقَهَا

\*\*\* عامر بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے ایک بڑے آدمی کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تاکید کی کہ وہ اس عورت کو طلاق دے دیں۔

**12673 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ: أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ

اللَّهِ: تَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً

\*\*\* ابواسحاق نے ہبیرہ بن یریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی خاتون کے ساتھ شادی کر لی تھی۔

**12674 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَكَحَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي فِي عَهْدِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: میری قوم کے ایک فرد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی تھی۔

**12675 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ يَنْكَاحُ حَنْئَاسٌ

\*\* معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن (اہل کتاب) خواتین کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**12676 -** آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرْتُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى حَذِيفَةَ بِنِ الْيَمَانِ وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَكَتَبَ: "أَنْ فَارِقَهَا فَإِنَّكَ بَارِضُ الْمُجُوسِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَقُولَ الْجَاهِلُ: كَافِرَةٌ قَدْ تَزَوَّجَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَجْهَلُ الرُّخْصَةَ الَّتِي كَانَتْ مِنَ اللَّهِ فَيَتَزَوَّجُوا نِسَاءَ الْمُجُوسِ فَفَارِقَهَا"

\*\* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو کوفہ میں موجود تھے اور انہوں نے ایک اہل کتاب عورت کے ساتھ شادی کر لی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: تم اُس سے علیحدگی اختیار کرو؛ کیونکہ تم مجوسیوں کی سرزمین پر رہتے ہو، مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی ناواقف شخص یہ کہے گا: اللہ کے رسول کے صحابی نے کافر عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے اور وہ ناواقف شخص اُس رخصت سے لاعلم ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہے اور پھر لوگ مجوسیوں کی عورتوں کے ساتھ شادی کرنے لگیں گے، اس لیے تم اُس عورت سے علیحدگی اختیار کرو۔

**12677 -** آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَسْأَلُ عَنْ نِكَاحِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ، فَقَالَ: تَزَوَّجُوهُنَّ زَمَانَ الْفَتْحِ بِالْكُوفَةِ مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَنَحْنُ لَا نَكَادُ نِحْدَ الْمُسْلِمَاتِ كَثِيرًا، فَلَمَّا رَجَعْنَا طَلَّقْنَاهُنَّ. قَالَ: وَنَسَأُوهُنَّ لَنَا حِلًّا، وَنَسَأُونَا عَلَيْهِمْ حَرَامًا

\*\* ابو زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مسلمان شخص کے یہودی یا عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: تم اُن خواتین کے ساتھ شادی کر لو یہ اُن دنوں کی بات ہے جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ کی فتح میں شریک ہوئے تھے، ہمیں مسلمان خواتین مل گئیں، جب ہم واپس آئے، تو ہم نے انہیں طلاق دے دی، تو انہوں نے کہا: اُن کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں، لیکن ہماری عورتیں اُن کے لیے حرام ہیں۔

**12678 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تُنِكَحَ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا، وَلَا مُجُوسِيًّا

\*\* معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: تمہارے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ تم کسی یہودی یا عیسائی یا مجوسی (کے ساتھ مسلمان خاتون کی) شادی کرواؤ۔

**بَابُ: الْمَجُوسِيُّ يَجْمَعُ بَيْنَ ذَوَاتِ الْأَرْحَامِ، ثُمَّ يُسَلِّمُونَ**

باب: جس مجوسی شخص کی دو بیویاں محرم رشتہ دار ہوں

اور پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں (تو اُن کا حکم کیا ہوگا؟)

**12679 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةٍ

وَابْنَتَيْهَا، ثُمَّ أَسْلَمَ؟ قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَغْتَنِرَ لَهَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے مجوسی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جس نے ماں، بیٹی کے ساتھ

شادی کی ہوئی ہوتی ہے اور پھر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ اُن دونوں سے علیحدگی اختیار کرے۔

**12680 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَصْدَقُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ

كَتَبَ إِلَى عِدِّي بْنِ عِدِّي فِي مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنَتَيْهَا، ثُمَّ أَسْلَمُوا جَمِيعًا؟ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا جَمِيعًا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ حضرت عمر بن

عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے عدی بن عدی کو اُسی کے بارے میں خط لکھا تھا: جس نے ماں، بیٹی کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی اور پھر وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ (خط میں یہ لکھا تھا): وہ اُس شخص اور اُس کی دونوں بیویوں کے درمیان علیحدگی کروادیں۔

**12681 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي مَجُوسِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنَتَيْهَا، ثُمَّ

أَسْلَمُوا؟: يُفَارِقُهُمَا جَمِيعًا، وَلَا يَنْكِحُ وَاحِدَةً مِنْهُمَا أَبَدًا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا بیان ایسے مجوسی شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ماں، بیٹی کے ساتھ شادی کیے ہوئے ہو اور پھر

وہ لوگ اسلام قبول کر لیں تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن دونوں عورتوں سے علیحدگی اختیار کر لے گا اور وہ اُن دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی کبھی نکاح نہیں کر سکے گا۔

**12682 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا كَانَ فِي

الْحَلَالِ يَحْرُمُ فَهُوَ فِي الْحَرَامِ أَشَدُّ

\*\*\* جابر جعفی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو چیز حلال کے بارے میں حرام ہو تو حرام کے بارے میں تو وہ زیادہ

شدید ہوگی۔

**12683 -** اِتَوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَمَعَ بَيْنَ مَجُوسِيَّتَيْنِ أُخْتَيْنِ، ثُمَّ أَسْلَمُوا؟

قَالَ: يُفْرَقُ فِي الْإِسْلَامِ الْأُخْتَيْنِ

\*\*\* سفیان ثوری ایک ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے دو مجوسی بہنوں کے ساتھ شادی کی ہوئی ہو اور پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اسلام میں اُن دونوں بہنوں سے علیحدگی اختیار کر لی جائے گی۔

### بَابُ: الطَّلَاقُ فِي الشِّرْكِ

#### باب: زمانہ شرک میں طلاق دینا

**12684 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الشِّرْكِ، وَبَتَّ طَلَقَهَا مَا كَانَ، ثُمَّ أَسْلَمَ؟ قَالَ: مَا أَرَى أَنْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص نے زمانہ شرک میں اپنی بیوی کو طلاق دی تھی اور طلاق بتہ دے دی تھی پھر وہ دونوں مسلمان ہو جاتے ہیں (تو اُن کا حکم کیا ہوگا؟) عطاء نے جواب دیا: میرے خیال میں وہ عورت اُس شخص کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی۔

**12685 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَقَدْ طَلَّقَ رَجُلٌ نِسَاءً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ جَاءَ الْإِسْلَامَ فَمَا رَجَعْنَ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ

\*\*\* ابن جریج نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگوں نے زمانہ جاہلیت میں خواتین کو طلاق دے دی پھر اسلام آیا تو وہ خواتین اپنے شوہر کی طرف واپس نہیں آئیں۔

**12686 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يُوجِبُ الطَّلَاقَ فِي الشِّرْكِ

\*\*\* معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زمانہ شرک میں دی ہوئی طلاق کو لازم قرار دیتے ہیں۔

**12687 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي نَصْرَانِيَّةٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا وَهَمَّا نَصْرَانِيَّانِ، ثُمَّ أَسْلَمَا بَعْدَ ذَلِكَ، وَلَمْ تَنْكِحْ زَوْجًا غَيْرَهُ

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی عیسائی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا شوہر اُسے طلاق دے دیتا ہے اور وہ دونوں اُس وقت عیسائی ہوتے ہیں اُس کے بعد وہ دونوں میاں بیوی اسلام قبول کر لیتے ہیں اور اُس عورت نے ابھی دوسری شادی نہیں کی (اس کا جواب متن میں مذکور نہیں ہے)۔

**12688 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَمَّنْ طَلَّقَ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ أَسْلَمَ قَالَ: لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا قُوَّةً وَشِدَّةً

\*\*\* سفیان ثوری نے فراس ہمدانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس نے زمانہ شرک میں طلاق دے دی تھی پھر اُس نے اسلام قبول کر لیا تو امام شعبی نے جواب دیا: اسلام نے قوت اور شدت میں اضافہ ہی کیا ہے۔

**12689 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سِئِلَ عُمَرُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَطْلِيقَتَيْنِ، وَفِي الْإِسْلَامِ تَطْلِيقَةً، فَقَالَ عُمَرُ: لَا أَمْرُكَ، وَلَا أَنْهَاكَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: لِكَيْنِ أَمْرُكَ لَيْسَ طَلَاقُكَ فِي الشِّرْكِ بِشَيْءٍ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهِ يَقُولُ: لَيْسَ طَلَاقُكَ فِي الشِّرْكِ بِشَيْءٍ

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے زمانہ جاہلیت میں اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دی تھیں اور اسلام میں ایک طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہ تو تمہیں ہدایت کروں گا اور نہ ہی تمہیں منع کروں گا۔ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں تمہیں یہ ہدایت کروں گا کہ تمہاری زمانہ شرک میں دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

عمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: زمانہ شرک میں تمہاری دی ہوئی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

## بَابُ: جَمْعُ أَرْبَعٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی چار خواتین کے ساتھ (بیک وقت) شادی کرنا

**12690 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: عَنْ جَمْعِ أَرْبَعٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ \*\*\* سفیان ثوری اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی چار خواتین کے ساتھ بیک وقت شادی کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**12691 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْمَرْأَةُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ كَهَيْئَةِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ، عَدَّتْهَا وَطَلَّقَهَا وَالْقِسْمَةُ لَهَا إِذْ كَانَتْ مَعَ الْمُسْلِمَةِ قَالَ: وَتُنْكَحُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ، وَمَنْ نَكَحَهَا فَقَدْ أَحْصَنَ، سُمِّيَ مُحْصَنَاتٍ

\*\*\* ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت آزاد مسلمان عورت کی مانند ہوتی ہے، یعنی اُس کی عدت اُس کی طلاق اور وقت کے حوالے سے اُس کی تقسیم کا وہی حکم ہوگا جبکہ وہ مسلمان عورت کے ساتھ ہو۔ وہ یہ فرماتے ہیں: مسلمان بیوی کی موجودگی میں ایسی عورت کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے اور جو شخص اُس عورت کے ساتھ نکاح کرے گا وہ محسن ہو جائے گا، کیونکہ ان خواتین کو محصنات کا نام دیا گیا ہے۔

**12692 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: شَأْنُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ، كَشَأْنِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْإِحْصَانُ، وَالْقِسْمُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ \*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے مجھ سے کہا: یہودی اور عیسائی عورت کا معاملہ آزاد مسلمان عورت



کی مانند ہوتا ہے، یعنی طلاق دینے، عدت گزارنے اور محضہ کرنے کے حوالے سے (مسلمان عورت جیسا ہوتا ہے) اور ان دونوں (یعنی یہودی اور عیسائی بیوی) اور آزاد مسلمان عورت کے درمیان وقت کی تقسیم ہوگی۔

**12693 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ عَدَّتْهَا وَطَلَّقَهَا وَقَسَمَتْهَا كَهَيْئَةِ الْمُسْلِمَةِ. قَالَ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ \* قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی بیوی کی عدت اُس کی طلاق اور اُس کی (وقت کی) تقسیم مسلمان بیوی کی مانند ہوگی۔

وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے زہری کو بھی اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

**12694 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجَمَ يَهُودِيًّا زَنَى بِيَهُودِيَّةٍ \* زہری نے مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی کو سنگسار کروادیا تھا جس نے ایک یہودی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔

**12695 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ: (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ) (المائدة: ۵) قَالَ: إِذَا أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، وَاعْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ \* مطرف نے امام شعبی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے اُن میں سے محضہ عورتیں۔“

امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ عورت اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور غسل جنابت کرے (تو وہ اُن میں شمار ہوگی)۔

**12696 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيَّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تُنْكَحُ الْيَهُودِيَّةُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ \* معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مسلمان بیوی کی موجودگی میں یہودی عورت کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے۔

### بَابُ: نِكَاحِ الْمَجُوسِيِّ النَّصْرَانِيَّةِ

باب: مجوسی شخص کا عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرنا

**12697 - احوال تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَعَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لِلْمَجُوسِيِّ نِكَاحٌ أَوْ بَيْعٌ؟ قَالَ: مَا أَحَبُّ ذَلِكَ

\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کسی مجوسی شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا خرید و فروخت کر سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا۔

**12698 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تَكُونَ النِّصْرَانِيَّةُ

عِنْدَ الْمَجُوسِيِّ ، وَكَرِهَ أَنْ تُبَاعَ نِصْرَانِيَّةٌ مِنْ مَجُوسِيٍّ

\*\*\* سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار

دیا ہے کہ کوئی عیسائی عورت کسی مجوسی کی بیوی ہو۔ انہوں نے اس بات کو بھی مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی عیسائی عورت کو کسی مجوسی کو فروخت کیا جائے۔

**12699 -** آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: فِي الرَّجُلِ لَهُ الْأَمَةُ الْمُسْلِمَةُ، وَعَبْدٌ نَصْرَانِيٌّ يُزَوِّجُ الْعَبْدَ الْأَمَةَ؟ قَالَ: لَا

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابو زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ایسے

شخص کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جس کی مسلمان کنیز ہو اور عیسائی غلام ہو تو کیا وہ غلام اُس کنیز کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں!

**بَابُ: النِّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ النِّصْرَانِيِّ تُسَلِّمُ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا**

**باب: جب کوئی عیسائی عورت کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو**

اور پھر مرد کے اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے

**12700 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي النِّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النِّصْرَانِيِّ

فَتُسَلِّمُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟ قَالَ: تَفَارِقُهُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا.

\*\*\* معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی عیسائی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو عیسائی شخص کی بیوی ہوتی ہے

اور پھر مرد کے اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لیتی ہے تو زہری نے فرمایا: وہ عورت اُس سے علیحدگی اختیار کر لے گی اور اُس عورت کو مہر نہیں ملے گا۔

**12701 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قَالَ: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ

غَيْرُهُ: لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ، لِأَنَّهَا دَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

\*\*\* سفیان ثوری نے حسن بصری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے سفیان ثوری اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں:

ایسی عورت کو نصف مہر ملے گا، کیونکہ اُس عورت نے اُس مرد کو اسلام کی طرف دعوت دی ہے۔

**12702 -** اَقْوَالِ تَابِعِينَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَفَارِقُهُ، وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ قَالَ قَتَادَةُ:

وَكَذَلِكَ الْأَمَةُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ عورت اُس مرد سے الگ ہو جائے گی اور اُسے نصف مہر ملے گا۔ قتادہ بیان

کرتے ہیں: اسی طرح جو کنیز کسی غلام کی بیوی ہو اور پھر غلام کے اُس کی رخصتی کروانے سے پہلے ہی اُس کنیز کو آزاد کر دیا جائے (تو اُس کا بھی یہی حکم ہوگا)۔

**12703 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لِأَنَّ الطَّلَاقَ أَلَانَ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِ

\*\* سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور عورت کو نصف مہر ملے گا، کیونکہ اس صورت میں طلاق مرد کی طرف سے آئے گی۔

**12704 -** آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رِبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيَّةِ فَتُسَلِّمُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا صَدَاقَ لَهَا

\*\* عبد الکریم بصری نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کیا ہے: جو عیسائی عورت کسی عیسائی شخص کی بیوی ہو اور مرد کے اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت اسلام قبول کر لے تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس کے بارے میں فرماتے ہیں: اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور عورت کو مہر نہیں ملے گا۔

**بَابُ الْمُشْرِكَيْنِ يَفْتَرِقَانِ، ثُمَّ يَمُوتُ أَحَدُهُمَا فِي الْعِدَّةِ وَقَدْ أَسْلَمَ الْآخَرُ**

**باب: جب دو مشرک (میاں بیوی) ایک دوسرے الگ ہو جائیں اور پھر عدت کے دوران**

**اُن دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے جبکہ دوسرا اسلام قبول کر چکا ہو**

**12705 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مُشْرِكٍ طَلَّقَ مُشْرِكَةً فَلَمْ تَعْتَدْ حَتَّى أَسْلَمَتْ قَالَ: تَعْتَدُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا مِيرَاثَ لَهَا. وَقَالَ فِي مُشْرِكٍ مَاتَ عَنْ مُشْرِكَةٍ فَأَسْلَمَتْ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا قَالَ: تَعْتَدُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَتَحْتَسِبُ بِمَا مَضَى مِنْ عِدَّتِهَا فِي الشِّرْكِ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ

\*\* سفیان ثوری نے ایسے مشرک شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو مشرک بیوی کو طلاق دے دیتا ہے، وہ عورت ابھی عدت نہیں گزار پاتی کہ اس سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: وہ تین حیض تک عدت گزارے گی اور اُسے وراثت میں حصہ نہیں ملے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی مشرک شخص اپنی مشرکہ بیوی کو چھوڑ کر انتقال کر جائے اور عورت اپنی عدت گزرنے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ عورت چار ماہ دس دن تک عدت گزارے گی اور زمانہ شرک میں اُسکی جو عدت گزر چکی ہو جو اسلام قبول کرنے سے پہلے تھی اُسے بھی وہ شمار کرے گی۔

**12706 -** اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَقُولُ: إِنْ طَلَّقَ مُشْرِكٌ مُشْرِكَةً فَلَمْ يَبْتِئْهَا، ثُمَّ أَسْلَمَتْ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا اعْتَدَتْ عِدَّةَ الْمُسْلِمَاتِ، وَاحْتَسِبَتْ بِمَا اعْتَدَتْ فِي شِرْكِهَا، وَإِنْ بَتَّهَا فَكَذَلِكَ أَيْضًا كَهَيئَةِ الْأَمَةِ تَطْلُقُ فَعِدَّتُهَا حَيضَةٌ فَتَعْتَقُ، وَإِنْ لَمْ تُسَلِّمْ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَحَسْبُهَا مَا اعْتَدَتْ، وَعِدَّتُهَا

عِدَّتُهَا مَا كَانَتْ فِي شُرُكْهَا، وَطَلَّاقُهُ طَلَّاقُهُ مَا كَانَ فِي شُرُكْهَا عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَسْلَمَا، وَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَهَا وَهَمَّا مُشْرِكًا، ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، ثُمَّ أَسْلَمَتْ اِعْتَدَّتِ الْحَيْضَ لِمَا مَضَى وَلَمْ تَعْتَدْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ أَجْلِ الْبَيْتِ، وَإِنْ أَسْلَمَتْ بَعْدَ الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، ثُمَّ مَاتَ فَكَذَلِكَ أَيْضًا، وَإِنْ طَلَّقَهَا وَلَمْ يَتَّهَ، ثُمَّ أَسْلَمَتْ، ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا فَاسْلَمَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ اِعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنْ أَجْلِ الْإِسْلَامِ كَانَ بَعْدَ مَوْتِهِ كَمَا إِذَا طَلَّقَهَا فَلَمْ يَتَّهَ، ثُمَّ أَسْلَمَتْ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا اِعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُسْلِمَةِ وَحَسِبَتْ مَا مَضَى مِنْ عِدَّتِهَا فِي شُرُكْهَا فَقَدْ أَسْلَمَتْ وَهِيَ امْرَأَتُهُ، ثُمَّ لَمْ تَسْتَقْبَلْ عِدَّةَ الْمُطَلَّقةِ

12706: ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اگر کوئی مشرک شخص اپنی مشرک بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور اُس نے اُس عورت کو طلاق یتہ نہیں دی پھر وہ عورت اپنی عدت گزرنے سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے تو وہ مسلمان عورت کی طرح عدت گزارے گی اور زمانہ شرک میں اُس نے جو عدت گزاری تھی اُس کو بھی شمار ہوگی۔ اگر مرد نے اُسے طلاق یتہ دی ہو تو بھی یہی حکم ہوگا اس کی مثال کینز کی مانند ہوگی جسے طلاق دی جاتی ہے اور وہ ایک حیض عدت گزارتی ہے کہ اُسے آزاد کر دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ عورت اسلام قبول نہیں کرتی یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر جاتی ہے تو اُس نے جو عدت گزاری تھی وہی اُس کے لیے کافی ہوگی اور اُس کی عدت صرف وہی ہوگی جو اُس نے زمانہ شرک میں گزاری تھی اور اُس کی طلاق وہی ہوگی جو دونوں میاں بیوی کے زمانہ شرک کے دوران مرد نے اُسے دی تھی جبکہ بعد میں وہ دونوں اسلام قبول کر لیں لیکن اگر مرد نے عورت کو طلاق دی اور طلاق یتہ دے دی اور اُس وقت وہ دونوں میاں بیوی مشرک تھے پھر مرد کا انتقال عورت کی عدت گزرنے سے پہلے ہو گیا پھر عورت نے اسلام قبول کر لیا تو عورت حیض کے حساب سے عدت گزارے گی وہ بیوہ عورت کے طور پر عدت نہیں گزارے گی کیونکہ اُسے طلاق یتہ دی جا چکی ہے اور اگر وہ طلاق یتہ دینے کے بعد اور مرد کے انتقال کرنے سے پہلے اسلام قبول کرتی ہے اور پھر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے تو بھی یہی حکم ہوگا اگر مرد نے عورت کو طلاق دیتے ہوئے طلاق یتہ نہیں دی پھر عورت نے اسلام قبول کر لیا پھر اُس کی عدت ختم ہونے سے پہلے ہی مرد کا انتقال ہو گیا اور عورت نے مرد کے انتقال کے بعد اسلام قبول کیا تو وہ بیوہ عورت کے طور پر اسلام قبول کرے گی کیونکہ اُس نے اسلام مرد کے انتقال کے بعد قبول کیا ہے یہ اُسی طرح ہوگا جس طرح مرد نے اُسے طلاق دی ہو اور طلاق یتہ نہ دی ہو اور پھر عورت عدت گزرنے سے پہلے اسلام قبول کر چکی ہو تو وہ مسلمان عورت کے طور پر عدت گزارے گی اور اُس نے جو زمانہ شرک میں عدت گزاری تھی اُس کو بھی شمار کرے گی جب وہ اسلام قبول کر لیتی ہے تو وہ اُس کی بیوی شمار ہوگی اور طلاق یافتہ کے طور پر نہ سے عدت نہیں گزارے گی۔

بَابُ: (وَأَتَوْهُمْ مَا أَنْفَقُوا) (المتنحة: 10)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"اور تم انہیں اس کی مانند دو جو انہوں نے خرچ کیا"

12707 - اِتْوَالِ تَابِعِينَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً

الْيَوْمَ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَأَسْلَمَتْ أَيْعَاضُ زَوْجَهَا مِنْهَا لِقَوْلِ اللَّهِ فِي الْمُتَحَنَّةِ: (وَأَتَوْهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا)؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ آج اگر اہل شرک سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت مسلمانوں کی طرف آتی ہے اور اسلام قبول کر لیتی ہے تو کیا اُسے اُس کے شوہر سے الگ کر دیا جائے گا جو سورہ متحہ میں مذکور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بنیاد پر ہو: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور تم انہیں اُس کی مانند دو جو انہوں نے خرچ کیا۔“

انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ نبی اکرم ﷺ اور ذمیوں کے درمیان معاہدہ ہوا تھا جس کی بنیاد پر یہ حکم دیا گیا۔

**12708 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ هَذَا صُلْحًا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَقَدْ انْقَطَعَ ذَلِكَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَلَا يُعَاضُ زَوْجَهَا مِنْهَا بِشَيْءٍ**

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ اور قریش کے درمیان حدیبیہ کے مقام پر صلح ہوئی تھی (جس کی بنیاد پر یہ حکم آیا تھا) لیکن فتح مکہ کے بعد یہ صورت حال ختم ہو گئی اس لیے ایسی عورت کی طرف سے اُس کے شوہر کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔

**12709 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَدْ انْقَطَعَ ذَلِكَ**

\*\*\* معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ چیز منقطع ہو چکی ہے۔

**12710 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: (وَأَتَوْهُمْ مَا أَنْفَقُوا) (المستحقة: 10) قَالَ: كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ، وَلَا يُعْمَلُ بِهِ الْيَوْمَ**

\*\*\* امام عبد الرزاق نے سفیان ثوری کا بیان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور تم انہیں وہ دو جو انہوں نے خرچ کیا ہے۔“

تو سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور اہل مکہ کے درمیان معاہدہ موجود تھا، لیکن آج اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

**12711 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَجَاءَتْ امْرَأَةً الْأَنْ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَالَ: نَعَمْ يُعَاضُ قَالَ: وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاقِقُ مَنْ جَاءَ مِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، إِنَّمَا كَانَ يَشْرُطُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يُضَاقِقُهُنَّ**

\*\*\* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آج اگر ذمیوں سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت آ جاتی ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُسے معاوضہ دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے قریش کی آنے والی خواتین کو تنگی کا شکار نہیں کیا تھا۔ آپ ﷺ نے صرف ان پر شرائط عائد کی تھیں (یعنی ان سے قرآن کے حکم کے مطابق بیعت لی تھی)۔ آپ ﷺ نے انہیں تنگی کا شکار نہیں کیا تھا۔